تیسیر القرآن

قرآنِ مجید کا نہایت آسان ترجمہ

مع

تشریحی فوائد

جلد دوم

از سورۂ کہف تا سورۂ ناس

از

مفتی محمود بن مولانا سلیمان حافظ جی بارڈولی

استاذ: جامعہ اسلامیہ تعلیم الدین ڈابھیل

ناشر

نورانی مکاتب

تفصیلات

نام کتاب:............ تیسیر القرآن، قرآن مجید کا نہایت آسان ترجمہ (جلد دوم)

مترجم:........................ مفتی محمود صاحب بارڈولی دامت برکاتہم

صفحات:.. ۷۱۲

ناشر:................................ ...... نورانی مکاتب

WWW.NOORANI MAKATIB.COM

ملنے کے پتے

مولانا یوسف صاحب بھانا، محمودنگر، ڈابھیل۔ 98240,96267

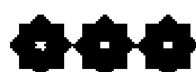
Email id: yusuf_bhana@hotmail.com

ادارۃ الصدیق ڈابھیل، گجرات۔ 99133,19190 \ 99048,86188

جامعہ دارالاحسان، بارڈولی، سورت، گجرات

جامعہ دارالاحسان، نواپور، نندوربار، مہاراشٹر

نمبر شمار	فہرستِ مضامین	صفحہ
۱	سورۂ کہف	۹
۲	پارہ نمبر (۱۶)	۲۸
۳	سورۂ مریم	۳۴
۴	سورۂ طٰہٰ	۵۰
۵	سورۂ انبیاء	۷۲
۶	پارہ نمبر (۱۷)	۷۳
۷	سورۂ حج	۹۴
۸	سورۂ مؤمنون	۱۱۲
۹	پارہ نمبر (۱۸)	۱۱۳
۱۰	سورۂ نور	۱۲۸
۱۱	سورۂ فرقان	۱۴۷
۱۲	پارہ نمبر (۱۹)	۱۵۲
۱۳	سورۂ شعراء	۱۶۲
۱۴	سورۂ نمل	۱۸۳
۱۵	پارہ نمبر (۲۰)	۱۹۵
۱۶	سورۂ قصص	۲۰۱
۱۷	سورۂ عنکبوت	۲۲۲
۱۸	پارہ نمبر (۲۱)	۲۳۲
۱۹	سورۂ روم	۲۳۷



سورة كهف

(المكية)

اياتها:۱۱۰۔

رکوعاتها:۱۲۔

سورۂ کہف

یہ سورت مکی ہے، اس میں ایک سو دس (۱۱۰) آیتیں ہیں، سورۂ غاشیہ کے بعد آٹھ (۸) یا (۶۹) نمبر پر نازل ہوئی۔

فضائل: (۱) جمعہ کے دن پڑھنے سے آٹھ دن تک دجال اور ہر فتنے سے حفاظت ہوتی ہے اور ایک جمعہ سے دوسری جمعہ تک اور مزید تین دن تک کے گناہ معاف ہوجائیں گے اور ایسا نور اس کو دیا جائے گا جو آسمان تک پہنچے گا اور اس کے دل میں ایک خاص نور روشن ہوجاتا ہے۔

(۲) جس نے اس کی دس آیات زبانی یاد کرلی دجال کے فتنے سے اس کی حفاظت ہوگی۔

(۳) جس کے سامنے دجال آجائے وہ سورۂ کہف کی ابتدائی دس آیتیں پڑھے۔

(۴) جس نے سورۂ کہف کو جمعہ کی رات میں پڑھا تو اس پڑھنے والے اور کعبۃ اللہ کے درمیان پورے علاقے میں ایک نور اس کے لیے روشن ہوجاتا ہے (جس کے ذریعے وہ پڑھنے والا بیت اللہ کے انوار سے مستفیض ہوتا ہے)

ایک حدیث میں ارشاد فرمایا: جو کسی چیز کو دیکھے اور وہ اس کو اچھی لگے تو اس سورت کی آیت نمبر (۳۹) "ماشاء اللہ لاقوۃ الا باللہ" پڑھ لیوے تو نظرِ بد نہیں لگے گی۔

امام مالکؒ فرماتے ہیں کہ: گھر میں داخل ہوتے وقت بھی اس کو پڑھنا چاہیے۔

وھب ابن منبہؒ کے گھر کے دروازے پر "ماشاء اللہ لاقوۃ الا باللہ" لکھا ہوا تھا۔

بے ادبی نہ ہو اس طرح لکھنا مناسب ہے۔

حضرت عبداللہ ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ: اس سورت کی آخری دو آیتیں: "**قُلْ لَّوْ كَانَ الْبَحْرُ مِدَادًا**" سے اخیر تک رات کو سوتے وقت پڑھ لو اور صبح جتنے بجے اٹھنا ہو اس کی نیت کرلو ان شاء اللہ! اللہ اس وقت آپ کو بیدار کردیں گے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْٓ اَنْزَلَ عَلٰي عَبْدِهِ الْكِتٰبَ وَلَمْ يَجْعَلْ لَّهٗ عِوَجًا ۝۱ قَيِّمًا لِّيُنْذِرَ بَاْسًا شَدِيْدًا مِّنْ لَّدُنْهُ وَيُبَشِّرَ الْمُؤْمِنِيْنَ الَّذِيْنَ يَعْمَلُوْنَ الصّٰلِحٰتِ اَنَّ لَهُمْ اَجْرًا حَسَنًا ۝۲ مّٰكِثِيْنَ فِيْهِ اَبَدًا ۝۳ وَّيُنْذِرَ الَّذِيْنَ قَالُوا اتَّخَذَ اللّٰهُ وَلَدًا ۝۴ مَا لَهُمْ بِهٖ مِنْ عِلْمٍ وَّلَا لِاٰبَآئِهِمْ ۭ كَبُرَتْ كَلِمَةً تَخْرُجُ مِنْ اَفْوَاهِهِمْ ۭ اِنْ يَّقُوْلُوْنَ اِلَّا كَذِبًا ۝۵ فَلَعَلَّكَ بَاخِعٌ نَّفْسَكَ عَلٰٓي اٰثَارِهِمْ اِنْ لَّمْ يُؤْمِنُوْا بِهٰذَا الْحَدِيْثِ اَسَفًا ۝۶

اللہ تعالیٰ کے نام سے (میں شروع کرتا ہوں) جن کی رحمت سب کے لیے ہے، جو بہت زیادہ رحم کرنے والے ہیں۔

تمام تعریف اس اللہ تعالیٰ کے لیے ہے جنھوں نے اپنے بندے (محمد ﷺ) پر کتاب اتاری اور اس (اللہ تعالیٰ) نے اس (کتاب) میں کوئی خامی نہیں رکھی ﴿۱﴾ بالکل ٹھیک (کتاب اتاری) ①: تاکہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے جو سخت عذاب آنے والا ہے اس سے (لوگوں کو) ڈرائیں اور جو لوگ ایمان لاتے ہیں، نیک کام کرتے ہیں ان کو خوش خبری سنائیں کہ یقینی بات ہے کہ (آخرت میں) ان کے لیے اچھا بدلہ ہے ﴿۲﴾ اس میں وہ ہمیشہ ہمیشہ رہیں گے ﴿۳﴾ اور تاکہ جو لوگ یوں کہتے ہیں کہ: اللہ تعالیٰ اولاد رکھتے ہیں ان لوگوں کو ڈرا دیں ﴿۴﴾ ان کو اور ان کے باپ دادوں کو اس (بات) کی کچھ بھی خبر نہیں ہے② ان کے منہ سے جو بات نکل رہی ہے وہ بڑی بھاری بات ہے، جو کچھ وہ کہہ رہے ہیں وہ تو جھوٹ ہی ہے③ ﴿۵﴾ اب (اے نبی!) اس (قرآن) کی بات پر اگر وہ (کافر) ایمان نہ لاویں تو ایسا لگتا ہے کہ ان کے پیچھے افسوس (غم) کر کے (تم) اپنی جان کو گھلا دو گے④ ﴿۶﴾

---

① قرآن کے ذریعے بندوں کی مصلحتوں کی بھی حفاظت ہے۔ بندے قرآن کی سیدھی راہ پر عمل کر کے کامل بھی بن سکتے ہیں۔ ② (دوسرا ترجمہ) ان کے پاس اور ان کے باپ دادوں کے پاس کوئی علمی ثبوت دلیل نہیں ہے۔

③ (دوسرا ترجمہ) وہ لوگ تو بالکل ہی جھوٹ بکتے ہیں۔

④ (دوسرا ترجمہ) آپ خود کو ہلاک کر دو گے۔

اِنَّا جَعَلْنَا مَا عَلَى الْاَرْضِ زِيْنَةً لَّهَا لِنَبْلُوَهُمْ اَيُّهُمْ اَحْسَنُ عَمَلًا ۝ وَاِنَّا لَجٰعِلُوْنَ مَا عَلَيْهَا صَعِيْدًا جُرُزًا ۝ اَمْ حَسِبْتَ اَنَّ اَصْحٰبَ الْكَهْفِ وَالرَّقِيْمِ ۙ كَانُوْا مِنْ اٰيٰتِنَا عَجَبًا ۝ اِذْ اَوَى الْفِتْيَةُ اِلَى الْكَهْفِ فَقَالُوْا رَبَّنَآ اٰتِنَا مِنْ لَّدُنْكَ رَحْمَةً وَّهَيِّئْ لَنَا مِنْ اَمْرِنَا رَشَدًا ۝ فَضَرَبْنَا عَلٰٓى اٰذَانِهِمْ فِى الْكَهْفِ سِنِيْنَ عَدَدًا ۝

جتنی بھی چیزیں ہم نے اس زمین پر بنائیں وہ (ہم نے) اس (زمین) کی رونق کے لیے (بنائی) ہے؛ تاکہ ہم لوگوں کو آزمائیں کہ ان میں سے کون زیادہ اچھا عمل کرتا ہے[1] ﴿۷﴾ اور یقیناً اس (زمین) پر جو کچھ ہے اس کو ہم (قیامت میں) ضرور ایک صاف میدان کرنے والے ہیں ﴿۸﴾ کیا تم یہ خیال کرتے ہو کہ کہف اور رقیم والے ہماری (قدرت کی) نشانیوں میں سے کچھ (زیادہ ہی) عجیب چیز تھے؟[2] ﴿۹﴾ (وہ واقعہ بھی یاد کرو) جب چند نوجوانوں نے (پہاڑ کی) غار میں پناہ لی[3] تو انھوں نے (اللہ تعالیٰ سے دعا کرتے ہوئے یوں) کہا کہ: اے ہمارے رب! آپ ہم کو اپنے پاس سے (خاص) رحمت عطا کیجیے[4] اور ہمارے اس کام میں ہمارے لیے بھلائی کا سامان مہیا کر دیجیے[5] ﴿۱۰﴾ پس ہم نے ان کے کانوں پر تھپکی دے کر کئی سالوں تک غار میں سُلائے رکھا[6] ﴿۱۱﴾

---

[1] اللہ تعالیٰ کے یہاں عمل کا حسن مطلوب ہے۔

[2] رقیم سے کیا مراد ہے:

[۱] رقیم مرقوم کے معنیٰ میں ہے، ان سب نوجوان کے نام ایک تختی پر لکھ کر غار کے دروازے پر دہ لگا دیے تھے۔ [۲] جس پہاڑ کے غار میں وہ سوئے تھے اس پہاڑ کے نیچے ایک وادی تھی اس کا نام رقیم ہے۔

[۳] یہ غار جس پہاڑ میں تھا اسی پہاڑ کا نام رقیم تھا [۴] غار میں جانے سے پہلے جس شہر میں یہ نوجوان رہتے تھے اس شہر کا نام رقیم تھا۔

[3] (دوسرا ترجمہ) جب چند نوجوان (پہاڑ کی) غار کی طرف پہنچے۔

[4] آیت میں رحمت سے مراد ہے مقصد کا حاصل ہو جانا (ایمان اور دین کی سلامتی سب سے بڑا مقصد تھا) اور ''وَهَيِّئْ لَنَا مِنْ اَمْرِنَا'' سے مراد ہے کہ مقصد کو حاصل کرنے میں جن چیزوں کی ضرورت پڑتی ہے وہ ہم کو عطا فرما دے۔

[5] (دوسرا ترجمہ) ہمارے لیے ہمارے کام میں صحیح رہنمائی کا سامان مہیا کر دیجیے۔ (تیسرا) ہماری اس صورتِ حال میں ہمارے لیے بھلائی کا راستہ مہیا فرما دیجیے۔ [6] بہت سی مرتبہ نیند گناہوں سے حفاظت کا ذریعہ بنتی ہے۔

ثُمَّ بَعَثْنٰهُمْ لِنَعْلَمَ اَيُّ الْحِزْبَيْنِ اَحْصٰى لِمَا لَبِثُوْٓا اَمَدًا ﴿۱۲﴾

نَحْنُ نَقُصُّ عَلَيْكَ نَبَاَهُمْ بِالْحَقِّ ؕ اِنَّهُمْ فِتْيَةٌ اٰمَنُوْا بِرَبِّهِمْ وَزِدْنٰهُمْ هُدًى ﴿۱۳﴾ وَّرَبَطْنَا عَلٰى قُلُوْبِهِمْ اِذْ قَامُوْا فَقَالُوْا رَبُّنَا رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ لَنْ نَّدْعُوَا مِنْ دُوْنِهٖٓ اِلٰهًا لَّقَدْ قُلْنَآ اِذًا شَطَطًا ﴿۱۴﴾ هٰٓؤُلَآءِ قَوْمُنَا اتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِهٖٓ اٰلِهَةً ؕ لَوْلَا يَاْتُوْنَ عَلَيْهِمْ بِسُلْطٰنٍۢ بَيِّنٍ ؕ فَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرٰى عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا ﴿۱۵﴾

پھر ہم نے ان کو (نیند سے) اٹھایا (یعنی جگا دیا)؛ تا کہ ہم (اس بات کو) جان لیویں کہ (سونے والوں ہی) دونوں فریق میں سے کس نے (غار میں) رہنے کی مدت زیادہ یاد رکھی① ﴿۱۲﴾

ہم تم کو ان (غار میں سونے والوں) کا واقعہ صحیح (تحقیقی) سناتے ہیں② یقینی بات ہے کہ وہ (غار میں سونے والے) چند نوجوان تھے جو اپنے رب پر ایمان لائے، اور ہم نے ان کو ہدایت میں خوب ترقی دی تھی③ ﴿۱۳﴾ اور ہم نے ان کے دلوں کو مضبوط کر دیا④ (یہ اس وقت ہوا) جس وقت وہ کھڑے ہوئے تو کہنے لگے: ہمارے رب تو آسمان و زمین کے رب ہیں، ہم تو ہرگز اس (اللہ تعالیٰ) کو چھوڑ کر کسی اور معبود کی عبادت نہیں کریں گے، اگر ہم ایسا کریں گے تو ہم عقل سے دور کی (لغو) بات کہیں گے ﴿۱۴﴾ یہ جو ہماری قوم کے لوگ ہیں انھوں نے اس (ایک رب) کو چھوڑ کر (دوسرے) معبود بنا رکھے ہیں، وہ ان (معبودوں کے صحیح ہونے) پر کوئی کھلی دلیل کیوں پیش نہیں کرتے؟ تو اس شخص سے بڑا ظالم کون ہوگا جو اللہ تعالیٰ پر جھوٹا بہتان باندھے؟ ﴿۱۵﴾

---

① (دوسرا ترجمہ) تا کہ ہم (اس بات کو) جان لیویں کہ (سونے والوں ہی) دونوں فریق میں سے کون سونے کی مدت کو زیادہ صحیح شمار کرتا ہے۔

② کوئی بھی واقعہ ہو، صحیح سنانا چاہیے، من گھڑت کہانیاں بیان نہ کریں اور واقعہ تحقیقی ہو، سنے سنائے، بغیر سر اور پیر کے واقعات بیان نہ کرے اور واقعہ جیسا ہو ویسا ہی بیان کرے، اپنی طرف سے اس میں مرچ مسالے نہ لگاوے۔

③ (دوسرا ترجمہ) ہم نے ان کو ہدایت میں خوب بڑھایا تھا (یعنی ایمان میں ترقی دیکر ولایت کا درجہ دیا)۔

④ دین کا کام کرنے والوں کے قلوب میں آپسی ربط بہت ضروری ہے، اتحادِ قلوب، وحدتِ عمل، یہ صحیح کامیابی کے بنیادی شرائط میں سے ہیں۔

وَاِذِ اعْتَزَلْتُمُوْهُمْ وَمَا يَعْبُدُوْنَ اِلَّا اللّٰهَ فَاْوٗۤا اِلَى الْكَهْفِ يَنْشُرْ لَكُمْ رَبُّكُمْ مِّنْ رَّحْمَتِهٖ وَيُهَيِّئْ لَكُمْ مِّنْ اَمْرِكُمْ مِّرْفَقًا۝ وَتَرَى الشَّمْسَ اِذَا طَلَعَتْ تَّزٰوَرُ عَنْ كَهْفِهِمْ ذَاتَ الْيَمِيْنِ وَاِذَا غَرَبَتْ تَّقْرِضُهُمْ ذَاتَ الشِّمَالِ وَهُمْ فِيْ فَجْوَةٍ مِّنْهُ ؕ ذٰلِكَ مِنْ اٰيٰتِ اللّٰهِ ؕ مَنْ يَّهْدِ اللّٰهُ فَهُوَ الْمُهْتَدِ ۚ وَمَنْ يُّضْلِلْ فَلَنْ تَجِدَ لَهٗ وَلِيًّا مُّرْشِدًا۝

وَتَحْسَبُهُمْ اَيْقَاظًا وَّهُمْ رُقُوْدٌ ۖۗ وَّنُقَلِّبُهُمْ ذَاتَ الْيَمِيْنِ وَذَاتَ الشِّمَالِ ۖۗ وَكَلْبُهُمْ بَاسِطٌ ذِرَاعَيْهِ بِالْوَصِيْدِ ؕ لَوِ اطَّلَعْتَ عَلَيْهِمْ لَوَلَّيْتَ مِنْهُمْ فِرَارًا وَّلَمُلِئْتَ مِنْهُمْ رُعْبًا۝

اور (اے ساتھیو!) جب تم نے ان (قوم کے لوگوں) سے اور وہ (قوم کے لوگ) اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر جن معبودوں کی عبادت کرتے ہیں ان سے جدائی اختیار کر لی تو چلو تم اس غار میں پناہ لے لو، تمھارے رب تمھارے لیے اپنی رحمت پھیلا دیں گے اور تمھارے لیے تمھارے کام میں سہولت کا سامان مہیا کر دیں گے ﴿۱۶﴾ اور تو سورج کو دیکھے گا کہ جب وہ طلوع ہوتا ہے تو ان کی غار سے دائیں طرف ہٹ کر نکل جاتا ہے اور جب ڈوبتا ہے تو ان سے بائیں طرف (سے ہٹ کر) کترا کر چلا جاتا ہے اور وہ لوگ اس (غار) کے کشادہ حصے میں (سوئے ہوئے) تھے، یہ اللہ تعالیٰ کی (قدرت کی) نشانیوں میں سے ہے، جس کو اللہ تعالیٰ ہدایت دیویں وہی ہدایت پا جاتا ہے اور جس کو اللہ تعالیٰ گمراہ کریں تو تم کو کوئی اس کی مدد کر کے راستہ بتانے والا نہیں ملے گا① ﴿۱۷﴾

اور تو ان کو (دیکھ کر) یہ سمجھے گا کہ وہ جاگتے ہیں؛ حالاں کہ وہ سوئے ہوئے تھے اور ہم ان کو دائیں اور بائیں کروٹ بدل دیتے ہیں اور ان کا کتا چوکھٹ پر اپنے دونوں ہاتھ (یعنی آگے والے پیر) پھیلائے ہوئے (بیٹھا) تھا، اگر تو ان (اصحابِ کہف) کو جھانک لیتا تو پیٹھ پھرا کر بھاگ لیتا اور تجھ میں ان کی دہشت بھر جاتی ﴿۱۸﴾

---

① (دوسرا ترجمہ) تو اس کے لیے کوئی دوست راستہ بتانے والا ہرگز تم کو نہیں ملے گا۔

وَكَذٰلِكَ بَعَثْنٰهُمْ لِيَتَسَآءَلُوْا بَيْنَهُمْ ۭ قَالَ قَاۗىِٕلٌ مِّنْهُمْ كَمْ لَبِثْتُمْ ۭ قَالُوْا لَبِثْنَا يَوْمًا اَوْ بَعْضَ يَوْمٍ ۭ قَالُوْا رَبُّكُمْ اَعْلَمُ بِمَا لَبِثْتُمْ ۭ فَابْعَثُوْٓا اَحَدَكُمْ بِوَرِقِكُمْ هٰذِهٖٓ اِلَى الْمَدِيْنَةِ فَلْيَنْظُرْ اَيُّهَآ اَزْكٰى طَعَامًا فَلْيَاْتِكُمْ بِرِزْقٍ مِّنْهُ وَلْيَتَلَطَّفْ وَلَا يُشْعِرَنَّ بِكُمْ اَحَدًا ﴿١٩﴾ اِنَّهُمْ اِنْ يَّظْهَرُوْا عَلَيْكُمْ يَرْجُمُوْكُمْ اَوْ يُعِيْدُوْكُمْ فِيْ مِلَّتِهِمْ وَلَنْ تُفْلِحُوْٓا اِذًا اَبَدًا ﴿٢٠﴾ وَكَذٰلِكَ اَعْثَرْنَا عَلَيْهِمْ لِيَعْلَمُوْٓا اَنَّ وَعْدَ اللّٰهِ حَقٌّ وَّاَنَّ السَّاعَةَ لَا رَيْبَ فِيْهَا ۚ اِذْ يَتَنَازَعُوْنَ بَيْنَهُمْ اَمْرَهُمْ فَقَالُوا ابْنُوْا عَلَيْهِمْ بُنْيَانًا ۭ رَبُّهُمْ اَعْلَمُ بِهِمْ ۭ

اور (جس طرح ہم نے ان کو لمبا زمانہ سلایا تھا) اسی طرح ہم نے ان کو اٹھایا؛ تاکہ آپس میں ایک دوسرے سے سوال کریں، ان (اصحابِ کہف) میں سے ایک نے (اپنے ساتھیوں سے) کہا کہ: تم (غار میں) کتنی مدت (سوئے) رہے؟ تو دوسروں نے جواب دیا: ہم ایک دن یا اس سے کچھ کم (نیند میں سوئے) رہے ہوں گے، دوسروں نے کہا: تمھارے رب ہی خوب جانتے ہیں تم جتنی دیر اس حالت میں رہے، اب اپنے میں سے کسی ایک (ساتھی) کو یہ چاندی کا سکہ لے کر تم شہر بھیجو① وہ جا کر دیکھے (یعنی تحقیق کرے) کہ کون سا کھانا عمدہ (یعنی حلال، پاکیزہ) ہے② پھر اس میں سے کچھ کھانا تمھارے لیے لے آئے اور یہ کام ہوشیاری سے کرے اور کسی کو تمھاری خبر نہ ہونے دے ﴿١٩﴾ کیوں کہ اگر قوم (کے لوگوں) کو تمھاری خبر ہو گئی تو تم کو وہ لوگ پتھر مار کر مار ڈالیں گے یا تم کو اپنے دین میں واپس آنے کے لیے مجبور کر دیں گے اور ایسا جو ہوا تو تم کو کبھی فلاح نہیں مل سکے گی ﴿٢٠﴾ اور (جس طرح ہم نے ان کو سلا کر پھر اٹھایا) اسی طرح ہم نے ان کی خبر ان (یعنی اس زمانے کے لوگوں) پر ظاہر کر دی؛ تاکہ وہ لوگ یقین کر لیویں اس بات کا کہ اللہ تعالیٰ کا وعدہ بالکل سچا ہے اور یہ کہ قیامت (تو آنے ہی والی ہے) اس میں کوئی شک نہیں ہے (پھر وہ وقت بھی آیا کہ) جب وہ (اس زمانے کے) لوگ ان (اصحابِ کہف) کے بارے میں جھگڑا کر رہے تھے، سو کچھ لوگوں نے کہا کہ: ان پر ایک عمارت بنا دو، ان کے رب ان (کے حالات) کو بہت اچھی طرح جانتے ہیں،

① دینی اسفار میں اپنے ضروری اخراجات کا خود نظم کریں، اسبابِ طعام کا نظم کریں۔
② آج کے حالات میں تو اس کی اہمیت بہت زیادہ ہو گئی کہ حلال کی تحقیق کر لی جائے۔

قَالَ الَّذِيْنَ غَلَبُوْا عَلٰۤى اَمْرِهِمْ لَنَتَّخِذَنَّ عَلَيْهِمْ مَّسْجِدًا ۝۲۱ سَيَقُوْلُوْنَ ثَلٰثَةٌ رَّابِعُهُمْ كَلْبُهُمْ ۚ وَيَقُوْلُوْنَ خَمْسَةٌ سَادِسُهُمْ كَلْبُهُمْ رَجْمًۢا بِالْغَيْبِ ۚ وَيَقُوْلُوْنَ سَبْعَةٌ وَّثَامِنُهُمْ كَلْبُهُمْ ۭ قُلْ رَّبِّيْۤ اَعْلَمُ بِعِدَّتِهِمْ مَّا يَعْلَمُهُمْ اِلَّا قَلِيْلٌ ڬ فَلَا تُمَارِ فِيْهِمْ اِلَّا مِرَاۗءً ظَاهِرًا ۠ وَّلَا تَسْتَفْتِ فِيْهِمْ مِّنْهُمْ اَحَدًا ۝۲۲

وَلَا تَقُوْلَنَّ لِشَايْءٍ اِنِّىْ فَاعِلٌ ذٰلِكَ غَدًا ۝۲۳ اِلَّآ اَنْ يَّشَاۗءَ اللّٰهُ ۡ وَاذْكُرْ رَّبَّكَ اِذَا نَسِيْتَ وَقُلْ عَسٰٓى اَنْ يَّهْدِيَنِ رَبِّيْ لِاَقْرَبَ مِنْ هٰذَا رَشَدًا ۝۲۴

جن کا کام غالب تھا① کہنے لگے: ہم ضرور ان پر ایک مسجد بنائیں گے ﴿۲۱﴾ کچھ لوگ تو (ان کہف والوں کا قصہ بیان کرتے وقت) یوں کہیں گے کہ: وہ (اصحابِ کہف) تین تھے (اور) چوتھا ان کا کتا تھا اور کچھ لوگ ایسا کہیں گے کہ وہ (اصحابِ کہف) پانچ تھے (اور) چھٹا ان کا کتا تھا، سب اٹکل کے تیر چلانے کی باتیں ہیں②اور کچھ لوگ تو یوں کہیں گے کہ وہ (اصحابِ کہف) سات تھے اور آٹھواں ان کا کتا تھا، آپ کہو کہ: ان کی (صحیح) تعداد تو میرے رب ہی جانتے ہیں، ان (کی صحیح تعداد) کا تھوڑے لوگوں کے سوا کسی کو پورا علم نہیں ہے، سو سرسری بات کے سوا ان کے بارے میں زیادہ بحث نہ کریں اور ان کے متعلق لوگوں میں سے کسی سے پوچھ تاچھ نہ کریں③﴿۲۲﴾

اور تم (اے نبی!) کسی بھی کام کے بارے میں ایسا نہ کہا کرو کہ: میں یہ کام آئندہ کل کردوں گا ﴿۲۳﴾ ہاں! (یوں کہو کہ) اللہ تعالیٰ چاہے تو (کردوں گا)④اور جب کبھی (ان شاء اللہ کہنا) بھول جاؤ تو (یاد آنے پر) اپنے رب کو (ان شاء اللہ کہہ کر)⑤ یاد کرلیا کرو اور یوں کہہ دو کہ: مجھے امید ہے کہ میرے رب (نبوت کی دلیل کے طور پر) اس (کہف والے نوجوانوں کے واقعے) سے بھی زیادہ ہدایت میں قریب کی بات مجھے بتلادیں گے ﴿۲۴﴾

---

① یعنی جن کو حکومت حاصل تھی۔
② (دوسرا ترجمہ) بغیر دیکھے نشانے پر تیر پھینکنا ہے (تیسرا) بغیر تحقیق بات ہانک رہے ہیں۔
③ جس سوال کا تعلق کسی عمل یا عقیدے کے متعلق نہ ہو اس میں فضول بحث نہ کریں۔
④ یعنی ان شاء اللہ کہہ دیا کرو۔ ⑤ اللہ تعالیٰ چاہے تو کرلوں گا۔

وَلَبِثُوْا فِيْ كَهْفِهِمْ ثَلٰثَ مِائَةٍ سِنِيْنَ وَازْدَادُوْا تِسْعًا۝ قُلِ اللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَا لَبِثُوْا ۚ لَهٗ غَيْبُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۭ اَبْصِرْ بِهٖ وَاَسْمِعْ ۭ مَا لَهُمْ مِّنْ دُوْنِهٖ مِنْ وَّلِيٍّ ۡ وَّلَا يُشْرِكُ فِيْ حُكْمِهٖٓ اَحَدًا۝ وَاتْلُ مَآ اُوْحِيَ اِلَيْكَ مِنْ كِتَابِ رَبِّكَ ۚ لَا مُبَدِّلَ لِكَلِمٰتِهٖ ڗ وَلَنْ تَجِدَ مِنْ دُوْنِهٖ مُلْتَحَدًا۝ وَاصْبِرْ نَفْسَكَ مَعَ الَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ رَبَّهُمْ بِالْغَدٰوةِ وَالْعَشِيِّ يُرِيْدُوْنَ وَجْهَهٗ وَلَا تَعْدُ عَيْنٰكَ عَنْهُمْ ۚ تُرِيْدُ زِيْنَةَ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۚ وَلَا تُطِعْ مَنْ اَغْفَلْنَا قَلْبَهٗ عَنْ ذِكْرِنَا وَاتَّبَعَ هَوٰىهُ وَكَانَ اَمْرُهٗ فُرُطًا۝

وہ (اصحابِ کہف) اپنے غار میں تین سو اور اس کے اوپر نو سال زیادہ (سوتے) رہے ﴿۲۵﴾ (اور کوئی آدمی یہ بات نہ مانے اور بحث کرے تو اس کو یہ) کہہ دو کہ: اللہ تعالیٰ ہی ان کے (غار میں رہنے (کی مدت) کو زیادہ جانتے ہیں، اسی (اللہ تعالیٰ) کے علم میں آسمانوں اور زمین کی غیب کی بات ہے، کیسا ہی عجیب دیکھتے ہیں، کتنا ہی عجیب سنتے ہیں، ان (بندوں) کا اس (اللہ تعالیٰ) کے سوا کوئی مدد کرنے والا نہیں اور وہ (اللہ تعالیٰ) اپنی حکومت میں کسی کو شریک نہیں کرتے ﴿۲۶﴾ (اے نبی!) تم پر تمھارے رب کی طرف سے وحی کے ذریعے جو کتاب بھیجی گئی اس کو پڑھ کر سناتے رہو، اس (اللہ تعالیٰ) کی باتوں کو کوئی نہیں بدل سکتا اور اس اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر کوئی (چھپنے کی) پناہ کی جگہ تم کو نہیں مل سکتی① ﴿۲۷﴾ جو لوگ صبح شام اپنے رب کی عبادت کیا کرتے ہیں②(اور) وہ لوگ اس (اللہ تعالیٰ) کی خوشی حاصل کرنا چاہتے ہیں③ تم اپنے آپ کو پابندی (یعنی استقامت) کے ساتھ ایسے لوگوں کے ساتھ رکھو، دنیاوی زندگی کی رونق کی تلاش میں تمھاری آنکھیں ایسے (مفلسین) لوگوں سے ہٹ نہ جاویں اور جس کے دل کو ہم نے اپنی یاد سے غافل رکھا اور جو اپنی خواہش کے پیچھے پڑا ہے اور جس کا معاملہ حد سے نکل چکا ہو ایسے آدمی کا کہنا نہ مانیے ﴿۲۸﴾

① یعنی بالفرض اگر آپ نے ان بڑے کافر لوگوں کی دل جوئی اس طرح سے کی کہ اللہ تعالیٰ کا حکم چھوٹ جائے تو اس اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر کوئی پناہ کی جگہ تم کو نہیں مل سکتی۔ ②(دوسرا ترجمہ) پکارتے ہیں۔

③(دوسرا ترجمہ) جو لوگ صبح شام اللہ تعالیٰ کی خوشی حاصل کرنے کے لیے اپنے رب کی عبادت کرتے ہیں یا اپنے رب کو پکارتے ہیں۔

وَقُلِ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّكُمْ ۚ فَمَنْ شَآءَ فَلْيُؤْمِنْ وَّمَنْ شَآءَ فَلْيَكْفُرْ ۚ اِنَّآ اَعْتَدْنَا لِلظّٰلِمِيْنَ نَارًا ۙ اَحَاطَ بِهِمْ سُرَادِقُهَا ۚ وَاِنْ يَّسْتَغِيْثُوْا يُغَاثُوْا بِمَآءٍ كَالْمُهْلِ يَشْوِي الْوُجُوْهَ ۚ بِئْسَ الشَّرَابُ ۚ وَسَآءَتْ مُرْتَفَقًا ۝ اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ اِنَّا لَا نُضِيْعُ اَجْرَ مَنْ اَحْسَنَ عَمَلًا ۝ اُولٰٓئِكَ لَهُمْ جَنّٰتُ عَدْنٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهِمُ الْاَنْهٰرُ يُحَلَّوْنَ فِيْهَا مِنْ اَسَاوِرَ مِنْ ذَهَبٍ وَّيَلْبَسُوْنَ ثِيَابًا خُضْرًا مِّنْ سُنْدُسٍ وَّاِسْتَبْرَقٍ مُّتَّكِـِٔيْنَ فِيْهَا عَلَى الْاَرَآئِكِ ۚ نِعْمَ الثَّوَابُ ۚ وَحَسُنَتْ مُرْتَفَقًا ۝

اور تم کہہ دو کہ: سچا دین تو تمھارے رب کی طرف سے آچکا ہے، اب جو چاہے ایمان لائے اور جو چاہے وہ کافر رہے، یقینی بات ہے کہ ہم نے ظالموں (کافروں) کے لیے ایسی آگ تیار کر رکھی ہے کہ اس کی قناتیں (لپٹیں) ان (کافروں) کو گھیرے میں لے لیں گی اور اگر وہ (کافر) لوگ (پیاس کی) فریاد کریں گے تو ان کی فریاد کے جواب میں ایسا پانی دیا جائے گا جو پگھلے ہوئے تانبے کی طرح ہوگا① جو (ان کے) چہرے کو بھون ڈالے گا، وہ کیسا ہی برا پانی ہے اور وہ (جہنم) کیسی ہی بری آرام کی جگہ ہے ﴿۲۹﴾ یقینی بات ہے کہ جو لوگ ایمان لائے اور انھوں نے نیک کام کیے تو یقیناً جو بھی اچھی طرح عمل کرے ہم اس کا ثواب ضائع نہیں کریں گے ﴿۳۰﴾ ان ہی لوگوں کے لیے ہمیشہ بسنے کے باغات ہیں (اور) ان کے نیچے نہریں بہتی ہوں گی، سونے کے کنگن ان کو وہاں پہنائے جائیں گے② اور ہرے رنگ کے باریک اور موٹے ریشمی کپڑے (اس جنت میں) پہنیں گے ان (باغوں) میں اونچے تختوں پر ٹیک لگا کر بیٹھے ہوں گے (جنت) کتنا ہی بہترین بدلہ ہے اور وہ (جنت) کتنی ہی حسین آرام کی جگہ ہے ﴿۳۱﴾

---

① (دوسرا ترجمہ) تیل کی تلچھٹ کی طرح ہوگا (تیسرا) پیپ کی طرح ہوگا۔

② بہ طور اعزاز و اکرام مردوں کو کنگن پہنائے جائیں گے، گویا یہ بھی وہاں ایک طرح شاہی اعزاز کا سامان ہوگا، آج کے کہے جانے والے ترقی کے دور میں مرد بھی فیشن کے طور پر ہاتھوں میں اس طرح کی چیزیں پہنتے ہیں وہ ناجائز ہے۔

وَاضْرِبْ لَهُمْ مَّثَلًا رَّجُلَيْنِ جَعَلْنَا لِأَحَدِهِمَا جَنَّتَيْنِ مِنْ أَعْنَابٍ وَّحَفَفْنٰهُمَا
بِنَخْلٍ وَّجَعَلْنَا بَيْنَهُمَا زَرْعًا ﴿٣٢﴾ كِلْتَا الْجَنَّتَيْنِ اٰتَتْ أُكُلَهَا وَلَمْ تَظْلِمْ مِّنْهُ شَيْئًا ۙ
وَّفَجَّرْنَا خِلٰلَهُمَا نَهَرًا ﴿٣٣﴾ وَّكَانَ لَهٗ ثَمَرٌ ۚ فَقَالَ لِصَاحِبِهٖ وَهُوَ يُحَاوِرُهٗٓ أَنَا أَكْثَرُ مِنْكَ مَالًا
وَّأَعَزُّ نَفَرًا ﴿٣٤﴾ وَدَخَلَ جَنَّتَهٗ وَهُوَ ظَالِمٌ لِّنَفْسِهٖ ۚ قَالَ مَآ أَظُنُّ أَنْ تَبِيْدَ هٰذِهٖٓ أَبَدًا ﴿٣٥﴾ وَّمَآ
أَظُنُّ السَّاعَةَ قَآئِمَةً ۙ وَّلَئِنْ رُّدِدْتُّ إِلٰى رَبِّيْ لَأَجِدَنَّ خَيْرًا مِّنْهَا مُنْقَلَبًا ﴿٣٦﴾ قَالَ لَهٗ
صَاحِبُهٗ وَهُوَ يُحَاوِرُهٗٓ أَكَفَرْتَ بِالَّذِيْ خَلَقَكَ مِنْ تُرَابٍ ثُمَّ مِنْ نُّطْفَةٍ ثُمَّ سَوّٰىكَ رَجُلًا ﴿٣٧﴾

اور تم ان (لوگوں) کے سامنے دو آدمیوں کی ①مثال (یعنی حالت) بیان کرو جن میں سے ایک کو (جو بددین تھا) ہم نے انگور کے دو باغ دیے تھے اور ان دونوں (باغوں) کو چاروں طرف سے ہم نے کھجور کے درخت سے گھیر لیا تھا اور دونوں (باغوں) کے درمیان ہم نے کھیتی لگا رکھی تھی ﴿۳۲﴾ وہ دونوں باغ (پورا پورا) پھل دیتے تھے اور پھل لانے میں کوئی کمی نہیں چھوڑتے تھے اور ہم نے ان دونوں (باغوں) کے درمیان نہر جاری کر رکھی تھی ﴿۳۳﴾ اور اس (آدمی) کے پاس (اور بھی بہت سے) پھل (مال و دولت) تھے تو وہ (ایک دن) اپنے (دوسرے دین دار) ساتھی سے باتیں کرتے ہوئے کہنے لگا کہ: میرے پاس مال و عزت والے لوگوں کا جتھا تجھ سے زیادہ ہے ﴿۳۴﴾ اور وہ اپنی جان پر ظلم (یعنی کفر) کرتے ہوئے اپنے باغ میں داخل ہوا اور کہنے لگا کہ: میں نہیں سمجھتا ہوں کہ کبھی یہ (باغ) برباد ہوگا② ﴿۳۵﴾ اور میرا خیال یہ ہے کہ قیامت کبھی نہیں آئے گی اور اگر (بالفرض) کبھی مجھے اپنے رب کے پاس لوٹایا بھی گیا③ تو اس سے بھی اچھی جگہ ملے گی ﴿۳۶﴾ اس کے ساتھی نے اس سے باتیں کرتے ہوئے کہا کہ: کیا تو اس ذات کے ساتھ کفر کرتا ہے جس نے (پہلے) تجھے مٹی سے پیدا کیا④ پھر نطفے سے (بنایا) پھر تجھ کو پورا (صحیح سالم) آدمی بنا دیا ﴿۳۷﴾

---

① جن میں آپس میں دوستی یا رشتے داری تھی۔

② (دوسرا ترجمہ) میرا تو خیال نہیں ہے کہ یہ باغ (میری زندگی میں) کبھی بھی برباد ہوگا۔

③ (دوسرا) واپس لے جایا بھی گیا۔ ④ اول انسان حضرت آدم علیہ السلام مٹی سے پیدا کیے گئے یا انسان جو غذا کھاتا ہے اس سے منی بنتی ہے اور اس سے بچہ پیدا ہوتا ہے اور غذا زمین میں اگتی ہے۔

لٰكِنَّا۠ هُوَ اللّٰهُ رَبِّيْ وَلَاۤ اُشْرِكُ بِرَبِّيْۤ اَحَدًا ﴿۳۸﴾ وَلَوْلَاۤ اِذْ دَخَلْتَ جَنَّتَكَ قُلْتَ مَا شَآءَ اللّٰهُ ۙ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ ۚ اِنْ تَرَنِ اَنَا اَقَلَّ مِنْكَ مَالًا وَّوَلَدًا ﴿ۚ۳۹﴾ فَعَسٰى رَبِّيْۤ اَنْ يُّؤْتِيَنِ خَيْرًا مِّنْ جَنَّتِكَ وَيُرْسِلَ عَلَيْهَا حُسْبَانًا مِّنَ السَّمَآءِ فَتُصْبِحَ صَعِيْدًا زَلَقًا ﴿ۙ۴۰﴾ اَوْ يُصْبِحَ مَآؤُهَا غَوْرًا فَلَنْ تَسْتَطِيْعَ لَهٗ طَلَبًا ﴿۴۱﴾ وَاُحِيْطَ بِثَمَرِهٖ فَاَصْبَحَ يُقَلِّبُ كَفَّيْهِ عَلٰى مَاۤ اَنْفَقَ فِيْهَا وَهِيَ خَاوِيَةٌ عَلٰى عُرُوْشِهَا وَيَقُوْلُ يٰلَيْتَنِيْ لَمْ اُشْرِكْ بِرَبِّيْۤ اَحَدًا ﴿۴۲﴾ وَلَمْ تَكُنْ لَّهٗ فِئَةٌ يَّنْصُرُوْنَهٗ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَمَا كَانَ مُنْتَصِرًا ﴿ؕ۴۳﴾

لیکن (میں تو یہ عقیدہ رکھتا ہوں کہ) وہی اللہ تعالیٰ میرے رب ہیں اور میں میرے رب کے ساتھ کسی کو شریک نہیں کرتا ﴿۳۸﴾ اور جب تو تیرے باغ میں داخل ہو رہا تھا تو تو نے ایسا کیوں نہیں کہا کہ: جو اللہ تعالیٰ کو منظور ہوتا ہے وہی ہوتا ہے اور اللہ تعالیٰ کی مدد کے بغیر کسی میں کوئی طاقت نہیں ہے، اگر تجھے میرے بارے میں یہ نظر آرہا ہے کہ میرا مال اور میری اولاد تجھ سے کم ہے ﴿۳۹﴾ تو مجھے میرے رب سے امید ہے کہ مجھ کو تیرے باغ سے بہتر (باغ دنیا یا آخرت میں) عطا کرے اور اس (تیرے باغ) پر آسمان سے کوئی سخت آفت بھیج دیوے جس سے وہ (باغ) ایک صاف چٹیل میدان ہو کر رہ جائے ﴿۴۰﴾ یا اس (باغ) کا پانی (زمین میں) اتنا نیچے اتر جاوے کہ پھر تم اس کو کسی طرح بھی تلاش کر کے نہ لا سکو① ﴿۴۱﴾ اور (پھر ایسا ہوا کہ) اس کے (سارے) پھلوں کو عذاب نے گھیرے میں لے لیا، پھر جو مال اس نے اس (باغ کو بنانے) میں خرچ کیا تھا اس پر صبح کو اپنے ہاتھ ملتا رہ گیا اور اس باغ کی یہ حالت ہوئی کہ اپنی ٹٹیوں پر وہ گرا پڑا ہوا تھا اور وہ کہنے لگا کہ: کاش کہ میں میرے رب کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرتا ﴿۴۲﴾ اور اس کو کوئی ایسی جماعت نہیں ملی جو اللہ تعالیٰ کے سوا اس کی مدد کرتی اور نہ وہ خود (اس قابل تھا کہ) بدلہ لیوے② ﴿۴۳﴾

---

① (دوسرا ترجمہ) تو اس کو دوبارہ نکالنے کی کوشش بھی نہ کر سکے۔

② (دوسرا ترجمہ) خود پر آنے والی تکلیف کا دفاع کر سکے۔

هُنَالِكَ الْوَلَايَةُ لِلّٰهِ الْحَقِّ ۭ هُوَ خَيْرٌ ثَوَابًا وَّخَيْرٌ عُقْبًا ۝
وَاضْرِبْ لَهُمْ مَّثَلَ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا كَمَاۗءٍ اَنْزَلْنٰهُ مِنَ السَّمَاۗءِ فَاخْتَلَطَ بِهٖ نَبَاتُ الْاَرْضِ فَاَصْبَحَ هَشِيْمًا تَذْرُوْهُ الرِّيٰحُ ۭ وَكَانَ اللّٰهُ عَلٰي كُلِّ شَيْءٍ مُّقْتَدِرًا ۝ اَلْمَالُ وَالْبَنُوْنَ زِيْنَةُ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۚ وَالْبٰقِيٰتُ الصّٰلِحٰتُ خَيْرٌ عِنْدَ رَبِّكَ ثَوَابًا وَّخَيْرٌ اَمَلًا ۝
وَيَوْمَ نُسَيِّرُ الْجِبَالَ وَتَرَى الْاَرْضَ بَارِزَةً ۙ وَّحَشَرْنٰهُمْ فَلَمْ نُغَادِرْ مِنْهُمْ اَحَدًا ۝

ایسے ہی موقع پر (انسان کو پتہ چلتا ہے کہ) مدد کرنے کا سارا اختیار سچے اللہ تعالیٰ ہی کو حاصل ہے① وہی (اللہ تعالیٰ) بہتر ثواب دیتے ہیں اور (دنیا میں بھی) بہتر انجام دکھاتے ہیں ﴿۴۴﴾

تم ان کے سامنے دنیا کی زندگی کی مثال (یعنی حالت) بیان کر دو، اس پانی کی طرح ہے جو ہم نے آسمان سے اتارا، پھر اس (پانی) کے ذریعے زمین کا سبزہ (نباتات) خوب گھنا (یعنی گنجان) ہو گیا، پھر وہ (سبزہ خشک ہو کر) ایسا ریزہ ریزہ ہو گیا کہ② کہ اس کو ہوائیں اڑا لے جاتی ہیں اور اللہ تعالیٰ ہر چیز پر مکمل قدرت رکھتے ہیں ﴿۴۵﴾ مال اور بیٹے دنیا کی زندگی کی رونق ہیں اور جو باقی رہنے والی نیکیاں ہیں③ وہ تمہارے رب کے نزدیک ثواب کے اعتبار سے بھی بہتر ہیں اور امید وابستہ کرنے کے اعتبار سے بھی بہتر ہیں④ ﴿۴۶﴾ اور (اس دن کا فکر کرو کہ) جس دن ہم (تمام) پہاڑوں کو چلائیں گے اور تو زمین کو دیکھے گا کہ کھلی پڑی ہے⑤ اور ہم ان سب لوگوں کو جمع کریں گے اور ہم ان میں سے کسی ایک کو بھی نہیں چھوڑیں گے ﴿۴۷﴾

---

① (دوسرا) مدد کرنا تو اللہ تعالیٰ برحق ہی کا کام ہے۔

② (دوسرا) ایسا چورا چورا ہو جاتا ہے۔

③ **باقیات الصالحات** سے مراد:

(۱) **لا الٰہ الا اللہ، سبحان اللہ، الحمد للہ، اللہ اکبر، ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم**، یہ کلمات پڑھنا (۲) پانچ وقت کی نماز (۳) مطلقاً اعمالِ صالحہ (۴) اعمالِ صالحہ کی نیت اور ارادہ جس پر اعمال کا قبول ہونا موقوف ہے (۵) نیک لڑکیاں بھی باقیات الصالحات سے مراد ہیں۔

④ (دوسرا) وابستہ کرنے کے لیے بھی بہتر ہے (یعنی اعمالِ صالحہ سے جو امید قائم ہوتی ہے وہ آخرت میں ضرور پوری ہوگی)

⑤ (دوسرا) کھلا میدان ہے۔ اور اس میں زمین سپاٹ ہوگی جو پوشیدہ چیزیں ہیں وہ سامنے آ جاویں گی۔

وَعُرِضُوْا عَلٰى رَبِّكَ صَفًّا ۭ لَقَدْ جِئْتُمُوْنَا كَمَا خَلَقْنٰكُمْ اَوَّلَ مَرَّةٍۢ ۡ بَلْ زَعَمْتُمْ اَلَّنْ نَّجْعَلَ لَكُمْ مَّوْعِدًا ۝ وَوُضِعَ الْكِتٰبُ فَتَرَى الْمُجْرِمِيْنَ مُشْفِقِيْنَ مِمَّا فِيْهِ وَيَقُوْلُوْنَ يٰوَيْلَتَنَا مَالِ هٰذَا الْكِتٰبِ لَا يُغَادِرُ صَغِيْرَةً وَّلَا كَبِيْرَةً اِلَّآ اَحْصٰىهَا ۚ وَوَجَدُوْا مَا عَمِلُوْا حَاضِرًا ۭ وَلَا يَظْلِمُ رَبُّكَ اَحَدًا ۝

وَاِذْ قُلْنَا لِلْمَلٰۗىِٕكَةِ اسْجُدُوْا لِاٰدَمَ فَسَجَدُوْٓا اِلَّآ اِبْلِيْسَ ۭ كَانَ مِنَ الْجِنِّ فَفَسَقَ عَنْ اَمْرِ رَبِّهٖ ۭ اَفَتَتَّخِذُوْنَهٗ وَذُرِّيَّتَهٗٓ اَوْلِيَاۗءَ مِنْ دُوْنِيْ وَهُمْ لَكُمْ عَدُوٌّ ۭ بِئْسَ لِلظّٰلِمِيْنَ بَدَلًا ۝

اور وہ تمھارے رب کے پاس ① صف باندھ کر پیش کیے جائیں گے (اور ان سے کہا جائے گا کہ) پکی بات یہ ہے کہ جس طرح ہم نے تم کو پہلی بار پیدا کیا تھا ② اسی طرح تم ہمارے سامنے (حاضر ہو کر) آئے (اس سے الٹا) بلکہ تم تو (دنیا میں) یہ سمجھتے تھے کہ ہم تمھارے لیے وعدے کا کوئی وقت ہی مقرر نہیں کریں گے ﴿۴۸﴾ اور کتاب (یعنی اعمال نامہ) رکھ دی جائے گی، سو (اس وقت) تم مجرموں کو دیکھو گے کہ وہ اس (کتاب) میں لکھی ہوئی باتوں سے ڈرتے ہوں گے اور یہ کہتے ہوں گے: ہائے ہماری بربادی! یہ کیسی کتاب (یعنی اعمال نامہ) ہے کہ اس نے کوئی چھوٹا بڑا عمل ایسا نہیں چھوڑا جس کا پورا احاطہ نہ کر لیا ہو اور وہ اپنا تمام کیا ہوا سامنے موجود پائیں گے ③ اور تمھارے رب کسی پر ذرا بھی ظلم نہیں کریں گے ﴿۴۹﴾

اور (وہ وقت بھی یاد کرو) جب ہم نے فرشتوں سے کہا کہ: آدم کے سامنے سجدہ کرو تو سوائے ابلیس کے سب نے سجدہ کیا، وہ (ابلیس) تو جنات (کی قسم) میں سے تھا، چناں چہ اس نے اپنے رب کے حکم کی نافرمانی کی، کیا پھر بھی تم اس (نافرمان) کو اور اس کی اولاد کو مجھے چھوڑ کر (اپنا) دوست بناتے ہو؟ ④ حالاں کہ وہ سب تمھارے دشمن ہیں، ظالموں کو (اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر شیطان کی دوستی کا) کیسا ہی برا بدلہ ملا ہے ﴿۵۰﴾

---

① (دوسرا) اپنے سب کے سامنے۔ ② ننگے بدن ننگے پیر ختنہ کی چمڑی کے ساتھ اور پیشی انفرادی ہوگی۔
③ (دوسرا) اور جو کچھ انھوں نے (دنیا میں) کیا تھا وہ سب سامنے موجود پائیں گے۔
④ شیطان کی حقیقی اولاد اور اس کے جیسے صفات والے دونوں مراد ہو سکتے ہیں۔

مَآ اَشْهَدْتُّهُمْ خَلْقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَلَا خَلْقَ اَنْفُسِهِمْ ۪ وَمَا كُنْتُ مُتَّخِذَ الْمُضِلِّيْنَ عَضُدًا ﴿۵۱﴾ وَيَوْمَ يَقُوْلُ نَادُوْا شُرَكَآءِيَ الَّذِيْنَ زَعَمْتُمْ فَدَعَوْهُمْ فَلَمْ يَسْتَجِيْبُوْا لَهُمْ وَجَعَلْنَا بَيْنَهُمْ مَّوْبِقًا ﴿۵۲﴾ وَرَاَ الْمُجْرِمُوْنَ النَّارَ فَظَنُّوْٓا اَنَّهُمْ مُّوَاقِعُوْهَا وَلَمْ يَجِدُوْا عَنْهَا مَصْرِفًا ﴿۵۳﴾

وَلَقَدْ صَرَّفْنَا فِيْ هٰذَا الْقُرْاٰنِ لِلنَّاسِ مِنْ كُلِّ مَثَلٍ ؕ وَكَانَ الْاِنْسَانُ اَكْثَرَ شَيْءٍ جَدَلًا ﴿۵۴﴾

آسمانوں اور زمین کے بناتے وقت میں نے ان (شیاطین) کو بلایا نہیں تھا① اور نہ تو خود ان کو بناتے وقت (میں نے ان کو حاضر کیا تھا)② اور میں ایسا (عاجز و کمزور) نہیں ہوں کہ گمراہ کرنے والوں کو (اپنا) مدد کرنے والا بناؤں ﴿۵۱﴾ اور اس دن (کو یاد کرو جب) وہ (اللہ تعالیٰ مشرکوں سے) کہیں گے: جن کو تم میرا شریک سمجھا کرتے تھے ان کو پکارو، تب وہ (کافر لوگ) ان (بتوں) کو پکاریں گے، لیکن وہ (شریک) ان (کافروں) کو کوئی جواب ہی نہیں دیں گے اور ہم ان (کافروں اور ان کے شریکوں) کے درمیان ایک (مہلک) آڑ حائل کر دیں گے③ ﴿۵۲﴾ اور مجرم لوگ آگ کو دیکھ لیں گے تو سمجھ جائیں گے کہ ان کو اس میں گرنا ہی ہے اور وہ (مجرم لوگ) اس (آگ) سے بچ نکلنے کا کوئی راستہ نہیں پاویں گے④ ﴿۵۳﴾

اور پکی بات یہ ہے کہ ہم نے اس قرآن میں لوگوں کے (فائدے کے) لیے ہر طرح کے (عمدہ) مضامین الگ الگ انداز سے بیان کیے⑤ اور (یہ) انسان تو ہر چیز سے زیادہ جھگڑنے والا واقع ہوا ہے⑥ ﴿۵۴﴾

---

① (دوسرا) حاضر نہیں کیا تھا۔ ② یعنی ایک کو پیدا کرنے کے وقت دوسرے کو نہیں بلایا۔

③ یعنی کافروں اور ان کے باطل خداؤں کے درمیان آگ کی وسیع خندق حائل کر دی جائے گی۔ موبقا جہنم کا ایک درجہ یا وادی کا نام بھی ہے۔ ④ (آگ سے) پھر نکلنا راستہ نہیں پاوینگے۔

⑤ (دوسرا) پھرا پھرا کے بیان کیے (تیسرا) پھیر پھیر کر آیتیں بیان کی (یعنی ایک ہی مضمون کو دوہرا دوہرا کر کے بیان کیا (چوتھا) مختلف انداز سے۔ ⑥ (دوسرا ترجمہ) انسان جھگڑنے میں سب سے زیادہ بڑھ گیا ہے۔

وَمَا مَنَعَ النَّاسَ اَنْ يُّؤْمِنُوْٓا اِذْ جَاۗءَهُمُ الْهُدٰى وَيَسْتَغْفِرُوْا رَبَّهُمْ اِلَّآ اَنْ تَاْتِيَهُمْ سُنَّةُ الْاَوَّلِيْنَ اَوْ يَاْتِيَهُمُ الْعَذَابُ قُبُلًا ۝ وَمَا نُرْسِلُ الْمُرْسَلِيْنَ اِلَّا مُبَشِّرِيْنَ وَمُنْذِرِيْنَ ۚ وَيُجَادِلُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِالْبَاطِلِ لِيُدْحِضُوْا بِهِ الْحَقَّ وَاتَّخَذُوْٓا اٰيٰتِيْ وَمَآ اُنْذِرُوْا هُزُوًا ۝ وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنْ ذُكِّرَ بِاٰيٰتِ رَبِّهٖ فَاَعْرَضَ عَنْهَا وَنَسِيَ مَا قَدَّمَتْ يَدٰهُ ۭ اِنَّا جَعَلْنَا عَلٰي قُلُوْبِهِمْ اَكِنَّةً اَنْ يَّفْقَهُوْهُ وَفِيْٓ اٰذَانِهِمْ وَقْرًا ۭ وَاِنْ تَدْعُهُمْ اِلَى الْهُدٰى فَلَنْ يَّهْتَدُوْٓا اِذًا اَبَدًا ۝

جب ان (لوگوں) کے پاس ہدایت آچکی تو ان (لوگوں) کو ایمان لانے سے اور اپنے رب سے استغفار کرنے سے صرف اس بات نے روکا کہ پچھلے لوگوں جیسے (ہلاکت کے) واقعات ان کو بھی پیش آجائیں یا (آخرت کا) عذاب ان کے سامنے آکر کھڑا ہو جائے① ﴿۵۵﴾ ہم رسولوں کو صرف اس لیے بھیجتے رہے کہ (ایمان والوں کو) خوش خبری دیویں اور (کافروں کو) ڈرائیں اور (یہ) کافر لوگ جھوٹا جھگڑا کھڑا کرتے ہیں②؛ تا کہ اس کے ذریعے سے حق کو ڈگمگا دیویں③ اور ان (کافروں) نے میری آیتوں کو اور جس (عذاب) سے ان کو ڈرایا گیا ہے اس کو مذاق بنا رکھا ہے ﴿۵۶﴾ اور اس شخص سے بڑا ظالم کون ہوگا جس کو اس کے رب کی آیتوں کے ذریعے سے نصیحت کی گئی④ اس نے تو ان (آیتوں) سے منہ پھیر لیا اور اپنے ہاتھ کے (پہلے کے) کیے ہوئے (برے کاموں) کو بھول گیا⑤ حقیقت یہ ہے کہ (ان کے برے کاموں کی وجہ سے) ہم نے ان کے دلوں کے اوپر پردے ڈال دیے جس کی وجہ سے وہ اس (قرآن) کو سمجھتے نہیں ہیں اور ان کے کانوں میں ڈاٹ دے رکھی ہے⑥ اور اگر تم ان کو ہدایت کی طرف بلاؤ تب بھی وہ صحیح راستے پر ہرگز نہیں آئیں گے ﴿۵۷﴾

---

① کیا اس وقت ایمان لائیں گے؟ حالاں کہ اس وقت کا ایمان فائدہ نہیں دے گا۔ قُبُلًا کا دوسرا معنیٰ ہے قسم قسم کا عذاب۔

② (دوسرا ترجمہ) یہ کافر لوگ باطل کا سہارا لے کر جھگڑا کرتے ہیں۔

③ حق کو مٹانے کی کوشش اور حق والوں کو ڈگمگا دینے کی سازش۔

④ (دوسرا ترجمہ) سمجھایا گیا۔

⑤ برے کاموں کو بھی بھول گیا اور اس کے انجام کو بھی بھول گیا۔

⑥ (دوسرا ترجمہ) اور ان کے کانوں میں ثقل پیدا کر دیا ہے۔

وَرَبُّكَ الْغَفُوْرُ ذُو الرَّحْمَةِ ؕ لَوْ يُؤَاخِذُهُمْ بِمَا كَسَبُوْا لَعَجَّلَ لَهُمُ الْعَذَابَ ؕ بَلْ لَّهُمْ مَّوْعِدٌ لَّنْ يَّجِدُوْا مِنْ دُوْنِهٖ مَوْئِلًا ۝ وَتِلْكَ الْقُرٰٓى اَهْلَكْنٰهُمْ لَمَّا ظَلَمُوْا وَجَعَلْنَا لِمَهْلِكِهِمْ مَّوْعِدًا ۝

وَاِذْ قَالَ مُوْسٰى لِفَتٰىهُ لَآ اَبْرَحُ حَتّٰٓى اَبْلُغَ مَجْمَعَ الْبَحْرَيْنِ اَوْ اَمْضِيَ حُقُبًا ۝ فَلَمَّا بَلَغَا مَجْمَعَ بَيْنِهِمَا نَسِيَا حُوْتَهُمَا فَاتَّخَذَ سَبِيْلَهٗ فِي الْبَحْرِ سَرَبًا ۝ فَلَمَّا جَاوَزَا قَالَ لِفَتٰىهُ اٰتِنَا غَدَآءَنَا ؗ لَقَدْ لَقِيْنَا مِنْ سَفَرِنَا هٰذَا نَصَبًا ۝

اور تمھارے رب تو بہت معاف کرنے والے ہیں (بڑی) رحمت والے ہیں، اگر وہ (اللہ تعالیٰ) ان کو ان کے کیے ہوئے کاموں کی وجہ سے پکڑنے لگ جاتے تو فوراً ہی ان پر عذاب بھیج دیتے؛ لیکن ان کے لیے (عذاب کا) ایک وقت مقرر ہے جس (عذاب) سے بچنے کے لیے ان کو کوئی پناہ کی جگہ نہیں ملے گی ﴿۵۸﴾ اور یہ سب بستیاں ہیں جب (وہاں کے رہنے والوں نے) ظلم (یعنی کفر) کیا تو ہم نے ان (بستیوں) کو تباہ کر دیا اور ان کو ہلاک کرنے کا ہم نے ایک وقت مقرر کیا تھا ﴿۵۹﴾

اور (وہ واقعہ بھی یاد کرو) جب موسیٰ (علیہ السلام) نے اپنے نوجوان خادم (شاگرد: حضرت یوشع علیہ السلام) سے کہا: میں اس وقت تک اپنا سفر برابر جاری رکھوں گا جب تک کہ دو سمندر کے ملنے کی جگہ (سنگم) پر نہ پہنچ جاؤں یا برسوں تک چلتا ہی رہوں گا① ﴿۶۰﴾ پھر جب وہ دونوں (یعنی موسیٰ علیہ السلام اور ان کے نوجوان شاگرد) دو سمندر کے ملنے کی جگہ پر پہنچے تو دونوں اپنی مچھلی بھول گئے② اور اس (مچھلی) نے دریا میں سرنگ (جیسا) راستہ بنالیا ﴿۶۱﴾ پھر جب وہ دونوں آگے نکل گئے تو موسیٰ علیہ السلام نے اپنے خادم سے کہا کہ: ہمارے پاس ہمارا ناشتہ لاؤ، سچی بات ہے کہ ہم نے اپنے اس سفر میں (تھکن کی) بڑی تکلیف اٹھائی ہے ﴿۶۲﴾

---

① (دوسرا ترجمہ) یا لمبے زمانے تک چلتا ہی رہوں گا۔

نوٹ: یہ علم کی طلب کا حال ہے، مقصد کا حصول سامنے ہو، چاہے وقت کتنا ہی لگ جائے۔

② خدام اور رفقا کا مفوضہ کام بھول جانا ایک قدیم زمانے سے چلا آتا ہوا سلسلہ ہے۔

قَالَ أَرَءَيْتَ إِذْ أَوَيْنَآ إِلَى الصَّخْرَةِ فَإِنِّي نَسِيتُ الْحُوتَ ۖ وَمَآ أَنسَىٰنِيهُ إِلَّا الشَّيْطَٰنُ أَنْ أَذْكُرَهُۥ ۚ وَاتَّخَذَ سَبِيلَهُۥ فِي الْبَحْرِ ۖ عَجَبًا ﴿٦٣﴾ قَالَ ذَٰلِكَ مَا كُنَّا نَبْغِ ۚ فَارْتَدَّا عَلَىٰٓ ءَاثَارِهِمَا قَصَصًا ﴿٦٤﴾ فَوَجَدَا عَبْدًا مِّنْ عِبَادِنَآ ءَاتَيْنَٰهُ رَحْمَةً مِّنْ عِندِنَا وَعَلَّمْنَٰهُ مِن لَّدُنَّا عِلْمًا ﴿٦٥﴾ قَالَ لَهُۥ مُوسَىٰ هَلْ أَتَّبِعُكَ عَلَىٰٓ أَن تُعَلِّمَنِ مِمَّا عُلِّمْتَ رُشْدًا ﴿٦٦﴾ قَالَ إِنَّكَ لَن تَسْتَطِيعَ مَعِيَ صَبْرًا ﴿٦٧﴾ وَكَيْفَ تَصْبِرُ عَلَىٰ مَا لَمْ تُحِطْ بِهِۦ خُبْرًا ﴿٦٨﴾ قَالَ سَتَجِدُنِيٓ إِن شَآءَ اللَّهُ صَابِرًا وَلَآ أَعْصِي لَكَ أَمْرًا ﴿٦٩﴾

اس (خادم) نے کہا: کیا آپ نے وہ (عجیب) بات دیکھی جب ہم چٹان کے پاس ٹھہرے تھے، سو میں مچھلی (کی عجیب حالت آپ سے ذکر کرنا) بھول گیا اور (آپ سے) اس (مچھلی) کا ذکر کرنا مجھ کو صرف شیطان ہی نے بھلا دیا اور اس (مچھلی) نے تو بڑے عجیب طریقے سے سمندر میں اپنا راستہ کر لیا تھا ﴿٦٣﴾ تو موسیٰ علیہ السلام نے کہا: اسی بات کو تو ہم چاہتے تھے① پھر وہ دونوں اپنے قدم کے نشان دیکھتے ہوئے واپس پھرے ﴿٦٤﴾ تو ان دونوں نے ہمارے بندوں میں سے ایک بندے کو پالیا جن کو ہم نے اپنے پاس سے (خصوصی) رحمت سے نوازا تھا اور ہم نے اپنے پاس سے ایک (خاص) علم ان کو سکھایا تھا ﴿٦٥﴾ موسیٰ علیہ السلام نے ان سے کہا کہ: کیا میں اس غرض سے تمہارے ساتھ رہ سکتا ہوں کہ جو فائدہ والا علم آپ کو سکھایا گیا ہے اس میں سے کچھ حصہ آپ مجھ کو بھی سکھا دیویں؟ ﴿٦٦﴾ تو (خضر علیہ السلام نے) جواب دیا کہ: (مجھے) یقین ہے کہ آپ میرے ساتھ رہ کر کے بالکل صبر نہیں کر سکو گے ﴿٦٧﴾ اور جن باتوں کی آپ کو پوری طرح جان کاری نہیں ہے آپ اس پر کیسے صبر کر سکتے ہیں؟ ﴿٦٨﴾ موسیٰ علیہ السلام نے کہا: ان شاء اللہ (یعنی اللہ تعالیٰ کے چاہنے سے) آپ مجھے صبر کرنے والا پائیں گے② اور میں آپ کے کسی حکم کی خلاف ورزی نہیں کروں گا ﴿٦٩﴾

---

① (دوسرا ترجمہ) (جس جگہ وہ مچھلی زندہ ہو) اسی جگہ کو تو ہم تلاش کر رہے تھے۔

② طالب صابر ہو اور قوانین کی خلاف ورزی نہ کرے، حضرت موسیٰ علیہ السلام باری تعالیٰ کی صفت کلام کے مظہر کلیم اللہ تھے، پھر بھی اپنی طبیعت اور وصف کے خلاف شرط منظور کر لی یہ ہے سچی طلب علمی۔

قَالَ فَاِنِ اتَّبَعۡتَنِیۡ فَلَا تَسۡـَٔلۡنِیۡ عَنۡ شَیۡءٍ حَتّٰۤی اُحۡدِثَ لَکَ مِنۡہُ ذِکۡرًا ﴿۷۰﴾ فَانۡطَلَقَا ٝ حَتّٰۤی اِذَا رَکِبَا فِی السَّفِیۡنَۃِ خَرَقَہَا ؕ قَالَ اَخَرَقۡتَہَا لِتُغۡرِقَ اَہۡلَہَا ۚ لَقَدۡ جِئۡتَ شَیۡئًا اِمۡرًا ﴿۷۱﴾ قَالَ اَلَمۡ اَقُلۡ اِنَّکَ لَنۡ تَسۡتَطِیۡعَ مَعِیَ صَبۡرًا ﴿۷۲﴾ قَالَ لَا تُؤَاخِذۡنِیۡ بِمَا نَسِیۡتُ وَ لَا تُرۡہِقۡنِیۡ مِنۡ اَمۡرِیۡ عُسۡرًا ﴿۷۳﴾ فَانۡطَلَقَا ٝ حَتّٰۤی اِذَا لَقِیَا غُلٰمًا فَقَتَلَہٗ ۙ قَالَ اَقَتَلۡتَ نَفۡسًا زَکِیَّۃًۢ بِغَیۡرِ نَفۡسٍ ؕ لَقَدۡ جِئۡتَ شَیۡئًا نُّکۡرًا ﴿۷۴﴾

خضر علیہ السلام نے کہا کہ: میرے ساتھ رہنا ہے تو جب تک میں خود ہی آپ سے کسی بات کا تذکرہ شروع نہ کروں آپ مجھ سے (سامنے سے) کسی بھی چیز کے بارے میں سوال نہ کریں ﴿۷۰﴾

سو وہ دونوں (یعنی موسیٰ اور خضر علیہما السلام) چلے① یہاں تک کہ جب یہ دونوں (چلتے چلتے آگے جا کر) کشتی میں سوار ہوئے (تو تختہ توڑ کر) خضر علیہ السلام نے اس (کشتی) میں سوراخ کر ڈالا تو موسیٰ علیہ السلام نے کہا: ارے کیا آپ نے اس (کشتی) میں سوراخ کر دیا؛ تاکہ ان (سب کشتی والوں) کو ڈبو دیویں؟ یہ تو تم نے عجیب② کام کیا ﴿۷۱﴾ (خضر علیہ السلام نے) کہا: کیا میں نے (تم سے) کہا نہیں تھا کہ تم میرے ساتھ رہ کر ہرگز صبر نہیں کر سکو گے؟ ﴿۷۲﴾ تو موسیٰ علیہ السلام نے کہا: مجھ سے جو بھول ہوگئی اس پر میری گرفت نہ کیجیے اور میرے (علم حاصل کرنے کے) کام کو زیادہ مشکل مت بناؤ ﴿۷۳﴾ پھر وہ دونوں چلے، یہاں تک کہ جب دونوں ایک لڑکے سے ملے تو اس خضر (علیہ السلام) نے اس (لڑکے) کو قتل کر ڈالا تو موسیٰ (علیہ السلام) نے کہا کہ: ارے کیا آپ نے ایک پاکیزہ③ جان کو مار ڈالا؟ جب کہ اس نے کسی کی جان نہیں لی تھی، پکی بات ہے کہ تم نے بڑا برا کام کیا ﴿۷۴﴾

① (دوسرا) دونوں روانہ ہوئے۔
② (دوسرا) انوکھا، خوفناک، بھاری چیز۔
③ یعنی بے گناہ یا بے قصور۔

قَالَ اَلَمۡ اَقُلۡ لَّكَ اِنَّكَ لَنۡ تَسۡتَطِيۡعَ مَعِىَ صَبۡرًا ۝ قَالَ اِنۡ سَاَلۡتُكَ عَنۡ شَىۡءٍۢ بَعۡدَهَا فَلَا تُصٰحِبۡنِىۡ‌ ۚ قَدۡ بَلَغۡتَ مِنۡ لَّدُنِّىۡ عُذۡرًا‏ ۝ فَانْطَلَقَا ٚ حَتّٰۤى اِذَاۤ اَتَيَاۤ اَهۡلَ قَرۡيَةِ اۨسۡتَطۡعَمَاۤ اَهۡلَهَا فَاَبَوۡا اَنۡ يُّضَيِّفُوۡهُمَا فَوَجَدَا فِيۡهَا جِدَارًا يُّرِيۡدُ اَنۡ يَّنۡقَضَّ فَاَقَامَهٗ‌ ؕ قَالَ لَوۡ شِئۡتَ لَـتَّخَذۡتَ عَلَيۡهِ اَجۡرًا‏ ۝ قَالَ هٰذَا فِرَاقُ بَيۡنِىۡ وَبَيۡنِكَ‌ ۚ سَاُنَبِّئُكَ بِتَاۡوِيۡلِ مَا لَمۡ تَسۡتَطِعْ عَّلَيۡهِ صَبۡرًا‏ ۝ اَمَّا السَّفِيۡنَةُ فَكَانَتۡ لِمَسٰكِيۡنَ يَعۡمَلُوۡنَ فِى الۡبَحۡرِ فَاَرَدْتُّ اَنۡ اَعِيۡبَهَا وَكَانَ وَرَآءَهُمۡ مَّلِكٌ يَّاۡخُذُ كُلَّ سَفِيۡنَةٍ غَصۡبًا‏ ۝

خضر (علیہ السلام) نے کہا: کیا میں نے تم سے نہیں کہا تھا کہ تم میرے ساتھ (رہ کر) ہرگز صبر نہیں کر سکتے؟ ﴿۷۵﴾ موسیٰ (علیہ السلام) نے کہا: اس (سوال) کے بعد بھی آپ سے کوئی بات پوچھوں تو آپ مجھے اپنے ساتھ مت رکھنا، بیشک آپ میری طرف سے عذر (قبول کرنے) کی (انتہائی) حد کو پہنچ گئے ہو ﴿۷۶﴾ پھر دونوں (آگے) روانہ ہوگئے، یہاں تک کہ جب یہ دونوں ایک گاؤں والوں کے پاس پہنچے تو اس گاؤں والوں سے کھانا طلب کیا، تو ان گاؤں والوں نے ان دونوں کی مہمان نوازی سے انکار کر دیا تو دونوں کو اس (بستی) میں دیوار ملی جو گرنا ہی چاہتی تھی ① تو اس (خضر علیہ السلام) نے اس (دیوار) کو سیدھا کھڑا کر دیا، موسیٰ (علیہ السلام) نے کہا: اگر تم چاہتے تو اس (دیوار کو سیدھا کھڑا کرنے) پر اجرت لے لیتے ② ﴿۷۷﴾ (اس پر) خضر (علیہ السلام) نے کہا: (اب) یہ میرے اور تمھارے درمیان جدائی کا وقت آ گیا، اب میں تم کو ان چیزوں کی (صحیح) حقیقت بتا دیتا ہوں جن پر تم سے صبر نہیں ہو سکا ﴿۷۸﴾ وہ جو کشتی تھی وہ (چند) غریب آدمیوں کی تھی جو سمندر میں مزدوری (یعنی محنت) کرتے تھے تو میں نے یہ ارادہ کیا کہ اس (کشتی) میں عیب پیدا کروں (اس لیے کہ) ان کے آگے ایک (ظالم) بادشاہ تھا جو ہر (اچھی) کشتی کو زبردستی چھین کر لے لیا کرتا تھا ﴿۷۹﴾

---

① گرنے ہی والی تھی۔

② مہمان مسافر کی جو خدمت نہ کرے، طلب کے باوجود توجہ نہ دیوے ایسے لوگوں کی اصلاح کے لیے اجرت طلب کرنا یہ بھی ایک اخلاقی بات تھی جو حضرت موسیٰ علیہ السلام کے ذہن میں آئی، دوسری طرف یتامیٰ کے اموال کی حفاظت کے لیے بلا اجرت خدمت کا اخلاقی پہلو حضرت خضر علیہ السلام کے سامنے تھا۔

وَاَمَّا الْغُلٰمُ فَكَانَ اَبَوٰهُ مُؤْمِنَيْنِ فَخَشِيْنَآ اَنْ يُّرْهِقَهُمَا طُغْيَانًا وَّكُفْرًا ۝ فَاَرَدْنَآ اَنْ يُّبْدِلَهُمَا رَبُّهُمَا خَيْرًا مِّنْهُ زَكٰوةً وَّاَقْرَبَ رُحْمًا ۝ وَاَمَّا الْجِدَارُ فَكَانَ لِغُلٰمَيْنِ يَتِيْمَيْنِ فِي الْمَدِيْنَةِ وَكَانَ تَحْتَهٗ كَنْزٌ لَّهُمَا وَكَانَ اَبُوْهُمَا صَالِحًا ۚ فَاَرَادَ رَبُّكَ اَنْ يَّبْلُغَآ اَشُدَّهُمَا وَيَسْتَخْرِجَا كَنْزَهُمَا ۖ رَحْمَةً مِّنْ رَّبِّكَ ۚ وَمَا فَعَلْتُهٗ عَنْ اَمْرِيْ ۭ ذٰلِكَ تَاْوِيْلُ مَا لَمْ تَسْطِعْ عَّلَيْهِ صَبْرًا ۝

وَيَسْــَٔـلُوْنَكَ عَنْ ذِي الْقَرْنَيْنِ ۭ قُلْ سَاَتْلُوْا عَلَيْكُمْ مِّنْهُ ذِكْرًا ۝ اِنَّا مَكَّنَّا لَهٗ فِي الْاَرْضِ وَاٰتَيْنٰهُ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ سَبَبًا ۝ فَاَتْبَعَ سَبَبًا ۝

اور وہ جو لڑکا تھا تو اس کے ماں باپ دونوں ایمان والے تھے، سو ہم کو اس بات کا ڈر رہا کہ وہ ان دونوں (یعنی ماں باپ) کو (زبردستی کر کر کے) سرکشی اور کفر میں پھنسا دے گا ﴿۸۰﴾ ہم کو یہ منظور ہوا کہ ان (ماں باپ) کے رب ان کو (ایسی اولاد) دے دیں جو پاکیزگی (یعنی دین) میں اس (مقتول لڑکے) سے بہتر ہو اور (ماں باپ سے) شفقت① کرنے میں بڑھ کر ہو ﴿۸۱﴾ وہ جو دیوار تھی وہ شہر میں رہنے والے دو یتیم لڑکوں کی تھی اور اس (دیوار) کے نیچے ان دونوں (یتیم لڑکوں) کا خزانہ (دفن کیا ہوا) تھا اور ان دونوں (یتیم لڑکوں) کا (مرحوم) باپ ایک نیک آدمی تھا؛ اسی لیے آپ کے رب نے چاہا کہ وہ دونوں (لڑکے) اپنی جوانی کی عمر کو پہنچ جائیں اور خود اپنا خزانہ نکال لیں (یہ سب کام) آپ کے رب کی رحمت سے (ہوا)، میں نے اپنی رائے سے کوئی کام نہیں کیا، یہ حقیقت ہے ان سب باتوں کی جن پر آپ سے صبر نہیں ہو سکا ﴿۸۲﴾

اور (اے نبی!) یہ لوگ تم سے ذوالقرنین کے بارے میں پوچھتے ہیں، تو تم (ان کو) جواب دو کہ میں اس کے کچھ حالات تم کو پڑھ کر سناتا ہوں ﴿۸۳﴾ یقیناً ہم نے اس (ذوالقرنین) کو زمین پر حکومت دی تھی② اور ہم نے اس (ذوالقرنین) کو ہر قسم کے وسائل دیے تھے③ ﴿۸۴﴾ جس کی وجہ سے وہ ایک راستے پر چل پڑے④ ﴿۸۵﴾

---

① حسن سلوک، مہربانی۔ ② (دوسرا ترجمہ) اقتدار دیا تھا۔ ③ (دوسرا ترجمہ) ہم نے اس کو ہر کام کا ضروری سامان دیا تھا
④ (دوسرا ترجمہ) سو وہ ایک (سفر کے لیے) سامان کی تیاری میں لگ گئے۔

حَتّٰۤى اِذَا بَلَغَ مَغْرِبَ الشَّمْسِ وَجَدَهَا تَغْرُبُ فِیْ عَیْنٍ حَمِئَةٍ وَّ وَجَدَ عِنْدَهَا قَوْمًا ؕ قُلْنَا یٰذَا الْقَرْنَیْنِ اِمَّاۤ اَنْ تُعَذِّبَ وَ اِمَّاۤ اَنْ تَتَّخِذَ فِیْهِمْ حُسْنًا ۝ قَالَ اَمَّا مَنْ ظَلَمَ فَسَوْفَ نُعَذِّبُهٗ ثُمَّ یُرَدُّ اِلٰى رَبِّهٖ فَیُعَذِّبُهٗ عَذَابًا نُّكْرًا ۝ وَ اَمَّا مَنْ اٰمَنَ وَ عَمِلَ صَالِحًا فَلَهٗ جَزَآءَ الْحُسْنٰى ۚ وَ سَنَقُوْلُ لَهٗ مِنْ اَمْرِنَا یُسْرًا ۝ ثُمَّ اَتْبَعَ سَبَبًا ۝ حَتّٰۤى اِذَا بَلَغَ مَطْلِعَ الشَّمْسِ وَجَدَهَا تَطْلُعُ عَلٰى قَوْمٍ لَّمْ نَجْعَلْ لَّهُمْ مِّنْ دُوْنِهَا سِتْرًا ۝ كَذٰلِكَ ؕ وَ قَدْ اَحَطْنَا بِمَا لَدَیْهِ خُبْرًا ۝ ثُمَّ اَتْبَعَ سَبَبًا ۝

یہاں تک کہ جب وہ (ذوالقرنین) سورج کے ڈوبنے کی جگہ پر پہنچ گئے① تو وہ (سورج) ان کو ایک کالے کیچڑ کے چشمے میں ڈوبتا ہوا دکھائی دیا، وہاں پر اس (ذوالقرنین) نے ایک قوم کو پایا، ہم نے کہا کہ: اے ذوالقرنین! (تمھارے لیے اس قوم کے متعلق اختیار ہے) یا تو تم ان کو سزا دو یا تو ان کے معاملے میں اچھائی کا معاملہ اختیار کرو②《٨٦》ذوالقرنین نے کہا: جو بھی ظلم (یعنی کفر) اپنائے گا تو ہم عنقریب اس کو سزا دیں گے، پھر وہ (مرنے کے بعد) اپنے رب کی طرف لوٹایا جائے گا تو وہ (اس کے رب) اس کو سخت سزا دیں گے③《٨٧》اور جو آدمی ایمان لایا اور نیک کام کیے تو اس کو (آخرت میں بھی) اچھا بدلہ ملے گا اور ہم بھی اپنے برتاؤ میں اس کے ساتھ آسانی کریں گے④《٨٨》پھر وہ (ذوالقرنین) ایک راستے پر چل پڑے⑤《٨٩》یہاں تک کہ جب وہ سورج کے طلوع ہونے کی جگہ پر پہنچے تو اس (سورج) کو دیکھا کہ وہ ایک ایسی قوم پر طلوع ہو رہا ہے کہ جن کے لیے ہم نے اس (سورج کی دھوپ) سے بچاؤ کے لیے کوئی پردہ (یعنی آڑ) نہیں رکھا تھا《٩٠》واقعہ اسی طرح ہوا ہے، اس (ذوالقرنین) کے پاس جو (سامان) تھا ہم کو اس کی پوری خبر تھی⑥《٩١》پھر وہ (ذوالقرنین سامان کی تیاری کرکے) ایک راستے پر چل پڑے《٩٢》

---

① سامان کی تیاری کے بعد سفر میں روانہ ہو کر۔ ② کمال یہ ہے کہ خوب دعوت دے کر ان میں ایمانی خوبی پیدا کی جائے۔
③ (دوسرا ترجمہ) برا عذاب دیں گے۔ ④ (دوسرا ترجمہ) اور ہم بھی اس کو اپنا حکم دیتے وقت آسانی کی بات کہیں گے۔
⑤ (دوسرا ترجمہ) پھر وہ ایک (سفر کے لیے) سامان کی تیاری میں لگ گئے۔
⑥ اور سفر میں جو حالات پیش آئے ہم کو اس کی پوری خبر تھی۔

حَتّٰۤى اِذَا بَلَغَ بَيْنَ السَّدَّيْنِ وَجَدَ مِنْ دُوْنِهِمَا قَوْمًا ۙ لَّا يَكَادُوْنَ يَفْقَهُوْنَ قَوْلًا ۝ قَالُوْا يٰذَا الْقَرْنَيْنِ اِنَّ يَاْجُوْجَ وَمَاْجُوْجَ مُفْسِدُوْنَ فِى الْاَرْضِ فَهَلْ نَجْعَلُ لَكَ خَرْجًا عَلٰۤى اَنْ تَجْعَلَ بَيْنَنَا وَبَيْنَهُمْ سَدًّا ۝ قَالَ مَا مَكَّنِّىْ فِيْهِ رَبِّىْ خَيْرٌ فَاَعِيْنُوْنِىْ بِقُوَّةٍ اَجْعَلْ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهُمْ رَدْمًا ۝ اٰتُوْنِىْ زُبَرَ الْحَدِيْدِ ؕ حَتّٰۤى اِذَا سَاوٰى بَيْنَ الصَّدَفَيْنِ قَالَ انْفُخُوْا ؕ حَتّٰۤى اِذَا جَعَلَهٗ نَارًا ۙ قَالَ اٰتُوْنِىْۤ اُفْرِغْ عَلَيْهِ قِطْرًا ۝

یہاں تک کہ جب وہ (ذوالقرنین) دو پہاڑ کے درمیان پہنچے تو ان (دو پہاڑوں) کے پیچھے ایک ایسی قوم کو (آباد) دیکھا جن کے بارے میں ایسا لگتا تھا کہ وہ کوئی بات نہیں سمجھتے①﴿۹۳﴾ وہ (قوم کے لوگ) کہنے لگے②: اے ذوالقرنین! یقیناً یاجوج اور ماجوج زمین میں (بڑا) فساد کرتے ہیں، کیا ہم آپ کو کچھ مال (ٹیکس کے طور پر) جمع کر دیں جس کے بدلے آپ ہمارے اور ان کے درمیان ایک دیوار بنا دیں﴿۹۴﴾ ذوالقرنین نے کہا: میرے رب نے جس (مال) پر مجھے قدرت دی ہے③ وہی (میرے لیے) بہتر (اور کافی) ہے، ہاں! اتنا کرو کہ (ہاتھوں کی) طاقت (یعنی محنت کے ذریعے) سے تم میری مدد کرو④ میں تمھارے اور ان (یاجوج ماجوج) کے درمیان ایک مضبوط دیوار بنا دوں گا﴿۹۵﴾ تم میرے پاس لوہے کے تختے (یعنی ٹکڑے) لاؤ، یہاں تک کہ جب انھوں نے (لوہے کے تختوں کو پہاڑوں کے درمیان کی خالی جگہ میں رکھ کر) دونوں پہاڑوں کے اونچے کنارے تک برابر کر (کے ملا) دیا تب اس (ذوالقرنین) نے کہا: اب تم اس پر (آگ جلا کر) دھونکو، یہاں تک کہ (دھونکتے دھونکتے) اس (دیوار) کو جب (لال) انگارہ (جیسا) بنا دیا تو اس (ذوالقرنین) نے کہا کہ: میرے پاس پگھلا ہوا تانبا لاؤ، میں اس کے اوپر ڈال دوں⑤﴿۹۶﴾

---

① (دوسرا) کوئی بات سمجھنے کے پاس بھی نہیں پہنچتے تھے۔

② شاید کسی ترجمان کے واسطے سے۔

③ یعنی جس مال پر تصرف کرنے کا اللہ تعالیٰ نے مجھے اختیار دیا ہے وہ کافی ہے۔

④ یعنی جسمانی محنت جو تعمیر کے لیے ضروری ہے اس کے ذریعے تعاون کرو۔

⑤ تاکہ تختوں کے بیچ کی دراریں بھر جاویں، سپاٹ ہو جاوے اور پختگی زیادہ ہو جاوے۔

فَمَا اسْطَاعُوْۤا اَنْ یَّظْهَرُوْهُ وَ مَا اسْتَطَاعُوْا لَهٗ نَقْبًا ۝ قَالَ هٰذَا رَحْمَةٌ مِّنْ رَّبِّیْ ۚ فَاِذَا جَآءَ وَعْدُ رَبِّیْ جَعَلَهٗ دَكَّآءَ ۚ وَ كَانَ وَعْدُ رَبِّیْ حَقًّا ۝ وَ تَرَكْنَا بَعْضَهُمْ یَوْمَىِٕذٍ یَّمُوْجُ فِیْ بَعْضٍ وَّ نُفِخَ فِی الصُّوْرِ فَجَمَعْنٰهُمْ جَمْعًا ۝ وَّ عَرَضْنَا جَهَنَّمَ یَوْمَىِٕذٍ لِّلْكٰفِرِیْنَ عَرْضَا ۝ الَّذِیْنَ كَانَتْ اَعْیُنُهُمْ فِیْ غِطَآءٍ عَنْ ذِكْرِیْ وَ كَانُوْا لَا یَسْتَطِیْعُوْنَ سَمْعًا ۝

اَفَحَسِبَ الَّذِیْنَ كَفَرُوْۤا اَنْ یَّتَّخِذُوْا عِبَادِیْ مِنْ دُوْنِیْۤ اَوْلِیَآءَ ؕ اِنَّاۤ اَعْتَدْنَا جَهَنَّمَ لِلْكٰفِرِیْنَ نُزُلًا ۝ قُلْ هَلْ نُنَبِّئُكُمْ بِالْاَخْسَرِیْنَ اَعْمَالًا ۝

پھر وہ (یاجوج ماجوج) اس پر چڑھ بھی نہیں سکتے اور اس میں سوراخ بھی نہیں کر سکتے ﴿۹۷﴾ اس (ذوالقرنین) نے کہا کہ: یہ (دیوار) میرے رب کی رحمت (سے) ہے ①، پھر جب میرے رب کے وعدے کا وقت آ پہنچے گا تو وہ (میرے رب) اس (دیوار) کو (گرا کر) زمین کے برابر کر دیں گے اور میرے رب کا وعدہ تو بالکل سچا ہی ہے ﴿۹۸﴾ اور اس دن ہم ان کی حالت ایسی کر دیں گے کہ وہ موجوں کی طرح ایک دوسرے میں گھستے (یعنی ٹکراتے) ہوں گے اور صور پھونک دیا جائے گا تو ہم ان (تمام مخلوق) کو ایک ساتھ جمع کر دیں گے ﴿۹۹﴾ اور اس دن ہم جہنم کو کافروں کے بالکل سامنے لے آویں گے ② ﴿۱۰۰﴾ وہ کافر جن کی آنکھوں پر میری نصیحت کے بارے میں (غفلت کا) پردہ پڑا ہوا تھا اور وہ (ہمارے کلام کو) سن بھی نہیں سکتے تھے ﴿۱۰۱﴾

کیا پھر بھی یہ کافر لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ مجھے چھوڑ کر میرے بندوں کو (اپنا) مدد کرنے والا بنائیں گے؟ ③ یقین رکھو! ہم نے ایسے کافروں کی مہمانی کے لیے جہنم تیار کر رکھی ہے ﴿۱۰۲﴾ تم (ان سے) پوچھو: کیا ہم تم کو بتلائیں ایسے لوگ جو اعمال کے اعتبار سے بڑے نقصان میں ہیں؟ ④ ﴿۱۰۳﴾

---

① جس نے مجھ سے ایسی مضبوط دیوار بنوائی۔

② آیت میں جہنم کو کافروں کے سامنے ظاہر کرنا یا جہنم کو کافروں کے قریب کرنا یا کافروں کو جہنم میں داخل کرنا مراد ہو سکتا ہے۔

③ یعنی اللہ تعالیٰ کے سوا کسی کو مددگار بنانے کا کوئی فائدہ نہیں ہوگا۔

④ اگر ان کافروں کو اپنے کچھ اعمال پر ناز ہو تو۔

اَلَّذِيْنَ ضَلَّ سَعْيُهُمْ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَهُمْ يَحْسَبُوْنَ اَنَّهُمْ يُحْسِنُوْنَ صُنْعًا ۝ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِاٰيٰتِ رَبِّهِمْ وَلِقَآئِهٖ فَحَبِطَتْ اَعْمَالُهُمْ فَلَا نُقِيْمُ لَهُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَزْنًا ۝ ذٰلِكَ جَزَآؤُهُمْ جَهَنَّمُ بِمَا كَفَرُوْا وَاتَّخَذُوْٓا اٰيٰتِيْ وَرُسُلِيْ هُزُوًا ۝ اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ كَانَتْ لَهُمْ جَنّٰتُ الْفِرْدَوْسِ نُزُلًا ۝ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا لَا يَبْغُوْنَ عَنْهَا حِوَلًا ۝ قُلْ لَّوْ كَانَ الْبَحْرُ مِدَادًا لِّكَلِمٰتِ رَبِّيْ لَنَفِدَ الْبَحْرُ قَبْلَ اَنْ تَنْفَدَ كَلِمٰتُ رَبِّيْ وَلَوْ جِئْنَا بِمِثْلِهٖ مَدَدًا ۝ قُلْ اِنَّمَآ اَنَا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ يُوْحٰٓى اِلَيَّ اَنَّمَآ اِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ ۚ فَمَنْ كَانَ يَرْجُوْا لِقَآءَ رَبِّهٖ فَلْيَعْمَلْ عَمَلًا صَالِحًا وَّلَا يُشْرِكْ بِعِبَادَةِ رَبِّهٖٓ اَحَدًا ۝

یہ وہ لوگ ہیں جن کی (ساری) کوششیں (یعنی دوڑ دھوپ) دنیا کی زندگی میں بھٹکتی رہیں① اور (ان کی حالت یہ ہے کہ) وہ یہ سمجھتے رہے کہ وہ بہت اچھا کام کر رہے ہیں ﴿۱۰۴﴾ انھیں لوگوں نے اپنے رب کی آیتوں کا اور اس سے ملنے کا انکار کیا؛ اس لیے ان کے کیے ہوئے کام برباد ہو گئے اور ہم قیامت کے دن ان کے لیے کوئی ترازو قائم نہیں کریں گے ﴿۱۰۵﴾ ان کے کفر کی وجہ سے یہ جہنم ان کی سزا ہے (یہ سزا اس لیے بھی ہے کہ) انھوں نے میری آیتوں اور میرے رسولوں کا مذاق اڑایا تھا ﴿۱۰۶﴾ یقینی بات یہ ہے جو لوگ ایمان لائے اور انھوں نے نیک کام کیے، ہرے بھرے باغیچے② ان کی مہمانی کے لیے ہوں گے ﴿۱۰۷﴾ ان (باغوں) میں وہ ہمیشہ رہیں گے (اور) وہاں سے (جگہ بدل کر) کسی اور جگہ جانا وہ نہیں چاہیں گے ﴿۱۰۸﴾ (اے نبی!) تم (لوگوں سے ایسا) کہہ دو: اگر میرے رب کی باتیں لکھنے کے لیے سمندر روشنائی بن جائے تو میرے رب کی باتیں ختم ہونے سے پہلے سمندر ختم ہو جائے گا؛ اگرچہ (اس سمندر کی) مدد کے لیے ایسا ہی (سمندر کا پانی) ہم لے آئیں ﴿۱۰۹﴾ (اے نبی!) تم (لوگوں کو یہ بھی) کہو: میں تو تمھارے جیسا بشر ہوں (ہاں! یہ بات ہے کہ) میری طرف وحی آتی ہے کہ تمھارا معبود ایک ہی معبود ہے، سو جو شخص اپنے رب سے ملنے کی آرزو رکھتا ہو تو اس کو چاہیے کہ نیک عمل کرے اور اپنے مالک کی عبادت میں کسی کو شریک نہ کرے ﴿۱۱۰﴾

---

① یعنی بے کار ہو گئی، گئی گذری ہو گئی۔ ② (دوسرا) ٹھنڈے سایے والے باغیچے (تیسرا) فردوس کے باغ۔

سورۃ مریم

(المکیۃ)

آیاتھا:۹۸۔رکوعاتھا:۶۔

یہ سورت مکی ہے، اس میں اٹھانویں (۹۸) آیتیں ہیں، سورۃ فاطر کے بعد اور سورۃ طہ سے پہلے چوالیس (۴۴) نمبر پر نازل ہوئی۔

مریم: یہ سریانی زبان کا لفظ ہے، اس کا معنی آتا ہے "خدمت کرنے والی"، یہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی والدہ کا نام ہے، حضرت مریمؑ کی والدہ کا نام "حنا" ہے، اور والد کا نام "عمران" ہے۔

حضرت مریمؑ کو بغیر مرد کے اولاد ہونے کا عجیب وغریب واقعہ اللہ تعالیٰ نے اس سورت میں بیان فرمایا ہے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ○

كٓهٰيٰعٓصٓ ۚ۟ ﴿١﴾ ذِكْرُ رَحْمَتِ رَبِّكَ عَبْدَهٗ زَكَرِيَّا ۚۖ ﴿٢﴾ اِذْ نَادٰى رَبَّهٗ نِدَآءً خَفِيًّا ﴿٣﴾ قَالَ رَبِّ اِنِّىْ وَهَنَ الْعَظْمُ مِنِّىْ وَاشْتَعَلَ الرَّاْسُ شَيْبًا وَّلَمْ اَكُنْۢ بِدُعَآئِكَ رَبِّ شَقِيًّا ﴿٤﴾ وَاِنِّىْ خِفْتُ الْمَوَالِىَ مِنْ وَّرَآءِىْ وَكَانَتِ امْرَاَتِىْ عَاقِرًا فَهَبْ لِىْ مِنْ لَّدُنْكَ وَلِيًّا ۙ﴿٥﴾ يَّرِثُنِىْ وَيَرِثُ مِنْ اٰلِ يَعْقُوْبَ ۖ وَاجْعَلْهُ رَبِّ رَضِيًّا ﴿٦﴾

اللہ تعالیٰ کے نام سے (میں شروع کرتا ہوں) جن کی رحمت سب کے لیے ہے، جو بہت زیادہ رحم کرنے والے ہیں۔

کھیعص ﴿۱﴾ یہ تمہارے رب کی مہربانی کا ذکر ہے جو اس نے اپنے بندے زکریا (علیہ السلام) پر کی تھی ﴿۲﴾ (یہ اس وقت کی بات ہے) جب اس (زکریا علیہ السلام) نے اپنے رب کو آہستہ آواز سے پکارا تھا① ﴿۳﴾ زکریا (علیہ السلام) نے کہا: اے میرے رب! میری ہڈی تو (بڑھاپے کی وجہ سے) کمزور ہوگئی اور سر بڑھاپے کی سفیدی سے چمک اٹھا② اور میرے رب! میں آپ سے مانگ کر کبھی بھی محروم نہ رہا ﴿۴﴾ اور مجھے اپنے (مرنے) کے بعد رشتے داروں سے ڈر لگا ہوا ہے③ اور میری بیوی تو بانجھ ہے، سو آپ خاص مجھے اپنے پاس سے (ظاہری اسباب نہ ہونے کے باوجود) وارث (یعنی بیٹا) عطا کیجیے ﴿۵﴾ جو میرا (بھی نبوت والے کاموں میں) وارث بنے④ اور یعقوب (علیہ السلام) کے خاندان کا (علم اور دعوت کے کام میں) وارث بنے، اور میرے رب آپ اس کو اپنا پسندیدہ بنا دیجیے⑤ ﴿۶﴾

---

① آہستہ آواز سے دعا کرنا پسندیدہ ہے۔

② (دوسرا ترجمہ) میرے سر میں بالوں کی سفیدی پھیل پڑی۔ نکتہ: دعا میں اپنی کمزوری اور بدحالی کا ذکر قبولیت کا ذریعہ بنتی ہے۔ ③ یعنی چچا زاد بھائیوں سے کہ وہ پھر سے دین کی خدمت جیسی ہونی چاہیے ویسی نہیں کریں گے۔

④ (دوسرا ترجمہ) جو میری جگہ بیٹھے۔

⑤ یعنی اللہ تعالیٰ کے یہاں پسندیدہ ہو، عوام میں بھی مقبول ہو۔

يٰزَكَرِيَّآ اِنَّا نُبَشِّرُكَ بِغُلٰمِ ٱسْمُهٗ يَحْيٰى ۙ لَمْ نَجْعَلْ لَّهٗ مِنْ قَبْلُ سَمِيًّا ۞ قَالَ رَبِّ اَنّٰى يَكُوْنُ لِيْ غُلٰمٌ وَّكَانَتِ امْرَاَتِيْ عَاقِرًا وَّقَدْ بَلَغْتُ مِنَ الْكِبَرِ عِتِيًّا ۞ قَالَ كَذٰلِكَ ۚ قَالَ رَبُّكَ هُوَ عَلَيَّ هَيِّنٌ وَّقَدْ خَلَقْتُكَ مِنْ قَبْلُ وَلَمْ تَكُ شَيْـًٔا ۞ قَالَ رَبِّ اجْعَلْ لِّيْٓ اٰيَةً ۭ قَالَ اٰيَتُكَ اَلَّا تُكَلِّمَ النَّاسَ ثَلٰثَ لَيَالٍ سَوِيًّا ۞ فَخَرَجَ عَلٰى قَوْمِهٖ مِنَ الْمِحْرَابِ فَاَوْحٰٓى اِلَيْهِمْ اَنْ سَبِّحُوْا بُكْرَةً وَّعَشِيًّا ۞ يٰيَحْيٰى خُذِ الْكِتٰبَ بِقُوَّةٍ ۭ وَاٰتَيْنٰهُ الْحُكْمَ صَبِيًّا ۞

(اللہ تعالیٰ نے فرمایا) اے زکریا! ہم آپ کو ایک لڑکے کی خوش خبری دیتے ہیں کہ اس کا نام یحییٰ ہوگا کہ ہم نے اس نام کا (ایسی صفات والا) اس سے پہلے کوئی (بچہ) پیدا نہیں کیا ﴿۷﴾ (زکریا علیہ السلام نے) کہا: اے میرے رب! مجھ کو کس طرح لڑکا ہوگا①؟ حالاں کہ میری بیوی بانجھ ہے اور میں ایسے بڑھاپے پر پہنچ گیا ہوں کہ میرا بدن تو سوکھ گیا ہے② ﴿۸﴾ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اسی طرح ہوگا③ تمھارے رب نے فرمایا: وہ (بڑھاپے میں اولاد دینا) میرے لیے آسان ہے④ اور میں نے اس سے پہلے تم کو پیدا کیا تھا؛ حالاں کہ تم (پیدائش سے پہلے) کچھ نہیں تھے ﴿۹﴾ (زکریا علیہ السلام نے) کہا: اے میرے رب! آپ میرے لیے (بچہ پیدا ہونا نزدیک ہے اس کی) کوئی نشانی مقرر کر دیجیے (اللہ تعالیٰ نے) فرمایا کہ: (وہ علامت یہ ہے کہ) تم تندرست ہونے کے باوجود تین رات (دن) تک لوگوں سے بات نہیں کر سکو گے ﴿۱۰﴾ پھر زکریا علیہ السلام (اپنی) عبادت کی جگہ سے نکل کر اپنی قوم کے پاس آئے اور ان (قوم کے لوگوں) کو اشارہ سے سمجھایا کہ (روزانہ کے معمول کے مطابق) صبح وشام تسبیح (یعنی عبادت) کیا کرو ﴿۱۱﴾ اے یحییٰ!⑤ کتاب (یعنی تورات) مضبوطی سے پکڑے رہنا⑥ اور ہم نے بچپن ہی میں ان کو دین کی (خاص) سمجھ عطا کر دی تھی ﴿۱۲﴾

---

① یعنی بچے کی ولادت کی کیفیت کیا ہوگی، میں جوان ہوں گا یا بڑھاپا رہتے ہوئے اولاد ملے گی۔
② میں تو بڑھاپے کی انتہا کو پہنچ چکا ہوں۔
③ یعنی موجودہ جسمانی حالت اسی طرح رہے گی۔ ④ یعنی معمولی بات۔
⑤ یعنی پھر جب یحییٰ پیدا ہو گئے، بڑے بھی ہو گئے تب فرمایا۔
⑥ یعنی عمل کرنے کی خاص کوشش کرو۔

وَّحَنَانًا مِّنْ لَّدُنَّا وَزَكٰوةً ؕ وَكَانَ تَقِيًّا ۝ وَّبَرًّا بِوَالِدَيْهِ وَلَمْ يَكُنْ جَبَّارًا عَصِيًّا ۝ وَسَلٰمٌ عَلَيْهِ يَوْمَ وُلِدَ وَيَوْمَ يَمُوْتُ وَيَوْمَ يُبْعَثُ حَيًّا ۝

وَاذْكُرْ فِي الْكِتٰبِ مَرْيَمَ ۘ إِذِ انْتَبَذَتْ مِنْ أَهْلِهَا مَكَانًا شَرْقِيًّا ۝ فَاتَّخَذَتْ مِنْ دُوْنِهِمْ حِجَابًا ۚ فَأَرْسَلْنَا إِلَيْهَا رُوْحَنَا فَتَمَثَّلَ لَهَا بَشَرًا سَوِيًّا ۝ قَالَتْ إِنِّيْٓ أَعُوْذُ بِالرَّحْمٰنِ مِنْكَ إِنْ كُنْتَ تَقِيًّا ۝

ہم نے خاص اپنے پاس سے (یحییٰ کو) رحم دلی① اور (اخلاق کی) پاکیزگی (کی صفات عطا کی تھی) اور وہ بڑے تقویٰ والے تھے ﴿۱۳﴾ اور اپنے والدین کی بڑی خدمت کرنے والے تھے اور (مخلوق کے ساتھ) سرکشی (اور اللہ تعالیٰ کی) نافرمانی کرنے والے نہیں تھے ﴿۱۴﴾ اور جس دن وہ (یحییٰ) پیدا کیے گئے اور جس دن ان کو موت آئے گی اور جس (قیامت کے) دن زندہ کر کے دوبارہ اٹھائے جائیں گے (ہر حالت میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے) اس پر سلام (یعنی سلامتی) ہے ﴿۱۵﴾

اور (اے نبی!) تم اس کتاب (قرآن کے خاص حصے) میں مریم کا بھی تذکرہ کرو، جب وہ اپنے گھر والوں سے الگ ہو کر ایک ایسے مکان (جگہ) میں چلی گئی جو مشرق میں تھا② ﴿۱۶﴾ پھر اس (مریم) نے (اپنے اور) ان (لوگوں) کے درمیان میں پردہ ڈال دیا، سو ہم نے ان کے پاس اپنا ایک فرشتہ (جبرئیل علیہ السلام) کو بھیجا جو اس (مریم) کے سامنے ایک مکمل انسان کی شکل میں ظاہر ہوا③ ﴿۱۷﴾ وہ (مریم) بولی: میں تجھ سے (اللہ) رحمٰن کی حفاظت چاہتی ہوں، اگر تو خدا سے ڈرنے والا ہے (تو یہاں سے چلا جا)④ ﴿۱۸﴾

---

① لوگوں پر شفقت کرنا آپ کی عادت تھی اور دل کی رقت بھی تھی۔

② بیت المقدس کا شرقی حصہ مراد ہے۔ تفصیل کے لیے ملاحظہ فرمائیں 'دیکھی ہوئی دنیا' جلد سوم اور واقعہ کی تفصیل خطباتِ محمود جلد: (۸) میں ملاحظہ فرمائیں۔

③ (دوسرا ترجمہ) پورا انسان بن کر آیا۔

④ (دوسرا ترجمہ) اگر تو خدا سے ڈرنے والا ہو تو بھی میں رحمٰن سے تیرے بارے میں پناہ مانگتی ہوں۔ یعنی متقی ہو تب بھی قریب مت آ، متقی کہے جانے والوں کو بھی ابلیس کسی وقت گمراہ کر سکتا ہے۔

قَالَ إِنَّمَآ أَنَا رَسُولُ رَبِّكِ ۖ لِأَهَبَ لَكِ غُلَٰمًا زَكِيًّا ﴿١٩﴾ قَالَتْ أَنَّىٰ يَكُونُ لِى غُلَٰمٌ وَلَمْ يَمْسَسْنِى بَشَرٌ وَلَمْ أَكُ بَغِيًّا ﴿٢٠﴾ قَالَ كَذَٰلِكِ قَالَ رَبُّكِ هُوَ عَلَىَّ هَيِّنٌ ۖ وَلِنَجْعَلَهُۥٓ ءَايَةً لِّلنَّاسِ وَرَحْمَةً مِّنَّا ۚ وَكَانَ أَمْرًا مَّقْضِيًّا ﴿٢١﴾ فَحَمَلَتْهُ فَٱنتَبَذَتْ بِهِۦ مَكَانًا قَصِيًّا ﴿٢٢﴾ فَأَجَآءَهَا ٱلْمَخَاضُ إِلَىٰ جِذْعِ ٱلنَّخْلَةِ قَالَتْ يَٰلَيْتَنِى مِتُّ قَبْلَ هَٰذَا وَكُنتُ نَسْيًا مَّنسِيًّا ﴿٢٣﴾ فَنَادَىٰهَا مِن تَحْتِهَآ أَلَّا تَحْزَنِى قَدْ جَعَلَ رَبُّكِ تَحْتَكِ سَرِيًّا ﴿٢٤﴾

وہ (فرشتہ) بولا: میں تو تیرے رب کا بھیجا ہوا ہوں (اس لیے بھیجا) تا کہ تجھ کو پاکیزہ لڑکا دوں ﴿۱۹﴾ اس (مریم) نے جواب دیا: مجھے لڑکا کیسے پیدا ہوگا؟ حالاں کہ مجھے کسی آدمی نے ہاتھ تک نہیں لگایا ہے① اور میں بدکار عورت نہیں ہوں② ﴿۲۰﴾ اس (فرشتے) نے کہا: ایسے ہی ہوگا③ تیرے رب نے کہا ہے: وہ میرے لیے بہت معمولی بات ہے اور (یہ لڑکا بغیر مرد کے ہم اس لیے پیدا کریں گے) تا کہ ہم اس (لڑکے) کو لوگوں کے لیے (اپنی قدرت کی) ایک نشانی بنالیں اور ہماری رحمت (کے ظاہر ہونے کا ذریعہ) بنالیں اور یہ بات پوری طرح طے ہو چکی ہے ﴿۲۱﴾ پھر④ مریم کو بیٹے کا حمل ٹھہر گیا، تو وہ اس (حمل) کو لے کر دور جگہ چلی گئی⑤ ﴿۲۲﴾ پھر ولادت کے وقت کا درد اس (مریم) کو کھجور کے درخت کے پاس لے گیا، وہ (مریم) بولی: کاش کہ اس حالت سے پہلے ہی میں مرگئی ہوتی اور مرکر ایسی ہو جاتی کہ کسی کو یاد بھی نہ رہتی! ﴿۲۳﴾ سو اس (جبرئیل علیہ السلام) نے اس (مریم) کو اس کے نیچے (کی جگہ)⑥ سے آواز دی کہ تو غم نہ کر، تمھارے رب نے پانی کا ایک چشمہ پیدا کر دیا ہے ﴿۲۴﴾

---

① عفت کا کیسا عجیب حال ہے کہ کسی اجنبی نے ہاتھ تک نہیں لگایا۔ ② (دوسرا ترجمہ) اور میں نے کبھی بدکاری نہیں کی۔

③ یعنی بچہ پیدا ہونے کے لیے عام طور پر جن اسباب کی ضرورت پڑتی ہے اس کے بغیر ہی بچہ پیدا ہو جائے گا۔

④ یعنی اس بات چیت کے بعد حضرت جبرئیل علیہ السلام نے حضرت مریم کے گریبان میں ایک پھونک ماری جس سے مریم کو حمل ٹھہر گیا۔ ⑤ یعنی یکسو ہوگئی، پہلی مرتبہ کا حمل اور وہ بھی بغیر شادی کے۔

⑥ اب حمل اور درد زہ کے وقت حضرت جبرئیل علیہ السلام سامنے نہیں آئے؛ بلکہ جہاں حضرت مریم علیہا السلام تھی وہاں سے نیچے اتر کر کھڑے رہے۔

وَهُزِّيْٓ اِلَيْكِ بِجِذْعِ النَّخْلَةِ تُسٰقِطْ عَلَيْكِ رُطَبًا جَنِيًّا ۝ فَكُلِيْ وَاشْرَبِيْ وَقَرِّيْ عَيْنًا ۚ فَاِمَّا تَرَيِنَّ مِنَ الْبَشَرِ اَحَدًا ۙ فَقُوْلِيْٓ اِنِّيْ نَذَرْتُ لِلرَّحْمٰنِ صَوْمًا فَلَنْ اُكَلِّمَ الْيَوْمَ اِنْسِيًّا ۝ فَاَتَتْ بِهٖ قَوْمَهَا تَحْمِلُهٗ ۭ قَالُوْا يٰمَرْيَمُ لَقَدْ جِئْتِ شَيْـًٔا فَرِيًّا ۝ يٰٓاُخْتَ هٰرُوْنَ مَا كَانَ اَبُوْكِ امْرَاَ سَوْءٍ وَّمَا كَانَتْ اُمُّكِ بَغِيًّا ۝ فَاَشَارَتْ اِلَيْهِ ۭ قَالُوْا كَيْفَ نُكَلِّمُ مَنْ كَانَ فِي الْمَهْدِ صَبِيًّا ۝ قَالَ اِنِّيْ عَبْدُ اللّٰهِ ۣ اٰتٰىنِيَ الْكِتٰبَ وَجَعَلَنِيْ نَبِيًّا ۝

اور تو اپنی طرف کھجور کے تنے کو (پکڑ کر) ہلا (اس ہلانے سے) تازہ پکی کھجوریں تجھ پر گریں گی① ﴿٢٥﴾ اب تو (کھجور) کھا اور تو (چشمے کا) پانی پی اور (بچے کو دیکھ کر) آنکھ ٹھنڈی رکھ②، پھر اگر تو کسی آدمی کو③ دیکھ لیوے تو (اشارے سے) کہہ دینا کہ: میں نے (اللہ) رحمن کے لیے ایک روزے کی منت مانی ہے؛ اس لیے میں آج کسی بھی انسان سے بات نہیں کروں گی④ ﴿٢٦﴾ وہ (مریم) اس (لڑکے) کو (گود میں) اٹھائے ہوئے اپنی قوم کے پاس آئی، وہ (قوم کے لوگ) کہنے لگے: اے مریم! تو نے تو بڑا غضب ہی کا کام کیا ﴿٢٧﴾ اے ہارون کی بہن! تیرا باپ کوئی برا آدمی نہیں تھا اور تیری ماں بھی کوئی بدکار عورت نہیں تھی ﴿٢٨﴾ سو اس (مریم) نے بچے کی طرف اشارہ کر دیا، قوم کے لوگ کہنے لگے: جو بچہ گود میں ہے⑤ اس کے ساتھ ہم کس طرح بات کریں گے؟ ﴿٢٩﴾ (اس پر) وہ (بچہ) بولا کہ: میں تو اللہ تعالیٰ کا بندہ ہوں، اس (اللہ تعالیٰ) نے مجھ کو کتاب دی ہے اور مجھ کو نبی بنایا ہے⑥ ﴿٣٠﴾

---

① اللہ تعالیٰ خود کھجوریں گرا سکتے تھے؛ لیکن اسباب کی دنیا میں حصولِ رزق کے اسباب اپنانے پڑتے ہیں۔

② اولاد ماں باپ کے سامنے ہوں اور دین دار ہوں یہ ان کے لیے دلی سکون کا ذریعہ ہے، نہ یہ کہ دور دراز ملکوں میں محض دنیوی اغراض کے لیے بھیج دی جائیں۔ ③ یعنی کسی شخص کو آتا ہوا اور بچے کے بارے میں اعتراض کرتا ہوا دیکھ لیوے۔

④ حضرت جبرئیل علیہ السلام کی بات سے حضرت مریم علیہا السلام کو تسلی ہوئی، تھوڑی دیر میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام پیدا ہوئے۔

⑤ (دوسرا ترجمہ) جو بچہ پالنے (گہوارہ) میں ہے۔

⑥ مراد ہے کہ اس وقت انجیل کتاب اور نبوت کا دینا طے ہو چکا تھا، وعدہ بھی ہو چکا تھا؛ البتہ جب وقت آئے گا تب کتاب اور نبوت ملے گی۔

وَّجَعَلَنِيْ مُبٰرَكًا اَيْنَ مَا كُنْتُ ۠ وَاَوْصٰنِيْ بِالصَّلٰوةِ وَالزَّكٰوةِ مَا دُمْتُ حَيًّا ۝٣١ وَّبَرًّۢا بِوَالِدَتِيْ ۡ وَلَمْ يَجْعَلْنِيْ جَبَّارًا شَقِيًّا ۝٣٢ وَالسَّلٰمُ عَلَيَّ يَوْمَ وُلِدْتُّ وَيَوْمَ اَمُوْتُ وَيَوْمَ اُبْعَثُ حَيًّا ۝٣٣ ذٰلِكَ عِيْسَى ابْنُ مَرْيَمَ ۚ قَوْلَ الْحَقِّ الَّذِيْ فِيْهِ يَمْتَرُوْنَ ۝٣٤ مَا كَانَ لِلّٰهِ اَنْ يَّتَّخِذَ مِنْ وَّلَدٍ ۙ سُبْحٰنَهٗ ۭ اِذَا قَضٰٓى اَمْرًا فَاِنَّمَا يَقُوْلُ لَهٗ كُنْ فَيَكُوْنُ ۝٣٥ وَاِنَّ اللّٰهَ رَبِّيْ وَرَبُّكُمْ فَاعْبُدُوْهُ ۭ هٰذَا صِرَاطٌ مُّسْتَقِيْمٌ ۝٣٦ فَاخْتَلَفَ الْاَحْزَابُ مِنْۢ بَيْنِهِمْ ۚ فَوَيْلٌ لِّلَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ مَّشْهَدِ يَوْمٍ عَظِيْمٍ ۝٣٧

میں جہاں کہیں بھی رہوں اس (اللہ تعالیٰ) نے مجھ کو برکت والا بنایا① اور جب تک میں (دنیا میں) زندہ رہوں مجھ کو نماز پڑھنے کا اور زکوۃ دینے کا حکم دیا ہے ﴿۳۱﴾ اور مجھ کو میری ماں کا خدمت کرنے والا بنایا ہے② اور مجھ کو شرارت کرنے والا، بدنصیب نہیں بنایا③ ﴿۳۲﴾ جس دن میں پیدا کیا گیا اور میں جس دن (قیامت کے قریب) مروں گا اور جس (قیامت کے) دن میں دوبارہ زندہ کرکے اٹھایا جاؤں گا (ہر موقع پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے) مجھ پر سلامتی ہوگی ﴿۳۳﴾ یہ عیسیٰ مریم کے بیٹے ہیں، (ان کی حقیقت کے بارے میں) سچی بات وہ ہے (جو میں بیان کرتا ہوں) جس میں لوگ جھگڑا کرتے ہیں ﴿۳۴﴾ اللہ تعالیٰ کی شان نہیں ہے کہ وہ کوئی اولاد رکھے، اس (اللہ تعالیٰ) کی ذات تو ہر عیب سے پاک ہے، جب کسی کام کے لیے کوئی فیصلہ کرتے ہیں تو اس سے کہتے ہیں کہ: "ہوجا" تو وہ ہوجاتا ہے ﴿۳۵﴾ اور یقینی بات ہے کہ اللہ تعالیٰ میرے اور تمہارے رب ہیں، سو تم اسی (اللہ تعالیٰ) کی عبادت کرو، یہی سیدھا راستہ ہے ﴿۳۶﴾ پھر الگ الگ فرقوں نے آپس میں اختلاف ڈال دیا، جب بڑے (قیامت کے) دن کو آنکھوں سے دیکھ لیں گے تب کافروں کے لیے بڑی تباہی ہے ﴿۳۷﴾

---

① جب آپ دنیا میں تھے اس وقت بھی بڑی برکتیں تھیں اور قیامت کے قریب دنیا میں نزول ہوگا تب بھی برکتوں کا ظہور ہوگا جیسا کہ احادیث میں آیا ہے، دینی اور دنیوی دونوں طرح کی برکتیں ہوں گی۔ جس کی کچھ تفصیل بندہ کی کتاب "ظہور مہدی" میں ملاحظہ فرمائیں۔

② یعنی ماں کے ساتھ حسن سلوک اور فرمابرداری کرنے والا۔ ③ سخت دل نہیں بنایا۔

أَسْمِعْ بِهِمْ وَأَبْصِرْ ۙ يَوْمَ يَأْتُونَنَا لَٰكِنِ الظَّالِمُونَ الْيَوْمَ فِي ضَلَالٍ مُبِينٍ ﴿٣٨﴾ وَأَنذِرْهُمْ يَوْمَ الْحَسْرَةِ إِذْ قُضِيَ الْأَمْرُ وَهُمْ فِي غَفْلَةٍ وَهُمْ لَا يُؤْمِنُونَ ﴿٣٩﴾ إِنَّا نَحْنُ نَرِثُ الْأَرْضَ وَمَنْ عَلَيْهَا وَإِلَيْنَا يُرْجَعُونَ ﴿٤٠﴾

وَاذْكُرْ فِي الْكِتَابِ إِبْرَاهِيمَ ۚ إِنَّهُ كَانَ صِدِّيقًا نَّبِيًّا ﴿٤١﴾ إِذْ قَالَ لِأَبِيهِ يَا أَبَتِ لِمَ تَعْبُدُ مَا لَا يَسْمَعُ وَلَا يُبْصِرُ وَلَا يُغْنِي عَنكَ شَيْئًا ﴿٤٢﴾ يَا أَبَتِ إِنِّي قَدْ جَاءَنِي مِنَ الْعِلْمِ مَا لَمْ يَأْتِكَ فَاتَّبِعْنِي أَهْدِكَ صِرَاطًا سَوِيًّا ﴿٤٣﴾

جس (قیامت کے) دن وہ ہمارے پاس آئیں گے تب (اس دن) کیسے سننے اور دیکھنے والے ہوجائیں گے! لیکن یہ ظالم لوگ آج (دنیا میں) کھلی گمراہی میں پڑے ہیں ﴿۳۸﴾ اور (اے نبی!) تم ان کو پچھتانے کے دن سے ڈراؤ① جب (ہر) کام (آخری) فیصلہ کردیا جائے گا② (جب کہ آج دنیا میں) وہ لوگ غفلت میں پڑے ہوئے ہیں اور وہ لوگ ایمان نہیں لاتے ﴿۳۹﴾ یقیناً زمین کے اور اس (زمین) پر بسنے والے تمام کے ہم وارث ہوں گے اور یہ سب ہماری طرف لوٹائے جائیں گے③ ﴿۴۰﴾

اور (اے نبی!) تم اس کتاب (قرآن) میں ابراہیم (علیہ السلام) کا تذکرہ بھی کرو، یقینی بات ہے کہ وہ سچائی کی عادت والے نبی تھے ﴿۴۱﴾ جب کہ انھوں نے اپنے ابا سے کہا: اے میرے ابا جان! آپ ایسے معبودوں کی کیوں عبادت کرتے ہو جو (کچھ) سنتے نہیں اور (کچھ) دیکھتے نہیں اور آپ کا کوئی کام کرسکتے نہیں؟④ ﴿۴۲﴾ اے میرے ابا! پکی بات یہ ہے کہ میرے پاس ایک ایسا علم آیا ہے جو آپ کے پاس آیا نہیں ہے، سو تم میری بات مان لو، میں تم کو سیدھا راستہ بتلاؤں گا⑤ ﴿۴۳﴾

---

① قیامت کے دن کافر کا افسوس کفر و معصیت پر اور مسلمان کا افسوس اعمالِ صالحہ کی کمی اور وقت ضائع کرنے پر ہوگا۔
② موت کو ذبح کردیا جائیگا اور ہر ایک کا دائمی فیصلہ ہوگا۔
③ وارث کا مطلب ہے آخری مالک، دنیا کی عارضی ملکیت ختم ہوگی اور آخری مکمل ملکیت اللہ تعالیٰ ہی کی رہے گی۔
④ (دوسرا ترجمہ) اور تمھارے کچھ کام نہیں آسکتے۔ ⑤ چھوٹوں کی بات حق ہو تو بڑوں کو مان لینا چاہیے۔

يٰٓاَبَتِ لَا تَعْبُدِ الشَّيْطٰنَ ۭ اِنَّ الشَّيْطٰنَ كَانَ لِلرَّحْمٰنِ عَصِيًّا ۝ يٰٓاَبَتِ اِنِّىْٓ اَخَافُ اَنْ يَّمَسَّكَ عَذَابٌ مِّنَ الرَّحْمٰنِ فَتَكُوْنَ لِلشَّيْطٰنِ وَلِيًّا ۝ قَالَ اَرَاغِبٌ اَنْتَ عَنْ اٰلِـهَتِىْ يٰٓاِبْرٰهِيْمُ ۚ لَىِٕنْ لَّمْ تَنْتَهِ لَاَرْجُمَنَّكَ وَاهْجُرْنِىْ مَلِيًّا ۝ قَالَ سَلٰمٌ عَلَيْكَ ۚ سَاَسْتَغْفِرُ لَكَ رَبِّىْ ۭ اِنَّهٗ كَانَ بِىْ حَفِيًّا ۝ وَاَعْتَزِلُكُمْ وَمَا تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَاَدْعُوْا رَبِّىْ ڮ عَسٰٓى اَلَّآ اَكُوْنَ بِدُعَاۗءِ رَبِّىْ شَقِيًّا ۝

اے میرے ابا جان! آپ شیطان کی عبادت نہ کریں، یقینی بات ہے کہ شیطان تو رحمن کا نافرمان ہے﴿۴۴﴾ اے میرے ابا جان! یقیناً میں اس بات سے ڈرتا ہوں کہ رحمن کی طرف سے کوئی عذاب آ کر آپ کو پکڑ لیوے جس کے نتیجے میں آپ (عذاب میں) شیطان کے ساتھی بن کر رہ جائیں①﴿۴۵﴾ (یہ سن کر ابراہیم علیہ السلام کے ابا نے) کہا: اے ابراہیم! کیا تو میرے معبودوں سے پھرا ہوا ہے؟ اگر تو اپنے اس (بتوں کی مخالفت کے) کام کو نہیں چھوڑے گا تو میں تجھ کو پتھر مار کر ختم کر دوں گا اور تو ہمیشہ کے لیے مجھ سے دور ہو جا﴿۴۶﴾ ابراہیم (علیہ السلام) نے کہا کہ: میں آپ کو (آپ کے پاس سے رخصت ہونے کا) سلام کرتا ہوں② میں تمھارے لیے اپنے رب سے بخشش کی دعا کرتا رہوں گا، یقینی بات ہے کہ وہ (میرے رب) مجھ پر بہت ہی مہربان ہیں﴿۴۷﴾ اور میں تم کو چھوڑتا ہوں اور تم اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر جن کی عبادت کرتے ہو ان (بتوں) کو بھی (چھوڑتا ہوں)③ اور میں اپنے رب کی عبادت کرتا ہوں (اور) مجھے پوری امید ہے کہ میں اپنے رب کو پکار کر (کبھی بھی) محروم نہیں رہوں گا④﴿۴۸﴾

---

① یعنی اطاعت میں شیطان کا ساتھ دیا تو عقوبت و سزا میں بھی اس کے ساتھ رہو گے۔

② (دوسرا ترجمہ) میں آپ کو سلام کر کے جا رہا ہوں۔

③ دل سے پہلے بھی کبھی بتوں کو مانا نہیں بلکہ اب جہاں بت ہو وہاں رہنا بھی نہیں، دور چلا جاتا ہوں۔

④ رب کو پکارنے والا محروم نہیں رہتا، جب کہ بت پرستی کرنے والے بت کی طرف سے ہمیشہ محروم ہی رہتے ہیں۔

فَلَمَّا اعْتَزَلَهُمْ وَمَا يَعْبُدُونَ مِنْ دُونِ اللّٰهِ ۙ وَهَبْنَا لَهٗٓ اِسْحٰقَ وَيَعْقُوْبَ ۭ وَكُلًّا جَعَلْنَا نَبِيًّا ۝ وَوَهَبْنَا لَهُمْ مِّنْ رَّحْمَتِنَا وَجَعَلْنَا لَهُمْ لِسَانَ صِدْقٍ عَلِيًّا ۝

وَاذْكُرْ فِي الْكِتٰبِ مُوْسٰٓى ۡ اِنَّهٗ كَانَ مُخْلَصًا وَّكَانَ رَسُوْلًا نَّبِيًّا ۝ وَنَادَيْنٰهُ مِنْ جَانِبِ الطُّوْرِ الْاَيْمَنِ وَقَرَّبْنٰهُ نَجِيًّا ۝ وَوَهَبْنَا لَهٗ مِنْ رَّحْمَتِنَآ اَخَاهُ هٰرُوْنَ نَبِيًّا ۝ وَاذْكُرْ فِي الْكِتٰبِ اِسْمٰعِيْلَ ۡ اِنَّهٗ كَانَ صَادِقَ الْوَعْدِ وَكَانَ رَسُوْلًا نَّبِيًّا ۝

پھر جب وہ (ابراہیم) ان (بت کی عبادت کرنے والی قوم اور باپ) سے اور جن (بتوں) کی وہ (لوگ) اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر عبادت کرتے تھے ان سے جدا ہو گئے تو ہم نے ان (ابراہیم علیہ السلام) کو اسحاق (جیسا بیٹا) اور یعقوب (جیسا پوتا) عطا کیا① اور ان میں سے ہر ایک کو ہم نے نبی بنایا ﴿۴۹﴾ اور ہم نے ان کو ہماری رحمت سے نوازا اور ہم نے ان کو اونچے درجے کی نیک نامی عطا کی② ﴿۵۰﴾

اور اس کتاب (قرآن) میں موسیٰ (علیہ السلام) کا بھی ذکر کرو، یقینی بات ہے کہ وہ چنے ہوئے تھے اور رسول اور نبی تھے ﴿۵۱﴾ اور ہم نے ان (موسیٰ) کو طور پہاڑ کی داہنی جانب سے پکارا اور راز کی بات کرنے کے لیے ہم نے ان (موسیٰ) کو نزدیک بلایا③ ﴿۵۲﴾ اور ہم نے ہماری رحمت سے ان کے بھائی ہارون کو نبی بنا کر ان کو دیا④ ﴿۵۳﴾ اور اس کتاب (قرآن) میں اسماعیل (علیہ السلام) کا بھی ذکر کرو، یقینی بات ہے کہ وہ (اسماعیل) وعدے کے (بڑے) سچے تھے⑤ اور رسول و نبی تھے ﴿۵۴﴾

---

① آبائی وطن جہاں ابراہیمؑ رہتے تھے وہاں جس عورت سے شادی ہوئی وہ سارہ تھی، ان سے اسحاقؑ کی ولادت ہوئی؛ چوں کہ باپ اور قوم کا تذکرہ ہو رہا ہے؛ اس لیے اس مناسبت سے خاندان والی بیوی سارہؓ کی اولاد کا ذکر ہوا، یہ سمجھ میں آرہا ہے (واللہ اعلم) ورنہ دوسری بیوی ہاجرہؓ سے اولاد پہلے پیدا ہوئی وہ اسماعیلؑ ہے، اللہ تعالیٰ کی نوازش دیکھو کہ دین کی نسبت پر آبائی خاندان چھوڑا تو وحشت محسوس ہوتی ہے تو اللہ تعالیٰ نے اولاد اور نئی بیوی کے ذریعہ نیا باعزت خاندان عطا فرمایا۔
نوٹ: تفصیلی واقعہ کے لیے خطبات محمود جلد: (۴، ۷) اور دیکھی ہوئی دنیا جلد سوم ملاحظہ فرمائیے۔

② آج تک ابراہیم علیہ السلام کا نام بڑے احترام سے زندہ ہے، ان کی یاد میں قربانی، حج اور درود ابراہیمی بھی زندہ ہے۔

③ (دوسرا ترجمہ) ہم نے راز کی باتیں کر کے موسیٰ علیہ السلام کو (مخصوص) قرب دیا۔

④ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی درخواست پر بھائی کو نبوت ملی۔ ⑤ ہر نبی میں اوصاف حمیدہ ہوتے ہی ہیں؛ لیکن جس نبی میں جو وصف امتیازی شان سے پایا جاوے اس کا خصوصی تذکرہ ہے۔

وَكَانَ يَأْمُرُ اَهْلَهٗ بِالصَّلٰوةِ وَالزَّكٰوةِ۪ وَكَانَ عِنْدَ رَبِّهٖ مَرْضِيًّا۝ وَاذْكُرْ فِي الْكِتٰبِ اِدْرِيْسَ اِنَّهٗ كَانَ صِدِّيْقًا نَّبِيًّا۝ۙ وَّرَفَعْنٰهُ مَكَانًا عَلِيًّا۝ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ مِّنَ النَّبِيّٖنَ مِنْ ذُرِّيَّةِ اٰدَمَ ۙ وَمِمَّنْ حَمَلْنَا مَعَ نُوْحٍ ۫ وَّمِنْ ذُرِّيَّةِ اِبْرٰهِيْمَ وَاِسْرَآءِيْلَ ۫ وَمِمَّنْ هَدَيْنَا وَاجْتَبَيْنَا ۭ اِذَا تُتْلٰى عَلَيْهِمْ اٰيٰتُ الرَّحْمٰنِ خَرُّوْا سُجَّدًا وَّبُكِيًّا۝۩ فَخَلَفَ مِنْۢ بَعْدِهِمْ خَلْفٌ اَضَاعُوا الصَّلٰوةَ وَاتَّبَعُوا الشَّهَوٰتِ فَسَوْفَ يَلْقَوْنَ غَيًّا۝ۙ

اور وہ (اسماعیل علیہ السلام) اپنے گھر والوں کو نماز پڑھنے اور زکوۃ دینے کا حکم دیتے تھے① اور وہ اپنے رب کے نزدیک پسندیدہ تھے ﴿۵۵﴾ اور تم (اس) کتاب (قرآن) میں ادریس (علیہ السلام) کا بھی ذکر کرو، یقینی بات ہے کہ وہ سچائی (کی عادت) والے نبی تھے ﴿۵۶﴾ اور ہم نے ان (ادریس علیہ السلام) کو اونچے مقام پر اٹھا لیا② ﴿۵۷﴾ آدم (علیہ السلام) کی اولاد میں سے یہ سب وہ نبی ہیں جن پر اللہ تعالیٰ نے انعام فرمایا③، ان میں سے کچھ تو ان لوگوں (کی اولاد) میں سے ہیں جن کو ہم نے نوح (علیہ السلام) کے ساتھ (کشتی میں) سوار کیا تھا④ اور کچھ ابراہیم اور اسرائیل (یعنی یعقوب علیہ السلام) کی اولاد میں سے ہیں، اور یہ (سب نبی) ان (لوگوں) میں سے ہیں جن کو ہم نے ہدایت دی اور جن کو ہم نے (ہمارے دین کے لیے) چن لیا (ان نبیوں کا ایسا اونچا مرتبہ ہے اس کے باوجود) ان کے سامنے جب رحمٰن کی آیتیں پڑھی جاتی ہیں تو وہ روتے ہوئے سجدے میں (زمین پر) گر جاتے ہیں ﴿۵۸﴾ پھر ان (لوگوں) کے بعد ایسے لوگ ان کی جگہ پر آئے جنھوں نے نماز کو برباد کر دیا⑤ اور (نفسانی) خواہشات (یعنی مزوں) کے پیچھے پڑ گئے، عنقریب وہ اپنی گمراہی (کا پھل عذاب کی شکل میں) سامنے دیکھ لیں گے ﴿۵۹﴾

---

① گھر میں ماحول بن جائے تو دوسروں کو دعوت دینا اور خود کے لیے استقامت آسان ہو جاتی ہے۔

② (دوسرا ترجمہ) اور ہم نے ان کو (کمالات کے) بلند مرتبے تک پہنچا دیا۔ ③ (دوسرا ترجمہ) یہ وہ (خاص) لوگ ہیں کہ آدم علیہ السلام کی اولاد میں سے جن پر اللہ تعالیٰ نے انعام فرمایا نبیوں کی جماعت میں سے (تیسرا) نبیوں کی جماعت میں سے یہ وہ خاص لوگ ہیں جن پر اللہ تعالیٰ نے آدم علیہ السلام کی اولاد میں سے انعام فرمایا۔ ④ یہاں مذکور حضراتِ انبیاء میں ادریس علیہ السلام کے علاوہ باقی سب نوح علیہ السلام کی نسل سے ہیں۔ ⑤ گمراہی کی ابتدا ترکِ صلوۃ سے ہوتی ہے۔

إِلَّا مَنْ تَابَ وَآمَنَ وَعَمِلَ صَالِحًا فَأُولَٰئِكَ يَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ وَلَا يُظْلَمُونَ شَيْئًا ﴿٦٠﴾ جَنَّاتِ عَدْنٍ الَّتِي وَعَدَ الرَّحْمَٰنُ عِبَادَهُ بِالْغَيْبِ ۚ إِنَّهُ كَانَ وَعْدُهُ مَأْتِيًّا ﴿٦١﴾ لَا يَسْمَعُونَ فِيهَا لَغْوًا إِلَّا سَلَامًا ۖ وَلَهُمْ رِزْقُهُمْ فِيهَا بُكْرَةً وَعَشِيًّا ﴿٦٢﴾ تِلْكَ الْجَنَّةُ الَّتِي نُورِثُ مِنْ عِبَادِنَا مَنْ كَانَ تَقِيًّا ﴿٦٣﴾ وَمَا نَتَنَزَّلُ إِلَّا بِأَمْرِ رَبِّكَ ۖ لَهُ مَا بَيْنَ أَيْدِينَا وَمَا خَلْفَنَا وَمَا بَيْنَ ذَٰلِكَ ۚ وَمَا كَانَ رَبُّكَ نَسِيًّا ﴿٦٤﴾ رَبُّ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا فَاعْبُدْهُ وَاصْطَبِرْ لِعِبَادَتِهِ ۚ هَلْ تَعْلَمُ لَهُ سَمِيًّا ﴿٦٥﴾

البتہ جس نے توبہ کی اور ایمان لایا اور نیک کام کیا سو وہی لوگ جنت میں داخل ہوں گے اور ان پر ذرا بھی ظلم نہیں ہوگا﴿۶۰﴾ یہ ہمیشہ رہنے کے باغات ہیں جن کا رحمن نے اپنے بندوں سے وعدہ کر رکھا ہے، (جن کو) بندوں نے دیکھا بھی نہیں ہے①، یقیناً اس (اللہ تعالیٰ) کا جو وعدہ ہے وہ (وعدہ) ضرور آ کر رہے گا﴿۶۱﴾ اس (جنت) میں وہ (اللہ تعالیٰ کے بندے) سلامتی کی بات کے سوا کوئی لغو بات نہیں سنیں گے②، اس (جنت) میں ان (اللہ تعالیٰ کے بندوں) کو صبح وشام ان کی روزی ملتی رہے گی③﴿۶۲﴾ یہ وہ جنت ہے جس کا ہم اپنے بندوں میں سے اس شخص کو وارث بنائیں گے جو متقی ہوگا﴿۶۳﴾ اور ہم (فرشتے) تمھارے رب کے حکم کے بغیر (جب چاہو تب) نہیں اتر سکتے، جو کچھ ہمارے آگے ہے اور جو کچھ ہمارے پیچھے ہے اور جو کچھ ان کے بیچ میں ہے اسی (اللہ تعالیٰ) کی مالکی ہے اور تمھارے رب ایسے نہیں ہیں جو بھول جانے والے ہوں﴿۶۴﴾ آسمانوں اور زمین اور جو کچھ ان کے درمیان میں ہے وہ اس کے رب ہیں، سو تو اسی (اللہ تعالیٰ) کی عبادت کر اور اس (اللہ تعالیٰ) کی عبادت پر جم کر رہ، کیا تمھاری جان کاری میں کوئی ایسا ہے جو اس (اللہ تعالیٰ) کے جیسی صفات رکھتا ہو؟④﴿۶۵﴾

---

① (دوسرا ترجمہ) جس کا رحمن نے اپنے بندوں سے غائبانہ (یعنی بندوں کے دیکھے بغیر) وعدہ کر رکھا ہے۔

② (دوسرا ترجمہ) وہ "سلام" کے سوا کوئی لغو بات نہیں سنیں گے۔

③ یہ دو وقت تو ملنا یقینی ہے، دوسرے اوقات میں بھی چاہت ہوتے ہی کھانا ملے گا۔

④ اللہ تعالیٰ (جیسے) نام والا ہو، جو اللہ تعالیٰ جیسا ہی ہو۔ سوال کر کے نفی کرنا ہے۔

وَيَقُوْلُ الْاِنْسَانُ ءَاِذَا مَا مِتُّ لَسَوْفَ اُخْرَجُ حَيًّا ۝ اَوَلَا يَذْكُرُ الْاِنْسَانُ اَنَّا خَلَقْنٰهُ مِنْ قَبْلُ وَلَمْ يَكُ شَيْـًٔا ۝ فَوَرَبِّكَ لَنَحْشُرَنَّهُمْ وَالشَّيٰطِيْنَ ثُمَّ لَنُحْضِرَنَّهُمْ حَوْلَ جَهَنَّمَ جِثِيًّا ۝ ثُمَّ لَنَنْزِعَنَّ مِنْ كُلِّ شِيْعَةٍ اَيُّهُمْ اَشَدُّ عَلَى الرَّحْمٰنِ عِتِيًّا ۝ ثُمَّ لَنَحْنُ اَعْلَمُ بِالَّذِيْنَ هُمْ اَوْلٰى بِهَا صِلِيًّا ۝ وَاِنْ مِّنْكُمْ اِلَّا وَارِدُهَا ۚ كَانَ عَلٰى رَبِّكَ حَتْمًا مَّقْضِيًّا ۝ ثُمَّ نُنَجِّي الَّذِيْنَ اتَّقَوْا وَّنَذَرُ الظّٰلِمِيْنَ فِيْهَا جِثِيًّا ۝ وَاِذَا تُتْلٰى عَلَيْهِمْ اٰيٰتُنَا بَيِّنٰتٍ قَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا ۙ اَيُّ الْفَرِيْقَيْنِ خَيْرٌ مَّقَامًا وَّاَحْسَنُ نَدِيًّا ۝

اور یہ (کافر) انسان (یوں) کہتا ہے: جب میں مرجاؤں گا تو کیا واقعۃً میں زندہ کر کے نکالا جاؤں گا؟ ﴿۶۶﴾ (جواب میں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں) کیا انسان کو یہ بات یاد نہیں کہ ہم نے اس سے پہلے اس (انسان) کو پیدا کیا تھا؛ حالاں کہ وہ (انسان) کچھ بھی نہیں تھا؟ ﴿۶۷﴾ سو تمھارے رب کی قسم! ہم ان (انسانوں) کو اور شیاطین کو ضرور جمع کریں گے① پھر ہم ان کو جہنم کے آس پاس (اس طرح) لا کر حاضر کریں گے کہ وہ (ہیبت کی وجہ سے) گھٹنوں پر گرے ہوں گے ﴿۶۸﴾ پھر ہر گروہ میں سے ان لوگوں کو ہم ضرور کھینچ کر (جدا کر کے) نکالیں گے جو سب سے زیادہ رحمٰن سے سرکشی کرتے تھے ﴿۶۹﴾ پھر ہم ایسے لوگوں کو خوب اچھی طرح جانتے ہیں جو اس (جہنم) میں داخل کیے جانے کے زیادہ لائق ہیں ﴿۷۰﴾ اور تم میں سے کوئی شخص بھی ایسا نہیں جس کا اس (جہنم) پر گذر نہ ہو② اس بات کو تمھارے رب نے لازمی طور پر اپنے اوپر طے کر لیا ہے ﴿۷۱﴾ پھر ہم تقویٰ والوں کو بچا لیں گے اور ظالموں کو اس (جہنم) میں گھٹنوں پر پڑا ہوا ہم چھوڑ دیں گے ﴿۷۲﴾ اور جب ان (منکروں) کے سامنے ہماری آیتیں کھلی کھلی پڑھ کر سنائی جاتی ہیں تو کافر ایمان والوں سے کہتے ہیں: دونوں (مسلمان اور کافر) جماعت میں سے (دنیا میں) کس کا مقام زیادہ اچھا ہے اور کس کی مجلس زیادہ عمدہ ہے؟ ﴿۷۳﴾

---

① محشر میں ایک مرحلے میں مومن، کافر، شیاطین سب ساتھ ہوں گے پھر الگ کیے جاویں گے۔ بعض نے ''واؤ'' مع کے معنی میں لیا ہے؛ یعنی کافر انسان اور شیاطین کو ایک زنجیر میں ساتھ باندھا جاوے گا۔

② مومنوں کا گذر ایمان کے نور کے ساتھ سلامتی سے تیزی سے ہوگا، وہ جہنم کو دیکھ لیں گے تو جنت کی قدر و قیمت ان کے دل میں زیادہ ہو جائے گی اور کافر پھنس کر گر جائیں گے۔

وَكَمْ أَهْلَكْنَا قَبْلَهُمْ مِنْ قَرْنٍ هُمْ أَحْسَنُ أَثَاثًا وَرِءْيًا ۝ قُلْ مَنْ كَانَ فِي الضَّلٰلَةِ فَلْيَمْدُدْ لَهُ الرَّحْمٰنُ مَدًّا ۚ حَتّٰى إِذَا رَأَوْا مَا يُوعَدُونَ إِمَّا الْعَذَابَ وَإِمَّا السَّاعَةَ ۚ فَسَيَعْلَمُونَ مَنْ هُوَ شَرٌّ مَكَانًا وَأَضْعَفُ جُنْدًا ۝ وَيَزِيدُ اللّٰهُ الَّذِينَ اهْتَدَوْا هُدًى ۗ وَالْبٰقِيٰتُ الصّٰلِحٰتُ خَيْرٌ عِنْدَ رَبِّكَ ثَوَابًا وَخَيْرٌ مَرَدًّا ۝ أَفَرَأَيْتَ الَّذِي كَفَرَ بِاٰيٰتِنَا وَقَالَ لَأُوتَيَنَّ مَالًا وَوَلَدًا ۝ أَطَّلَعَ الْغَيْبَ أَمِ اتَّخَذَ عِنْدَ الرَّحْمٰنِ عَهْدًا ۝ كَلَّا ۚ سَنَكْتُبُ مَا يَقُولُ وَنَمُدُّ لَهُ مِنَ الْعَذَابِ مَدًّا ۝ وَنَرِثُهُ مَا يَقُولُ وَيَأْتِينَا فَرْدًا ۝ وَاتَّخَذُوا مِنْ دُونِ اللّٰهِ اٰلِهَةً لِيَكُونُوا لَهُمْ عِزًّا ۝

(یہ کافر لوگ یہ بات نہیں دیکھتے کہ) ہم نے ان سے پہلے کتنی جماعتیں ہلاک کر دیں کہ ان کا سامان اور ان کی ظاہری شان بان کتنی اچھی تھی؟ ﴿۷۴﴾ تم کہہ دو کہ: جو شخص گمراہی میں پڑا ہے اس کے لیے مناسب یہی ہے کہ رحمٰن اس کو لمبی ڈھیل دیتے رہیں، یہاں تک کہ جس کا ان سے وعدہ ہوا ہے جب اس کو وہ خود دیکھ لیں گے چاہے وہ (دنیا کا) عذاب ہو اور چاہے تو قیامت (کی سزا) ہو، تب ان کو پتہ چل جائے گا کہ کس کا برا مکان تھا اور کس کا لشکر زیادہ کمزور تھا؟ ﴿۷۵﴾ جن لوگوں نے ہدایت کا راستہ اپنایا ہے اللہ تعالیٰ ان کو (دنیا میں) ہدایت میں ترقی دیتے ہیں اور جو نیک عمل باقی رہنے والے ہیں اس کا ثواب تمھارے رب کے یہاں بہتر ملے گا اور اس کا انجام بھی اچھا ہی ہوگا ﴿۷۶﴾ (اے نبی! محمد ﷺ) کیا بھلا! تم نے اس آدمی کو نہیں دیکھا جس نے ہماری آیتوں کا انکار کر دیا اور (اوپر سے) کہتا ہے کہ: (آخرت میں) مجھے مال اور اولاد ضرور ملیں گے؟ ﴿۷۷﴾ کیا اس نے غیب (کی دنیا) کو جھانک کر دیکھ لیا یا رحمٰن سے کوئی عہد لے رکھا ہے؟ ﴿۷۸﴾ ہرگز نہیں! جو کچھ وہ کہہ رہا ہے ہم اس کو لکھ لیتے ہیں اور ہم اس کے عذاب کو بڑھاتے ہی رہیں گے ﴿۷۹﴾ اور جس (مال اور اولاد) کے لیے وہ کہتا ہے (مرنے پر) اس کے ہم وارث ہوں گے اور وہ ہمارے پاس اکیلا آئے گا① ﴿۸۰﴾ اور انھوں نے اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر کے کچھ معبود بنا رکھے ہیں؛ تاکہ وہ (معبود) ان کے لیے عزت (مدد) کا ذریعہ بنیں ﴿۸۱﴾

---

① اس کے دو بیٹے مسلمان ہو گئے تھے۔

كَلَّا ۚ سَيَكْفُرُونَ بِعِبَادَتِهِمْ وَيَكُونُونَ عَلَيْهِمْ ضِدًّا ﴿٨٢﴾

أَلَمْ تَرَ أَنَّا أَرْسَلْنَا الشَّيَاطِينَ عَلَى الْكَافِرِينَ تَؤُزُّهُمْ أَزًّا ﴿٨٣﴾ فَلَا تَعْجَلْ عَلَيْهِمْ ۖ إِنَّمَا نَعُدُّ لَهُمْ عَدًّا ﴿٨٤﴾ يَوْمَ نَحْشُرُ الْمُتَّقِينَ إِلَى الرَّحْمَٰنِ وَفْدًا ﴿٨٥﴾ وَنَسُوقُ الْمُجْرِمِينَ إِلَىٰ جَهَنَّمَ وِرْدًا ﴿٨٦﴾ لَا يَمْلِكُونَ الشَّفَاعَةَ إِلَّا مَنِ اتَّخَذَ عِنْدَ الرَّحْمَٰنِ عَهْدًا ﴿٨٧﴾ وَقَالُوا اتَّخَذَ الرَّحْمَٰنُ وَلَدًا ﴿٨٨﴾ لَقَدْ جِئْتُمْ شَيْئًا إِدًّا ﴿٨٩﴾ تَكَادُ السَّمَاوَاتُ يَتَفَطَّرْنَ مِنْهُ وَتَنْشَقُّ الْأَرْضُ وَتَخِرُّ الْجِبَالُ هَدًّا ﴿٩٠﴾

ایسا ہرگز نہیں ہوگا (بلکہ) وہ (باطل معبود) تو ان (کافروں) کی عبادت ہی کا انکار کر دیں گے اور وہ (بت) ان کے مخالف ہو جائیں گے ﴿۸۲﴾

(اے نبی!) کیا تم کو معلوم نہیں ہے کہ یقینی بات ہے کہ ہم نے شیاطین کو کافروں پر چھوڑ دیا ہے جو ان کو (نافرمانی کے لیے) ابھارتے رہتے ہیں ﴿۸۳﴾ لہٰذا تم ان کے (عذاب) کے معاملے میں جلدی مت کرو، ہم ان کی (ہر چیز کی) پوری گنتی کر رہے ہیں① ﴿۸۴﴾ (قیامت کا وہ دن یاد رکھو) جس دن ہم (تمام) تقویٰ والوں کو رحمٰن کے پاس مہمان بنا کر جمع کریں گے② ﴿۸۵﴾ اور ہم مجرموں کو پیاس کی حالت میں جہنم کی طرف ہانک کر لے جائیں گے ﴿۸۶﴾ ان (لوگوں) کو کسی کی سفارش کا اختیار نہیں ہوگا، ہاں! جس نے رحمٰن سے کوئی اجازت حاصل کر لی ہوگی (صرف وہی سفارش کرے گا)③ ﴿۸۷﴾ اور یہ (مشرکین) کہنے لگے کہ: رحمٰن تو اولاد رکھتا ہے ﴿۸۸﴾ پکی بات یہ ہے کہ تم نے بڑی سخت بات کہہ ڈالی④ ﴿۸۹﴾ ایسی بات کی وجہ سے (لگتا ایسا ہے کہ) ابھی قریب ہی میں آسمان پھٹ پڑے اور زمین شق ہو کر ٹکڑے ٹکڑے ہو جائے اور پہاڑ ٹوٹ کر گر پڑے ﴿۹۰﴾

---

① وہ تمام چیزیں جن پر ان کو سزا ہوگی۔

② (دوسرا ترجمہ) وفد کی شکل میں۔ (تیسرا ترجمہ) سوار کر کے۔

③ آیت میں عہد یعنی کلمہ طیبہ یا کتاب اللہ کا حفظ مع ادائے حقوق قرآن۔ اور سفارش کے لیے اللہ کی اجازت بھی ضروری ہوگی۔

④ (دوسرا ترجمہ) پکی بات یہ ہے کہ تم بھاری چیز میں پھنسے ہو (تیسرا) پکی بات یہ ہے کہ تم نے بڑی سنگین حرکت کی ہے۔

أَنْ دَعَوْا لِلرَّحْمٰنِ وَلَدًا ﴿٩١﴾ وَمَا يَنۢبَغِي لِلرَّحْمٰنِ أَنْ يَّتَّخِذَ وَلَدًا ﴿٩٢﴾ إِنْ كُلُّ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ إِلَّآ اٰتِي الرَّحْمٰنِ عَبْدًا ﴿٩٣﴾ لَقَدْ أَحْصٰىهُمْ وَعَدَّهُمْ عَدًّا ﴿٩٤﴾ وَكُلُّهُمْ اٰتِيْهِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فَرْدًا ﴿٩٥﴾ إِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ سَيَجْعَلُ لَهُمُ الرَّحْمٰنُ وُدًّا ﴿٩٦﴾ فَإِنَّمَا يَسَّرْنٰهُ بِلِسَانِكَ لِتُبَشِّرَ بِهِ الْمُتَّقِيْنَ وَتُنْذِرَ بِهٖ قَوْمًا لُّدًّا ﴿٩٧﴾ وَكَمْ أَهْلَكْنَا قَبْلَهُمْ مِّنْ قَرْنٍ ۭ هَلْ تُحِسُّ مِنْهُمْ مِّنْ أَحَدٍ أَوْ تَسْمَعُ لَهُمْ رِكْزًا ﴿٩٨﴾

اس بات پر کہ انھوں نے رحمن کے لیے اولاد ہونے کا دعویٰ کیا ہے ﴿۹۱﴾ رحمن کی یہ شان نہیں ہے کہ وہ اولاد رکھے ﴿۹۲﴾ جو کوئی آسمانوں اور زمین میں ہیں وہ سب رحمن کے سامنے ایک بندہ بن کر حاضر ہوگا ﴿۹۳﴾ پکی بات یہ ہے کہ (رحمن نے) ان سب کو (اپنی قدرت کے) احاطے میں لے رکھا ہے اور ان کو خوب اچھی طرح گن رکھا ہے ﴿۹۴﴾ اور ان میں سے ہر ایک اللہ تعالیٰ کے سامنے قیامت کے دن اکیلے اکیلے آئے گا ﴿۹۵﴾ یقینی بات ہے کہ جو لوگ ایمان لائے اور انھوں نے نیک کام کیے رحمن ان کے لیے (مخلوق کے دلوں میں) محبت پیدا کر دیں گے ﴿۹۶﴾ سو اس (قرآن) کو ہم نے تمھاری (عربی) زبان میں آسان کر دیا ہے؛ تاکہ تم اس (قرآن) کے ذریعے تقویٰ والوں کو خوش خبری سناؤ اور جھگڑنے والے لوگوں کو① اس (قرآن) کے ذریعے ڈراؤ ﴿۹۷﴾ ان سے پہلے ہم کتنی قوموں کو ہلاک کر چکے ہیں، کیا ان (ہلاک ہونے والوں) میں سے کسی کی آہٹ پاتے ہو؟② کیا ان (ہلاک ہونے والوں) میں سے کسی کی ہلکی سی آواز③ تم کو سنائی دیتی ہے؟④ ﴿۹۸﴾

---

① توحید، رسالت اور مرنے کے بعد زندہ ہونا ان امور میں جو جھگڑتے ہیں۔ لدّ ایسے شخص کو کہتے ہیں جس کو کسی بات میں قائل کرنا ممکن نہ ہو۔

② (دوسرا ترجمہ) کیا ہلاک ہونے والوں میں سے کسی کو تم دیکھتے ہو؟۔

③ ایسی مخفی آواز جو سمجھ میں بھی نہ آوے اس کو ”رکز“ کہتے ہیں۔

④ یعنی ایسے ہلاک ہوگئے کہ ان کا کوئی نام و نشان بھی باقی نہیں رہا۔

سورۃ طٰہ (المکیۃ)

آیاتھا: ۱۳۵۔ رکوعاتھا: ۸۔

یہ سورت مکی ہے، اس میں ایک سو چونتیس (۱۳۴) یا پینتیس (۱۳۵) آیتیں ہیں، سورۃ ابراہیم یا سورۃ مریم کے بعد اور سورۃ واقعہ سے پہلے پینتالیس (۴۵) نمبر پر نازل ہوئی۔

حدیث میں آتا ہے کہ آسمانوں اور زمین کے پیدا کرنے سے دو ہزار سال پہلے اللہ تعالیٰ نے (فرشتوں کے سامنے) سورۃ طٰہ اور یاسین پڑھی، فرشتوں نے جب قرآن (کی یہ سورتیں) سنی تو بول اٹھے: اس امت کے لیے مبارک بادی ہو جس پر یہ اتارا جائے، خوش خبری ہے ان سینوں کے لیے جو اس کو اٹھائیں گے؛ یعنی یاد کریں گے اور خوش خبری ہے ان زبانوں کے لیے جو اس کی تلاوت کریں گی۔

اس سورت کے شروع میں طٰہ کا لفظ آیا ہے۔

طٰہ کے بارے میں ایک قول یہ ہے کہ "ط" اور "ہ" یہ دونوں حروفِ تہجی ہے، حروفِ مقطعات میں سے ہیں۔

دوسرا قول یہ ہے کہ "طٰہ" ایک معنیٰ والا کلمہ ہے جس کا معنیٰ ہوتا ہے: اے شخص! اور ظاہر ہے کہ کامل مرد اور کامل شخص حضرت محمد ﷺ کی ذات ہے۔

اس سورت کا دوسرا نام "سورۃ الکلیم" ہے، اس میں اللہ تعالیٰ کے کلیم حضرت موسیٰ علیہ السلام کا واقعہ بہت اچھے انداز میں بیان کیا گیا ہے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

طٰهٰ ۚ۝١ مَآ اَنْزَلْنَا عَلَيْكَ الْقُرْاٰنَ لِتَشْقٰٓى ۙ۝٢ اِلَّا تَذْكِرَةً لِّمَنْ يَّخْشٰى ۙ۝٣ تَنْزِيْلًا مِّمَّنْ خَلَقَ الْاَرْضَ وَالسَّمٰوٰتِ الْعُلٰى ۝٤ۭ اَلرَّحْمٰنُ عَلَى الْعَرْشِ اسْتَوٰى ۝٥ لَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا وَمَا تَحْتَ الثَّرٰى ۝٦ وَاِنْ تَجْهَرْ بِالْقَوْلِ فَاِنَّهٗ يَعْلَمُ السِّرَّ وَاَخْفٰى ۝٧ اَللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۭ لَهُ الْاَسْمَاۗءُ الْحُسْنٰى ۝٨ وَهَلْ اَتٰىكَ حَدِيْثُ مُوْسٰى ۘ۝٩ اِذْ رَاٰ نَارًا فَقَالَ لِاَهْلِهِ امْكُثُوْٓا اِنِّىْٓ اٰنَسْتُ نَارًا لَّعَلِّيْٓ اٰتِيْكُمْ مِّنْهَا بِقَبَسٍ اَوْ اَجِدُ عَلَى النَّارِ هُدًى ۝١٠

اللہ تعالیٰ کے نام سے (میں شروع کرتا ہوں) جن کی رحمت سب کے لیے ہے، جو بہت زیادہ رحم کرنے والے ہیں۔

طٰہٰ ﴿۱﴾ (اے نبی!) ہم نے (یہ) قرآن تم پر اس لیے نہیں اتارا کہ (تم) تکلیف میں پڑ جاؤ ﴿۲﴾ بلکہ یہ تو جو (آدمی) ڈرتا ہے اس کے لیے نصیحت ہے ﴿۳﴾ (قرآن) اس ذات نے اتارا ہے جس نے زمین اور اونچے آسمان پیدا کیے ﴿۴﴾ رحمٰن[۱] (اپنی شان کے موافق) عرش پر قائم ہیں ﴿۵﴾ جو کچھ آسمانوں میں اور جو کچھ زمین میں ہے اور جو کچھ ان (آسمان اور زمین) کے بیچ میں ہے اور گیلی (تر) مٹی کے نیچے جو ہے اسی (رحمٰن) کی ملکی ہے ﴿۶﴾ اور اگر تم زور سے کوئی بات کہو تو (اس کی تو اللہ تعالیٰ کو خبر ہے ہی) کیوں کہ وہ (اللہ تعالیٰ) تو چھپی ہوئی باتوں کو[۲] اور اس سے بھی زیادہ چھپی ہوئی باتوں کو[۳] جانتے ہیں ﴿۷﴾ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی (حقیقی) معبود نہیں ہے، اسی (اللہ تعالیٰ) کے اچھے اچھے نام ہیں ﴿۸﴾ اور (اے محمد ﷺ!) کیا تمھارے پاس موسیٰ (علیہ السلام) کا واقعہ پہنچا؟ ﴿۹﴾ جب ان (موسیٰ علیہ السلام) کو (طور پہاڑ پر ایک) آگ نظر آئی تو اپنی بیوی سے کہا: تم یہیں ٹھہرو، میں نے ایک آگ دیکھی ہے، شاید کہ میں اس میں سے تمھارے پاس کوئی شعلہ لے آؤں یا آگ کے پاس مجھے راستے کا پتہ (بتانے والا کوئی) مل جائے ﴿۱۰﴾

---

[۱] جو بہت بڑی رحمت والے ہیں۔ [۲] یعنی جو بات دل میں ہے۔ [۳] یعنی جو ابھی تک دل میں نہیں آئی آئندہ آئے گی، اس طرح کی باتوں کو تو خود انسان بھی نہیں جانتا، باری سبحانہ وتعالیٰ جانتے ہیں۔

فَلَمَّاۤ اَتٰىهَا نُوۡدِیَ یٰمُوۡسٰی ﴿۱۱﴾ اِنِّیۡۤ اَنَا رَبُّکَ فَاخۡلَعۡ نَعۡلَیۡکَ ۚ اِنَّکَ بِالۡوَادِ الۡمُقَدَّسِ طُوًی ﴿۱۲﴾ وَ اَنَا اخۡتَرۡتُکَ فَاسۡتَمِعۡ لِمَا یُوۡحٰی ﴿۱۳﴾ اِنَّنِیۡۤ اَنَا اللّٰهُ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّاۤ اَنَا فَاعۡبُدۡنِیۡ ۙ وَ اَقِمِ الصَّلٰوۃَ لِذِکۡرِیۡ ﴿۱۴﴾ اِنَّ السَّاعَۃَ اٰتِیَۃٌ اَکَادُ اُخۡفِیۡهَا لِتُجۡزٰی کُلُّ نَفۡسٍۭ بِمَا تَسۡعٰی ﴿۱۵﴾ فَلَا یَصُدَّنَّکَ عَنۡهَا مَنۡ لَّا یُؤۡمِنُ بِهَا وَ اتَّبَعَ هَوٰىهُ فَتَرۡدٰی ﴿۱۶﴾ وَ مَا تِلۡکَ بِیَمِیۡنِکَ یٰمُوۡسٰی ﴿۱۷﴾

سو جب وہ (موسیٰ علیہ السلام) اس (آگ) کے پاس پہنچے تو (اللہ تعالیٰ کی طرف سے) ان کو آواز دی گئی کہ: اے موسیٰ!﴿۱۱﴾ پورا یقین رکھو! میں ہی تمھارا رب ہوں، سو تم اپنے دونوں جوتوں کو نکال دو①، یقینی بات ہے کہ تم طویٰ نامی مقدس میدان میں ہو②﴿۱۲﴾ اور میں نے (نبوت کے لیے) تم کو چن لیا ہے، سو جو بات وحی کے ذریعے کہی جائے وہ دھیان سے سنو③﴿۱۳﴾ حقیقت یہ ہے کہ میں ہی اللہ ہوں، میرے سوا کوئی معبود نہیں ہے، سو تم میری ہی بندگی کرو اور مجھے یاد رکھنے کے لیے نماز قائم کرو④﴿۱۴﴾ یقین رکھو! قیامت تو آنے ہی والی ہے، میں (ابھی) اس (قیامت کے وقت) کو چھپا کر رکھنا چاہتا ہوں؛ تاکہ ہر نفس کو اس کے کیے ہوئے کام کا بدلہ دیا جاوے﴿۱۵﴾ کہیں ایسا نہ ہو کہ جو شخص اس (قیامت) پر ایمان نہیں رکھتا اور اپنی نفسانی خواہشات کے پیچھے چلتا ہو وہ تم کو قیامت (کے فکر) سے ہرگز غافل نہ کردے⑤ ورنہ تم (بے فکری کی وجہ سے) ہلاک ہو جاؤ گے﴿۱۶﴾ اور اے موسیٰ! تمھارے داہنے ہاتھ میں کیا ہے؟﴿۱۷﴾

---

① مقدس مقام میں مقدس کلام سن رہے ہو اس کا ادب سکھایا گیا، اسی طرح مبارک وادی کی مٹی کی برکت آپ کے بدن کو لگے۔

② اللہ تعالیٰ اپنی خاص حکمت سے زمین کے خاص حصوں کو امتیازات اور شرف عطا فرماتے ہیں۔

③ سنتے ہوئے فضول حرکت نہ ہو، نظر نیچی ہو۔ سمجھنے کی کوشش ہو۔ خلل پیدا کرنے والی کوئی بھی بات اس وقت نہ ہو۔ یہ کلام الٰہی سننے کے آداب بھی بتا دیے گئے۔

④ نماز کی روح اللہ تعالیٰ کا ذکر ہے، شروع سے آخر تک نماز میں نماز میں اللہ تعالیٰ کی یاد ہے۔

⑤ (دوسرا ترجمہ) قیامت کی تیاری کرنے سے تم کو ہرگز روک نہ دیوے (جو قیامت پر ایمان نہ رکھے اور نفسانی خواہشات پر چلے ایسوں کی صحبت میں مت رہو؛ ورنہ انسان آخرت سے غافل ہو کر برباد ہو جاتا ہے)۔

قَالَ هِيَ عَصَايَ ۚ أَتَوَكَّؤُا عَلَيْهَا وَأَهُشُّ بِهَا عَلَىٰ غَنَمِي وَلِيَ فِيهَا مَآرِبُ أُخْرَىٰ ﴿١٨﴾ قَالَ أَلْقِهَا يَا مُوسَىٰ ﴿١٩﴾ فَأَلْقَاهَا فَإِذَا هِيَ حَيَّةٌ تَسْعَىٰ ﴿٢٠﴾ قَالَ خُذْهَا وَلَا تَخَفْ ۖ سَنُعِيدُهَا سِيرَتَهَا الْأُولَىٰ ﴿٢١﴾ وَاضْمُمْ يَدَكَ إِلَىٰ جَنَاحِكَ تَخْرُجْ بَيْضَاءَ مِنْ غَيْرِ سُوءٍ آيَةً أُخْرَىٰ ﴿٢٢﴾ لِنُرِيَكَ مِنْ آيَاتِنَا الْكُبْرَى ﴿٢٣﴾ اذْهَبْ إِلَىٰ فِرْعَوْنَ إِنَّهُ طَغَىٰ ﴿٢٤﴾

قَالَ رَبِّ اشْرَحْ لِي صَدْرِي ﴿٢٥﴾ وَيَسِّرْ لِي أَمْرِي ﴿٢٦﴾ وَاحْلُلْ عُقْدَةً مِنْ لِسَانِي ﴿٢٧﴾

موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام نے عرض کیا: یہ میری لکڑی ہے، میں اس پر ٹیک لگاتا ہوں اور اس (لکڑی) کے ذریعے اپنی بکریوں پر (درخت سے) پتے جھاڑتا ہوں اور میرے دوسرے کام بھی اس سے پورے ہوتے ہیں ﴿۱۸﴾ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اے موسیٰ! اس (لکڑی) کو (نیچے زمین پر) پھینک دو ﴿۱۹﴾ پھر جب موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام نے وہ (لکڑی) ڈال دی تو وہ (ڈالتے ہی) یکا یک (اللہ تعالیٰ کی قدرت سے) ایک دوڑتا سانپ بن گئی ﴿۲۰﴾ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: (موسیٰ!) اس کو پکڑ لو، اور ڈرو نہیں، ہم ابھی اس کو اس کی پہلی (لکڑی والی) حالت پر لوٹا دیتے ہیں ﴿۲۱﴾ اور تم اپنے ہاتھ کو اپنی (بائیں) بغل میں دباؤ تو وہ کسی بیماری کے بغیر سفید ہو کر (بہت چمکتا) نکلے گا① یہ (تمھاری نبوت کے لیے) دوسری نشانی ہے ﴿۲۲﴾ تاکہ ہم تم کو اپنی نشانیوں میں سے بعض بڑی نشانیاں دکھائیں ﴿۲۳﴾ تم فرعون کے پاس جاؤ، وہ شرارت میں حد سے نکل گیا ہے② ﴿۲۴﴾ موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام نے عرض کیا: اے میرے رب! میرے لیے میرے سینے کو کھول دیجیے③ ﴿۲۵﴾ اور میرے لیے میرے کام کو آسان کر دیجیے ﴿۲۶﴾ اور میری زبان سے (لکنت کی) گرہ کھول دیجیے ﴿۲۷﴾

---

① منقول ہے کہ حضرت موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام کا ہاتھ اس وقت سورج کی روشنی سے بھی زیادہ چمک دار ہو جاتا تھا۔ حضرت موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام کے قلب اطہر میں جو ایمان کا نور تھا اس کا ایک عکس ہاتھ پر منتقل ہوتا تھا جس کی وجہ سے یہ چمک ہوتی تھی، ایمان کا نور کامل پل صراط پر جگمگاوے گا اور پورا پل صراط روشن ہوگا۔

② (دوسرا ترجمہ) وہ بہت ناداگری کر رہا ہے۔

③ حوصلہ بلند کر دیجیے، علوم نبوت کے لیے سینہ کھول دیجیے، دعوت کی راہ میں آنے والی تکالیف سہن کرنے کے لیے سینہ کھول دیجیے۔

يَفْقَهُوْا قَوْلِيْ ۝ وَاجْعَلْ لِّيْ وَزِيْرًا مِّنْ اَهْلِيْ ۝ هٰرُوْنَ اَخِي ۝ اشْدُدْ بِهٖٓ اَزْرِيْ ۝ وَاَشْرِكْهُ فِيْٓ اَمْرِيْ ۝ كَيْ نُسَبِّحَكَ كَثِيْرًا ۝ وَّنَذْكُرَكَ كَثِيْرًا ۝ اِنَّكَ كُنْتَ بِنَا بَصِيْرًا ۝ قَالَ قَدْ اُوْتِيْتَ سُؤْلَكَ يٰمُوْسٰى ۝ وَلَقَدْ مَنَنَّا عَلَيْكَ مَرَّةً اُخْرٰٓى ۝ اِذْ اَوْحَيْنَآ اِلٰٓى اُمِّكَ مَا يُوْحٰٓى ۝ اَنِ اقْذِفِيْهِ فِي التَّابُوْتِ فَاقْذِفِيْهِ فِي الْيَمِّ فَلْيُلْقِهِ الْيَمُّ بِالسَّاحِلِ يَاْخُذْهُ عَدُوٌّ لِّيْ وَعَدُوٌّ لَّهٗ ۭ وَاَلْقَيْتُ عَلَيْكَ مَحَبَّةً مِّنِّيْ ڬ وَلِتُصْنَعَ عَلٰي عَيْنِيْ ۝

جس کی وجہ سے وہ (لوگ) میری بات کو سمجھ سکیں ① ﴿۲۸﴾ اور میرے خاندان کے ایک آدمی کو میری مدد کرنے کے لیے مقرر کر دیجیے ﴿۲۹﴾ (یعنی) ہارون کو جو میرا بھائی ہے ﴿۳۰﴾ (اور) ان (ہارون علیہ السلام) کے ذریعے میری طاقت کو مضبوط کر دیجیے ② ﴿۳۱﴾ اور ان (ہارون) کو میرے کام میں شریک بنا دیجیے ﴿۳۲﴾ تاکہ ہم (دونوں مل کر) آپ کی زیادہ تسبیح کریں ﴿۳۳﴾ اور ہم آپ کا ذکر زیادہ کریں ③ ﴿۳۴﴾ یقیناً آپ ہماری حالت کو اچھی طرح دیکھ رہے ہیں ﴿۳۵﴾ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: موسیٰ! پکی بات ہے جو کچھ تم نے مانگا وہ سب تم کو دے دیا گیا ﴿۳۶﴾ اور پکی بات یہ ہے کہ ہم نے تم پر ایک اور مرتبہ بھی احسان کیا تھا ﴿۳۷﴾ اس وقت کو یاد کرو (وہ احسان یہ ہے کہ) جب ہم نے تمھاری اماں کو (الہام کے ذریعے) حکم بھیجا جو ہم آگے سنا رہے ہیں ﴿۳۸﴾ (وہ حکم یہ تھا) کہ اس (بچے موسیٰ) کو صندوق میں رکھ دو، پھر اس (صندوق) کو دریا میں ڈال دو، پھر دریا اس (صندوق) کو کنارے پر لا کر ڈال دے گا ③ جس کے نتیجے میں اس (موسیٰ) کو ایک ایسا آدمی (یعنی فرعون) اٹھائے گا جو میرا بھی دشمن ہے اور اس (موسیٰ) کا بھی دشمن ہے اور (اے موسیٰ!) میں نے تم پر اپنی طرف سے محبت ڈال دی ④ اور (یہ سب کام اس لیے کیے) تاکہ تم میری نظروں کے سامنے پرورش پاؤ ⑤ ﴿۳۹﴾

---

① مخاطب سمجھ جائے یہ کلام کرنے کا مقصد ہوتا ہے۔ ② ایک بھائی نے دوسرے بھائی کے لیے فاتشان بے مثال دعا مانگی۔
③ جمع کے صیغے سے معلوم ہوا کہ اجتماعی ذکر کے خاص فوائد ہیں۔ اور اچھا ماحول اور اچھے رفقا خود ذکر کے داعی بنتے ہیں۔
③ (دوسرا ترجمہ) (اے دریا!) اس صندوق کو کنارے پر لا کر ڈال دے۔
④ (دوسرا ترجمہ) محبوبیت ڈال دی۔ ⑤ اللہ تعالیٰ کی حفاظت میں پرورش پانے لگے۔

إِذْ تَمْشِيٓ أُخْتُكَ فَتَقُولُ هَلْ أَدُلُّكُمْ عَلَىٰ مَن يَكْفُلُهُۥ ۖ فَرَجَعْنَٰكَ إِلَىٰٓ أُمِّكَ كَىْ تَقَرَّ عَيْنُهَا وَلَا تَحْزَنَ ۚ وَقَتَلْتَ نَفْسًا فَنَجَّيْنَٰكَ مِنَ ٱلْغَمِّ وَفَتَنَّٰكَ فُتُونًا ۚ فَلَبِثْتَ سِنِينَ فِىٓ أَهْلِ مَدْيَنَ ثُمَّ جِئْتَ عَلَىٰ قَدَرٍ يَٰمُوسَىٰ ﴿٤٠﴾ وَٱصْطَنَعْتُكَ لِنَفْسِى ﴿٤١﴾ ٱذْهَبْ أَنتَ وَأَخُوكَ بِـَٔايَٰتِى وَلَا تَنِيَا فِى ذِكْرِى ﴿٤٢﴾ ٱذْهَبَآ إِلَىٰ فِرْعَوْنَ إِنَّهُۥ طَغَىٰ ﴿٤٣﴾ فَقُولَا لَهُۥ قَوْلًا لَّيِّنًا لَّعَلَّهُۥ يَتَذَكَّرُ أَوْ يَخْشَىٰ ﴿٤٤﴾ قَالَا رَبَّنَآ إِنَّنَا نَخَافُ أَن يَفْرُطَ عَلَيْنَآ أَوْ أَن يَطْغَىٰ ﴿٤٥﴾

(اس وقت کو یاد کرو) جب تمھاری بہن (گھر سے) چلتی ہوئی آئی اور (فرعون کے ملازموں سے) کہنے لگی: کیا میں تم کو اس (عورت) کا پتہ بتاؤں جو اس بچے کی پرورش کرے؟ پھر (اس طرح) ہم نے تم کو تمھاری ماں کے پاس واپس لوٹا دیا؛ تاکہ اس (تمھاری ماں) کی آنکھ ٹھنڈی رہے اور وہ غمگین نہ ہو اور تم نے (غلطی سے) ایک (فرعونی) آدمی کو مار ڈالا تھا، پھر ہم نے تم کو اس غم (پریشانی) سے نجات دی اور ہم نے تمھارے بہت سارے امتحانات لیے① پھر تم کئی سال مدین والوں میں رہے، پھر تم اے موسیٰ! مقدر سے (یعنی تقدیر کے فیصلے کے مطابق یہاں) آئے②﴿۴۰﴾ اور میں نے تم کو خاص اپنے (کام کے) لیے بنایا ہے③﴿۴۱﴾ (موسیٰ!) تم اور تمھارا بھائی میری نشانیوں کو لے کر (توحید کی دعوت دینے کے لیے) جاؤ، اور میرا ذکر کرنے میں تم سستی مت کرنا④﴿۴۲﴾ تم دونوں فرعون کے پاس جاؤ، یقیناً وہ حد سے بہت آگے نکل گیا ہے⑤﴿۴۳﴾ پھر تم دونوں اس (فرعون) کو نرم بات کہو؛ شاید کہ وہ (فرعون) نصیحت قبول کرے یا (اللہ تعالیٰ کے عذاب سے) ڈر جائے﴿۴۴﴾ دونوں (بھائیوں) نے عرض کیا: اے ہمارے رب! ہم اس بات سے ڈرتے ہیں کہ کہیں وہ (فرعون) ہم پر زیادتی نہ کرے یا زیادہ سرکشی نہ کرنے لگے⑥﴿۴۵﴾

---

① امتحان ترقی کا ذریعہ ہے اس لیے محلِ نصیحت میں بیان ہوا۔ ②(دوسرا ترجمہ) پھر تم ایک خاص وقت پر (جو نبوت دینے کے لیے طے تھا) یہاں (طورِ سینا پر) آئے۔ ③(دوسرا ترجمہ) میں نے تم کو (اپنا نبی بنانے کے لیے) منتخب کیا۔

④ دین کی دعوت کے لیے روانگی کے وقت اہم ترین ادب بتایا گیا: ذکر کی پابندی جو دینی کام میں قوت پیدا کرنے کا ذریعہ ہے۔ ⑤(دوسرا ترجمہ) یقیناً وہ اداگری کر رہا ہے (تیسرا) اس نے بہت سر اٹھایا ہے۔

⑥(دوسرا ترجمہ) یا شرارت کرنے لگے (تیسرا) یا جوش میں آ جائے۔

قَالَ لَا تَخَافَآ اِنَّنِیْ مَعَكُمَآ اَسْمَعُ وَاَرٰى ۝ فَاْتِیٰهُ فَقُوْلَآ اِنَّا رَسُوْلَا رَبِّكَ فَاَرْسِلْ مَعَنَا بَنِیْٓ اِسْرَآءِیْلَ ۙ۬ وَلَا تُعَذِّبْهُمْ ؕ قَدْ جِئْنٰكَ بِاٰیَةٍ مِّنْ رَّبِّكَ ؕ وَالسَّلٰمُ عَلٰى مَنِ اتَّبَعَ الْهُدٰى ۝ اِنَّا قَدْ اُوْحِیَ اِلَیْنَآ اَنَّ الْعَذَابَ عَلٰى مَنْ كَذَّبَ وَتَوَلّٰى ۝ قَالَ فَمَنْ رَّبُّكُمَا یٰمُوْسٰى ۝ قَالَ رَبُّنَا الَّذِیْٓ اَعْطٰى كُلَّ شَیْءٍ خَلْقَهٗ ثُمَّ هَدٰى ۝ قَالَ فَمَا بَالُ الْقُرُوْنِ الْاُوْلٰى ۝ قَالَ عِلْمُهَا عِنْدَ رَبِّیْ فِیْ كِتٰبٍ ۚ لَا یَضِلُّ رَبِّیْ وَلَا یَنْسَى ۝

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: تم دونوں نہ ڈرو، یقیناً میں تمہارے ساتھ ہوں① میں (سب کچھ) سن بھی رہا ہوں اور (ہر چیز) دیکھ بھی رہا ہوں ﴿۴۶﴾ تو اب تم دونوں اس (فرعون) کے پاس جاؤ، اور تم دونوں (اس فرعون کو) کہو: ہم تو تیرے رب کے رسول (بھیجے ہوئے) ہیں، سو تو ہمارے ساتھ بنی اسرائیل کو بھیج دے② اور ان کو (کسی طرح کی) تکلیف مت پہنچا (اور) ہم تو تیرے پاس تیرے رب کی نشانی لے کر آئے ہیں اور اس آدمی کے لیے سلامتی ہے جو ہدایت (یعنی صحیح راستے) کی اتباع کرے ﴿۴۷﴾ یقینی بات یہ ہے ہم پر یہ وحی آئی ہے کہ (ہر قسم کا) عذاب اسی شخص کو ہوگا جو (سچے دین کو) جھٹلاوے اور منہ پھیر لیوے ﴿۴۸﴾ (دونوں کی سب باتیں سن کر) فرعون نے کہا: اے موسیٰ! تم دونوں کا رب کون ہے؟ ﴿۴۹﴾ موسیٰ (علیہ السلام) نے کہا: ہمارا رب وہ ہے جس نے ہر چیز کو (اس کے مناسب) اس کی صورت عطا فرمائی، پھر (اس کی) رہنمائی بھی فرمائی③ ﴿۵۰﴾ فرعون نے کہا: تو ان (نبیوں کو جھٹلانے والی) قوموں کا کیا حال ہوا جو پہلے گذر گئیں؟ ﴿۵۱﴾ موسیٰ (علیہ السلام) نے کہا: ان کی خبر تو میرے رب کے پاس ایک کتاب (یعنی لوحِ محفوظ) میں ہے، میرے رب غلطی بھی نہیں کرتے ہیں اور بھولتے بھی نہیں ہیں④ ﴿۵۲﴾

---

① دین کی دعوت لے کر چلنے والے کو اللہ تعالیٰ کی معیت حاصل ہوتی ہے۔

② اپنی امت کو دنیوی تکالیف سے نجات دلانا یہ بھی نبیوں کا کام ہے۔

③ ہر مخلوق کو کس کام کے لیے پیدا کیا، اس کو کیا کرنا ہے، اس کو کیسے زندگی گذارنی ہے کیسے ڈیوٹی بجالانی ہے اس کی رہنمائی خود اللہ تعالیٰ نے فرمائی اس کو ہدایت تکوینی کہتے ہیں۔

④ کرنا کچھ چاہے اور کچھ دوسرا ہو جاوے ایسی غلطی اللہ تعالیٰ کے یہاں نہیں ہے۔ میرے رب کسی چیز سے غافل نہیں۔

الَّذِیْ جَعَلَ لَكُمُ الْاَرْضَ مَهْدًا وَّ سَلَكَ لَكُمْ فِیْهَا سُبُلًا وَّ اَنْزَلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً ؕ فَاَخْرَجْنَا بِهٖۤ اَزْوَاجًا مِّنْ نَّبَاتٍ شَتّٰى ۝ كُلُوْا وَ ارْعَوْا اَنْعَامَكُمْ ؕ اِنَّ فِیْ ذٰلِكَ لَاٰیٰتٍ لِّاُولِی النُّهٰى ۠۝

مِنْهَا خَلَقْنٰكُمْ وَ فِیْهَا نُعِیْدُكُمْ وَ مِنْهَا نُخْرِجُكُمْ تَارَةً اُخْرٰى ۝ وَ لَقَدْ اَرَیْنٰهُ اٰیٰتِنَا كُلَّهَا فَكَذَّبَ وَ اَبٰى ۝ قَالَ اَجِئْتَنَا لِتُخْرِجَنَا مِنْ اَرْضِنَا بِسِحْرِكَ یٰمُوْسٰى ۝ فَلَنَاْتِیَنَّكَ بِسِحْرٍ مِّثْلِهٖ فَاجْعَلْ بَیْنَنَا وَ بَیْنَكَ مَوْعِدًا لَّا نُخْلِفُهٗ نَحْنُ وَ لَاۤ اَنْتَ مَكَانًا سُوًى ۝ قَالَ مَوْعِدُكُمْ یَوْمُ الزِّیْنَةِ وَ اَنْ یُّحْشَرَ النَّاسُ ضُحًى ۝

وہ (اللہ تعالیٰ) جنھوں نے تمھارے لیے زمین کو بچھونا بنایا اور اس (زمین) میں تمھارے لیے راستے بنائے اور آسمان سے پانی اتارا، سو ہم نے اس (پانی) کے ذریعے سے مختلف قسم کی نباتات (یعنی سبزیاں) نکالیں ﴿۵۳﴾ تم خود بھی کھاؤ اور اپنے جانوروں کو بھی چراؤ، یقیناً ان سب باتوں میں عقل والوں کے لیے بڑی نشانیاں ہیں ﴿۵۴﴾

اسی (زمین) میں سے ہم نے تم کو (ابتدا میں) پیدا کیا، اور اسی (زمین) میں ہم تم کو (موت کے بعد) واپس لوٹا دیں گے اور اسی (زمین) سے ہم تم سب کو (قیامت میں) پھر دوبارہ نکالیں گے ﴿۵۵﴾ اور حقیقت میں ہم نے اس (فرعون) کو اپنی سب نشانیاں (جو اس وقت تک موسیٰ علیہ السلام کو دی گئی تھیں) دکھادیں، سو وہ (فرعون) تو جھٹلاتا ہی رہا اور انکار ہی کرتا رہا ﴿۵۶﴾ فرعون نے کہا: اے موسیٰ! تو کیا ہمارے پاس اس لیے آیا ہے کہ تو اپنے جادو کے زور سے ہم کو ہمارے ملک سے باہر نکال دے ﴿۵۷﴾ تو اچھا اب ہم (بھی) تیرے مقابلے میں ایسا ہی جادو لائیں گے، اب تم کسی کھلے میدان میں ہمارے اور تمھارے درمیان مقابلے کا ایسا وعدہ طے کرلو جس کی خلاف ورزی نہ ہم کریں نہ تم کرو ﴿۵۸﴾ موسیٰ نے کہا: تمھارے (ساتھ مقابلے کے) وعدہ کا دن وہی ہے جس دن میں جشن ① منایا جاتا ہے اور یہ کہ چاشت (یعنی دن چڑھنے) کے وقت لوگ جمع کرلیے جائیں گے ﴿۵۹﴾

---

① کوئی دن تھا جب فرعونی لوگوں کا بڑا میلہ ہوتا تھا جس میں وہ اچھے کپڑے پہنا کرتے تھے۔

فَتَوَلّٰى فِرْعَوْنُ فَجَمَعَ كَيْدَهٗ ثُمَّ اَتٰى ۞ قَالَ لَهُمْ مُّوْسٰى وَيْلَكُمْ لَا تَفْتَرُوْا عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا فَيُسْحِتَكُمْ بِعَذَابٍ ۚ وَقَدْ خَابَ مَنِ افْتَرٰى ۞ فَتَنَازَعُوْٓا اَمْرَهُمْ بَيْنَهُمْ وَاَسَرُّوا النَّجْوٰى ۞ قَالُوْٓا اِنْ هٰذٰنِ لَسٰحِرٰنِ يُرِيْدٰنِ اَنْ يُّخْرِجٰكُمْ مِّنْ اَرْضِكُمْ بِسِحْرِهِمَا وَيَذْهَبَا بِطَرِيْقَتِكُمُ الْمُثْلٰى ۞ فَاَجْمِعُوْا كَيْدَكُمْ ثُمَّ ائْتُوْا صَفًّا ۚ

اس پر وہ (فرعون دربار سے اٹھ کر اپنی جگہ سے) چلا گیا، سو اس نے اپنی مکاری کے سارے داؤ جمع کیے، پھر وہ (مقابلے کے لیے) آیا ﴿۶۰﴾ (اس مقابلہ کے وقت) موسیٰ (علیہ السلام) نے ان (جادوگروں) سے کہا①: افسوس تم پر! اللہ تعالیٰ پر (کفر کرکے) جھوٹ مت بولو②، ورنہ وہ (اللہ تعالیٰ) تم کو کسی (سخت) عذاب سے بالکل تباہ و برباد کر دیں گے اور جو کوئی بھی (اللہ تعالیٰ پر) بہتان باندھے تو وہ (اپنے مقصد میں) ناکام رہتا ہے ﴿۶۱﴾ سو (موسیٰ علیہ السلام کی اس بات پر) وہ (جادوگر لوگ) آپس میں اپنے کام کے بارے میں اختلاف کرنے لگے③ اور انھوں نے چپکے چپکے مشورہ کیا ﴿۶۲﴾ وہ (مصر کے فرعونی لوگ) کہنے لگے: یقینی طور پر بات یہ ہے کہ یہ (موسیٰ اور ہارون) دونوں جادوگر ہیں، وہ اپنے جادو کے زور سے تم کو تمھارے ملک سے نکال دینا چاہتے ہیں اور تمھارے سب سے اچھے (مصری فرعونی) دین کو ختم کر ڈالنا چاہتے ہیں④ ﴿۶۳﴾ سو تم سب (جادوگر) مل کر اپنی ساری تدبیر پکی کرلو⑤ پھر صفیں باندھ کر کے (مقابلے کے لیے) تم آؤ،

---

① عین مقابلے کے وقت حضرت موسیٰ علیہ السلام نے توحید کی دعوت دی، یہ ہے داعیِ حق کا حال ہر مناسب موقع پر ہر حال میں پہلا کام دعوت کا کرنا ہے یہاں مقابلے کے وقت تیار مجمع مل گیا تو دعوت دینا شروع کردی۔

② (دوسرا ترجمہ) بہتان مت باندھو۔ سب سے بڑا بہتان کفر کرنا ہے۔

③ اخلاص سے دی ہوئی دعوت کا اثر ہوتا ہے، حضرت موسیٰ علیہ السلام کی دعوت کی برکت سے سچائی کا ان کو احساس ہوا اور مقابلہ کرنا یا نہ کرنا اس بارے میں اختلاف ہوگیا۔

④ قوم کے سرداروں کو بھی طریقہ کہتے ہیں مصریوں کی باعزت قیادت اور سرداری کا خاتمہ کرنا چاہتے ہیں۔

⑤ یہ ہے قدیم زمانے سے چلی آئی گندی سیاست کہ ایسے موقع پر علاقائی، وطنی، مذہبی تعصبات کے نعرے لگا کر لوگوں کو مشتعل کرکے اپنا ہمنوا بنایا جائے۔ ⑥ آیت کا مطلب: ایک رائے پر متفق ہو جاؤ، یا خوب مضبوط ہو کر نکلو، صف بنانے کے لیے نکلو؛ چوں کہ اس سے رعب پڑتا ہے۔

وَقَدْ اَفْلَحَ الْيَوْمَ مَنِ اسْتَعْلٰى ۝ قَالُوْا يٰمُوْسٰٓى اِمَّآ اَنْ تُلْقِيَ وَاِمَّآ اَنْ نَّكُوْنَ اَوَّلَ مَنْ
اَلْقٰى ۝ قَالَ بَلْ اَلْقُوْا ۚ فَاِذَا حِبَالُهُمْ وَعِصِيُّهُمْ يُخَيَّلُ اِلَيْهِ مِنْ سِحْرِهِمْ اَنَّهَا تَسْعٰى ۝
فَاَوْجَسَ فِيْ نَفْسِهٖ خِيْفَةً مُّوْسٰى ۝ قُلْنَا لَا تَخَفْ اِنَّكَ اَنْتَ الْاَعْلٰى ۝ وَاَلْقِ مَا فِيْ يَمِيْنِكَ
تَلْقَفْ مَا صَنَعُوْا ۭ اِنَّمَا صَنَعُوْا كَيْدُ سٰحِرٍ ۭ وَلَا يُفْلِحُ السّٰحِرُ حَيْثُ اَتٰى ۝ فَاُلْقِيَ
السَّحَرَةُ سُجَّدًا قَالُوْٓا اٰمَنَّا بِرَبِّ هٰرُوْنَ وَمُوْسٰى ۝

اور یقین رکھو آج جو غالب آئے گا وہی کامیاب ہوگا ﴿۶۴﴾ جادوگروں نے (مقابلے میں آکر) کہا: اے موسیٰ! یا تو آپ (اپنی لاٹھی پہلے) ڈالیں یا ہم پہلے ڈالنے والے ہوں① ﴿۶۵﴾ موسیٰ علیہ السلام نے کہا: نہیں تم ہی پہلے ڈالو، پھر اچانک ان (جادوگروں) کی رسیاں اور لاٹھیاں (نظر بندی کی وجہ سے) ان کے جادو کے نتیجے میں اس (موسیٰ علیہ السلام) کے خیال میں ایسی محسوس ہونے لگیں کہ وہ تو دوڑ رہی ہیں ﴿۶۶﴾ یہ دیکھ کر موسیٰ (علیہ السلام) کو اپنے دل میں تھوڑا سا ڈر محسوس ہوا② ﴿۶۷﴾ ہم نے کہا کہ: (اے موسیٰ!) تم ڈرو نہیں، یقین رکھو کہ تم ہی غالب آؤ گے ﴿۶۸﴾ اور جو (لاٹھی) تمہارے داہنے ہاتھ میں ہے اس کو (میدان میں) ڈال دو③ وہ ان (جادوگروں) کی بنائی ہوئی تمام چیزوں کو نگل جائے گی جو کچھ انہوں نے بنایا ہے وہ تو صرف ایک جادوگر کا فریب ہی ہے اور جادوگر کہیں بھی چلا جائے اس کو فلاح نہیں ملتی④ ﴿۶۹﴾ پھر⑤ تمام جادوگر سجدے میں گرا دیے گئے، وہ (جادوگر زور سے) کہنے لگے: ہم ہارون اور موسیٰ (علیہما السلام) کے رب پر ایمان لے آئے ﴿۷۰﴾

---

① یہ جادوگروں کی طرف سے ادب کا اظہار ہے، ہوسکتا ہے کہ نبی کے ساتھ اس طرح کے ادب کے برتاؤ نے ان کو ایمان کی سعادت سے مالا مال کیا ہو۔ ② لوگ معجزہ اور جادو میں کیسے فرق کرسکیں گے اس بات کا ڈر رہا۔

③ میدان میں ڈورتے ہوئے سانپوں سے بچاؤ کا ایک ہی ذریعہ عصا تھا، اس کو بھی چھوڑنے کا حکم ہوا اور موسیٰ علیہ السلام نے اس کو پورا کیا تو اس پر اللہ تعالیٰ کی مدد آئی۔ نتیجہ نکلا کہ حالات کے ظاہری تقاضوں کے خلاف اللہ کے حکم پر عمل کرو اللہ تعالیٰ کی مدد ضرور آوے گی ④ اس کا بھلا نہیں ہوتا۔

⑤ موسیٰ علیہ السلام نے لاٹھی پھینک دی اور وہ لاٹھی اژدہا بن گئی اور اس اژدہے نے جادوگروں کی تمام چیزوں کو نگل لیا اس منظر کا ایسا اثر ہوا کہ۔

قَالَ اٰمَنْتُمْ لَهٗ قَبْلَ اَنْ اٰذَنَ لَكُمْ ؕ اِنَّهٗ لَكَبِيْرُكُمُ الَّذِيْ عَلَّمَكُمُ السِّحْرَ ۚ فَلَاُقَطِّعَنَّ اَيْدِيَكُمْ وَاَرْجُلَكُمْ مِّنْ خِلَافٍ وَّلَاُصَلِّبَنَّكُمْ فِيْ جُذُوْعِ النَّخْلِ ۫ وَلَتَعْلَمُنَّ اَيُّنَاۤ اَشَدُّ عَذَابًا وَّاَبْقٰى ﴿۷۱﴾ قَالُوْا لَنْ نُّؤْثِرَكَ عَلٰى مَا جَآءَنَا مِنَ الْبَيِّنٰتِ وَالَّذِيْ فَطَرَنَا فَاقْضِ مَاۤ اَنْتَ قَاضٍ ؕ اِنَّمَا تَقْضِيْ هٰذِهِ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا ﴿۷۲﴾ اِنَّاۤ اٰمَنَّا بِرَبِّنَا لِيَغْفِرَ لَنَا خَطٰيٰنَا وَمَاۤ اَكْرَهْتَنَا عَلَيْهِ مِنَ السِّحْرِ ؕ وَاللّٰهُ خَيْرٌ وَّاَبْقٰى ﴿۷۳﴾ اِنَّهٗ مَنْ يَّاْتِ رَبَّهٗ مُجْرِمًا فَاِنَّ لَهٗ جَهَنَّمَ ؕ لَا يَمُوْتُ فِيْهَا وَلَا يَحْيٰى ﴿۷۴﴾

(یہ دیکھ کر) اس (فرعون) نے کہا: تم (جادوگروں) کو میں اجازت دوں اس سے پہلے ہی اس (موسیٰ) پر ایمان لے آئے، (اب) مجھے یقین ہو گیا کہ وہ (موسیٰ) تم سب کا بڑا (سردار) ہے، جس نے تم سب کو جادو سکھایا سو (میں نے پکا ارادہ کر لیا کہ) میں تمہارے ایک طرف کے ہاتھ اور دوسری طرف کے پاؤں کٹواؤں گا اور تم سب کو کھجور کے تنوں میں سولی پر چڑھاؤں گا① اور (اب) تم کو برابر پتہ چل جائے گا کہ ہم میں (یعنی مجھ میں اور موسیٰ کے رب میں) کس کا عذاب زیادہ سخت ہے اور دیر تک باقی رہنے والا ہے ﴿۷۱﴾ ان (نومسلم) جادوگروں نے کہا: جس (اللہ تعالیٰ) نے ہم کو پیدا کیا اس کی قسم! ہمارے سامنے جو صاف صاف نشانیاں② آ چکیں اس کے مقابلے میں (اب) ہم تجھ کو ہرگز ترجیح نہیں دے سکتے③ اب تجھے جو کرنا ہو کر ڈال، تو صرف اسی دنیا کی زندگی میں حکم چلا سکتا ہے④ ﴿۷۲﴾ یقیناً ہم ہمارے رب پر ایمان لائے؛ تاکہ وہ (اللہ تعالیٰ) ہمارے گناہوں کو معاف کر دے اور جو جادو تو نے ہم سے زبردستی کروایا (اللہ) اس کو بھی (معاف کر دیوے) اور اللہ ہی سب سے اچھے ہیں اور ہمیشہ باقی رہنے والے ہیں ﴿۷۳﴾ حقیقت میں جو شخص اپنے رب کے پاس مجرم ہو کر آئے گا تو اس (مجرم) کے لیے جہنم ہے، وہ (مجرم) اس میں نہ مرے گا نہ زندہ رہے گا⑤ ﴿۷۴﴾

---

① اونچی جگہ سے بھاگ بھی نہ سکے اور دوسروں کو نظر بھی آوے تو عبرت ہو۔ ② اللہ تعالیٰ کے ایک ہونے کی اور موسیٰ کی نبوت کی۔ ③ تجھ کو ہرگز زیادہ (بڑھا ہوا) نہیں سمجھیں گے۔ ④ دنیا کی زندگی میں ہی کچھ سزا دے سکتا ہے دوسرا تو کیا کر سکتا ہے؟ ابھی ایمان لانے والے نبی کی چند لمحات صحبت کی برکت سے کیسا مضبوط ایمان ہو گیا کہ جان دینے کے لیے تیار ہے ایمان چھوڑنے تیار نہیں۔ ⑤ اس تکلیف سے جینا موت سے بدتر ہوگا اس لیے وہ جینا زندگی کہلانے کے قابل نہ ہوگا۔

وَمَنْ يَّاْتِهٖ مُؤْمِنًا قَدْ عَمِلَ الصّٰلِحٰتِ فَاُولٰٓئِكَ لَهُمُ الدَّرَجٰتُ الْعُلٰى ۙ﴿٧٥﴾ جَنّٰتُ عَدْنٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ۭ وَذٰلِكَ جَزٰۗؤُا مَنْ تَزَكّٰى ﴿٧٦﴾

وَلَقَدْ اَوْحَيْنَآ اِلٰى مُوْسٰٓى ڏ اَنْ اَسْرِ بِعِبَادِيْ فَاضْرِبْ لَهُمْ طَرِيْقًا فِي الْبَحْرِ يَبَسًا ۙ لَّا تَخٰفُ دَرَكًا وَّلَا تَخْشٰى ﴿٧٧﴾ فَاَتْبَعَهُمْ فِرْعَوْنُ بِجُنُوْدِهٖ فَغَشِيَهُمْ مِّنَ الْيَمِّ مَا غَشِيَهُمْ ۭ﴿٧٨﴾ وَاَضَلَّ فِرْعَوْنُ قَوْمَهٗ وَمَا هَدٰى ﴿٧٩﴾ يٰبَنِيْٓ اِسْرَاۗءِيْلَ قَدْ اَنْجَيْنٰكُمْ مِّنْ عَدُوِّكُمْ وَوٰعَدْنٰكُمْ جَانِبَ الطُّوْرِ الْاَيْمَنَ وَنَزَّلْنَا عَلَيْكُمُ الْمَنَّ وَالسَّلْوٰى ﴿٨٠﴾ كُلُوْا مِنْ طَيِّبٰتِ مَا رَزَقْنٰكُمْ وَلَا تَطْغَوْا فِيْهِ فَيَحِلَّ عَلَيْكُمْ غَضَبِيْ ۚ وَمَنْ يَّحْلِلْ عَلَيْهِ غَضَبِيْ فَقَدْ هَوٰى ﴿٨١﴾

اور جو شخص اس (رب) کے پاس ایمان کے ساتھ آیا، اس نے نیک اعمال بھی کر رکھے ہیں تو ان کے لیے بڑے اونچے درجات ہوں گے ﴿۷۵﴾ ہمیشہ رہنے کے باغات ہیں، اس کے نیچے سے نہریں چلتی ہوں گی جن میں وہ ہمیشہ رہیں گے اور یہ اس آدمی کا بدلہ ہے جو (کفر سے) پاک رہا① ﴿۷۶﴾

اور پکی بات یہ ہے کہ ہم نے (وحی کے ذریعے) موسیٰ (علیہ السلام) کو حکم بھیجا یہ کہ تم میرے بندوں کو لے کر راتوں رات روانہ ہو جاؤ، سو (لاٹھی مار کر) تم ان کے لیے سمندر میں سوکھے راستے بنا دینا کہ نہ تم کو (دشمن کے) آ کر پکڑنے کا خطرہ ہو اور (ڈوبنے کا) ڈر (بھی) ہو ﴿۷۷﴾ سو فرعون نے اپنے لشکروں کو لے کر ان (بنی اسرائیل) کا پیچھا کیا، پھر دریا نے ان (فرعونیوں) کو جیسا (خوفناک طریقے سے) ڈھانکنا تھا ویسا ڈھانک ہی لیا② ﴿۷۸﴾ اور فرعون نے اپنی قوم کو گمراہ کر دیا اور (ان کو) صحیح راستہ نہیں دکھایا ﴿۷۹﴾ اے بنی اسرائیل! پکی بات یہ ہے کہ ہم نے تم کو تمھارے دشمن سے نجات دے دی اور طور پہاڑ کی داہنی جانب آنے کا تم سے وعدہ طے کر لیا③ اور ہم نے تم پر من اور سلویٰ اتارا ﴿۸۰﴾ جو پاکیزہ روزی ہم نے تم کو دی ہے اس میں سے تم کھاؤ اور اس (روزی) میں تم شرعی حد سے آگے مت نکلو④ ورنہ میرا غضب تم پر اترے گا اور جس پر میرا غضب اترا سو وہ تو ہلاکت میں گر کر ہی رہتا ہے ﴿۸۱﴾

---

① ”تزکیہ“ پر اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے۔ ② یعنی پانی کی موجوں نے ڈھانک کر غرق کر دیا۔ ③ یعنی تمھارے نبی حضرت موسیٰ علیہ السلام سے تمھارے فائدے کے لیے وعدہ طے کیا، وہاں بلا کر تورات کتاب دینی تھی۔ ④ (دوسرا ترجمہ) اور تم زیادتی مت کرو۔ (حرام طریقے سے روزی حاصل مت کرو اور خدا تعالیٰ کی دی ہوئی روزی کھا کر گناہ مت کرو)۔

وَإِنِّي لَغَفَّارٌ لِّمَن تَابَ وَآمَنَ وَعَمِلَ صَالِحًا ثُمَّ اهْتَدَىٰ ﴿٨٢﴾ وَمَا أَعْجَلَكَ عَن قَوْمِكَ يَا مُوسَىٰ ﴿٨٣﴾ قَالَ هُمْ أُولَاءِ عَلَىٰ أَثَرِي وَعَجِلْتُ إِلَيْكَ رَبِّ لِتَرْضَىٰ ﴿٨٤﴾ قَالَ فَإِنَّا قَدْ فَتَنَّا قَوْمَكَ مِن بَعْدِكَ وَأَضَلَّهُمُ السَّامِرِيُّ ﴿٨٥﴾ فَرَجَعَ مُوسَىٰ إِلَىٰ قَوْمِهِ غَضْبَانَ أَسِفًا ۚ قَالَ يَا قَوْمِ أَلَمْ يَعِدْكُمْ رَبُّكُمْ وَعْدًا حَسَنًا ۚ أَفَطَالَ عَلَيْكُمُ الْعَهْدُ أَمْ أَرَدتُّمْ أَن يَحِلَّ عَلَيْكُمْ غَضَبٌ مِّن رَّبِّكُمْ فَأَخْلَفْتُم مَّوْعِدِي ﴿٨٦﴾

اور یہ حقیقت ہے کہ جس (آدمی) نے توبہ کی اور ایمان لایا اور نیک کام کیے پھر سیدھے راستے پر قائم رہا تو میں اس کو بہت ہی بخشنے والا ہوں ﴿٨٢﴾ اور اے موسیٰ! اپنی قوم سے پہلے ہی (کس سبب سے) تم جلدی آ گئے؟ ﴿٨٣﴾ موسیٰ علیہ السلام نے کہا: وہ سب میرے پیچھے پیچھے ہی آ رہے ہیں اور میں تو آپ کے پاس اس لیے جلدی آ گیا تا کہ اے میرے رب! آپ (زیادہ) خوش ہو جائیں ﴿٨٤﴾ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ پھر ہم نے تمھارے آنے کے بعد تمھاری قوم کو ایک فتنے میں مبتلا کیا ہے اور ان کو سامری نے گمراہ کر دیا ﴿٨٥﴾ سو موسیٰ (علیہ السلام) غصے اور رنج میں بھرے ہوئے اپنی قوم کے پاس واپس لوٹے موسیٰ (علیہ السلام) نے کہا: اے میری قوم! کیا تم سے تمھارے رب نے ایک اچھا وعدہ نہیں کیا تھا①؟ تو کیا تم پر کوئی لمبی مدت گزر گئی تھی②؟ یا تم یہ چاہتے تھے کہ تمھارے رب کا تم پر غضب اترے اس لیے تم نے مجھ سے جو وعدہ کیا تھا اس کے خلاف کیا③ ﴿٨٦﴾

---

① اچھے وعدے سے مراد ہے اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایک جامع کتاب دی جائے گی جس پر عمل کر کے وہ دنیا و آخرت میں کامیاب ہوں گے، یا اللہ تعالیٰ کے نبی حضرت موسیٰ علیہ السلام کی اتباع کی برکت سے دنیا و آخرت میں کامیابی ملے گی۔

② یعنی حضرت موسیٰ علیہ السلام کوئی لمبے زمانے سے طور پہاڑ پر گئے نہیں تھے، بس ابھی چند روز پہلے ہی تو گئے اور وہاں قیام بھی مختصر وقت کے لیے تھا، پھر بھی تم نے بچھڑے کو معبود بنا ڈالا۔ نوٹ: اللہ تعالیٰ کے نیک بندوں سے جب کوئی قوم لمبے عرصے تک دور رہتی ہے تو رحمتوں اور برکتوں سے محروم ہو کر کسی دینی فتنے میں مبتلا ہو جانے کا قوی اندیشہ رہتا ہے۔

③ موسیٰ علیہ السلام جب طور پر تشریف لے گئے تو قوم نے وعدہ کیا تھا کہ آپ کے واپس آنے تک کوئی نیا کام نہیں کریں گے اور آپ کے نائب ہارون علیہ السلام کی اتباع کرتے رہیں گے اس وعدے کو انھوں نے پورا نہیں کیا، ہارون علیہ السلام کے سمجھانے کے باوجود بات نہیں مانی اور بچھڑے کی عبادت میں لگ گئے۔ سامری والے فتنہ کے دور میں بنی اسرائیل کی تین جماعت بن گئی: (١) توحید پر قائم رہنے والے (٢) بچھڑے کی پرستش کرنے والے لیکن ان کا یہ کہنا تھا کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام منع فرماوینگے تو ہم چھوڑ دینگے (٣) موسیٰ علیہ السلام منع فرماوے تو بھی بت پرستی نہ چھوڑنے کا عزم کرنے والے۔

قَالُوْا مَآ اَخْلَفْنَا مَوْعِدَكَ بِمَلْكِنَا وَلٰكِنَّا حُمِّلْنَآ اَوْزَارًا مِّنْ زِيْنَةِ الْقَوْمِ فَقَذَفْنٰهَا فَكَذٰلِكَ اَلْقَى السَّامِرِيُّ ۞ فَاَخْرَجَ لَهُمْ عِجْلًا جَسَدًا لَّهٗ خُوَارٌ فَقَالُوْا هٰذَآ اِلٰهُكُمْ وَاِلٰهُ مُوْسٰى فَنَسِيَ ۞ اَفَلَا يَرَوْنَ اَلَّا يَرْجِعُ اِلَيْهِمْ قَوْلًا ۙ وَّلَا يَمْلِكُ لَهُمْ ضَرًّا وَّلَا نَفْعًا ۞ وَلَقَدْ قَالَ لَهُمْ هٰرُوْنُ مِنْ قَبْلُ يٰقَوْمِ اِنَّمَا فُتِنْتُمْ بِهٖ ۚ وَاِنَّ رَبَّكُمُ الرَّحْمٰنُ فَاتَّبِعُوْنِيْ وَاَطِيْعُوْٓا اَمْرِيْ ۞ قَالُوْا لَنْ نَّبْرَحَ عَلَيْهِ عٰكِفِيْنَ حَتّٰى يَرْجِعَ اِلَيْنَا مُوْسٰى ۞

قوم کے لوگوں نے کہا: ہم نے اپنے اختیار سے آپ کے وعدے کی خلاف ورزی نہیں کی؛ بلکہ ہوا یہ کہ (قبطی) قوم کے زیورات کا بھاری بوجھ ہم پر لدا ہوا تھا، سو ہم نے ان (زیورات) کو ڈال دیا، پھر اسی طرح سامری نے (اس کے پاس جو کچھ تھا آگ میں) ڈال دیا ﴿۸۷﴾ سو اس (سامری) نے ان (لوگوں) کے سامنے ایک بچھڑا (زیور میں سے بنا کر) نکالا جو صرف ایک جسم تھا جس میں سے (بچھڑے جیسی) ایک آواز نکلتی تھی (یہ منظر دیکھ کر سامری کی بات ماننے والے، یعنی بچھڑے کی پوجا کرنے والے) لوگ کہنے لگے: یہ تمھارا معبود ہے اور موسیٰ کا معبود ہے، سو وہ (موسیٰ) بھول گئے① ﴿۸۸﴾ کیا وہ (گمراہ لوگ) اتنا بھی نہیں دیکھ رہے تھے کہ وہ (بچھڑا) ان کی کسی بات کا جواب نہیں دیتا تھا اور ان کے کسی نقصان کا اختیار نہیں رکھتا تھا اور نفع کا (اختیار) بھی نہیں (رکھتا تھا)② ﴿۸۹﴾

اور پکی بات یہ ہے کہ ہارون (علیہ السلام) نے پہلے ہی سے③ ان (بنی اسرائیل) کو کہہ دیا تھا کہ: اے میری قوم! تم اس (بچھڑے) کی وجہ سے فتنے (یعنی گمراہی) میں پڑ گئے ہو اور حقیقت میں تمھارا رب تو رحمٰن ہے، سو تم میری بات مانو اور میرے کہنے پر چلو ﴿۹۰﴾ وہ (بنو اسرائیل) کہنے لگے: جب تک موسیٰ واپس لوٹ کر ہمارے پاس نہ آ دیں ہم تو اس (بچھڑے) کی عبادت میں برابر لگے رہیں گے ﴿۹۱﴾

---

① اور طور پر خدا کی تلاش میں چلے گئے۔
② یعنی ان کو کوئی نقصان اور نفع نہیں پہنچا سکتا تھا۔
③ یعنی موسیٰ (علیہ السلام) کے لوٹ کر آنے سے پہلے۔

قَالَ يٰهٰرُوْنُ مَا مَنَعَكَ اِذْ رَاَيْتَهُمْ ضَلُّوْٓا ۙ﴿۹۲﴾ اَلَّا تَتَّبِعَنِ ؕ اَفَعَصَيْتَ اَمْرِيْ ﴿۹۳﴾ قَالَ يَبْنَؤُمَّ لَا تَاْخُذْ بِلِحْيَتِيْ وَلَا بِرَاْسِيْ ۚ اِنِّيْ خَشِيْتُ اَنْ تَقُوْلَ فَرَّقْتَ بَيْنَ بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ وَلَمْ تَرْقُبْ قَوْلِيْ ﴿۹۴﴾ قَالَ فَمَا خَطْبُكَ يٰسَامِرِيُّ ﴿۹۵﴾ قَالَ بَصُرْتُ بِمَا لَمْ يَبْصُرُوْا بِهٖ فَقَبَضْتُ قَبْضَةً مِّنْ اَثَرِ الرَّسُوْلِ فَنَبَذْتُهَا وَكَذٰلِكَ سَوَّلَتْ لِيْ نَفْسِيْ ﴿۹۶﴾

موسیٰ (علیہ السلام) نے (طور سے واپس آنے کے بعد) کہا: اے ہارون! جب تم نے ان کو دیکھا کہ وہ (بنی اسرائیل) گمراہ ہوگئے ہیں تو تم کو میری اتباع کرنے سے کس بات نے روکا؟① ﴿۹۲﴾ بھلا کیا تم نے میرے حکم کی خلاف ورزی کی؟ ﴿۹۳﴾ ہارون علیہ السلام نے کہا: اے میری ماں کے بیٹے! تو میری داڑھی اور میرا سر مت پکڑ، حقیقت میں میں اس بات سے ڈرا کہ تم یوں کہو گے کہ تم نے بنی اسرائیل کے درمیان پھوٹ ڈال دی اور میری بات کا لحاظ نہیں کیا② ﴿۹۴﴾ (بھائی ہارون کی طرف سے فارغ ہوکر) موسیٰ (علیہ السلام) نے کہا: اے سامری! تجھے کیا ہوا تھا؟③ ﴿۹۵﴾ سامری نے کہا: میں نے ایک ایسی چیز دیکھ لی تھی جس کو ان دوسروں نے نہیں دیکھا تھا④ تو میں نے رسول (یعنی فرشتے) کے نشانِ قدم سے ایک (خاک کی) مٹھی اٹھالی تھی⑤ اور میں نے اس کو ڈال دیا، اور (اس وقت) میرے دل نے ایسی ہی بات مجھے سمجھائی تھی ﴿۹۶﴾

---

① یعنی میرے پاس طور پر چلے آتے یا ان بچھڑے کی عبادت کرنے والوں سے جنگ کرتے۔

② (دوسرا ترجمہ) میری بات یاد نہیں رکھی۔ یعنی اگر طور پر آجاتا تو میرے ساتھ موحدین بھی آجاتے اور دو جماعت ہوجاتی اور مفسدین کو کھلا میدان مل جاتا۔

③ سامری: (۱) ملک شام میں سامرہ نام کا ایک مشہور قبیلہ تھا، اس کا یہ سردار تھا۔

(۲) فرعون کے خاندان کا قبطی آدمی تھا، حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پڑوس میں رہتا تھا، ظاہر میں ایمان لایا اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کے ساتھ چلا۔

(۳) ہندوستان کا ہندو تھا۔

(۴) فارس کرمان کا رہنے والا تھا، گائے اور اس کی نسل کی پوجا کرنے والی ایک قوم کا فرد تھا اس کا نام موسیٰ بن ظفر تھا۔

④ (دوسرا ترجمہ) مجھے ایک ایسی چیز سوجھی تھی جو دوسرے کو نہیں سوجھی تھی۔ ⑤ (دوسرا ترجمہ) ایک مٹھی بھر لی تھی۔

قَالَ فَاذْهَبْ فَإِنَّ لَكَ فِي الْحَيٰوةِ أَنْ تَقُوْلَ لَا مِسَاسَ ۪ وَإِنَّ لَكَ مَوْعِدًا لَّنْ تُخْلَفَهٗ ۚ
وَانْظُرْ إِلٰٓى إِلٰهِكَ الَّذِيْ ظَلْتَ عَلَيْهِ عَاكِفًا ؕ لَنُحَرِّقَنَّهٗ ثُمَّ لَنَنْسِفَنَّهٗ فِي الْيَمِّ نَسْفًا ۝
إِنَّمَآ إِلٰهُكُمُ اللّٰهُ الَّذِيْ لَآ إِلٰهَ إِلَّا هُوَ ؕ وَسِعَ كُلَّ شَيْءٍ عِلْمًا ۝ كَذٰلِكَ نَقُصُّ عَلَيْكَ مِنْ
أَنْۢبَآءِ مَا قَدْ سَبَقَ ۚ وَقَدْ اٰتَيْنٰكَ مِنْ لَّدُنَّا ذِكْرًا ۝ مَنْ أَعْرَضَ عَنْهُ فَإِنَّهٗ يَحْمِلُ يَوْمَ
الْقِيٰمَةِ وِزْرًا ۝ خٰلِدِيْنَ فِيْهِ ؕ وَسَآءَ لَهُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ حِمْلًا ۝ يَوْمَ يُنْفَخُ فِي الصُّوْرِ
وَنَحْشُرُ الْمُجْرِمِيْنَ يَوْمَئِذٍ زُرْقًا ۝

موسیٰ علیہ السلام نے کہا: (یہاں سے) دور چلا جا، اب تیری سزا یہ ہے کہ تو لوگوں سے زندگی بھر یہ کہتا پھرے گا کہ ''مجھے ہاتھ مت لگاؤ'' ① (اس کے علاوہ) اور تیرے لیے (اللہ تعالیٰ کے عذاب کا) ایک وعدہ مقرر ہے جس کا تجھ سے خلاف نہیں کیا جائے گا ② اور تو اپنے اس (جھوٹے) معبود کو دیکھ جس (کی پوجا کرنے) پر تو جم کر بیٹھا ہے، ضرور ہم اس کو جلا ہی ڈالیں گے، پھر ہم اس کی راکھ بکھیر کر دریا میں بہادیں گے ﴿٩٧﴾ حقیقت میں تمھارا معبود وہ اللہ ہے، جس کے سوا کوئی معبود نہیں ہے، اس کے علم میں ہر چیز سما گئی ہے ③ ﴿٩٨﴾ (جس طرح حضرت موسیٰ علیہ السلام کا واقعہ ہم نے سنایا) اسی طرح جو حالات پہلے گذر گئے ان میں سے کچھ واقعات ہم آپ کو سناتے ہیں اور پکی بات یہ ہے کہ ہم نے خاص اپنے پاس سے آپ کو نصیحت (کی کتاب قرآن) عطا کی ہے ﴿٩٩﴾ جو اس (نصیحت کی کتاب) سے منہ پھراتا ہے وہ قیامت کے دن بڑا بھاری بوجھ اٹھائے ہوئے ہوگا ﴿١٠٠﴾ اس (بوجھ کے عذاب) میں وہ ہمیشہ رہیں گے اور وہ بوجھ قیامت کے دن ان کے لیے بہت ہی برا ہوگا ﴿١٠١﴾ جس دن کہ صور پھونکا جائے گا اور ہم اس دن مجرموں کو اس حال میں جمع کریں گے کہ ان کی آنکھیں نیلی پڑی ہوں گی ④ ﴿١٠٢﴾

---

① لوگوں کی بھیڑ جمع کرنے کی سازش کی تھی اس پر عذاب الٹا آیا۔
② (دوسرا) جو تجھ سے ٹلنے والا نہیں ہے۔
③ (دوسرا ترجمہ) اس کا علم ہر چیز کا احاطہ کیے ہوئے ہے۔
④ (دوسرا ترجمہ) کہ مجرم لوگ نیلے پڑے ہوں گے۔ (یہ بدصورتی کی علامت ہے)

يَتَخَافَتُونَ بَيْنَهُمْ إِن لَّبِثْتُمْ إِلَّا عَشْرًا ۝ نَّحْنُ أَعْلَمُ بِمَا يَقُولُونَ إِذْ يَقُولُ أَمْثَلُهُمْ طَرِيقَةً إِن لَّبِثْتُمْ إِلَّا يَوْمًا ۝

وَيَسْأَلُونَكَ عَنِ الْجِبَالِ فَقُلْ يَنسِفُهَا رَبِّي نَسْفًا ۝ فَيَذَرُهَا قَاعًا صَفْصَفًا ۝ لَّا تَرَىٰ فِيهَا عِوَجًا وَلَا أَمْتًا ۝ يَوْمَئِذٍ يَتَّبِعُونَ الدَّاعِيَ لَا عِوَجَ لَهُ ۖ وَخَشَعَتِ الْأَصْوَاتُ لِلرَّحْمَٰنِ فَلَا تَسْمَعُ إِلَّا هَمْسًا ۝ يَوْمَئِذٍ لَّا تَنفَعُ الشَّفَاعَةُ إِلَّا مَنْ أَذِنَ لَهُ الرَّحْمَٰنُ وَرَضِيَ لَهُ قَوْلًا ۝ يَعْلَمُ مَا بَيْنَ أَيْدِيهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ وَلَا يُحِيطُونَ بِهِ عِلْمًا ۝

وہ چپکے چپکے آپس میں کہتے ہوں گے کہ: تم (دنیا یا قبر میں) دس دن سے زیادہ نہیں ٹھہرے ﴿١٠٣﴾ جس بات کو وہ کہتے ہیں ہم خوب اچھی طرح جانتے ہیں جب کہ ان میں سے بہترین رائے رکھنے والا ① وہ کہے گا کہ تم (دنیا یا قبر میں) ایک دن سے زیادہ نہیں ٹھہرے ﴿١٠٤﴾

اور یہ لوگ آپ سے پہاڑوں کے بارے میں سوال کرتے ہیں (کہ قیامت میں ان کا کیا حال ہوگا) تو تم (جواب میں) کہو کہ: میرے رب ان کو (ریزہ ریزہ کرکے) دھول کی طرح اڑا دیں گے ② ﴿١٠٥﴾ پھر اس (زمین) کو صاف (چٹیل) میدان بنا کر چھوڑ دیں گے ﴿١٠٦﴾ کہ تم کو اس میں کوئی موڑ بھی نظر نہ آئے گا اور نہ کوئی ٹیلہ نظر آئے گا ﴿١٠٧﴾ اس دن وہ (سب لوگ) ایک بلانے والے کے پیچھے چلے آویں گے، اس کے سامنے کوئی ٹیڑھا نہیں ہوگا ③ رحمٰن کے سامنے (اس کے ڈر سے) سب آوازیں دب جائیں گی چناں چہ ہلکی آواز ④ کے سوا کوئی آواز تم نہیں سن سکو گے ﴿١٠٨﴾ اس دن کسی کی سفارش کام نہیں آئے گی؛ مگر جس کو رحمٰن نے اجازت دی ہوگی اور اس کے بولنے پر وہ (اللہ تعالیٰ) راضی بھی ہو ﴿١٠٩﴾ وہ (اللہ تعالیٰ) لوگوں کی اگلی پچھلی باتوں کو جانتے ہیں اور لوگ ان کے علم کا احاطہ نہیں کر سکتے ﴿١١٠﴾

---

① (دوسرا ترجمہ) جب کہ ان میں سے جس کا طریقہ سب سے اچھا ہے۔

② (دوسرا ترجمہ) دھول (غبار) کی طرح اڑا کر کے بکھیر دیں گے۔

③ دنیا میں لوگ نبی کی دعوت پر ٹیڑھے چلتے تھے قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کی طرف سے بلایا جائے گا تو ٹیڑھے نہیں ہوں گے۔ ④ (دوسرا ترجمہ) کانا پھوسی۔ پاؤں کے چلنے کی آہٹ۔

وَعَنَتِ الْوُجُوْهُ لِلْحَيِّ الْقَيُّوْمِ ؕ وَقَدْ خَابَ مَنْ حَمَلَ ظُلْمًا ﴿۱۱۱﴾ وَمَنْ يَّعْمَلْ مِنَ الصّٰلِحٰتِ وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَلَا يَخٰفُ ظُلْمًا وَّلَا هَضْمًا ﴿۱۱۲﴾ وَكَذٰلِكَ اَنْزَلْنٰهُ قُرْاٰنًا عَرَبِيًّا وَّصَرَّفْنَا فِيْهِ مِنَ الْوَعِيْدِ لَعَلَّهُمْ يَتَّقُوْنَ اَوْ يُحْدِثُ لَهُمْ ذِكْرًا ﴿۱۱۳﴾ فَتَعٰلَى اللّٰهُ الْمَلِكُ الْحَقُّ ۚ وَلَا تَعْجَلْ بِالْقُرْاٰنِ مِنْ قَبْلِ اَنْ يُّقْضٰۤى اِلَيْكَ وَحْيُهٗ ؗ وَقُلْ رَّبِّ زِدْنِيْ عِلْمًا ﴿۱۱۴﴾ وَلَقَدْ عَهِدْنَاۤ اِلٰۤى اٰدَمَ مِنْ قَبْلُ فَنَسِيَ وَلَمْ نَجِدْ لَهٗ عَزْمًا ﴿۱۱۵﴾

ہمیشہ زندہ رہنے والے، سب (مخلوق) کو سنبھالنے والے (اللہ تعالیٰ) کے سامنے سب چہرے جھکے ہوں گے اور جو شخص ظلم (یعنی شرک، گناہ) کا بوجھ اٹھائے ہوئے ہوگا وہ ناکام ہوگا ﴿۱۱۱﴾ اور جس شخص نے بھی نیک کام کیے ہوں گے اور وہ مومن بھی ہو تو اس کو ظلم کا ڈر نہیں اور نہ نقصان پہنچنے کا ① ﴿۱۱۲﴾ اسی طرح ہم نے اس قرآن کو عربی زبان میں اتارا اور پھرا پھرا کر ہم نے اس میں ڈرانے کی باتیں بیان کیں ②؛ تاکہ وہ تقویٰ والے بن جائیں یا یہ (قرآن) ان (کے دلوں) میں سوچ سمجھ پیدا کرے ③ ﴿۱۱۳﴾ سو اونچی شان ہے اللہ تعالیٰ کی جو حقیقی بادشاہت کے مالک ہیں اور (جب قرآن نازل ہو رہا ہو تو) آپ پر اس کی وحی کے پورا ہونے سے پہلے قرآن (پڑھنے) میں تم جلدی نہ کیا کرو اور یہ دعا کرو کہ: اے میرے رب! آپ میرے علم میں زیادتی عطا فرمائیے ④ ﴿۱۱۴﴾ اور پکی بات یہ ہے کہ ہم نے اس سے (بہت زمانہ) پہلے آدم کو ایک بات کی تاکید کردی تھی، پھر وہ (آدم) بھول گئے اور ہم نے ان میں عزم نہیں پایا ⑤ ﴿۱۱۵﴾

---

① یعنی کوئی گناہ اس نے نہ کیا ہو اور اس کے اعمال نامے میں زیادہ لکھ دیا جاوے یا نیکی کوئی کم لکھی جاوے ایسا کچھ نہ ہوگا۔

② دوسرا ترجمہ:۔ اور اس میں ہم نے وعید بار بار بیان کی ہے۔ تیسرا ترجمہ:۔ مختلف طریقے سے ڈرانے کی باتیں بیان کی۔

③ یعنی انجام کی سوچ جو ہدایت کا ذریعہ بن جائے۔

④ جو علم آج تک حاصل ہوا وہ یاد رہے، جو علم آج تک حاصل نہ ہوا وہ حاصل ہو جائے اور صحیح سمجھ پیدا ہو جائے یہ سب چیزیں اس دعا میں ہے۔ نوٹ:۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی کو سوائے علم کے کسی چیز کی زیادتی کا سوال کرنے کا حکم نہیں دیا۔

⑤ دوسرا ترجمہ:۔ اور ہم نے ان میں ہمت نہیں پائی۔ نسیان غیر اختیاری چیز ہے، یہ واقعہ نبوت سے پہلے پیش آیا ہو یہ بھی ممکن ہے، نافرمانی پر ارادے سے حکم الٰہی کی خلاف ورزی نہیں کی۔

وَاِذْ قُلْنَا لِلْمَلٰٓئِكَةِ اسْجُدُوْا لِاٰدَمَ فَسَجَدُوْٓا اِلَّآ اِبْلِيْسَ ۭ اَبٰى ۝ فَقُلْنَا يٰٓاٰدَمُ اِنَّ هٰذَا عَدُوٌّ لَّكَ وَلِزَوْجِكَ فَلَا يُخْرِجَنَّكُمَا مِنَ الْجَنَّةِ فَتَشْقٰى ۝ اِنَّ لَكَ اَلَّا تَجُوْعَ فِيْهَا وَلَا تَعْرٰى ۝ وَاَنَّكَ لَا تَظْمَؤُا فِيْهَا وَلَا تَضْحٰى ۝ فَوَسْوَسَ اِلَيْهِ الشَّيْطٰنُ قَالَ يٰٓاٰدَمُ هَلْ اَدُلُّكَ عَلٰي شَجَرَةِ الْخُلْدِ وَمُلْكٍ لَّا يَبْلٰى ۝ فَاَكَلَا مِنْهَا فَبَدَتْ لَهُمَا سَوْاٰتُهُمَا وَطَفِقَا يَخْصِفٰنِ عَلَيْهِمَا مِنْ وَّرَقِ الْجَنَّةِ ۡ وَعَصٰٓى اٰدَمُ رَبَّهٗ فَغَوٰى ۝

اور (وہ وقت بھی یاد کرو) جب ہم نے فرشتوں کو کہا کہ: تم آدم کے سامنے سجدہ کرو تو ابلیس کے سوا سب (فرشتوں) نے سجدہ کیا، اس (ابلیس) نے (سجدہ کرنے سے) انکار کر دیا﴿۱۱۶﴾ سو ہم نے کہا کہ: اے آدم! یقین رکھو یہ (ابلیس) تمھارا اور تمھاری بیوی کا دشمن ہے، کہیں ایسا نہ ہو کہ تم دونوں کو جنت سے نکلوا دے، سو تم (محنت کر کے ضروریات پوری کرنے کی) مصیبت میں پڑ جاؤ①﴿۱۱۷﴾ یقینی بات ہے کہ اس (جنت) میں تمھارے لیے فائدہ یہ ہے کہ تم بھوکے بھی نہیں ہو گے② اور تم ننگے بھی نہیں ہو گے﴿۱۱۸﴾ اور یقینی بات ہے کہ اس (جنت) میں تم پیاسے بھی نہیں رہو گے اور دھوپ کی تکلیف بھی نہیں اٹھاؤ گے﴿۱۱۹﴾ پھر شیطان نے اس کے دل میں وسوسہ ڈالا، اس (شیطان) نے کہا: اے آدم! کیا میں تم کو بتاؤں ایسا درخت جس (کے کھانے) سے ہمیشہ کی زندگی اور ایسی بادشاہت جو کبھی پرانی نہ ہوئے وہ حاصل ہوتی ہے﴿۱۲۰﴾ سو دونوں (آدم اور حوا) نے اس (درخت) میں سے (کچھ) کھا لیا، اس پر ان دونوں کی شرم کی جگہ (یعنی ستر) ان کے سامنے کھل گئی اور دونوں جنت کے پتوں کو (ملا ملا کر) اپنے اوپر چپکانے لگے③ اور آدم نے اپنے رب کی کہی ہوئی بات کو ٹال دیا④، سو وہ (آدم علیہ السلام) غلطی میں پڑ گئے⑤﴿۱۲۱﴾

---

① واحد کا صیغہ بتا رہا ہے کہ ضروریات کے لیے کمائی کی ذمہ داری شوہر پر ہے۔

② جس بھوک سے تکلیف ہو یا کھانے میں تاخیر ہو وہ نہیں۔

③ جنت میں دو ہی میاں بیوی انسان ہے، پھر بھی اصل انسانی حیا و شرم دیکھو کہ ستر ڈھانپنے کے لیے پتے استعمال کیے، بلکہ "بےلباس" رہنا گوارا نہیں۔ ④ (دوسرا ترجمہ) اور آدم سے اپنے رب کا قصور ہو گیا۔

⑤ غیر ارادی خلاف ورزی کی وجہ سے زندگی تلخ ہو گئی۔ جنت کا عیش و آرام گیا۔

ثُمَّ اجْتَبٰهُ رَبُّهٗ فَتَابَ عَلَيْهِ وَهَدٰى ﴿۱۲۲﴾ قَالَ اهْبِطَا مِنْهَا جَمِيْعًا ۢ بَعْضُكُمْ لِبَعْضٍ عَدُوٌّ ۚ فَاِمَّا يَاْتِيَنَّكُمْ مِّنِّيْ هُدًى ۙ فَمَنِ اتَّبَعَ هُدَايَ فَلَا يَضِلُّ وَلَا يَشْقٰى ﴿۱۲۳﴾ وَمَنْ اَعْرَضَ عَنْ ذِكْرِيْ فَاِنَّ لَهٗ مَعِيْشَةً ضَنْكًا وَّنَحْشُرُهٗ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اَعْمٰى ﴿۱۲۴﴾ قَالَ رَبِّ لِمَ حَشَرْتَنِيْٓ اَعْمٰى وَقَدْ كُنْتُ بَصِيْرًا ﴿۱۲۵﴾ قَالَ كَذٰلِكَ اَتَتْكَ اٰيٰتُنَا فَنَسِيْتَهَا ۚ وَكَذٰلِكَ الْيَوْمَ تُنْسٰى ﴿۱۲۶﴾

پھر اس (آدم علیہ السلام) کو اس کے رب نے چن لیا①، سو اس (آدم علیہ السلام) کی توبہ قبول فرمالی اور اس (آدم علیہ السلام) کو صحیح راستے پر (ہمیشہ) قائم رکھا②﴿۱۲۲﴾ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: تم دونوں کے دونوں اس (جنت) سے نیچے (دنیا میں) اتر جاؤ③، تم آپس میں ایک دوسرے کے دشمن ہوگے④، سو اگر تمھارے پاس میری طرف سے کوئی ہدایت پہنچے سو جو آدمی میری ہدایت پر چلے گا وہ گمراہ بھی نہیں ہوگا اور وہ کسی تکلیف میں بھی نہیں پڑے گا﴿۱۲۳﴾ اور جو آدمی بھی میری نصیحت سے منہ پھرائے گا⑤ تو اس کو (دنیا اور قبر میں) بڑی تنگ زندگی ملے گی⑥ اور ہم اس کو قیامت کے دن اندھا کر کے اٹھائیں گے﴿۱۲۴﴾ تو وہ بولے گا: اے میرے رب! تو نے مجھ کو اندھا کر کے کیوں اٹھایا؟ حالاں کہ میں تو (دنیا میں) آنکھوں سے دیکھنے والا تھا﴿۱۲۵﴾ اللہ تعالیٰ فرمائیں گے: تو نے (دنیا میں) ایسا ہی کام کیا تھا، کہ ہماری آیتیں (دنیا میں) تیرے پاس پہنچی تھی⑦، سو تو ان (آیتوں) کو بھول گیا⑧ اور (جس طرح تو ان آیتوں کو بھول گیا) آج اسی طرح تجھے بھلا دیا جائے گا⑨﴿۱۲۶﴾

---

① (دوسرا ترجمہ) نواز دیا۔
② (دوسرا ترجمہ) آئندہ ایسی غلطی نہیں ہوئی۔ خوش نودی کے راستے پر قائم رکھا۔
③ حضرت آدم علیہ السلام، حضرت حوا اور ابلیس سب کو دنیا میں بھیج دیا گیا۔
④ انسان اور شیاطین میں اور انسانوں میں آپس میں دشمنی کا سلسلہ ہے۔
⑤ مراد دینی احکام سے منہ پھرانا ہے۔ اصل ذکر جس وقت اللہ تعالیٰ کا جو حکم ہے اس کو پورا کیا جاوے۔
⑥ عذاب قبر کی تنگی ہے اور دنیا میں قناعت سلب ہو جائے، حرص بڑھ جائے یہ بھی بڑا عذاب ہے۔
⑦ جیسا عمل ویسی سزا، دنیا میں احکام سے اندھے جیسا برتاؤ کیا تھا اس لیے آج یہ سزا ہے۔
⑧ (دوسرا ترجمہ) تو نے خیال نہیں کیا تھا۔
⑨ (دوسرا ترجمہ) تیرا خیال نہیں کیا جاسکےگا۔

وَكَذٰلِكَ نَجْزِيْ مَنْ اَسْرَفَ وَلَمْ يُؤْمِنْۢ بِاٰيٰتِ رَبِّهٖ ؕ وَلَعَذَابُ الْاٰخِرَةِ اَشَدُّ وَاَبْقٰى ﴿۱۲۷﴾ اَفَلَمْ يَهْدِ لَهُمْ كَمْ اَهْلَكْنَا قَبْلَهُمْ مِّنَ الْقُرُوْنِ يَمْشُوْنَ فِيْ مَسٰكِنِهِمْ ؕ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّاُولِي النُّهٰى ﴿۱۲۸﴾

وَلَوْلَا كَلِمَةٌ سَبَقَتْ مِنْ رَّبِّكَ لَكَانَ لِزَامًا وَّاَجَلٌ مُّسَمًّى ﴿۱۲۹﴾ فَاصْبِرْ عَلٰى مَا يَقُوْلُوْنَ وَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ قَبْلَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ وَقَبْلَ غُرُوْبِهَا ۚ وَمِنْ اٰنَآئِ الَّيْلِ فَسَبِّحْ وَاَطْرَافَ النَّهَارِ لَعَلَّكَ تَرْضٰى ﴿۱۳۰﴾ وَلَا تَمُدَّنَّ عَيْنَيْكَ اِلٰى مَا مَتَّعْنَا بِهٖۤ اَزْوَاجًا مِّنْهُمْ زَهْرَةَ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۙ لِنَفْتِنَهُمْ فِيْهِ ؕ

اور جو شخص بھی حد سے آگے نکل جاتا ہے اور اپنے رب کی آیتوں پر ایمان نہیں رکھتا ہے ہم اس کو اسی طرح سزا دیتے ہیں اور آخرت کا عذاب تو واقعی زیادہ سخت اور زیادہ دیر باقی رہنے والا ہے ﴿۱۲۷﴾ پھر کیا ان لوگوں کو اس بات سے بھی ہدایت حاصل نہیں ہوئی کہ ہم ان سے پہلے بہت ساری قوموں کو ہلاک کر چکے ہیں جن کے رہنے کے مکانات (یعنی بستیوں) میں یہ لوگ چلتے پھرتے ہیں①، یقیناً اس بات (یعنی پچھلی قوموں کی تباہی) میں عقل والوں کے لیے بڑی نشانیاں ہیں ﴿۱۲۸﴾

اور اگر تمھارے رب کی طرف سے ایک بات پہلے سے طے نہ ہوتی② اور (اس کے نتیجہ میں یہ عذاب کا) ایک وقت مقرر نہ ہوتا تو وہ (عذاب) ان پر چمٹ چکا ہوتا③ ﴿۱۲۹﴾ لہذا جو بات وہ (دشمن) کہتے ہیں اس پر تم صبر کرو اور سورج طلوع ہونے سے پہلے اور اس کے ڈوبنے سے پہلے اپنے رب کی حمد کے ساتھ تسبیح پڑھو اور رات کی کچھ گھڑیوں میں اور دن کے کناروں میں بھی سو تسبیح کرو؛ تا کہ (اس پر جو ثواب ملے) اس سے تم خوش ہو جاؤ ﴿۱۳۰﴾ اور ہم نے ان (کافروں) میں سے مختلف لوگوں کو دنیوی زندگی کی رونق کا جو سامان مزے اڑانے کے لیے دے رکھا ہے اس کی طرف آنکھیں اٹھا کر کے ہرگز مت دیکھو؛ تا کہ ہم ان کو اس میں آزمائیں،

---

① ملک شام جاتے ہوئے مکہ والوں کے راستے میں بعض ان قوموں کے مکانات آتے تھے۔ یا یہ مطلب کہ وہ قومیت سے کے دور میں خود اپنے مکانوں میں چلتی پھرتی تھی۔

② کہ عذاب میں تاخیر ہوگی۔ ③ (دوسرا ترجمہ) عذاب لازمی طور پر آ چکا ہوتا۔

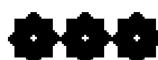
وَرِزْقُ رَبِّكَ خَيْرٌ وَّاَبْقٰى ۝ وَاْمُرْ اَهْلَكَ بِالصَّلٰوةِ وَاصْطَبِرْ عَلَيْهَا ۭ لَا نَسْــَٔــلُكَ رِزْقًا ۭ نَحْنُ نَرْزُقُكَ ۭ وَالْعَاقِبَةُ لِلتَّقْوٰى ۝ وَقَالُوْا لَوْلَا يَاْتِيْنَا بِاٰيَةٍ مِّنْ رَّبِّهٖ ۭ اَوَلَمْ تَاْتِهِمْ بَيِّنَةُ مَا فِي الصُّحُفِ الْاُوْلٰى ۝ وَلَوْ اَنَّآ اَهْلَكْنٰهُمْ بِعَذَابٍ مِّنْ قَبْلِهٖ لَقَالُوْا رَبَّنَا لَوْلَآ اَرْسَلْتَ اِلَيْنَا رَسُوْلًا فَنَتَّبِعَ اٰيٰتِكَ مِنْ قَبْلِ اَنْ نَّذِلَّ وَنَخْزٰى ۝ قُلْ كُلٌّ مُّتَرَبِّصٌ فَتَرَبَّصُوْا ۚ فَسَتَعْلَمُوْنَ مَنْ اَصْحٰبُ الصِّرَاطِ السَّوِيِّ وَمَنِ اهْتَدٰى ۝

اور تمھارے رب کا (دیا ہوا) رزق بہت اچھا اور سب سے زیادہ باقی رہنے والا ہے ﴿۱۳۱﴾ اور تم اپنے گھر والوں کو (بھی) نماز کا حکم کرو اور خود بھی اس (نماز) کے پابند رہو، ہم تم سے روزی نہیں مانگتے ① روزی تو ہم ہی آپ کو دیا کرتے ہیں اور بہترین انجام تقویٰ (والوں) ہی کا ہے ﴿۱۳۲﴾ اور یہ (کافر) کہنے لگے یہ (رسول) ہمارے پاس اپنے رب کی طرف سے (اپنی نبوت پر) کوئی نشانی کیوں نہیں لے آتے؟ کیا ان لوگوں کے پاس پچھلے (آسمانی) صحیفوں کے مضامین کی گواہی نہیں پہنچ گئی؟ ② ﴿۱۳۳﴾ اور اگر اس (قرآن کے اتارنے) سے پہلے ہم ان کو کسی عذاب میں ہلاک کر دیتے تو یہ لوگ (اس وقت یوں) کہتے کہ: اے ہمارے رب! آپ نے ہمارے پاس کوئی رسول کیوں نہیں بھیجا تھا کہ ہم ذلیل و رسوا ہونے سے پہلے تیرے احکام پر چلتے ﴿۱۳۴﴾ (اے نبی!) تم کہو: ہر ایک انتظار کر رہا ہے، سو تم بھی (اللہ تعالیٰ کے فیصلے کا) انتظار کرو، اب عنقریب تم کو پتہ چل جائے گا کہ سیدھے راستے والے لوگ کون ہیں اور ہدایت پانے والے لوگ کون ہیں ﴿۱۳۵﴾

---

① ہم تم سے روزی کموانا نہیں چاہتے۔

② پچھلے تمام آسمانی صحیفوں میں نبی کریم ﷺ اور قرآن کی بشارت موجود ہے اور خود حضور ﷺ نے اور قرآن نے پچھلی آسمانی کتابوں کو سچا بتایا ہے۔ (دوسرا ترجمہ) کیا ان لوگوں کے پاس پچھلی (آسمانی) کتابوں میں کی روشن دلیل نہیں آچکی۔



سورۃ الأنبیاء

(المکیۃ)

اٰیاتھا: ۱۱۲۔ رکوعاتھا: ۷۔

یہ سورت مکی ہے، اس میں ایک سو بارہ (۱۱۲) آیتیں ہیں۔ سورۂ حم سجدہ یا سورۂ ابراہیم کے بعد اور سورۂ نحل سے پہلے اکہتر (۷۱) یا تہتر (۷۳) نمبر پر نازل ہوئی۔

یہ اللہ کی طرف سے نازل ہونے والی وہ پہلی سورت ہے جس میں سولہ (۱۶) انبیائے کرامؑ کا تذکرہ ہیں، اگرچہ سورۂ انعام میں اٹھارہ (۱۸) نبیوں کا تذکرہ ہے، لیکن اس کا نزول بعد میں ہوا۔

ترمذی کی ایک حدیث میں ہے کہ مچھلی کے پیٹ میں حضرت ذوالنون یونس علیہ السلام کی دعا یہ تھی "لَا اِلٰهَ اِلَّاۤ اَنْتَ سُبْحٰنَكَ ۖ اِنِّیْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ"

جو اس سورت میں آیت نمبر ستاسی (۸۷) ہے۔

جو مسلمان بندہ بھی اس کے ذریعے سے کبھی بھی اللہ سے دعا کرے گا اس کی دعا قبول کرلی جائے گی۔

اس میں "اِنِّیْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ" انسان کے اپنے مجرم ہونے کا اعتراف ہے اور وہی دعا بھی ہے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

اِقْتَرَبَ لِلنَّاسِ حِسَابُهُمْ وَهُمْ فِيْ غَفْلَةٍ مُّعْرِضُوْنَ ۝١ مَا يَاْتِيْهِمْ مِّنْ ذِكْرٍ مِّنْ رَّبِّهِمْ مُّحْدَثٍ اِلَّا اسْتَمَعُوْهُ وَهُمْ يَلْعَبُوْنَ ۝٢ لَاهِيَةً قُلُوْبُهُمْ ۭ وَاَسَرُّوا النَّجْوَى ۖ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا ۖ هَلْ هٰذَآ اِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ ۚ اَفَتَاْتُوْنَ السِّحْرَ وَاَنْتُمْ تُبْصِرُوْنَ ۝٣ قٰلَ رَبِّيْ يَعْلَمُ الْقَوْلَ فِي السَّمَاۗءِ وَالْاَرْضِ ۡ وَهُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ۝٤

اللہ تعالیٰ کے نام سے (میں شروع کرتا ہوں) جن کی رحمت سب کے لیے ہے، جو بہت زیادہ رحم کرنے والے ہیں۔

لوگوں کے لیے ان کا حساب (کا وقت) ① نزدیک آگیا اور وہ تو غفلت کی حالت میں منہ پھرائے ہوئے ہیں ﴿۱﴾ ان (لوگوں) کے پاس نصیحت کی کوئی بھی نئی بات ان کے رب کی طرف سے آتی ہے تو وہ اس کو کھیلتے ہوئے سنتے ہیں ② ﴿۲﴾ ان کے دل تو کھیل میں لگے ہوئے ہیں ③ اور وہ ظالم چپکے چپکے ایک دوسرے کے کان میں ④ باتیں کرتے ہیں کہ یہ (محمد) تم جیسا ہی ایک (معمولی) انسان ہے پھر کیوں تم لوگ آنکھوں سے دیکھتے ہوئے بھی (ان کے) جادو میں پھنس جاتے ہو ⑤ ﴿۳﴾ رسول نے کہا: جو بات آسمانوں اور زمین میں کہی جاتی ہے میرے رب اس کو جانتے ہیں ⑥ اور وہ (اللہ تعالیٰ) تو سب چیزوں کو سننے والے اور ہر چیز کو جاننے والے ہیں ﴿۴﴾

---

① موت کا وقت یا قیامت کا وقت مراد ہے۔

② (دوسرا ترجمہ) مذاق بنا کر وہ سنتے ہیں۔

③ (دوسرا ترجمہ) فضول چیزوں میں ان کے دل مشغول ہیں (قرآن مجید کو پورے دھیان سے سننا ایمان کا تقاضا ہے)۔

④ اسلام کو مٹانے کی خفیہ سازش کرنا۔

⑤ (دوسرا ترجمہ) کیا پھر بھی تم جادو کی بات سننے کے لیے (ان کے پاس) جاؤ گے؟ حالاں کہ تم (اس بات کو) اچھی طرح جانتے ہو۔

نوٹ:۔ نبی وحی کے ذریعہ ان کی خفیہ باتیں بتا دیوے تو اس کو وہ سحر کہتے ہیں۔

⑥ چھپ کر کوئی بات کہی جائے تو بھی اللہ تعالیٰ اس کو جانتے ہیں۔

بَلْ قَالُوْٓا اَضْغَاثُ اَحْلَامٍۢ بَلِ افْتَرٰىهُ بَلْ هُوَ شَاعِرٌ ۚۖ فَلْيَاْتِنَا بِاٰيَةٍ كَمَآ اُرْسِلَ
الْاَوَّلُوْنَ ۝٥ مَآ اٰمَنَتْ قَبْلَهُمْ مِّنْ قَرْيَةٍ اَهْلَكْنٰهَا ۚ اَفَهُمْ يُؤْمِنُوْنَ ۝٦ وَمَآ اَرْسَلْنَا
قَبْلَكَ اِلَّا رِجَالًا نُّوْحِيْٓ اِلَيْهِمْ فَسْـَٔلُوْٓا اَهْلَ الذِّكْرِ اِنْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ ۝٧ وَمَا جَعَلْنٰهُمْ
جَسَدًا لَّا يَاْكُلُوْنَ الطَّعَامَ وَمَا كَانُوْا خٰلِدِيْنَ ۝٨ ثُمَّ صَدَقْنٰهُمُ الْوَعْدَ فَاَنْجَيْنٰهُمْ وَمَنْ
نَّشَاۤءُ وَاَهْلَكْنَا الْمُسْرِفِيْنَ ۝٩ لَقَدْ اَنْزَلْنَآ اِلَيْكُمْ كِتٰبًا فِيْهِ ذِكْرُكُمْ ۗ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ۝١٠

بلکہ (ظالموں نے تو) یہ بھی کہا (یہ قرآن) پریشان کرنے والے خوابوں (خیالات) کا مجموعہ ہے[١]؛ بلکہ اس (قرآن) کو اس (محمد) نے (خود) گھڑ لیا ہے؛ بلکہ وہ (محمد) شاعر ہے، سو جیسے پچھلے پیغمبر (نشانی کے ساتھ) بھیجے گئے ایسے ہی ہمارے پاس کوئی (بڑی) نشانی وہ (محمد) لاوے ﴿٥﴾ (حالاں کہ) جس بستی (کے لوگوں) کو ہم نے ان سے پہلے ہلاک کیا وہ ایمان نہیں لائی تو کیا یہ لوگ (اپنی مانگی ہوئی نشانی کو دیکھنے کے بعد) ایمان لائیں گے؟ ﴿٦﴾ اور ہم نے آپ سے پہلے مردوں ہی کو رسول بنا کر بھیجا جن کی طرف ہم وحی اتارتے تھے (تو اب کافروں سے کہو) اگر تم خود (اس بات کو) جانتے نہیں ہو تو نصیحت کا علم رکھنے والوں سے پوچھ لو[٢] ﴿٧﴾ اور ہم نے ان (رسولوں) کو ایسا جسم بنا کر پیدا نہیں کیا کہ وہ کھانا ہی نہ کھاتے ہوں اور وہ ایسے بھی نہیں تھے کہ (دنیا میں) ہمیشہ رہنے والے ہوں ﴿٨﴾ پھر ان (رسولوں) سے جو وعدہ ہم نے کیا تھا وہ سچا کر کے دکھلا دیا[٣]، پھر ہم نے ان (رسولوں) کو اور (رسولوں کے سوا) جن کو ہم نے چاہا ان سب کو (عذاب سے) بچا لیا اور جو لوگ حد سے باہر نکلتے تھے ان سب کو ہم نے ہلاک کر دیا ﴿٩﴾ پکی بات یہ ہے کہ ہم نے تمھارے پاس ایسی کتاب اتاری ہے جس میں تمھارے لیے (کافی) نصیحت ہے[٤] کیا پھر بھی تم (اتنی بات) سوچتے نہیں ہو؟ ﴿١٠﴾

---

[١] یعنی قرآن تو ایسے خوابوں کا مجموعہ ہے جن میں کسی طرح کا جوڑ نہ ہو۔

[٢] مراد خاص اہل کتاب علما یا تمام ہی اہل کتاب، آیت سے عمومی مضمون بھی نکلتا ہے کہ دین کی جو بات ہم نہیں جانتے، جاننے والوں سے پوچھ لیں۔ [٣] یعنی پورا کر کے دکھلایا۔

[٤] (دوسرا ترجمہ) جس میں تمھارا تذکرہ ہے (یعنی عربی زبان میں قرآن کے نزول کی وجہ سے رہتی دنیا تک سارے عالم میں عربوں کا ذکرِ خیر ہے، عربوں کی شہرت ہے اور عربی میں قرآن اترنا عربوں کی فضیلت اور شرافت ہے)

وَكَمْ قَصَمْنَا مِن قَرْيَةٍ كَانَتْ ظَالِمَةً وَأَنشَأْنَا بَعْدَهَا قَوْمًا آخَرِينَ ﴿١١﴾ فَلَمَّا أَحَسُّوا بَأْسَنَا إِذَا هُم مِّنْهَا يَرْكُضُونَ ﴿١٢﴾ لَا تَرْكُضُوا وَارْجِعُوا إِلَىٰ مَا أُتْرِفْتُمْ فِيهِ وَمَسَاكِنِكُمْ لَعَلَّكُمْ تُسْأَلُونَ ﴿١٣﴾ قَالُوا يَا وَيْلَنَا إِنَّا كُنَّا ظَالِمِينَ ﴿١٤﴾ فَمَا زَالَت تِّلْكَ دَعْوَاهُمْ حَتَّىٰ جَعَلْنَاهُمْ حَصِيدًا خَامِدِينَ ﴿١٥﴾ وَمَا خَلَقْنَا السَّمَاءَ وَالْأَرْضَ وَمَا بَيْنَهُمَا لَاعِبِينَ ﴿١٦﴾ لَوْ أَرَدْنَا أَن نَّتَّخِذَ لَهْوًا لَّاتَّخَذْنَاهُ مِن لَّدُنَّا إِن كُنَّا فَاعِلِينَ ﴿١٧﴾

اور کتنی بستیاں جن کے رہنے والے لوگ ظالم تھے ہم نے ان کو پیس ڈالا(١) اور ان (بستیوں کو تباہ کرنے) کے بعد ہم نے دوسری قوموں کو پیدا کیا ﴿۱۱﴾ سو جب انھوں نے ہمارے عذاب کی آہٹ محسوس کی(٢) تب وہ اس (بستی) سے (نکل کر) بھاگنے لگے ﴿۱۲﴾ (ان کو کہا گیا) بھاگو مت اور عیش کے سامان کی طرف جو تم کو دیا گیا تھا اور تمھارے اپنے مکان کی طرف واپس چلے جاؤ(٣)؛ تاکہ تم سے سوال کیا جائے(٤) ﴿۱۳﴾ (جواب میں) وہ لوگ کہنے لگے: ہائے افسوس! یقینی بات ہے کہ ہم ہی ظالم تھے ﴿۱۴﴾ ان کی یہی پکار برابر جاری رہی(٥)، یہاں تک کہ ہم نے ان کو کٹی ہوئی کھیتی، بجھی ہوئی آگ (کی طرح فنا) کر کے رکھ دیا ﴿۱۵﴾ اور آسمان اور زمین اور جو کچھ ان دونوں کے درمیان میں ہے ہم نے اس لیے نہیں پیدا کیا کہ ہم کوئی کھیل کرنا چاہتے ہوں(٦) ﴿۱۶﴾ اگر ہم کو کھیل ہی بنانا ہوتا تو ہم اپنے پاس کی چیزوں میں سے ہی کھیل بناتے اگر ہم کو ایسا ہی کرنا ہوتا ﴿۱۷﴾

---

(١) (دوسرا ترجمہ) تباہ کر ڈالا۔

(٢) (دوسرا ترجمہ) سو جب انھوں نے ہمارے عذاب کو آتا دیکھا۔

(٣) (دوسرا ترجمہ) جن جگہوں میں تم لوگ عیش کرتے تھے اور تمھارے مکانوں کی طرف واپس چلے جاؤ۔

(٤) تم قوم کے بڑے سمجھے جاتے تھے اور مشکلات میں لوگ تم سے مشورے طلب کرتے تھے اب اس بڑے عذاب کی مصیبت کے وقت بھاگنے کے بجائے گھروں میں رہو؛ تاکہ لوگ تم سے مشکل کا حل دریافت کرنے آویں، یہ تعریض ہے کہ "تمھارا سامان، مکان جس پر تم کو ناز تھا اب وہ کچھ نہ رہا، کسی دوست کا نام ونشان نہ رہا۔ (دوسرا مطلب: تمھارے نوکر چاکر، خدام تمھاری چاہتوں کے بارے میں دریافت کرسکیں اس لیے گھروں میں رہو)

(٥) (دوسرا ترجمہ) ان کا یہی شور وغل برابر چالو رہا (تیسرا) سو ان کی یہی فریاد برابر جاری رہی۔

(٦) "لعب" وہ کام جس سے کوئی صحیح مقصد متعلق نہ ہو۔

بَلْ نَقْذِفُ بِالْحَقِّ عَلَى الْبَاطِلِ فَيَدْمَغُهُ فَإِذَا هُوَ زَاهِقٌ ۚ وَلَكُمُ الْوَيْلُ مِمَّا تَصِفُونَ ﴿١٨﴾ وَلَهُ مَنْ فِي السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ ۚ وَمَنْ عِنْدَهُ لَا يَسْتَكْبِرُونَ عَنْ عِبَادَتِهِ وَلَا يَسْتَحْسِرُونَ ﴿١٩﴾ يُسَبِّحُونَ اللَّيْلَ وَالنَّهَارَ لَا يَفْتُرُونَ ﴿٢٠﴾ أَمِ اتَّخَذُوا آلِهَةً مِنَ الْأَرْضِ هُمْ يُنْشِرُونَ ﴿٢١﴾ لَوْ كَانَ فِيهِمَا آلِهَةٌ إِلَّا اللَّهُ لَفَسَدَتَا ۚ فَسُبْحَانَ اللَّهِ رَبِّ الْعَرْشِ عَمَّا يَصِفُونَ ﴿٢٢﴾ لَا يُسْأَلُ عَمَّا يَفْعَلُ وَهُمْ يُسْأَلُونَ ﴿٢٣﴾ أَمِ اتَّخَذُوا مِنْ دُونِهِ آلِهَةً ۖ قُلْ هَاتُوا بُرْهَانَكُمْ ۖ

بلکہ ہم حق کو باطل پر پھینک مارتے ہیں، سو وہ (حق) اس (باطل) کا سر پھوڑ ڈالتا ہے تب وہ (باطل) ایک دم ملیا میٹ ہوجاتا ہے اور جو (بے بنیاد) باتیں (اللہ تعالیٰ کے لیے) تم بناتے ہو اس سے تمہارے لیے بڑی خرابی ہے ﴿۱۸﴾ اور آسمانوں اور زمین میں جو لوگ بھی ہیں وہ اسی (اللہ تعالیٰ) کی ملکیت میں ہیں اور جو (فرشتے) اس (اللہ تعالیٰ) کے پاس ہوتے ہیں وہ اس (اللہ تعالیٰ) کی عبادت سے تکبر نہیں کرتے ① اور وہ تھکتے بھی نہیں ہیں ﴿۱۹﴾ وہ (فرشتے) رات اور دن (اللہ تعالیٰ کی) تسبیح پڑھتے رہتے ہیں، وہ (فرشتے کسی بھی وقت) سست نہیں پڑتے ہیں ② ﴿۲۰﴾ کیا ان لوگوں نے زمین میں (نئے) معبود بنا لیے ہیں کہ وہ (معبود مُردوں کو) زندہ کر کے اٹھا سکتے ہیں؟ ﴿۲۱﴾ اگر ان (یعنی زمین اور آسمان) میں اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی دوسرے معبود ہوتے تو وہ دونوں (یعنی آسمان اور زمین) تباہ ہوجاتے ③ سو عرش کے رب اللہ تعالیٰ ان چیزوں سے بالکل پاک ہیں جو یہ لوگ (اس اللہ تعالیٰ کے لیے شرک) بیان کرتے ہیں ﴿۲۲﴾ (اور) وہ (اللہ تعالیٰ) جو کچھ کرتے ہیں ان سے اس کا کوئی سوال نہیں ہوگا اور ان سب (انسان اور جنات) سے (جو وہ کام کرتے ہیں اس کے بارے میں) سوال کیا جائے گا ﴿۲۳﴾ کیا ان کافروں نے اس (اللہ تعالیٰ) کو چھوڑ کر دوسرے معبود بنا رکھے ہیں؟ تم (ان سے) کہو کہ تم اپنی دلیل (شرک پر) لاؤ،

---

① (دوسرا ترجمہ) عار نہیں کرتے۔
② (دوسرا ترجمہ) وہ (فرشتے) تھکتے بھی نہیں ہیں۔
③ (دوسرا ترجمہ) آسمان اور زمین (دونوں کا نظام) درہم برہم ہوجائے (تیسرا) آسمان اور زمین دونوں خراب ہوجاتے۔

هٰذَا ذِكْرُ مَنْ مَّعِيَ وَذِكْرُ مَنْ قَبْلِيْ ؕ بَلْ اَكْثَرُهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ۙ الْحَقَّ فَهُمْ مُّعْرِضُوْنَ ﴿۲۴﴾ وَمَآ اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ مِنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا نُوْحِيْٓ اِلَيْهِ اَنَّهٗ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنَا فَاعْبُدُوْنِ ﴿۲۵﴾ وَقَالُوا اتَّخَذَ الرَّحْمٰنُ وَلَدًا سُبْحٰنَهٗ ؕ بَلْ عِبَادٌ مُّكْرَمُوْنَ ﴿۲۶﴾ لَا يَسْبِقُوْنَهٗ بِالْقَوْلِ وَهُمْ بِاَمْرِهٖ يَعْمَلُوْنَ ﴿۲۷﴾ يَعْلَمُ مَا بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ وَلَا يَشْفَعُوْنَ ۙ اِلَّا لِمَنِ ارْتَضٰى وَهُمْ مِّنْ خَشْيَتِهٖ مُشْفِقُوْنَ ﴿۲۸﴾

یہی (توحید کی) بات میرے ساتھ والوں کی کتاب (قرآن) میں موجود ہے اور یہی (توحید کی) بات مجھ سے پہلے والوں کی کتاب (تورات وانجیل) میں موجود ہے① حقیقت بات یہ ہے کہ ان میں کے اکثر لوگ حق کو سمجھتے ہی نہیں ہیں، سو وہ (حق بات کو) ٹالتے ہیں②﴿۲۴﴾ اور تم سے پہلے کوئی رسول ہم نے ایسا نہیں بھیجا جس پر ہم نے یہ وحی نازل نہ کی ہو کہ میرے سوا کوئی معبود نہیں ہے، سو تم میری عبادت کیا کرو﴿۲۵﴾ اور وہ (کافر) کہنے لگے کہ: رحمٰن تو (فرشتے کی شکل میں بھی) اولاد رکھتا ہے، وہ (اللہ تعالیٰ) تو پاک ہیں؛ بلکہ وہ (فرشتے) تو عزت والے بندے ہیں﴿۲۶﴾ (اور) وہ (فرشتے) اس (اللہ تعالیٰ) سے آگے بڑھ کر کوئی بات نہیں بول سکتے اور وہ (فرشتے) اس (اللہ تعالیٰ) کے حکم کے مطابق ہی عمل کرتے ہیں﴿۲۷﴾ وہ (اللہ تعالیٰ) ان (فرشتوں) کی اگلی پچھلی باتوں کو جانتے ہیں اور وہ (فرشتے) کسی کی سفارش نہیں کر سکتے؛ الا یہ کہ جس کے لیے اس (اللہ تعالیٰ) کی مرضی ہو③ اور وہ سب (فرشتے) اس (اللہ تعالیٰ) کی ہیبت سے④ ڈرتے رہتے ہیں﴿۲۸﴾

---

① (دوسرا ترجمہ) یہ قرآن (بھی موجود) ہے جس میں میرے ساتھ والوں کے لیے نصیحت ہے (اور تورات وانجیل بھی موجود ہے) جس میں مجھ سے پہلے لوگوں کے لیے نصیحت تھی (تیسرا ترجمہ) یہ (قرآن) نصیحت ہے میرے ساتھ والوں کے لیے اور جو لوگ مجھ سے بھی پہلے سے چلے آرہے ہیں (یہود ونصاریٰ) کے لیے بھی نصیحت ہے (چوتھا ترجمہ) اس قرآن میں میرے ساتھ والوں کا بھی ذکر (تذکرہ) ہے اور مجھ سے پہلے لوگوں کا بھی ذکر (تذکرہ) ہے۔
خلاصۂ مطلب: قرآن اور سابقہ آسمانی کتابیں چاہے وہ محرف ہوں ان میں کہیں بھی شرک کا مضمون نہیں ہے، یہ قرآن اس امت کے لیے دعوت ہے تو ساتھ میں سابقہ نبیوں کے واقعات کے محفوظ رہنے کا بھی ذریعہ ہے۔
② (دوسرا ترجمہ) سو وہ (حق بات سے) منہ پھراتے ہیں۔
③ اس کی سفارش کریں گے۔ ④ دوسرا ترجمہ: خوف سے۔

وَمَنْ يَّقُلْ مِنْهُمْ اِنِّيْٓ اِلٰهٌ مِّنْ دُوْنِهٖ فَذٰلِكَ نَجْزِيْهِ جَهَنَّمَ ۭ كَذٰلِكَ نَجْزِي الظّٰلِمِيْنَ ۝
اَوَلَمْ يَرَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اَنَّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ كَانَتَا رَتْقًا فَفَتَقْنٰهُمَا ۭ وَجَعَلْنَا
مِنَ الْمَاۗءِ كُلَّ شَيْءٍ حَيٍّ ۭ اَفَلَا يُؤْمِنُوْنَ ۝ وَجَعَلْنَا فِي الْاَرْضِ رَوَاسِيَ اَنْ تَمِيْدَ بِهِمْ ۠ وَجَعَلْنَا
فِيْهَا فِجَاجًا سُبُلًا لَّعَلَّهُمْ يَهْتَدُوْنَ ۝ وَجَعَلْنَا السَّمَاۗءَ سَقْفًا مَّحْفُوْظًا ښ وَّهُمْ عَنْ اٰيٰتِهَا
مُعْرِضُوْنَ ۝ وَهُوَ الَّذِيْ خَلَقَ الَّيْلَ وَالنَّهَارَ وَالشَّمْسَ وَالْقَمَرَ ۭ كُلٌّ فِيْ فَلَكٍ يَّسْبَحُوْنَ ۝
وَمَا جَعَلْنَا لِبَشَرٍ مِّنْ قَبْلِكَ الْخُلْدَ ۭ اَفَا۟ىِٕنْ مِّتَّ فَهُمُ الْخٰلِدُوْنَ ۝ كُلُّ نَفْسٍ ذَاۗىِٕقَةُ الْمَوْتِ ۭ

اور (بالفرض) ان (فرشتوں) میں سے کوئی یوں کہہ دے کہ اس (اللہ تعالیٰ) کے سوا میں معبود ہوں تو ہم اس کو جہنم کی سزا دیں گے، ایسے ظالموں کو ہم اسی طرح سزا دیا کرتے ہیں ﴿۲۹﴾

کیا ان کافروں کو یہ بات معلوم نہیں کہ آسمان اور زمین یقیناً بند تھے، پھر ہم نے ان دونوں کو (اپنی قدرت سے) کھول دیا اور ہم نے پانی سے ہر جاندار چیز پیدا کی، کیا پھر بھی وہ لوگ ایمان نہیں لاتے؟ ﴿۳۰﴾ اور ہم نے زمین میں بھاری بھاری پہاڑ کے بوجھ بنا دیے؛ تا کہ وہ (زمین) ان (لوگوں) کو لے کر ہلنے نہ لگے① اور ہم نے اس (زمین) میں چوڑے چوڑے راستے بنائے؛ تا کہ وہ (لوگ) منزل تک پہنچ سکیں② ﴿۳۱﴾ اور ہم نے آسمان کو (ہر طرح سے) محفوظ چھت بنایا③ اور وہ لوگ اس کی آیتوں سے منہ پھراتے ہیں ﴿۳۲﴾ اور وہی (اللہ تعالیٰ) ہے جس نے رات اور دن اور سورج اور چاند بنائے، یہ سب کے سب اپنے (خاص) دائرے میں تیرتے ہیں ﴿۳۳﴾ (اے نبی!) ہم نے تم سے پہلے کسی بھی بشر کے لیے ہمیشہ زندہ رہنا طے نہیں کیا، پھر اگر تمہارا انتقال ہوگیا تو کیا یہ (مخالفین) ہمیشہ جیتے رہیں گے؟ ﴿۳۴﴾ ہر نفس موت کا مزہ چکھنے والا ہے④

---

① (دوسرا ترجمہ) جھک نہ پڑے۔

② (دوسرا ترجمہ) تا کہ (چوڑے راستے والی نعمت میں غور کر کے توحید کی) ہدایت پائے۔

③ یعنی ٹوٹتا نہیں اور شیطان گھس سکتے نہیں۔

④ خاص تکلیف محسوس ہونا مراد ہے روح کو اپنی سواری بدن کو چھوڑنا پڑتا ہے اس کی وجہ سے تکلیف ہوتی ہے۔

وَنَبْلُوكُم بِالشَّرِّ وَالْخَيْرِ فِتْنَةً ۖ وَإِلَيْنَا تُرْجَعُونَ ۝ وَإِذَا رَآكَ الَّذِينَ كَفَرُوا إِن يَتَّخِذُونَكَ إِلَّا هُزُوًا أَهَٰذَا الَّذِي يَذْكُرُ آلِهَتَكُمْ وَهُم بِذِكْرِ الرَّحْمَٰنِ هُمْ كَافِرُونَ ۝ خُلِقَ الْإِنسَانُ مِنْ عَجَلٍ ۚ سَأُرِيكُمْ آيَاتِي فَلَا تَسْتَعْجِلُونِ ۝ وَيَقُولُونَ مَتَىٰ هَٰذَا الْوَعْدُ إِن كُنتُمْ صَادِقِينَ ۝ لَوْ يَعْلَمُ الَّذِينَ كَفَرُوا حِينَ لَا يَكُفُّونَ عَن وُجُوهِهِمُ النَّارَ وَلَا عَن ظُهُورِهِمْ وَلَا هُمْ يُنصَرُونَ ۝ بَلْ تَأْتِيهِم بَغْتَةً فَتَبْهَتُهُمْ فَلَا يَسْتَطِيعُونَ رَدَّهَا وَلَا هُمْ يُنظَرُونَ ۝

اور ہم تم کو آزمانے کے لیے بری بھلی ① حالت میں مبتلا کرتے ہیں اور تم سب ہماری طرف ہی لوٹا کر لائے جاؤ گے ﴿۳۵﴾ اور یہ کافر لوگ جہاں کہیں بھی تم کو دیکھتے ہیں تو ان کا یہی کام ہوتا ہے کہ وہ تمہارا مذاق اڑانے لگتے ہیں (اور وہ یوں کہتے ہیں) کیا یہ وہی آدمی ہے جو تمہارے معبودوں کا نام (برائی سے) لیا کرتا ہے؛ حالاں کہ وہ (کافر) تو رحمٰن کے نام کا انکار کرتے ہیں ﴿۳۶﴾ انسان جلد بازی کی عادت لے کر بنایا گیا ہے ②، عنقریب میں تم کو میری نشانیاں ③ دکھاتا ہوں، لہٰذا تم مجھ سے (اس کے مانگنے میں) جلدی مت کرو ﴿۳۷﴾ اور وہ (کافر) لوگ کہنے لگے کہ: (اے مسلمانو!) اگر تم سچے ہو تو (بتاؤ) یہ (عذاب کا) وعدہ کب پورا ہوگا؟ ﴿۳۸﴾ کاش ان کافروں کو اس وقت کا پتہ چل جاتا جب کہ وہ (کافر جہنم کی) آگ کو نہ اپنے چہروں سے اور نہ اپنی پیٹھوں سے روک سکیں گے اور ان کو کوئی مدد نہیں پہنچے گی ﴿۳۹﴾ بلکہ وہ (آگ) اچانک ان پر آپڑے گی، سو وہ (آگ) ان کے ہوش و حواس اڑا دے گی، سو وہ (کافر لوگ) اس (آگ) کو (پیچھے) پھر انہیں سکیں گے ④ اور ان (کافروں) کو مہلت بھی نہیں دی جائے گی ﴿۴۰﴾

---

① شر سے مراد ہر خلاف طبع چیز اور خیر سے ہر مرغوب طبع چیز۔

② (دوسرا ترجمہ) انسان جلد بازی کے مزاج کا پیدا کیا گیا۔ (کسی چیز کو اس کے وقت سے پہلے طلب کر لینا انسانی کمزوری ہے۔ کوئی چیز کسی میں کثرت سے پائی جاوے تو اس کے لیے بھی یہ تعبیر استعمال ہوتی ہے۔ نوٹ: بعض اہل علم نے ''عجل'' کا معنیٰ ''کیچڑ، گیلی مٹی'' سے کیا ہے۔

③ نبوت کی سچائی کے معجزات یا کافروں کی سزا۔

④ (دوسرا ترجمہ) پھر اس آگ کو ہٹانے کی ان کو قدرت نہیں ہوگی۔

وَلَقَدِ اسْتُهْزِئَ بِرُسُلٍ مِّنْ قَبْلِكَ فَحَاقَ بِالَّذِيْنَ سَخِرُوْا مِنْهُمْ مَّا كَانُوْا بِهٖ يَسْتَهْزِءُوْنَ ﴿٤١﴾ قُلْ مَنْ يَّكْلَؤُكُمْ بِالَّيْلِ وَالنَّهَارِ مِنَ الرَّحْمٰنِ ؕ بَلْ هُمْ عَنْ ذِكْرِ رَبِّهِمْ مُّعْرِضُوْنَ ﴿٤٢﴾ اَمْ لَهُمْ اٰلِهَةٌ تَمْنَعُهُمْ مِّنْ دُوْنِنَا ؕ لَا يَسْتَطِيْعُوْنَ نَصْرَ اَنْفُسِهِمْ وَلَا هُمْ مِّنَّا يُصْحَبُوْنَ ﴿٤٣﴾ بَلْ مَتَّعْنَا هٰۤؤُلَاۤءِ وَاٰبَآءَهُمْ حَتّٰى طَالَ عَلَيْهِمُ الْعُمُرُ ؕ اَفَلَا يَرَوْنَ اَنَّا نَاْتِى الْاَرْضَ نَنْقُصُهَا مِنْ اَطْرَافِهَا ؕ اَفَهُمُ الْغٰلِبُوْنَ ﴿٤٤﴾ قُلْ اِنَّمَاۤ اُنْذِرُكُمْ بِالْوَحْىِ ۖ وَلَا يَسْمَعُ الصُّمُّ الدُّعَاۤءَ اِذَا مَا يُنْذَرُوْنَ ﴿٤٥﴾

اور (اے نبی!) پکی بات یہ ہے کہ تم سے پہلے بہت سارے رسولوں کا مذاق اڑایا گیا، سو مذاق اڑانے والوں کو اسی عذاب نے آ کر گھیر لیا جس کا وہ لوگ مذاق اڑایا کرتے تھے ﴿۴۱﴾

تم کہو: رات اور دن میں رحمن (کے عذاب) سے تم کو کون بچاتا ہے؟ بلکہ بات یہ ہے کہ یہ لوگ اپنے رب کے ذکر سے منہ پھراتے ہیں ﴿۴۲﴾ کیا ہمارے سوا ان کے کچھ معبود ہیں جو ان کو بچاتے ہوں؟ (بلکہ) وہ (بت) تو خود اپنی مدد کرنے کی بھی طاقت نہیں رکھتے اور کوئی ہمارے مقابلے میں ان کا ساتھ نہیں دے سکتا ﴿۴۳﴾ بلکہ (ہمارا سلوک یہ ہے کہ) ہم نے ان (کافروں) کو اور ان کے باپ داداؤں کو (مزے اڑانے کا) سامان دیا، یہاں تک کہ (اسی عیش میں) ان پر لمبی زندگی گذر گئی (اب ایک چوکنا ہونے کی بات سنو!) کیا وہ لوگ اس بات کو نہیں دیکھتے کہ ہم ان (کافروں) کی زمین کو (مسلمانوں کی فتوحات کے ذریعے) مختلف کناروں سے گھٹاتے چلے جا رہے ہیں؟ پھر کیا (ایسے حالات میں بھی) وہ (مسلمانوں پر) غالب آجائیں گے؟ ﴿۴۴﴾ تم کہو: میں تو تم کو صرف وحی کے ذریعے[1] ڈراتا ہوں اور بہرے لوگوں[2] کی حالت یہ ہے کہ جب ان کو ڈرایا جاتا ہے تو وہ کسی کی پکار نہیں سنتے ﴿۴۵﴾

---

[1] (دوسرا ترجمہ) وحی کے مطابق۔

[2] مراد کافر ہے۔

وَلَئِنۡ مَّسَّتۡهُمۡ نَفۡحَةٌ مِّنۡ عَذَابِ رَبِّكَ لَيَقُوۡلُنَّ يٰوَيۡلَنَاۤ اِنَّا كُنَّا ظٰلِمِيۡنَ۝ وَنَضَعُ الۡمَوَازِيۡنَ الۡقِسۡطَ لِيَوۡمِ الۡقِيٰمَةِ فَلَا تُظۡلَمُ نَفۡسٌ شَيۡـًٔا ؕ وَاِنۡ كَانَ مِثۡقَالَ حَبَّةٍ مِّنۡ خَرۡدَلٍ اَتَيۡنَا بِهَا ؕ وَكَفٰى بِنَا حٰسِبِيۡنَ۝ وَلَقَدۡ اٰتَيۡنَا مُوۡسٰى وَهٰرُوۡنَ الۡفُرۡقَانَ وَضِيَآءً وَّذِكۡرًا لِّلۡمُتَّقِيۡنَ۝ الَّذِيۡنَ يَخۡشَوۡنَ رَبَّهُمۡ بِالۡغَيۡبِ وَهُمۡ مِّنَ السَّاعَةِ مُشۡفِقُوۡنَ۝ وَهٰذَا ذِكۡرٌ مُّبٰرَكٌ اَنۡزَلۡنٰهُ ؕ اَفَاَنۡتُمۡ لَهٗ مُنۡكِرُوۡنَ۝

وَلَقَدۡ اٰتَيۡنَاۤ اِبۡرٰهِيۡمَ رُشۡدَهٗ مِنۡ قَبۡلُ وَكُنَّا بِهٖ عٰلِمِيۡنَ۝

اور تمھارے رب کے عذاب کا ذرا سا جھونکا① بھی اگر ان کو لگ جائے تو وہ ضرور یہ بات کہنے لگتے ہیں: ہائے افسوس!② ہم ہی تو گنہگار تھے ﴿۴۶﴾ اور قیامت کے دن ہم انصاف کی ترازوئیں قائم کریں گے، سو کسی شخص پر ذرہ بھی ظلم نہیں کیا جائے گا اور اگر رائی کے دانے کے برابر بھی کوئی عمل ہوگا تو ہم اس کو (وہاں) سامنے لاویں گے اور حساب لینے کے لیے ہم کافی ہیں ﴿۴۷﴾ اور پکی بات یہ ہے ہم نے موسیٰ اور ہارون کو (حق و باطل میں) فیصلہ کرنے والی اور روشنی والی اور تقویٰ والوں کے لیے نصیحت سے بھری (تورات) کتاب دی ﴿۴۸﴾ یہ وہ لوگ ہیں جو دیکھے بغیر (بھی) اپنے رب سے ڈرتے ہیں اور وہ لوگ قیامت (کی گھڑی) سے گھبراتے رہتے ہیں③ ﴿۴۹﴾ اور یہ (قرآن تو) برکتوں والی نصیحت ہے اس کو ہم نے تو اتارا ہے، کیا پھر بھی تم اس (کو ماننے) سے انکار کرتے ہو؟④ ﴿۵۰﴾

اور پکی بات یہ ہے کہ ہم نے ابراہیم (علیہ السلام) کو پہلے ہی سے⑤ اس کی سمجھ بوجھ دی تھی اور ہم ان (کے حالات اور صلاحیت) کو اچھی طرح جانتے تھے ﴿۵۱﴾

① آیت میں مبالغہ ہے کہ پورا اور بڑا عذاب تو در کنار عذاب کی ذرا سی لپیٹ بھی چھو جاوے گی تو موت کو پکاریں گے اور گناہ کا اقرار کرلیں گے۔② (دوسرا ترجمہ) ہائے ہماری بربادی!۔

③ (دوسرا ترجمہ) خطرہ رکھتے ہیں۔④ یعنی ماننے سے انکار مت کرو، مان لو۔

⑤ [۱] یعنی بچپن ہی سے جوانی سے پہلے۔ یعنی توحید اور نیک راستے کی۔

[۲] حضرت موسیٰ (علیہ السلام) اور حضرت محمد (ﷺ) کے دنیا میں آنے سے پہلے۔

إِذْ قَالَ لِأَبِيهِ وَقَوْمِهِ مَا هَٰذِهِ التَّمَاثِيلُ الَّتِي أَنتُمْ لَهَا عَاكِفُونَ ۝ قَالُوا وَجَدْنَا آبَاءَنَا لَهَا عَابِدِينَ ۝ قَالَ لَقَدْ كُنتُمْ أَنتُمْ وَآبَاؤُكُمْ فِي ضَلَالٍ مُّبِينٍ ۝ قَالُوا أَجِئْتَنَا بِالْحَقِّ أَمْ أَنتَ مِنَ اللَّاعِبِينَ ۝ قَالَ بَل رَّبُّكُمْ رَبُّ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ الَّذِي فَطَرَهُنَّ وَأَنَا عَلَىٰ ذَٰلِكُم مِّنَ الشَّاهِدِينَ ۝ وَتَاللَّهِ لَأَكِيدَنَّ أَصْنَامَكُم بَعْدَ أَن تُوَلُّوا مُدْبِرِينَ ۝ فَجَعَلَهُمْ جُذَاذًا إِلَّا كَبِيرًا لَّهُمْ لَعَلَّهُمْ إِلَيْهِ يَرْجِعُونَ ۝

(اور اس وقت کو یاد کرو) جب ابراہیم علیہ السلام نے اپنے ابا اور اپنی قوم سے کہا: یہ کیسی مورتیاں ہیں کہ تم (ہر وقت) ان کے پاس جم کر بیٹھے رہتے ہو؟① ﴿٥٢﴾ وہ (ابا اور قوم کے لوگ) کہنے لگے: ہم نے ہمارے باپ داداؤں کو ان کی پوجا کرتے ہوئے پایا ﴿٥٣﴾ ابراہیم علیہ السلام نے کہا کہ: پکی بات تو یہ ہے کہ تم اور تمھارے باپ دادا کھلی گمراہی میں پڑے ہوئے ہو ﴿٥٤﴾ تو وہ (قوم کے) لوگ کہنے لگے: کیا تم ہمارے پاس کوئی سچی بات لائے ہو یا تم کھیل (مذاق) کرتے ہو؟② ﴿٥٥﴾ ابراہیم علیہ السلام نے کہا (یہ کوئی مذاق کی بات نہیں ہے) بلکہ تمھارے رب وہ ہیں جو آسمانوں اور زمین کے رب ہیں جس نے ان سب کو③ پیدا کیا اور میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں④ ﴿٥٦﴾ اور اللہ تعالیٰ کی قسم! جب تم (ان کے پاس سے) پیٹھ پھرا کر چلے جاؤ گے تب میں تمھارے بتوں کے بارے میں ضرور چال چلوں گا⑤ ﴿٥٧﴾ سو ابراہیم علیہ السلام نے ان کے بڑے بت کے سوا باقی سب کے ٹکڑے ٹکڑے کر دیے؛ تاکہ وہ اس (بڑے بت) کی طرف رجوع کریں⑥ ﴿٥٨﴾

---

① (دوسرا ترجمہ) تم اس کے پاس مجاور بن کر بیٹھے رہتے ہو

② یعنی تم صرف ٹائم پاس کرتے ہو۔

③ تمام مخلوق جس میں بت بھی شامل ہے۔

④ (دوسرا ترجمہ) میں اس بات کا قائل ہوں۔

⑤ (دوسرا ترجمہ) میں تمھارے بتوں کی گت بناؤں گا (جس سے ان کی حقیقت کھل جائے گی)۔

⑥ (دوسرا ترجمہ) تاکہ ان (حضرت ابراہیم علیہ السلام) کی طرف (حقیقت معلوم کرنے کے لیے) رجوع کریں (تیسرا) تاکہ وہ اس (حضرت ابراہیم علیہ السلام کے رب) کی طرف لوٹ آویں۔

قَالُوْا مَنْ فَعَلَ هٰذَا بِاٰلِهَتِنَآ اِنَّهٗ لَمِنَ الظّٰلِمِيْنَ ﴿۵۹﴾ قَالُوْا سَمِعْنَا فَتًى يَّذْكُرُهُمْ يُقَالُ لَهٗٓ
اِبْرٰهِيْمُ ﴿۶۰﴾ قَالُوْا فَاْتُوْا بِهٖ عَلٰٓى اَعْيُنِ النَّاسِ لَعَلَّهُمْ يَشْهَدُوْنَ ﴿۶۱﴾ قَالُوْٓا ءَاَنْتَ فَعَلْتَ
هٰذَا بِاٰلِهَتِنَا يٰٓاِبْرٰهِيْمُ ﴿۶۲﴾ قَالَ بَلْ فَعَلَهٗ ۖ كَبِيْرُهُمْ هٰذَا فَسْـَٔلُوْهُمْ اِنْ كَانُوْا يَنْطِقُوْنَ ﴿۶۳﴾
فَرَجَعُوْٓا اِلٰٓى اَنْفُسِهِمْ فَقَالُوْٓا اِنَّكُمْ اَنْتُمُ الظّٰلِمُوْنَ ﴿۶۴﴾ ثُمَّ نُكِسُوْا عَلٰى رُءُوْسِهِمْ ۚ لَقَدْ
عَلِمْتَ مَا هٰٓؤُلَآءِ يَنْطِقُوْنَ ﴿۶۵﴾

وہ (لوگ) کہنے لگے ①: ہمارے بتوں کے ساتھ یہ (توڑ پھوڑ کا) کام کس نے کیا؟ یقیناً وہ تو کوئی بڑا ہی ظالم ہے ② ﴿۵۹﴾ لوگوں نے کہا ③: ہم نے ایک نوجوان ④ کو جس کو ابراہیم کہا جاتا ہے ان (بتوں) کے بارے میں کچھ (برا) کہتے ہوئے سنا ہے ⑤ ﴿۶۰﴾ وہ (لوگ) کہنے لگے: تو اس کو لوگوں کے سامنے لاؤ؛ تاکہ سب لوگ (اس کے اقرار کے) گواہ بن جائیں ⑥ ﴿۶۱﴾ وہ (لوگ) کہنے لگے ⑦: اے ابراہیم! کیا ہمارے معبودوں کے ساتھ یہ (توڑ پھوڑ کا) کام تم نے کیا ہے؟ ﴿۶۲﴾ ابراہیم ؑ نے کہا: بلکہ یہ کام تو ان کے اس بڑے سردار نے کیا ہے، اگر یہ بت بول سکتے ہوں تو ان ہی سے پوچھ لو ﴿۶۳﴾ سو وہ (مشرک لوگ) اپنے ہی دل دل میں سوچنے لگے، پھر (اپنے دل میں) کہنے لگے کہ: یقینی بات ہے کہ تم خود ہی ظالم ہو ﴿۶۴﴾ پھر ان مشرکوں نے (شرم کے مارے) اپنے سروں کو جھکا لیا ⑧ (ابراہیم ؑ سے کہا) تم کو تو یہ بات اچھی طرح معلوم ہی ہے کہ یہ بت تو کچھ بولتے نہیں ہیں ﴿۶۵﴾

---

① میلے سے واپسی پر بتوں کی ایسی حالت دیکھ کر۔ ② (دوسرا ترجمہ) یقیناً وہ تو (بڑے) ظالموں میں سے ہیں۔

③ جن لوگوں کو پہلے مناظرے کی خبر تھی ان لوگوں نے یا "تاللہ لاکیدن اصنامکم" والی بات جنھوں نے سنی تھی انھوں نے۔ ④ شرک کو ہاتھ سے روکنے کا نوجوانوں میں جذبہ ہونا چاہیے۔

⑤ (دوسرا ترجمہ) ایک نوجوان کو ہم نے سنا ہے وہ ان بتوں کے بارے میں (بری) باتیں کہتا ہے اس کو ابراہیم کہتے ہیں۔

⑥ (دوسرا ترجمہ) تاکہ سب لوگ دیکھ لیویں۔ یعنی اتنی بڑی ہمت جس شخص نے کی اس کو ذرا دیکھیں تو صحیح۔

⑦ جب حضرت ابراہیم ؑ کو لوگوں کے سامنے لایا گیا تب۔

⑧ ایک مطلب یہ بھی ہے کہ حضرت ابراہیم ؑ کی تقریر سن کر بتوں کا عاجز ہونا سمجھ میں آ گیا قریب تھا کہ حق قبول کر لیوے، لیکن ان کی کھوپڑی الٹ دی گئی جس کی وجہ سے کفر کی طرف پلٹ گئے۔

قَالَ اَفَتَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مَا لَا يَنْفَعُكُمْ شَيْـًٔا وَّلَا يَضُرُّكُمْ ۝ اُفٍّ لَّكُمْ وَلِمَا تَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ ؕ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ۝ قَالُوْا حَرِّقُوْهُ وَانْصُرُوْۤا اٰلِهَتَكُمْ اِنْ كُنْتُمْ فٰعِلِيْنَ ۝ قُلْنَا يٰنَارُ كُوْنِيْ بَرْدًا وَّسَلٰمًا عَلٰۤى اِبْرٰهِيْمَ ۝ وَاَرَادُوْا بِهٖ كَيْدًا فَجَعَلْنٰهُمُ الْاَخْسَرِيْنَ ۝ وَنَجَّيْنٰهُ وَلُوْطًا اِلَى الْاَرْضِ الَّتِيْ بٰرَكْنَا فِيْهَا لِلْعٰلَمِيْنَ ۝ وَوَهَبْنَا لَهٗۤ اِسْحٰقَ ؕ وَيَعْقُوْبَ نَافِلَةً ؕ وَكُلًّا جَعَلْنَا صٰلِحِيْنَ ۝ وَجَعَلْنٰهُمْ اَىِٕمَّةً يَّهْدُوْنَ بِاَمْرِنَا

ابراہیم (علیہ السلام) نے کہا کہ: کیا پھر تم اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر ایسی چیز کی عبادت کرتے ہو جو تم کو کچھ بھی نفع نہ دیوے اور تم کو نقصان نہ دیوے ﴿٦٦﴾ میں تو تم سے بھی اور اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر جن کی تم عبادت کرتے ہو ان سے (بھی) دور (بیزار) ہوں①، کیا بھلا (اتنی بات بھی) تم سمجھتے نہیں ہو؟ ﴿٦٧﴾ ان لوگوں نے کہا کہ: تم اس (ابراہیم) کو آگ میں جلا دو اور تم اپنے معبودوں کی مدد کرو اگر تم کو کچھ کرنا ہی ہے تو② ﴿٦٨﴾ ہم نے حکم دیا کہ: اے آگ! تو ابراہیم (علیہ السلام) کے لیے ٹھنڈی اور سلامتی والی ہو جا ﴿٦٩﴾ انھوں نے ان (ابراہیم علیہ السلام) کے ساتھ برائی کا ارادہ کیا تھا، سو ہم نے ان کو پوری طرح ناکام کر ڈالا ﴿٧٠﴾ اور ہم ان (ابراہیم علیہ السلام) کو اور لوط (علیہ السلام) کو بچا کر اس زمین (یعنی ملکِ شام) کی طرف لے گئے جس میں ہم نے تمام جہان والوں کے لیے برکت رکھی تھی③ ﴿٧١﴾ اور ہم نے ان (ابراہیم علیہ السلام) کو اسحاق (جیسا بیٹا) اور یعقوب (جیسا پوتا) انعام کے طور پر دیا اور ہم نے ہر ایک کو نیک بنایا ﴿٧٢﴾ اور ہم نے ان کو امام بنا دیا جو ہمارے حکم کے مطابق لوگوں کی رہنمائی کرتے تھے،

---

①(دوسرا ترجمہ) تف ہے تم پر بھی اور جن کی تم اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر عبادت کرتے ہو ان پر بھی۔

②(دوسرا ترجمہ) لوگوں نے (آپس میں ایک دوسرے سے کہا) اگر تم کو کچھ کرنا ہی ہے تو ابراہیم کو آگ میں جلا دو اور تمہارے معبودوں کی مدد کرو (تیسرا) اپنے معبودوں کا (ابراہیم سے) بدلہ لو۔

③(دوسرا ترجمہ) اور ہم نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو اور لوط علیہ السلام کو ایسے ملک (شام) کی طرف بھیج کر (کافروں کی شرارت سے) بچایا جس میں ہم نے تمام جہاں والوں کے لیے برکت رکھی۔

وَاَوْحَيْنَاۤ اِلَيْهِمْ فِعْلَ الْخَيْرٰتِ وَاِقَامَ الصَّلٰوةِ وَاِيْتَآءَ الزَّكٰوةِ ۚ وَكَانُوْا لَنَا عٰبِدِيْنَ ۝ وَلُوْطًا اٰتَيْنٰهُ حُكْمًا وَّعِلْمًا وَّنَجَّيْنٰهُ مِنَ الْقَرْيَةِ الَّتِيْ كَانَتْ تَّعْمَلُ الْخَبٰٓئِثَ ؕ اِنَّهُمْ كَانُوْا قَوْمَ سَوْءٍ فٰسِقِيْنَ ۝ وَاَدْخَلْنٰهُ فِيْ رَحْمَتِنَا ؕ اِنَّهٗ مِنَ الصّٰلِحِيْنَ ۝

وَنُوْحًا اِذْ نَادٰى مِنْ قَبْلُ فَاسْتَجَبْنَا لَهٗ فَنَجَّيْنٰهُ وَاَهْلَهٗ مِنَ الْكَرْبِ الْعَظِيْمِ ۝ وَنَصَرْنٰهُ مِنَ الْقَوْمِ الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا ؕ اِنَّهُمْ كَانُوْا قَوْمَ سَوْءٍ فَاَغْرَقْنٰهُمْ اَجْمَعِيْنَ ۝ وَدَاوٗدَ وَسُلَيْمٰنَ اِذْ يَحْكُمٰنِ فِي الْحَرْثِ اِذْ نَفَشَتْ فِيْهِ غَنَمُ الْقَوْمِ ۚ وَكُنَّا لِحُكْمِهِمْ شٰهِدِيْنَ ۝

اور وحی کے ذریعہ نیکیوں کے کام کرنے کی اور نماز قائم کرنے کی اور زکوۃ دینے کی ہم نے ان کو تاکید کردی تھی① اور وہ ہماری عبادت میں لگے رہتے تھے ﴿۷۳﴾ اور لوط (علیہ السلام) کو ہم نے حکمت (نبوت) اور علم دیا اور جس بستی کے لوگ گندے کام کرتے تھے اس سے ہم نے ان (لوط علیہ السلام) کو نجات دے دی، یقینا وہ برائی والی نافرمان قوم تھی ﴿۷۴﴾ اور ہم نے ان (لوط علیہ السلام) کو ہماری رحمت میں داخل کردیا، یقیناً وہ نیک بندوں میں سے تھے ﴿۷۵﴾

اور نوح (علیہ السلام) کو بھی (یاد کرو) جب کہ انھوں نے اس سے پہلے② دعا کی تھی، سو ہم نے ان (نوح علیہ السلام) کی دعا قبول کرلی، سو ہم نے ان (نوح علیہ السلام) کو اور ان (نوح علیہ السلام) کے ماننے والوں کو (عذاب کی) بھاری مصیبت سے نجات دی ﴿۷۶﴾ اور جس قوم نے ہماری آیتوں کو جھٹلایا تھا اس کے مقابلے میں ہم نے ان (نوح علیہ السلام) کی مدد کی، یقیناً وہ برے لوگ تھے، سو ہم نے ان سب کو ڈبو دیا ﴿۷۷﴾ اور داؤد اور سلیمان (علیہما السلام) کو③ جب کہ وہ دونوں ایک کھیتی کے جھگڑے میں فیصلہ کر رہے تھے، جب کہ قوم کی بکریاں رات کے وقت اس (کھیت) میں گھس گئی تھیں اور ان لوگوں کا فیصلہ ہمارے سامنے تھا④ ﴿۷۸﴾

---

① (دوسرا ترجمہ) اور نیکیوں کے کام کرنے کا اور نماز قائم کرنے کا اور زکوۃ دینے کا ہم نے ان کو حکم بھیجا تھا۔
② حضرت ابراہیم علیہ السلام کے زمانہ سے پہلے۔③ علم وحکمت عطا کیا تھا۔
④ (دوسرا ترجمہ) ان لوگوں کے بارے میں جو فیصلہ ہوا ہم خود اس کو دیکھ رہے تھے۔

فَفَهَّمْنٰهَا سُلَيْمٰنَ ۚ وَكُلًّا اٰتَيْنَا حُكْمًا وَّعِلْمًا ۫ وَّسَخَّرْنَا مَعَ دَاوٗدَ الْجِبَالَ يُسَبِّحْنَ وَالطَّيْرَ ؕ وَكُنَّا فٰعِلِيْنَ ﴿۷۹﴾ وَعَلَّمْنٰهُ صَنْعَةَ لَبُوْسٍ لَّكُمْ لِتُحْصِنَكُمْ مِّنْۢ بَاْسِكُمْ ۚ فَهَلْ اَنْتُمْ شٰكِرُوْنَ ﴿۸۰﴾ وَلِسُلَيْمٰنَ الرِّيْحَ عَاصِفَةً تَجْرِيْ بِاَمْرِهٖۤ اِلَى الْاَرْضِ الَّتِيْ بٰرَكْنَا فِيْهَا ؕ وَكُنَّا بِكُلِّ شَيْءٍ عٰلِمِيْنَ ﴿۸۱﴾ وَمِنَ الشَّيٰطِيْنِ مَنْ يَّغُوْصُوْنَ لَهٗ وَيَعْمَلُوْنَ عَمَلًا دُوْنَ ذٰلِكَ ۚ وَكُنَّا لَهُمْ حٰفِظِيْنَ ﴿۸۲﴾ وَاَيُّوْبَ اِذْ نَادٰى رَبَّهٗۤ اَنِّيْ مَسَّنِيَ الضُّرُّ وَاَنْتَ اَرْحَمُ الرّٰحِمِيْنَ ﴿۸۳﴾

پھر ہم نے اس فیصلے کی آسان شکل سلیمان (علیہ السلام) کو سمجھا دی① اور ہم نے دونوں (داؤد و سلیمان علیہما السلام) میں سے ہر ایک کو حکومت اور علم② دیا تھا اور ہم نے پہاڑوں اور پرندوں کو داؤد (علیہ السلام) کے تابع کر دیا تھا جو ان (داؤد علیہ السلام) کے ساتھ تسبیح کیا کرتے تھے③ اور سب کچھ کام ہم ہی تو کرنے والے ہیں ﴿۷۹﴾ اور ہم نے ان (داؤد علیہ السلام) کو تمھارے فائدہ کے لیے لڑائی کے کپڑے (زرہیں وغیرہ) بنانا سکھا دیا؛ تا کہ وہ تمھاری لڑائی میں تم کو ایک دوسرے سے حفاظت میں رکھیں، اب بتاؤ کیا تم شکر کرنے والے ہو؟ ﴿۸۰﴾ اور تیز ہوا کو سلیمان (علیہ السلام) کے تابع کر دیا جو ان (سلیمان علیہ السلام) کے حکم سے اس سرزمین کی طرف چلتی تھی جس میں ہم نے (ہر قسم کی) برکتیں رکھی ہیں اور ہم ہر ہر چیز کی پوری خبر رکھتے ہیں ﴿۸۱﴾ اور بعض شریر جن بھی ہم نے تابع کر دیے جو ان (سلیمان علیہ السلام) کے لیے (سمندر میں) غوطہ لگاتے تھے اور اس (غوطہ لگانے) کے سوا دوسرے کام بھی کرتے تھے اور ہم ہی نے ان (شریر جنوں) کو سنبھال رکھا تھا ﴿۸۲﴾ اور ایوب (علیہ السلام کا واقعہ بھی تو سنو) جب انھوں نے اپنے رب کو پکارا کہ "بیشک مجھ کو بڑی تکلیف پہنچ رہی ہے اور آپ رحم کرنے والوں میں سب سے زیادہ رحم کرنے والے ہیں"④ ﴿۸۳﴾

---

① بہت سی مرتبہ بڑوں کے مقابلہ میں جوانوں کے ذہن میں بہترین تدابیر اللہ تعالیٰ کی طرف سے القا کی جاتی ہے۔ فیصلہ اور صلح دونوں اچھے تھے، البتہ صلح بہتر ہے۔

② یعنی فیصلہ کرنے کی صلاحیت۔

③ معلوم ہوا جامد چیزوں پر بھی ذکر کے اثرات ظاہر ہوتے ہیں۔

④ دوسرا ترجمہ: ۔ اور آپ سب رحم کرنے والوں میں سب سے زیادہ رحم کرنے والے ہیں۔

فَاسْتَجَبْنَا لَهٗ فَكَشَفْنَا مَا بِهٖ مِنْ ضُرٍّ وَّاٰتَيْنٰهُ اَهْلَهٗ وَمِثْلَهُمْ مَّعَهُمْ رَحْمَةً مِّنْ عِنْدِنَا
وَذِكْرٰى لِلْعٰبِدِيْنَ ۝ وَاِسْمٰعِيْلَ وَاِدْرِيْسَ وَذَا الْكِفْلِ ؕ كُلٌّ مِّنَ الصّٰبِرِيْنَ ۝ وَاَدْخَلْنٰهُمْ
فِيْ رَحْمَتِنَا ؕ اِنَّهُمْ مِّنَ الصّٰلِحِيْنَ ۝ وَذَا النُّوْنِ اِذْ ذَّهَبَ مُغَاضِبًا فَظَنَّ اَنْ لَّنْ نَّقْدِرَ
عَلَيْهِ فَنَادٰى فِي الظُّلُمٰتِ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحٰنَكَ ۖ اِنِّيْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِيْنَ ۝
فَاسْتَجَبْنَا لَهٗ ۙ وَنَجَّيْنٰهُ مِنَ الْغَمِّ ؕ وَكَذٰلِكَ نُـنْجِي الْمُؤْمِنِيْنَ ۝ وَزَكَرِيَّآ اِذْ نَادٰى رَبَّهٗ
رَبِّ لَا تَذَرْنِيْ فَرْدًا وَّاَنْتَ خَيْرُ الْوٰرِثِيْنَ ۝

سو ہم نے ان (ایوب علیہ السلام) کی دعا قبول کرلی اور ان (ایوب علیہ السلام) کو جو تکلیف تھی ہم نے دور کردی اور ہم نے ان (ایوب علیہ السلام) کو ان کے گھر والے بھی دیے اور ان کے ساتھ اتنے ہی (بال بچے) اور بھی دیے، یہ سب ہماری طرف سے رحمت (سے عطا کیا) ہے اور عبادت کرنے والوں کے لیے ایک نصیحت ہے ﴿۸۴﴾ اور اسماعیل اور ادریس اور ذوالکفل (علیہم السلام کا تذکرہ بھی سنو) ہر ایک صبر کرنے والوں میں تھے ﴿۸۵﴾ اور ان سب کو ہم نے ہماری رحمت میں داخل کرلیا تھا، یقینی بات ہے کہ وہ نیک بندوں میں سے تھے ﴿۸۶﴾ اور مچھلی والے (نبی یونس علیہ السلام کو دیکھو) جب وہ (اپنی قوم سے) غصہ ہو کر چلے گئے ① پھر انھوں نے (اپنے ذہن میں) یہ سمجھا کہ ہم ان کو نہیں پکڑیں گے، سو انھوں نے اندھیریوں ② میں سے آواز لگائی کہ (اے اللہ!) تیرے سوا کوئی معبود نہیں، تیری ذات پاک ہے، یقیناً میں قصور کرنے والوں میں سے ہوں ﴿۸۷﴾ سو ہم نے ان (یونس علیہ السلام) کی دعا قبول کرلی اور ہم نے ان (یونس علیہ السلام) کو (اس) گھٹن سے نجات دے دی اور اسی طرح ہم ایمان والوں کو نجات دیا کرتے ہیں ﴿۸۸﴾ اور زکریا (علیہ السلام کی بات تو دیکھو) جب انھوں نے اپنے رب کو پکارا: اے میرے رب! آپ مجھ کو اکیلا مت چھوڑیئے اور آپ تو سب سے اچھے وارث ہیں ③ ﴿۸۹﴾

---

① اس لیے کہ ان کی قوم نے ایمان قبول نہیں کیا تھا؛ اس لیے یہ غصہ اللہ کی رضا کے لیے تھا۔ ② تین اندھیرے جمع ہوئے: (۱) رات (۲) مچھلی کا پیٹ (۳) سمندر کے پانی کی گہرائی۔ ③ یعنی پیچھے باقی رہنے والے۔

فَاسْتَجَبْنَا لَهٗ ۡ وَوَهَبْنَا لَهٗ يَحْيٰى وَاَصْلَحْنَا لَهٗ زَوْجَهٗ ؕ اِنَّهُمْ كَانُوْا يُسٰرِعُوْنَ فِى الْخَيْرٰتِ وَيَدْعُوْنَنَا رَغَبًا وَّرَهَبًا ؕ وَكَانُوْا لَنَا خٰشِعِيْنَ۝ وَالَّتِىْٓ اَحْصَنَتْ فَرْجَهَا فَنَفَخْنَا فِيْهَا مِنْ رُّوْحِنَا وَجَعَلْنٰهَا وَابْنَهَآ اٰيَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ۝ اِنَّ هٰذِهٖٓ اُمَّتُكُمْ اُمَّةً وَّاحِدَةً ۖ وَّاَنَا رَبُّكُمْ فَاعْبُدُوْنِ۝ وَتَقَطَّعُوْٓا اَمْرَهُمْ بَيْنَهُمْ ؕ كُلٌّ اِلَيْنَا رٰجِعُوْنَ۝

سو ہم نے ان (زکریا علیہ السلام) کی دعا قبول کر لی ① اور ہم نے ان (زکریا علیہ السلام) کو یحییٰ (جیسا بیٹا) دیا اور ہم نے ان (زکریا علیہ السلام) کی خاطر ان کی بیوی کو اچھا (یعنی بچہ دے سکے ویسا) کر دیا②، یقیناً وہ (سب نبی) بھلے کاموں کے کرنے میں تیزی دکھاتے تھے ③ اور ہم کو شوق اور ڈر سے پکارتے تھے ④ اور وہ ہمارے آگے عاجزی کرنے والے تھے ﴿۹۰﴾ اور اس (پاک دامن) عورت کی (بات سنو) جس نے اپنی شرمگاہ کی (گناہ سے) حفاظت کی تو ہم نے اس (عورت) میں ہماری روح پھونک دی، اور ہم نے اس (عورت) کو اور اس کے بیٹے کو تمام جہاں والوں کے لیے (اپنی قدرت کی) ایک نشانی بنا دی ﴿۹۱﴾ یقین رکھو! یہ تمہاری امت ایک ہی (دین پر چلنے والی) امت ہے ⑤ اور میں تمہارا رب ہوں، سو تم میری ہی عبادت کیا کرو ﴿۹۲﴾ اور ان لوگوں نے اپنے دین (کے کام) کو ٹکڑے ٹکڑے کر کے آپس میں بانٹ لیا⑥، ہر ایک ہمارے ہی پاس لوٹ کر آنے والے ہیں ﴿۹۳﴾

---

① حضرت زکریا علیہ السلام کی دعا یہ تھی کہ ایک بیٹا مل جائے جو وارث بنے؛ لیکن بیٹا ملے کے نہ ملے، بیٹا بھی فنا ہونے والی چیز ہے، جبکہ اللہ تعالیٰ بہتر وارث ہیں، ہمیشہ باقی رہنے والے ہیں، یہ اللہ تعالیٰ کی طرف دھیان یہ نبوی ادب ہے۔

② یعنی بانجھ بیوی میں ولادت کی صلاحیت پیدا کر دی۔

③ (دوسرا ترجمہ) دوڑتے تھے۔

④ راحت اور تکلیف ہر حالت میں اللہ تعالیٰ کی طرف انابت کرنے والے تھے۔

⑤ یقین رکھو یہ تمہارا دین (طریقہ) ایک ہی دین (طریقہ) ہے۔

⑥ (دوسرا ترجمہ) ان لوگوں نے اپنے دین میں اختلاف پیدا کر دیا۔

فَمَنْ يَّعْمَلْ مِنَ الصّٰلِحٰتِ وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَلَا كُفْرَانَ لِسَعْيِهٖ ۚ وَاِنَّا لَهٗ كٰتِبُوْنَ ﴿۹۴﴾ وَحَرٰمٌ عَلٰى قَرْيَةٍ اَهْلَكْنٰهَآ اَنَّهُمْ لَا يَرْجِعُوْنَ ﴿۹۵﴾ حَتّٰٓى اِذَا فُتِحَتْ يَاْجُوْجُ وَمَاْجُوْجُ وَهُمْ مِّنْ كُلِّ حَدَبٍ يَّنْسِلُوْنَ ﴿۹۶﴾ وَاقْتَرَبَ الْوَعْدُ الْحَقُّ فَاِذَا هِيَ شَاخِصَةٌ اَبْصَارُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا ۭ يٰوَيْلَنَا قَدْ كُنَّا فِيْ غَفْلَةٍ مِّنْ هٰذَا بَلْ كُنَّا ظٰلِمِيْنَ ﴿۹۷﴾ اِنَّكُمْ وَمَا تَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ حَصَبُ جَهَنَّمَ ۭ اَنْتُمْ لَهَا وٰرِدُوْنَ ﴿۹۸﴾ لَوْ كَانَ هٰٓؤُلَاۗءِ اٰلِهَةً مَّا وَرَدُوْهَا ۭ وَكُلٌّ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ﴿۹۹﴾ لَهُمْ فِيْهَا زَفِيْرٌ وَّهُمْ فِيْهَا لَا يَسْمَعُوْنَ ﴿۱۰۰﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ سَبَقَتْ لَهُمْ مِّنَّا الْحُسْنٰٓى ۙ اُولٰۗىِٕكَ عَنْهَا مُبْعَدُوْنَ ﴿۱۰۱﴾

سو جو آدمی بھی نیک کام کرتا ہے اور وہ ایمان والا ہے تو اس کی (نیک) کوشش کی ناقدری نہیں ہوگی اور ہم اس (کی کوشش) کو لکھتے جاتے ہیں ﴿۹۴﴾ اور جس بستی (کے لوگوں) کو ہم نے ہلاک کر دیا ان کے لیے طے ہو چکا ہے کہ وہ (دنیا میں) پلٹ کر آنے والے نہیں ہیں① ﴿۹۵﴾ یہاں تک کہ جب یاجوج اور ماجوج کھول دیے جائیں گے اور وہ ہر اونچی جگہ سے پھسلتے ہوئے معلوم ہوں گے ﴿۹۶﴾ اور (اللہ تعالیٰ کی طرف لوٹنے کے) سچے وعدے کے پورا ہونے کا وقت نزدیک آجائے گا تب اچانک (یہ حالت ہوگی کہ) کافروں کی آنکھیں پھٹی کی پھٹی رہ جائے گی② (اور کافر لوگ بولیں گے) ہائے افسوس! ہم تو اس (قیامت) سے بڑی غفلت میں تھے؛ بلکہ ہم ہی تو گنہگار تھے ﴿۹۷﴾ یقینی بات ہے کہ تم اور جن کی اللہ کو چھوڑ کر تم عبادت کرتے ہو وہ سب جہنم کا ایندھن ہوں گے اور تم کو اس (جہنم) میں اترنا ہے③ ﴿۹۸﴾ اگر یہ (معبود) واقعی خدا ہوتے تو وہ اس (جہنم) میں نہ پہنچتے اور سب کے سب④ اس میں ہمیشہ رہیں گے ﴿۹۹﴾ وہ اس (جہنم) کے اندر چیخیں گے اور وہ اس میں (چیخ و پکار کے شور میں کسی کی بات) کچھ نہیں سن سکیں گے ﴿۱۰۰﴾ یقینی بات ہے کہ جن لوگوں کے لیے ہماری طرف سے پہلے ہی سے بھلائی لکھی جا چکی ہے ان کو اس (جہنم) سے دور رکھا جائے گا ﴿۱۰۱﴾

---

① یعنی واپس آنا محال ہے۔ ② (دوسرا ترجمہ) اوپر کی طرف لگی ہوئی رہ جائے گی۔

③ (دوسرا ترجمہ) پہنچنا ہے۔

④ یعنی بت کی عبادت کرنے والے اور خود بت۔

لَا يَسْمَعُونَ حَسِيسَهَا ۖ وَهُمْ فِي مَا اشْتَهَتْ أَنفُسُهُمْ خَالِدُونَ ۝ لَا يَحْزُنُهُمُ الْفَزَعُ الْأَكْبَرُ وَتَتَلَقَّاهُمُ الْمَلَائِكَةُ ۚ هَٰذَا يَوْمُكُمُ الَّذِي كُنتُمْ تُوعَدُونَ ۝ يَوْمَ نَطْوِي السَّمَاءَ كَطَيِّ السِّجِلِّ لِلْكُتُبِ ۚ كَمَا بَدَأْنَا أَوَّلَ خَلْقٍ نُّعِيدُهُ ۚ وَعْدًا عَلَيْنَا ۚ إِنَّا كُنَّا فَاعِلِينَ ۝ وَلَقَدْ كَتَبْنَا فِي الزَّبُورِ مِن بَعْدِ الذِّكْرِ أَنَّ الْأَرْضَ يَرِثُهَا عِبَادِيَ الصَّالِحُونَ ۝ إِنَّ فِي هَٰذَا لَبَلَاغًا لِّقَوْمٍ عَابِدِينَ ۝ وَمَا أَرْسَلْنَاكَ إِلَّا رَحْمَةً لِّلْعَالَمِينَ ۝

(اور) وہ اس (جہنم) کی ہلکی سی آواز بھی نہیں سنیں گے اور وہ اپنی من پسند (جنت کی) لذت کی چیزوں میں ہمیشہ رہیں گے ﴿۱۰۲﴾ قیامت کے دن کی سب سے بڑی گھبراہٹ ان کو غمگین نہیں کرے گی اور فرشتے (یہ کہتے ہوئے) ان کا استقبال کریں گے ① "یہی تمھارا وہ دن ہے جس کا تم سے (دنیا میں) وعدہ کیا گیا تھا" ﴿۱۰۳﴾ (وہ دن یاد رکھو) جس دن ہم آسمانوں کو اس طرح لپیٹ لیں گے جس طرح دستاویز کا لکھا ہوا کاغذ لپیٹ دیا جاتا ہے ② جس طرح ہم نے پہلی بار مخلوقات کو پیدا کرنے کی ابتدا کی تھی اسی طرح ہم ان کو دوبارہ پیدا کریں گے (دوسری مرتبہ پیدا کرنے کا) ہمارے ذمے ایک وعدہ ہے جس کو ہم ضرور پورا کرنے والے ہیں ﴿۱۰۴﴾ اور پکی بات یہ ہے کہ زبور میں نصیحت کے بعد ہم نے یہ لکھ دیا تھا کہ یقیناً زمین کے حقیقی مالک میرے نیک بندے ہوں گے ③ ﴿۱۰۵﴾ یقیناً اس (قرآن یا اس طرح کے مضامین) میں عبادت کرنے والوں کے لیے (مقصد کو حاصل کرنے کا) کافی پیغام ہے ﴿۱۰۶﴾ اور (اے نبی!) ہم نے تم کو تمام عالموں کے لیے رحمت ہی رحمت بنا کر بھیجا ﴿۱۰۷﴾

---

① قبر سے نکلتے وقت اور جنت میں داخلے کے وقت ملائکہ استقبال کریں گے۔

② (دوسرا ترجمہ) جس طرح لکھے ہوئے مضامین کا کاغذ لپیٹ دیا جاتا ہے۔

③ تورات میں اور تورات کے علاوہ دوسری آسمانی کتابیں: زبور، انجیل، قرآن اسی طرح لوح محفوظ اور تمام آسمانی کتابوں میں یہ مضمون مشترکہ طور پر ہے کہ جنت کی زمین صالحین بندوں کو ملے گی اور دنیا کی زمین پر صالحین بندوں کو ایک مرتبہ مکمل حکومت دی جا چکی اور قیامت سے قبل حضرت مہدیؓ اور حضرت عیسیٰؑ کے دور میں پھر سے ملنے والی ہے، دونوں باتوں کی طرف آیت میں اشارہ ہے۔

قُلۡ اِنَّمَا يُوۡحٰۤى اِلَىَّ اَنَّمَاۤ اِلٰـهُكُمۡ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ‌ ۚ فَهَلۡ اَنۡتُمۡ مُّسۡلِمُوۡنَ﴿۱۰۸﴾ فَاِنۡ تَوَلَّوۡا فَقُلۡ اٰذَنۡتُكُمۡ عَلٰى سَوَآءٍ‌ ؕ وَاِنۡ اَدۡرِىۡۤ اَقَرِيۡبٌ اَمۡ بَعِيۡدٌ مَّا تُوۡعَدُوۡنَ﴿۱۰۹﴾ اِنَّهٗ يَعۡلَمُ الۡجَـهۡرَ مِنَ الۡقَوۡلِ وَيَعۡلَمُ مَا تَكۡتُمُوۡنَ﴿۱۱۰﴾ وَاِنۡ اَدۡرِىۡ لَعَلَّهٗ فِتۡنَةٌ لَّـكُمۡ وَمَتَاعٌ اِلٰى حِيۡنٍ﴿۱۱۱﴾ قٰلَ رَبِّ احۡكُمۡ بِالۡحَـقِّ‌ ؕ وَرَبُّنَا الرَّحۡمٰنُ الۡمُسۡتَعَانُ عَلٰى مَا تَصِفُوۡنَ﴿۱۱۲﴾

(اے نبی!) تم کہہ دو کہ: میری طرف تو یہی وحی آئی ہے کہ تمھارے معبود ایک ہی معبود ہیں، سو کیا تم فرماں بردار بنتے ہو؟﴿۱۰۸﴾ پھر بھی اگر وہ منہ پھیر لیویں تو تم (ان کو ایسا) کہو کہ: میں نے تو تم کو برابر برابر خبر کردی① اور جس (عذاب) کا تم سے وعدہ کیا گیا ہے میں نہیں جانتا کہ وہ قریب ہے یا دور ہے﴿۱۰۹﴾ یقیناً وہ (اللہ تعالیٰ) جو بات تم زور سے کہتے ہو اس کو جانتے ہیں اور جو (بات) تم چھپاتے ہو اس کو بھی جانتے ہیں﴿۱۱۰﴾ اور میں نہیں جانتا ہوں (کہ عذاب میں جو دیر ہورہی ہے) لگتا ایسا ہے کہ وہ تمھارے لیے آزمائش ہو اور ایک مقرر وقت تک (دنیا کے مزوں سے تم کو) فائدہ اٹھانے دینا ہو﴿۱۱۱﴾ (آخر میں) رسول نے دعا کی کہ: اے میرے رب! آپ (میرے اور میری قوم کے درمیان) انصاف کے ساتھ فیصلہ کردیجیے اور ہمارے رب تو بہت بڑے رحمت والے ہیں اور جو بات تم لوگ بتاتے ہو② اس کے بارے میں ہم اسی کی مدد مانگتے ہیں③

① (دوسرا ترجمہ) علی الاعلان (نہایت واضح) خبر کردی (تیسرا) میں نے تو تم کو خبر کردی (اب تم قبول کرو کہ نہ کرو) دونوں برابر ہے۔
② کہ دنیا سے مسلمان جلدی ختم ہوجائیں گے۔
③ ان شاء اللہ ہر دور میں اللہ تعالیٰ مسلمانوں کی حفاظت فرماویں گے، سلامت رکھیں گے۔



سورۃ الحج

(المدنیۃ)

اٰیاتھا:۷۸۔رکوعاتھا:۱۰۔

یہ سورت مدنی ہے یا مکی، بہتر یہ ہے کہ اس کو مخلوط کہا جائے، اس میں اٹھتر (۷۸) آیتیں ہیں۔ سورۂ نور کے بعد اور سورۂ منافقون سے پہلے ایک سو پانچ (۱۰۵) یا ایک سو تین (۱۰۳) نمبر پر نازل ہوئی۔

اس سورت میں حضرت ابراہیم علیہ السلام کے اعلانِ حج کا تذکرہ ہے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوْا رَبَّكُمْ ۚ اِنَّ زَلْزَلَةَ السَّاعَةِ شَيْءٌ عَظِيْمٌ ① يَوْمَ تَرَوْنَهَا تَذْهَلُ كُلُّ مُرْضِعَةٍ عَمَّآ اَرْضَعَتْ وَتَضَعُ كُلُّ ذَاتِ حَمْلٍ حَمْلَهَا وَتَرَى النَّاسَ سُكٰرٰى وَمَا هُمْ بِسُكٰرٰى وَلٰكِنَّ عَذَابَ اللّٰهِ شَدِيْدٌ ② وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يُّجَادِلُ فِي اللّٰهِ بِغَيْرِ عِلْمٍ وَّيَتَّبِعُ كُلَّ شَيْطٰنٍ مَّرِيْدٍ ③ كُتِبَ عَلَيْهِ اَنَّهٗ مَنْ تَوَلَّاهُ فَاَنَّهٗ يُضِلُّهٗ وَيَهْدِيْهِ اِلٰى عَذَابِ السَّعِيْرِ ④ يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ اِنْ كُنْتُمْ فِيْ رَيْبٍ مِّنَ الْبَعْثِ فَاِنَّا خَلَقْنٰكُمْ مِّنْ تُرَابٍ ثُمَّ مِنْ نُّطْفَةٍ ثُمَّ مِنْ عَلَقَةٍ ثُمَّ مِنْ مُّضْغَةٍ مُّخَلَّقَةٍ وَّغَيْرِ مُخَلَّقَةٍ لِّنُبَيِّنَ لَكُمْ ۭ

اللہ تعالیٰ کے نام سے (میں شروع کرتا ہوں) جن کی رحمت سب کے لیے ہے، جو بہت زیادہ رحم کرنے والے ہیں۔

اے لوگو! تم اپنے رب (کی ناراضگی) سے ڈرو، یقیناً قیامت کا زلزلہ ① بڑی بھاری چیز ہے(۱) جس دن تم اس (قیامت کے زلزلے) کو دیکھو گے تو حالت یہ ہوگی کہ ہر دودھ پلانے والی جس بچے نے اس سے دودھ پیا ہے اس (بچہ تک) کو بھول جائے گی اور تمام حمل والیاں اپنے حمل کو ڈال دیں گی اور لوگ تم کو نشے میں نظر آئیں گے؛ حالاں کہ وہ نشے میں نہیں ہوں گے؛ لیکن اللہ تعالیٰ کا عذاب بہت سخت ہوگا(۲) بعضے لوگ ایسے ہیں جو اللہ تعالیٰ کے بارے میں بغیر جانے بوجھے جھگڑا کرتے ہیں ② اور ہر سرکش شیطان کے پیچھے چل پڑتے ہیں ③(۳) جس (شیطان) کی قسمت میں یہ لکھ دیا جاچکا ہے کہ جو شخص بھی اس کو اپنا دوست بنائے گا تو وہ (شیطان) اس کو گمراہ کردے گا اور اس کو بھڑکتی آگ کے عذاب میں لے جاوے گا(۴) اے لوگو! اگر تم (قیامت کے دن) دوبارہ زندہ ہونے کے بارے میں شک میں پڑے ہوئے ہو تو یقیناً ہم نے تم کو مٹی سے پیدا کیا، پھر نطفے سے، پھر جمے ہوئے خون سے، پھر گوشت کے لوتھڑے سے جو (کبھی) پورا بنتا ہے ④ اور (کبھی) پورا نہیں بنتا ہے؛ تاکہ ہم تمھارے لیے (تمھاری حقیقت اور ہماری قدرت) کھول کر بتلادیں،

---

① قیامت کے قریب زمانہ میں بڑا زلزلہ آوے گا اسی طرح حشر کے وقت بھی زلزلہ آوے گا۔ (اگلے صفحہ پر)

وَنُقِرُّ فِي الْأَرْحَامِ مَا نَشَاءُ إِلَىٰ أَجَلٍ مُّسَمًّى ثُمَّ نُخْرِجُكُمْ طِفْلًا ثُمَّ لِتَبْلُغُوا أَشُدَّكُمْ ۖ وَمِنكُم مَّن يُتَوَفَّىٰ وَمِنكُم مَّن يُرَدُّ إِلَىٰ أَرْذَلِ الْعُمُرِ لِكَيْلَا يَعْلَمَ مِن بَعْدِ عِلْمٍ شَيْئًا ۚ وَتَرَى الْأَرْضَ هَامِدَةً فَإِذَا أَنزَلْنَا عَلَيْهَا الْمَاءَ اهْتَزَّتْ وَرَبَتْ وَأَنبَتَتْ مِن كُلِّ زَوْجٍ بَهِيجٍ ﴿٥﴾ ذَٰلِكَ بِأَنَّ اللَّهَ هُوَ الْحَقُّ وَأَنَّهُ يُحْيِي الْمَوْتَىٰ وَأَنَّهُ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ﴿٦﴾ وَأَنَّ السَّاعَةَ آتِيَةٌ لَّا رَيْبَ فِيهَا وَأَنَّ اللَّهَ يَبْعَثُ مَن فِي الْقُبُورِ ﴿٧﴾

اور ہم ماؤں کے پیٹ میں ایک مقرر مدت تک جس (نطفے) کو ہم چاہتے ہیں ٹھہرائے رکھتے ہیں، پھر ہم تم کو بچے کی شکل میں (ماں کے پیٹ سے) باہر نکالتے ہیں پھر (ہم تم کو پالتے ہیں)؛ تاکہ تم اپنی جوانی کی عمر کو پہنچ جاؤ اور تم میں سے بعض وہ ہیں جو (ابھرتی جوانی سے پہلے ہی دنیا سے) اٹھا لیے جاتے ہیں اور تم میں سے کوئی تو وہ ہے جو نکمی عمر تک پہنچا دیا جاتا ہے جس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ وہ سب کچھ جاننے کے بعد کچھ نہیں جانتا اور تم زمین کو دیکھو گے کہ وہ سوکھی پڑی ہوئی تھی①، سو جب ہم اس (زمین) پر (بارش کا) پانی اتارتے ہیں تو وہ حرکت میں آتی ہے② اور وہ ابھرنے لگتی ہے اور ہر قسم کی رونق دار (خوش نما) چیزیں اگانے لگتی ہے ﴿۵﴾ یہ سب اس واسطے ہے کہ اللہ تعالیٰ کی ذات وہی حق ہے اور یقیناً وہ (اللہ تعالیٰ) مردوں کو زندہ کریں گے اور یقیناً وہ (اللہ تعالیٰ) تمام چیزوں پر پوری قدرت رکھتے ہیں ﴿۶﴾ اور یہ کہ قیامت تو ضرور آنے والی ہے جس میں کوئی شک ہی نہیں ہے اور جو لوگ قبروں میں ہیں (قیامت میں) اللہ تعالیٰ یقیناً ان کو دوبارہ زندہ کریں گے ﴿۷﴾

⇐ ⑪ (دوسرا ترجمہ) بے خبری میں جھگڑا کرتے ہیں۔

⑫ یعنی جیسا شیطان کہے ویسا عمل کرے۔

⑬ پورے اعضا والا کامل بچہ یا نقص والا یا جس کی پیدائش مقدر ہو یا جس کا اسقاط کا فیصلہ ہوتا ہے۔

اس صفحے کا حاشیہ:

① (دوسرا ترجمہ) مرجھائی ہوئی تھی۔

② (دوسرا ترجمہ) اس میں بڑھوتری ہوتی ہے یعنی جس طرح سوکھی، بنجر، مردہ زمین بارش کی برکت سے دوبارہ زندہ، ہری بھری ہو جاتی ہے اسی طرح مرنے کے بعد دوبارہ اللہ تعالیٰ زندہ فرماویں گے۔

وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يُّجَادِلُ فِي اللّٰهِ بِغَيْرِ عِلْمٍ وَّلَا هُدًى وَّلَا كِتٰبٍ مُّنِيْرٍ ۝۸ ثَانِيَ عِطْفِهٖ لِيُضِلَّ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ۭ لَهٗ فِي الدُّنْيَا خِزْيٌ وَّنُذِيْقُهٗ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ عَذَابَ الْحَرِيْقِ ۝۹ ذٰلِكَ بِمَا قَدَّمَتْ يَدٰكَ وَاَنَّ اللّٰهَ لَيْسَ بِظَلَّامٍ لِّلْعَبِيْدِ ۝۱۰

وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّعْبُدُ اللّٰهَ عَلٰي حَرْفٍ ۚ فَاِنْ اَصَابَهٗ خَيْرُۨ اطْمَاَنَّ بِهٖ ۚ وَاِنْ اَصَابَتْهُ فِتْنَةُۨ انْقَلَبَ عَلٰي وَجْهِهٖ ڗ خَسِرَ الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةَ ۭ ذٰلِكَ هُوَ الْخُسْرَانُ الْمُبِيْنُ ۝۱۱ يَدْعُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مَا لَا يَضُرُّهٗ وَمَا لَا يَنْفَعُهٗ ۭ ذٰلِكَ هُوَ الضَّلٰلُ الْبَعِيْدُ ۝۱۲ يَدْعُوْا لَمَنْ ضَرُّهٗٓ اَقْرَبُ مِنْ نَّفْعِهٖ ۭ لَبِئْسَ الْمَوْلٰى وَلَبِئْسَ الْعَشِيْرُ ۝۱۳

اور بعض لوگ وہ ہیں کہ ان کے پاس کوئی علم نہیں، کوئی ہدایت نہیں، کوئی روشنی دینے والی کتاب نہیں (پھر بھی) وہ اللہ تعالیٰ کے بارے میں جھگڑا کرتے ہیں ﴿۸﴾ (تکبر سے) اپنا پہلو موڑ کر (جھگڑا کرتے ہیں) تاکہ (دوسروں کو بھی) اللہ کے راستے سے گمراہ کریں، ایسے ہی شخص کے لیے دنیا میں رسوائی ہے اور ہم اس کو قیامت کے دن جلتی آگ کا عذاب چکھائیں گے ﴿۹﴾ تیرے ہاتھوں نے جو کام کر کے آگے بھیجے یہ اس کا بدلہ ہے اور یقیناً اللہ تعالیٰ اپنے بندوں پر ظلم کرنے والے نہیں ہیں ﴿۱۰﴾

اور لوگوں میں سے کوئی تو ایسا بھی ہے جو ایک کنارے پر رہ① کر اللہ تعالیٰ کی عبادت کرتا ہے، سو اگر اس کو (دنیا میں) کوئی بھلائی پہنچ جائے تو اس کو اپنی عبادت پر اطمینان ہو جاتا ہے اور اگر اس کو کوئی آزمائش پہنچتی ہے تو وہ اپنا منہ پھرا کر (کفر کی طرف) الٹا چلتا ہے، اس کا دنیا اور آخرت کا نقصان ہو گیا اور یہ کھلا ہوا نقصان ہے ﴿۱۱﴾ وہ اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر ایسی چیز کو پکارتا ہے جو اس کا کوئی نقصان نہیں کر سکتی ہے اور اس کو کوئی نفع نہیں پہنچا سکتی یہی وہ دور کی گمراہی ہے ﴿۱۲﴾ وہ (اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر) ایسے (جھوٹے خدا) کو پکارتا ہے جس کا نقصان اس کے فائدہ سے زیادہ نزدیک ہے، مدد کرنے والا بھی بڑا برا ہے اور ساتھی بھی کتنا ہی برا ہے ﴿۱۳﴾

---

① ''حرف'' سے مراد کنارہ جس طرح کسی چیز کے کنارہ پر کوئی کھڑا ہو تو جب موقع پاوے چل دیوے اس طرح کمزور ایمان والوں کا حال ہیں۔

إِنَّ اللّٰهَ يُدْخِلُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ؕ اِنَّ اللّٰهَ
يَفْعَلُ مَا يُرِيْدُ ۝ مَنْ كَانَ يَظُنُّ اَنْ لَّنْ يَّنْصُرَهُ اللّٰهُ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ فَلْيَمْدُدْ بِسَبَبٍ
اِلَى السَّمَآءِ ثُمَّ لْيَقْطَعْ فَلْيَنْظُرْ هَلْ يُذْهِبَنَّ كَيْدُهٗ مَا يَغِيْظُ ۝ وَكَذٰلِكَ اَنْزَلْنٰهُ
اٰيٰتٍۭ بَيِّنٰتٍ ۙ وَّاَنَّ اللّٰهَ يَهْدِيْ مَنْ يُّرِيْدُ ۝ اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَالَّذِيْنَ هَادُوْا وَالصّٰبِـِٕيْنَ
وَالنَّصٰرٰى وَالْمَجُوْسَ وَالَّذِيْنَ اَشْرَكُوْٓا ۖ اِنَّ اللّٰهَ يَفْصِلُ بَيْنَهُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ
عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ شَهِيْدٌ ۝ اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللّٰهَ يَسْجُدُ لَهٗ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَمَنْ فِي الْاَرْضِ
وَالشَّمْسُ وَالْقَمَرُ وَالنُّجُوْمُ وَالْجِبَالُ وَالشَّجَرُ وَالدَّوَآبُّ وَكَثِيْرٌ مِّنَ النَّاسِ ؕ

یقیناً اللہ تعالیٰ ایمان لانے والوں اور نیک کام کرنے والوں کو ایسے باغات میں داخل کریں گے جن کے نیچے نہریں بہتی ہوں گی، یقیناً اللہ تعالیٰ جو ارادہ کرتے ہیں وہ کرتے ہیں (۱۴) جو شخص کہ یہ خیال کرتا ہو کہ اللہ تعالیٰ اس (نبی محمد ﷺ) کی دنیا اور آخرت میں ہرگز مدد نہیں کریں گے تو وہ آدمی آسمان تک ایک رسی تان لے، پھر وہ (آسمان پر جا کر محمد ﷺ پر آنے والی وحی کا) سلسلہ کاٹ ڈالے ① پھر دیکھے کہ اس تدبیر سے جو چیز اس کو غصہ دلاتی ہے کیا وہ دور ہو گئی؟② (۱۵) اور اسی طرح ہم نے اس (قرآن) کو اتارا، کہ اس میں کھلی کھلی دلیلیں ہیں③ اور یقیناً اللہ تعالیٰ جس کو چاہتے ہیں (اس کو) ہدایت دیتے ہیں (۱۶) یقیناً جو لوگ ایمان والے ہوں اور جو لوگ یہودی ہوں اور جو لوگ صابی ہوں اور جو لوگ نصرانی ہوں اور جو لوگ مجوسی ہوں اور جن لوگوں نے شرک کیا، یقیناً اللہ تعالیٰ ان سب کے درمیان قیامت کے دن فیصلہ کریں گے، یقیناً اللہ تعالیٰ تمام چیز پر گواہ ہیں④ (۱۷) کیا تم نے یہ چیز نہیں دیکھی جو آسمانوں میں ہے وہ سب اور جو زمین میں ہے وہ سب اور سورج اور چاند اور ستارے اور پہاڑ اور درخت اور جانور اور بہت سارے لوگ اس (اللہ) کے آگے سجدہ کرتے ہیں⑤

---

① (دوسرا ترجمہ) وہ آدمی اوپر (چھت) تک ایک رسی باندھ لے، پھر گلے میں پھندا ڈال کر خود پھانسی کھا جاوے۔
② اللہ تعالیٰ اپنے نبی پر وحی اور نصرت نازل فرماوے اس کو کوئی رُکوا ہی نہیں سکتا تھا۔
③ (دوسرا ترجمہ) کھلی کھلی نشانیوں کی صورت میں اسی طرح ہم نے یہ قرآن اتارا ہے (کہ اس میں ہمارے ارادے اور قدرت کے سوا کسی کا دخل نہیں ہے)۔ ④ (دوسرا ترجمہ) یقیناً تمام چیزیں اللہ تعالیٰ کے سامنے ہیں۔ (اگلے صفحہ پر)

وَكَثِيرٌ حَقَّ عَلَيْهِ الْعَذَابُ ۗ وَمَنْ يُّهِنِ اللّٰهُ فَمَا لَهٗ مِنْ مُّكْرِمٍ ۗ اِنَّ اللّٰهَ يَفْعَلُ مَا يَشَآءُ ﴿١٨﴾ هٰذٰنِ خَصْمٰنِ اخْتَصَمُوْا فِيْ رَبِّهِمْ ۫ فَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا قُطِّعَتْ لَهُمْ ثِيَابٌ مِّنْ نَّارٍ ۗ يُصَبُّ مِنْ فَوْقِ رُءُوْسِهِمُ الْحَمِيْمُ ﴿١٩﴾ يُصْهَرُ بِهٖ مَا فِيْ بُطُوْنِهِمْ وَالْجُلُوْدُ ﴿٢٠﴾ وَلَهُمْ مَّقَامِعُ مِنْ حَدِيْدٍ ﴿٢١﴾ كُلَّمَآ اَرَادُوْٓا اَنْ يَّخْرُجُوْا مِنْهَا مِنْ غَمٍّ اُعِيْدُوْا فِيْهَا ۗ وَذُوْقُوْا عَذَابَ الْحَرِيْقِ ﴿٢٢﴾

اِنَّ اللّٰهَ يُدْخِلُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ يُحَلَّوْنَ فِيْهَا مِنْ اَسَاوِرَ مِنْ ذَهَبٍ وَّلُؤْلُؤًا ۗ وَلِبَاسُهُمْ فِيْهَا حَرِيْرٌ ﴿٢٣﴾ وَهُدُوْٓا اِلَى الطَّيِّبِ مِنَ الْقَوْلِ ۚ وَهُدُوْٓا اِلٰى صِرَاطِ الْحَمِيْدِ ﴿٢٤﴾

اور بہت سارے لوگوں کے لیے عذاب طے ہو چکا ہے اور جس کو اللہ تعالیٰ ہی ذلیل کرے کوئی شخص اس کو عزت دینے والا نہیں ہے، یقیناً اللہ تعالیٰ جو چاہتے ہیں کرتے ہیں ﴿۱۸﴾ یہ (مؤمن وکافر) دو فریق ہیں جنھوں نے اپنے رب کے بارے میں ایک دوسرے سے جھگڑا کیا ہے، سو جن لوگوں نے کفر کیا ان کے لیے آگ کے کپڑے کترے جائیں گے، ان کے سروں کے اوپر سے تیز گرم پانی ڈالا جائے گا ﴿۱۹﴾ اس (گرم پانی) کی وجہ سے جو چیزیں ان کے پیٹوں میں ہیں وہ اور ان کی کھالیں سب گل کر نکل جاویں گی ﴿۲۰﴾ ان (کو مارنے) کے لیے لوہے کے ہتھوڑے ہوں گے ﴿۲۱﴾ جب جب بھی وہ جہنم (کی تکلیف) سے (تنگ آکر) نکلنے کا ارادہ کریں گے تو پھر وہ اس (آگ) میں دھکیل دیے جائیں گے اور (ان کو کہا جائے گا کہ) تم جلتی آگ کا عذاب (ہمیشہ) چکھو ﴿۲۲﴾

یقیناً اللہ تعالیٰ ایمان والوں کو اور نیک کام کرنے والوں کو ایسے باغات میں داخل کریں گے کہ ان کے نیچے نہریں بہتی ہوں گی، سونے کے کنگن اور موتی ان کو اس (جنت) میں پہنائے جائیں گے اور اس (جنت) میں ان کا لباس ریشم کا ہوگا ﴿۲۳﴾ اور یہ وہ لوگ ہیں کہ ان کو پاکیزہ بات (کلمہ طیبہ اور قرآن کو ماننے) کی طرف پہنچا دیا گیا تھا اور وہ ہر تعریف والے (اللہ تعالیٰ) کے راستے کی طرف پہنچا دیے گئے تھے ﴿۲۴﴾

⬅ ① صرف انسان اور جنات یہ دو ایسی مخلوق ہیں جن میں دو گروہ ہیں: ایک ایمان والوں کا، دوسرا کافروں کا، باقی تمام مخلوقات میں کفر و انکار نہیں ہے۔

إِنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا وَيَصُدُّونَ عَن سَبِيلِ اللَّهِ وَالْمَسْجِدِ الْحَرَامِ الَّذِي جَعَلْنَاهُ لِلنَّاسِ سَوَاءً الْعَاكِفُ فِيهِ وَالْبَادِ ۚ وَمَن يُرِدْ فِيهِ بِإِلْحَادٍ بِظُلْمٍ نُّذِقْهُ مِنْ عَذَابٍ أَلِيمٍ ﴿٢٥﴾

وَإِذْ بَوَّأْنَا لِإِبْرَاهِيمَ مَكَانَ الْبَيْتِ أَن لَّا تُشْرِكْ بِي شَيْئًا وَطَهِّرْ بَيْتِيَ لِلطَّائِفِينَ وَالْقَائِمِينَ وَالرُّكَّعِ السُّجُودِ ﴿٢٦﴾ وَأَذِّن فِي النَّاسِ بِالْحَجِّ يَأْتُوكَ رِجَالًا وَعَلَىٰ كُلِّ ضَامِرٍ يَأْتِينَ مِن كُلِّ فَجٍّ عَمِيقٍ ﴿٢٧﴾

یقیناً (عذاب ایسے لوگوں کو ہوگا) جنھوں نے کفر کیا اور جو اللہ تعالیٰ کے راستے سے اور اس مسجدِ حرام سے روکتے ہیں① جس کو ہم نے سب لوگوں کے لیے (عبادت کی جگہ) بنایا، چاہے وہ وہاں کے رہنے والے ہوں اور باہر سے آنے والے ہوں سب برابر ہیں② اور جو شخص بھی وہاں ظلم کر کے بے دینی کا کام کرنا چاہے گا③ تو ہم اس کو دردناک عذاب چکھائیں گے ﴿۲۵﴾

اور (وہ وقت بھی یاد کرو) جب ہم نے ابراہیم (علیہ السلام) کو گھر (یعنی کعبہ) کی جگہ بتلا دی اور ہم نے یہ حکم دیا کہ میرے ساتھ کسی کو شریک مت کرو اور میرے گھر کو طواف کرنے والوں کے لیے اور عبادت کے لیے کھڑے رہنے والوں کے لیے اور رکوع، سجدہ کرنے والوں کے لیے (ظاہری و باطنی ناپاکی سے) پاک (صاف) رکھنا ﴿۲۶﴾ اور لوگوں میں حج (کے فرض ہونے) کا اعلان کر دو، کہ وہ لوگ تمھارے (بنائے ہوئے گھر کے) پاس پیدل چل کر آئیں گے اور ہر دبلی پتلی اونٹنیوں پر سوار ہو کر بھی جو لمبے راستے کا سفر کر کے آئیں گی④ ﴿۲۷﴾

---

① تاکہ مسلمان حرم میں نہ آسکے۔

② (دوسرا ترجمہ) جس کو ہم نے لوگوں کے لیے ایسا (عام عبادت کی جگہ) بنایا کہ اس میں وہاں کے رہنے والے اور باہر سے آنے والے سب برابر ہیں۔

③ (دوسرا ترجمہ) شرارت کر کے ٹیڑھا راستہ نکالے گا۔

④ مراد ہے لمبے سفر کی وجہ سے اونٹنیوں کا دبلا ہو جانا، اسی طریقے سے بہت سے مسلمانوں کے دل میں حج کا شوق ہے؛ لیکن پیسے کم ہو جانے کی وجہ سے یا اچھی سواری خرید نہیں سکتے اور دبلی پتلی سواری پر جو میسر آ گیا اس پر سفر کرتے ہیں۔

لِّيَشْهَدُوْا مَنَافِعَ لَهُمْ وَيَذْكُرُوا اسْمَ اللّٰهِ فِيْٓ اَيَّامٍ مَّعْلُوْمٰتٍ عَلٰى مَا رَزَقَهُمْ مِّنْۢ بَهِيْمَةِ الْاَنْعَامِ ۚ فَكُلُوْا مِنْهَا وَاَطْعِمُوا الْبَآئِسَ الْفَقِيْرَ ﴿۲۸﴾ ثُمَّ لْيَقْضُوْا تَفَثَهُمْ وَلْيُوْفُوْا نُذُوْرَهُمْ وَلْيَطَّوَّفُوْا بِالْبَيْتِ الْعَتِيْقِ ﴿۲۹﴾ ذٰلِكَ ۚ وَمَنْ يُّعَظِّمْ حُرُمٰتِ اللّٰهِ فَهُوَ خَيْرٌ لَّهٗ عِنْدَ رَبِّهٖ ۭ

تا کہ وہ اپنے فائدوں کی چیزوں کو اپنی آنکھوں سے دیکھیں اور (قربانی کے) متعین دنوں میں اللہ تعالیٰ نے ان کو جو مویشی (جیسے جانور) عطا کیے ہیں ان پر (ذبح کرتے وقت) اللہ تعالیٰ کا نام لیویں ①، سو تم خود بھی ان (جانوروں) میں سے (کھانا ہو تو) کھاؤ اور بری حالت والے (یعنی مصیبت میں پھنسے ہوئے) محتاج کو بھی کھلاؤ ﴿۲۸﴾ پھر (قربانی کے بعد) وہ (حاجی) اپنا میل کچیل ② دور کریں اور اپنی اپنی منتیں پوری کریں ③ اور وہ بیتِ عتیق ④ (یعنی کعبہ) کا طواف کریں ⑤ ﴿۲۹﴾ یہ سب باتیں یاد رکھو اور جن چیزوں کو اللہ تعالیٰ نے حرمت (یعنی ادب اور احترام) ⑥ والا بنایا ہے جو شخص بھی اس کی تعظیم کرے گا ⑦ تو یہ کام اس کے لیے اس کے رب کے پاس بہت بہتر ہوگا،

---

① قربانی کے ایام کے علاوہ ذی الحجہ کا پہلا عشرہ بھی عبادت کی خاص فضیلت رکھتا ہے، اس میں کثرت سے اللہ تعالیٰ کا ذکر کریں۔ (نوٹ) کفار جانور کو ذبح کرتے وقت بتوں کا نام لیتے تھے، تم اللہ تعالیٰ کے نام سے ذبح کرو۔

② اس سے مراد ہے احرام کے زمانے میں بدن پر جو میل جمع ہو گیا، بال اور ناخن بڑے ہو گئے اس کو قربانی کرنے کے بعد احرام کھول کر صاف کرنا ہے۔

③ بعض مفسرین نے یہاں حج کے ارکان، واجبات اور دوسرے اعمال مراد لیے ہیں۔ اسی طرح جو منت مانی ہو یعنی جو کام شرعاً ضروری نہیں، اس کو اپنی زبان سے بول کر خود پر لازم کر لیوے اس کو بھی نبھاوے۔

④ بیتِ عتیق: یعنی پرانا گھر؛ چوں کہ کعبہ دنیا کا سب سے پرانا یعنی اول مکان ہے اس لیے اس کو بیتِ عتیق کہا گیا۔

نوٹ: کعبہ ایک ایسا گھر ہے کہ کافروں اور ظالموں کے قبضے سے وہ آزاد ہے، اسی طرح جو بھی اس گھر کو برباد کرنے کی نیت سے اٹھے گا اللہ اس کو کامیاب نہیں ہونے دیں گے۔

⑤ اس سے طوافِ زیارت مراد ہے۔

⑥ قابلِ احترام احکام چاہے حج کے ہوں یا حج کے علاوہ کے ہوں۔ اور قابلِ احترام جگہیں جیسے حرم، صفا، مروہ، منیٰ، عرفات۔

⑦ (دوسرا ترجمہ) اس کو عزت دے گا۔

وَأُحِلَّتْ لَكُمُ الْأَنْعَامُ إِلَّا مَا يُتْلَىٰ عَلَيْكُمْ فَاجْتَنِبُوا الرِّجْسَ مِنَ الْأَوْثَانِ وَاجْتَنِبُوا قَوْلَ الزُّورِ ﴿٣٠﴾ حُنَفَاءَ لِلَّهِ غَيْرَ مُشْرِكِينَ بِهِ ۚ وَمَن يُشْرِكْ بِاللَّهِ فَكَأَنَّمَا خَرَّ مِنَ السَّمَاءِ فَتَخْطَفُهُ الطَّيْرُ أَوْ تَهْوِي بِهِ الرِّيحُ فِي مَكَانٍ سَحِيقٍ ﴿٣١﴾ ذَٰلِكَ ۖ وَمَن يُعَظِّمْ شَعَائِرَ اللَّهِ فَإِنَّهَا مِن تَقْوَى الْقُلُوبِ ﴿٣٢﴾ لَكُمْ فِيهَا مَنَافِعُ إِلَىٰ أَجَلٍ مُّسَمًّى ثُمَّ مَحِلُّهَا إِلَى الْبَيْتِ الْعَتِيقِ ﴿٣٣﴾

اور تمام (مویشی جیسے) جانور تمھارے لیے حلال کر دیے گئے ہیں؛ الا یہ کہ جن جانوروں کا حرام ہونا تم کو پڑھ کر سنا دیا گیا ہے①، سو تم بتوں کی گندگی② سے بچتے رہو اور جھوٹی بات سے بچتے رہو③ ﴿۳۰﴾ تم صرف ایک اللہ تعالیٰ کے ہو کر رہو (اور) اس کے ساتھ شرک کرنے والے نہ بنو اور جو آدمی اللہ تعالیٰ کے ساتھ شرک کرتا ہے تو اس کی حالت ایسی ہے جیسے وہ آسمان سے گر گیا، سو اس کو پرندے نے اچک لیا، یا ہوا نے اس کو کوئی دور کی جگہ پر لے جا کر کے پھینک دیا④ ﴿۳۱﴾ یہ باتیں یاد رکھو اور جو آدمی اللہ تعالیٰ (کے دین) کی نشانیوں کا ادب (لحاظ) کرے تو یہ دل کے تقویٰ کی بات ہے ﴿۳۲﴾ تمھارے لیے ان (جانوروں) میں ایک مقررہ وقت تک فائدہ حاصل کرنا (جائز) ہے⑤ پھر ان (ہدی کے جانوروں) کے حلال ہونے کی جگہ قدیم گھر (یعنی کعبہ) کے آس پاس ہے⑥ ﴿۳۳﴾

---

① سورۂ انعام وغیرہ میں۔
② بت انسان کے باطن کو گندگی سے بھر دیتے ہیں۔
③ عقائد باطلہ۔ ہر وہ بات جو حق کے خلاف ہو۔ معاملات، شہادت میں جھوٹ۔
④ شرک کرنے والا آسمان توحید کی بلندی سے گرا دیا جاتا ہے اور مردار کھانے والے پرندوں کی طرح نفسانی خواہشات اس کو مزید برباد کر دیتی ہیں اسی طرح شیطانی وساوس اس کو گمراہی کی وادی میں پھینک دیتے ہیں اور وہ اس طرح ہلاک ہوتا ہے کہ نجات کی کوئی امید باقی نہیں رہتی۔
⑤ یعنی جب تک اس جانور کو شرعی طریقے سے ہدی نہ بنایا جائے وہاں تک۔
⑥ (دوسرا ترجمہ) پھر ان کے ذبح ہونے کی جگہ قدیم گھر (کعبہ) کے آس پاس ہے۔

وَلِكُلِّ أُمَّةٍ جَعَلْنَا مَنسَكًا لِّيَذْكُرُوا اسْمَ اللَّهِ عَلَىٰ مَا رَزَقَهُم مِّن بَهِيمَةِ الْأَنْعَامِ ۗ فَإِلَٰهُكُمْ إِلَٰهٌ وَاحِدٌ فَلَهُ أَسْلِمُوا ۗ وَبَشِّرِ الْمُخْبِتِينَ ﴿٣٤﴾ الَّذِينَ إِذَا ذُكِرَ اللَّهُ وَجِلَتْ قُلُوبُهُمْ وَالصَّابِرِينَ عَلَىٰ مَا أَصَابَهُمْ وَالْمُقِيمِي الصَّلَاةِ وَمِمَّا رَزَقْنَاهُمْ يُنفِقُونَ ﴿٣٥﴾ وَالْبُدْنَ جَعَلْنَاهَا لَكُم مِّن شَعَائِرِ اللَّهِ لَكُمْ فِيهَا خَيْرٌ ۖ فَاذْكُرُوا اسْمَ اللَّهِ عَلَيْهَا صَوَافَّ ۖ

اور ہم نے ہر امت کے لیے قربانی مقرر کی①؛ تا کہ وہ مویشی (جیسے جانور) جو اس اللہ تعالیٰ نے ان کو دیے ہیں ان پر (قربانی کرتے وقت) اللہ تعالیٰ کا نام لیویں②، سو تمھارا معبود ایک ہی معبود ہے، سو اسی کے حکم کو مانو اور تم عاجزی③ کرنے والوں کو خوش خبری سنا دو ﴿۳۴﴾ یہ (عاجزی کرنے والے) ایسے لوگ ہیں کہ جب (ان کے سامنے) اللہ تعالیٰ کا ذکر کیا جاتا ہے تو ان کے دل ڈر جاتے ہیں④ اور جو مصیبت بھی ان کو پہنچتی ہے ان پر صبر کرتے ہیں اور وہ نماز کو قائم کرتے ہیں اور جو روزی ہم نے ان کو دی اس میں سے (اللہ کی راہ میں) وہ خرچ کیا کرتے ہیں ﴿۳۵﴾ (جو) بڑے جانور⑤ (قربان کیے جاتے ہیں ان) کو ہم نے تمھارے لیے اللہ تعالیٰ کے دین کی نشانی مقرر کیا ہے⑥، تمھارے لیے ان میں خیر ہی خیر ہے⑦ سو (نحر کرتے وقت) قطار میں کھڑا کر کے تم ان پر اللہ تعالیٰ کا نام لو،

---

① "مَنسَكًا" سے قربانی، حج کے اعمال، تمام قسم کی عبادات یہ سب مراد ہے۔

② (دوسرا ترجمہ) تا کہ وہ (ان جانوروں کی) قربانی کرتے وقت اللہ تعالیٰ کا نام لیویں اس بات کے شکریہ کے طور پر کہ اللہ تعالیٰ نے ان کو مویشی جانوروں سے مالا مال کیا۔

③ مراد: [۱] ایک اللہ تعالیٰ ہی کے سامنے جھکنے والے۔

[۲] جو خود تو ظلم نہ کرے ساتھ ہی ظلم کرنے والوں سے بدلہ نہ لیوے۔

[۳] قضاء الٰہی پر ہر حال میں راضی رہنے والے۔

④ (دوسرا ترجمہ) ان کے دل پر رعب (ہیبت) طاری ہو جاتا ہے۔

نوٹ: وجلت سے ایسا خوف مراد ہے جو کسی کی عظمت کی وجہ سے دل میں پیدا ہو۔

⑤ قربانی میں دو طرح کے جانور ہوتے ہیں، ایک بڑے جیسے اونٹ، گائے، بھینس، بیل، کٹرے وغیرہ وہ "بدن" کہلاتے ہیں اور دوسرے چھوٹے جیسے بکرا، دنبہ وغیرہ۔ ⑥ دوسرا ترجمہ: یادگار

⑦ یعنی دنیا میں گوشت کھانا اور کھلانا اور آخرت میں ثواب لینا۔

فَإِذَا وَجَبَتْ جُنُوبُهَا فَكُلُوا مِنْهَا وَأَطْعِمُوا الْقَانِعَ وَالْمُعْتَرَّ ۚ كَذَٰلِكَ سَخَّرْنَاهَا لَكُمْ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُونَ ۝ لَنْ يَنَالَ اللَّهَ لُحُومُهَا وَلَا دِمَاؤُهَا وَلَٰكِنْ يَنَالُهُ التَّقْوَىٰ مِنْكُمْ ۚ كَذَٰلِكَ سَخَّرَهَا لَكُمْ لِتُكَبِّرُوا اللَّهَ عَلَىٰ مَا هَدَاكُمْ ۗ وَبَشِّرِ الْمُحْسِنِينَ ۝ إِنَّ اللَّهَ يُدَافِعُ عَنِ الَّذِينَ آمَنُوا ۗ إِنَّ اللَّهَ لَا يُحِبُّ كُلَّ خَوَّانٍ كَفُورٍ ۝

أُذِنَ لِلَّذِينَ يُقَاتَلُونَ بِأَنَّهُمْ ظُلِمُوا ۚ وَإِنَّ اللَّهَ عَلَىٰ نَصْرِهِمْ لَقَدِيرٌ ۝

سو جب وہ (ذبح ہوکر) اپنی کروٹ پر گر پڑیں تو ان (کے گوشت) میں سے تم خود بھی (کھانا چاہو تو) کھاؤ اور قناعت کرنے والے① اور (حاجت ظاہر کر کے بے قراری سے) سوال کرنے والے (فقیروں) کو بھی تم کھلاؤ، اسی طرح ان (جانوروں) کو ہم نے تمھارے تابع کر دیا②؛ تاکہ تم لوگ شکر ادا کرو ﴿۳۶﴾ اللہ تعالیٰ کو ان (قربانیوں کے جانور) کا گوشت ہرگز نہیں پہنچتا اور نہ ان کا خون؛ لیکن اس (اللہ تعالیٰ) کو تو تمھارا تقویٰ پہنچتا ہے③، اسی طرح اس (اللہ تعالیٰ) نے ان (جانوروں) کو تمھارے قابو میں کر دیا؛ تاکہ اس بات پر تم اللہ تعالیٰ کی تکبیر (یعنی بڑائی بیان) کرو کہ اس نے تم کو (خاص کر قربانی کی) ہدایت (یعنی توفیق) دی اور نیکی کرنے والوں کو تم خوش خبری سنادو④ ﴿۳۷﴾ یقیناً اللہ تعالیٰ ایمان والوں سے (دشمنوں کو) ہٹادیں گے، یقیناً اللہ تعالیٰ ہر ایک خیانت کرنے والے، ناشکرے کو پسند نہیں کرتے ﴿۳۸﴾

جن (مسلمانوں) سے لڑائی کی جاتی ہے ان کو اجازت دی جاتی ہے (کہ اپنے دفاع میں وہ کافروں سے لڑیں) کیوں کہ ان پر ظلم کیا گیا ہے اور یقیناً اللہ تعالیٰ ان (مظلوموں) کی مدد کرنے پر پوری طرح قدرت رکھتے ہیں ﴿۳۹﴾

---

① یعنی غریبی کے باوجود صبر کر کے بیٹھے رہنے والے۔

② (دوسرا ترجمہ) اسی طرح (اتنے بھاری بڑے بڑے) جانوروں کو ہم نے تمھارے قابو میں کر دیا۔

③ مراد اخلاص اور اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل کرنے کی نیت ہے (دل کے پاکیزہ جذبات کی اللہ تعالیٰ کے یہاں بڑی قدر ہے)۔ ④ (دوسرا ترجمہ) اچھے طریقے سے نیک عمل کرنے والوں کو آپ خوش خبری سنادو۔

الَّذِينَ أُخْرِجُوا مِن دِيَارِهِم بِغَيْرِ حَقٍّ إِلَّا أَن يَقُولُوا رَبُّنَا اللَّهُ ۗ وَلَوْلَا دَفْعُ اللَّهِ النَّاسَ بَعْضَهُم بِبَعْضٍ لَّهُدِّمَتْ صَوَامِعُ وَبِيَعٌ وَصَلَوَاتٌ وَمَسَاجِدُ يُذْكَرُ فِيهَا اسْمُ اللَّهِ كَثِيرًا ۗ وَلَيَنصُرَنَّ اللَّهُ مَن يَنصُرُهُ ۗ إِنَّ اللَّهَ لَقَوِيٌّ عَزِيزٌ ﴿٤٠﴾ الَّذِينَ إِن مَّكَّنَّاهُمْ فِي الْأَرْضِ أَقَامُوا الصَّلَاةَ وَآتَوُا الزَّكَاةَ وَأَمَرُوا بِالْمَعْرُوفِ وَنَهَوْا عَنِ الْمُنكَرِ ۗ وَلِلَّهِ عَاقِبَةُ الْأُمُورِ ﴿٤١﴾ وَإِن يُكَذِّبُوكَ فَقَدْ كَذَّبَتْ قَبْلَهُمْ قَوْمُ نُوحٍ وَعَادٌ وَثَمُودُ ﴿٤٢﴾ وَقَوْمُ إِبْرَاهِيمَ وَقَوْمُ لُوطٍ ﴿٤٣﴾

یہ وہ لوگ ہیں جن کو ان کے گھروں سے ناحق (یعنی بلاوجہ) صرف اتنا کہنے پر کہ ”ہمارے رب اللہ ہیں“ نکال دیا گیا① اور اگر اللہ تعالیٰ بعض لوگوں (کے شر) کو بعض لوگوں کے ذریعہ ہٹایا نہ کرتے② تو خانقاہیں③ اور عیسائیوں کی عبادت کی جگہیں اور یہودیوں کی عبادت کی جگہیں اور مسجدیں جن میں کثرت سے اللہ تعالیٰ کے نام کا ذکر کیا جاتا ہے وہ سب برباد (ویران) کر دیے جاتے④ اور جو اس اللہ تعالیٰ (کے دین) کی مدد کرے گا اللہ تعالیٰ ضرور ان لوگوں کی مدد کرے گا، یقیناً اللہ تعالیٰ تو بڑے قوت والے، بڑے غلبہ والے ہیں ﴿۴۰﴾ یہ وہ لوگ ہیں کہ اگر ہم ان کو زمین میں قدرت دیویں⑤ تو وہ (خود) نماز کو قائم کریں اور زکوٰۃ دیویں اور (دوسروں کو) اچھی باتوں کا حکم دیویں اور بری بات سے وہ روکیں اور تمام کاموں کا انجام اللہ تعالیٰ ہی کے اختیار میں ہے① ﴿۴۱﴾ اور اگر یہ (کافر) لوگ آپ کو جھٹلائیں تو پکی بات یہ ہے کہ ان سے پہلے نوح (علیہ السلام) کی قوم اور قوم عاد اور قوم ثمود (اپنے زمانے کے نبیوں کو) جھٹلا چکے ہیں ﴿۴۲﴾ اور ابراہیم (علیہ السلام) کی قوم اور لوط (علیہ السلام) کی قوم ﴿۴۳﴾

---

① یعنی ان کو پریشان کرکے ہجرت کرنے پر مجبور کیا گیا۔
② یعنی ان فسادیوں کے زور کو نہ گھٹواتے رہتے۔
③ نصرانی مذہب کے جو راہب جیسے لوگ دنیا چھوڑ کر جن جگہوں پر تنہائی میں عبادت میں مشغول رہتے تھے وہ مراد ہے۔
④ دنیا میں ہر دور میں فسادیوں کی ایک بڑی تعداد رہی ہے جو خیر اور بھلائی کو روکنا چاہتے ہیں، جہاد کا مقصد فسادیوں کے شر سے خیر کی شکلوں کو بچانا ہے۔ ⑤ یعنی حکومت دیویں۔
① آیت میں ریاست اسلامیہ کے بنیادی مقاصد بتادیے گئے۔

وَّاَصْحٰبُ مَدْيَنَ ۚ وَكُذِّبَ مُوْسٰى فَاَمْلَيْتُ لِلْكٰفِرِيْنَ ثُمَّ اَخَذْتُهُمْ ۚ فَكَيْفَ كَانَ نَكِيْرِ ۝ فَكَاَيِّنْ مِّنْ قَرْيَةٍ اَهْلَكْنٰهَا وَهِيَ ظَالِمَةٌ فَهِيَ خَاوِيَةٌ عَلٰى عُرُوْشِهَا وَبِئْرٍ مُّعَطَّلَةٍ وَّقَصْرٍ مَّشِيْدٍ ۝ اَفَلَمْ يَسِيْرُوْا فِي الْاَرْضِ فَتَكُوْنَ لَهُمْ قُلُوْبٌ يَّعْقِلُوْنَ بِهَآ اَوْ اٰذَانٌ يَّسْمَعُوْنَ بِهَا ۚ فَاِنَّهَا لَا تَعْمَى الْاَبْصَارُ وَلٰكِنْ تَعْمَى الْقُلُوْبُ الَّتِيْ فِي الصُّدُوْرِ ۝ وَيَسْتَعْجِلُوْنَكَ بِالْعَذَابِ وَلَنْ يُّخْلِفَ اللّٰهُ وَعْدَهٗ ۭ وَاِنَّ يَوْمًا عِنْدَ رَبِّكَ كَاَلْفِ سَنَةٍ مِّمَّا تَعُدُّوْنَ ۝ وَكَاَيِّنْ مِّنْ قَرْيَةٍ اَمْلَيْتُ لَهَا وَهِيَ ظَالِمَةٌ ثُمَّ اَخَذْتُهَا ۚ وَاِلَيَّ الْمَصِيْرُ ۝

اور مدین والے بھی (اپنے زمانے کے نبیوں کو جھٹلا چکے ہیں) اور موسیٰ (علیہ السلام) کو (بھی) جھٹلایا گیا، سو میں نے کافروں کو ڈھیل دی، پھر میں نے ان (کافروں) کو پکڑ لیا تو میرا انکار کرنا کیسا رہا؟① ﴿۴۴﴾ سو اس وقت جبکہ کوئی بستی کے رہنے والے ظلم کر رہے تھے، ہم نے اس (بستی) کو ہلاک کر دیا، اب اس (بستی) کا حال یہ ہے کہ وہ (عذاب کے بعد) اپنی چھتوں کے بل گر پڑی ہے اور کتنے ہی کنویں (جو پہلے آباد تھے اب) بیکار پڑے ہیں اور کتنے ہی پکے بنے ہوئے محل (کھنڈر ہو چکے ہیں)② ﴿۴۵﴾ تو کیا وہ زمین میں چلتے پھرتے نہیں③ جس سے ان کے دل ایسے ہو جاتے کہ وہ ان سے سمجھنے لگ جاتے یا ان کے کان ایسے ہو جاتے جن سے وہ سننے لگ جاتے، سو حقیقت یہ ہے کہ آنکھیں اندھی نہیں ہوتی ہیں؛ لیکن سینوں کے اندر جو دل ہے وہ اندھے ہو جاتے ہیں ﴿۴۶﴾ اور وہ (کافر لوگ) تم سے عذاب جلدی مانگتے ہیں؛ حالاں کہ اللہ تعالیٰ اپنے وعدے کی خلاف ورزی کبھی نہیں کریں گے④ اور یقین جانو تمھارے رب کے یہاں کا ایک دن تمھاری (دنیوی) گنتی کے مطابق ایک ہزار سال کے برابر ہوتا ہے ﴿۴۷﴾ اور کتنی بستیاں ہیں جن کو میں نے مہلت دی تھی؛ حالاں کہ اس بستی کے رہنے والے گنہگار تھے، پھر میں نے ان سب کو (عذاب میں) پکڑ لیا اور (سب کو آخر میں) میرے پاس ہی لوٹنا ہے ﴿۴۸﴾

---

① یعنی انکار پر عذاب کیسا بھاری رہا۔ ② (دوسرا ترجمہ) کمزور پڑ چکے ہیں۔

③ عبرت حاصل کرنے کی نیت سے زمین کی سیر وسیاحت کی ترغیب ہے، یہ نہیں کہ سیر وسیاحت میں فرائض اور احکامِ شریعت چھوٹ جاوے، حرام کا ارتکاب ہونے لگے۔ ④ یعنی وعدہ کے مطابق عذاب ضرور آوے گا۔

قُلْ يٰۤاَيُّهَا النَّاسُ اِنَّمَاۤ اَنَا لَكُمْ نَذِيْرٌ مُّبِيْنٌۚ فَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ وَّرِزْقٌ كَرِيْمٌ ۝ وَالَّذِيْنَ سَعَوْا فِيْۤ اٰيٰتِنَا مُعٰجِزِيْنَ اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ الْجَحِيْمِ ۝ وَمَاۤ اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ مِنْ رَّسُوْلٍ وَّلَا نَبِيٍّ اِلَّاۤ اِذَا تَمَنّٰۤى اَلْقَى الشَّيْطٰنُ فِيْۤ اُمْنِيَّتِهٖ ۚ فَيَنْسَخُ اللّٰهُ مَا يُلْقِي الشَّيْطٰنُ ثُمَّ يُحْكِمُ اللّٰهُ اٰيٰتِهٖ ؕ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ ۙ لِّيَجْعَلَ مَا يُلْقِي الشَّيْطٰنُ فِتْنَةً لِّلَّذِيْنَ فِيْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ وَّالْقَاسِيَةِ قُلُوْبُهُمْ ؕ

(اے نبی!) تم کہہ دو: اے لوگو! یقیناً میں تم سب کو کھول کھول کر ڈر سنانے والا ہوں ﴿۴۹﴾ سو جو لوگ ایمان لائے اور انھوں نے نیک کام کیے تو ان کے لیے مغفرت اور عزت کی روزی ہے[1] ﴿۵۰﴾ اور جو لوگ ہماری آیتوں کو کم دکھانے کی[2] کوشش کرتے رہتے ہیں ایسے لوگ جہنم (میں جانے) والے ہیں ﴿۵۱﴾ اور ہم نے تم سے پہلے جب بھی کوئی رسول یا نبی بھیجا ان کو یہ حالت پیش آئی کہ جب اس (نبی) نے (اللہ کا کلام) پڑھا تب ہی اس (نبی) کی پڑھی ہوئی بات میں شیطان نے (کافروں کے دلوں میں) کوئی شک وشبہ ڈالا[3]، پھر اللہ تعالیٰ شیطان کے ڈالے ہوئے شک و شبہ کو مٹا دیتے ہیں اور اللہ تعالیٰ اپنی آیتوں کو مضبوط کر دیتے ہیں[4] اور اللہ تعالیٰ بڑے جاننے والے، خوب حکمت والے ہیں ﴿۵۲﴾ تا کہ وہ (اللہ تعالیٰ) شیطان کی ڈالی ہوئی بات کو ان لوگوں کے لیے فتنہ (یعنی آزمائش) بنا دیں جن کے دلوں میں (نفاق کی) بیماری ہے اور جن کے دل سخت ہیں[5]،

---

① عزت والی روزی اللہ تعالیٰ کی نعمت ہے۔

② (دوسرا ترجمہ) نیچا دکھانے کی (تیسرا) باطل کرنے کی۔

③ (دوسرا ترجمہ) تم سے پہلے جب کوئی رسول یا نبی ہم نے بھیجا تب اس کے ساتھ یہ ہوا کہ جب اس رسول نے کوئی تمنا کی تو شیطان نے اس کی تمنا میں رکاوٹ ڈال دی،
نوٹ: جیسے نبی کی تمنا تمام لوگ ایمان لے آویں ایسی ہی ہوتی ہے؛ لیکن شیطان لوگوں کو گمراہ کرتا ہے، نبی کی تمنا پوری نہیں ہونے دیتا۔

④ (دوسرا ترجمہ) اللہ تعالیٰ (نبی کی تمنا کے متعلق) شیطان کی ڈالی ہوئی رکاوٹ کو دور کر دیتے ہیں اور اللہ تعالیٰ اپنی آیتوں کو پکا کر دیتے ہیں (اللہ کی آیتیں خود پکی اور مستحکم ہیں؛ لیکن جب اعتراض ہوتا ہے تو اس کا مستحکم اور پکا ہونا اور زیادہ ظاہر ہوتا ہے)۔ ⑤ یعنی جن کو باطل کا یقین ہے۔

وَاِنَّ الظّٰلِمِيْنَ لَفِيْ شِقَاقٍۭ بَعِيْدٍ ۝ وَّلِيَعْلَمَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ اَنَّهُ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّكَ فَيُؤْمِنُوْا بِهٖ فَتُخْبِتَ لَهٗ قُلُوْبُهُمْ ۭ وَاِنَّ اللّٰهَ لَهَادِ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ۝ وَلَا يَزَالُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا فِيْ مِرْيَةٍ مِّنْهُ حَتّٰى تَاْتِيَهُمُ السَّاعَةُ بَغْتَةً اَوْ يَاْتِيَهُمْ عَذَابُ يَوْمٍ عَقِيْمٍ ۝ اَلْمُلْكُ يَوْمَىِٕذٍ لِّلّٰهِ ۭ يَحْكُمُ بَيْنَهُمْ ۭ فَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ فِيْ جَنّٰتِ النَّعِيْمِ ۝ وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَكَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا فَاُولٰۗىِٕكَ لَهُمْ عَذَابٌ مُّهِيْنٌ ۝

وَالَّذِيْنَ هَاجَرُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ثُمَّ قُتِلُوْٓا اَوْ مَاتُوْا لَيَرْزُقَنَّهُمُ اللّٰهُ رِزْقًا حَسَنًا ۭ وَاِنَّ اللّٰهَ لَهُوَ خَيْرُ الرّٰزِقِيْنَ ۝

یقیناً ظالم لوگ مخالفت میں بہت دور جا کر پڑے ہیں ﴿۵۳﴾ اور (نبی کی بات سے رکاوٹ دور کر دی اس کا فائدہ یہ ہے کہ) تا کہ علم (یعنی صحیح سمجھ) والے یقین کر لیویں کہ یہ (کلام) تمھارے رب کی طرف سے بالکل سچا ہے، سو وہ اس (کلام) پر یقین لاویں، سو ان کے دل اس (کلام) کے سامنے نرم پڑ جاویں① اور یقین رکھو کہ اللہ تعالیٰ ایمان والوں کو سیدھے راستے کی ہدایت دینے والے ہیں ﴿۵۴﴾ اور کافر لوگ اس (کلام) کے متعلق ہمیشہ دھوکے میں رہیں گے②، یہاں تک کہ قیامت ان کے پاس اچانک آ جاوے یا ان کے پاس ایسے دن کا عذاب آ جاوے جو خیر سے بالکل خالی ہو ﴿۵۵﴾ بادشاہت اس دن اللہ تعالیٰ ہی کے لیے ہوگی، وہ (اللہ تعالیٰ) ان کے درمیان فیصلہ کریں گے، سو جو لوگ ایمان لائے اور انھوں نے نیک کام کیے وہ نعمتوں کے باغات میں ہوں گے ﴿۵۶﴾ اور جن لوگوں نے کفر کیا اور ہماری آیتوں کو جھٹلایا، سو ان کے لیے ایسا عذاب ہے جو ان کو ذلیل کر کے رکھ دے گا ﴿۵۷﴾

اور جن لوگوں نے اللہ تعالیٰ کے راستے میں ہجرت کی، پھر وہ قتل کر دیے گئے یا ان کو موت آ گئی تو اللہ ان کو ضرور عمدہ روزی عطا کریں گے اور یقیناً اللہ تعالیٰ ہی بہترین رزق دینے والے ہیں ﴿۵۸﴾

---

① (دوسرا ترجمہ) اس (پر عمل کرنے) کی طرف ان کے دل زیادہ جھک جاویں۔ (تیسرا ترجمہ) ان کے دل اس (کلام) سے مطمئن ہو جاوے۔

② (دوسرا ترجمہ) اس کلام کے متعلق برابر شک ہی میں پڑے رہیں گے۔

لَيُدْخِلَنَّهُمْ مُّدْخَلًا يَّرْضَوْنَهٗ ۚ وَاِنَّ اللّٰهَ لَعَلِيْمٌ حَلِيْمٌ ﴿۵۹﴾ ذٰلِكَ ۚ وَمَنْ عَاقَبَ بِمِثْلِ مَا عُوْقِبَ بِهٖ ثُمَّ بُغِيَ عَلَيْهِ لَيَنْصُرَنَّهُ اللّٰهُ ۚ اِنَّ اللّٰهَ لَعَفُوٌّ غَفُوْرٌ ﴿۶۰﴾ ذٰلِكَ بِاَنَّ اللّٰهَ يُوْلِجُ الَّيْلَ فِي النَّهَارِ وَيُوْلِجُ النَّهَارَ فِي الَّيْلِ وَاَنَّ اللّٰهَ سَمِيْعٌ بَصِيْرٌ ﴿۶۱﴾ ذٰلِكَ بِاَنَّ اللّٰهَ هُوَ الْحَقُّ وَاَنَّ مَا يَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِهٖ هُوَ الْبَاطِلُ وَاَنَّ اللّٰهَ هُوَ الْعَلِيُّ الْكَبِيْرُ ﴿۶۲﴾ اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللّٰهَ اَنْزَلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً ۡ فَتُصْبِحُ الْاَرْضُ مُخْضَرَّةً ۚ اِنَّ اللّٰهَ لَطِيْفٌ خَبِيْرٌ ﴿۶۳﴾ لَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ۚ وَاِنَّ اللّٰهَ لَهُوَ الْغَنِيُّ الْحَمِيْدُ ﴿۶۴﴾

وہ (اللہ تعالیٰ) ان (مہاجرین) کو ایک ایسی جگہ ضرور پہنچائیں گے جس سے وہ خوش ہو جاویں گے ① اور یقین رکھو کہ اللہ تعالیٰ ہر چیز کو اچھی طرح جاننے والے (اور) حلیم ہیں ﴿۵۹﴾ یہ بات تو سن لی اور جس شخص نے دشمن سے اتنا ہی بدلہ لیا جتنی تکلیف اس کو (دشمن کی طرف سے) پہنچائی گئی تھی، پھر (بدلہ لینے کے بعد ظالم کی طرف سے) اس پر زیادتی کی گئی تو اللہ تعالیٰ (جس پر زیادتی کی گئی) اس کی ضرور مدد کریں گے، یقیناً اللہ تعالیٰ تو بہت زیادہ معاف کرنے والے، بہت زیادہ بخشنے والے ہیں ﴿۶۰﴾ یہ بات تو طے ہو چکی ② کہ یقیناً اللہ تعالیٰ رات کو دن میں داخل کرتے ہیں اور دن کو رات میں داخل کرتے ہیں اور یقیناً اللہ تعالیٰ بہت سنتے ہیں، بہت دیکھتے ہیں ﴿۶۱﴾ یہ (یقینی مدد) اس لیے کہ اللہ تعالیٰ ہی حق ہیں اور ان (اللہ تعالیٰ) کو چھوڑ کر جس (بت) کو یہ (مشرک) لوگ پکارتے ہیں وہ سراسر باطل ہے اور اللہ تعالیٰ تو اونچی شان والے، سب سے بڑے ہیں ﴿۶۲﴾ کیا آپ کو یہ بات معلوم نہیں ہے کہ اللہ تعالیٰ ہی نے آسمان سے پانی اتارا، جس سے زمین ہری بھری ہو جاتی ہے، یقین رکھو کہ (وہی) اللہ تعالیٰ اچھی تدبیر کو جاننے والے ہیں ③ (ہر چیز کی) خبر رکھنے والے ہیں ﴿۶۳﴾ آسمان اور زمین میں جو کچھ بھی ہے وہ اسی (اللہ تعالیٰ) کا ہے اور یقیناً وہ (اللہ تعالیٰ) غنی ہے (جو کسی کے محتاج نہیں) سب تعریف اس (اللہ تعالیٰ) کے واسطے ہیں ﴿۶۴﴾

---

① (دوسرا ترجمہ) جس کو وہ پسند کریں گے۔

② یعنی مسلمانوں کا غالب ہونا یا اللہ تعالیٰ کی نصرت کا ملنا ③ (دوسرا ترجمہ) بڑے لطف کرنے والے ہیں۔

أَلَمْ تَرَ أَنَّ اللَّهَ سَخَّرَ لَكُم مَّا فِي الْأَرْضِ وَالْفُلْكَ تَجْرِي فِي الْبَحْرِ بِأَمْرِهِ ۗ وَيُمْسِكُ السَّمَاءَ أَن تَقَعَ عَلَى الْأَرْضِ إِلَّا بِإِذْنِهِ ۗ إِنَّ اللَّهَ بِالنَّاسِ لَرَءُوفٌ رَّحِيمٌ ﴿٦٥﴾ وَهُوَ الَّذِي أَحْيَاكُمْ ثُمَّ يُمِيتُكُمْ ثُمَّ يُحْيِيكُمْ ۗ إِنَّ الْإِنسَانَ لَكَفُورٌ ﴿٦٦﴾ لِّكُلِّ أُمَّةٍ جَعَلْنَا مَنسَكًا هُمْ نَاسِكُوهُ ۖ فَلَا يُنَازِعُنَّكَ فِي الْأَمْرِ ۚ وَادْعُ إِلَىٰ رَبِّكَ ۖ إِنَّكَ لَعَلَىٰ هُدًى مُّسْتَقِيمٍ ﴿٦٧﴾ وَإِن جَادَلُوكَ فَقُلِ اللَّهُ أَعْلَمُ بِمَا تَعْمَلُونَ ﴿٦٨﴾ اللَّهُ يَحْكُمُ بَيْنَكُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فِيمَا كُنتُمْ فِيهِ تَخْتَلِفُونَ ﴿٦٩﴾

کیا تم نے نہیں دیکھا کہ یقیناً اللہ تعالیٰ نے زمین کی تمام چیزوں کو تمھارے لیے کام میں لگا رکھا ہے① اور کشتی (کو تمھارے قابو میں کر دیا) جو اس (اللہ تعالیٰ) کے حکم سے (تمھارے فائدوں کی چیزوں کو لے کر) سمندر میں چلتی ہے، اسی (اللہ تعالیٰ) نے آسمان کو اس طرح روک کے رکھا ہے کہ وہ اس (اللہ تعالیٰ) کی اجازت کے بغیر زمین پر نہیں گر سکتا، یقیناً اللہ تعالیٰ لوگوں پر بڑے ہی شفقت کرنے والے، بڑے مہربان ہیں ﴿٦٥﴾ اور وہی (اللہ تعالیٰ) ہے جنھوں نے تم کو (دنیا میں) زندہ کیا، پھر وہ (اللہ تعالیٰ) تم کو موت دے گا، پھر (آخرت میں) وہ تم کو (دوسری مرتبہ) زندہ کرے گا، واقعۃً انسان تو بڑا ہی ناشکرا ہے ﴿٦٦﴾ ہر امت کے واسطے ہم نے عبادت (یا ذبح کرنے) کا ایک طریقہ مقرر کر دیا ہے وہ اسی طریقہ کے مطابق عبادت (یا ذبح) کرتے ہیں، (اے نبی)! سو ان (لوگوں) کو چاہیے کہ وہ اس کام میں تم سے کسی بھی طرح جھگڑا نہ کریں اور تم (ان کو) اپنے رب کی طرف دعوت دیتے رہو، یقیناً تم تو سیدھے راستے پر ہو ﴿٦٧﴾ اور اگر (پھر بھی) وہ (مخالفین مشرکین) لوگ تم سے جھگڑا کریں تو تم ان کو (جواب میں) کہو کہ: جو کام تم کرتے ہو اللہ تعالیٰ اس کو خوب اچھی طرح جانتے ہیں ﴿٦٨﴾ جن باتوں میں تم اختلاف کرتے ہو اللہ تعالیٰ قیامت کے دن تمھارے درمیان فیصلہ کریں گے ﴿٦٩﴾

---

① (دوسرا ترجمہ) تمھارے قابو میں کر دیا۔

أَلَمْ تَعْلَمْ أَنَّ اللَّهَ يَعْلَمُ مَا فِي السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ ۗ إِنَّ ذَٰلِكَ فِي كِتَابٍ ۚ إِنَّ ذَٰلِكَ عَلَى اللَّهِ يَسِيرٌ ﴿٧٠﴾ وَيَعْبُدُونَ مِن دُونِ اللَّهِ مَا لَمْ يُنَزِّلْ بِهِ سُلْطَانًا وَمَا لَيْسَ لَهُم بِهِ عِلْمٌ ۗ وَمَا لِلظَّالِمِينَ مِن نَّصِيرٍ ﴿٧١﴾ وَإِذَا تُتْلَىٰ عَلَيْهِمْ آيَاتُنَا بَيِّنَاتٍ تَعْرِفُ فِي وُجُوهِ الَّذِينَ كَفَرُوا الْمُنكَرَ ۖ يَكَادُونَ يَسْطُونَ بِالَّذِينَ يَتْلُونَ عَلَيْهِمْ آيَاتِنَا ۗ قُلْ أَفَأُنَبِّئُكُم بِشَرٍّ مِّن ذَٰلِكُمُ ۗ النَّارُ وَعَدَهَا اللَّهُ الَّذِينَ كَفَرُوا ۖ وَبِئْسَ الْمَصِيرُ ﴿٧٢﴾

يَا أَيُّهَا النَّاسُ ضُرِبَ مَثَلٌ فَاسْتَمِعُوا لَهُ ۚ إِنَّ الَّذِينَ تَدْعُونَ مِن دُونِ اللَّهِ لَن يَخْلُقُوا ذُبَابًا وَلَوِ اجْتَمَعُوا لَهُ ۖ

کیا (یہ بات) تم کو معلوم نہیں کہ آسمان اور زمین میں جو کچھ ہے یقیناً اللہ تعالیٰ اس کو جانتے ہیں، یقیناً یہ سب کچھ ایک کتاب (یعنی لوحِ محفوظ) میں (لکھا ہوا) ہے، یقیناً یہ سب کام اللہ تعالیٰ کے لیے بہت آسان ہیں ﴿۷۰﴾ اور وہ (کافر لوگ) اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر ایسی چیزوں کی عبادت کرتے ہیں جن (کے معبود ہونے) کی اس (اللہ تعالیٰ) نے کوئی سند (یا دلیل) نہیں اتاری ہے اور خود ان (لوگوں) کو بھی ان (بتوں) کے بارے میں کوئی علم نہیں ہے اور ظالموں کے لیے تو کوئی مدد کرنے والا نہیں ہے ﴿۷۱﴾ اور جب ان (کافروں) کے سامنے ہماری آیتیں صاف صاف[1] پڑھ کر سنائی جاتی ہیں تو ان کافروں کے چہروں پر ناگواری[2] کے نشانات تم صاف پہچان لیتے ہو، ایسا لگتا ہے کہ جو لوگ ان کو ہماری آیتیں پڑھ کر سناتے ہیں وہ (کافر لوگ) ان پر حملہ کر دیں گے، تم (ان کافروں سے جواب میں) کہو: کیا تم کو اس سے بھی زیادہ بری (یا ناگوار) چیز بتلاؤں؟ وہ تو ایک آگ ہے، اللہ تعالیٰ نے کافروں سے اس (آگ) کا وعدہ کر رکھا ہے اور وہ بہت برا ٹھکانہ ہے ﴿۷۲﴾

اے لوگو! ایک مثال بیان کی جا رہی ہے اب تم اس کو دھیان سے سنو، یقیناً اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر جن (معبودوں) کی تم عبادت کرتے ہو وہ ایک مکھی (جیسی چیز) بھی ہرگز پیدا نہیں کر سکتے، چاہے اس (مکھی پیدا کرنے) کے لیے وہ سب (بت ایک جگہ) جمع ہو جائیں،

---

[1] (دوسرا ترجمہ) پوری وضاحت کے ساتھ۔ [2] باطنی ناگواری کے اثرات ظاہر میں نظر آتے ہیں۔

وَاِنْ يَّسْلُبْهُمُ الذُّبَابُ شَيْــًٔا لَّا يَسْتَنْقِذُوْهُ مِنْهُ ؕ ضَعُفَ الطَّالِبُ وَالْمَطْلُوْبُ ۝ مَا قَدَرُوا اللّٰهَ حَقَّ قَدْرِهٖ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَقَوِيٌّ عَزِيْزٌ ۝ اَللّٰهُ يَصْطَفِيْ مِنَ الْمَلٰٓئِكَةِ رُسُلًا وَّمِنَ النَّاسِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ سَمِيْعٌۢ بَصِيْرٌ ۝ يَعْلَمُ مَا بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ ؕ وَاِلَى اللّٰهِ تُرْجَعُ الْاُمُوْرُ ۝ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا ارْكَعُوْا وَاسْجُدُوْا وَاعْبُدُوْا رَبَّكُمْ وَافْعَلُوا الْخَيْرَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ۝ وَجَاهِدُوْا فِي اللّٰهِ حَقَّ جِهَادِهٖ ؕ

اور اگر مکھی ان سے کوئی چیز چھین لیوے تو وہ (بت) اس (مکھی) سے اس کو چھڑا بھی نہیں سکتے (ان بتوں سے) مانگنے والا بھی کمزور اور جن (بتوں) سے مانگا جاتا ہے وہ بھی کمزور ﴿۷۳﴾ ان مشرکین نے اللہ تعالیٰ کی قدر کرنے کا جو حق تھا ویسی قدر نہیں سمجھی①، یقیناً اللہ تعالیٰ تو بہت زور والے، (سب پر) غالب ہیں ﴿۷۴﴾ اللہ تعالیٰ فرشتوں میں سے اور لوگوں میں سے (اپنا) پیغام پہنچانے والے چن لیتے ہیں، یقیناً اللہ تعالیٰ تو ہر بات سننے والے، ہر چیز دیکھنے والے ہیں ﴿۷۵﴾ اللہ تعالیٰ ان سب کے اگلے② اور پچھلے③ (حالات) کو جانتے ہیں اور تمام کام اللہ تعالیٰ تک پہنچتے ہیں④ ﴿۷۶﴾ اے ایمان والو! تم رکوع اور سجدہ کرتے رہو اور تم اپنے رب کی عبادت کرتے رہو اور تم لوگ اچھے کام کرو؛ تاکہ تم لوگ فلاح پا جاؤ ﴿۷۷﴾ اور تم اللہ تعالیٰ کے راستے میں جیسی محنت کرنے کا حق ہے ویسی ہی محنت کرو⑤

---

① (دوسرا ترجمہ) جیسی قدر (تعظیم) کرنی چاہیے تھی ویسی قدر نہیں کی۔

نوٹ: حق قدر کا ایک مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کسی کی عبادت نہ کی جاوے۔

② یعنی آنے والے زمانے میں ہونے والے حالات۔

③ گزرے ہوئے زمانے میں جو حالات ہو چکے اس۔ ④ (دوسرا ترجمہ) تمام کاموں کا دارومدار اللہ ہی پر ہے۔

⑤ دوسرا ترجمہ: کوشش کرو۔ کسی بھی اچھے مقصد کو حاصل کرنے کے لیے اپنی پوری طاقت لگا دینا یہ جہاد ہے، یہ بہت عام لفظ ہے، نفس کی اصلاح کی کوشش، پر امن جدوجہد، مظلوم کی نصرت، کار خیر میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینا اور ضرورت کے وقت پر مسلح جدوجہد کرنا یہ سب اس میں شامل ہے اور "حق جہادہ" کا مطلب یہ سب کوشش صرف اللہ تعالیٰ کو راضی کرنے کے لیے ہو، کوئی دنیوی غرض نہ ہو، اور پوری طاقت سے محنت کرے اور کسی کی ملامت کی پرواہ نہ کرے اور اتنے بڑے مقصد کے شایان شان محنت کریں۔

هُوَ اجْتَبٰىكُمْ وَمَا جَعَلَ عَلَيْكُمْ فِي الدِّيْنِ مِنْ حَرَجٍ ۭ مِلَّةَ اَبِيْكُمْ اِبْرٰهِيْمَ ۭ هُوَ سَمّٰىكُمُ الْمُسْلِمِيْنَ ڏ مِنْ قَبْلُ وَفِيْ ھٰذَا لِيَكُوْنَ الرَّسُوْلُ شَهِيْدًا عَلَيْكُمْ وَتَكُوْنُوْا شُهَدَاۗءَ عَلَي النَّاسِ ښ فَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ وَاعْتَصِمُوْا بِاللّٰهِ ۭ هُوَ مَوْلٰىكُمْ ۚ فَنِعْمَ الْمَوْلٰى وَنِعْمَ النَّصِيْرُ ۧ

اس (اللہ تعالیٰ) نے تم کو پسند کرلیا① اور تم پر دین میں کوئی مشکل نہیں رکھی ہے②، تم اپنے باپ ابراہیم (علیہ السلام) کی ملت (یعنی دین) پر قائم رہو، اس (اللہ تعالیٰ) نے اس (قرآن کے اترنے) سے پہلے تمھارا نام مسلمان رکھا اور اس (قرآن) میں بھی (تمھارا نام مسلمان رکھا)؛ تاکہ رسول (یعنی محمد ﷺ) تم پر گواہ بنے اور تم دوسرے لوگوں کے لیے گواہ بنو، لہذا تم نماز قائم کرتے رہو اور تم زکوۃ دیتے رہو اور تم اللہ تعالیٰ کو مضبوطی③ سے پکڑو، وہی (اللہ تعالیٰ) تمھارے مالک ہیں، سو وہ (اللہ تعالیٰ) کتنے اچھے مالک ہیں اور وہ (اللہ تعالیٰ) کتنے اچھے مدد کرنے والے ہیں ﴿۷۸﴾

① یعنی افضل نبی محمد ﷺ کے دین پر ایمان لانے کے لیے۔
② دوسرا ترجمہ: تنگی نہیں رکھی ہے۔
③ قرآن اور حدیث پر مضبوطی سے عمل کرنا۔



سورة المؤمنون

(المکیة)

ایاتہا:۱۱۸۔رکوعاتہا:۶۔

یہ سورت مکی ہے، اس میں ایک سو اٹھارہ (۱۱۸) آیتیں ہیں۔ سورۂ طور یا سورۂ انبیاء کے بعد اور سورۂ تبارک سے پہلے چھہتر (۷۶) یا (۷۴) نمبر پر نازل ہوئی۔

سورت کی شروعات ہی مؤمنین کے اوصاف سے ہوتی ہے اور یہ تمام اوصاف ایمان کے اہم شعبوں میں سے ہیں۔

اس سورت کی آیت افحسبتم انما الخ کی فضیلت: سورۂ مؤمنون کی یہ آخری آیتیں خاص فضیلت رکھتی ہیں، امام بغویؒ اور امام ثعلبیؒ نے حضرت عبداللہ ابن مسعود ﷺ سے روایت کیا ہے کہ وہ ایک ایسے آدمی کے پاس سے گزرے جو سخت بیماریوں میں مبتلا تھا، حضرت عبداللہ ابن مسعود ﷺ نے اس کے کان میں یہ آیتیں ''افحسبتم'' سے اخیر تک پڑھ دیں، وہ اسی وقت اچھا ہو گیا۔ رسول اللہ ﷺ نے ان سے دریافت فرمایا کہ: آپ نے اس کے کان میں کیا پڑھا؟ حضرت عبداللہ ابن مسعود ﷺ نے عرض کیا کہ: یہ آیتیں پڑھی ہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قسم ہے اس ذات کی جس قبضے میں میری جان ہے! اگر کوئی یقین رکھنے والا آدمی یہ آیتیں پہاڑ کے سامنے پڑھ دے تو پہاڑ اپنی جگہ سے ہٹ سکتا ہے۔ (قرطبی:۱۲/۱۵۷) مسنون وظائف:ص:۲۵)

حضرت نبی کریم ﷺ نے ایک مرتبہ مکہ معظمہ میں صبح کی نماز پڑھائی تو آپ ﷺ نے ''قد افلح المؤمنون'' شروع کی اور پچاسویں آیت پر آپ نے رکوع کیا۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

قَدْ اَفْلَحَ الْمُؤْمِنُوْنَ ۙ﴿۱﴾ الَّذِيْنَ هُمْ فِيْ صَلَاتِهِمْ خٰشِعُوْنَ ۙ﴿۲﴾ وَالَّذِيْنَ هُمْ عَنِ اللَّغْوِ مُعْرِضُوْنَ ۙ﴿۳﴾ وَالَّذِيْنَ هُمْ لِلزَّكٰوةِ فٰعِلُوْنَ ۙ﴿۴﴾ وَالَّذِيْنَ هُمْ لِفُرُوْجِهِمْ حٰفِظُوْنَ ۙ﴿۵﴾ اِلَّا عَلٰٓى اَزْوَاجِهِمْ اَوْ مَا مَلَكَتْ اَيْمَانُهُمْ فَاِنَّهُمْ غَيْرُ مَلُوْمِيْنَ ۚ﴿۶﴾ فَمَنِ ابْتَغٰى وَرَآءَ ذٰلِكَ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْعٰدُوْنَ ۚ﴿۷﴾ وَالَّذِيْنَ هُمْ لِاَمٰنٰتِهِمْ وَعَهْدِهِمْ رٰعُوْنَ ۙ﴿۸﴾ وَالَّذِيْنَ هُمْ عَلٰى صَلَوٰتِهِمْ يُحَافِظُوْنَ ۘ﴿۹﴾ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْوٰرِثُوْنَ ۙ﴿۱۰﴾

اللہ تعالیٰ کے نام سے (میں شروع کرتا ہوں) جن کی رحمت سب کے لیے ہے، جو بہت زیادہ رحم کرنے والے ہیں۔

پکی بات ہے کہ وہ ایمان والے فلاح① پا گئے ﴿۱﴾ جو اپنی نماز میں خشوع کرتے ہیں② ﴿۲﴾ اور وہ لوگ جو لغو③ بات پر دھیان نہیں دیتے ﴿۳﴾ اور وہ لوگ جو زکوۃ دیا کرتے ہیں ﴿۴﴾ اور وہ لوگ جو اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کرتے ہیں④ ﴿۵﴾ مگر اپنی بیویوں سے اور جو باندیاں ان کی مالکی میں آ گئی ہوں ان سے (ضرورت پوری کرتے ہیں) تو یقیناً ان لوگوں کے اوپر کوئی ملامت (یا الزام) نہیں ہے ﴿۶﴾ پھر جو شخص بھی اس کے سوا (شہوت پوری کرنے کا طریقہ) تلاش کرتا ہے، سو وہی لوگ (شریعت کی) حد سے آگے نکل جانے والے ہیں ﴿۷﴾ اور وہ لوگ جو اپنی امانتوں اور اپنے عہد کا پورا لحاظ کرتے ہیں⑤ ﴿۸﴾ اور وہ لوگ جو اپنی (فرض) نمازوں پر پوری پابندی رکھتے ہیں⑥ ﴿۹﴾ وہی لوگ وارث بننے والے ہیں ﴿۱۰﴾

---

① فلاح: کسی کو اس کی ہر مراد حاصل ہو جائے اور ہر تکلیف دور ہو جائے۔

② ظاہری اعضا میں سکون ہو، بے کار حرکت نہ ہو، دل میں اللہ تعالیٰ کے علاوہ کا خیال نہ آوے، نظر نیچے، آنکھ کے کنارے سے دائیں بائیں نہ دیکھے، بدن کے کسی حصے سے نہ کھیلے، نظر بھی نیچی ہو، آواز بھی مناسب پست ہو۔

③ (دوسرا ترجمہ) فضول لکمی بات۔ لغو یعنی ایسی چیز یا کام یا کلام جس کا دینی دنیوی کوئی فائدہ نہ ہو۔

④ (دوسرا ترجمہ) وہ لوگ جو اپنی شرمگاہوں کو قابو میں رکھتے ہیں۔

⑤ (دوسرا ترجمہ) پورا نبھاتے ہیں۔ ⑥ (دوسرا ترجمہ) اپنی نمازوں کا پورا خیال رکھتے ہیں۔

الَّذِيْنَ يَرِثُوْنَ الْفِرْدَوْسَ ۭ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ۝ وَلَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ مِنْ سُلٰلَةٍ مِّنْ طِيْنٍ ۝ ثُمَّ جَعَلْنٰهُ نُطْفَةً فِيْ قَرَارٍ مَّكِيْنٍ ۝ ثُمَّ خَلَقْنَا النُّطْفَةَ عَلَقَةً فَخَلَقْنَا الْعَلَقَةَ مُضْغَةً فَخَلَقْنَا الْمُضْغَةَ عِظٰمًا فَكَسَوْنَا الْعِظٰمَ لَحْمًا ۤ ثُمَّ اَنْشَاْنٰهُ خَلْقًا اٰخَرَ ۭ فَتَبٰرَكَ اللّٰهُ اَحْسَنُ الْخٰلِقِيْنَ ۝ ثُمَّ اِنَّكُمْ بَعْدَ ذٰلِكَ لَمَيِّتُوْنَ ۝ ثُمَّ اِنَّكُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ تُبْعَثُوْنَ ۝ وَلَقَدْ خَلَقْنَا فَوْقَكُمْ سَبْعَ طَرَاۗىِٕقَ ڰ وَمَا كُنَّا عَنِ الْخَلْقِ غٰفِلِيْنَ ۝ وَاَنْزَلْنَا مِنَ السَّمَاۗءِ مَاۗءًۢ بِقَدَرٍ فَاَسْكَنّٰهُ فِي الْاَرْضِ ڰ وَاِنَّا عَلٰي ذَهَابٍۢ بِهٖ لَقٰدِرُوْنَ ۝

جو فردوس① کے وارث ہیں② وہ اس میں ہمیشہ رہیں گے ﴿۱۱﴾ اور یقینی بات یہ ہے کہ ہم نے (اول) انسان کو چھنی ہوئی مٹی③ سے پیدا کیا ﴿۱۲﴾ پھر ہم نے اس کو منی کے قطرے کی شکل میں ایک (جمی ہوئی محفوظ) جگہ (یعنی رحم) میں رکھا ﴿۱۳﴾ پھر ہم نے منی کے قطرے سے جما ہوا خون بنایا، پھر جمے ہوئے خون سے ہم نے گوشت کا لوتھڑا بنایا، پھر ہم نے گوشت کے لوتھڑے میں سے ہڈیاں بنائیں، پھر ہم نے ہڈیوں کے اوپر گوشت چڑھا دیا، پھر (ان تمام تبدیلیوں کے بعد) ہم نے اس کو ایک دوسری (نئی) شکل (وصورت) میں اٹھا کھڑا کر دیا④، سو بڑی شان ہے اللہ تعالیٰ کی جو سب بنانے والوں میں سب سے اچھے بنانے والے ہیں ﴿۱۴﴾ پھر اس کے بعد تم یقیناً مرنے والے ہو ﴿۱۵﴾ پھر یقیناً قیامت کے دن تم کو دوبارہ زندہ کیا جائے گا ﴿۱۶﴾ اور یقینی بات یہ ہے کہ ہم نے تمہارے اوپر سات راستے بنائے ہیں⑤ اور ہم مخلوق (کی مصلحتوں) سے غافل نہیں ہیں ﴿۱۷﴾ اور ہم نے آسمان سے ٹھیک اندازے سے پانی اتارا⑥، سو ہم نے اس (پانی) کو زمین میں ٹھہرا دیا اور یقیناً ہم اس (پانی) کے لے جانے (یعنی تمہارے سامنے سے ختم کر دینے) پر بھی پوری قدرت رکھتے ہیں ﴿۱۸﴾

---

① یعنی جن باغیچوں میں ٹھنڈی چھاؤں ہوتی ہے۔

② وراثت کے لفظ سے "یقینی" کو بتلایا گیا③ مٹی کے خاص اجزا، مٹی کا خلاصہ۔

④ (دوسرا ترجمہ) پھر ہم نے اس کو دوسری (نئی) مخلوق (زندہ انسان) بنا دیا۔

⑤ اس سے مراد فرشتوں کے آسمان پر جانے اور آنے کے سات راستے ہیں اور بعض نے سات آسمان بھی مراد لیے ہیں۔

⑥ (دوسرا ترجمہ) اور ہم نے آسمان سے (مناسب) مقدار میں پانی اتارا (تیسرا) ہم نے آسمان سے پانی ناپ کر اتارا۔

فَاَنْشَاْنَا لَكُمْ بِهٖ جَنّٰتٍ مِّنْ نَّخِيْلٍ وَّاَعْنَابٍ ۘ لَكُمْ فِيْهَا فَوَاكِهُ كَثِيْرَةٌ وَّمِنْهَا تَاْكُلُوْنَ ﴿۱۹﴾ وَشَجَرَةً تَخْرُجُ مِنْ طُوْرِ سَيْنَآءَ تَنْۢبُتُ بِالدُّهْنِ وَصِبْغٍ لِّلْاٰكِلِيْنَ ﴿۲۰﴾ وَاِنَّ لَكُمْ فِي الْاَنْعَامِ لَعِبْرَةً ۭ نُسْقِيْكُمْ مِّمَّا فِيْ بُطُوْنِهَا وَلَكُمْ فِيْهَا مَنَافِعُ كَثِيْرَةٌ وَّمِنْهَا تَاْكُلُوْنَ ﴿۲۱﴾ وَعَلَيْهَا وَعَلَى الْفُلْكِ تُحْمَلُوْنَ ﴿۲۲﴾

وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا نُوْحًا اِلٰى قَوْمِهٖ فَقَالَ يٰقَوْمِ اعْبُدُوا اللّٰهَ مَا لَكُمْ مِّنْ اِلٰهٍ غَيْرُهٗ ۭ اَفَلَا تَتَّقُوْنَ ﴿۲۳﴾ فَقَالَ الْمَلَؤُا الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ قَوْمِهٖ مَا هٰذَآ اِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ ۙ

سو ہم نے اس (پانی) کے ذریعہ سے تمھارے لیے کھجور اور انگور کے باغیچے اگا دیے، تمھارے لیے ان میں بہت سے تازہ پھل بھی ہیں اور ان ہی میں سے تم (بچا کر، سوکھا کر) کھاتے بھی ہو ﴿۱۹﴾ اور ایسے (زیتون کے) درخت کو جو طور سینا سے نکلتا ہے وہ تیل اور کھانے والوں کے لیے سالن لے کر اگتا ہے① ﴿۲۰﴾ اور یقیناً تمھارے لیے جانوروں میں عبرت (یعنی دھیان) کی بات ہے، ان (جانوروں) کے پیٹوں میں جو (دودھ) ہے اس میں سے ہم تم کو پلاتے ہیں② اور تمھارے لیے ان (جانوروں) میں (دوسرے) بہت سے فائدے ہیں اور ان (جانوروں) میں سے بعض کو تم کھاتے (بھی) ہو ﴿۲۱﴾ اور ان (جانوروں) پر اور کشتی پر تم سوار کیے جاتے ہو ﴿۲۲﴾

اور پکی بات یہ ہے کہ ہم نے نوح (علیہ السلام) کو اپنی قوم کے پاس (رسول بنا کر) بھیجا، سو انھوں نے (یعنی نوح علیہ السلام) کہا: اے میری قوم! تم اللہ تعالیٰ کی عبادت کرو، اس (اللہ تعالیٰ) کے سوا تمھارا کوئی معبود نہیں، سو کیا تم لوگ ڈرتے نہیں ہو؟ ﴿۲۳﴾ سو ان (نوح علیہ السلام) کی قوم کے کافر سرداروں نے (آپس میں ایک دوسرے سے اور عوام سے) کہا: یہ تو تمھارے ہی جیسا ایک بشر ہے③

---

① (دوسرا ترجمہ) (اسی پانی سے) ہم نے (زیتون کا) درخت بھی پیدا کیا جو طور سینا میں (زیادہ) پیدا ہوتا ہے۔ (یہ بھی کہتے ہیں کہ زیتون کا درخت اولاً طور سینا میں نکلا پھر وہاں سے دوسری جگہ لے جایا گیا)

② (دوسرا ترجمہ) جو دودھ ان جانوروں کے پیٹ میں ہیں وہ ہم تم کو پلاتے ہیں۔

③ یعنی معمولی آدمی ہے۔

يُرِيدُ اَنْ يَّتَفَضَّلَ عَلَيْكُمْ ؕ وَلَوْ شَآءَ اللّٰهُ لَاَنْزَلَ مَلٰٓئِكَةً ۖۚ مَّا سَمِعْنَا بِهٰذَا فِيْٓ اٰبَآئِنَا الْاَوَّلِيْنَ ﴿۲۴﴾ اِنْ هُوَ اِلَّا رَجُلٌۢ بِهٖ جِنَّةٌ فَتَرَبَّصُوْا بِهٖ حَتّٰى حِيْنٍ ﴿۲۵﴾ قَالَ رَبِّ انْصُرْنِيْ بِمَا كَذَّبُوْنِ ﴿۲۶﴾ فَاَوْحَيْنَآ اِلَيْهِ اَنِ اصْنَعِ الْفُلْكَ بِاَعْيُنِنَا وَوَحْيِنَا فَاِذَا جَآءَ اَمْرُنَا وَفَارَ التَّنُّوْرُ ۙ فَاسْلُكْ فِيْهَا مِنْ كُلٍّ زَوْجَيْنِ اثْنَيْنِ وَاَهْلَكَ اِلَّا مَنْ سَبَقَ عَلَيْهِ الْقَوْلُ مِنْهُمْ ۚ وَلَا تُخَاطِبْنِيْ فِي الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا ۚ اِنَّهُمْ مُّغْرَقُوْنَ ﴿۲۷﴾ فَاِذَا اسْتَوَيْتَ اَنْتَ وَمَنْ مَّعَكَ عَلَى الْفُلْكِ فَقُلِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ نَجّٰىنَا مِنَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ ﴿۲۸﴾

اس کا ارادہ یہ ہے کہ تمھارے اوپر بڑا بن کر رہے اور اگر اللہ تعالیٰ (رسول بھیجنا) چاہتے تو فرشتے کو بھیجتے، یہ (توحید و رسالت کی) بات تو ہم نے اپنے اگلے باپ دادوں میں کبھی نہیں سنی ﴿۲۴﴾ بس یہ تو ایک آدمی ہے جس کو جنون ہو گیا ہے، سو ایک وقت تک اس کے بارے میں انتظار کرو① ﴿۲۵﴾ نوح (علیہ السلام) نے کہا: اے میرے رب! آپ میری مدد فرمائیے اس لیے کہ انھوں نے تو مجھے جھٹلا دیا ہے ﴿۲۶﴾ سو ہم نے ان (نوح علیہ السلام) کی طرف وحی بھیجی کہ ہماری نظروں کے سامنے اور ہماری وحی کے مطابق② تم کشتی بناؤ، سو جب ہمارا حکم (عذاب کا) آجائے اور تنور ابل پڑے تو ہر ایک قسم (کے جانور) میں سے ایک ایک جوڑا③ لے کر اس کو اس (کشتی) میں داخل کر دو اور اپنے گھر والوں کو بھی④ (کشتی میں سوار کر لو) الا یہ کہ ان میں سے جن کے بارے میں پہلے سے بات طے ہو چکی ہے⑤ (ایسے لوگوں کو کشتی میں سوار مت کرو) اور ظالموں کے بارے میں تم مجھ سے بات نہ کرو، یہ بات تو یقینی ہے کہ وہ سب غرق ہونے والے ہیں ﴿۲۷﴾ پھر جب تم اور تمھارے (مسلمان) ساتھی کشتی میں ٹھیک بیٹھ جاویں⑥ تو (اللہ تعالیٰ کے دربار میں یہ) کہنا: شکر تو اسی اللہ تعالیٰ کے لیے ہے جس نے ہم کو ظلم کرنے والی (کافر) قوم سے نجات دے دی" ﴿۲۸﴾

---

① شاید ہوش میں آجاوے۔ ② (دوسرا ترجمہ) ہماری نگرانی میں۔

③ یعنی نر مادہ دو فرد۔ ④ مراد تمام ایمان والے۔

⑤ یعنی ایمان نہ لانے اور عذاب میں پھنس جانے کی بات۔

⑥ ہر سواری میں بیٹھنے کے جو ضوابط ہوتے ہیں اس کے مطابق ٹھیک بیٹھے، ورنہ حادثات کا خطرہ لگا رہتا ہے۔

وَقُلْ رَّبِّ اَنْزِلْنِيْ مُنْزَلًا مُّبٰرَكًا وَّاَنْتَ خَيْرُ الْمُنْزِلِيْنَ ۝ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ وَّاِنْ كُنَّا لَمُبْتَلِيْنَ ۝ ثُمَّ اَنْشَاْنَا مِنْۢ بَعْدِهِمْ قَرْنًا اٰخَرِيْنَ ۝ فَاَرْسَلْنَا فِيْهِمْ رَسُوْلًا مِّنْهُمْ اَنِ اعْبُدُوا اللّٰهَ مَا لَكُمْ مِّنْ اِلٰهٍ غَيْرُهٗ ۭ اَفَلَا تَتَّقُوْنَ ۝

وَقَالَ الْمَلَاُ مِنْ قَوْمِهِ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَكَذَّبُوْا بِلِقَاۗءِ الْاٰخِرَةِ وَاَتْرَفْنٰهُمْ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۙ مَا هٰذَآ اِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ ۙ يَاْكُلُ مِمَّا تَاْكُلُوْنَ مِنْهُ وَيَشْرَبُ مِمَّا تَشْرَبُوْنَ ۝ وَلَىِٕنْ اَطَعْتُمْ بَشَرًا مِّثْلَكُمْ ۙ اِنَّكُمْ اِذًا لَّخٰسِرُوْنَ ۝ اَيَعِدُكُمْ اَنَّكُمْ اِذَا مِتُّمْ وَكُنْتُمْ تُرَابًا وَّعِظَامًا اَنَّكُمْ مُّخْرَجُوْنَ ۝

اور (یہ) دعا (بھی) کرو" اے میرے رب! آپ مجھے برکت والا اترنا نصیب فرمائیے اور آپ سب اتارنے والوں میں بہتر اتارنے والے ہے"① ﴿۲۹﴾ یقیناً اس (واقعہ) میں بڑی نشانیاں ہیں اور یقینی بات ہے کہ ہم کو تو جانچنا ہی ہے② ﴿۳۰﴾ پھر ان کے بعد ہم نے دوسری قومیں (عاد و ثمود) پیدا کیں ﴿۳۱﴾ سو ہم نے ان میں ان ہی میں سے ایک رسول (بنا کر) بھیجا (جنھوں نے کہا) کہ تم اللہ تعالیٰ ہی کی عبادت کرو، تمھارے لیے اس (اللہ تعالیٰ) کے سوا کوئی معبود نہیں ہے، سو کیا تم لوگ ڈرتے نہیں ہو؟ ﴿۳۲﴾

اور ان (نبی) کی قوم کے سردار لوگ کہنے لگے — جو کافر تھے اور آخرت کی ملاقات کو انھوں نے جھٹلایا تھا اور ہم نے ان کو دنیا کی زندگی میں خوب عیش دیا تھا — یہ تو بس تمھارے ہی جیسے ایک (معمولی) بشر ہیں، جو کھانا تم کھاتے ہو وہی کھانا وہ (رسول) کھاتے ہیں اور جو تم پیتے ہو وہ (رسول) بھی وہی چیز پیتے ہیں③ ﴿۳۳﴾ اور اگر تم نے اپنے ہی جیسے ایک (معمولی) انسان کی اطاعت کی④ یقیناً تب تو تم بڑے نقصان میں پڑو گے ﴿۳۴﴾ کیا یہ (نبی) تم کو وعدہ کرتے ہیں کہ جب تم مر جاؤ گے اور تم مٹی اور ہڈیاں بن جاؤ گے تو تم (زمین سے دوبارہ) نکالے جاؤ گے ﴿۳۵﴾

---

① کشتی میں بھی آرام رہے اور کشتی سے اتر کر ظاہری باطنی اطمینان رہے۔ ② (دوسرا ترجمہ) ہم تو جانچنے والے ہی ہیں۔
③ یعنی ظاہری احوال کوئی نرالے نہیں ہیں۔ ④ (دوسرا ترجمہ) بات مانی۔ (یہ بھی عجیب فلسفہ ہے خود کے جیسے انسان جو نبی ہیں اس کی اطاعت میں نقصان نظر آئے اور بے جان پتھر کے بت کی عبادت میں فائدہ؟ کیسی حماقت ہے!)

هَيْهَاتَ هَيْهَاتَ لِمَا تُوعَدُونَ ﴿٣٦﴾ إِنْ هِيَ إِلَّا حَيَاتُنَا الدُّنْيَا نَمُوتُ وَنَحْيَا وَمَا نَحْنُ بِمَبْعُوثِينَ ﴿٣٧﴾ إِنْ هُوَ إِلَّا رَجُلٌ افْتَرَىٰ عَلَى اللَّهِ كَذِبًا وَمَا نَحْنُ لَهُ بِمُؤْمِنِينَ ﴿٣٨﴾ قَالَ رَبِّ انصُرْنِي بِمَا كَذَّبُونِ ﴿٣٩﴾ قَالَ عَمَّا قَلِيلٍ لَّيُصْبِحُنَّ نَادِمِينَ ﴿٤٠﴾ فَأَخَذَتْهُمُ الصَّيْحَةُ بِالْحَقِّ فَجَعَلْنَاهُمْ غُثَاءً ۚ فَبُعْدًا لِّلْقَوْمِ الظَّالِمِينَ ﴿٤١﴾ ثُمَّ أَنشَأْنَا مِن بَعْدِهِمْ قُرُونًا آخَرِينَ ﴿٤٢﴾ مَا تَسْبِقُ مِنْ أُمَّةٍ أَجَلَهَا وَمَا يَسْتَأْخِرُونَ ﴿٤٣﴾ ثُمَّ أَرْسَلْنَا رُسُلَنَا تَتْرَا ۖ كُلَّ مَا جَاءَ أُمَّةً رَّسُولُهَا كَذَّبُوهُ ۚ فَأَتْبَعْنَا بَعْضَهُم بَعْضًا وَجَعَلْنَاهُمْ أَحَادِيثَ ۚ فَبُعْدًا لِّقَوْمٍ لَّا يُؤْمِنُونَ ﴿٤٤﴾

جس بات سے تم کو ڈرایا جاتا ہے وہ (عقل سے) بہت ہی دور دور ہے ①﴿۳۶﴾ بس زندگی تو یہی ہماری دنیا کی زندگی ہے ②ہم مرتے ہیں اور ہم زندہ ہوتے ہیں اور ہم کو (مرنے کے بعد) دوسری مرتبہ زندہ نہیں ہونا پڑے گا﴿۳۷﴾ یہ (نبی) تو بس ایک ایسے آدمی ہیں جنھوں نے اللہ تعالیٰ پر جھوٹا بہتان باندھ رکھا ہے اور ہم اس (نبی) پر ایمان لانے والے نہیں ہیں﴿۳۸﴾ نبی نے کہا: اے میرے رب! آپ میری مدد فرمائیے اس لیے کہ انھوں نے تو مجھے جھٹلا دیا ہے﴿۳۹﴾ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: تھوڑے دنوں میں ہی یہ لوگ (اپنے کیے ہوئے پر صبح کے وقت) پچھتاتے ہوں گے﴿۴۰﴾ سو (ہمارے) سچے وعدے کے مطابق ان کو ایک سخت چنگھاڑ نے پکڑ لیا، سو ہم نے ان کو سوکھا ہوا کوڑا کرکٹ بنا ڈالا، سو ظلم کرنے والی قوم کے لیے پھٹکار ہو ③﴿۴۱﴾ پھر ان (عاد وثمود) کے بعد دوسری بہت ساری قومیں ہم نے پیدا کیں﴿۴۲﴾ کوئی بھی امت (ہلاک ہونے میں) اپنے مقرر وقت سے آگے نہیں جا سکتی اور وہ پیچھے بھی نہیں رہ سکتی﴿۴۳﴾ پھر ہم نے لگاتار اپنے رسول بھیجے، جب کبھی کسی قوم کے پاس اس کا (خاص) رسول آتا تو وہ (امت) اس (رسول) کو جھٹلاتی تو ہم ایک قوم کے بعد دوسری قوم کو ہلاک کرتے رہے اور ہم نے ان کو کہانیاں بنا ڈالا ④، سو جس قوم کے لوگ ایمان نہیں لاتے ان کے لیے (اللہ تعالیٰ کی رحمت سے) دوری ہے﴿۴۴﴾

---

① (دوسرا ترجمہ) جس بات سے تم کو ڈرایا جاتا ہے وہ بات کہاں سے ہو سکتی ہے، کیسے ہو سکتی ہے؟۔
② اور آخرت نام کی کوئی چیز نہیں ہے۔ ③ (دوسرا ترجمہ) ظلم کرنے والی قوم کے لیے اللہ تعالیٰ کی رحمت سے دوری ہو۔
④ یعنی عذاب میں ان کو بالکل ختم کر دیا گیا، نشانات تک باقی نہیں رہے، صرف ان کی باتیں کہانیوں کی طرح باقی رہیں۔

ثُمَّ أَرْسَلْنَا مُوسَىٰ وَأَخَاهُ هَارُونَ بِآيَاتِنَا وَسُلْطَانٍ مُّبِينٍ ﴿٤٥﴾ إِلَىٰ فِرْعَوْنَ وَمَلَئِهِ فَاسْتَكْبَرُوا وَكَانُوا قَوْمًا عَالِينَ ﴿٤٦﴾ فَقَالُوا أَنُؤْمِنُ لِبَشَرَيْنِ مِثْلِنَا وَقَوْمُهُمَا لَنَا عَابِدُونَ ﴿٤٧﴾ فَكَذَّبُوهُمَا فَكَانُوا مِنَ الْمُهْلَكِينَ ﴿٤٨﴾ وَلَقَدْ آتَيْنَا مُوسَى الْكِتَابَ لَعَلَّهُمْ يَهْتَدُونَ ﴿٤٩﴾ وَجَعَلْنَا ابْنَ مَرْيَمَ وَأُمَّهُ آيَةً وَآوَيْنَاهُمَا إِلَىٰ رَبْوَةٍ ذَاتِ قَرَارٍ وَمَعِينٍ ﴿٥٠﴾

يَا أَيُّهَا الرُّسُلُ كُلُوا مِنَ الطَّيِّبَاتِ وَاعْمَلُوا صَالِحًا ۖ إِنِّي بِمَا تَعْمَلُونَ عَلِيمٌ ﴿٥١﴾ وَإِنَّ هَٰذِهِ أُمَّتُكُمْ أُمَّةً وَاحِدَةً وَأَنَا رَبُّكُمْ فَاتَّقُونِ ﴿٥٢﴾ فَتَقَطَّعُوا أَمْرَهُم بَيْنَهُمْ زُبُرًا ۖ كُلُّ حِزْبٍ بِمَا لَدَيْهِمْ فَرِحُونَ ﴿٥٣﴾ فَذَرْهُمْ فِي غَمْرَتِهِمْ حَتَّىٰ حِينٍ ﴿٥٤﴾

پھر ہم نے موسیٰ اور ان کے بھائی ہارون کو (رسول بنا کر) بھیجا ہمارے احکام اور کھلی دلیل لے کر ﴿۴۵﴾ فرعون اور اس کے سرداروں کی طرف، سو انھوں نے تکبر کیا اور وہ (پہلے ہی سے) بڑائی مارنے والی قوم تھی ﴿۴۶﴾ سو وہ کہنے لگے: کیا ہم اپنے ہی جیسے دو بشر (موسیٰ وہارون) پر ایمان لائیں؛ حالاں کہ ان دونوں کی قوم ہماری غلامی (یعنی تابع داری) کر رہی ہے ﴿۴۷﴾ سو انھوں نے ان دونوں کو جھٹلا دیا، سو وہ ہلاک کیے جانے والوں میں سے ہو گئے ﴿۴۸﴾ اور پکی بات یہ ہے کہ ہم نے موسیٰ کو کتاب عطا کی؛ تا کہ وہ (موسیٰ کی قوم کے) لوگ رہنمائی حاصل کریں ﴿۴۹﴾ اور ہم نے مریم کے بیٹے اور اس کی ماں کو (ہماری قدرت کی) ایک بڑی نشانی بنا دی ہے اور ہم نے ان دونوں (ماں بیٹے) کو ایک اونچی جگہ پر ٹھکانہ دیا جو (پرسکون) رہنے کے لائق تھی اور وہاں صاف ستھرا پانی بہتا تھا ﴿۵۰﴾

اے پیغمبرو! تم پاکیزہ چیزیں کھاؤ اور تم نیک کام کرو، یقیناً جو عمل تم کرتے ہو مجھے اس کا پورا علم ہے ﴿۵۱﴾ اور یقیناً یہ تمھارا دین ایک ہی دین ہے اور میں تمھارا رب ہوں، سو تم مجھ ہی سے ڈرتے رہو ﴿۵۲﴾ سو لوگوں نے اپنے دین کو آپس میں ٹکڑے ٹکڑے کر کے (الگ الگ) فرقوں میں بانٹ لیا، ہر جماعت کے لوگوں کے پاس جو (دین) ہے اس پر وہ خوش وخرم ہیں ﴿۵۳﴾ سو (اے نبی!) ان کو ایک خاص وقت تک ① ان کی اپنی غفلت میں ② پڑے رہنے دو ﴿۵۴﴾

---

① اللہ کے عذاب آنے تک یا موت آنے تک۔ ② (دوسرا ترجمہ) جہالت میں۔

أَيَحْسَبُونَ أَنَّمَا نُمِدُّهُم بِهِ مِن مَّالٍ وَبَنِينَ ﴿٥٥﴾ نُسَارِعُ لَهُمْ فِي الْخَيْرَاتِ ۚ بَل لَّا يَشْعُرُونَ ﴿٥٦﴾ إِنَّ الَّذِينَ هُم مِّنْ خَشْيَةِ رَبِّهِم مُّشْفِقُونَ ﴿٥٧﴾ وَالَّذِينَ هُم بِآيَاتِ رَبِّهِمْ يُؤْمِنُونَ ﴿٥٨﴾ وَالَّذِينَ هُم بِرَبِّهِمْ لَا يُشْرِكُونَ ﴿٥٩﴾ وَالَّذِينَ يُؤْتُونَ مَا آتَوا وَّقُلُوبُهُمْ وَجِلَةٌ أَنَّهُمْ إِلَىٰ رَبِّهِمْ رَاجِعُونَ ﴿٦٠﴾ أُولَٰئِكَ يُسَارِعُونَ فِي الْخَيْرَاتِ وَهُمْ لَهَا سَابِقُونَ ﴿٦١﴾ وَلَا نُكَلِّفُ نَفْسًا إِلَّا وُسْعَهَا ۖ وَلَدَيْنَا كِتَابٌ يَنطِقُ بِالْحَقِّ ۚ وَهُمْ لَا يُظْلَمُونَ ﴿٦٢﴾

کیا یہ لوگ یہ خیال کرتے ہیں کہ ہم ان کو جو مال و اولاد دیتے چلے جا رہے ہیں ﴿۵۵﴾ (اس کا مطلب یہ ہے کہ) ہم ان کو فائدہ پہنچانے میں جلدی کر رہے ہیں؛ بلکہ (حقیقت میں) وہ (لوگ بات) سمجھتے ہی نہیں① ﴿۵۶﴾ یقیناً جو لوگ اپنے رب کے رعب سے② ڈرتے ہیں ﴿۵۷﴾ اور وہ لوگ جو اپنے رب کی آیتوں پر یقین رکھتے ہیں ﴿۵۸﴾ اور وہ لوگ جو اپنے رب کے ساتھ کسی کو شریک نہیں کرتے ﴿۵۹﴾ اور وہ لوگ دیتے ہیں جو کچھ بھی دیتے ہیں اس پر ان کے دل ڈرتے رہتے ہیں③ اس بات پر کہ ان کو ان کے رب کے پاس واپس جانا ہے ﴿۶۰﴾ یہی وہ لوگ ہیں جو دوڑ دوڑ کر بھلائیاں حاصل کرتے ہیں اور وہ ان (بھلائیوں) کی طرف سب سے آگے پہنچنے والے ہیں④ ﴿۶۱﴾ اور ہم کسی شخص کو اس کی طاقت سے زیادہ تکلیف (یعنی ذمے داری) نہیں دیتے اور ہمارے پاس (اعمال نامے کی) ایک کتاب ہے⑤ جو (قیامت کے دن ان کے حالات کو) صحیح بولے گی اور ان لوگوں پر ظلم نہیں کیا جائے گا ﴿۶۲﴾

---

① (دوسرا ترجمہ) بات ایسی نہیں ہے: بلکہ وہ لوگ اس کی حقیقت ہی نہیں سمجھتے۔ ② دوسرا ترجمہ: ہیبت سے۔

③ (دوسرا ترجمہ) اور وہ لوگ جو عمل بھی کرتے ہیں اور اس پر ان کے دل ڈرتے رہتے ہیں (یہ دوسری قرآت کے مطابق ترجمہ ہے) معلوم ہوا صدقات اور ہر نیکی کی مقبولیت کے لئے ڈرتے رہنا چاہیے۔

④ (دوسرا ترجمہ) وہ لوگ (اپنے) فائدے جلدی جلدی حاصل کر رہے ہیں اور وہ ان کی طرف دوڑ رہے ہیں۔
نوٹ: دوسرے لوگ دنیوی فائدہ کے پیچھے دوڑتے ہیں اور دوسروں سے آگے بڑھنے کی فکر کرتے ہیں یہ متقی حضرات دین کے لیے ایسی کوشش کرتے ہیں۔

⑤ (دوسرا ترجمہ) ہمارے پاس سب لکھا ہوا ہے۔

بَلْ قُلُوْبُهُمْ فِيْ غَمْرَةٍ مِّنْ هٰذَا وَلَهُمْ اَعْمَالٌ مِّنْ دُوْنِ ذٰلِكَ هُمْ لَهَا عٰمِلُوْنَ ﴿٦٣﴾ حَتّٰۤى اِذَاۤ اَخَذْنَا مُتْرَفِيْهِمْ بِالْعَذَابِ اِذَا هُمْ يَجْـَٔرُوْنَ ﴿٦٤﴾ لَا تَجْـَٔرُوا الْيَوْمَ اِنَّكُمْ مِّنَّا لَا تُنْصَرُوْنَ ﴿٦٥﴾ قَدْ كَانَتْ اٰيٰتِيْ تُتْلٰى عَلَيْكُمْ فَكُنْتُمْ عَلٰۤى اَعْقَابِكُمْ تَنْكِصُوْنَ ﴿٦٦﴾ مُسْتَكْبِرِيْنَ ۖ بِهٖ سٰمِرًا تَهْجُرُوْنَ ﴿٦٧﴾ اَفَلَمْ يَدَّبَّرُوا الْقَوْلَ اَمْ جَآءَهُمْ مَّا لَمْ يَاْتِ اٰبَآءَهُمُ الْاَوَّلِيْنَ ﴿٦٨﴾ اَمْ لَمْ يَعْرِفُوْا رَسُوْلَهُمْ فَهُمْ لَهٗ مُنْكِرُوْنَ ﴿٦٩﴾ اَمْ يَقُوْلُوْنَ بِهٖ جِنَّةٌ ؕ بَلْ جَآءَهُمْ بِالْحَقِّ وَاَكْثَرُهُمْ لِلْحَقِّ كٰرِهُوْنَ ﴿٧٠﴾ وَلَوِ اتَّبَعَ الْحَقُّ اَهْوَآءَهُمْ لَفَسَدَتِ السَّمٰوٰتُ وَالْاَرْضُ وَمَنْ فِيْهِنَّ ؕ

بلکہ ان (کافروں) کے دل اس (آخرت کے حساب) کی طرف سے غفلت میں پڑے ہوئے ہیں، اس کے سوا بھی ان کے اور بھی (دوسرے برے) کام ہیں جو وہ کرتے رہتے ہیں ﴿۶۳﴾ یہاں تک کہ جب ہم ان کے مال داروں کو عذاب میں پکڑ لیں گے تب وہ چلانے لگیں گے ﴿۶۴﴾ آج تم چلاؤ مت، یقینی بات ہے کہ تم کو ہماری طرف سے کوئی مدد نہیں ملے گی ﴿۶۵﴾ پکی بات یہ ہے کہ میری آیتیں تمھارے سامنے پڑھ کر سنائی جاتی تھیں تب تو تم اپنی ایڑیوں کے بل الٹے پاؤں بھاگ جاتے تھے ﴿۶۶﴾ بڑے تکبر سے اس (قرآن) کے بارے میں رات کو مجلس لگا کر وہ غلط باتیں کرتے تھے ① ﴿۶۷﴾ سو کیا انھوں نے (اس) کلام میں غور نہیں کیا؟ یا ان کے پاس کوئی ایسی چیز آ گئی جو ان کے اگلے باپ دادوں کے پاس نہیں آئی تھی؟ ﴿۶۸﴾ کیا وہ اپنے رسول کو (پہلے سے) جانتے پہچانتے (ہی) نہیں تھے کہ اس کی وجہ سے وہ اس (رسول) کا انکار کر دے ﴿۶۹﴾ کیا وہ یوں کہتے ہیں: اس (رسول) کو جنون ہو گیا ہے ②؟ بلکہ (بات یہ ہے کہ) وہ (رسول) ان کے پاس سچی بات لے کر آئے اور ان میں سے اکثر لوگ سچی بات کو پسند نہیں کرتے ﴿۷۰﴾ اور اگر سچا دین ان کی خواہشات کے تابع ہو جاتا تو آسمان اور زمین اور اس کے رہنے والے سب لوگ تباہ ہو جاتے؛

---

① (دوسرا ترجمہ) بڑے تکبر سے (نبی کو) ایک فضول کہانی کہنے والا سمجھ کر ان کو چھوڑ کر چلے جاتے تھے۔

② جب کبھی بھی کسی عام برائی کے خلاف کوئی حق کی بات کہو تو لوگ اس کے کہنے والے کو دیوانہ کہتے ہیں۔

بَلْ اَتَيْنٰهُمْ بِذِكْرِهِمْ فَهُمْ عَنْ ذِكْرِهِمْ مُّعْرِضُوْنَ ﴿٧١﴾ اَمْ تَسْـَٔلُهُمْ خَرْجًا فَخَرَاجُ رَبِّكَ خَيْرٌ ۖ وَّهُوَ خَيْرُ الرّٰزِقِيْنَ ﴿٧٢﴾ وَاِنَّكَ لَتَدْعُوْهُمْ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ﴿٧٣﴾ وَاِنَّ الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِ عَنِ الصِّرَاطِ لَنٰكِبُوْنَ ﴿٧٤﴾ وَلَوْ رَحِمْنٰهُمْ وَكَشَفْنَا مَا بِهِمْ مِّنْ ضُرٍّ لَّلَجُّوْا فِيْ طُغْيَانِهِمْ يَعْمَهُوْنَ ﴿٧٥﴾ وَلَقَدْ اَخَذْنٰهُمْ بِالْعَذَابِ فَمَا اسْتَكَانُوْا لِرَبِّهِمْ وَمَا يَتَضَرَّعُوْنَ ﴿٧٦﴾ حَتّٰۤى اِذَا فَتَحْنَا عَلَيْهِمْ بَابًا ذَا عَذَابٍ شَدِيْدٍ اِذَا هُمْ فِيْهِ مُبْلِسُوْنَ ﴿٧٧﴾

وَهُوَ الَّذِيْۤ اَنْشَاَ لَكُمُ السَّمْعَ وَالْاَبْصَارَ وَالْاَفْـِٕدَةَ ۭ قَلِيْلًا مَّا تَشْكُرُوْنَ ﴿٧٨﴾ وَهُوَ الَّذِيْ ذَرَاَكُمْ فِي الْاَرْضِ وَاِلَيْهِ تُحْشَرُوْنَ ﴿٧٩﴾

بلکہ ہم نے ان کے پاس ان کی نصیحت پہنچادی؛ مگر وہ اپنی نصیحت پر دھیان نہیں دیتے ﴿۷۱﴾ کیا تم ان سے (دین پہنچانے پر) کوئی معاوضہ (یا ٹیکس) مانگتے ہو؟① سو تمھارے رب کا (دیا ہوا) معاوضہ (تمھارے لیے) بہت بہتر ہے اور وہ سب سے بہتر روزی دینے والا ہے ﴿۷۲﴾ اور یہ بات تو یقینی ہے کہ تم تو ان کو سیدھے راستے (یعنی اسلام) کی طرف بلا رہے ہو ﴿۷۳﴾ اور یقینا جو لوگ آخرت پر ایمان نہیں لاتے (ان کی حالت یہ کہ) وہ (سیدھے) راستے سے بالکل ہٹے ہوئے ہیں ﴿۷۴﴾ اور اگر ہم ان پر رحم کریں اور جو تکلیف ان کو پہنچی ہے اس کو دور کریں تب بھی یہ لوگ اپنی شرارت میں برابر بھٹکتے ہوئے لگے رہیں گے ﴿۷۵﴾ اور واقعہ یہ ہے کہ ہم نے ان کو (پہلے) عذاب میں پکڑا تھا، پھر بھی انھوں نے اپنے رب کے آگے (پورے طور پر) عاجزی نہیں کی اور (اللہ تعالیٰ کے سامنے) وہ گڑگڑائے بھی نہیں ﴿۷۶﴾ یہاں تک کہ جب ہم ان پر ایک سخت عذاب کا دروازہ کھول دیں گے تب وہ ایک دم اس میں مایوس (یا حیرت زدہ) ہوکر رہ جائیں گے ﴿۷۷﴾

اور وہی (اللہ تعالیٰ) ہیں جنھوں نے تمھارے لیے کان اور آنکھیں اور دل بنائے (لیکن) تم لوگ بہت کم شکر کرتے ہو ﴿۷۸﴾ اور وہی (اللہ تعالیٰ) ہیں جنھوں نے تم کو زمین میں پھیلا رکھا ہے اور ان ہی (اللہ تعالیٰ) کی طرف تم کو اکٹھا کیا جائے گا② ﴿۷۹﴾

---

① جس کی وجہ سے وہ دین کو مانتے نہ ہو۔ ② (دوسرا ترجمہ) اسی کے پاس تم لائے جاؤ گے۔

وَهُوَ الَّذِيْ يُحْيٖ وَيُمِيْتُ وَلَهُ اخْتِلَافُ الَّيْلِ وَالنَّهَارِ ؕ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ۝ بَلْ قَالُوْا مِثْلَ مَا قَالَ الْاَوَّلُوْنَ ۝ قَالُوْۤا ءَاِذَا مِتْنَا وَكُنَّا تُرَابًا وَّعِظَامًا ءَاِنَّا لَمَبْعُوْثُوْنَ ۝ لَقَدْ وُعِدْنَا نَحْنُ وَاٰبَآؤُنَا هٰذَا مِنْ قَبْلُ اِنْ هٰذَاۤ اِلَّاۤ اَسَاطِيْرُ الْاَوَّلِيْنَ ۝ قُلْ لِّمَنِ الْاَرْضُ وَمَنْ فِيْهَاۤ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ۝ سَيَقُوْلُوْنَ لِلّٰهِ ؕ قُلْ اَفَلَا تَذَكَّرُوْنَ ۝ قُلْ مَنْ رَّبُّ السَّمٰوٰتِ السَّبْعِ وَرَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ ۝ سَيَقُوْلُوْنَ لِلّٰهِ ؕ قُلْ اَفَلَا تَتَّقُوْنَ ۝ قُلْ مَنْۢ بِيَدِهٖ مَلَكُوْتُ كُلِّ شَيْءٍ وَّهُوَ يُجِيْرُ وَلَا يُجَارُ عَلَيْهِ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ۝

وہی (اللہ تعالیٰ) ہیں جو زندگی اور موت دیتے ہیں اور رات اور دن کا بدلنا انہی کے اختیار میں ہے، سو کیا تم لوگ (اتنی بات بھی) نہیں سمجھتے ہو؟﴿۸۰﴾ بلکہ یہ لوگ بھی① ایسی ہی باتیں کہتے ہیں جیسی بات (ان سے) اگلے (کافر) لوگوں نے کہی تھی ﴿۸۱﴾ انھوں نے (یوں) کہا کہ: بھلا! جب ہم مرجائیں گے اور مٹی اور ہڈیاں ہوجائیں گے تو کیا ہم کو دوبارہ زندہ کیا جائے گا؟﴿۸۲﴾ پکی بات یہ ہے کہ یہ وعدے تو ہم سے اور ہم سے پہلے ہمارے باپ دادوں سے (بھی) کیے گئے تھے، (اس آخرت کی حقیقت تو یہ ہے کہ) یہ تو صرف پچھلے لوگوں کی بنائی ہوئی کہانیاں ہیں ﴿۸۳﴾ (اے نبی! ان سے) تم کہو کہ: (یہ) زمین اور اس زمین میں بسنے والے یہ سب کس کی ملکی ہے؟ اگر تم جانتے ہو (تو ذرا بتاؤ) ﴿۸۴﴾ تو یہ لوگ ضرور (یہی) جواب دیں گے: اللہ تعالیٰ ہی کی ملکی ہے، تو (جواب میں) تم کہو: کیا تم پھر بھی نصیحت حاصل نہیں کرتے؟②﴿۸۵﴾ تم (ان سے) پوچھو: ساتوں آسمانوں کا مالک اور بڑے عالی شان عرش کا مالک کون ہے؟﴿۸۶﴾ تو یہ لوگ ضرور خود ہی بتائیں گے کہ: اللہ تعالیٰ ہی کا ہے، تو تم (ان سے) کہو: کیا پھر تم لوگ (اللہ تعالیٰ سے) ڈرتے نہیں ہو؟﴿۸۷﴾ (اے نبی!) تم پوچھو کہ: ہر چیز کی حکومت کس کے قبضے میں ہے؟ وہ (اللہ جس کو چاہے) پناہ دے سکتے ہیں اور ان کے مقابلے میں کوئی کسی کو پناہ نہیں دے سکتا③ اگر تم جانتے ہو (تو بتاؤ) ﴿۸۸﴾

---

① اللہ تعالیٰ کی قدرت کو سمجھ کر ایمان لانے کے بجائے۔

② (دوسرا ترجمہ) کیا پھر بھی تم سوچتے نہیں ہو۔

③ (دوسرا ترجمہ) وہ (اللہ تعالیٰ) جس کو چاہے بچالیتے ہیں اور اس (اللہ تعالیٰ کے عذاب) سے کوئی کسی کو بچا نہیں سکتا۔

سَيَقُولُونَ لِلّٰهِ ؕ قُلْ فَاَنّٰى تُسْحَرُوْنَ ﴿۸۹﴾ بَلْ اَتَيْنٰهُمْ بِالْحَقِّ وَاِنَّهُمْ لَكٰذِبُوْنَ ﴿۹۰﴾ مَا اتَّخَذَ اللّٰهُ مِنْ وَّلَدٍ وَّمَا كَانَ مَعَهٗ مِنْ اِلٰهٍ اِذًا لَّذَهَبَ كُلُّ اِلٰهٍۢ بِمَا خَلَقَ وَلَعَلَا بَعْضُهُمْ عَلٰى بَعْضٍ ؕ سُبْحٰنَ اللّٰهِ عَمَّا يَصِفُوْنَ ﴿۹۱﴾ عٰلِمِ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ فَتَعٰلٰى عَمَّا يُشْرِكُوْنَ ﴿۹۲﴾

قُلْ رَّبِّ اِمَّا تُرِيَنِّيْ مَا يُوْعَدُوْنَ ﴿۹۳﴾ رَبِّ فَلَا تَجْعَلْنِيْ فِي الْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ ﴿۹۴﴾ وَاِنَّا عَلٰٓى اَنْ نُّرِيَكَ مَا نَعِدُهُمْ لَقٰدِرُوْنَ ﴿۹۵﴾ اِدْفَعْ بِالَّتِيْ هِيَ اَحْسَنُ السَّيِّئَةَ ؕ نَحْنُ اَعْلَمُ بِمَا يَصِفُوْنَ ﴿۹۶﴾

تو وہ لوگ ضرور خود بولیں گے کہ: یہ (سارا) اختیار تو اللہ تعالیٰ ہی کا ہے، تو تم (ان کو) کہو کہ: پھر کہاں سے تم پر جادو آپڑتا ہے (کہ تم ایمان نہیں لاتے)؟ ﴿۸۹﴾ بلکہ ہم نے ان کے پاس (ایک) حق بات پہنچائی ہے اور وہ لوگ تو (خود ہی) یقیناً جھوٹے ہیں ﴿۹۰﴾ اللہ تعالیٰ نے اپنا کوئی بیٹا نہیں بنایا اور اس (اللہ) کے ساتھ کوئی اور معبود بھی نہیں ہے، (اگر ایسا ہوتا) تب تو ہر خدا اپنی مخلوق کو لے کر الگ ہو جاتا اور (غالب آنے کے لیے) ایک دوسرے کے اوپر چڑھائی کر دیتا (اللہ تعالیٰ کے بارے میں) جو باتیں یہ لوگ بیان کرتے ہیں اللہ تعالیٰ تو اس سے پاک ہیں ﴿۹۱﴾ وہ (اللہ تعالیٰ) چھپی ہوئی اور کھلی ہوئی بات کو جانتے ہیں اور وہ لوگ جو شرک کرتے ہیں وہ (اللہ) اس سے بہت دور ہیں ﴿۹۲﴾

(اے نبی!) تم دعا کرو: اے میرے رب! جس عذاب کا ان (کافروں) کو وعدہ کیا گیا ہے اگر وہ آپ مجھے ① دکھانے لگو ﴿۹۳﴾ تو اے میرے رب! بس آپ مجھے ان ظالموں کے ساتھ شامل نہ کرنا ② ﴿۹۴﴾ اور یقیناً جس (عذاب) کا ہم ان سے وعدہ کر رہے ہیں ③ وہ تم کو دکھانے کی ہم پوری قدرت رکھتے ہیں ﴿۹۵﴾ (اے نبی!) تم (ان کی) برائی کو بہت ہی اچھے طریقے سے دفع کرتے رہو، جو باتیں یہ لوگ بناتے ہیں ہم اس کو اچھی طرح جانتے ہیں ﴿۹۶﴾

---

① یعنی میری زندگی میں، میری آنکھوں کے سامنے۔

② حضور ﷺ عذاب سے محفوظ تھے پھر بھی دعا امت کی تعلیم کے لیے اور اجر میں زیادتی کے لیے تعلیم کی گئی، صلحائے امت کو ڈرتے رہنا چاہیے کہ فتنے جب آتے ہیں ان کو بھی لپیٹ میں لے سکتے ہیں: اس لیے حفاظت کی دعاؤں کا اہتمام کیا جائے۔ ③ عمومی عذاب تو ﷺ آپ کی برکت سے نہیں آوے گا، چھوٹے چھوٹے برے حالات آسکتے ہیں۔

وَقُلْ رَّبِّ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ هَمَزٰتِ الشَّيٰطِيْنِ ۙ وَاَعُوْذُ بِكَ رَبِّ اَنْ يَّحْضُرُوْنِ ۝ حَتّٰٓى اِذَا جَآءَ اَحَدَهُمُ الْمَوْتُ قَالَ رَبِّ ارْجِعُوْنِ ۙ لَعَلِّيْٓ اَعْمَلُ صَالِحًا فِيْمَا تَرَكْتُ كَلَّا ۭ اِنَّهَا كَلِمَةٌ هُوَ قَاۗىِٕلُهَا ۭ وَمِنْ وَّرَاۗىِٕهِمْ بَرْزَخٌ اِلٰى يَوْمِ يُبْعَثُوْنَ ۝ فَاِذَا نُفِخَ فِي الصُّوْرِ فَلَآ اَنْسَابَ بَيْنَهُمْ يَوْمَىِٕذٍ وَّلَا يَتَسَاۗءَلُوْنَ ۝ فَمَنْ ثَقُلَتْ مَوَازِيْنُهٗ فَاُولٰۗىِٕكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ۝ وَمَنْ خَفَّتْ مَوَازِيْنُهٗ فَاُولٰۗىِٕكَ الَّذِيْنَ خَسِرُوْٓا اَنْفُسَهُمْ فِيْ جَهَنَّمَ خٰلِدُوْنَ ۝ تَلْفَحُ وُجُوْهَهُمُ النَّارُ وَهُمْ فِيْهَا كٰلِحُوْنَ ۝

اور (اے نبی!) تم (یہ) دعا کرو کہ: اے میرے رب! میں شیطان کے اثرات (یعنی چھیڑ چھاڑ) سے آپ کی پناہ مانگتا ہوں① ﴿۹۷﴾ اور اے میرے رب! وہ (شیاطین) میرے پاس آجائیں اس سے بھی میں آپ کی پناہ مانگتا ہوں ﴿۹۸﴾ یہاں تک کہ جب ان (کافروں) میں سے کسی کو موت آپہنچتی ہے تو (اس وقت) وہ کہتا ہے: اے میرے رب! مجھے (دنیا میں) واپس بھیج دو ﴿۹۹﴾ تاکہ جس (دنیا) کو میں چھوڑ کر آیا ہوں اس (دنیا) میں (واپس جا کر میں) نیک عمل کروں (تو اس کے جواب میں کہا جائے گا) بالکل نہیں! یہ تو ایک بات ہی بات ہے جس کو وہ (زبان سے) کہہ رہا ہے② اور ان کے آگے برزخ (کی دنیا) ہے جو دوسری مرتبہ زندہ کیے جانے کے دن تک قائم رہے گی ﴿۱۰۰﴾ سو جب (قیامت کے دن) صور پھونکا جائے گا تو ان کے آپس میں اس دن کوئی رشتے داری نہیں رہے گی اور کوئی کسی کو پوچھے گا بھی نہیں ﴿۱۰۱﴾ سو جس (کی نیکی) کے پلڑے بھاری ہوں گے سو وہی لوگ ہیں جو کامیاب ہوں گے ﴿۱۰۲﴾ اور جس (کی نیکی) کے پلڑے ہلکے ہوں گے سو یہ وہی ہوں گے جنھوں نے اپنے آپ کو نقصان میں ڈالا (اور) جہنم میں وہ ہمیشہ رہیں گے ﴿۱۰۳﴾ جہنم کی آگ ان کے چہروں کو جھلستی ہوگی اور اس (جہنم) میں ان کی صورتیں بگڑ جائیں گی③ ﴿۱۰۴﴾

---

① شیطانی وسوسے سے کوئی کام خلاف مصلحت ہو جاوے، چاہے وہ شریعت کے خلاف نہ ہو اس سے حفاظت کی دعا مانگنا ہے۔ ② یعنی وہ بات پوری نہ ہوگی۔ ③ (دوسرا ترجمہ) وہ لوگ جہنم میں بدشکل ہو جائیں گے۔

أَلَمْ تَكُنْ آيَاتِي تُتْلَىٰ عَلَيْكُمْ فَكُنتُم بِهَا تُكَذِّبُونَ ۝ قَالُوا رَبَّنَا غَلَبَتْ عَلَيْنَا شِقْوَتُنَا وَكُنَّا قَوْمًا ضَالِّينَ ۝ رَبَّنَا أَخْرِجْنَا مِنْهَا فَإِنْ عُدْنَا فَإِنَّا ظَالِمُونَ ۝ قَالَ اخْسَئُوا فِيهَا وَلَا تُكَلِّمُونِ ۝ إِنَّهُ كَانَ فَرِيقٌ مِّنْ عِبَادِي يَقُولُونَ رَبَّنَا آمَنَّا فَاغْفِرْ لَنَا وَارْحَمْنَا وَأَنتَ خَيْرُ الرَّاحِمِينَ ۝ فَاتَّخَذْتُمُوهُمْ سِخْرِيًّا حَتَّىٰ أَنسَوْكُمْ ذِكْرِي وَكُنتُم مِّنْهُمْ تَضْحَكُونَ ۝ إِنِّي جَزَيْتُهُمُ الْيَوْمَ بِمَا صَبَرُوا أَنَّهُمْ هُمُ الْفَائِزُونَ ۝ قَالَ كَمْ لَبِثْتُمْ فِي الْأَرْضِ عَدَدَ سِنِينَ ۝

(ان کافروں سے کہا جائے گا): کیا تم پر میری آیتیں پڑھ پڑھ کر نہیں سنائی جاتی تھیں، سو تم تو ان کو جھٹلایا کرتے تھے ﴿۱۰۵﴾ تو وہ (کافر) کہنے لگیں گے: اے ہمارے رب! ہم پر ہماری کم بختی نے زور کیا① اور ہم تو گمراہ لوگ تھے ﴿۱۰۶﴾ اے ہمارے رب! آپ ہم کو (اب) اس (جہنم) سے نکال دیجیے، سو اگر ہم پھر سے (دنیا میں جا کر) وہی کام کریں گے تو یقیناً ہم (پورے) ظالم ہوں گے ﴿۱۰۷﴾ اللہ تعالیٰ فرمائیں گے: تم اس (جہنم) میں ذلیل ہو کر پڑے رہو اور مجھ سے بات بھی مت کرو ﴿۱۰۸﴾ یقیناً وہ میرے (مومن) بندوں کی ایک جماعت تھی جو یہ دعا کرتی تھی کہ: اے ہمارے رب! ہم ایمان لے آئے، بس آپ ہمارے گناہ کو معاف کر دیجیے اور آپ ہم پر رحم کیجیے اور آپ سب رحم کرنے والوں میں سب سے اچھے رحم کرنے والے ہیں ﴿۱۰۹﴾ سو تم نے ان (مؤمن بندوں) کا مزاق بنایا تھا②، یہاں تک کہ انھوں نے تم سے میری یاد کو بھلا دیا تھا اور تم تو ان (مؤمنوں) کی ہنسی اڑاتے رہے③ ﴿۱۱۰﴾ یقیناً آج میں نے ان کے صبر کرنے پر یہ بدلہ دیا کہ وہ (اپنے مقصد میں) کامیاب ہو گئے ﴿۱۱۱﴾ وہ (اللہ تعالیٰ کافر جہنم والوں سے) سوال کریں گے کہ: تم زمین میں گنتی کے کتنے سال رہے؟ ﴿۱۱۲﴾

---

① (دوسرا ترجمہ) ہم پر ہماری بد بختی چھا گئی۔

② (تم مسلمانوں کی چھیڑ چھاڑ میں اتنے مشغول ہو گئے کہ پیدا کرنے والے اللہ تعالیٰ کو بھول گئے)۔

③ (دوسرا ترجمہ) تم ان مؤمنوں سے ہنستے رہے۔

قَالُوْا لَبِثْنَا يَوْمًا اَوْ بَعْضَ يَوْمٍ فَسْئَلِ الْعَآدِّيْنَ ۝ قٰلَ اِنْ لَّبِثْتُمْ اِلَّا قَلِيْلًا لَّوْ اَنَّكُمْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ۝ اَفَحَسِبْتُمْ اَنَّمَا خَلَقْنٰكُمْ عَبَثًا وَّاَنَّكُمْ اِلَيْنَا لَا تُرْجَعُوْنَ ۝ فَتَعٰلَى اللّٰهُ الْمَلِكُ الْحَقُّ ۚ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ رَبُّ الْعَرْشِ الْكَرِيْمِ ۝ وَمَنْ يَّدْعُ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ ۙ لَا بُرْهَانَ لَهٗ بِهٖ ۙ فَاِنَّمَا حِسَابُهٗ عِنْدَ رَبِّهٖ ؕ اِنَّهٗ لَا يُفْلِحُ الْكٰفِرُوْنَ ۝ وَقُلْ رَّبِّ اغْفِرْ وَارْحَمْ وَاَنْتَ خَيْرُ الرّٰحِمِيْنَ ۝

تو وہ جواب میں کہیں گے: ہم ایک دن (رہے) یا ایک دن سے بھی کم رہے ہوں گے①، سو جنھوں نے گنتی کی ہو ان سے پوچھ لیجیے②﴿۱۱۳﴾ وہ (اللہ تعالیٰ) فرمائیں گے کہ: تم (دنیا میں) تھوڑی سی مدت کے علاوہ زیادہ نہیں رہے، کاش! یہ بات تم (اس وقت دنیا میں) جان لیتے ﴿۱۱۴﴾ کیا تم یہ سمجھتے ہو کہ ہم نے تم کو یوں ہی بے فائدہ (یعنی بے مقصد) پیدا کیا ہے اور تم کو (واپس) ہماری طرف لوٹایا نہیں جائے گا؟ ﴿۱۱۵﴾ سو اللہ تعالیٰ کی شان تو بہت اونچی ہے جو صحیح معنیٰ میں بادشاہ ہیں، ان کے سوا کوئی معبود نہیں، جو عزت والے عرش کے مالک ہیں ﴿۱۱۶﴾ جو شخص اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی اور معبود کو پکارے گا کہ اس (غیر اللہ کو پکارنے) پر اس کے پاس کوئی دلیل نہیں ہے③، تو اس کا حساب اس کے رب کے پاس ہی ہوگا، یقیناً کافر لوگ کامیاب نہیں ہوں گے ﴿۱۱۷﴾ اور (اے نبی!) تم یہ دعا کیا کرو: اے میرے رب! آپ معاف کر دیجیے اور آپ (مجھ پر) رحم فرمائیے اور آپ سب رحم کرنے والوں میں سب سے اچھے (بڑھ کر) رحم کرنے والے ہیں④﴿۱۱۸﴾

① ہم کو تو برابر یاد نہیں رہا۔
② عمر اور اعمال کا صحیح حساب کا کام فرشتے کرتے ہیں۔
③ اللہ تعالیٰ کے سوا دوسرے کی عبادت باطل ہے اور باطل کی کوئی دلیل نہیں ہوتی۔
④ "اغفر" اور "ارحم" دونوں فعلوں کا مفعول مذکور نہیں ہے، عموم کی طرف اشارہ ہے۔



سورة النور

(المدنية)

آیاتها:۶۴۔ رکوعاتها:۹۔

یہ سورت مدنی ہے، اس میں ایک چوسٹھ (۶۴) یا (۶۳) آیتیں ہیں۔ سورۃ نصر یا سورۃ حشر کے بعد اور سورۃ حج سے پہلے سو (۱۰۰) یا (۱۰۲) نمبر پر نازل ہوئی۔

اس سورت میں حیا، شرم، عفت، پاک دامنی کے اہم مضامین کو بیان کیا گیا ہے، جن کا لحاظ انسان کے ظاہر اور باطن کو نور والا بنا دیتا ہے اور جن کا لحاظ نہ کرنا انسان کو بے نور بنا دیتا ہے، اسی طرح اللہ کے نور مبارک کا بھی اس سورت میں تذکرہ ہے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

سُوْرَةٌ اَنْزَلْنٰهَا وَفَرَضْنٰهَا وَاَنْزَلْنَا فِيْهَاۤ اٰيٰتٍۭ بَيِّنٰتٍ لَّعَلَّكُمْ تَذَكَّرُوْنَ ① اَلزَّانِيَةُ وَالزَّانِيْ فَاجْلِدُوْا كُلَّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا مِائَةَ جَلْدَةٍ ۪ وَّلَا تَاْخُذْكُمْ بِهِمَا رَاْفَةٌ فِيْ دِيْنِ اللّٰهِ اِنْ كُنْتُمْ تُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ ۚ وَلْيَشْهَدْ عَذَابَهُمَا طَآئِفَةٌ مِّنَ الْمُؤْمِنِيْنَ ② اَلزَّانِيْ لَا يَنْكِحُ اِلَّا زَانِيَةً اَوْ مُشْرِكَةً ۫ وَّالزَّانِيَةُ لَا يَنْكِحُهَاۤ اِلَّا زَانٍ اَوْ مُشْرِكٌ ۚ وَحُرِّمَ ذٰلِكَ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ ③ وَالَّذِيْنَ يَرْمُوْنَ الْمُحْصَنٰتِ ثُمَّ لَمْ يَاْتُوْا بِاَرْبَعَةِ شُهَدَآءَ فَاجْلِدُوْهُمْ ثَمٰنِيْنَ جَلْدَةً وَّلَا تَقْبَلُوْا لَهُمْ شَهَادَةً اَبَدًا ۚ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ ۟④

اللہ تعالیٰ کے نام سے (میں شروع کرتا ہوں) جن کی رحمت سب کے لیے ہے، جو بہت زیادہ رحم کرنے والے ہیں۔

یہ ایک سورت ہے جو ہم نے اتاری ہے جس (کے احکام) کو ہم نے فرض کیا ہے① اور ہم نے اس میں صاف صاف② آیتیں اتاری ہیں؛ تاکہ تم نصیحت حاصل کرو ﴿۱﴾ زنا کرنے والی عورت اور زنا کرنے والا مرد، سو دونوں میں سے ہر ایک کو سو کوڑے تم مارو، اگر تم اللہ اور قیامت کے دن پر ایمان رکھتے ہو تو تم کو ان دونوں پر اللہ تعالیٰ کے دین (کی حد جاری کرنے) میں کسی قسم کا رحم نہ آوے اور ایمان والوں کا ایک مجمع ان دونوں کی سزا کو اپنی آنکھ سے دیکھے③ ﴿۲﴾ زانی مرد زانیہ عورت سے یا شرک کرنے والی عورت سے ہی نکاح کرتا ہے اور زناکار عورت سے زانی مرد یا مشرک مرد ہی نکاح کرتا ہے اور یہ بات ایمان والوں پر حرام کردی گئی ہے ﴿۳﴾ اور وہ لوگ جو پاک دامن عورتوں پر تہمت لگاتے ہیں، پھر (زنا کو ثابت کرنے پر) چار گواہ نہیں لاتے، سو تم ان کو اسّی کوڑے مارو اور کبھی بھی ان لوگوں کی گواہی تم قبول مت کرو اور یہی لوگ خود نافرمان ہیں ﴿۴﴾

---

① جس اللہ تعالیٰ نے یہ احکام مقرر فرمائے اسی اللہ تعالیٰ نے احکام کو ہمارے ذمے میں لازم فرمایا۔
② دوسرا: کھلی کھلی آیتیں۔
③ یعنی دونوں کی سزا کے وقت مسلمانوں کی ایک جماعت کو حاضر رہنا چاہیے۔

إِلَّا الَّذِينَ تَابُوا مِن بَعْدِ ذَٰلِكَ وَأَصْلَحُوا فَإِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ رَّحِيمٌ ۝ وَالَّذِينَ يَرْمُونَ أَزْوَاجَهُمْ وَلَمْ يَكُن لَّهُمْ شُهَدَاءُ إِلَّا أَنفُسُهُمْ فَشَهَادَةُ أَحَدِهِمْ أَرْبَعُ شَهَادَاتٍ بِاللَّهِ ۙ إِنَّهُ لَمِنَ الصَّادِقِينَ ۝ وَالْخَامِسَةُ أَنَّ لَعْنَتَ اللَّهِ عَلَيْهِ إِن كَانَ مِنَ الْكَاذِبِينَ ۝ وَيَدْرَأُ عَنْهَا الْعَذَابَ أَن تَشْهَدَ أَرْبَعَ شَهَادَاتٍ بِاللَّهِ ۙ إِنَّهُ لَمِنَ الْكَاذِبِينَ ۝ وَالْخَامِسَةَ أَنَّ غَضَبَ اللَّهِ عَلَيْهَا إِن كَانَ مِنَ الصَّادِقِينَ ۝ وَلَوْلَا فَضْلُ اللَّهِ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَتُهُ وَأَنَّ اللَّهَ تَوَّابٌ حَكِيمٌ ۝
إِنَّ الَّذِينَ جَاءُوا بِالْإِفْكِ عُصْبَةٌ مِّنكُمْ ۚ لَا تَحْسَبُوهُ شَرًّا لَّكُم ۖ بَلْ هُوَ خَيْرٌ لَّكُمْ ۚ لِكُلِّ امْرِئٍ مِّنْهُم مَّا اكْتَسَبَ مِنَ الْإِثْمِ ۚ وَالَّذِي تَوَلَّىٰ كِبْرَهُ مِنْهُمْ لَهُ عَذَابٌ عَظِيمٌ ۝

مگر جن لوگوں نے اس (تہمت) کے بعد توبہ کرلی اور (اپنی) اصلاح کرلی تو یقیناً اللہ تعالیٰ بڑے معاف کرنے والے، سب سے زیادہ رحم کرنے والے ہیں ﴿۵﴾ اور جو لوگ اپنی بیویوں پر تہمت لگاتے ہیں اور ان کے پاس اپنی ذات کے سوا اور کوئی گواہ نہ ہوا یسے آدمی کی گواہی یہ ہے کہ وہ چار مرتبہ اللہ تعالیٰ کے نام کی قسم کھا کر یہ گواہی دیوے کہ (''بیوی کے متعلق زنا کی بات جو اس مرد نے کہی اس بات میں) وہ (مرد) یقیناً سچا ہے'' ﴿۶﴾ اور پانچویں مرتبہ میں وہ یوں بولے کہ: اپنی اس بات میں وہ (یعنی میں) جھوٹا ہو تو اس پر (یعنی مجھ پر) اللہ تعالیٰ کی لعنت ہو ﴿۷﴾ اس (عورت) پر سے (زنا کی) سزا دور کرنے کا راستہ یہ ہے کہ وہ عورت چار مرتبہ اللہ تعالیٰ کی قسم کھا کر یہ کہے کہ: ''وہ (یعنی میرا شوہر) بالکل جھوٹا ہے'' ﴿۸﴾ اور وہ (عورت) پانچویں مرتبہ یوں کہے کہ: اگر وہ (یعنی میرا شوہر) سچا ہو تو اس پر (یعنی خود مجھ پر) اللہ تعالیٰ کا غضب اترے ﴿۹﴾ اور اگر اللہ تعالیٰ کا فضل اور اس کی رحمت تم پر نہ ہوتی (تو خود سوچ لو کہ تمہارا کیا ہوتا، تم کتنی تکلیف میں پڑ جاتے) اور یہ کہ اللہ تعالیٰ بہت زیادہ توبہ کو قبول کرنے والے، بڑی حکمت والے ہیں ﴿۱۰﴾

یقیناً جن لوگوں نے (عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا پر جھوٹی تہمت لگا کر) یہ طوفان کھڑا کیا ہے وہ تمہارے ہی اندر کا ایک ٹولہ ہے، تم اس بات کو تمہارے لیے برا مت سمجھو؛ بلکہ وہ تو تمہارے حق میں بہت بہتر ہے، ان میں سے ہر ایک شخص نے جتنا کیا اتنا گناہ اس کے حصے میں آیا، اور جس شخص نے ان میں سے اس (طوفان) میں سب سے بڑا حصہ لیا اس کو بڑا عذاب ہوگا[1] ﴿۱۱﴾ (حاشیہ ←)

لَوْلَآ إِذْ سَمِعْتُمُوهُ ظَنَّ الْمُؤْمِنُونَ وَالْمُؤْمِنٰتُ بِأَنفُسِهِمْ خَيْرًا وَقَالُوا هٰذَآ إِفْكٌ مُّبِينٌ ﴿۱۲﴾ لَّوْلَا جَآءُو عَلَيْهِ بِأَرْبَعَةِ شُهَدَآءَ ۚ فَإِذْ لَمْ يَأْتُوا بِالشُّهَدَآءِ فَأُولٰٓئِكَ عِندَ اللّٰهِ هُمُ الْكٰذِبُونَ ﴿۱۳﴾ وَلَوْلَا فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَتُهُ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ لَمَسَّكُمْ فِي مَآ أَفَضْتُمْ فِيهِ عَذَابٌ عَظِيمٌ ﴿۱۴﴾ إِذْ تَلَقَّوْنَهُ بِأَلْسِنَتِكُمْ وَتَقُولُونَ بِأَفْوَاهِكُم مَّا لَيْسَ لَكُم بِهِ عِلْمٌ وَتَحْسَبُونَهُ هَيِّنًا ۖ وَهُوَ عِندَ اللّٰهِ عَظِيمٌ ﴿۱۵﴾ وَلَوْلَآ إِذْ سَمِعْتُمُوهُ قُلْتُم مَّا يَكُونُ لَنَآ أَن نَّتَكَلَّمَ بِهٰذَا سُبْحٰنَكَ هٰذَا بُهْتٰنٌ عَظِيمٌ ﴿۱۶﴾

جب تم لوگوں نے اس (طوفان) کی خبر سنی تو ایمان والے مردوں اور ایمان والی عورتوں نے اپنے لوگوں ① کے ساتھ اچھا خیال کیوں نہیں کیا؟ اور (تہمت سنتے ہی) ایسا کیوں نہ کہا: یہ کھلی تہمت ہے ﴿۱۲﴾ وہ (بہتان لگانے والے) اس (بات) پر چار گواہ کیوں نہیں لائے؟ اب جب وہ (چار) گواہ نہیں لاسکے تو اللہ تعالیٰ کے نزدیک وہی جھوٹے ہیں ﴿۱۳﴾ اور اگر اللہ تعالیٰ کا فضل اور اس کی رحمت تم پر دنیا اور آخرت میں نہ ہوتی ② تو جس (چرچے) میں تم پڑے ہوئے تھے اس کی وجہ سے تم پر بڑا عذاب آپڑتا ﴿۱۴﴾ جب کہ تم اپنی زبانوں سے اس (تہمت) کو ایک دوسرے کے سامنے نقل کررہے تھے ③ اور تم اپنے منہ سے ایک ایسی بات کہہ رہے تھے جس کی خبر تم کو بالکل نہیں تھی اور تم اس (تہمت والی بات) کو معمولی سمجھ رہے تھے؛ حالاں کہ وہ اللہ تعالیٰ کے یہاں بہت بڑی (گناہ کی) بات تھی ﴿۱۵﴾ اور جب تم نے (اول) یہ (بہتان) سنا تو اسی وقت تم نے ایسا کیوں نہیں کہا کہ: ہم کو کوئی حق نہیں پہنچتا کہ ایسی بات ہم منہ سے نکالیں، آپ (اللہ تعالیٰ) تو پاک ہیں (معاذ اللہ) یہ تو بہت بڑا بہتان ہے ﴿۱۶﴾

⇐ (گزشتہ صفحہ کا) ① یعنی عبد اللہ بن ابی جو اس تہمت کو اصل گھڑنے والا تھا۔

① اصل ترجمہ ''اپنے بارے میں'' ہوتا ہے؛ لیکن اس تعبیر سے دوسرے مسلمان کی عزت کی حفاظت خود کی عزت کی حفاظت کی طرح کرنی ہے اس کی طرف اشارہ ہے اسلئے کہ ایک مسلمان دوسرے مسلمان کو بدنام کرے تو وہ خود کو بدنام کر رہا ہے۔ ② یعنی دنیا میں توبہ کی توفیق دی اور قبول فرمالی۔ ③ بے دلیل بے تحقیق بات آگے کرنا۔

يَعِظُكُمُ اللّٰهُ اَنْ تَعُوْدُوْا لِمِثْلِهٖۤ اَبَدًا اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ﴿۱۷﴾ وَيُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمُ الْاٰيٰتِ ؕ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ ﴿۱۸﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ يُحِبُّوْنَ اَنْ تَشِيْعَ الْفَاحِشَةُ فِي الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ۙ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ ؕ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ وَاَنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ ﴿۱۹﴾ وَلَوْلَا فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَتُهٗ وَاَنَّ اللّٰهَ رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ ﴿۲۰﴾

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّبِعُوْا خُطُوٰتِ الشَّيْطٰنِ ؕ وَمَنْ يَّتَّبِعْ خُطُوٰتِ الشَّيْطٰنِ فَاِنَّهٗ يَاْمُرُ بِالْفَحْشَآءِ وَالْمُنْكَرِ ؕ وَلَوْلَا فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَتُهٗ مَا زَكٰى مِنْكُمْ مِّنْ اَحَدٍ اَبَدًا ۙ وَّلٰكِنَّ اللّٰهَ يُزَكِّيْ مَنْ يَّشَآءُ ؕ وَاللّٰهُ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ﴿۲۱﴾

اللہ تعالیٰ تم کو نصیحت کرتے ہیں کہ اگر تم واقعی ایمان والے ہو تو آئندہ ایسی بات کبھی مت کرنا ﴿۱۷﴾ اور اللہ تعالیٰ کام کی باتیں تمھارے سامنے کھول کھول کے بیان کرتے ہیں اور اللہ تعالیٰ ہر بات کو جاننے والے، بڑے حکمت والے ہیں ﴿۱۸﴾ یقیناً جو لوگ یہ چاہتے ہیں کہ ایمان والوں میں بے حیائی پھیلے① ان کے لیے دنیا و آخرت میں دردناک عذاب ہے اور اللہ تعالیٰ تو جانتے ہیں② اور تم نہیں جانتے ہو ﴿۱۹﴾ اور اگر اللہ تعالیٰ کا فضل اور اس کی رحمت تم پر نہ ہوتی (تو تم میں سے کوئی بھی عذاب سے نہ بچتا) اور یہ کہ اللہ تعالیٰ بہت زیادہ مہربانی کرنے والے، سب سے زیادہ رحم کرنے والے ہیں ﴿۲۰﴾

اے ایمان والو! تم شیطان کے قدموں پر مت چلو اور جو بھی شیطان کے قدموں پر چلتا ہے تو یقیناً وہ (شیطان) تو بے حیائی اور برائی کے کام کرنے کے لیے کہے گا، اور اگر اللہ تعالیٰ کا فضل اور اس کی رحمت تم پر نہ ہوتی تو تم میں سے کوئی بھی (گناہ سے توبہ کر کے) کبھی بھی پاک صاف نہ ہوتا③؛ لیکن اللہ تعالیٰ جس کو چاہتے ہیں اس کو (توبہ کی توفیق دے کر) پاک صاف کرتے ہیں اور اللہ تعالیٰ تو ہر بات سننے والے اور ہر چیز جاننے والے ہیں ﴿۲۱﴾

---

① (دوسرا ترجمہ) بے حیائی کا چرچا ہو۔ اہلِ ایمان کا معاشرہ بے حیائی والے کاموں اور باتوں سے پاک رہنا چاہیے، غلط باتوں کا چرچا اور اس کو سیکھنا سکھانا اس کے نت نئے طریقے بتانا یہ سب اس میں شامل ہیں اس دور میں میڈیا کے ذریعہ بہت بے حیائی کی اشاعت کا کام ہو رہا ہے جو ہرگز مناسب نہیں ہے۔ ② کونسا گناہ کس درجہ کا ہے وہ اللہ تعالیٰ جانتے ہے۔
③ تین نعمتوں کا تذکرہ ہے: [۱] توبہ کی توفیق [۲] توبہ کا قبول ہونا [۳] توبہ کی برکت سے صفائی۔

وَلَا يَأْتَلِ أُولُوا الْفَضْلِ مِنْكُمْ وَالسَّعَةِ أَنْ يُؤْتُوا أُولِي الْقُرْبَىٰ وَالْمَسَاكِينَ وَالْمُهَاجِرِينَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ ۖ وَلْيَعْفُوا وَلْيَصْفَحُوا ۗ أَلَا تُحِبُّونَ أَنْ يَغْفِرَ اللَّهُ لَكُمْ ۗ وَاللَّهُ غَفُورٌ رَحِيمٌ ﴿٢٢﴾ إِنَّ الَّذِينَ يَرْمُونَ الْمُحْصَنَاتِ الْغَافِلَاتِ الْمُؤْمِنَاتِ لُعِنُوا فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَلَهُمْ عَذَابٌ عَظِيمٌ ﴿٢٣﴾ يَوْمَ تَشْهَدُ عَلَيْهِمْ أَلْسِنَتُهُمْ وَأَيْدِيهِمْ وَأَرْجُلُهُمْ بِمَا كَانُوا يَعْمَلُونَ ﴿٢٤﴾ يَوْمَئِذٍ يُوَفِّيهِمُ اللَّهُ دِينَهُمُ الْحَقَّ وَيَعْلَمُونَ أَنَّ اللَّهَ هُوَ الْحَقُّ الْمُبِينُ ﴿٢٥﴾ الْخَبِيثَاتُ لِلْخَبِيثِينَ وَالْخَبِيثُونَ لِلْخَبِيثَاتِ ۖ وَالطَّيِّبَاتُ لِلطَّيِّبِينَ وَالطَّيِّبُونَ لِلطَّيِّبَاتِ ۚ أُولَٰئِكَ مُبَرَّءُونَ مِمَّا يَقُولُونَ ۖ لَهُمْ مَغْفِرَةٌ وَرِزْقٌ كَرِيمٌ ﴿٢٦﴾

اور جو لوگ تم میں بڑے درجے والے ہیں① اور مال میں وسعت والے ہیں وہ ایسی قسم نہ کھالیویں کہ وہ رشتہ داروں کو اور محتاجوں کو اور اللہ کے راستے میں ہجرت کرنے والوں کو (کچھ) نہیں دیں گے؛ بلکہ (ایسے لوگوں کا) قصور معاف کردیں اور ان کو جانے دیں، کیا تم کو یہ پسند نہیں ہے کہ اللہ تعالیٰ تمھارے گناہوں کو معاف کردے؟ اور اللہ تو بہت معاف کرنے والے، بڑے رحم کرنے والے ہیں ﴿۲۲﴾ یقیناً جو لوگ پاک دامن، بھولی بھالی② ایمان والی عورتوں پر تہمت لگاتے ہیں ان کے لیے دنیا و آخرت میں لعنت کی جاتی ہے اور ان کے لیے بڑا عذاب ہے ﴿۲۳﴾ جس دن ان کے خلاف ان کی زبانیں اور ان کے ہاتھ اور ان کے پیر جو (برے) کام کہ وہ کرتے تھے ان کے بارے میں گواہی دیں گے ﴿۲۴﴾ اس دن جس سزا کے وہ حق دار ہیں اللہ تعالیٰ ان کو ان کی وہ پوری سزا دے دیں گے اور وہ جان لیں گے کہ یقیناً اللہ تعالیٰ ہی سچے ہیں (اور ساری باتوں کی حقیقت کو) کھولنے والے ہیں ﴿۲۵﴾ گندی عورتیں گندے مردوں کے لیے مناسب ہیں③ اور گندے مرد گندی عورتوں کے لیے مناسب ہیں اور پاکیزہ عورتیں پاکیزہ مردوں کے لیے مناسب ہیں اور پاکیزہ مرد پاکیزہ عورتوں کے لیے مناسب ہیں، جو (تہمت کی) بات وہ (منافق) لوگ کہتے ہیں وہ (نیک مرد اور عورتیں) اس سے بالکل بری (یعنی بے تعلق) ہیں، ان کے لیے (آخرت میں) مغفرت ہے اور عزت کی روزی ہے ﴿۲۶﴾

---

① یہ آیت حضرت ابوبکرؓ کے متعلق نازل ہوئی جو ان کے مرتبہ کو بتاتی ہے ② یعنی برے کاموں اور اس کے ارادے سے بے خبر ③ دوسرا مطلب: عام طور پر گندی باتیں گندوں کی زبان سے نکلتی ہے، نیک لوگوں کی زبان سے پاکیزہ باتیں نکلتی ہیں۔

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَدْخُلُوْا بُيُوْتًا غَيْرَ بُيُوْتِكُمْ حَتّٰى تَسْتَاْنِسُوْا وَتُسَلِّمُوْا عَلٰٓى اَهْلِهَا ۭ ذٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُوْنَ ۝ فَاِنْ لَّمْ تَجِدُوْا فِيْهَآ اَحَدًا فَلَا تَدْخُلُوْهَا حَتّٰى يُؤْذَنَ لَكُمْ ۚ وَاِنْ قِيْلَ لَكُمُ ارْجِعُوْا فَارْجِعُوْا هُوَ اَزْكٰى لَكُمْ ۭ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ عَلِيْمٌ ۝ لَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ اَنْ تَدْخُلُوْا بُيُوْتًا غَيْرَ مَسْكُوْنَةٍ فِيْهَا مَتَاعٌ لَّكُمْ ۭ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ مَا تُبْدُوْنَ وَمَا تَكْتُمُوْنَ ۝ قُلْ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ يَغُضُّوْا مِنْ اَبْصَارِهِمْ وَيَحْفَظُوْا فُرُوْجَهُمْ ۭ ذٰلِكَ اَزْكٰى لَهُمْ ۭ اِنَّ اللّٰهَ خَبِيْرٌۢ بِمَا يَصْنَعُوْنَ ۝

اے ایمان والو! تم اپنے (رہنے کے) گھروں کے سوا دوسرے کے گھروں میں اس وقت تک داخل نہ ہو جب تک تم اجازت نہ لے لو اور تم اس (گھر) کے رہنے والوں کو سلام کرلو①، یہ تمھارے لیے بہتر ہے، امید ہے کہ تم خیال رکھو گے ﴿۲۷﴾ سو اگر اس (گھر) میں تم کو کوئی آدمی معلوم نہ ہو② تو جب تک تم کو اجازت نہ دے دی جاوے وہاں تک تم اس (گھر) میں داخل مت ہو، اور اگر (اجازت نہ ملے اور) تم کو (جواب میں یوں) کہہ دیا جائے کہ ''تم واپس تشریف لے جاؤ'' تو تم واپس لوٹ کر چلے جاؤ، یہی تمھارے لیے پاکیزہ طریقہ ہے اور جو کام بھی تم کرتے ہو اللہ تعالیٰ اس کو اچھی طرح جاننے والے ہیں ﴿۲۸﴾ تم پر کوئی گناہ نہیں ہے کہ تم ایسے گھروں میں (بغیر اجازت) داخل ہو جاؤ جس میں کوئی آدمی (مستقل طور پر) رہتا نہ ہو اور اس میں تمھارا سامان بھی رکھا ہوا ہو③ اور جو چیز تم ظاہر کرتے ہو اور جو چیز تم چھپاتے ہو اللہ تعالیٰ اس کو جانتے ہیں ﴿۲۹﴾ (اے نبی!) ایمان والے مردوں سے تم کہو کہ: وہ اپنی نظروں کو نیچے رکھا کریں اور اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کیا کریں، یہی ان کے لیے بڑا پاکیزہ طریقہ ہے، یقیناً جو کام وہ کرتے ہیں اللہ تعالیٰ کو اس کی پوری خبر ہے ﴿۳۰﴾

---

① (دوسرا ترجمہ) جب تک مکان میں رہنے والوں سے سلام نہ کرلو۔

② واقعتاً گھر میں کوئی نہیں ہے یا گھر میں ہے، لیکن تم کو جواب نہ ملے۔

③ (دوسرا ترجمہ) اس سے تم کو بھی فائدہ اٹھانے کا حق ہو۔

نوٹ: عام مہمان خانہ، مرکز، عام خانقاہ، اس طرح کی عام اجازت والی جگہیں وہاں قیام کے لیے جو ضوابط ہوتے ہیں ان کی پابندی کی جائے۔

وَقُلْ لِّلْمُؤْمِنٰتِ يَغْضُضْنَ مِنْ اَبْصَارِهِنَّ وَيَحْفَظْنَ فُرُوْجَهُنَّ وَلَا يُبْدِيْنَ زِيْنَتَهُنَّ اِلَّا مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَلْيَضْرِبْنَ بِخُمُرِهِنَّ عَلٰى جُيُوْبِهِنَّ ۖ وَلَا يُبْدِيْنَ زِيْنَتَهُنَّ اِلَّا لِبُعُوْلَتِهِنَّ اَوْ اٰبَآئِهِنَّ اَوْ اٰبَآءِ بُعُوْلَتِهِنَّ اَوْ اَبْنَآئِهِنَّ اَوْ اَبْنَآءِ بُعُوْلَتِهِنَّ اَوْ اِخْوَانِهِنَّ اَوْ بَنِيْٓ اِخْوَانِهِنَّ اَوْ بَنِيْٓ اَخَوٰتِهِنَّ اَوْ نِسَآئِهِنَّ اَوْ مَا مَلَكَتْ اَيْمَانُهُنَّ اَوِ التّٰبِعِيْنَ غَيْرِ اُولِي الْاِرْبَةِ مِنَ الرِّجَالِ اَوِ الطِّفْلِ الَّذِيْنَ لَمْ يَظْهَرُوْا عَلٰى عَوْرٰتِ النِّسَآءِ ۖ وَلَا يَضْرِبْنَ بِاَرْجُلِهِنَّ لِيُعْلَمَ مَا يُخْفِيْنَ مِنْ زِيْنَتِهِنَّ ۚ وَتُوْبُوْٓا اِلَى اللّٰهِ جَمِيْعًا اَيُّهَ الْمُؤْمِنُوْنَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ﴿۳۱﴾

اور (اے نبی!) تم ایمان والی عورتوں کو (بھی) کہو کہ: وہ اپنی نظروں کو نیچے رکھا کریں اور اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کیا کریں① اور اپنی سجاوٹ② (کسی پر بھی) ظاہر نہ کریں، مگر جو اس میں سے (مجبوراً) ظاہر ہو جائے③ اور اپنی اوڑھنیاں (دوپٹے) اپنے گریبانوں پر ڈال دیا کریں④ اور اپنی سجاوٹ (کسی پر) ظاہر نہ کریں، ہاں! اپنے شوہروں کے سامنے یا اپنے باپوں کے سامنے یا اپنے شوہروں کے باپوں کے سامنے یا اپنے بیٹوں کے سامنے یا اپنے شوہروں کے بیٹوں کے سامنے یا اپنے بھائیوں کے سامنے یا اپنے بھائیوں کے بیٹوں کے سامنے یا اپنی بہنوں کے بیٹوں کے سامنے یا اپنی (میل جول کی) عورتوں کے سامنے، یا اپنے ہاتھ کی مالکی میں جو (باندیاں) ہیں ان کے سامنے یا (کھانے پینے کے واسطے) کسی کے تابع ہو کر آنے والے⑤ جن کے دل میں کوئی مردانہ خواہش نہ ہو یا ایسے (نادان) بچوں کے سامنے جن کو (ابھی تک) عورتوں کے (بدن کے) چھپے ہوئے حصوں کے بارے میں کوئی خبر نہ ہو اور (مسلمان) عورتوں کو چاہیے کہ اپنے پیروں کو (زمین پر زور سے) اس طرح نہ ماریں کہ اس کی جو زینت چھپاتی ہے وہ معلوم ہو جائے⑥ اور اے ایمان والو! تم سب اللہ تعالیٰ کے سامنے توبہ کرو؛ تا کہ تم لوگ کامیابی پاؤ ﴿۳۱﴾

---

① قرآن میں عام طور پر مرد عورت دونوں کے لیے ایک ہی ساتھ احکام بیان کیے جاتے ہیں؛ لیکن نگاہ اور شرمگاہ کی حفاظت کے لیے دونوں کو الگ الگ حکم دیا گیا، یہ اس کی اہمیت کو بتاتا ہے۔ ② اور زینت یعنی زینت کے اعضا کو خاص کر چھپاوے۔ ③ (دوسرا ترجمہ) مگر جو (غالباً) خود ہی کھلا رہ جاتا ہے جیسے ہتھیلی، قدم وغیرہ۔ ④ یعنی گلا اور سینہ ڈھک جائے اس طرح اوڑھنی اوڑھے۔ ⑤ تابعین کا دوسرا ترجمہ: خدمت گزاروں کے جن کے دلوں میں تقاضہ نہیں ہوتا۔ ●

وَاَنْكِحُوا الْاَيَامٰى مِنْكُمْ وَالصّٰلِحِيْنَ مِنْ عِبَادِكُمْ وَاِمَآئِكُمْ ؕ اِنْ يَّكُوْنُوْا فُقَرَآءَ يُغْنِهِمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ ؕ وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيْمٌ ۝ وَلْيَسْتَعْفِفِ الَّذِيْنَ لَا يَجِدُوْنَ نِكَاحًا حَتّٰى يُغْنِيَهُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ ؕ وَالَّذِيْنَ يَبْتَغُوْنَ الْكِتٰبَ مِمَّا مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ فَكَاتِبُوْهُمْ اِنْ عَلِمْتُمْ فِيْهِمْ خَيْرًا ۖ وَّاٰتُوْهُمْ مِّنْ مَّالِ اللّٰهِ الَّذِيْٓ اٰتٰىكُمْ ؕ وَلَا تُكْرِهُوْا فَتَيٰتِكُمْ عَلَى الْبِغَآءِ اِنْ اَرَدْنَ تَحَصُّنًا لِّتَبْتَغُوْا عَرَضَ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ؕ وَمَنْ يُّكْرِهْهُّنَّ فَاِنَّ اللّٰهَ مِنْۢ بَعْدِ اِكْرَاهِهِنَّ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝

تم میں سے جن (آزاد مردوں اور عورتوں) کا نکاح نہ ہو ان کا نکاح کراؤ① اور تمھارے غلاموں اور باندیوں میں سے جو نیک ہوں ان کا بھی (نکاح کراؤ) اگر وہ محتاج ہوں گے تو اللہ تعالیٰ ان کو اپنے فضل سے غنی کردیں گے اور اللہ تعالیٰ تو بہت وسعت والے، ہر چیز جاننے والے ہیں ﴿۳۲﴾ اور جن لوگوں کو نکاح کی طاقت نہ ہو وہ اپنے کو قابو میں رکھیں②، یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ ان کو اپنے فضل سے مال دار کردیں اور تمھاری مالکی کے غلام اور باندی میں سے جو بھی مکاتبت کرنا چاہیں تو ان میں سے جن میں بھی تم کو بھلائی③ نظر آوے تو ان کو مکاتب بنالو، اور (اے مسلمانو!) اللہ تعالیٰ نے جو مال تم کو دیا ہے اس میں سے تم ان (غلام اور باندیوں) کو بھی دو④، تم دنیوی زندگی کا سامان حاصل کرنے کے لیے تمھاری باندیوں کو اگر وہ پاکدامن رہنا چاہتی ہوں تو زنا (کا کام کرانے) پر مجبور مت کرو اور جو آدمی بھی ان (باندیوں) کو (زنا پر) مجبور کرے گا تو یقین رکھو کہ ان (باندیوں) کی مجبوری کے بعد اللہ تعالیٰ تو بڑے ہی معاف کرنے والے، سب سے زیادہ رحم کرنے والے ہیں⑤ ﴿۳۳﴾

⇐ ⑨ (دوسرا ترجمہ) (مسلمان) عورتیں اپنے پیروں کو زمین پر مارتے ہوئے چھپی ہوئی زینت کو (چھم چھم) ظاہر کرتی ہوئے نہ چلیں۔

① چاہے اب تک نکاح نہ ہوا ہو یا طلاق یا وفات کی وجہ سے نکاح نہ رہا ہو۔ اور نکاح کے لائق ہو۔ ② (دوسرا ترجمہ) کہ وہ پاک دامن رہیں۔ ③ (یعنی نیکی کے آثار ہوں اور بدلِ کتابت کی صلاحیت ہو اور آزادی کے بعد اسلام اور مسلمانوں کے لیے خطرہ نہ ہو۔ ④ یعنی بدلِ کتابت ادا کرنے میں مالی تعاون کرو، زکوۃ بھی دے سکتے ہیں اور مقررہ بدلِ کتابت میں کمی بھی کرسکتے ہیں۔ ⑤ اور زبردستی کرنے والے مالک گنہگار ہوں گے۔

وَلَقَدْ اَنْزَلْنَاۤ اِلَيْكُمْ اٰيٰتٍ مُّبَيِّنٰتٍ وَّمَثَلًا مِّنَ الَّذِيْنَ خَلَوْا مِنْ قَبْلِكُمْ وَمَوْعِظَةً لِّلْمُتَّقِيْنَ۠ ﴿۳۴﴾

اَللّٰهُ نُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ مَثَلُ نُوْرِهٖ كَمِشْكٰوةٍ فِيْهَا مِصْبَاحٌ ؕ اَلْمِصْبَاحُ فِیْ زُجَاجَةٍ ؕ اَلزُّجَاجَةُ كَاَنَّهَا كَوْكَبٌ دُرِّیٌّ يُّوْقَدُ مِنْ شَجَرَةٍ مُّبٰرَكَةٍ زَيْتُوْنَةٍ لَّا شَرْقِيَّةٍ وَّلَا غَرْبِيَّةٍ ۙ يَّكَادُ زَيْتُهَا يُضِیْٓءُ وَلَوْ لَمْ تَمْسَسْهُ نَارٌ ؕ نُوْرٌ عَلٰی نُوْرٍ ؕ يَهْدِی اللّٰهُ لِنُوْرِهٖ مَنْ يَّشَآءُ ؕ وَيَضْرِبُ اللّٰهُ الْاَمْثَالَ لِلنَّاسِ ؕ وَاللّٰهُ بِكُلِّ شَیْءٍ عَلِيْمٌ ۙ﴿۳۵﴾ فِیْ بُيُوْتٍ اَذِنَ اللّٰهُ اَنْ تُرْفَعَ وَيُذْكَرَ فِيْهَا اسْمُهٗ ۙ يُسَبِّحُ لَهٗ فِيْهَا بِالْغُدُوِّ وَالْاٰصَالِ ۙ﴿۳۶﴾

اور پکی بات ہے کہ ہم نے تم پر کھلے کھلے احکام اور تم سے پہلے جو قوم گذر گئی ان کے بعض حالات تم پر اتارے ہیں اور تقویٰ والوں کے لیے نصیحت ہے ﴿۳۴﴾

اللہ تعالیٰ تو آسمانوں اور زمین کا نور ہیں ①، ان (اللہ تعالیٰ) کے نور کی مثال ایسی ہے جیسے کہ ایک طاقچہ ہو (اور) جس میں چراغ ہو، چراغ شیشے کے اندر ہو، شیشہ ایسا ہو جیسے ایک ستارہ موتی کی طرح چمکتا ہوا، وہ چراغ برکت والے درخت زیتون (کے تیل) سے روشن کیا جاتا ہے، جو (درخت صرف) مشرق کے رخ پر بھی نہ ہو اور مغرب کے رخ پر بھی نہ ہو ② ایسا لگتا ہے کہ اس کا تیل خود ہی روشنی دے دیوے، چاہے اس کو آگ بھی نہ لگی ہو (اگر آگ بھی لگا دی جاوے تو) روشنی پر روشنی ہو جائے گی، اللہ تعالیٰ جس کو چاہتے ہیں اپنے نور تک پہنچا دیتے ہیں اور اللہ تعالیٰ لوگوں کے فائدے کے لیے مثالیں بیان کرتے ہیں، اور اللہ تعالیٰ تو ہر چیز کو اچھی طرح جانتے ہیں ﴿۳۵﴾ (اللہ تعالیٰ کے دیے ہوئے نور سے ہدایت پانے والے بندے ایسے گھروں میں جا کر اللہ تعالیٰ کی عبادت کرتے ہیں) جن گھروں کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے یہ حکم دیا ہے کہ ان (گھروں) کو (تعظیم کا) اونچا مقام دیا جائے ③ اور (یہ حکم بھی دیا کہ) ان (مکانوں) میں اس (اللہ تعالیٰ) کا نام بھی لیا جاوے ان (مکان) میں صبح، شام اس (اللہ تعالیٰ) کی تسبیح پڑھتے ہیں ﴿۳۶﴾

---

① (دوسرا ترجمہ) اللہ تعالیٰ (ہدایت کا) نور دینے والے ہیں آسمانوں (میں رہنے والوں) اور زمین (میں رہنے والو) کو۔
② یعنی پورا دن اس کو دھوپ لگتی ہے، زیتون کے درخت کو جتنی زیادہ دھوپ ملے گی اس کے پھل سے نکلنے والا تیل بہت زیادہ چمکدار رہتا ہے۔ ③ اس تعظیم کے ساتھ مسجد کی تعمیر کی طرف اشارہ ہے۔

رِجَالٌ ۙ لَّا تُلْهِيْهِمْ تِجَارَةٌ وَّلَا بَيْعٌ عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ وَاِقَامِ الصَّلٰوةِ وَاِيْتَآءِ الزَّكٰوةِ ۙ يَخَافُوْنَ يَوْمًا تَتَقَلَّبُ فِيْهِ الْقُلُوْبُ وَالْاَبْصَارُ ۙ لِيَجْزِيَهُمُ اللّٰهُ اَحْسَنَ مَا عَمِلُوْا وَيَزِيْدَهُمْ مِّنْ فَضْلِهٖ ۭ وَاللّٰهُ يَرْزُقُ مَنْ يَّشَآءُ بِغَيْرِ حِسَابٍ ۝ وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اَعْمَالُهُمْ كَسَرَابٍۭ بِقِيْعَةٍ يَّحْسَبُهُ الظَّمْاٰنُ مَآءً ۭ حَتّٰٓى اِذَا جَآءَهٗ لَمْ يَجِدْهُ شَيْـًٔـا وَّوَجَدَ اللّٰهَ عِنْدَهٗ فَوَفّٰىهُ حِسَابَهٗ ۭ وَاللّٰهُ سَرِيْعُ الْحِسَابِ ۝ اَوْ كَظُلُمٰتٍ فِيْ بَحْرٍ لُّجِّيٍّ يَّغْشٰىهُ مَوْجٌ مِّنْ فَوْقِهٖ مَوْجٌ مِّنْ فَوْقِهٖ سَحَابٌ ۭ

وہ مرد جن کو کوئی تجارت اور خرید نا، بیچنا اللہ تعالیٰ کی یاد سے اور نماز کو قائم کرنے سے اور زکوۃ کو دینے سے غفلت میں نہیں ڈالتی ہے وہ ایسے دن (قیامت) سے ڈرتے ہیں جس میں (بہت سارے) دل اور آنکھیں الٹ جائیں گی① (۳۷) نتیجہ میں یہ ہوگا کہ اللہ تعالیٰ ان کے کیے ہوئے کاموں کا ان کو بہترین بدلہ دیں گے② اور وہ (اللہ تعالیٰ) اپنے فضل سے ان کو زیادہ بھی دیں گے اور اللہ تعالیٰ جس کو چاہتے ہیں اس کو بے حساب روزی دیتے ہیں (۳۸) اور جن لوگوں نے کفر کیا ان کے اعمال ایسے ہیں③ جیسے چٹیل میدان میں چمکتی ہوئی ریت، پیاسا اس کو (دور سے) پانی سمجھتا ہے، یہاں تک کہ جب وہ اس کے پاس پہنچتا ہے تو دیکھتا ہے کہ وہ تو کچھ بھی نہیں تھا④ اور وہ اللہ تعالیٰ کو اس کے پاس پاتا ہے⑤ سو وہ (اللہ تعالیٰ) اس (کی زندگی) کا حساب پورا پورا چکا دیتے ہے اور اللہ تعالیٰ تو بہت جلدی حساب لینے والے ہیں (۳۹) یا (اس کی مثال) جیسے گہرے سمندر میں اندھیرے پھیلے ہوئے ہوں⑥ اس (سمندر کی اوپر والی سطح) کو ایک موج نے (اوپر سے) ڈھانک رکھا ہو، کہ اس (موج) کے اوپر دوسری موج ہو جس کے اوپر بادل ہو،

① (دوسرا) دل اور آنکھیں مضطرب (بے چین) ہوگی یعنی آنکھ سے ادھر ادھر دیکھتے ہوں گے کہ اعمال نامہ کس طرف سے ملتا ہے۔② (دوسرا ترجمہ) اللہ تعالیٰ ان کے بہترین کاموں کا بدلہ دے گا۔

③ اس آیت میں وہ کافر مراد ہیں جو مرنے کے بعد دوبارہ زندہ ہونے کو مانتے ہیں اور اپنے خیال کے مطابق آخرت کی زندگی میں کام آوے ایسے کچھ اعمال دنیا میں کرتے ہیں لیکن ایمان نہ ہونے کی وجہ سے وہ اعمال بے فائدہ ہوں گے۔

④ (دوسرا ترجمہ) اس کو کچھ بھی نہیں ملا۔

⑤ یعنی اللہ کے فیصلے موت کو۔⑥ جو قیامت ہی کو نہیں مانتے ان کافروں کی مثال۔

ظُلُمٰتٌ بَعْضُهَا فَوْقَ بَعْضٍ ؕ اِذَاۤ اَخْرَجَ یَدَهٗ لَمْ یَكَدْ یَرٰىهَا ؕ وَ مَنْ لَّمْ یَجْعَلِ اللّٰهُ لَهٗ نُوْرًا فَمَا لَهٗ مِنْ نُّوْرٍ۠﴿۴۰﴾

اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللّٰهَ یُسَبِّحُ لَهٗ مَنْ فِی السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ وَ الطَّیْرُ صٰٓفّٰتٍ ؕ كُلٌّ قَدْ عَلِمَ صَلَاتَهٗ وَ تَسْبِیْحَهٗ ؕ وَ اللّٰهُ عَلِیْمٌۢ بِمَا یَفْعَلُوْنَ﴿۴۱﴾ وَ لِلّٰهِ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ ۚ وَ اِلَى اللّٰهِ الْمَصِیْرُ﴿۴۲﴾ اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللّٰهَ یُزْجِیْ سَحَابًا ثُمَّ یُؤَلِّفُ بَیْنَهٗ ثُمَّ یَجْعَلُهٗ رُكَامًا فَتَرَى الْوَدْقَ یَخْرُجُ مِنْ خِلٰلِهٖ ۚ وَ یُنَزِّلُ مِنَ السَّمَآءِ مِنْ جِبَالٍ فِیْهَا مِنْۢ بَرَدٍ فَیُصِیْبُ بِهٖ مَنْ یَّشَآءُ وَ یَصْرِفُهٗ عَنْ مَّنْ یَّشَآءُ ؕ یَكَادُ سَنَا بَرْقِهٖ یَذْهَبُ بِالْاَبْصَارِ﴿۴۳﴾

اندھیرے ہی اندھیرے ایک دوسرے پر چھائے ہوئے ہوں، جب کوئی آدمی اپنا ہاتھ باہر نکالے تو اس کو دیکھ بھی نہ پاوے اور جس کو اللہ تعالیٰ ہی نور عطا نہ کریں اس کو کہیں بھی نور نہیں مل سکتا ﴿۴۰﴾

کیا آپ کو معلوم نہیں کہ آسمانوں اور زمین میں جو کوئی بھی (مخلوقات) ہیں اور جو پرندے پر پھیلائے پھرتے ہیں اللہ تعالیٰ کی تسبیح بیان کرتے ہیں، ہر ایک نے اپنی نماز (یعنی عبادت)① اور اپنی تسبیح (کے طریقہ) کو جان رکھا ہے اور جو کام بھی وہ کرتے ہیں اللہ تعالیٰ اس کو اچھی طرح جانتے ہیں ﴿۴۱﴾ آسمانوں اور زمین کی بادشاہت اللہ تعالیٰ ہی کے لیے ہے اور (ہر ایک کو) اللہ تعالیٰ ہی کی طرف لوٹ کر جانا ہے ﴿۴۲﴾ کیا تم نے (یہ عجیب منظر) نہیں دیکھا کہ اللہ تعالیٰ بادلوں کو چلاتے ہیں، پھر (اللہ تعالیٰ ہی ان کو) آپس میں (ایک دوسرے کے ساتھ) جوڑ دیتے ہیں، پھر ان کو تہہ پر تہہ بنا کر (گھٹا کی شکل میں) رکھتے ہیں، پھر تو بارش کو اس (بادل) کے درمیان سے برستا دیکھے گا اور آسمان میں (بادل کی شکل میں) جو پہاڑ ہوتے ہیں وہ (اللہ تعالیٰ) ان میں سے اولے برساتے ہیں، سو جس کے لیے چاہتے ہیں اس کے لیے مصیبت بناتے ہیں اور جس کو چاہتے ہیں اس سے بچا لیتے ہیں، ایسا لگتا ہے کہ اس کی بجلی کی چمک آنکھوں (کی بینائی) کو اب اچک کر لے جائے گی ﴿۴۳﴾

---

① اللہ تعالیٰ کے سامنے دعا اور التجا کا طریقہ ہر ایک کو معلوم ہے۔

يُقَلِّبُ اللّٰهُ الَّيْلَ وَالنَّهَارَ ۭ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَعِبْرَةً لِّاُولِي الْاَبْصَارِ ۝ وَاللّٰهُ خَلَقَ كُلَّ دَاۗبَّةٍ مِّنْ
مَّاۗءٍ ۚ فَمِنْهُمْ مَّنْ يَّمْشِيْ عَلٰي بَطْنِهٖ ۚ وَمِنْهُمْ مَّنْ يَّمْشِيْ عَلٰي رِجْلَيْنِ ۚ وَمِنْهُمْ مَّنْ يَّمْشِيْ
عَلٰٓي اَرْبَعٍ ۭ يَخْلُقُ اللّٰهُ مَا يَشَاۗءُ ۭ اِنَّ اللّٰهَ عَلٰي كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۝ لَقَدْ اَنْزَلْنَآ اٰيٰتٍ مُّبَيِّنٰتٍ ۭ
وَاللّٰهُ يَهْدِيْ مَنْ يَّشَاۗءُ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ۝ وَيَقُوْلُوْنَ اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَبِالرَّسُوْلِ وَاَطَعْنَا ثُمَّ
يَتَوَلّٰى فَرِيْقٌ مِّنْهُمْ مِّنْۢ بَعْدِ ذٰلِكَ ۭ وَمَآ اُولٰۗىِٕكَ بِالْمُؤْمِنِيْنَ ۝ وَاِذَا دُعُوْٓا اِلَى اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ
لِيَحْكُمَ بَيْنَهُمْ اِذَا فَرِيْقٌ مِّنْهُمْ مُّعْرِضُوْنَ ۝ وَاِنْ يَّكُنْ لَّهُمُ الْحَقُّ يَاْتُوْٓا اِلَيْهِ مُذْعِنِيْنَ ۝

اللہ تعالیٰ رات اور دن کو بدلتے رہتے ہیں، یقیناً اس میں دیکھنے والوں کے واسطے بڑا عبرت کا سامان ہے① ﴿۴۴﴾ اور اللہ تعالیٰ نے ہر چلنے والے جانور کو پانی سے بنایا② تو ان میں سے کچھ جانور تو وہ ہیں جو اپنے پیٹ کے بل چلتے ہیں (جیسے سانپ) اور ان میں سے کچھ (جانور) تو وہ ہیں جو دو پیر پر چلتے ہیں (جیسے انسان) اور ان میں سے بعض (جانور) تو وہ ہیں جو چار پیر پر چلتے ہیں (جیسے گائے) اللہ تعالیٰ جو چاہتے ہیں پیدا فرماتے ہیں، یقیناً اللہ تعالیٰ ہر چیز پر پوری قدرت رکھتے ہیں ﴿۴۵﴾ پکی بات یہ ہے کہ ہم نے (حقیقت کو) کھول کر بتا دینے والی آیتیں اتار دیں اور اللہ تعالیٰ جس کو بھی چاہتے ہیں سیدھے راستے تک پہنچا دیتے ہیں③ ﴿۴۶﴾ اور یہ (منافقین) کہتے ہیں کہ: ہم نے اللہ تعالیٰ کو اور رسول کو مانا اور ہم نے اطاعت کی، پھر اس (کہنے) کے بعد ان (منافقوں) کی ایک جماعت (اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کے حکم سے) پھر جاتی ہے اور حقیقت میں وہ ایمان والے نہیں ہیں ﴿۴۷﴾ اور جب ان کو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی طرف بلایا جاتا ہے؛ تاکہ وہ (رسول اللہ تعالیٰ کے حکم کے مطابق) ان کے درمیان فیصلہ کریں تب ان میں سے ایک جماعت کے لوگ منہ پھیرا لیتے ہیں ﴿۴۸﴾ اور اگر خود ان (منافقوں) کا (کسی سے) کچھ حق نکلتا ہو تو بڑے فرماں بردار بن کر اس (رسول) کے پاس چلے آتے ہیں ﴿۴۹﴾

---

① یعنی عبرت وہ حاصل کرے، جو سمجھنے کی نیت سے غور کر کے دیکھے۔

② (دوسرا ترجمہ) ایک طرح کے پانی سے بنایا۔ ③ (دوسرا ترجمہ) سیدھے راستے پر چلاتے ہیں۔

أَفِي قُلُوبِهِم مَّرَضٌ أَمِ ارْتَابُوا أَمْ يَخَافُونَ أَن يَحِيفَ اللَّهُ عَلَيْهِمْ وَرَسُولُهُ ۚ بَلْ أُولَٰئِكَ هُمُ الظَّالِمُونَ ﴿٥٠﴾

إِنَّمَا كَانَ قَوْلَ الْمُؤْمِنِينَ إِذَا دُعُوا إِلَى اللَّهِ وَرَسُولِهِ لِيَحْكُمَ بَيْنَهُمْ أَن يَقُولُوا سَمِعْنَا وَأَطَعْنَا ۚ وَأُولَٰئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ ﴿٥١﴾ وَمَن يُطِعِ اللَّهَ وَرَسُولَهُ وَيَخْشَ اللَّهَ وَيَتَّقْهِ فَأُولَٰئِكَ هُمُ الْفَائِزُونَ ﴿٥٢﴾ وَأَقْسَمُوا بِاللَّهِ جَهْدَ أَيْمَانِهِمْ لَئِنْ أَمَرْتَهُمْ لَيَخْرُجُنَّ ۖ قُل لَّا تُقْسِمُوا ۖ طَاعَةٌ مَّعْرُوفَةٌ ۚ إِنَّ اللَّهَ خَبِيرٌ بِمَا تَعْمَلُونَ ﴿٥٣﴾

کیا ان کے دلوں میں (کفر کی) بیماری ہے یا وہ (آپ کے رسول ہونے کے بارے میں) کوئی شک میں پڑے ہیں یا ان کو کوئی خوف ہے کہ اللہ تعالیٰ اور اس کا رسول ان پر ظلم کریں گے؟ بلکہ وہی لوگ ظلم کرنے والے ہیں ﴿۵۰﴾

ایمان والوں کی بات تو یہ ہوتی ہے جب کہ ان کو اللہ اور اس کے رسول کی طرف اس (مقصد) کے لیے بلایا جاتا ہے کہ رسول ان کے درمیان فیصلہ کریں تو وہ (خوشی سے) کہتے ہیں کہ: ہم نے سن لیا اور ہم نے اطاعت کرلی ① اور وہی لوگ کامیاب ہونے والے ہیں ﴿۵۱﴾ اور جو آدمی اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی اطاعت کرتا ہے اور اللہ تعالیٰ سے ڈرتا ہے اور اس (اللہ تعالیٰ) کی نافرمانی سے بچتا ہے سو وہی لوگ کامیاب ہونے والے ہیں ② ﴿۵۲﴾ اور وہ (منافقین) بڑی تاکید سے اللہ تعالیٰ (کے نام) کی قسم کھا کر کہتے ہیں کہ: اگر آپ ان کو (جہاد یا ہجرت کے لیے نکلنے کا) حکم دیں تو وہ ضرور (سب چھوڑ کر) نکل جائیں گے، تو ان کو (جواب میں) کہو: بس قسمیں مت کھاؤ ③ تمہاری فرماں برداری (کی حقیقت سب کو) معلوم ہے، جو کام بھی تم لوگ کرتے ہو یقیناً اللہ تعالیٰ کو اس کی پوری خبر ہے ﴿۵۳﴾

---

① (دوسرا ترجمہ) جب مومنوں کو اللہ اور اس کے رسول کی طرف بلایا جاتا ہے تا کہ رسول (اللہ کے حکم کے مطابق) ان کے درمیان فیصلہ کریں تو جواب میں ایمان والے (خوشی سے) یہ بات کہتے ہیں ہم نے بات سن لی اور ہم نے اطاعت کرلی۔

② ”فلاح“ سے مراد آخرت میں کامیابی پالینا ہے، بعض مرتبہ دنیوی کامیابی پر بھی یہ لفظ استعمال ہوتا ہے۔ اپنا انتہائی مقصد پالینا، سلامتی کے اصول کے ساتھ خیر کو پالینا یہ ”فوز“ کہلاتا ہے۔ ③ (دوسرا ترجمہ) خالی خالی قسمیں تم مت کھاؤ۔

قُلْ اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ ۚ فَاِنْ تَوَلَّوْا فَاِنَّمَا عَلَيْهِ مَا حُمِّلَ وَعَلَيْكُمْ مَّا حُمِّلْتُمْ ؕ وَاِنْ تُطِيْعُوْهُ تَهْتَدُوْا ؕ وَمَا عَلَى الرَّسُوْلِ اِلَّا الْبَلٰغُ الْمُبِيْنُ ۝ وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْكُمْ وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَيَسْتَخْلِفَنَّهُمْ فِى الْاَرْضِ كَمَا اسْتَخْلَفَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ ۪ وَلَيُمَكِّنَنَّ لَهُمْ دِيْنَهُمُ الَّذِى ارْتَضٰى لَهُمْ وَلَيُبَدِّلَنَّهُمْ مِّنْۢ بَعْدِ خَوْفِهِمْ اَمْنًا ؕ يَعْبُدُوْنَنِىْ لَا يُشْرِكُوْنَ بِىْ شَيْـًٔا ؕ وَمَنْ كَفَرَ بَعْدَ ذٰلِكَ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ ۝ وَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ وَاَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ ۝ لَا تَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مُعْجِزِيْنَ فِى الْاَرْضِ ۚ وَمَاْوٰىهُمُ النَّارُ ؕ وَلَبِئْسَ الْمَصِيْرُ ۝

ان کو کہو کہ: تم اللہ تعالیٰ کی اطاعت کرو اور تم رسول کی اطاعت کرو، سو اگر تم منہ پھراؤ گے (اور بات نہیں مانو گے) تو اس (رسول) پر اتنا ہی بوجھ ہے جس کی ذمہ داری ان پر رکھی گئی ہے اور جو کچھ (رسول کی اطاعت کا) بوجھ تم پر رکھا گیا ہے اس کے ذمے دار تم خود ہو اور اگر تم اس (رسول) کی اطاعت کرو گے تو ہدایت پر آجاؤ گے اور رسول کی ذمہ داری تو صاف صاف[1] بات پہنچا دینا ہے[2] ﴿۵۴﴾ اللہ تعالیٰ نے تم میں سے ایمان والوں کو اور نیک کام کرنے والوں کو وعدہ کیا ہے کہ اللہ تعالیٰ زمین میں ان کو ضرور (اس طرح) حکومت والا بنائے گا جیسا کہ ان سے پہلے لوگوں کو حکومت والا بنایا تھا، اور ان کا جو دین (اللہ تعالیٰ نے) ان کے لیے پسند کیا ہے اس کو ان کے لیے جما دیں گے اور ان کے ڈر کے بعد ان کو امن سے ضرور بدل دیں گے، وہ میری عبادت کرتے رہیں، میرے ساتھ کسی کو شریک نہ کریں اور جو آدمی بھی (اللہ تعالیٰ کے) اس (وعدے کے ظاہر ہونے) کے بعد کفر کرے گا سو وہی لوگ نافرمان ہیں ﴿۵۵﴾ اور تم نماز قائم کرو اور تم زکوۃ دیتے رہو اور تم رسول کی اطاعت کرو؛ تاکہ تمھارے اوپر (اللہ تعالیٰ کی طرف سے) رحم ہو ﴿۵۶﴾ تم کافروں کے بارے میں ایسا نہ سمجھو کہ وہ زمین میں (کہیں بھاگ کر ہم کو) تھکا دیں گے، ان کا ٹھکانہ تو آگ ہے اور وہ بہت ہی برا ٹھکانہ ہے ﴿۵۷﴾

[1] رسول کی ذمے داری تبلیغ کی اور تمھاری ذمے داری اطاعت کی ہے۔

[2] اور وہ پہنچانے کا کام تو رسول نے کرلیا اور ذمے داری پوری ادا کردی۔

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لِيَسْتَاْذِنْكُمُ الَّذِيْنَ مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ وَالَّذِيْنَ لَمْ يَبْلُغُوا الْحُلُمَ مِنْكُمْ ثَلٰثَ مَرّٰتٍ ؕ مِنْ قَبْلِ صَلٰوةِ الْفَجْرِ وَحِيْنَ تَضَعُوْنَ ثِيَابَكُمْ مِّنَ الظَّهِيْرَةِ وَمِنْۢ بَعْدِ صَلٰوةِ الْعِشَآءِ ؕ ثَلٰثُ عَوْرٰتٍ لَّكُمْ ؕ لَيْسَ عَلَيْكُمْ وَلَا عَلَيْهِمْ جُنَاحٌۢ بَعْدَهُنَّ ؕ طَوّٰفُوْنَ عَلَيْكُمْ بَعْضُكُمْ عَلٰى بَعْضٍ ؕ كَذٰلِكَ يُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمُ الْاٰيٰتِ ؕ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ ۝ وَاِذَا بَلَغَ الْاَطْفَالُ مِنْكُمُ الْحُلُمَ فَلْيَسْتَاْذِنُوْا كَمَا اسْتَاْذَنَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ ؕ كَذٰلِكَ يُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمْ اٰيٰتِهٖ ؕ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ ۝

اے ایمان والو! جو غلام اور باندیاں تمھاری ملکیت میں ہیں اور تم میں سے جو بچے (ابھی تک) بالغ نہیں ہوئے ہیں تین اوقات میں (تمھارے پاس آنے کے لیے) تم سے اجازت لے لیا کریں، فجر کی نماز سے پہلے اور دوپہر میں جب تم اپنے (زائد) کپڑے اتار کر رکھ دیا کرتے ہو اور عشا کی نماز کے بعد، تین وقت تمھارے پردے کے اوقات ہیں① (اور) ان (تین اوقات) کے علاوہ تم پر اور ان پر کوئی تنگی نہیں، تمہارا آپس میں ایک دوسرے کے پاس آنا جانا کثرت سے چلتا رہتا ہے اسی طرح اللہ تعالیٰ تمھارے لیے احکام کو کھول کھول کے بیان کرتے ہیں اور اللہ تعالیٰ ہر چیز کو جاننے والے، بڑے حکمت والے ہیں ﴿۵۸﴾ اور جب تم میں کے (تمھارے) بچے بالغ ہونے کی حد کو پہنچ جائیں② تو وہ بھی اسی طرح اجازت لے لیا کریں③ جیسا کہ ان سے پہلے (کے بالغ ہونے والے) اجازت لیتے ہیں، اسی طرح اللہ تعالیٰ تمھارے لیے اپنے احکام کو کھول کھول کر بیان کرتے ہیں اور اللہ تعالیٰ تو (ہر ہر چیز کو) جانتے ہیں، بڑے حکمت والے ہیں ﴿۵۹﴾

---

① (دوسرا ترجمہ) یہ تین تمھارے بدن کھولنے کے اوقات ہیں۔

② کچھ بچے تمہارے گھروں میں پہلے سے آتے جاتے ہیں تو بلوغ کے بعد پردہ اور اجازت ان کے لیے ضروری ہو جاوے گی، یہ نہیں کہ بلوغ سے پہلے والا برتاؤ بعد میں بھی جاری رہے۔

③ (دوسرا ترجمہ) ان کے لیے بھی اسی طرح اجازت لے لینا ضروری ہے۔

وَالْقَوَاعِدُ مِنَ النِّسَآءِ الّٰتِیْ لَا یَرْجُوْنَ نِكَاحًا فَلَیْسَ عَلَیْهِنَّ جُنَاحٌ اَنْ یَّضَعْنَ ثِیَابَهُنَّ غَیْرَ مُتَبَرِّجٰتٍۭ بِزِیْنَةٍ ؕ وَاَنْ یَّسْتَعْفِفْنَ خَیْرٌ لَّهُنَّ ؕ وَاللّٰهُ سَمِیْعٌ عَلِیْمٌ ﴿۶۰﴾ لَیْسَ عَلَی الْاَعْمٰی حَرَجٌ وَّلَا عَلَی الْاَعْرَجِ حَرَجٌ وَّلَا عَلَی الْمَرِیْضِ حَرَجٌ وَّلَا عَلٰۤی اَنْفُسِكُمْ اَنْ تَاْكُلُوْا مِنْۢ بُیُوْتِكُمْ اَوْ بُیُوْتِ اٰبَآئِكُمْ اَوْ بُیُوْتِ اُمَّهٰتِكُمْ اَوْ بُیُوْتِ اِخْوَانِكُمْ اَوْ بُیُوْتِ اَخَوٰتِكُمْ اَوْ بُیُوْتِ اَعْمَامِكُمْ اَوْ بُیُوْتِ عَمّٰتِكُمْ اَوْ بُیُوْتِ اَخْوَالِكُمْ اَوْ بُیُوْتِ خٰلٰتِكُمْ اَوْ مَا مَلَكْتُمْ مَّفَاتِحَهٗۤ اَوْ صَدِیْقِكُمْ ؕ لَیْسَ عَلَیْكُمْ جُنَاحٌ اَنْ تَاْكُلُوْا جَمِیْعًا اَوْ اَشْتَاتًا ؕ

اور بڑی بوڑھی عمر کی عورتیں ① جن کو (اب) نکاح کی کوئی امید باقی نہیں رہی وہ اپنے (زائد) کپڑے اتار دیا کریں تو اس میں ان پر کوئی گناہ نہیں ہے ②، مگر وہ بھی اپنی زینت کو دکھاتی نہ پھریں اور اس سے بھی وہ (بڑی) عورتیں بچتی رہیں تو (اس میں بھی) ان کے لیے بھلائی ہے اور اللہ تعالیٰ بڑے سننے والے، بڑے جاننے والے ہیں ﴿۶۰﴾ اندھے پر اس (بات) میں کوئی گناہ نہیں ہے اور لنگڑے پر بھی (اس میں) کوئی گناہ نہیں ہے اور بیمار پر بھی (اس بات میں) کوئی گناہ نہیں ہے اور خود تم پر کوئی گناہ نہیں ہے، یہ کہ تم اپنے گھروں سے ③ یا (تم) اپنے باپوں کے گھروں سے یا اپنی ماؤں کے گھروں سے یا اپنے بھائیوں کے گھروں سے یا اپنی بہنوں کے گھروں سے یا اپنے چچاؤں کے گھروں سے یا اپنی پھوپھیوں کے گھروں سے یا اپنے ماموؤں کے گھروں سے یا اپنی (سگی) خالاؤں کے گھروں سے یا جن (گھروں) کی چابیاں تمھارے اختیار میں ہوں ان گھروں سے یا (تم) اپنے دوستوں کے گھروں سے کھانا کھاؤ ④ (پھر) اس میں تم پر کوئی گناہ نہیں کہ تم سب مل کر کھاؤ یا الگ الگ کھاؤ،

---

① یعنی عام طور پر گھر میں بیٹھے رہنے والی۔
② ایسی عورتیں مکمل برقعہ وغیرہ نہ اوڑھیں اور سر، بال ڈھانکنے والی اوڑھنی اور مکمل بدن چھپانے والے ڈھیلے موٹے کپڑے پہنے ہوں تو اجازت ہے۔ البتہ یہ عورتیں بھی کامل ترین پردہ کا اہتمام کریں، اس میں خیریت ہے، شہوت پرستوں کے لیے سوکھا روکھا بھی بہت کچھ ہوتا ہے۔ ③ اپنا خود کا گھر یا اپنی اولاد کا گھر یا اپنی بیوی کا گھر مراد ہے۔
④ جن لوگوں سے بے تکلفی کا تعلق ہو، تم ان کے گھر میں، وہ تمھارے گھر میں آوے اور کھاوے، ایسا جانبین سے سلسلہ جاری ہو، اس طرح آنے جانے کھانے پینے سے کسی کو ناگواری، ناراضی نہ ہوتی ہو وہ مراد ہے۔

فَاِذَا دَخَلۡتُمۡ بُیُوۡتًا فَسَلِّمُوۡا عَلٰۤی اَنۡفُسِکُمۡ تَحِیَّۃً مِّنۡ عِنۡدِ اللّٰہِ مُبٰرَکَۃً طَیِّبَۃً ؕ کَذٰلِکَ یُبَیِّنُ اللّٰہُ لَکُمُ الۡاٰیٰتِ لَعَلَّکُمۡ تَعۡقِلُوۡنَ ﴿۶۱﴾

اِنَّمَا الۡمُؤۡمِنُوۡنَ الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا بِاللّٰہِ وَ رَسُوۡلِہٖ وَ اِذَا کَانُوۡا مَعَہٗ عَلٰۤی اَمۡرٍ جَامِعٍ لَّمۡ یَذۡہَبُوۡا حَتّٰی یَسۡتَاۡذِنُوۡہُ ؕ اِنَّ الَّذِیۡنَ یَسۡتَاۡذِنُوۡنَکَ اُولٰٓئِکَ الَّذِیۡنَ یُؤۡمِنُوۡنَ بِاللّٰہِ وَ رَسُوۡلِہٖ ۚ فَاِذَا اسۡتَاۡذَنُوۡکَ لِبَعۡضِ شَاۡنِہِمۡ فَاۡذَنۡ لِّمَنۡ شِئۡتَ مِنۡہُمۡ وَ اسۡتَغۡفِرۡ لَہُمُ اللّٰہَ ؕ اِنَّ اللّٰہَ غَفُوۡرٌ رَّحِیۡمٌ ﴿۶۲﴾

سو جب تم گھروں میں داخل ہوتو اپنے لوگوں کو (یعنی مسلمانوں کو) سلام کیا کرو، یہ ملاقات کے وقت کی برکت ①والی پاکیزہ دعا ہے② جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے مقرر کی گئی ہے، اسی طرح اللہ تعالیٰ تمھارے لیے احکام کو کھول کھول کر بیان کرتے ہیں؛ تاکہ تم سمجھو ﴿۶۱﴾ یقیناً ایمان والے وہ ہیں جو (دل سے) اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لائے اور جب وہ اس (رسول) کے ساتھ اجتماعی کام میں شریک ہوتے ہیں تو رسول سے اجازت لیے بغیر (کہیں) نہیں چلے جاتے، یقیناً جو لوگ آپ سے اجازت لیتے ہیں یہی وہ لوگ ہیں جو اللہ اور اس کے رسول پر ایمان رکھتے ہیں، سو جب وہ اپنے کسی کام کے لیے (جانے کی) تم سے اجازت مانگیں تو تم ان میں سے جس کے لیے بھی چاہو اجازت دے دو③ اور تم ان کے لیے اللہ تعالیٰ سے استغفار کرو④، یقیناً اللہ تعالیٰ بڑے معاف کرنے والے، بڑے رحم کرنے والے ہیں ﴿۶۲﴾

---

① ثواب اور دعائیں ملتی ہیں اس لیے برکت۔

② خاطب کا دل اس سے خوش ہوتا ہے۔

③ اس لیے کہ ممکن ہے کہ جس کام کو اجازت طلب کرنے والے نے ضروری سمجھا وہ حقیقت میں ضروری نہ ہو۔

④ اس لیے کہ صورتاً دنیوی کام کو دینی کام پر ترجیح دی یا غیر ضروری کام کو اپنے اجتہاد سے ضروری سمجھ لیا ہو؛ اس پر استغفار ہے۔

لَا تَجْعَلُوْا دُعَآءَ الرَّسُوْلِ بَيْنَكُمْ كَدُعَآءِ بَعْضِكُمْ بَعْضًا ؕ قَدْ يَعْلَمُ اللّٰهُ الَّذِيْنَ يَتَسَلَّلُوْنَ مِنْكُمْ لِوَاذًا ۚ فَلْيَحْذَرِ الَّذِيْنَ يُخَالِفُوْنَ عَنْ اَمْرِهٖۤ اَنْ تُصِيْبَهُمْ فِتْنَةٌ اَوْ يُصِيْبَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴿۶۳﴾ اَلَاۤ اِنَّ لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ قَدْ يَعْلَمُ مَاۤ اَنْتُمْ عَلَيْهِ ؕ وَيَوْمَ يُرْجَعُوْنَ اِلَيْهِ فَيُنَبِّئُهُمْ بِمَا عَمِلُوْا ؕ وَاللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ ﴿۶۴﴾

تم رسول کے بلانے کو ایسا (معمولی) مت سمجھو جیسا کہ آپس میں تم ایک دوسرے کو بلالیا کرتے ہو① پکی بات ہے کہ اللہ تعالیٰ تم میں سے ایسے لوگوں کو (خوب) جانتے ہیں جو کسی کی آڑ میں (آنکھ بچا کر) چپکے سے (بغیر اجازت) مجلس سے کھسک جاتے ہیں، سو جو لوگ اس (اللہ تعالیٰ) کے حکم (جو رسول ﷺ کے واسطے سے آیا اس) کی مخالفت کرتے ہیں ان کو اس بات سے ڈرنا چاہیے کہ ان پر کوئی (دنیاوی) آفت آپڑے یا ان کو دردناک عذاب آپہنچے ﴿۶۳﴾ یاد رکھو! جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے وہ یقیناً اللہ تعالیٰ ہی کی مالکی میں ہے جس حالت پر تم ہو② وہ (اللہ تعالیٰ) اس کو جانتے ہیں اور جس دن سب لوگ ان کی طرف لوٹائے جائیں گے تو جو کام وہ لوگ کرتے تھے وہ (اللہ تعالیٰ) ان کو بتلادیں گے اور اللہ تعالیٰ ہر چیز کو اچھی طرح جانتے ہیں ﴿۶۴﴾

---

①: [۱] رسول اللہ ﷺ کسی کو بلاوے تو جانا اس کے لیے ضروری ہو جاتا ہے، ہمارے آپس کی طرح نہیں کہ بلانے پر گئے تو گئے نہ گئے تو کیا۔

[۲] آپ ﷺ کو مخاطب بنانے کے لیے یا آپ کے نام کے لیے ادب والے الفاظ کو استعمال کیا جاوے، آپس میں ایک دوسرے کو جیسے بے تکلف آواز دیتے ہیں، ایک دوسرے کا بے تکلفانہ انداز میں تذکرہ کرتے ہیں ویسا نہ ہو۔

② (دوسرا ترجمہ) جس چال چلت پر تم ہو۔ (تیسرا) جس روش پر تم لوگ ہو۔



سورۃ الفرقان

(المکیۃ)

آیاتہا: ۷۷۔ رکوعاتہا: ۶۔

یہ سورت مکی ہے، اس میں ستتر (۷۷) آیتیں ہیں۔ سورۂ یٰسین کے بعد اور سورۂ فاطر سے پہلے بیالیس (۴۲) نمبر پر نازل ہوئی۔

فرقان: یعنی دو چیزوں میں فرق کرنا۔ اس سورت میں ایسے مضامین ہیں جن سے حق اور باطل کے درمیان فیصلہ ہو جاتا ہے۔

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ ○

تَبٰرَكَ الَّذِيۡ نَزَّلَ الۡفُرۡقَانَ عَلٰى عَبۡدِهٖ لِيَكُوۡنَ لِلۡعٰلَمِيۡنَ نَذِيۡرَا ۙ﴿۱﴾ الَّذِيۡ لَهٗ مُلۡكُ السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضِ وَلَمۡ يَتَّخِذۡ وَلَدًا وَّلَمۡ يَكُنۡ لَّهٗ شَرِيۡكٌ فِى الۡمُلۡكِ وَخَلَقَ كُلَّ شَىۡءٍ فَقَدَّرَهٗ تَقۡدِيۡرًا‏ ﴿۲﴾ وَاتَّخَذُوۡا مِنۡ دُوۡنِهٖۤ اٰلِهَةً لَّا يَخۡلُقُوۡنَ شَيۡـًٔـا وَّهُمۡ يُخۡلَقُوۡنَ وَلَا يَمۡلِكُوۡنَ لِاَنۡفُسِهِمۡ ضَرًّا وَّلَا نَفۡعًا وَّلَا يَمۡلِكُوۡنَ مَوۡتًا وَّلَا حَيٰوةً وَّلَا نُشُوۡرًا‏ ﴿۳﴾ وَقَالَ الَّذِيۡنَ كَفَرُوۡۤا اِنۡ هٰذَاۤ اِلَّاۤ اِفۡكٌ اۨفۡتَـرٰٮهُ وَاَعَانَهٗ عَلَيۡهِ قَوۡمٌ اٰخَرُوۡنَ ۛۚ فَقَدۡ جَآءُوۡ ظُلۡمًا وَّزُوۡرًا ۛۚ﴿۴﴾

اللہ تعالیٰ کے نام سے (میں شروع کرتا ہوں) جن کی رحمت سب کے لیے ہے، جو بہت زیادہ رحم کرنے والے ہیں۔

بڑی برکت ہے① اس (اللہ تعالیٰ) کی جس نے حق اور باطل میں فیصلہ کرنے والی کتاب اپنے (خاص) بندے (حضرت محمد ﷺ) پر اتاری؛ تاکہ وہ (بندہ) تمام عالموں کے لیے ڈرانے والا بنے ﴿۱﴾ وہی وہ ذات ہے کہ آسمانوں اور زمین کی حکومت اسی (اکیلے اللہ تعالیٰ) کے پاس ہے اور جس نے (خود کے لیے) کوئی اولاد نہیں بنائی اور حکومت میں اس کا کوئی شریک بھی نہیں ہے، اور ہر چیز کو اسی نے پیدا کیا، سو مناسب انداز میں اس کو ٹھیک ٹھاک کیا② ﴿۲﴾ اور ان (کافر) لوگوں نے اس (اللہ تعالیٰ) کے سوا معبود بنا رکھیں ہیں جو کچھ بھی پیدا نہیں کرتے اور وہ خود پیدا کیے گئے ہیں اور وہ (خود) اپنے لیے نہ نقصان کا اور نہ نفع کا اختیار اور نہ (کسی کی) موت کا اور نہ (کسی کو) زندگی (دینے کا) اور نہ دوبارہ (قیامت میں) زندہ کرنے کا کوئی اختیار رکھتے ہیں ﴿۳﴾ اور کافر لوگ کہنے لگے: یہ (قرآن) تو ایک نرا جھوٹ ہے جس کو اس آدمی (یعنی محمد) نے (اپنے من سے) گھڑلیا ہے اور دوسرے لوگوں نے اس (گھڑ لینے) میں اس کی مدد کی ہے، سو یہ (کافر) لوگ ظلم اور جھوٹ پر اتر آئے ہیں ﴿۴﴾

---

① (دوسرا ترجمہ) بڑی شان ہے۔

② (دوسرا ترجمہ) سب کو الگ الگ اندازے سے رکھا (یعنی ہر مخلوق کو اس کے مناسب شکل اور خواص عطا فرمائے)

وَقَالُوْٓا اَسَاطِیْرُ الْاَوَّلِیْنَ اكْتَتَبَهَا فَهِیَ تُمْلٰى عَلَیْهِ بُكْرَةً وَّاَصِیْلًا۝۵ قُلْ اَنْزَلَهُ الَّذِیْ یَعْلَمُ السِّرَّ فِی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ اِنَّهٗ كَانَ غَفُوْرًا رَّحِیْمًا۝۶ وَقَالُوْا مَالِ هٰذَا الرَّسُوْلِ یَاْكُلُ الطَّعَامَ وَیَمْشِیْ فِی الْاَسْوَاقِ ؕ لَوْلَاۤ اُنْزِلَ اِلَیْهِ مَلَكٌ فَیَكُوْنَ مَعَهٗ نَذِیْرًا۝۷ اَوْ یُلْقٰۤى اِلَیْهِ كَنْزٌ اَوْ تَكُوْنُ لَهٗ جَنَّةٌ یَّاْكُلُ مِنْهَا ؕ وَقَالَ الظّٰلِمُوْنَ اِنْ تَتَّبِعُوْنَ اِلَّا رَجُلًا مَّسْحُوْرًا۝۸ اُنْظُرْ كَیْفَ ضَرَبُوْا لَكَ الْاَمْثَالَ فَضَلُّوْا فَلَا یَسْتَطِیْعُوْنَ سَبِیْلًا۝۹

تَبٰرَكَ الَّذِیْۤ اِنْ شَآءَ جَعَلَ لَكَ خَیْرًا مِّنْ ذٰلِكَ جَنّٰتٍ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ۙ وَیَجْعَلْ لَّكَ قُصُوْرًا۝۱۰

اور وہ (کافر لوگ) کہنے لگے کہ: یہ تو اگلے لوگوں کی کہانیاں ہیں جو انھوں نے لکھ رکھی ہیں①، سو وہی صبح وشام اس کے پاس لکھوائی جاتی ہیں②﴿۵﴾ تم (جواب میں) کہو: یہ کلام تو اس (اللہ تعالیٰ) نے اتارا ہے جو آسمانوں اور زمین میں (ہر) چھپی ہوئی بات کو جانتا ہے، یقیناً وہ (اللہ تعالیٰ) تو بہت معاف کرنے والے، بڑے رحم کرنے والے ہیں﴿۶﴾ اور وہ (کافر) لوگ کہنے لگے: یہ کیسے رسول ہیں جو کھانا کھاتے ہیں اور بازاروں میں چلتے پھرتے ہیں، اس کے پاس کوئی فرشتہ کیوں نہیں اتارا گیا؟ کہ جو اس کے ساتھ رہ کر (لوگوں کو) ڈراتا﴿۷﴾ یا اس (رسول) کے پاس کوئی خزانہ (غیب سے) آپڑتا یا اس (رسول) کا کوئی باغ ہوتا جس میں سے وہ کھایا کرتا اور ظالم (کافر) لوگ کہنے لگے: (اے مسلمانو!) تم جس کے پیچھے چل رہے ہو اس پر تو جادو کیا گیا ہے﴿۸﴾ تم دیکھو! وہ تمھارے لیے کیسی کیسی باتیں بیان کر رہے ہیں، سو وہ گمراہ ہو گئے، سو وہ لوگ (کوئی صحیح) راستہ پا نہیں سکتے﴿۹﴾

بڑی شان ہے اس (اللہ تعالیٰ) کی جو (اللہ تعالیٰ) اگر چاہے تو (ان کافروں کے) اس (کہنے) سے بھی بہتر تمھارے لیے بہت سارے باغات دے دیں جن کے نیچے نہریں بہتی ہوں اور وہ (اللہ تعالیٰ) تمھارے لیے بہت سارے محل بھی بنا دیں﴿۱۰﴾

---

① (دوسرا ترجمہ) لکھوا رکھی ہے۔ ② (دوسرا ترجمہ) پھر وہی صبح شام ان کو پڑھ کر سنائی جاتی ہے۔

بَلْ كَذَّبُوْا بِالسَّاعَةِ وَاَعْتَدْنَا لِمَنْ كَذَّبَ بِالسَّاعَةِ سَعِيْرًا ﴿١١﴾ اِذَا رَاَتْهُمْ مِّنْ مَّكَانٍۢ بَعِيْدٍ سَمِعُوْا لَهَا تَغَيُّظًا وَّزَفِيْرًا ﴿١٢﴾ وَاِذَآ اُلْقُوْا مِنْهَا مَكَانًا ضَيِّقًا مُّقَرَّنِيْنَ دَعَوْا هُنَالِكَ ثُبُوْرًا ﴿١٣﴾ لَا تَدْعُوا الْيَوْمَ ثُبُوْرًا وَّاحِدًا وَّادْعُوْا ثُبُوْرًا كَثِيْرًا ﴿١٤﴾ قُلْ اَذٰلِكَ خَيْرٌ اَمْ جَنَّةُ الْخُلْدِ الَّتِيْ وُعِدَ الْمُتَّقُوْنَ ؕ كَانَتْ لَهُمْ جَزَآءً وَّمَصِيْرًا ﴿١٥﴾ لَهُمْ فِيْهَا مَا يَشَآءُوْنَ خٰلِدِيْنَ ؕ كَانَ عَلٰى رَبِّكَ وَعْدًا مَّسْئُوْلًا ﴿١٦﴾ وَيَوْمَ يَحْشُرُهُمْ وَمَا يَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ فَيَقُوْلُ ءَاَنْتُمْ اَضْلَلْتُمْ عِبَادِيْ هٰۤؤُلَآءِ اَمْ هُمْ ضَلُّوا السَّبِيْلَ ﴿١٧﴾

بلکہ انھوں نے تو قیامت کو جھٹلایا اور جس نے قیامت کو جھٹلایا ہم نے اس کے لیے بھڑکتی ہوئی آگ تیار کر رکھی ہے ﴿۱۱﴾ جب وہ (آگ) ان (کافر) لوگوں کو دور سے دیکھے گی تو وہ (کافر لوگ) اس (جہنم) کے غصے (جوش و خروش) اور چلانے کی آوازیں سنیں گے ﴿۱۲﴾ اور جب وہ لوگ اس (جہنم) کی تنگ جگہ میں ایک زنجیر میں (کئی کئی لوگ ایک ساتھ) باندھ کر ڈال دیے جائیں گے تو اس موقع پر وہ لوگ موت کو پکاریں گے ﴿۱۳﴾ (اس وقت ان سے کہا جائے گا کہ) آج کے دن تم ایک موت کو مت پکارو اور تم بہت ساری موتوں کو پکارو① ﴿۱۴﴾ تم (ان سے) کہو کیا: یہ (جہنم کا انجام) بہتر ہے یا ہمیشہ رہنے والی جنت (اچھی ہے) جس کا متقی لوگوں سے وعدہ کیا گیا ہے، جو ان (کے تقویٰ) کا بدلہ ہے اور (جو ان کے) لوٹ کر کے جانے کی جگہ ہے② ﴿۱۵﴾ اس (جنت) میں ان کو ہر وہ چیز ملے گی جو وہ چاہیں گے، (اس میں) وہ ہمیشہ رہیں گے، یہ آپ کے رب کے ذمے ایک وعدہ ہے جس کو پورا کرنا تمھارے رب نے (اپنے فضل سے) اپنے ذمے لے لیا ہے③ ﴿۱۶﴾ جس دن وہ (اللہ تعالیٰ) ان (کافروں) کو اور جن (بتوں) کی یہ اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر عبادت کرتے تھے ان (سب) کو جمع کریں گے، سو وہ (اللہ تعالیٰ) ان (بتوں) سے فرمائیں گے کہ: کیا تم نے میرے ان بندوں کو گمراہ کیا تھا یا وہ خود (صحیح) راہ سے بھٹک گئے تھے؟ ﴿۱۷﴾

---

① یعنی اس لیے کہ مصیبت کی وجہ سے موت کو پکاریں گے اور وہاں تو بہت ساری مصیبتیں ہیں اس لیے دفعِ مصائب کے لیے متعدد موت کو پکارنا ہوگا۔② (دوسرا ترجمہ) جو ان کا آخری ٹھکانہ ہے۔

③ (دوسرا ترجمہ) جو مانگنے سے ملیگا۔ (تیسرا) جس کا سوال کیا جائے گا (اور وہ سوال یقیناً پورا کیا جائے گا)۔

قَالُوْا سُبْحٰنَكَ مَا كَانَ یَنْۢبَغِیْ لَنَاۤ اَنْ نَّتَّخِذَ مِنْ دُوْنِكَ مِنْ اَوْلِیَآءَ وَ لٰكِنْ مَّتَّعْتَهُمْ وَ اٰبَآءَهُمْ حَتّٰى نَسُوا الذِّكْرَۚ-وَ كَانُوْا قَوْمًۢا بُوْرًا(۱۸) فَقَدْ كَذَّبُوْكُمْ بِمَا تَقُوْلُوْنَۙ-فَمَا تَسْتَطِیْعُوْنَ صَرْفًا وَّ لَا نَصْرًاۚ-وَ مَنْ یَّظْلِمْ مِّنْكُمْ نُذِقْهُ عَذَابًا كَبِیْرًا(۱۹) وَ مَاۤ اَرْسَلْنَا قَبْلَكَ مِنَ الْمُرْسَلِیْنَ اِلَّاۤ اِنَّهُمْ لَیَاْكُلُوْنَ الطَّعَامَ وَ یَمْشُوْنَ فِی الْاَسْوَاقِؕ-وَ جَعَلْنَا بَعْضَكُمْ لِبَعْضٍ فِتْنَةًؕ-اَتَصْبِرُوْنَۚ-وَ كَانَ رَبُّكَ بَصِیْرًا۠(۲۰)

تو وہ (بت) کہیں گے: (اے اللہ!) آپ کی ذات تو پاک ہے، ہماری مجال نہیں تھی کہ ہم آپ کو چھوڑ کر (دوسروں کو) مددکرنے والا (یعنی رفیق) بنالیں، لیکن (ایسا ہوا) آپ نے ان کو اور ان کے باپ دادوں کو (دنیا کے ہر قسم کا) سامان فائدہ اٹھانے کے لیے دیا①، یہاں تک کہ وہ (آپ کی) یاد②(یعنی نصیحت) کو بھلا بیٹھے اور وہ تو (خود) تباہ (برباد) ہونے والے لوگ تھے ﴿۱۸﴾ (اللہ تعالیٰ فرمائیں گے: اے کافرو!) جو بات تم کہا کرتے تھے اس میں تو (خود تمھارے بنائے ہوئے) ان معبودوں نے ہی تم کو جھٹلا دیا، اب تو تم (خود) عذاب کو ٹال ہی نہیں سکتے ہو اور نہ تو تم (ایک دوسرے کی) مدد کرسکتے ہو③ اور جو آدمی تم میں سے ظلم (یعنی شرک) کرتا ہے ہم اس کو بڑا عذاب چکھائیں گے ﴿۱۹﴾ اور ہم نے آپ سے پہلے جتنے بھی رسول بھیجے وہ تو یقیناً کھانا بھی کھاتے تھے اور بازاروں میں چلتے پھرتے بھی تھے④ اور ہم نے تم لوگوں کو ایک دوسرے کی آزمائش کا ذریعہ بنایا ہے⑤ تو (بتاؤ) کیا تم صبر کروگے⑥ اور تمھارے رب تو (ہر ہر چیز کو) دیکھنے والے ہیں ﴿۲۰﴾

① ان کو اور ان کے باپ دادوں کو اللہ تعالیٰ نے دنیوی نعمتیں عطا فرمائی اس کا تقاضا شکر گذاری تھا اس کے بجائے انھوں نے کفر کیا۔

② یعنی حقیقت میں جو یاد رکھنے کی باتیں تھیں۔

③ (دوسرا ترجمہ) اور نہ کسی کی مدد تم حاصل کرسکتے ہو۔

④ نبوی کمالات دیکھ کر نبوت کی تصدیق کرنے کا ارادہ اور بشری تقاضوں کو دیکھ کر تم تکذیب کردیتے ہو یہ ایک امتحان ہے کہ حق واضح ہونے کے بعد تم ایمان قبول کرتے ہو یا نہیں۔

⑤ ہر طبقے کی ہر حالت اللہ تعالیٰ کی طرف سے امتحان ہے جیسے امیروں کی حالت غریبوں کے لیے امتحان ہے کہ غربا حسد میں مبتلا نہ ہو اور مالدار غرور میں مبتلا نہ ہو۔ ⑥ یعنی صبر کرنا چاہیے۔

وَقَالَ الَّذِينَ لَا يَرْجُونَ لِقَاءَنَا لَوْلَا أُنزِلَ عَلَيْنَا الْمَلَائِكَةُ أَوْ نَرَىٰ رَبَّنَا ۗ لَقَدِ اسْتَكْبَرُوا فِي أَنفُسِهِمْ وَعَتَوْ عُتُوًّا كَبِيرًا ﴿٢١﴾ يَوْمَ يَرَوْنَ الْمَلَائِكَةَ لَا بُشْرَىٰ يَوْمَئِذٍ لِّلْمُجْرِمِينَ وَيَقُولُونَ حِجْرًا مَّحْجُورًا ﴿٢٢﴾ وَقَدِمْنَا إِلَىٰ مَا عَمِلُوا مِنْ عَمَلٍ فَجَعَلْنَاهُ هَبَاءً مَّنثُورًا ﴿٢٣﴾ أَصْحَابُ الْجَنَّةِ يَوْمَئِذٍ خَيْرٌ مُّسْتَقَرًّا وَأَحْسَنُ مَقِيلًا ﴿٢٤﴾ وَيَوْمَ تَشَقَّقُ السَّمَاءُ بِالْغَمَامِ وَنُزِّلَ الْمَلَائِكَةُ تَنزِيلًا ﴿٢٥﴾ الْمُلْكُ يَوْمَئِذٍ الْحَقُّ لِلرَّحْمَٰنِ ۚ وَكَانَ يَوْمًا عَلَى الْكَافِرِينَ عَسِيرًا ﴿٢٦﴾ وَيَوْمَ يَعَضُّ الظَّالِمُ عَلَىٰ يَدَيْهِ يَقُولُ يَا لَيْتَنِي اتَّخَذْتُ مَعَ الرَّسُولِ سَبِيلًا ﴿٢٧﴾

اور جو (کافر) لوگ ہماری ملاقات کی امید نہیں رکھتے وہ لوگ یہ بات کہنے لگے کہ: ہمارے اوپر فرشتے کیوں نہیں اتارے جاتے یا (کم از کم یہ ہوتا کہ) ہم اپنے رب کو (خود) دیکھ لیویں، حقیقت میں (بات یہ ہے کہ) وہ اپنے جی میں خود کو بہت بڑا سمجھے ہوئے ہیں اور وہ بڑی شرارت میں پڑے ہیں ﴿۲۱﴾ جس (قیامت کے) دن وہ (کافر) فرشتوں کو دیکھ لیں گے تو اس دن (ان) مجرموں کو کوئی خوشی حاصل نہیں ہوگی اور وہ (مجرمین) کہتے پھریں گے: (اے اللہ!) کوئی آڑ (یعنی دیوار) لگا کر (ان فرشتوں کو ہمارے پاس آنے سے) روک دیا جاوے[1] ﴿۲۲﴾ اور ہم ان (مجرموں) کے (دنیا میں) کیے ہوئے کاموں کا فیصلہ کرنے پر آویں گے تو ہم اس کو فضا میں اڑتی ہوئی خاک کی طرح (بے قیمت) کر ڈالیں گے[2] ﴿۲۳﴾ اس دن جنت والوں کا (جنت میں) بہترین ٹھکانہ ہوگا اور دوپہر کو آرام کی جگہ بھی بہت اچھی ہوگی ﴿۲۴﴾ اور جس (قیامت کے) دن آسمان پھٹ کر ایک بادل کو راستہ دے گا اور فرشتے لگاتار اتارے جائیں گے ﴿۲۵﴾ اس (قیامت کے) دن سچی حکومت رحمٰن ہی کی ہوگی اور وہ (قیامت کا) دن کافروں پر بہت ہی سخت ہوگا ﴿۲۶﴾ اور جس (قیامت کے) دن ظالم (کافر) اپنے دونوں ہاتھوں کو کاٹ کھاوے گا، ظالم (کافر) بولے گا: اے کاش کہ! میں (دنیا میں) رسول کا راستہ اپنا لیتا ﴿۲۷﴾

---

[1] (دوسرا ترجمہ) فرشتے کہیں گے: (اے کافرو!) جنت تم پر حرام اور ممنوع ہے (تیسرا) کافر کہیں گے: کہ (اے اللہ!) تو ہم کو ایسی پناہ دے کہ یہ (عذاب کے فرشتے) ہم سے دور ہو جاوے۔

[2] جن اعمال کو کافر نجات ذریعہ سمجھتے ہیں وہ بے کار غبار کی طرح ہوا میں اڑیں گے۔

يٰوَيْلَتٰى لَيْتَنِيْ لَمْ اَتَّخِذْ فُلَانًا خَلِيْلًا ۝ لَقَدْ اَضَلَّنِيْ عَنِ الذِّكْرِ بَعْدَ اِذْ جَآءَنِيْ ؕ وَكَانَ الشَّيْطٰنُ لِلْاِنْسَانِ خَذُوْلًا ۝ وَقَالَ الرَّسُوْلُ يٰرَبِّ اِنَّ قَوْمِي اتَّخَذُوْا هٰذَا الْقُرْاٰنَ مَهْجُوْرًا ۝ وَكَذٰلِكَ جَعَلْنَا لِكُلِّ نَبِيٍّ عَدُوًّا مِّنَ الْمُجْرِمِيْنَ ؕ وَكَفٰى بِرَبِّكَ هَادِيًا وَّنَصِيْرًا ۝ وَقَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَوْلَا نُزِّلَ عَلَيْهِ الْقُرْاٰنُ جُمْلَةً وَّاحِدَةً ۚ كَذٰلِكَ ۚ لِنُثَبِّتَ بِهٖ فُؤَادَكَ وَرَتَّلْنٰهُ تَرْتِيْلًا ۝ وَلَا يَاْتُوْنَكَ بِمَثَلٍ اِلَّا جِئْنٰكَ بِالْحَقِّ وَاَحْسَنَ تَفْسِيْرًا ۝

ہائے افسوس! کاش میں نے (دنیا میں) فلانے آدمی کو دوست بنایا نہ ہوتا ﴿۲۸﴾ پکی بات یہ ہے کہ میرے پاس تو نصیحت کی بات پہنچ چکی تھی، پھر اس کے بعد اس (دوست) نے (نصیحت ماننے سے) مجھے بھٹکا دیا تھا اور شیطان کی تو عادت ہی ہے کہ (مصیبت کے وقت) انسان کو دغا (دے کر تنہا چھوڑ) دیتا ہے ﴿۲۹﴾ اور رسول کہنے لگے کہ: اے میرے رب میری قوم تو اس قرآن کو بالکل ہی چھوڑ بیٹھی تھی① ﴿۳۰﴾ اور اسی طرح② ہم نے ہر نبی کے لیے مجرموں میں سے دشمن بنا دیے اور تمھارے رب ہدایت دینے کے لیے اور مدد کرنے کے لیے کافی ہیں ﴿۳۱﴾ اور کافر لوگ (یہ بات) کہنے لگے کہ: اس (نبی) پر پورا قرآن ایک ہی وقت میں کیوں نہیں اتارا گیا؟ (اے نبی!) ہم نے اس طرح (تھوڑا تھوڑا قرآن) اس لیے اتارا؛ تاکہ اس (قرآن) کے ذریعہ ہم تمھارے دل کو ثابت (یعنی مضبوط) رکھیں اور ہم نے اس (قرآن) کو بہت ٹھہر ٹھہر کر اتارا ہے③ ﴿۳۲﴾ اور جب کبھی بھی یہ کافر لوگ تمھارے پاس کوئی انوکھا سوال لے آتے ہیں تو ہم اس کا صحیح اور زیادہ وضاحت کے ساتھ جواب تمھارے پاس پہنچا دیتے ہیں ﴿۳۳﴾

---

① (دوسرا ترجمہ) میری قوم نے تو اس قرآن کو (جس کی طرف دھیان نہ دیا جاوے ایسی) چھوڑی ہوئی چیز بنا دیا تھا۔ مطلب: [۱] قرآن کا انکار۔ [۲] یا قرآن کو ماننے کے باوجود تلاوت کی پابندی نہ کرنا اور عمل نہ کرنا۔

نکتہ: حضرت نبی کریم ﷺ کو اپنی مظلومیت پر فریاد نہ ہوگی، صرف قرآن چھوڑنے پر فریاد ہوگی۔

② جس طرح آج کافر لوگ آپ کے دشمن ہیں۔

③ (دوسرا ترجمہ) بہت ٹھہر ٹھہر کر پڑھوایا ہے (تیسرا) ہم نے اس کو ٹھہر ٹھہر کر سنایا ہے۔ ترتیل کا معنی: قرآن کریم کو تجوید اور وقوف کی رعایت کے ساتھ پڑھنا۔

اَلَّذِيْنَ يُحْشَرُوْنَ عَلٰى وُجُوْهِهِمْ اِلٰى جَهَنَّمَ ۙ اُولٰٓىِٕكَ شَرٌّ مَّكَانًا وَّاَضَلُّ سَبِيْلًا ۝
وَلَقَدْ اٰتَيْنَا مُوْسَى الْكِتٰبَ وَجَعَلْنَا مَعَهٗٓ اَخَاهُ هٰرُوْنَ وَزِيْرًا ۝ فَقُلْنَا اذْهَبَآ اِلَى
الْقَوْمِ الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا ۭ فَدَمَّرْنٰهُمْ تَدْمِيْرًا ۝ وَقَوْمَ نُوْحٍ لَّمَّا كَذَّبُوا الرُّسُلَ اَغْرَقْنٰهُمْ
وَجَعَلْنٰهُمْ لِلنَّاسِ اٰيَةً ۭ وَاَعْتَدْنَا لِلظّٰلِمِيْنَ عَذَابًا اَلِيْمًا ۝ وَّعَادًا وَّثَمُوْدَا۟ وَاَصْحٰبَ الرَّسِّ
وَقُرُوْنًۢا بَيْنَ ذٰلِكَ كَثِيْرًا ۝ وَكُلًّا ضَرَبْنَا لَهُ الْاَمْثَالَ ۡ وَكُلًّا تَبَّرْنَا تَتْبِيْرًا ۝ وَلَقَدْ اَتَوْا عَلَى
الْقَرْيَةِ الَّتِيْٓ اُمْطِرَتْ مَطَرَ السَّوْءِ ۭ اَفَلَمْ يَكُوْنُوْا يَرَوْنَهَا ۚ بَلْ كَانُوْا لَا يَرْجُوْنَ نُشُوْرًا ۝

جن لوگوں کو گھیر کر کے اپنے مُنہ کے بل جہنم کی طرف لے جایا جائے گا وہ لوگ بہت ہی بری جگہ پر ہوں گے اور ان لوگوں کا راستہ بھی بڑا گمراہی کا ہے ﴿٣٤﴾

اور پکی بات یہ ہے کہ ہم نے موسیٰ (علیہ السلام) کو کتاب دی تھی اور ہم نے ان کے ساتھ ان کے بھائی ہارون (علیہ السلام) کو (دینی کاموں میں) مدد کرنے والا بنایا تھا ﴿٣٥﴾ سو ہم نے (موسیٰ اور ہارون سے) کہا: تم دونوں اس قوم کے پاس (دعوت کے لیے) جاؤ جس نے ہماری آیتوں کو جھٹلایا ہے، سو ہم نے ان (جھٹلانے والوں) کو بالکل ہی ہلاک کر دیا ہے ﴿٣٦﴾ اور نوح (علیہ السلام) کی قوم کو بھی جب انھوں نے رسولوں کو جھٹلایا تو ہم نے ان کو (بھی) غرق کر دیا اور ہم نے ان کو لوگوں کے لیے (عبرت کی) نشانی بنا دی اور ہم نے ظالموں کے لیے دردناک عذاب تیار کر رکھا ہے ﴿٣٧﴾ اور (ہم نے) قومِ عاد کو اور قومِ ثمود کو اور کنویں والوں کو① اور ان کے درمیان بہت سی قوم کو (ہم نے ہلاک کر دیا) ﴿٣٨﴾ اور ہر ایک کو (سمجھانے کے لیے) ہم نے مثالیں دیں② اور (پھر نہ ماننے پر) ہم نے ہر ایک کو بالکل ہلاک کر ڈالا③ ﴿٣٩﴾ اور پکی بات یہ ہے کہ وہ (مکہ والے) اس بستی پر سے گذر کر آئے ہیں④ جس پر بری طرح (پتھروں کی) بارش برسائی گئی تھی، تو کیا انھوں نے اس (بستی) کو (عبرت کی نظر سے) نہیں دیکھا؟ بلکہ بات یہ ہے کہ دوبارہ زندہ ہو کر اٹھنے کی وہ لوگ امید ہی نہیں رکھتے ﴿٤٠﴾

---

① قومِ ثمود پر جب عذاب آیا تب کچھ لوگ بچ گئے تھے، وہ کسی کچے کنویں کے پاس رہتے تھے ان پر بھی عذاب آیا۔
② (دوسرا ترجمہ) اور ہم نے ہر ایک (کی ہدایت کے لیے) عجیب مضمون والے واقعات بیان کیے۔
③ (دوسرا ترجمہ) ہر ایک کو ہم نے پیس کر رکھ دیا۔ ④ قومِ لوط کی برباد شدہ آبادی سے گذرنا مراد ہے۔

وَاِذَا رَاَوْكَ اِنْ يَّتَّخِذُوْنَكَ اِلَّا هُزُوًا ؕ اَهٰذَا الَّذِيْ بَعَثَ اللّٰهُ رَسُوْلًا ۝ اِنْ كَادَ لَيُضِلُّنَا عَنْ اٰلِهَتِنَا لَوْلَآ اَنْ صَبَرْنَا عَلَيْهَا ؕ وَسَوْفَ يَعْلَمُوْنَ حِيْنَ يَرَوْنَ الْعَذَابَ مَنْ اَضَلُّ سَبِيْلًا ۝ اَرَءَيْتَ مَنِ اتَّخَذَ اِلٰهَهٗ هَوٰىهُ ؕ اَفَاَنْتَ تَكُوْنُ عَلَيْهِ وَكِيْلًا ۝ اَمْ تَحْسَبُ اَنَّ اَكْثَرَهُمْ يَسْمَعُوْنَ اَوْ يَعْقِلُوْنَ ؕ اِنْ هُمْ اِلَّا كَالْاَنْعَامِ بَلْ هُمْ اَضَلُّ سَبِيْلًا ۝

اَلَمْ تَرَ اِلٰى رَبِّكَ كَيْفَ مَدَّ الظِّلَّ ۚ وَلَوْ شَآءَ لَجَعَلَهٗ سَاكِنًا ۚ ثُمَّ جَعَلْنَا الشَّمْسَ عَلَيْهِ دَلِيْلًا ۝ ثُمَّ قَبَضْنٰهُ اِلَيْنَا قَبْضًا يَّسِيْرًا ۝

اور جب بھی وہ (کافر) لوگ آپ کو دیکھتے ہیں ان کا یہی کام ہوتا ہے کہ وہ آپ کا مذاق اڑاتے ہیں کہ کیا یہ وہی شخص ہے جس کو اللہ تعالیٰ نے رسول بنا کر بھیجا ہے ﴿۴۱﴾ اگر ہم ان (معبودوں کی عبادت) پر مضبوطی سے جمے نہ رہتے تو یہ (نبی) تو ہم کو ہمارے معبودوں سے گمراہ ہی کر ڈالتے① اور (جو کافر لوگ ابھی ایسی بات کر رہے ہیں) جب وہ عذاب کو اپنی آنکھوں سے دیکھ لیں گے تب ان کو پتہ چل جائے گا کہ راستے سے بھٹکا ہوا کون تھا؟ ﴿۴۲﴾ (اے نبی!) کیا تم نے اس آدمی کی حالت کو دیکھا جس نے اپنی نفسانی خواہش کو اپنا خدا بنا رکھا ہے②؟ تو کیا تم اس (خواہش پرست) کی کوئی ذمے داری لے سکتے ہو؟ ﴿۴۳﴾ کیا تم یہ خیال کرتے ہو کہ ان میں سے اکثر لوگ سنتے ہیں یا سمجھتے ہیں، وہ تو جانوروں جیسے ہی ہیں؛ بلکہ وہ راستے سے (جانوروں سے بھی) زیادہ بھٹکے ہوئے ہیں ﴿۴۴﴾

کیا تم نے تمہارے رب (کی قدرت) کو نہیں دیکھا کہ وہ سایے کو کس طرح پھیلاتے ہیں؟ اگر وہ چاہتے تو اس (سایے) کو ایک ہی حالت پر ٹھہرا دیتے، پھر ہم نے سورج کو اس (سایے کے لمبا اور چھوٹا ہونے) پر (ظاہری) علامت بنایا③ ﴿۴۵﴾ پھر ہم اس (سایے) کو آہستہ آہستہ اپنی طرف سمیٹ لیتے ہیں ﴿۴۶﴾

---

① (دوسرا ترجمہ) ہٹا ہی دیتے۔ یعنی رسول کا انداز بیان ایسا جادو جیسا ہے کہ وہ ہم کو ہمارے معبودوں کی عبادت سے ہٹا ہی دیتے۔

② معلوم ہوا خلافِ شرع خواہشاتِ نفسانی بھی ایک بت ہے؛ اس لیے من چاہی زندگی چھوڑ دو، رب چاہی زندگی پر آؤ۔

③ (دوسرا ترجمہ) رہنما بنایا۔ سایہ کو لمبا کرنا اور سمیٹنا حق تعالیٰ کی قدرت ہے۔

وَهُوَ الَّذِي جَعَلَ لَكُمُ اللَّيْلَ لِبَاسًا وَالنَّوْمَ سُبَاتًا وَجَعَلَ النَّهَارَ نُشُورًا ﴿٤٧﴾ وَهُوَ الَّذِي أَرْسَلَ الرِّيَاحَ بُشْرًا بَيْنَ يَدَيْ رَحْمَتِهِ ۚ وَأَنْزَلْنَا مِنَ السَّمَاءِ مَاءً طَهُورًا ﴿٤٨﴾ لِنُحْيِيَ بِهِ بَلْدَةً مَيْتًا وَنُسْقِيَهُ مِمَّا خَلَقْنَا أَنْعَامًا وَأَنَاسِيَّ كَثِيرًا ﴿٤٩﴾ وَلَقَدْ صَرَّفْنَاهُ بَيْنَهُمْ لِيَذَّكَّرُوا فَأَبَى أَكْثَرُ النَّاسِ إِلَّا كُفُورًا ﴿٥٠﴾ وَلَوْ شِئْنَا لَبَعَثْنَا فِي كُلِّ قَرْيَةٍ نَذِيرًا ﴿٥١﴾

اور وہی (اللہ تعالیٰ) ہے جس نے تمھارے لیے رات کو لباس (1) بنایا اور نیند کو سکون کی چیز بنایا (2) اور دن کو دوبارہ اٹھنے کا ذریعہ بنایا ﴿٤٧﴾ اور وہ وہی (اللہ تعالیٰ) ہے جو اپنی رحمت (یعنی بارش) سے پہلے (بارش کی) خوش خبری دینے والی ہواؤں کو چلاتے ہیں اور ہم نے آسمان سے پاکیزہ (3) پانی اتارا ﴿٤٨﴾ تا کہ ہم اس (پانی) کے ذریعہ مردہ (پڑے ہوئے) شہر کو زندگی دیویں اور اپنی مخلوق میں سے بہت سارے جانوروں (4) کو اور بہت سارے انسانوں کو ہم پانی پلاویں ﴿٤٩﴾ اور ہم نے اس (پانی) کو لوگوں کے درمیان الگ الگ مقدار میں تقسیم کیا (5)؛ تا کہ وہ (لوگ غور کر کے) نصیحت حاصل کریں، پھر بھی اکثر لوگ ناشکری کیے بغیر نہیں رہتے ﴿٥٠﴾ اور اگر ہم چاہتے تو ہر ہر بستی میں (الگ الگ) ڈرانے والا (نبی) بھیجتے ﴿٥١﴾

---

(1) یعنی اوڑھنے کی یا پردے کی چیز۔ رات کی تاریکی میں بہت ساری چیزیں چھپ جاتی ہے۔

(2) انسان سوتا ہے تو سب سے کٹ جاتا ہے اور تھکن بھی دور ہو جاتی ہے اور یہ دونوں چیزیں راحت کا ذریعہ ہے۔

(3) جو خود پاک ہو اور دوسرے کو پاک کرنے والا ہو ایسا۔

(4) جانوروں کو سیراب کرنا مقدم بیان کیا گیا حکمت یہ سمجھ میں آتی ہے کہ اس دور میں گذران کا مدار زیادہ تر جانور اور کھیتی تھی؛ اس لیے جانوروں کو سیرابی انسانوں کی سیرابی۔

(5) (دوسرا ترجمہ) ہم نے اس (پانی) کو لوگوں کے درمیان میں الٹ پھیر کر کے رکھا ہے۔ (تیسرا) اور یقیناً وہ (پانی) ہم نے کئی طریقوں سے ان کے درمیان تقسیم کیا۔

نوٹ: غور کرو تو پانی کے ذخیروں کی اللہ تعالیٰ نے بہت ساری صورتیں بنائی، اصل ذخیرہ سمندر اور زمینوں میں، پھر ندی، نالے، چشمے، تالاب اور پہاڑوں پر برف کی شکل میں منجمد ذخیرہ بھی تو ہے اور عجیب نظام یہ بھی ہے کہ مستعمل نجس پانی سے بھی بھاپ کی شکل میں بادل بنتا ہے تو اس سے صاف پانی برستا ہے۔ بعض حضرات نے "صرفنٰہ" کا مرجع قرآن کو بتایا ہے یعنی قرآن میں مختلف مثالیں عمدہ مضامین میں الگ الگ انداز میں ہم نے بیان کی۔

فَلَا تُطِعِ الْكٰفِرِيْنَ وَجَاهِدْهُمْ بِهٖ جِهَادًا كَبِيْرًا ﴿۵۲﴾ وَهُوَ الَّذِيْ مَرَجَ الْبَحْرَيْنِ هٰذَا عَذْبٌ فُرَاتٌ وَّهٰذَا مِلْحٌ اُجَاجٌ ۚ وَجَعَلَ بَيْنَهُمَا بَرْزَخًا وَّحِجْرًا مَّحْجُوْرًا ﴿۵۳﴾ وَهُوَ الَّذِيْ خَلَقَ مِنَ الْمَآءِ بَشَرًا فَجَعَلَهٗ نَسَبًا وَّصِهْرًا ؕ وَكَانَ رَبُّكَ قَدِيْرًا ﴿۵۴﴾ وَيَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مَا لَا يَنْفَعُهُمْ وَلَا يَضُرُّهُمْ ؕ وَكَانَ الْكَافِرُ عَلٰى رَبِّهٖ ظَهِيْرًا ﴿۵۵﴾ وَمَآ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا مُبَشِّرًا وَّنَذِيْرًا ﴿۵۶﴾ قُلْ مَآ اَسْـَٔلُكُمْ عَلَيْهِ مِنْ اَجْرٍ اِلَّا مَنْ شَآءَ اَنْ يَّتَّخِذَ اِلٰى رَبِّهٖ سَبِيْلًا ﴿۵۷﴾

(اے نبی!) سو تم (ان) کافروں کا کہنا نہ مانو① اور اس (قرآن) کے ذریعہ ان کے ساتھ بڑا زوردار مقابلہ کرو ﴿۵۲﴾ اور وہی (اللہ تعالیٰ) ہے جس نے دو دریاؤں کو (ظاہر میں نظر آوے اس طرح) ملا کر چلایا، ایک میٹھا ہے، پیاس بجھانے والا ہے اور دوسرا کھارا، سخت کڑوا ہے اور ان دونوں کے درمیان میں ایک آڑ اور رکاوٹ حائل کردی② ﴿۵۳﴾ اور وہ (اللہ تعالیٰ) وہی ہے جس نے پانی③ سے انسان کو پیدا کیا اور اس (انسان) کو نسبی اور سسرالی رشتہ والا بنایا اور تمھارے رب بڑی قدرت والے ہیں ﴿۵۴﴾ اور وہ (کافر لوگ) اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر ایسی چیز کی عبادت کرتے ہیں جو ان کو نفع بھی نہیں دیتی ہے اور ان کو نقصان بھی نہیں دیتی ہے اور کافر تو اپنے رب کے مقابلے میں (شیطان کا) مدد کرنے والا ہے④ ﴿۵۵﴾ (اے نبی!) ہم نے تو تم کو (نیک لوگوں کے لیے) خوش خبری سنانے والا اور (نافرمانوں کے لیے) ڈرانے والا بنا کر کے ہی بھیجا ہے ﴿۵۶﴾ (اے نبی!) تم کہہ دو: اس (اللہ تعالیٰ کی بات پہنچانے) پر میں تم سے کوئی بدلہ نہیں مانگتا ہوں؛ مگر جو آدمی (اللہ کی توفیق سے) اپنے رب تک پہنچنے کا راستہ اپنالیوے (یہی اجرت ہے)⑤ ﴿۵۷﴾

---

① عقائد اور اعمال میں کافروں کی بات نہیں مانی جاوے گی۔ ② جس کی وجہ سے دونوں دریا آپس میں ملنے سے رکے ہوئے ہیں۔ ③ یعنی منی کے قطرے سے۔ ④ (دوسرا ترجمہ) کافر انسان تو اپنے رب کی طرف پیٹھ پھیر رہا ہے (تیسرا) کافر نے تو رب کی نافرمانی کرنے میں کمر باندھ رکھی ہے (چوتھا) کافر تو اپنے رب کا مخالف ہے۔

⑤ [۱] یہ نبی ﷺ کی بڑی شفقت ہے، امتی ایمان لے آوے، دین دار بنے، اس میں اس کا خود کا فائدہ ہے، اس کو نبی اپنا فائدہ سمجھے [۲] پوری امت کے اعمال میں سے نبی ﷺ کو اجر کا حصہ ضرور ملے گا؛ چوں کہ آپ ہی نے ان اعمالِ خیر کی رہبری فرمائی۔

وَتَوَكَّلْ عَلَى الْحَيِّ الَّذِيْ لَا يَمُوْتُ وَسَبِّحْ بِحَمْدِهٖ ؕ وَكَفٰى بِهٖ بِذُنُوْبِ عِبَادِهٖ خَبِيْرًا ﴿۵۸﴾ الَّذِيْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَمَا بَيْنَهُمَا فِيْ سِتَّةِ اَيَّامٍ ثُمَّ اسْتَوٰى عَلَى الْعَرْشِ ۚ اَلرَّحْمٰنُ فَسْـَٔلْ بِهٖ خَبِيْرًا ﴿۵۹﴾ وَاِذَا قِيْلَ لَهُمُ اسْجُدُوْا لِلرَّحْمٰنِ قَالُوْا وَمَا الرَّحْمٰنُ ۗ اَنَسْجُدُ لِمَا تَاْمُرُنَا وَزَادَهُمْ نُفُوْرًا ﴿۶۰﴾

تَبٰرَكَ الَّذِيْ جَعَلَ فِي السَّمَآءِ بُرُوْجًا وَّجَعَلَ فِيْهَا سِرٰجًا وَّقَمَرًا مُّنِيْرًا ﴿۶۱﴾ وَهُوَ الَّذِيْ جَعَلَ الَّيْلَ وَالنَّهَارَ خِلْفَةً لِّمَنْ اَرَادَ اَنْ يَّذَّكَّرَ اَوْ اَرَادَ شُكُوْرًا ﴿۶۲﴾

اور تم اس زندہ رب پر بھروسہ کرو جس کو کبھی موت نہیں آئے گی اور اس (رب) کی حمد کے ساتھ تسبیح کرتے رہو اور وہ (رب) خود اپنے بندوں کے گناہوں کی خبر رکھنے کے لیے کافی ہے ﴿۵۸﴾ جس (اللہ تعالیٰ) نے آسمانوں کو اور زمین کو اور ان دونوں کے درمیان جو کچھ ہے اس کو چھ دن میں پیدا کیا پھر (اپنی شان کے مطابق) عرش پر استواء فرمایا، وہ بہت ہی رحمت والا ہے؛ اس لیے اس کی شان تو کسی خبر رکھنے والے ہی سے پوچھ[1] ﴿۵۹﴾ اور جب ان (مشرکوں) سے کہا جاتا ہے کہ تم رحمن کو سجدہ کرو تو وہ (جواب میں یہ) کہتے ہیں کہ رحمن کیا (چیز) ہے؟ کیا تم ہم سے جس (کو سجدہ کرنے) کے لیے کہو اس کو ہم سجدہ کرنے لگیں؟ اور (اس چیز سے) ان (مشرکوں) کا نفرت کرنا زیادہ ہو جاتا ہے ﴿۶۰﴾

بڑی شان ہے[2] اس (اللہ تعالیٰ) کی کہ جس نے آسمان میں بہت سارے برج بنائے[3] اور اس (آسمان) میں روشن چراغ (سورج) اور روشنی دینے والا چاند بنایا ﴿۶۱﴾ اور وہی (اللہ تعالیٰ) ہے جس نے رات اور دن کو ایک دوسرے کے پیچھے آنے (جانے) والا بنایا، اور (ان سب باتوں سے) فائدہ وہی آدمی اٹھاتا ہے جو نصیحت حاصل کرنا چاہتا ہو یا شکر کرنے کا ارادہ رکھتا ہو ﴿۶۲﴾

---

[1] اللہ تعالیٰ کی شان اسب سے زیادہ جاننے والے حضرت نبی کریم ﷺ تھے۔

[2] (دوسرا ترجمہ) بڑی برکت ہے۔

[3] برج کی ایک تفسیر بڑے ستارے ہیں۔

وَعِبَادُ الرَّحْمٰنِ الَّذِيْنَ يَمْشُوْنَ عَلَى الْاَرْضِ هَوْنًا وَّاِذَا خَاطَبَهُمُ الْجٰهِلُوْنَ قَالُوْا سَلٰمًا ﴿٦٣﴾ وَالَّذِيْنَ يَبِيْتُوْنَ لِرَبِّهِمْ سُجَّدًا وَّقِيَامًا ﴿٦٤﴾ وَالَّذِيْنَ يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَا اصْرِفْ عَنَّا عَذَابَ جَهَنَّمَ ۖ اِنَّ عَذَابَهَا كَانَ غَرَامًا ﴿٦٥﴾ اِنَّهَا سَآءَتْ مُسْتَقَرًّا وَّمُقَامًا ﴿٦٦﴾ وَالَّذِيْنَ اِذَآ اَنْفَقُوْا لَمْ يُسْرِفُوْا وَلَمْ يَقْتُرُوْا وَكَانَ بَيْنَ ذٰلِكَ قَوَامًا ﴿٦٧﴾ وَالَّذِيْنَ لَا يَدْعُوْنَ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ وَلَا يَقْتُلُوْنَ النَّفْسَ الَّتِيْ حَرَّمَ اللّٰهُ اِلَّا بِالْحَقِّ وَلَا يَزْنُوْنَ ۚ وَمَنْ يَّفْعَلْ ذٰلِكَ يَلْقَ اَثَامًا ﴿٦٨﴾ يُّضٰعَفْ لَهُ الْعَذَابُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَيَخْلُدْ فِيْهٖ مُهَانًا ﴿٦٩﴾

اور رحمٰن کے (خاص) بندے وہ ہیں جو زمین پر عاجزی (تواضع) کے ساتھ چلتے ہیں اور جب ان سے نادان (بے سمجھ) لوگ بات کرنے لگتے تو وہ سلامتی ① کی بات کہتے ہیں ﴿۶۳﴾ اور جو اپنے رب کے آگے سجدہ اور قیام کر کے رات گزارتے ہیں ﴿۶۴﴾ اور جو لوگ (دعا میں) یہ کہتے ہیں کہ: اے ہمارے رب! جہنم کے عذاب کو ہم سے دور رکھیے، یقینی بات ہے کہ اس (جہنم) کا عذاب تو ہمیشہ کی تباہی ہے ﴿۶۵﴾ یقیناً وہ (جہنم) تو ٹھہرنے کی اور رہنے کی بہت بری جگہ ہے ﴿۶۶﴾ اور وہ (رحمٰن کے بندے) جب خرچ کرتے ہیں تو فضول خرچی ② نہیں کرتے اور تنگی (بھی) نہیں کرتے؛ بلکہ ان کا خرچ کرنا اس (افراط و تفریط) کے درمیان اعتدال کے ساتھ ہوتا ہے ﴿۶۷﴾ اور وہ (رحمٰن کے بندے) اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی دوسرے معبود کی عبادت نہیں کرتے اور جس جان کو قتل کرنا اللہ تعالیٰ نے حرام کیا اس کو (ناحق) قتل نہیں کرتے؛ الا یہ کہ (قتل کرنے کا) کوئی شرعی حق ہو اور وہ لوگ زنا نہیں کرتے اور جو شخص بھی یہ (گناہ کے) کام کرے گا تو وہ گناہوں کا وبال دیکھے گا ﴿۶۸﴾ قیامت کے دن اس کے لیے عذاب دوگنا کر دیا جائے گا اور وہ اس (عذاب) میں ذلیل ہو کر ہمیشہ رہے گا ﴿۶۹﴾

① مطلب: [۱] ایسی بات جس سے فتنہ برپا نہ ہو۔

[۲] سلامت رہو، ایسا کہہ دیا جاوے۔

② اللہ تعالیٰ نے جہاں خرچ کرنے کا حکم دیا اس میں کمی نہیں کرتے۔

إِلَّا مَنْ تَابَ وَآمَنَ وَعَمِلَ عَمَلًا صَالِحًا فَأُولَٰئِكَ يُبَدِّلُ اللَّهُ سَيِّئَاتِهِمْ حَسَنَاتٍ ۗ وَكَانَ اللَّهُ غَفُورًا رَحِيمًا ۝ وَمَنْ تَابَ وَعَمِلَ صَالِحًا فَإِنَّهُ يَتُوبُ إِلَى اللَّهِ مَتَابًا ۝ وَالَّذِينَ لَا يَشْهَدُونَ الزُّورَ وَإِذَا مَرُّوا بِاللَّغْوِ مَرُّوا كِرَامًا ۝ وَالَّذِينَ إِذَا ذُكِّرُوا بِآيَاتِ رَبِّهِمْ لَمْ يَخِرُّوا عَلَيْهَا صُمًّا وَعُمْيَانًا ۝ وَالَّذِينَ يَقُولُونَ رَبَّنَا هَبْ لَنَا مِنْ أَزْوَاجِنَا وَذُرِّيَّاتِنَا قُرَّةَ أَعْيُنٍ وَاجْعَلْنَا لِلْمُتَّقِينَ إِمَامًا ۝

مگر جس شخص نے توبہ کی اور ایمان لے آیا اور اس نے نیک عمل کیا تو اللہ تعالیٰ ایسے لوگوں کے گناہوں کے بدلے میں نیکیاں عطا کر دیں گے اور اللہ تعالیٰ تو بہت معاف کرنے والے، بہت رحم کرنے والے ہیں ﴿۷۰﴾ اور جس شخص نے بھی توبہ کی اور نیک کام کیے سو حقیقت میں وہ آدمی اللہ تعالیٰ کی طرف ٹھیک لوٹ کر آتا ہے① ﴿۷۱﴾ اور (رحمن کے بندے) وہ ہیں جو جھوٹے (بیہودہ) کاموں② میں شامل نہیں ہوتے اور جب لغو کاموں سے گزرتے ہیں تو سنجیدگی (وقار) کے ساتھ گزر جاتے ہیں ﴿۷۲﴾③ اور (رحمن کے بندے) وہ ہیں جب ان کے رب کی آیتیں سنا کر ان کو نصیحت کی جاتی ہے تو وہ اس پر بہرے اور اندھے ہو کر نہیں گرتے④ ﴿۷۳﴾ اور وہ (رحمن کے بندے دعا میں یہ) کہتے ہیں: اے ہمارے رب! تو ہم کو ہماری بیویوں سے اور ہماری اولاد سے آنکھوں کی ٹھنڈک عطا کر اور تو ہم کو تقویٰ والوں کا امام بنا دے ﴿۷۴﴾

---

① (دوسرا ترجمہ) تو وہ آدمی اللہ تعالیٰ کی طرف خاص طور پر رجوع کر رہا ہے۔ یعنی زبانی توبہ اور عمل دونوں موافق ہو۔

② بیہودہ کاموں سے مراد:

[۱] کفریہ میلے۔ [۲] گانے بجانے ناچنے کی محفل۔ [۳] بے حیائی۔ [۴] شراب کی محفل۔
[۵] جھوٹی گواہی۔ [۶] کفر و شرک۔ [۷] جھوٹی بات اور کام۔

③ یعنی اس برے کام کو برا اور قابل نفرت سمجھتے ہیں اور اس میں مبتلا انسان کو حقیر نہیں سمجھتے اور اس سے خود کو افضل نہیں سمجھتے۔ ④ اس میں ایک بات یہ بھی ہے کہ بعض لوگ اللہ تعالیٰ کی باتیں سن کر بڑے اشتیاق کا مظاہرہ کرتے ہیں، وہ دین کی باتوں کے سامنے گرے گرے، جھکے جھکے نظر آتے ہیں بلکن عمل کچھ بھی نہیں، یہ اس دور میں منافقین کا طرز تھا جو ریا کاری کا نتیجہ ہے اور مؤمنین دھیان سے سن کر عمل کرتے ہیں۔

أُولَٰئِكَ يُجْزَوْنَ الْغُرْفَةَ بِمَا صَبَرُوا وَيُلَقَّوْنَ فِيهَا تَحِيَّةً وَسَلَامًا ﴿٧٥﴾ خَالِدِينَ فِيهَا ۚ حَسُنَتْ مُسْتَقَرًّا وَمُقَامًا ﴿٧٦﴾ قُلْ مَا يَعْبَأُ بِكُمْ رَبِّي لَوْلَا دُعَاؤُكُمْ ۖ فَقَدْ كَذَّبْتُمْ فَسَوْفَ يَكُونُ لِزَامًا ﴿٧٧﴾

ان لوگوں کو ان کے صبر (یعنی ثابت قدم رہنے) کے بدلے میں (جنت کے) بالا خانے دیے جائیں گے اور اس (جنت) میں خیر کی دعا اور سلام کے ساتھ ان کا استقبال کیا جائے گا① ﴿۷۵﴾ وہ اس (جنت) میں ہمیشہ رہیں گے، وہ (جنت) ٹھہرنے اور رہنے کی بہترین جگہ ہے ﴿۷۶﴾ (اے نبی!) تم کہہ دو کہ: اگر تم (میرے رب کو) نہ بھی پکارو② تو بھی میرے رب کو تمھاری کوئی پرواہ نہیں ہے، سو تم تو (سچی بات کو) جھٹلا چکے ہو③ اور یہ (جھٹلانا) گلے پڑ کر رہے گا④ ﴿۷۷﴾

---

① (دوسرا ترجمہ) سب ان کو ملنے آئیں گے۔ یعنی ملائکہ جنت میں استقبال کریں گے، سبحان اللہ!

② (دوسرا ترجمہ) اگر تم میرے رب کی عبادت نہ بھی کرو۔

③ (دوسرا ترجمہ) تم تو (اللہ تعالیٰ کے احکام کو) جھوٹا سمجھتے ہو۔

④ (دوسرا ترجمہ) چپک کر رہے گا (تیسرا) جان کا وبال بن کر رہے گا۔



سورۃ الشعراء

(المکیۃ)

ایاتھا: ۲۲۷۔ رکوعاتھا: ۱۱۔

یہ سورت مکی ہے، اس میں دوسوستائیس (۲۲۷) آیتیں ہیں۔ سورۂ واقعہ کے بعد اور سورۂ نمل سے پہلے سینتالیس (۴۷) نمبر پر نازل ہوئی۔

اس سورت میں شاعروں کا تذکرہ ہے، عرب لوگ شاعری اور شاعروں کو بڑی اہمیت دیتے تھے، اس سورت میں بتایا گیا کہ: شاعری اور شاعر عام طور پر گمراہی کے منبع ہوتے ہیں اور حضراتِ انبیاء ہدایت کے منبع ہوتے ہیں۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

طٰسٓمّٓ ① تِلْكَ اٰيٰتُ الْكِتٰبِ الْمُبِيْنِ ② لَعَلَّكَ بَاخِعٌ نَّفْسَكَ اَلَّا يَكُوْنُوْا مُؤْمِنِيْنَ ③ اِنْ نَّشَاْ نُنَزِّلْ عَلَيْهِمْ مِّنَ السَّمَآءِ اٰيَةً فَظَلَّتْ اَعْنَاقُهُمْ لَهَا خٰضِعِيْنَ ④ وَمَا يَاْتِيْهِمْ مِّنْ ذِكْرٍ مِّنَ الرَّحْمٰنِ مُحْدَثٍ اِلَّا كَانُوْا عَنْهُ مُعْرِضِيْنَ ⑤ فَقَدْ كَذَّبُوْا فَسَيَاْتِيْهِمْ اَنْۢبٰٓؤُا مَا كَانُوْا بِهٖ يَسْتَهْزِءُوْنَ ⑥ اَوَلَمْ يَرَوْا اِلَى الْاَرْضِ كَمْ اَنْۢبَتْنَا فِيْهَا مِنْ كُلِّ زَوْجٍ كَرِيْمٍ ⑦ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً ؕ وَمَا كَانَ اَكْثَرُهُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ⑧ وَاِنَّ رَبَّكَ لَهُوَ الْعَزِيْزُ الرَّحِيْمُ ⑨

اللہ تعالیٰ کے نام سے (میں شروع کرتا ہوں) جن کی رحمت سب کے لیے ہے، جو بہت زیادہ رحم کرنے والے ہیں۔

طسم ﴿۱﴾ یہ (حق اور باطل کو) ظاہر کرنے والی کتاب کی آیتیں ہیں① ﴿۲﴾ شاید ان (کافروں) کے ایمان نہ لانے کی وجہ سے تم اپنی جان ہلاک کردو گے② ﴿۳﴾ اگر ہم چاہیں تو آسمان سے کوئی (بڑی) نشانی ان پر اتار دیں تو اس (نشانی) کے سامنے ان کی گردنیں نیچی ہو جائیں③ ﴿۴﴾ کوئی بھی نئی نصیحت رحمن کی طرف سے ان کے پاس پہنچتی ہے تو وہ (کافر لوگ) اس سے منہ پھرا ہی لیتے ہیں ﴿۵﴾ سو پکی بات یہ ہے کہ وہ (کافر لوگ حقائق کو) جھٹلا چکے ہیں، اب عنقریب جس بات کا یہ لوگ مذاق اڑایا کرتے تھے اس کی حقیقت ان کے پاس پہنچ جائے گی ﴿۶﴾ کیا وہ لوگ زمین کو نہیں دیکھتے کہ ہم نے اس میں ہر قسم کی کتنی اچھی اچھی چیزیں اگائی ہیں؟ ﴿۷﴾ یقیناً اس میں بڑی نشانی ہے اور (پھر بھی) ان (کافروں) میں سے اکثر مانتے نہیں ہیں ﴿۸﴾ اور یقینی بات ہے کہ آپ کے رب وہ تو بہت ہی زبردست (یعنی پوری قدرت والے) بڑے ہی رحم کرنے والے ہیں ﴿۹﴾

---

① (دوسرا ترجمہ) یہ صاف صاف بیان کرنے والی کتاب (قرآن) کی آیتیں ہیں۔

② جملہ خبریہ سے نفی مراد ہے نبی ﷺ اتنا زیادہ غم نہ کرے۔

③ یعنی ایسی بڑی نشانی آجاوے کہ مجبوراً ایمان لانا ہی پڑے، ایسا مجبوری والا معاملہ مناسب نہیں۔

وَاِذْ نَادٰى رَبُّكَ مُوْسٰۤى اَنِ ائْتِ الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ ﴿۱۰﴾ قَوْمَ فِرْعَوْنَ ؕ اَلَا يَتَّقُوْنَ ﴿۱۱﴾ قَالَ رَبِّ اِنِّيْۤ اَخَافُ اَنْ يُّكَذِّبُوْنِ ﴿۱۲﴾ وَيَضِيْقُ صَدْرِيْ وَلَا يَنْطَلِقُ لِسَانِيْ فَاَرْسِلْ اِلٰى هٰرُوْنَ ﴿۱۳﴾ وَلَهُمْ عَلَيَّ ذَنْۢبٌ فَاَخَافُ اَنْ يَّقْتُلُوْنِ ﴿۱۴﴾ قَالَ كَلَّا ۚ فَاذْهَبَا بِاٰيٰتِنَاۤ اِنَّا مَعَكُمْ مُّسْتَمِعُوْنَ ﴿۱۵﴾ فَاْتِيَا فِرْعَوْنَ فَقُوْلَاۤ اِنَّا رَسُوْلُ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۱۶﴾ اَنْ اَرْسِلْ مَعَنَا بَنِيْۤ اِسْرَآءِيْلَ ﴿۱۷﴾ قَالَ اَلَمْ نُرَبِّكَ فِيْنَا وَلِيْدًا وَّلَبِثْتَ فِيْنَا مِنْ عُمُرِكَ سِنِيْنَ ﴿۱۸﴾ وَفَعَلْتَ فَعْلَتَكَ الَّتِيْ فَعَلْتَ وَاَنْتَ مِنَ الْكٰفِرِيْنَ ﴿۱۹﴾

اور (وہ وقت ذرا یاد کرو) جب تمھارے رب نے موسیٰ کو پکارا تھا (اور حکم دیا تھا) کہ تم ظالم قوم کے پاس جاؤ ﴿۱۰﴾ جو فرعون کی قوم ہے، کیا وہ لوگ (ہمارے غضب سے) ڈرتے نہیں ہیں؟ ﴿۱۱﴾ موسیٰ (علیہ السلام) نے عرض کیا: اے میرے رب! میں اس بات سے ڈرتا ہوں کہ وہ مجھے جھٹلا دیں ﴿۱۲﴾ اور میرا دل رکتا (یعنی تنگ ہوتا) ہے اور میری زبان نہیں چلتی، سو آپ ہارون پر بھی وحی بھیج دیجیے ① ﴿۱۳﴾ اور ان لوگوں کا میرے ذمے ایک جرم ہے، سو میں ڈرتا ہوں کہ وہ مجھے قتل کر ڈالیں گے ﴿۱۴﴾ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ایسا ہرگز نہیں ہوگا، سو تم دونوں ہماری نشانیوں کو لے کر جاؤ، یقیناً ہم تمھارے ساتھ ② غور سے سننے والے موجود ہیں ﴿۱۵﴾ سو تم دونوں فرعون کے پاس جاؤ اور تم دونوں (اس فرعون سے) کہو کہ: ہم تمام عالموں کے رب کے بھیجے ہوئے (رسول) ہیں ③ ﴿۱۶﴾ یہ کہ تو بنی اسرائیل کو ہمارے ساتھ بھیج دے ﴿۱۷﴾ اس (فرعون) نے (موسیٰ علیہ السلام سے) کہا: کیا (تمھارے) بچپن میں ہم نے تم کو ہمارے پاس رکھ کر تمھاری پرورش نہیں کی تھی؟ اور تم اپنی زندگی کے کئی برس ہمارے پاس نہیں رہے؟ ﴿۱۸﴾ اور تم نے تمھارا وہ (ایک برا) کام بھی تو (ہمارے یہاں رہتے ہوئے) کر ڈالا جو کیا تھا اور تم تو ناشکروں میں سے ہو ④ ﴿۱۹﴾

---

① اپنے بھائی کی غائبانہ بے مثال خیر خواہی۔
② داعی کو اللہ تعالیٰ کی معیت والی نعمت ملتی ہے۔
③ نئی جگہ جا کر پہلے تعارفی بات کرنی چاہیے۔
④ ایک فرعونی کو بھول سے مار ڈالنے والا واقعہ، مکا مارنے گئے اور وہ مر گیا۔

قَالَ فَعَلْتُهَآ إِذًا وَّأَنَا مِنَ الضَّآلِّيْنَ ﴿٢٠﴾ فَفَرَرْتُ مِنْكُمْ لَمَّا خِفْتُكُمْ فَوَهَبَ لِيْ رَبِّيْ حُكْمًا وَّجَعَلَنِيْ مِنَ الْمُرْسَلِيْنَ ﴿٢١﴾ وَتِلْكَ نِعْمَةٌ تَمُنُّهَا عَلَيَّ أَنْ عَبَّدْتَّ بَنِيْٓ إِسْرَآءِيْلَ ﴿٢٢﴾ قَالَ فِرْعَوْنُ وَمَا رَبُّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿٢٣﴾ قَالَ رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا ؕ إِنْ كُنْتُمْ مُّوْقِنِيْنَ ﴿٢٤﴾ قَالَ لِمَنْ حَوْلَهٗٓ أَلَا تَسْتَمِعُوْنَ ﴿٢٥﴾ قَالَ رَبُّكُمْ وَرَبُّ اٰبَآئِكُمُ الْأَوَّلِيْنَ ﴿٢٦﴾ قَالَ إِنَّ رَسُوْلَكُمُ الَّذِيْٓ أُرْسِلَ إِلَيْكُمْ لَمَجْنُوْنٌ ﴿٢٧﴾

موسیٰ علیہ السلام نے کہا: میں نے وہ (کام) اس وقت (ایسی حالت میں) کیا تھا کہ (وہ ایک مُکّے میں مر جائے گا اس کا) مجھے پتہ نہیں تھا① ﴿٢٠﴾ پھر جب مجھے تم لوگوں سے ڈر لگا تو میں تمھارے پاس سے فرار ہو گیا، سو مجھ کو میرے رب نے حکمت عطا فرمائی اور مجھ کو رسولوں میں شامل فرما دیا ﴿٢١﴾ اور وہ (میری پرورش کا) جو احسان تو مجھ پر رکھتا ہے وہ یہی ہے کہ تو نے (تمام) بنی اسرائیل کو (جو) غلام بنا رکھا ہے (یہ کہاں تک درست ہے؟) ﴿٢٢﴾ فرعون نے کہا: (اے موسیٰ!) تمام عالموں کے رب (جس کی بات تم کہتے ہو اس) کی کیا حقیقت ہے②؟ ﴿٢٣﴾ موسیٰ علیہ السلام نے کہا: وہ تو آسمانوں اور زمین اور جو کچھ ان دونوں کے درمیان میں ہے اس کا رب ہے اگر تم کو یقین (حاصل) کرنا ہو تو③ ﴿٢٤﴾ فرعون نے اپنے آس پاس کے درباریوں سے کہا: کیا تم سن رہے ہو④؟ ﴿٢٥﴾ موسیٰ علیہ السلام نے کہا: (وہی تو) تمھارے رب ہیں اور تمھارے اگلے باپ دادوں کے (بھی) رب ہیں ﴿٢٦﴾ وہ (فرعون) بولا: تمھارا یہ رسول جو تمھاری طرف بھیجا گیا ہے وہ تو بالکل ہی دیوانہ ہے ﴿٢٧﴾

---

① (دوسرا ترجمہ) اس کام کے کرتے وقت میں چُوکنے والوں میں سے تھا (تیسرا) وہ کام میں کر بیٹھا تھا اور مجھ سے غلطی ہوگئی تھی۔

② فرعون خود کو رب اعلیٰ کہلواتا تھا اس لئے اس کو تعجب ہوا اور سوال کیا۔

③ چوں کہ فرعون نے باری تعالیٰ کی حقیقت کے بارے میں سوال کیا جس کو سمجھنا کسی کے بس کی بات نہیں؛ اس لیے حضرت موسیٰ علیہ السلام نے باری تعالیٰ کی قدرت اور اوصاف سمجھانے کی کوشش کی۔

④ کہ میرا سوال کیا اور موسیٰ کا جواب کیا۔

قَالَ رَبُّ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ وَمَا بَيْنَهُمَا ۚ إِن كُنتُمْ تَعْقِلُونَ ۝ قَالَ لَئِنِ اتَّخَذْتَ إِلَٰهًا غَيْرِي لَأَجْعَلَنَّكَ مِنَ الْمَسْجُونِينَ ۝ قَالَ أَوَلَوْ جِئْتُكَ بِشَيْءٍ مُّبِينٍ ۝ قَالَ فَأْتِ بِهِ إِن كُنتَ مِنَ الصَّادِقِينَ ۝ فَأَلْقَىٰ عَصَاهُ فَإِذَا هِيَ ثُعْبَانٌ مُّبِينٌ ۝ وَنَزَعَ يَدَهُ فَإِذَا هِيَ بَيْضَاءُ لِلنَّاظِرِينَ ۝

قَالَ لِلْمَلَإِ حَوْلَهُ إِنَّ هَٰذَا لَسَاحِرٌ عَلِيمٌ ۝ يُرِيدُ أَن يُخْرِجَكُم مِّنْ أَرْضِكُم بِسِحْرِهِ فَمَاذَا تَأْمُرُونَ ۝

موسیٰ علیہ السلام نے کہا: (وہ تو) مشرق اور مغرب اور جو کچھ ان دونوں کے بیچ میں ہے ان کے بھی رب ہیں اگر تم سمجھ رکھتے ہو① ﴿٢٨﴾ فرعون نے کہا: (موسیٰ! یاد رکھو) اگر تم نے میرے سوا کسی اور کو معبود مانا تو میں ضرور تم کو قید میں پڑے ہوئے لوگوں میں شامل کر دوں گا ﴿٢٩﴾ موسیٰ علیہ السلام نے کہا: اگر میں تجھ کو ایسی چیز دکھاؤں جو حق بات ظاہر کر دے تو کیا (پھر مانو گے؟) ﴿٣٠﴾ فرعون بولا: اگر تم حقیقت میں سچے ہو تو اس (حق ظاہر کرنے والی چیز) کو لاؤ ﴿٣١﴾ سو اس (موسیٰ علیہ السلام) نے اپنی لکڑی ڈال دی تو اسی وقت وہ (دیکھتے ہی دیکھتے) صاف اژدہا بن گیا ﴿٣٢﴾ اور اس (موسیٰ علیہ السلام) نے اپنا ہاتھ (بغل سے) باہر نکالا تو پل بھر میں وہ دیکھنے والوں کے سامنے (بہت ہی) سفید (یعنی چمک دار) بن گیا ﴿٣٣﴾

اس (فرعون) نے اپنے آس پاس (بیٹھنے) والے سرداروں سے کہا: یقیناً یہ شخص بڑا ماہر② جادوگر ہے ﴿٣٤﴾ جو تم کو اپنے جادو کے زور سے تمھارے ملک سے نکال دینا چاہتا ہے③ سو تم کیا مشورہ دیتے ہو④؟ ﴿٣٥﴾

---

① فرعون نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو جو مجنون کہا اس کا کتنا پیارا جواب دیا ذرا بھی غصہ نہیں ہوئے حالانکہ لوگ جلالی پیغمبر کہتے ہیں واقعی ایسے ہوتے ہیں۔

② (دوسرا ترجمہ) سمجھدار (تیسرا) بہت پڑھا ہوا۔

③ اقتدار پرستوں کو ہر چیز میں کرسی ہی نظر آتی ہے۔

④ کہ اس کے بارے میں کیا کیا جائے۔

قَالُوٓا أَرْجِهْ وَأَخَاهُ وَابْعَثْ فِي الْمَدَآئِنِ حٰشِرِيْنَ ۝ يَأْتُوْكَ بِكُلِّ سَحَّارٍ عَلِيْمٍ ۝ فَجُمِعَ السَّحَرَةُ لِمِيْقَاتِ يَوْمٍ مَّعْلُوْمٍ ۝ وَّقِيْلَ لِلنَّاسِ هَلْ أَنْتُمْ مُّجْتَمِعُوْنَ ۝ لَعَلَّنَا نَتَّبِعُ السَّحَرَةَ إِنْ كَانُوْا هُمُ الْغٰلِبِيْنَ ۝ فَلَمَّا جَآءَ السَّحَرَةُ قَالُوْا لِفِرْعَوْنَ أَئِنَّ لَنَا لَأَجْرًا إِنْ كُنَّا نَحْنُ الْغٰلِبِيْنَ ۝ قَالَ نَعَمْ وَإِنَّكُمْ إِذًا لَّمِنَ الْمُقَرَّبِيْنَ ۝ قَالَ لَهُمْ مُّوْسٰى أَلْقُوْا مَآ أَنْتُمْ مُّلْقُوْنَ ۝ فَأَلْقَوْا حِبَالَهُمْ وَعِصِيَّهُمْ وَقَالُوْا بِعِزَّةِ فِرْعَوْنَ إِنَّا لَنَحْنُ الْغٰلِبُوْنَ ۝ فَأَلْقٰى مُوْسٰى عَصَاهُ فَإِذَا هِيَ تَلْقَفُ مَا يَأْفِكُوْنَ ۝ فَأُلْقِيَ السَّحَرَةُ سٰجِدِيْنَ ۝

انھوں نے کہا کہ: اس (موسیٰ) کو اور اس کے بھائی کو (کچھ) مہلت دو اور تمام شہروں میں نقیبوں① کو بھیج دو ﴿۳۶﴾ جو تیرے پاس ہر ایک بڑے ہوشیار جادوگر کو لے آویں ﴿۳۷﴾ آخر کار مقرر دن کے خاص وقت پر جادوگر لوگ جمع کر لیے گئے ﴿۳۸﴾ اور لوگوں کو (اعلان کرکے) کہہ دیا گیا کہ کیا تم بھی جمع ہوں گے ﴿۳۹﴾ شاید اگر وہ جادوگر لوگ غالب آ گئے تو ہم ان (جادوگروں) ہی کے راستے پر چلیں گے ﴿۴۰﴾ پھر جب وہ جادوگر لوگ آ گئے تو وہ فرعون سے کہنے لگے: اگر ہم مقابلے میں غالب آ گئے تو کیا ہم کو کوئی بڑا انعام② ملے گا؟ ﴿۴۱﴾ اس (فرعون) نے کہا: ہاں! اور تب تو تم کو (میرے) خاص لوگوں میں ضرور شامل کر دیا جائے گا③ ﴿۴۲﴾ موسیٰ علیہ السلام نے ان سے کہا: تم کو جو ڈالنا ہو وہ ڈالو④ ﴿۴۳﴾ اس پر ان جادوگروں نے اپنی رسیاں اور اپنی لاٹھیاں ڈالیں اور وہ (جادوگر) بولے: فرعون کی عزت کی قسم! یقیناً ہم ہی غالب آویں گے ﴿۴۴﴾ اب موسیٰ (علیہ السلام) نے (اللہ تعالیٰ کے حکم سے) اپنی لکڑی (زمین پر) ڈالی تو اس نے اسی وقت (بڑا اژدہا بن کر) اس جھوٹے بنے بنائے ہوئے (جادوگروں کے) تماشے کو نگلنا شروع کر دیا ﴿۴۵﴾ سو جادوگر لوگ سجدہ میں گرا دیے گئے ﴿۴۶﴾

---

① یعنی جمع کرنے والے چپراسی۔

② داعی حق لوجہ اللہ دعوت دیتے ہیں دنیا پرست لوگ پہلے سے عوض کی شرط لگاتے ہیں۔

③ یعنی انعام تو ملے گا ہی ساتھ میں خصوصی مقام بھی۔

④ باطل کا ابطال اس کو ظاہر کروائے بغیر ممکن نہ تھا: اس لیے حضرت موسیٰ نے جادو کے اظہار کا حکم دیا۔

قَالُوْٓا اٰمَنَّا بِرَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝ رَبِّ مُوْسٰى وَهٰرُوْنَ ۝ قَالَ اٰمَنْتُمْ لَهٗ قَبْلَ اَنْ اٰذَنَ لَكُمْ ۚ اِنَّهٗ لَكَبِيْرُكُمُ الَّذِيْ عَلَّمَكُمُ السِّحْرَ ۚ فَلَسَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ۬ؕ لَاُقَطِّعَنَّ اَيْدِيَكُمْ وَاَرْجُلَكُمْ مِّنْ خِلَافٍ وَّلَاُوصَلِّبَنَّكُمْ اَجْمَعِيْنَ ۝ قَالُوْا لَا ضَيْرَ ۫ اِنَّآ اِلٰى رَبِّنَا مُنْقَلِبُوْنَ ۝ اِنَّا نَطْمَعُ اَنْ يَّغْفِرَ لَنَا رَبُّنَا خَطٰيٰنَآ اَنْ كُنَّآ اَوَّلَ الْمُؤْمِنِيْنَ ۝

وَاَوْحَيْنَآ اِلٰى مُوْسٰٓى اَنْ اَسْرِ بِعِبَادِيْٓ اِنَّكُمْ مُّتَّبَعُوْنَ ۝

وہ (جادوگر لوگ) بولے: ہم تو تمام عالموں کے رب پر ایمان لائے ﴿۴۷﴾ جو موسیٰ (علیہ السلام) اور ہارون (علیہ السلام) کے رب ہیں① ﴿۴۸﴾ اس (فرعون) نے کہا: میں تم کو اجازت دوں اس سے پہلے تم اس (موسیٰ) پر ایمان لے آئے؟ واقعہ یہ ہے کہ وہ② (موسیٰ) تمہارا بڑا (یعنی استاد) ہے جس نے تم کو جادو سکھایا، سو عنقریب (اس کا نتیجہ) تم کو معلوم ہو جائے گا، یقیناً میں تم سب کے ایک طرف کے ہاتھ اور دوسری طرف کے پاؤں کٹواؤں گا اور تم سب کو سولی پر چڑھاؤں گا ﴿۴۹﴾ وہ (جادوگر) کہنے لگے: ہمارا تو کچھ نہیں بگڑے گا③، یقیناً ہم تو ہمارے رب کی طرف لوٹ کر چلے جاویں گے ﴿۵۰﴾ ہم تو (پورے شوق سے) امید لگائے ہوئے ہیں کہ ہمارے رب ہماری غلطیوں کو معاف کر دیں گے اس واسطے کہ ہم سب سے پہلے ایمان لائے ہیں ﴿۵۱﴾

اور ہم نے موسیٰ (علیہ السلام) کو حکم بھیجا کہ تم میرے بندوں کو لے کر راتوں رات روانہ ہو جاؤ، یقیناً تم لوگوں کا پیچھا کیا جائے گا ﴿۵۲﴾

---

① یہ ایک عجیب واقعہ ہے کہ یہ ہزاروں جادوگر جو پوری زندگی جادوگری کے کفر میں رہے اور فرعون کو خدا مان کر اس کی پوجا کرتے رہے حضرت موسیٰ علیہ السلام کا معجزہ دیکھا تو فوراً ایمان لے آئے؛ بلکہ ایمان ایسا مضبوط ہو گیا کہ تمام سزاؤں سے گھبرائے بغیر بے دھڑک فرعون سے کہہ دیا ''فَاقْضِ مَآ اَنْتَ قَاضٍ'' اے فرعون تجھے جو کرنا ہو کر لے، اس پر ہم یہ کہہ سکتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے ایک کامل بندے کی جو تھوڑی سی صحبت اس میدان میں نصیب ہوئی اس نے ان کے ایمان کو اس قدر مضبوط کر دیا کہ اس کے لیے جان دینے تیار ہو گئے، صحیح بات ہے کہ اخلاص کے ساتھ اور سچی طلب کے ساتھ سچے لوگوں کی صحبت انسان کو ایمان کے کمال تک پہنچاتی ہے اور حسن خاتمہ کی سعادت حاصل ہونے کا ذریعہ بن جاتی ہے، احادیث میں نبی کریم ﷺ کی صحبت کے اثرات سے ایمان، پھر ایمان کا کمال، پھر مقام شہادت حاصل ہونے کے واقعات موجود ہیں۔ ② (دوسرا ترجمہ) یہ بات ثابت ہو گئی کہ۔ ③ (دوسرا ترجمہ) ہم کو ڈر نہیں۔

فَأَرْسَلَ فِرْعَوْنُ فِي الْمَدَآئِنِ حٰشِرِيْنَ ﴿۵۳﴾ إِنَّ هٰٓؤُلَآءِ لَشِرْذِمَةٌ قَلِيْلُوْنَ ﴿۵۴﴾ وَإِنَّهُمْ لَنَا لَغَآئِظُوْنَ ﴿۵۵﴾ وَإِنَّا لَجَمِيْعٌ حٰذِرُوْنَ ﴿۵۶﴾ فَأَخْرَجْنٰهُمْ مِّنْ جَنّٰتٍ وَّعُيُوْنٍ ﴿۵۷﴾ وَّكُنُوْزٍ وَّمَقَامٍ كَرِيْمٍ ﴿۵۸﴾ كَذٰلِكَ ؕ وَأَوْرَثْنٰهَا بَنِيْٓ إِسْرَآءِيْلَ ﴿۵۹﴾ فَأَتْبَعُوْهُمْ مُّشْرِقِيْنَ ﴿۶۰﴾ فَلَمَّا تَرَآءَ الْجَمْعٰنِ قَالَ أَصْحٰبُ مُوْسٰٓى إِنَّا لَمُدْرَكُوْنَ ﴿۶۱﴾ قَالَ كَلَّا ۚ إِنَّ مَعِيَ رَبِّيْ سَيَهْدِيْنِ ﴿۶۲﴾ فَأَوْحَيْنَآ إِلٰى مُوْسٰٓى أَنِ اضْرِبْ بِّعَصَاكَ الْبَحْرَ ؕ فَانْفَلَقَ فَكَانَ كُلُّ فِرْقٍ كَالطَّوْدِ الْعَظِيْمِ ﴿۶۳﴾

سو فرعون نے شہروں میں نقیبوں کو بھیجا ﴿۵۳﴾ پکی بات یہ ہے کہ یہ (بنی اسرائیل تو) ایک چھوٹی سی جماعت کے لوگ ہیں ﴿۵۴﴾ اور انھوں نے ہم کو سخت غصہ دلایا ہے ﴿۵۵﴾ اور ہم سب (ان سے) خطرہ محسوس کرتے ہیں① ﴿۵۶﴾ پھر ہم نے ان کو باغات سے اور چشموں سے ﴿۵۷﴾ اور خزانوں سے اور عمدہ عمدہ مکانوں سے باہر نکال دیا ﴿۵۸﴾ ہم نے ان کے ساتھ اسی طرح کیا اور ان سب چیزوں کا ہم نے بنی اسرائیل کو مالک بنا دیا ﴿۵۹﴾ پھر وہ سب (ایک دن) سورج نکلتے وقت ان (بنی اسرائیل) کے پیچھے پڑے ﴿۶۰﴾ پھر جب دونوں جماعتیں ایک دوسرے کو دیکھنے لگیں تو موسیٰ (علیہ السلام) کے ساتھیوں نے (گھبرا کر) کہا: پکی بات ہے کہ (اب تو) ہم پکڑے گئے ﴿۶۱﴾ موسیٰ (علیہ السلام نے) کہا: ہرگز (ہم پکڑے) نہیں (جاویں گے)، یقیناً میرے ساتھ میرے رب ہیں② جو عنقریب مجھے (دریا سے نکلنے کا) راستہ بتائیں گے ﴿۶۲﴾ سو ہم نے موسیٰ کو حکم بھیجا کہ اپنی لکڑی سے سمندر کو تم مارو، سو وہ (سمندر) پھٹ گیا، پھر ہر حصہ ایک بڑے پہاڑ کی طرح ہو گیا ﴿۶۳﴾

---

① (دوسرا ترجمہ) ہم سب ایک ہتھیار بند جماعت (باقاعدہ فوج) ہیں۔ (تیسرا ترجمہ) ہم سب ان سے احتیاط کرتے ہیں (چوتھا) ہم سب ان سے ہوشیار رہتے ہیں۔

نکتہ: فرعون کا یہ کلام حضرت موسیٰ علیہ السلام کے خلاف عام لوگوں میں بدگمانی پیدا کرنے کی خطرناک سازش ہے تا کہ لوگ ان کے لائے ہوئے دین کو قبول نہ کرلے۔ اس لیے کہ ایک کم تعداد قوم کا فرد جس کے پاس نہ باقاعدہ فوج ہے نہ اسباب و وسائل ہے وہ کس طرح ایک منظم اور باقاعدہ فوج والی حکومت کے لئے خطرہ بن سکتا ہے؟ بس ایسی ہی گندی سیاست کا آج دور ہے۔

② یہاں معیت کی بات صرف نبی کے لیے ہے جبکہ امت محمدیہ کے افراد کے لیے بھی معیتِ الٰہی ”ان اللہ معنا“ الحمد للہ الذی شرفنا۔

وَاَزْلَفْنَا ثَمَّ الْاٰخَرِيْنَ ۝ وَاَنْجَيْنَا مُوْسٰى وَمَنْ مَّعَهٗۤ اَجْمَعِيْنَ ۝ ثُمَّ اَغْرَقْنَا الْاٰخَرِيْنَ ۝ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً ؕ وَمَا كَانَ اَكْثَرُهُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ۝ وَاِنَّ رَبَّكَ لَهُوَ الْعَزِيْزُ الرَّحِيْمُ ۝

وَاتْلُ عَلَيْهِمْ نَبَاَ اِبْرٰهِيْمَ ۝ اِذْ قَالَ لِاَبِيْهِ وَقَوْمِهٖ مَا تَعْبُدُوْنَ ۝ قَالُوْا نَعْبُدُ اَصْنَامًا فَنَظَلُّ لَهَا عٰكِفِيْنَ ۝ قَالَ هَلْ يَسْمَعُوْنَكُمْ اِذْ تَدْعُوْنَ ۝ اَوْ يَنْفَعُوْنَكُمْ اَوْ يَضُرُّوْنَ ۝ قَالُوْا بَلْ وَجَدْنَاۤ اٰبَآءَنَا كَذٰلِكَ يَفْعَلُوْنَ ۝ قَالَ اَفَرَءَيْتُمْ مَّا كُنْتُمْ تَعْبُدُوْنَ ۝ اَنْتُمْ وَاٰبَآؤُكُمُ الْاَقْدَمُوْنَ ۝ فَاِنَّهُمْ عَدُوٌّ لِّيْۤ اِلَّا رَبَّ الْعٰلَمِيْنَ ۝

اور دوسری (فرعون والی) جماعت کو ہم اسی جگہ کے پاس لے آئے ﴿۶۴﴾ اور ہم نے موسیٰ (علیہ السلام) کو اور جو ان کے ساتھ تھے سب کو (غرق ہونے سے) بچا لیا① ﴿۶۵﴾ پھر ہم نے دوسروں (یعنی فرعونیوں) کو غرق کر دیا ﴿۶۶﴾ یقیناً اس چیز میں (بڑی عبرت کی) نشانی ہے اور (اس کے باوجود بھی) ان (کافروں) میں سے اکثر ایمان نہیں لاتے ﴿۶۷﴾ اور یقیناً تمھارے رب وہی بڑے زبردست، سب سے زیادہ رحم کرنے والے ہیں ﴿۶۸﴾

(اے نبی!) تم ان کو ابراہیم (علیہ السلام) کا واقعہ پڑھ کر سناؤ ﴿۶۹﴾ جب انھوں نے اپنے ابا اور اپنی قوم سے کہا کہ: تم کس کی عبادت کرتے ہو؟② ﴿۷۰﴾ وہ کہنے لگے: ہم تو بتوں کی عبادت کرتے ہیں، اور پورا دن (یعنی ہر وقت) انہی کے پاس لگے بیٹھے رہتے ہیں ﴿۷۱﴾ ابراہیم (علیہ السلام) نے کہا: جب تم (ان کو) پکارتے ہو تو کیا وہ تمھاری سنتے ہیں؟ ﴿۷۲﴾ یا تم کو فائدہ یا نقصان دیتے ہیں؟ ﴿۷۳﴾ انھوں نے جواب دیا کہ: (نہیں) بلکہ (اصل بات یہ ہے کہ) ہم نے ہمارے باپ دادوں کو ایسا ہی کام کرتے ہوئے پایا ہے ﴿۷۴﴾ ابراہیم (علیہ السلام) نے کہا: کیا بھلا تم نے (کبھی غور سے بھی) دیکھا جس کی تم عبادت کرتے رہتے ہو ﴿۷۵﴾ تم بھی اور تمھارے اگلے باپ دادے بھی (جن کو پوجتے رہے ہیں) ﴿۷۶﴾ سو یقیناً وہ تو میرے دشمن ہیں③ سوائے تمام جہانوں کے رب کے (وہ میرے دوست ہیں) ﴿۷۷﴾

---

① صالحین کے ساتھ رہنے سے دنیوی مصائب سے بھی نجات ملتی ہے۔ ② سوال کی علت عدم علم نہیں ہے بلکہ غور وفکر کی دعوت دینا ہے۔ ③ جس طرح دشمن نقصان ہی پہنچاتا ہے اس طرح بتوں کی عبادت ہر حال میں نقصان دہ ہے۔

الَّذِي خَلَقَنِي فَهُوَ يَهْدِيْنِ ﴿٧٨﴾ وَالَّذِي هُوَ يُطْعِمُنِي وَيَسْقِيْنِ ﴿٧٩﴾ وَإِذَا مَرِضْتُ فَهُوَ يَشْفِيْنِ ﴿٨٠﴾ وَالَّذِي يُمِيْتُنِي ثُمَّ يُحْيِيْنِ ﴿٨١﴾ وَالَّذِي أَطْمَعُ أَنْ يَّغْفِرَ لِي خَطِيْٓـَٔتِي يَوْمَ الدِّيْنِ ﴿٨٢﴾ رَبِّ هَبْ لِي حُكْمًا وَّأَلْحِقْنِي بِالصّٰلِحِيْنَ ﴿٨٣﴾ وَاجْعَلْ لِّي لِسَانَ صِدْقٍ فِي الْاٰخِرِيْنَ ﴿٨٤﴾ وَاجْعَلْنِي مِنْ وَّرَثَةِ جَنَّةِ النَّعِيْمِ ﴿٨٥﴾ وَاغْفِرْ لِأَبِيْٓ إِنَّهٗ كَانَ مِنَ الضَّآلِّيْنَ ﴿٨٦﴾ وَلَا تُخْزِنِي يَوْمَ يُبْعَثُوْنَ ﴿٨٧﴾ يَوْمَ لَا يَنْفَعُ مَالٌ وَّلَا بَنُوْنَ ﴿٨٨﴾ إِلَّا مَنْ أَتَى اللّٰهَ بِقَلْبٍ سَلِيْمٍ ﴿٨٩﴾

وہی (رب) ہے جس نے مجھ کو پیدا کیا، پھر وہی (ہر کام میں) مجھے (صحیح) راستہ دکھاتے ہیں ﴿۷۸﴾ اور وہی (رب) ہے جو مجھے کھانا (یعنی بہت ساری عمدہ چیزیں) کھلاتے ہیں اور (بہت ساری چیزیں) مجھے پلاتے ہیں ﴿۷۹﴾ اور جب میں بیمار پڑ جاتا ہوں تو وہی (رب) مجھے شفا دیتے ہیں ﴿۸۰﴾ اور وہی (رب) مجھے موت دیں گے، پھر مجھے زندہ کریں گے ﴿۸۱﴾ اور جس (رب) سے میں یہ امید لگائے ہوئے ہوں کہ وہ حساب (یعنی قیامت) کے دن میرے گناہوں کو معاف کردیں گے ﴿۸۲﴾ اے میرے رب! آپ مجھے حکمت عطا فرمائیے اور مجھ کو نیک لوگوں① کے ساتھ شامل کردیجیے ﴿۸۳﴾ اور آنے والی نسلوں میں میری سچی (یعنی اچھی) یادیں جاری رکھیے② ﴿۸۴﴾ اور آپ مجھ کو نعمتوں والی جنت کے وارث (ہونے والے) لوگوں میں سے بنا دیجیے ﴿۸۵﴾ آپ میرے باپ کو معاف کردیجیے یقیناً وہ تو گمراہ لوگوں میں سے تھے ﴿۸۶﴾ اور جس دن لوگ دوبارہ زندہ کیے جائیں گے اس دن آپ مجھے رسوا نہ کیجیے ﴿۸۷﴾ جس دن نہ کوئی مال کام آئے گا نہ کوئی اولاد (کام آئے گی) ﴿۸۸﴾ الا یہ کہ جو شخص اللہ تعالیٰ کے پاس سلامتی والا (یعنی بے روگ) دل لے کر حاضر ہوگا (وہ نفع میں ہوگا)③ ﴿۸۹﴾

---

① صالحین میں شمولیت کے لیے ابو الانبیاء حضرت ابراہیم علیہ السلام دعا فرما رہے ہیں جو صلاح کے اعلیٰ مقام پر تھے تو ہمیں تو اس دعا کا کتنا اہتمام کرنا چاہیے اور اس کے لئے کتنی کوشش کرنی چاہیے۔

② (دوسرا ترجمہ) بعد میں آنے والی نسلوں کے لوگوں میں ایسی زبانیں پیدا فرما جو میری سچائی کی گواہی دیویں۔

③ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ: جو دل کلمہ توحید کی گواہی دیوے اور شرک سے پاک ہو وہ دل مراد ہے۔ اسی طرح رذائل باطنیہ سے سلامت دل بھی مراد ہے۔

وَأُزْلِفَتِ الْجَنَّةُ لِلْمُتَّقِينَ ﴿٩٠﴾ وَبُرِّزَتِ الْجَحِيمُ لِلْغَاوِينَ ﴿٩١﴾ وَقِيلَ لَهُمْ أَيْنَ مَا كُنْتُمْ تَعْبُدُونَ ﴿٩٢﴾ مِنْ دُونِ اللَّهِ ۖ هَلْ يَنْصُرُونَكُمْ أَوْ يَنْتَصِرُونَ ﴿٩٣﴾ فَكُبْكِبُوا فِيهَا هُمْ وَالْغَاوُونَ ﴿٩٤﴾ وَجُنُودُ إِبْلِيسَ أَجْمَعُونَ ﴿٩٥﴾ قَالُوا وَهُمْ فِيهَا يَخْتَصِمُونَ ﴿٩٦﴾ تَاللَّهِ إِنْ كُنَّا لَفِي ضَلَالٍ مُبِينٍ ﴿٩٧﴾ إِذْ نُسَوِّيكُمْ بِرَبِّ الْعَالَمِينَ ﴿٩٨﴾ وَمَا أَضَلَّنَا إِلَّا الْمُجْرِمُونَ ﴿٩٩﴾ فَمَا لَنَا مِنْ شَافِعِينَ ﴿١٠٠﴾ وَلَا صَدِيقٍ حَمِيمٍ ﴿١٠١﴾ فَلَوْ أَنَّ لَنَا كَرَّةً فَنَكُونَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ ﴿١٠٢﴾ إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَآيَةً ۖ وَمَا كَانَ أَكْثَرُهُمْ مُؤْمِنِينَ ﴿١٠٣﴾ وَإِنَّ رَبَّكَ لَهُوَ الْعَزِيزُ الرَّحِيمُ ﴿١٠٤﴾

اور جنت متقی لوگوں کے قریب لائی جائے گی① ﴿۹۰﴾ اور جہنم گمراہوں کے سامنے ظاہر کردی جاوے گی ﴿۹۱﴾ اور ان (گمراہوں) کو کہا جائے گا کہ (تمہارے) وہ (معبود) کہاں ہیں جن کی تم اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر عبادت کرتے تھے؟ ﴿۹۲﴾ کیا وہ تمہاری مدد کرسکتے ہیں یا (تمہاری طرف سے) بدلہ لے سکتے ہیں؟② ﴿۹۳﴾ پھر وہ (باطل معبود) اور گمراہ لوگ اور ابلیس کا پورا پورا لشکر سب کے سب اس (جہنم) میں اوندھے منہ ڈال دیے جائیں گے ﴿۹۴﴾﴿۹۵﴾ اور وہ (کافر لوگ) اس (جہنم) میں آپس میں (اپنے معبودوں سے) جھگڑا کرتے ہوئے بولیں گے ﴿۹۶﴾ کہ اللہ تعالیٰ کی قسم! (اس دنیا میں) ہم کھلی گمراہی میں پڑے تھے ﴿۹۷﴾ جب ہم تم کو رب العالمین کے برابر کا درجہ دیا کرتے تھے ﴿۹۸﴾ ہم کو تو (بڑے) مجرموں③ نے ہی گمراہ کیا تھا ﴿۹۹﴾ نتیجہ یہ ہوا کہ (آج سفارش کرنے والوں میں سے) کوئی ہماری سفارش کرنے والا نہیں ہے ﴿۱۰۰﴾ اور ہمدردی کرنے والا کوئی (مخلص) دوست بھی نہیں ﴿۱۰۱﴾ سو کاش! ہمیں (دنیا میں) واپس جانے کا ایک مرتبہ موقع مل جائے تو ہم مؤمن بن جائیں ﴿۱۰۲﴾ یقیناً اِس (قیامت کے پورے منظر کے بیان) میں بڑی (عبرت کی) نشانی ہے اور ان میں کے اکثر ایمان والے نہیں ہیں ﴿۱۰۳﴾ اور یقینی بات ہے کہ تمہارے رب وہی بڑے زبردست، بڑے رحم کرنے والے ہیں ﴿۱۰۴﴾

---

① متقی لوگوں کا اعزاز ہے، خود جنت قریب لائی جاوے گی۔

② (دوسرا ترجمہ) یا وہ اپنا خود کا بچاؤ کرسکتے ہیں۔ ③ یعنی گمراہی کے بانی۔

كَذَّبَتْ قَوْمُ نُوْحِ الْمُرْسَلِيْنَ ۝ اِذْ قَالَ لَهُمْ اَخُوْهُمْ نُوْحٌ اَلَا تَتَّقُوْنَ ۝ اِنِّيْ لَكُمْ رَسُوْلٌ اَمِيْنٌ ۝ فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوْنِ ۝ وَمَآ اَسْئَلُكُمْ عَلَيْهِ مِنْ اَجْرٍ ۚ اِنْ اَجْرِيَ اِلَّا عَلٰى رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝ فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوْنِ ۝ قَالُوْٓا اَنُؤْمِنُ لَكَ وَاتَّبَعَكَ الْاَرْذَلُوْنَ ۝ قَالَ وَمَا عِلْمِيْ بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ۝ اِنْ حِسَابُهُمْ اِلَّا عَلٰى رَبِّيْ لَوْ تَشْعُرُوْنَ ۝ وَمَآ اَنَا بِطَارِدِ الْمُؤْمِنِيْنَ ۝ اِنْ اَنَا اِلَّا نَذِيْرٌ مُّبِيْنٌ ۝ قَالُوْا لَئِنْ لَّمْ تَنْتَهِ يٰنُوْحُ لَتَكُوْنَنَّ مِنَ الْمَرْجُوْمِيْنَ ۝ قَالَ رَبِّ اِنَّ قَوْمِيْ كَذَّبُوْنِ ۝

نوح (علیہ السلام) کی قوم نے رسولوں کو جھٹلایا ﴿١٠٥﴾ جب ان سے ان کے بھائی نوح (علیہ السلام) نے کہا: کیا تم (اللہ تعالیٰ سے) ڈرتے نہیں ہو؟ ﴿١٠٦﴾ یقیناً میں تو تمھارے لیے معتبر رسول ہوں ① ﴿١٠٧﴾ سو تم اللہ سے ڈرو اور میری بات مان لو ﴿١٠٨﴾ اس (تبلیغ کے کام) پر میں تم سے کوئی (دنیوی) بدلہ نہیں مانگتا ہوں، میرا اجر تو تمام عالموں کے رب ہی کے ذمے ہے ﴿١٠٩﴾ تم اللہ تعالیٰ سے ڈرو اور تم میری بات مان لو ﴿١١٠﴾ قوم (کے لوگوں) نے کہا: کیا ہم تیری بات مان لیویں؛ حالاں کہ کمینے (یعنی نیچے درجے کے) لوگ تیرے ساتھی ہو گئے ہیں ﴿١١١﴾ نوح (علیہ السلام) نے کہا: جو کام وہ کر رہے ہیں مجھے وہ معلوم نہیں ② ﴿١١٢﴾ ان کا حساب لینا تو میرے رب ہی کے ذمے ہے اگر تم سمجھ سے کام لو ③ ﴿١١٣﴾ اور میں ایمان والوں کو (دھتکار کر) دور کرنے والا نہیں ہوں ﴿١١٤﴾ میں تو صرف کھول کر ڈرانے والا ہوں ﴿١١٥﴾ انھوں نے (یعنی قوم کے لوگوں نے) کہا: اے نوح! اگر تو (اپنے طریقہ کو) نہیں چھوڑے گا تو ضرور پتھر مار کر ہلاک کر دیا جائے گا ﴿١١٦﴾ نوح (علیہ السلام) نے دعا کی کہ: اے میرے رب! یقیناً میری قوم نے مجھے جھٹلا دیا ہے ﴿١١٧﴾

---

① (دوسرا ترجمہ) امانت دار رسول ہوں۔

② (دوسرا ترجمہ) مجھے اس سے کوئی بحث نہیں ہے (یعنی ان کے خاندان اور پیشے سے مجھے بحث نہیں، خاندانی تفاوت اور کاروباری سے دین میں کیا اثر؟)۔

③ ان کا ایک الزام یہ تھا کہ یہ رذیل لوگ ذاتی مفاد کے خاطر ایمان لائے ہیں، اس کا جواب ہو گیا کہ ان کے دل میں کیا نیت ہے اس کے میں، یا تم مکلف نہیں ہیں، وہ اللہ تعالیٰ کے حوالے ہے۔

فَافْتَحْ بَيْنِيْ وَبَيْنَهُمْ فَتْحًا وَّنَجِّنِيْ وَمَنْ مَّعِيَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ ۝ فَاَنْجَيْنٰهُ وَمَنْ مَّعَهٗ فِي الْفُلْكِ الْمَشْحُوْنِ ۝ ثُمَّ اَغْرَقْنَا بَعْدُ الْبٰقِيْنَ ۝ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً ؕ وَمَا كَانَ اَكْثَرُهُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ۝ وَاِنَّ رَبَّكَ لَهُوَ الْعَزِيْزُ الرَّحِيْمُ ۝

كَذَّبَتْ عَادُ الْمُرْسَلِيْنَ ۝ اِذْ قَالَ لَهُمْ اَخُوْهُمْ هُوْدٌ اَلَا تَتَّقُوْنَ ۝ اِنِّيْ لَكُمْ رَسُوْلٌ اَمِيْنٌ ۝ فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوْنِ ۝ وَمَا اَسْـَٔلُكُمْ عَلَيْهِ مِنْ اَجْرٍ ۚ اِنْ اَجْرِيَ اِلَّا عَلٰى رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝ اَتَبْنُوْنَ بِكُلِّ رِيْعٍ اٰيَةً تَعْبَثُوْنَ ۝

سو آپ میرے اور ان کے درمیان میں پورا فیصلہ کر دیجیے ① اور مجھ کو اور میرے مومن ساتھیوں کو (ہلاکت سے) بچا لیجیے ② ﴿١١٨﴾ سو ہم نے ان (نوح علیہ السلام) کو اور ان کے ساتھیوں کو بھری ہوئی ③ کشتی میں (سوار کر کے) بچا لیا ﴿١١٩﴾ پھر اس کے بعد ہم نے باقی لوگوں کو غرق کر دیا ﴿١٢٠﴾ یقیناً اس (واقعے) میں (عبرت کی) بڑی نشانی ہے اور ان میں اکثر لوگ ایمان لانے والے نہیں ﴿١٢١﴾ اور یقینی بات ہے کہ تمھارے رب وہی بڑے زبردست سب سے زیادہ رحم کرنے والے ہیں ﴿١٢٢﴾

قومِ عاد نے رسولوں کو جھٹلایا ﴿١٢٣﴾ جب کہ ان سے ان کے بھائی ہود (علیہ السلام) نے کہا: کیا تم لوگ (اللہ تعالیٰ سے) ڈرتے نہیں ہو؟ ﴿١٢٤﴾ یقیناً میں تو تمھارے لیے معتبر رسول ہوں ④ ﴿١٢٥﴾ سو تم اللہ تعالیٰ سے ڈرو اور میری بات تم مان لو ﴿١٢٦﴾ اور اس (تبلیغ کے کام) پر میں تم سے کوئی (دنیوی) بدلہ نہیں مانگتا ہوں، میرا اجر تو تمام عالموں کے رب ہی کے ذمے ہے ﴿١٢٧﴾ کیا تم ہر اونچی جگہ پر یادگار (کی چیزیں) بنا کر کھیل (یعنی فضول کام) کرتے ہو؟ ⑤ ﴿١٢٨﴾

---

① یعنی ان پر عذاب آوے۔

② حضرت نوح علیہ السلام نے نجات کی دعا کے موقع پر اپنے ساتھیوں کو بھی یاد رکھا اور ان کے لیے بھی نجات کی دعا کی، معلوم ہوا کہ اپنے ساتھیوں کی دینی و دنیوی فلاح کی فکر کرنا نبیوں کی سنت ہے۔

③ جن جانوروں اور پرندوں کی نسل باقی رکھنی اللہ تعالیٰ کی طرف سے مقدر تھی ان سب کو کشتی میں ساتھ لیا گیا تھا۔

④ (دوسرا ترجمہ) امانت دار رسول ہوں۔

⑤ نام و نمود کے لیے اونچی اونچی عمارتیں بناتے تھے۔ اونچی عمارتوں کے بنانے میں غلو سے کام لیتے تھے اور اونچی عمارت پر بیٹھ کر نیچے گذرنے والوں کے ساتھ ناشائستہ حرکت کرتے تھے۔

وَتَتَّخِذُونَ مَصَانِعَ لَعَلَّكُمْ تَخْلُدُونَ ۝ وَإِذَا بَطَشْتُمْ بَطَشْتُمْ جَبَّارِينَ ۝ فَاتَّقُوا اللَّهَ
وَأَطِيعُونِ ۝ وَاتَّقُوا الَّذِي أَمَدَّكُمْ بِمَا تَعْلَمُونَ ۝ أَمَدَّكُمْ بِأَنْعَامٍ وَبَنِينَ ۝ وَجَنَّاتٍ
وَعُيُونٍ ۝ إِنِّي أَخَافُ عَلَيْكُمْ عَذَابَ يَوْمٍ عَظِيمٍ ۝ قَالُوا سَوَاءٌ عَلَيْنَا أَوَعَظْتَ أَمْ لَمْ تَكُنْ
مِنَ الْوَاعِظِينَ ۝ إِنْ هَٰذَا إِلَّا خُلُقُ الْأَوَّلِينَ ۝ وَمَا نَحْنُ بِمُعَذَّبِينَ ۝ فَكَذَّبُوهُ فَأَهْلَكْنَاهُمْ ۗ
إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَآيَةً ۖ وَمَا كَانَ أَكْثَرُهُمْ مُؤْمِنِينَ ۝ وَإِنَّ رَبَّكَ لَهُوَ الْعَزِيزُ الرَّحِيمُ ۝

اور تم پکے محل بناتے ہو، شاید کہ تم کو (دنیا میں) ہمیشہ زندہ رہنا ہے① ﴿۱۲۹﴾ اور جب تم پکڑتے ہو تو پکے ظالم بن کر پکڑتے ہو② ﴿۱۳۰﴾ سو تم اللہ تعالیٰ سے ڈرو اور میری بات تم مان لو ﴿۱۳۱﴾ اور تم اس (اللہ تعالیٰ) سے ڈرو جس نے ان چیزوں سے تمھاری مدد کی جو تم جانتے ہی ہو③ ﴿۱۳۲﴾ (یعنی) جانوروں اور اولاد ﴿۱۳۳﴾ اور باغات اور چشموں کے ذریعہ اس (اللہ تعالیٰ) نے تمھاری مدد کی ﴿۱۳۴﴾ میں تم پر بڑے دن کے عذاب سے ڈرتا ہوں ﴿۱۳۵﴾ انھوں نے (یعنی قوم کے لوگوں نے) کہا: (اے ہود!) تو نصیحت کرے یا نصیحت کرنے والوں میں سے نہ بنے ہمارے لیے تو دونوں باتیں برابر ہیں ﴿۱۳۶﴾ یہ (جو) باتیں (تم کر رہے ہو وہ) تو پچھلوں کی بس ایک عادت رہی ہے④ ﴿۱۳۷﴾ اور ہم کو تو کوئی عذاب ہونے والا نہیں ہے ﴿۱۳۸﴾ سو ان لوگوں نے ان (ہود علیہ السلام) کو جھٹلایا تو پھر ہم نے ان سب کو ہلاک کر دیا، یقیناً اس میں (عبرت کی) بڑی نشانی ہے اور ان میں کے اکثر لوگ ایمان لانے والے نہیں ہیں ﴿۱۳۹﴾ اور یقیناً تمھارے رب وہی تو بڑے زبردست، بڑے رحم کرنے والے ہیں ﴿۱۴۰﴾

---

① یعنی جو عمارتیں محض کاری گیری کے مظاہرہ کے لئے بنائی جاویں۔ زرق برق پرشکوہ عمارتیں، لگتا ایسا ہے کہ دائمی اس میں رہنا ہے۔

② غریبوں پر ظلم کرتے تھے، معمولی غلطی پر بھاری گرفت کرتے تھے۔ کیسی تضاد عملی والی زندگی: ایک طرف عمارتوں کے پیچھے دولت کو خوب لگا رہے ہیں، دوسری طرف غریبوں پر زیادتی، ظلم؟

③ (دوسرا ترجمہ) ایسی ایسی چیزیں دیکر تمھاری طاقت بڑھائی جو تم جانتے نہیں ہو۔

④ یعنی گزرے ہوئے زمانے کے نبیوں کی اسی طرح باتیں ہوا کرتی تھیں۔

كَذَّبَتْ ثَمُودُ الْمُرْسَلِينَ ﴿١٤١﴾ إِذْ قَالَ لَهُمْ أَخُوهُمْ صَالِحٌ أَلَا تَتَّقُونَ ﴿١٤٢﴾ إِنِّي لَكُمْ رَسُولٌ أَمِينٌ ﴿١٤٣﴾ فَاتَّقُوا اللَّهَ وَأَطِيعُونِ ﴿١٤٤﴾ وَمَا أَسْأَلُكُمْ عَلَيْهِ مِنْ أَجْرٍ ۖ إِنْ أَجْرِيَ إِلَّا عَلَىٰ رَبِّ الْعَالَمِينَ ﴿١٤٥﴾ أَتُتْرَكُونَ فِي مَا هَاهُنَا آمِنِينَ ﴿١٤٦﴾ فِي جَنَّاتٍ وَعُيُونٍ ﴿١٤٧﴾ وَزُرُوعٍ وَنَخْلٍ طَلْعُهَا هَضِيمٌ ﴿١٤٨﴾ وَتَنْحِتُونَ مِنَ الْجِبَالِ بُيُوتًا فَارِهِينَ ﴿١٤٩﴾ فَاتَّقُوا اللَّهَ وَأَطِيعُونِ ﴿١٥٠﴾ وَلَا تُطِيعُوا أَمْرَ الْمُسْرِفِينَ ﴿١٥١﴾ الَّذِينَ يُفْسِدُونَ فِي الْأَرْضِ وَلَا يُصْلِحُونَ ﴿١٥٢﴾ قَالُوا إِنَّمَا أَنْتَ مِنَ الْمُسَحَّرِينَ ﴿١٥٣﴾ مَا أَنْتَ إِلَّا بَشَرٌ مِثْلُنَا فَأْتِ بِآيَةٍ إِنْ كُنْتَ مِنَ الصَّادِقِينَ ﴿١٥٤﴾ قَالَ هَٰذِهِ نَاقَةٌ لَهَا شِرْبٌ وَلَكُمْ شِرْبُ يَوْمٍ مَعْلُومٍ ﴿١٥٥﴾

قومِ ثمود نے رسولوں کو جھٹلایا ﴿۱۴۱﴾ جب ان سے ان کے بھائی صالح (علیہ السلام) نے کہا: کیا تم لوگ (اللہ تعالیٰ سے) ڈرتے نہیں ہو؟ ﴿۱۴۲﴾ یقیناً میں تمھارے لیے امانت دار رسول ہوں ﴿۱۴۳﴾ سو تم اللہ تعالیٰ سے ڈرو اور میری بات مان لو ﴿۱۴۴﴾ اور میں تم سے اس (تبلیغ کے کام) پر کوئی (دنیوی) بدلہ نہیں مانگتا ہوں، میرا بدلہ تو تمام عالموں کے رب پر ہے ﴿۱۴۵﴾ کیا تم کو یہاں کی نعمتوں میں اطمینان کے ساتھ (ہمیشہ) رہنے دیا جاوے گا؟① ﴿۱۴۶﴾ باغوں میں اور چشموں میں؟ اور کھیتیوں میں اور کھجوروں میں کہ جس کے خوشے نرم ہیں؟② ﴿۱۴۷﴾ ﴿۱۴۸﴾ اور کیا تم پہاڑوں کو تراش کر بڑے ناز کے ساتھ③ گھر بناتے رہو گے؟ ﴿۱۴۹﴾ سو تم اللہ تعالیٰ سے ڈرو اور میری بات مان لو ﴿۱۵۰﴾ اور تم حد سے آگے بڑھنے والوں کا حکم (یعنی کہنا) مت مانو ﴿۱۵۱﴾ جو لوگ زمین میں فساد مچاتے ہیں اور اصلاح نہیں کرتے④ ﴿۱۵۲﴾ وہ (یعنی قوم کے) لوگ کہنے لگے: یقیناً تم پر بڑا بھاری جادو کر دیا گیا ہے ﴿۱۵۳﴾ تم تو ہمارے جیسے ہی ایک (معمولی) انسان ہو، اگر تم سچے ہو تو (اپنے نبی ہونے کی) کوئی نشانی لاؤ ﴿۱۵۴﴾ صالح علیہ السلام نے کہا: یہ اونٹنی ہے اس کے لیے پانی پینے کی ایک باری ہے اور تمھارے (جانوروں کے لیے) پانی پینے کی باری مقرر دن میں ہے ﴿۱۵۵﴾

---

① آخرت سے بے فکری بھی اس دور میں عام ہے۔ ② (دوسرا ترجمہ) جن کے خوشے ایک دوسرے میں پیوست ہے یعنی کھجوروں میں بہت زیادہ پھل آتے ہیں۔ ③ یعنی اتراتے ہوئے۔ ایک معنیٰ ماہرین بھی ہیں، وہ اس طرح کے مکانات بنانے میں بڑے ماہر تھے۔ ④ ذمے داروں کے دو اہم کام: [۱] امن قائم کرنا۔ [۲] اصلاح کرنا۔

وَلَا تَمَسُّوهَا بِسُوٓءٍ فَيَأْخُذَكُمْ عَذَابُ يَوْمٍ عَظِيمٍ ۝ فَعَقَرُوهَا فَأَصْبَحُوا نَٰدِمِينَ ۝ فَأَخَذَهُمُ ٱلْعَذَابُ ۗ إِنَّ فِى ذَٰلِكَ لَءَايَةً ۖ وَمَا كَانَ أَكْثَرُهُم مُّؤْمِنِينَ ۝ وَإِنَّ رَبَّكَ لَهُوَ ٱلْعَزِيزُ ٱلرَّحِيمُ ۝

كَذَّبَتْ قَوْمُ لُوطٍ ٱلْمُرْسَلِينَ ۝ إِذْ قَالَ لَهُمْ أَخُوهُمْ لُوطٌ أَلَا تَتَّقُونَ ۝ إِنِّى لَكُمْ رَسُولٌ أَمِينٌ ۝ فَٱتَّقُوا ٱللَّهَ وَأَطِيعُونِ ۝ وَمَآ أَسْـَٔلُكُمْ عَلَيْهِ مِنْ أَجْرٍ ۖ إِنْ أَجْرِىَ إِلَّا عَلَىٰ رَبِّ ٱلْعَٰلَمِينَ ۝ أَتَأْتُونَ ٱلذُّكْرَانَ مِنَ ٱلْعَٰلَمِينَ ۝ وَتَذَرُونَ مَا خَلَقَ لَكُمْ رَبُّكُم مِّنْ أَزْوَٰجِكُم ۚ بَلْ أَنتُمْ قَوْمٌ عَادُونَ ۝

اور تم بری نیت سے اس (اونٹنی) کو ہاتھ بھی مت لگانا، ورنہ تم کو بڑے (خطرناک) دن کا عذاب پکڑ لے گا ﴿١٥٦﴾ پھر (ہوا یہ کہ) انھوں نے اس (اونٹنی) کی کونچیں کاٹ ڈالیں①، پھر وہ پچھتاتے ہوئے رہ گئے ﴿١٥٧﴾ انجام یہ ہوا کہ ان کو عذاب نے پکڑ لیا، یقیناً اس میں بڑی (عبرت کی) نشانی ہے اور ان میں کے اکثر لوگ ایمان لانے والے نہیں ہیں ﴿١٥٨﴾ اور یقیناً تمھارے رب وہی بڑے زبردست، بہت زیادہ رحم کرنے والے ہیں ﴿١٥٩﴾

لوط (علیہ السلام) کی قوم نے رسولوں کو جھٹلایا ﴿١٦٠﴾ جب ان سے ان کے بھائی لوط (علیہ السلام) نے کہا: کیا تم لوگ (اللہ تعالیٰ سے) ڈرتے نہیں ہو؟ ﴿١٦١﴾ یقیناً میں تمھارے لیے معتبر رسول ہوں ﴿١٦٢﴾ سو تم اللہ تعالیٰ سے ڈرو اور میری بات مانو ﴿١٦٣﴾ اور میں تم سے اس (تبلیغ کے کام) پر کوئی بدلہ نہیں مانگتا ہوں، میرا بدلہ تو تمام عالموں کے رب پر ہے ﴿١٦٤﴾ کیا تمام عالموں کے لوگوں میں تم ہی ہو جو مردوں (یعنی لڑکوں) کے پاس جاتے ہو② ﴿١٦٥﴾ اور تمھارے رب نے تمھارے لیے جو تمھاری بیویاں پیدا کی ہیں ان کو تو تم چھوڑتے ہو③؟ بلکہ تم (انسانیت کی) حد سے بالکل آگے گزرے ہوئے لوگ ہو ﴿١٦٦﴾

---

① یعنی اس کو مار ڈالا۔ ② اس سے پہلے دنیا کی کسی قوم میں یہ گناہ نہیں تھا، جانور تک اس گناہ میں مبتلا نہ ہوتے۔

③ بیوی حلال ہے اس کے خاص مقام — فرج — میں صحبت کرو، تم حلال بیوی کی فرج چھوڑ کر دوسرے گندے کام میں مت پڑو، اپنی بیوی کی دبر بھی حرام ہے۔

قَالُوا لَئِن لَّمْ تَنتَهِ يَا لُوطُ لَتَكُونَنَّ مِنَ الْمُخْرَجِينَ ۝ قَالَ إِنِّي لِعَمَلِكُم مِّنَ الْقَالِينَ ۝ رَبِّ نَجِّنِي وَأَهْلِي مِمَّا يَعْمَلُونَ ۝ فَنَجَّيْنَاهُ وَأَهْلَهُ أَجْمَعِينَ ۝ إِلَّا عَجُوزًا فِي الْغَابِرِينَ ۝ ثُمَّ دَمَّرْنَا الْآخَرِينَ ۝ وَأَمْطَرْنَا عَلَيْهِم مَّطَرًا ۖ فَسَاءَ مَطَرُ الْمُنذَرِينَ ۝ إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَآيَةً ۖ وَمَا كَانَ أَكْثَرُهُم مُّؤْمِنِينَ ۝ وَإِنَّ رَبَّكَ لَهُوَ الْعَزِيزُ الرَّحِيمُ ۝

كَذَّبَ أَصْحَابُ الْأَيْكَةِ الْمُرْسَلِينَ ۝ إِذْ قَالَ لَهُمْ شُعَيْبٌ أَلَا تَتَّقُونَ ۝ إِنِّي لَكُمْ رَسُولٌ أَمِينٌ ۝ فَاتَّقُوا اللَّهَ وَأَطِيعُونِ ۝

وہ (قوم کے لوگ) کہنے لگے: اے لوط! اگر تو (یہ بات) نہیں چھوڑے گا تو یقیناً (بستی سے) باہر نکال دیا جائے گا① ﴿۱۶۷﴾ لوط علیہ السلام نے کہا: یقیناً میں تمہارے (اس برے) کام سے سخت نفرت کرتا ہوں ﴿۱۶۸﴾ اے میرے رب! مجھ کو اور میرے گھر والوں کو جو (برے) کام وہ (قوم کے لوگ) کر رہے ہیں اس سے نجات عطا فرمائیے② ﴿۱۶۹﴾ سو ہم نے ان (لوط علیہ السلام) کو اور ان کے سب گھر والوں③ کو نجات دی ﴿۱۷۰﴾ مگر ایک بڑھیا جو پیچھے رہ جانے والوں میں شامل رہی④ ﴿۱۷۱﴾ پھر ہم نے دوسرے لوگوں کو ہلاک کر دیا ﴿۱۷۲﴾ اور ہم نے ان پر (عجیب قسم کے پتھر کی) بارش برسائی، سو جن لوگوں کو ڈرایا گیا تھا ان پر بہت بری بارش تھی ﴿۱۷۳﴾ یقیناً اس میں بڑی (عبرت کی) نشانی ہے اور ان میں کے اکثر لوگ ایمان لانے والے نہیں ہیں ﴿۱۷۴﴾ اور یقیناً تمہارے رب وہی بڑے زبردست، بڑے رحم کرنے والے ہیں⑤ ﴿۱۷۵﴾

بَن (یعنی گھنے جنگل) کے رہنے والوں نے رسولوں کو جھٹلایا ﴿۱۷۶﴾ جب ان سے شعیب (علیہ السلام) نے کہا کہ: کیا تم لوگ (اللہ تعالیٰ کے ساتھ شرک کرنے سے) ڈرتے نہیں ہو؟ ﴿۱۷۷﴾ یقیناً میں تمہارے لیے امانت دار رسول ہوں ﴿۱۷۸﴾ سو تم اللہ تعالیٰ سے ڈرو اور میری بات مانو ﴿۱۷۹﴾

---

① مصلحین وصالحین کو دھمکی دینا اور خود سدھرنے کی کوشش نہ کرنا انتہائی قساوتِ قلبی کی بات ہے جو قوم لوط کا طریقہ ہے۔

② یعنی ایسے برے کاموں پر جو عذاب آنے والا ہے اس سے نجات عطا فرمائیے۔

③ اہل ایمان مراد ہیں۔ ④ یعنی حضرت لوط علیہ السلام کی بیوی جو ایمان نہیں لائی۔

⑤ اس علاقہ کا حال بندے کے سفرنامہ کی دوسری جلد میں ملاحظہ فرمائیں۔

وَمَآ اَسْــَٔلُكُمْ عَلَيْهِ مِنْ اَجْرٍ ۚ اِنْ اَجْرِيَ اِلَّا عَلٰى رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝ اَوْفُوا الْكَيْلَ وَلَا تَكُوْنُوْا مِنَ الْمُخْسِرِيْنَ ۝ وَزِنُوْا بِالْقِسْطَاسِ الْمُسْتَقِيْمِ ۝ وَلَا تَبْخَسُوا النَّاسَ اَشْيَآءَهُمْ وَلَا تَعْثَوْا فِي الْاَرْضِ مُفْسِدِيْنَ ۝ وَاتَّقُوا الَّذِيْ خَلَقَكُمْ وَالْجِبِلَّةَ الْاَوَّلِيْنَ ۝ قَالُوْٓا اِنَّمَآ اَنْتَ مِنَ الْمُسَحَّرِيْنَ ۝ وَمَآ اَنْتَ اِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُنَا وَاِنْ نَّظُنُّكَ لَمِنَ الْكٰذِبِيْنَ ۝ فَاَسْقِطْ عَلَيْنَا كِسَفًا مِّنَ السَّمَآءِ اِنْ كُنْتَ مِنَ الصّٰدِقِيْنَ ۝ قَالَ رَبِّيْٓ اَعْلَمُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ ۝ فَكَذَّبُوْهُ فَاَخَذَهُمْ عَذَابُ يَوْمِ الظُّلَّةِ ۭ اِنَّهٗ كَانَ عَذَابَ يَوْمٍ عَظِيْمٍ ۝ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً ۭ وَمَا كَانَ اَكْثَرُهُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ۝

اور میں تم سے اس (تبلیغ کے کام) پر کوئی (دنیوی) بدلہ نہیں مانگتا ہوں، میرا بدلہ تو تمام عالموں کے رب پر ہے ﴿۱۸۰﴾ تم پورا پورا ناپ کر دیا کرو① اور نقصان پہنچانے والے مت بنو② ﴿۱۸۱﴾ اور تم سیدھی ترازو③ سے تولا کرو ﴿۱۸۲﴾ اور لوگوں کو ان کی چیزیں گھٹا کر مت دیا کرو اور تم زمین میں فساد مچاتے مت پھرو ﴿۱۸۳﴾ اور تم اس (اللہ تعالیٰ) سے ڈرو جس نے تم کو اور اگلی تمام مخلوقات کو پیدا کیا ﴿۱۸۴﴾ وہ لوگ کہنے لگے: یقیناً تجھ پر تو کسی نے بڑا بھاری جادو کر دیا گیا ہے④ ﴿۱۸۵﴾ تم ہمارے جیسے ایک (معمولی) آدمی ہی تو ہو اور ہمارا تو (تمہارے بارے میں) پکا خیال ہے کہ تم جھوٹے لوگوں میں سے ہو ﴿۱۸۶﴾ اگر تم سچے ہو تو ہم پر آسمان کا کوئی ٹکڑا گرا دو ﴿۱۸۷﴾ شعیب علیہ السلام نے کہا: جو کام تم کر رہے ہو میرے رب اس کو اچھی طرح جانتے ہیں⑤ ﴿۱۸۸﴾ سو (قوم کے) لوگوں نے ان (شعیب علیہ السلام) کو جھٹلایا، سو سائبان والے دن کے عذاب نے ان کو پکڑا، یقیناً وہ بڑے (خوفناک) دن کا عذاب تھا ﴿۱۸۹﴾ یقیناً اس میں بڑی (عبرت کی) نشانی ہے اور ان میں کے اکثر لوگ ایمان لانے والے نہیں ﴿۱۹۰﴾

---

① (دوسرا ترجمہ) پیمانہ پورا بھرا کرو۔ ② (دوسرا ترجمہ) اور تم دوسروں کو گھاٹے میں ڈالنے والوں میں سے مت بنو۔
③ ناپ تول کے تمام قسم کے آلات اس میں شامل ہے۔
④ (دوسرا ترجمہ) جن پر بڑا بھاری جادو کر دیا ہو تم ان لوگوں میں سے ہو۔
⑤ لہذا کس کو کب عذاب بھیجنا ہمارا کام نہیں ہے، اللہ تعالیٰ کے علم وقدرت میں ہے۔

وَإِنَّ رَبَّكَ لَهُوَ الْعَزِيزُ الرَّحِيمُ ﴿١٩١﴾

وَإِنَّهُ لَتَنْزِيلُ رَبِّ الْعَالَمِينَ ﴿١٩٢﴾ نَزَلَ بِهِ الرُّوحُ الْأَمِينُ ﴿١٩٣﴾ عَلَىٰ قَلْبِكَ لِتَكُونَ مِنَ الْمُنْذِرِينَ ﴿١٩٤﴾ بِلِسَانٍ عَرَبِيٍّ مُبِينٍ ﴿١٩٥﴾ وَإِنَّهُ لَفِي زُبُرِ الْأَوَّلِينَ ﴿١٩٦﴾ أَوَلَمْ يَكُنْ لَهُمْ آيَةً أَنْ يَعْلَمَهُ عُلَمَاءُ بَنِي إِسْرَائِيلَ ﴿١٩٧﴾ وَلَوْ نَزَّلْنَاهُ عَلَىٰ بَعْضِ الْأَعْجَمِينَ ﴿١٩٨﴾ فَقَرَأَهُ عَلَيْهِمْ مَا كَانُوا بِهِ مُؤْمِنِينَ ﴿١٩٩﴾ كَذَٰلِكَ سَلَكْنَاهُ فِي قُلُوبِ الْمُجْرِمِينَ ﴿٢٠٠﴾ لَا يُؤْمِنُونَ بِهِ حَتَّىٰ يَرَوُا الْعَذَابَ الْأَلِيمَ ﴿٢٠١﴾ فَيَأْتِيَهُمْ بَغْتَةً وَهُمْ لَا يَشْعُرُونَ ﴿٢٠٢﴾ فَيَقُولُوا هَلْ نَحْنُ مُنْظَرُونَ ﴿٢٠٣﴾

اور یقیناً تمھارے رب وہی بڑے زبردست اور بڑے رحم کرنے والے ہیں ﴿۱۹۱﴾

اور یقیناً وہ (قرآن) تو تمام عالموں کے رب ہی کا اتارا ہوا ہے ﴿۱۹۲﴾ تمھارے دل پر ایک امانت دار فرشتہ اس (قرآن) کو لے کر اترا ہے؛ تاکہ تم ڈرانے والے رسولوں میں شامل ہو جاؤ ﴿۱۹۳﴾ ﴿۱۹۴﴾ (وہ فرشتہ) کھول کر بیان کرنے والی عربی زبان میں (لے کر اترا ہے) ﴿۱۹۵﴾ اور یقیناً اس (قرآن) کا تذکرہ پچھلی آسمانی کتابوں میں موجود ہے ﴿۱۹۶﴾ کیا ان (کافروں) کے لیے یہ دلیل نہیں ہے کہ اس (قرآن) کو بنی اسرائیل کے علما جانتے ہیں①؟ ﴿۱۹۷﴾ اور اگر ہم (بالفرض) اس (قرآن) کو کسی عجمی شخص پر اتار دیتے ﴿۱۹۸﴾ اور وہ (عجمی شخص) ان کے سامنے پڑھ بھی دیتا تب بھی وہ (ضد کی وجہ سے) اس پر ایمان نہ لاتے② ﴿۱۹۹﴾ اسی طرح ہم نے مجرموں کے دلوں میں اس (انکار) کو داخل کر دیا ہے③ ﴿۲۰۰﴾ یہ لوگ اس وقت تک اس (قرآن) پر ایمان نہیں لائیں گے جب تک وہ دردناک عذاب دیکھ نہ لیویں ﴿۲۰۱﴾ اور وہ (عذاب) ان پر اس طرح اچانک آجائے گا کہ ان کو (پہلے سے) خبر بھی نہیں ہوگی ﴿۲۰۲﴾ اس وقت یہ (مجرم) لوگ کہیں گے کہ: کیا ہم کو کچھ مہلت مل سکتی ہے؟ ﴿۲۰۳﴾

---

① جو بنی اسرائیل کے علماء ایمان لائے وہ قرآن کی حقانیت کو علی الاعلان بتاتے تھے اور جو ایمان نہ لائے وہ تنہائی میں حقانیت کا تذکرہ کرتے تھے۔

② غیر عربی شخص جس کو عربی پر قدرت نہ ہو وہ پڑھ دیتے تب بھی معجزہ ہوتا اور زیادہ واضح ہوتا پھر بھی یہ ضد میں ایمان نہ لاتے۔ ③ کان سے قرآن اس طرح سنا کہ اس کا اثر نہ ہوا، فائدہ نہیں اٹھا سکے۔ قرآن کی تکذیب ان کی طبیعت بن گئی تھی۔

أَفَبِعَذَابِنَا يَسْتَعْجِلُونَ ۝ أَفَرَأَيْتَ إِنْ مَّتَّعْنٰهُمْ سِنِيْنَ ۝ ثُمَّ جَآءَهُمْ مَّا كَانُوْا يُوْعَدُوْنَ ۝ مَآ أَغْنٰى عَنْهُمْ مَّا كَانُوْا يُمَتَّعُوْنَ ۝ وَمَآ أَهْلَكْنَا مِنْ قَرْيَةٍ إِلَّا لَهَا مُنْذِرُوْنَ ۝ ذِكْرٰى ۛ وَمَا كُنَّا ظٰلِمِيْنَ ۝ وَمَا تَنَزَّلَتْ بِهِ الشَّيٰطِيْنُ ۝ وَمَا يَنْۢبَغِيْ لَهُمْ وَمَا يَسْتَطِيْعُوْنَ ۝ إِنَّهُمْ عَنِ السَّمْعِ لَمَعْزُوْلُوْنَ ۝ فَلَا تَدْعُ مَعَ اللّٰهِ إِلٰهًا اٰخَرَ فَتَكُوْنَ مِنَ الْمُعَذَّبِيْنَ ۝ وَأَنْذِرْ عَشِيْرَتَكَ الْأَقْرَبِيْنَ ۝ وَاخْفِضْ جَنَاحَكَ لِمَنِ اتَّبَعَكَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ ۝ فَإِنْ عَصَوْكَ فَقُلْ إِنِّيْ بَرِيْٓءٌ مِّمَّا تَعْمَلُوْنَ ۝

تو کیا وہ (مجرم اس وقت) ہمارے عذاب کو جلدی مانگتے ہیں؟ ﴿۲۰۴﴾ بھلا تو دیکھ! اگر ہم ان کو کئی برسوں تک (عیش کے سامان سے) مزے اڑانے دیویں ﴿۲۰۵﴾ پھر ان کے پاس وہ (عذاب) آجاوے جس سے ان کو ڈرایا جا رہا ہے ﴿۲۰۶﴾ تو جو مزہ وہ اڑاتے رہے وہ ان کو کیا کام آئے گا①؟ ﴿۲۰۷﴾ جس بستی میں (اللہ تعالیٰ کی نافرمانی پر) ڈرانے والے (نبی یا ان کے نائب) نصیحت کرنے کے لیے نہ آئے ہوں ایسی کسی بستی کو ہم نے کبھی ہلاک ہی نہیں کیا② ﴿۲۰۸﴾ اور ظلم کرنا ہمارا کام نہیں ہے ﴿۲۰۹﴾ اور شیاطین اس (قرآن) کو لے کر اترے نہیں ہیں ﴿۲۱۰﴾ اور یہ (قرآن لے کر اترنے کا کام) ان کے مناسب نہیں ہے اور نہ تو وہ (ایسا کام) کر سکتے ہیں ﴿۲۱۱﴾ یقینی بات ہے کہ ان (شیاطین) کو (قرآن) سننے سے بھی دور کر دیا گیا ہے③ ﴿۲۱۲﴾ سو تم اللہ تعالیٰ کے ساتھ دوسرے معبود کی عبادت مت کرو، ورنہ تم ان لوگوں میں شامل ہو جاؤ گے جن کو عذاب دیا جائے گا ﴿۲۱۳﴾ اور (اے نبی!) تم اپنے قریبی رشتے داروں کو (نافرمانی پر اللہ تعالیٰ کے عذاب سے) ڈراؤ ﴿۲۱۴﴾ اور جو ایمان والے تمھارے ساتھ چلے ان کے لیے (شفقت کا) اپنا بازو جھکا دو④ ﴿۲۱۵﴾ سو اگر وہ تمھاری نافرمانی کریں تو ان کو کہہ دو کہ: جو کام تم کر رہے ہو اس سے میرا کوئی تعلق نہیں ہے ﴿۲۱۶﴾

---

① یعنی دنیا کے عیش میں اضافے سے عذاب میں تخفیف نہ ہو گی۔ ② (دوسرا ترجمہ) جس بستی کو بھی ہم نے (عذاب سے) ہلاک کیا تو اس بستی میں (پہلے ہی سے ہماری طرف سے) ڈرانے والے نصیحت کرنے کی غرض سے پہنچ چکے تھے۔

③ (دوسرا ترجمہ) روک دیا گیا۔

④ ہر مؤمن چاہے وہ رشتہ دار ہو یا نہ ہو اس کے ساتھ شفقت سے پیش آنا ہے۔

وَتَوَكَّلْ عَلَى الْعَزِيزِ الرَّحِيمِ ﴿٢١٧﴾ الَّذِي يَرَاكَ حِينَ تَقُومُ ﴿٢١٨﴾ وَتَقَلُّبَكَ فِي السَّاجِدِينَ ﴿٢١٩﴾ إِنَّهُ هُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ ﴿٢٢٠﴾ هَلْ أُنَبِّئُكُمْ عَلَىٰ مَن تَنَزَّلُ الشَّيَاطِينُ ﴿٢٢١﴾ تَنَزَّلُ عَلَىٰ كُلِّ أَفَّاكٍ أَثِيمٍ ﴿٢٢٢﴾ يُلْقُونَ السَّمْعَ وَأَكْثَرُهُمْ كَاذِبُونَ ﴿٢٢٣﴾ وَالشُّعَرَاءُ يَتَّبِعُهُمُ الْغَاوُونَ ﴿٢٢٤﴾ أَلَمْ تَرَ أَنَّهُمْ فِي كُلِّ وَادٍ يَهِيمُونَ ﴿٢٢٥﴾ وَأَنَّهُمْ يَقُولُونَ مَا لَا يَفْعَلُونَ ﴿٢٢٦﴾ إِلَّا الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ وَذَكَرُوا اللَّهَ كَثِيرًا وَانتَصَرُوا مِن بَعْدِ مَا ظُلِمُوا ۗ وَسَيَعْلَمُ الَّذِينَ ظَلَمُوا أَيَّ مُنقَلَبٍ يَنقَلِبُونَ ﴿٢٢٧﴾

اور بڑے زبردست، بڑے رحم کرنے والے (اللہ تعالیٰ) پر تم بھروسہ کرو ﴿۲۱۷﴾ جو تم کو اس وقت بھی دیکھتے ہیں جب تم (عبادت کے لیے) کھڑے ہوتے ہو ﴿۲۱۸﴾ اور (نماز کے علاوہ) نمازیوں میں تمھارے آنے جانے کو بھی (وہ دیکھتے ہیں)① ﴿۲۱۹﴾ یقین رکھو وہی (اللہ تعالیٰ) اچھی طرح سنتے ہیں، اچھی طرح جانتے ہیں ﴿۲۲۰﴾ (اے نبی! لوگوں سے کہو) کیا میں تم کو بتاؤں کہ شیاطین کن لوگوں پر اترتے ہیں؟ ﴿۲۲۱﴾ (شیاطین تو) ہر بڑے جھوٹے، بڑے گنہگار پر اترتے ہیں ﴿۲۲۲﴾ جو (شیاطین سے) سنی سنائی بات لا ڈالتے ہیں② اور ان میں کے اکثر جھوٹے ہیں③ ﴿۲۲۳﴾ اور شاعر کہ ان کی باتوں پر تو گمراہ④ لوگ ہی چلتے ہیں ﴿۲۲۴﴾ کیا تم نے نہیں دیکھا کہ وہ ہر میدان میں سر مارتے پھرتے ہیں⑤ ﴿۲۲۵﴾ اور وہ یقیناً (زبان سے) ایسی باتیں کہا کرتے ہیں جو وہ کرتے نہیں ہیں ﴿۲۲۶﴾ مگر وہ (شاعران سے الگ ہیں) جو ایمان لائے اور انھوں نے نیک کام کیے اور اللہ تعالیٰ کا⑥ بہت ذکر کیا اور ان پر ظلم ہو جانے کے بعد انھوں نے بدلہ لیا⑦ اور ظلم کرنے والوں کو عنقریب پتہ چل جائے گا کہ کس جگہ (یعنی برے انجام) کی طرف ان کو پلٹ کر کے جانا ہے ﴿۲۲۷﴾

---

① (دوسرا ترجمہ) سجدہ کرنے والوں میں آپ کے منتقل ہونے کو بھی وہ اللہ جانتے ہیں یعنی نمازیوں کے ساتھ جب آپ نماز میں ہوتے ہو اس وقت اور نماز کے علاوہ آپ کے اٹھنے بیٹھنے کو اللہ تعالیٰ دیکھتے ہیں۔

② (دوسرا ترجمہ) جو شیاطین کی باتوں کی طرف کان لگا کر رکھتے ہیں (یعنی جب شیاطین کاہنوں کے پاس جھوٹی خبریں لاتے ہیں تب پورے دھیان سے ان کی بات سنتے ہیں)۔

③ یعنی شیاطین سنی سنائی ان کو سناتے ہیں اور وہ لوگوں کو جھوٹ ملا کر سناتے ہیں۔ ④ حقائق سے دور خیالات اور بیجا مبالغے عام شاعری کا حال ہوتا ہے۔ ⑤ (دوسرا ترجمہ) حیران پھرا کرتے ہیں۔ ⑥ اشعار میں اور بغیر اشعار کے۔

⑦ یعنی دشمنوں کو شاعری کے انداز سے اچھا جواب دیا۔ تائید دین، اشاعت دین کے اشعار بھی شامل ہے۔

سورة النمل

(المكية)

آیاتھا:۹۳۔رکوعاتھا:۔۷

یہ سورت مکی ہے، اس میں ترانوے (۹۳) یا پچانوے (۹۵) آیتیں ہیں، سورہ شعراء کے بعد اور سورہ قصص سے پہلے اڑتالیس (۴۸) نمبر پر نازل ہوئی۔

اس سورت میں چونٹی کا تذکرہ ہے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

طٰسٓ ۚ تِلْكَ اٰيٰتُ الْقُرْاٰنِ وَ كِتَابٍ مُّبِيْنٍ ۙ﴿۱﴾ هُدًى وَّبُشْرٰى لِلْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۲﴾ الَّذِيْنَ يُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَيُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ وَهُمْ بِالْاٰخِرَةِ هُمْ يُوْقِنُوْنَ ﴿۳﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِ زَيَّنَّا لَهُمْ اَعْمَالَهُمْ فَهُمْ يَعْمَهُوْنَ ۙ﴿۴﴾ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ لَهُمْ سُوْٓءُ الْعَذَابِ وَهُمْ فِي الْاٰخِرَةِ هُمُ الْاَخْسَرُوْنَ ﴿۵﴾ وَاِنَّكَ لَتُلَقَّى الْقُرْاٰنَ مِنْ لَّدُنْ حَكِيْمٍ عَلِيْمٍ ﴿۶﴾ اِذْ قَالَ مُوْسٰى لِاَهْلِهٖٓ اِنِّيْٓ اٰنَسْتُ نَارًا ۭ سَاٰتِيْكُمْ مِّنْهَا بِخَبَرٍ اَوْ اٰتِيْكُمْ بِشِهَابٍ قَبَسٍ لَّعَلَّكُمْ تَصْطَلُوْنَ ﴿۷﴾

اللہ تعالیٰ کے نام سے (میں شروع کرتا ہوں) جن کی رحمت سب کے لیے ہے، جو بہت زیادہ رحم کرنے والے ہیں۔

طٰس، یہ قرآن کی اور (حقیقت کو) کھولنے والی کتاب کی آیتیں ہیں ﴿۱﴾ (ایسے) ایمان والوں کے لیے ہدایت اور خوش خبری ہے ﴿۲﴾ جو نماز کو قائم کرتے ہیں اور وہ زکوۃ دیتے ہیں اور وہ آخرت پر یقین رکھتے ہیں ﴿۳﴾ حقیقت میں جو لوگ آخرت پر ایمان نہیں رکھتے ہم نے ان کے (برے) اعمال ان کی نظروں میں خوش نما بنا دیے، سو وہ (حق سے دور جہالت میں) بھٹکتے پھرتے ہیں① ﴿۴﴾ ان ہی لوگوں کے لیے (دنیا میں بھی) برا عذاب ہے اور وہ آخرت میں سب سے زیادہ نقصان اٹھانے والے ہوں گے ﴿۵﴾ اور یقیناً تم کو یہ قرآن بڑے ہی حکمت والے، بڑے جاننے والے (اللہ تعالیٰ) کی طرف سے عطا کیا جا رہا ہے② ﴿۶﴾ (اے نبی! موسیٰ علیہ السلام کا وہ واقعہ بھی ان کو سناؤ) جب موسیٰ (علیہ السلام) نے اپنے گھر والوں سے (مدین سے آتے ہوئے) کہا: کہ میں نے ایک آگ دیکھی ہے، میں ابھی وہاں سے تمھارے پاس کوئی خبر لے کر آتا ہوں یا آگ کا انگارہ سلگا کر تمھارے پاس لے آتا ہوں؛ تا کہ تم (اس سے) گرمی حاصل کر سکو③ ﴿۷﴾

---

① (دوسرا ترجمہ) برابر بھٹکتے پھرتے ہیں (تیسرا) سو وہ کھیل میں پڑے ہیں۔

② (دوسرا ترجمہ) پہنچ رہا ہے۔ لفظ "تُلَقّٰی" سے تکلیف اور مشقت کا معنی بھی نکلتا ہے، مراد وحی کے نزول کے وقت کی مشقت۔ ③ گھر والوں کی ضروریات کی تکمیل کی فکر شوہر کے ذمے ہے۔ بیوی کو بھی اکرام کے الفاظ سے خطاب کرے۔

فَلَمَّا جَآءَهَا نُوْدِيَ اَنْۢ بُوْرِكَ مَنْ فِي النَّارِ وَمَنْ حَوْلَهَا ؕ وَسُبْحٰنَ اللّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۞ يٰمُوْسٰۤى اِنَّهٗۤ اَنَا اللّٰهُ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ۞ وَاَلْقِ عَصَاكَ ؕ فَلَمَّا رَاٰهَا تَهْتَزُّ كَاَنَّهَا جَآنٌّ وَّلّٰى مُدْبِرًا وَّلَمْ يُعَقِّبْ ؕ يٰمُوْسٰى لَا تَخَفْ ۫ اِنِّيْ لَا يَخَافُ لَدَيَّ الْمُرْسَلُوْنَ ۞ اِلَّا مَنْ ظَلَمَ ثُمَّ بَدَّلَ حُسْنًۢا بَعْدَ سُوْٓءٍ فَاِنِّيْ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۞ وَاَدْخِلْ يَدَكَ فِيْ جَيْبِكَ تَخْرُجْ بَيْضَآءَ مِنْ غَيْرِ سُوْٓءٍ ۫ فِيْ تِسْعِ اٰيٰتٍ اِلٰى فِرْعَوْنَ وَقَوْمِهٖ ؕ اِنَّهُمْ كَانُوْا قَوْمًا فٰسِقِيْنَ ۞

سو جب وہ (موسیٰ علیہ السلام) اس (آگ) کے پاس پہنچے تو آواز دی گئی جو آگ میں ہیں اور جو اس (آگ) کے آس پاس ہے (۱) اس پر برکت ہو اور اللہ تعالیٰ تو پاک ہیں، جو تمام عالموں کے رب ہیں ﴿۸﴾ اے موسیٰ! حقیقت میں (۲) میں اللہ ہی ہوں، بڑا زبردست، بڑی حکمت والا (ہوں) ﴿۹﴾ (اے موسیٰ!) اور تم اپنی لاٹھی کو (زمین پر) ڈالو، پھر جب اس (موسیٰ علیہ السلام) نے اس (لاٹھی) کو دیکھا کہ وہ اس طرح ہلتی ہے (۳) جیسے کوئی (تیز دوڑنے والا سفید پتلا) سانپ ہو، تو وہ (موسیٰ علیہ السلام) پیٹھ پھیر کر بھاگے اور پلٹ کر دیکھا بھی نہیں (اللہ تعالیٰ نے فرمایا:) اے موسیٰ! ڈرو نہیں، میرے پاس (کوئی) رسول ڈرا نہیں کرتے (۴) ﴿۱۰﴾ الا یہ کہ کسی نے کوئی زیادتی کی ہو (۵) پھر برائی کے بعد اس کے بدلے نیکی کرے تو پھر یقین رکھنا کہ میں بہت زیادہ معاف کرنے والا اور سب سے زیادہ رحم کرنے والا ہوں ﴿۱۱﴾ اور تم (اے موسیٰ!) اپنے ہاتھ کو اپنے گریبان میں داخل کرو تو وہ بغیر کسی بیماری کے سفید (یعنی روشن) ہو کر نکلے گا (یہ دونوں معجزے ملا کر) نو نشانیاں لے کر فرعون اور اس کی قوم کی طرف تم جاؤ یقیناً وہ نافرمان قوم ہے ﴿۱۲﴾

---

(۱) وہاں حضرت موسیٰ علیہ السلام اور ملائکہ موجود تھے۔ بعض حضرات نے نار سے نورِ الٰہی مراد لیا ہے؛ چوں کہ نور کو حضرت موسیٰ علیہ السلام نے پہلے آگ سمجھا تھا۔

(۲) (دوسرا ترجمہ) یقینی بات یہ ہے کہ۔

(۳) (دوسرا ترجمہ) پھن مارتی ہے۔

(۴) نبوت کا اعزاز جب ملے تب کوئی رسول ڈرتے نہیں؛ اس لیے تم کو بھی ڈرنا نہ چاہیے۔ یا جو چیز نبوت کی علامت بن رہی ہو اس سے ڈرنا نہیں۔ (۵) تو اس لغزش کو یاد کر کے ڈرے اس میں حرج نہیں۔

فَلَمَّا جَاءَتْهُمْ آيَاتُنَا مُبْصِرَةً قَالُوا هَٰذَا سِحْرٌ مُّبِينٌ ﴿١٣﴾ وَجَحَدُوا بِهَا وَاسْتَيْقَنَتْهَا أَنفُسُهُمْ ظُلْمًا وَعُلُوًّا ۚ فَانظُرْ كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُفْسِدِينَ ﴿١٤﴾

وَلَقَدْ آتَيْنَا دَاوُودَ وَسُلَيْمَانَ عِلْمًا ۖ وَقَالَا الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي فَضَّلَنَا عَلَىٰ كَثِيرٍ مِّنْ عِبَادِهِ الْمُؤْمِنِينَ ﴿١٥﴾ وَوَرِثَ سُلَيْمَانُ دَاوُودَ ۖ وَقَالَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ عُلِّمْنَا مَنطِقَ الطَّيْرِ وَأُوتِينَا مِن كُلِّ شَيْءٍ ۖ إِنَّ هَٰذَا لَهُوَ الْفَضْلُ الْمُبِينُ ﴿١٦﴾ وَحُشِرَ لِسُلَيْمَانَ جُنُودُهُ مِنَ الْجِنِّ وَالْإِنسِ وَالطَّيْرِ فَهُمْ يُوزَعُونَ ﴿١٧﴾

پھر جب ان (فرعونیوں) کے پاس ہمارے روشن معجزا تپہنچے ① تو وہ کہنے لگے کہ: یہ تو کھلم کھلا جادو ہے ﴿۱۳﴾ اور ان لوگوں کے دل اس (سچائی) کا یقین کر چکے تھے، پھر بھی انھوں نے ظلم اور تکبر کی وجہ سے اس کا انکار کیا، سو تم دیکھو کہ فساد (یعنی شرارت) کرنے والوں کا انجام کیسا ہو؟ ﴿۱۴﴾

اور پکی بات یہ ہے کہ ہم نے داؤد اور سلیمان (علیہما السلام) کو ایک (خاص) علم عطا کیا تھا ② اور (اس پر) وہ دونوں کہنے لگے: اللہ تعالیٰ کا شکر ہے جس نے ہم کو بہت سارے ایمان والے بندوں پر فضیلت عطا فرمائی ہے ﴿۱۵﴾ اور سلیمان (علیہ السلام) داؤد (علیہ السلام) کے قائم مقام بنے ③ اور سلیمان علیہ السلام نے کہا: اے لوگو! ہم کو پرندوں کی بولی سکھائی گئی ہے اور ہم کو ہر قسم کی (ضروری) چیز دی گئی ہے ④ یقیناً یہ (حکومت، نبوت اللہ تعالیٰ کا) کھلا ہوا فضل ہے ﴿۱۶﴾ اور سلیمان (علیہ السلام) کے لیے ان کا لشکر جنات اور انسان اور پرندوں میں سے جمع کیا گیا، سو ان کی جماعتیں ⑤ بنائی جاتی تھیں ⑥ ﴿۱۷﴾

---

① آنکھوں کو کھول دیوے، توحید سمجھا دیوے ویسے۔ نبیوں کے معجزات لوگوں کو توحید اور رسالت سمجھانے کے خاطر ہوتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے بندے اللہ تعالیٰ سے جڑ جاویں، دنیا کے جادوگروں کی طرح صرف لوگوں کو متاثر کرنا اور خود کا گرویدہ بنانا مقصود نہیں ہوتا۔

② یعنی شریعت کا اور حکومت کا نظام چلانے کا۔

③ حکومت اور علوم نبوت دونوں میں۔

④ اس دور کے اعتبار سے۔

⑤ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ باری تعالیٰ کو نظم و نسق اور جماعت بندی، ترتیب سے کام کرنا پسند ہے اس لیے یہاں مدح کے انداز میں تذکرہ کیا۔ ⑥ (دوسرا ترجمہ) ان کو قابو میں رکھا جاتا تھا (تیسرا) ان کو روکا جاتا تھا۔

حَتّٰۤى اِذَاۤ اَتَوْا عَلٰى وَادِ النَّمْلِ ۙ قَالَتْ نَمْلَةٌ يّٰۤاَيُّهَا النَّمْلُ ادْخُلُوْا مَسٰكِنَكُمْ ۚ لَا يَحْطِمَنَّكُمْ سُلَيْمٰنُ وَجُنُوْدُهٗ ۙ وَهُمْ لَا يَشْعُرُوْنَ ﴿۱۸﴾ فَتَبَسَّمَ ضَاحِكًا مِّنْ قَوْلِهَا وَقَالَ رَبِّ اَوْزِعْنِيْۤ اَنْ اَشْكُرَ نِعْمَتَكَ الَّتِيْۤ اَنْعَمْتَ عَلَيَّ وَعَلٰى وَالِدَيَّ وَاَنْ اَعْمَلَ صَالِحًا تَرْضٰىهُ وَاَدْخِلْنِيْ بِرَحْمَتِكَ فِيْ عِبَادِكَ الصّٰلِحِيْنَ ﴿۱۹﴾ وَتَفَقَّدَ الطَّيْرَ فَقَالَ مَا لِيَ لَاۤ اَرَى الْهُدْهُدَ ۖ اَمْ كَانَ مِنَ الْغَآئِبِيْنَ ﴿۲۰﴾ لَاُعَذِّبَنَّهٗ عَذَابًا شَدِيْدًا اَوْ لَاَاذْبَحَنَّهٗۤ اَوْ لَيَاْتِيَنِّيْ بِسُلْطٰنٍ مُّبِيْنٍ ﴿۲۱﴾

یہاں تک کہ جب وہ (سلیمان علیہ السلام اور ان کا لشکر) چیونٹیوں کے ایک میدان پر پہنچے، تو ایک چیونٹی بولی: اے چیونٹیو! تم اپنے اپنے سوراخوں میں داخل ہو جاؤ ①، کہیں ایسا نہ ہو کہ سلیمان اور اس کا لشکر تم کو کچل ڈالے اور ان کو (اس کا) پتہ بھی نہ چلے ② ﴿١٨﴾ پھر اس (چیونٹی) کی (اس) بات سے وہ (سلیمان علیہ السلام) مسکرا کر ہنس پڑے اور کہنے لگے: اے میرے رب! مجھے اس بات کا پابند بنا دیجیے کہ میں آپ کے ان احسانات کا شکر ادا کرتا رہوں جو آپ نے مجھ پر اور میرے والدین پر کیے اور میں ایسے نیک کام کرتا رہوں جن کو آپ پسند کرتے ہوں اور اپنی (خاص) رحمت سے مجھے اپنے نیک بندوں میں شامل رکھنا ③ ﴿١٩﴾ اور اس (سلیمان علیہ السلام) نے (ایک مرتبہ) پرندوں کی حاضری لی، سو وہ (سلیمان علیہ السلام) کہنے لگے: کیا بات ہے مجھے ہدہد (کیوں) نظر نہیں آتا ④، کیا وہ کہیں غائب ہو گیا ہے؟ ⑤ ﴿٢٠﴾ میں اس کو (غیر حاضری پر) ضرور سخت سزا دوں گا یا اس کو ذبح کر ڈالوں گا یا میرے پاس کوئی ایسی وجہ بتلا دے جو (غیر حاضری کی) حقیقت کو ظاہر کرنے والی ہو ⑥ ﴿٢١﴾

① مصیبت تو مصیبت ہے امکانِ مصیبت سے بھی اپنے قوم کو بچانے کی تدبیر اور فکر کوئی چیونٹی جیسی چھوٹی مخلوق ہی سے سیکھ لیوے۔ ② اللہ تعالیٰ کے نیک بندے جان بوجھ کر تو نقصان نہیں پہنچاویں گے اس بات کا چیونٹی کو بھی یقین ہے، بے خبری میں کوئی بات ہو جاوے تو وہ الگ بات ہے۔ اسی طرح گھر مشکلات سے حفاظت کا ذریعہ ہے۔
③ صالحین میں شمولیت کی دعا کرنا بھی نبیوں کی سنت ہے۔ ④ (دوسرا) ہلکہ وہ غائب ہی ہے۔
⑤ ہدہد چھوٹا اور کمزور پرندہ ہے، معلوم ہوا چھوٹوں اور کمزوروں پر بھی نظر رہنی چاہئے۔ پرندوں کی طبیعت ایک جگہ رہتی نہیں وہ اڑتے پھرتے ہیں، معلوم ہوا ماتحتوں میں جن کا مزاج ہی گھومنے پھرنے کا ہو ان کی حاضری کی خصوصی فکر رکھیں اور اچانک حاضری لینے کا ثبوت بھی نکلتا ہے۔
⑥ یعنی غیر حاضری کا صحیح عذر مجھے بتاوے معلوم ہوا عذر بھی سننا چاہئے صرف تاناشاہی نہ چلاوے کہ بغیر اجازت سے گیا ہی کیوں؟

فَمَكَثَ غَيْرَ بَعِيْدٍ فَقَالَ اَحَطْتُّ بِمَا لَمْ تُحِطْ بِهٖ وَجِئْتُكَ مِنْ سَبَاٍۭ بِنَبَاٍ يَّقِيْنٍ ﴿۲۲﴾ اِنِّيْ وَجَدْتُّ امْرَاَةً تَمْلِكُهُمْ وَاُوْتِيَتْ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ وَّلَهَا عَرْشٌ عَظِيْمٌ ﴿۲۳﴾ وَجَدْتُّهَا وَقَوْمَهَا يَسْجُدُوْنَ لِلشَّمْسِ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَزَيَّنَ لَهُمُ الشَّيْطٰنُ اَعْمَالَهُمْ فَصَدَّهُمْ عَنِ السَّبِيْلِ فَهُمْ لَا يَهْتَدُوْنَ ﴿۲۴﴾ اَلَّا يَسْجُدُوْا لِلّٰهِ الَّذِيْ يُخْرِجُ الْخَبْءَ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَيَعْلَمُ مَا تُخْفُوْنَ وَمَا تُعْلِنُوْنَ ﴿۲۵﴾ اَللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ ۩ ﴿۲۶﴾

سو وہ (ہدہد) تھوڑی دیر بعد حاضر ہو گیا، اور وہ (ہدہد سلیمان علیہ السلام سے) کہنے لگا: میں نے ایک ایسی بات معلوم کی ہے جس بات کی آپ کو خبر نہیں ہے ① ور میں ملکِ سبا سے ایک یقینی خبر لے کر تمھارے پاس حاضر ہوا ہوں ② ﴿۲۲﴾ میں نے ایک عورت کو (وہاں) دیکھا ہے جو ان پر حکومت کر رہی ہے اور اس کو ہر طرح کا (ضروری) سامان ملا ہے اور اس کا ایک بڑا تخت بھی ہے ﴿۲۳﴾ میں نے اس (عورت) کو اور اس کی قوم کو دیکھا ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر سورج کے سامنے سجدہ کرتے ہیں اور شیطان نے ان کو یہ سمجھا دیا ہے کہ ان کے (کفر کے یہ) کام بہت اچھے ہیں سو اس (شیطان) نے ان کو (صحیح) راستے سے روک رکھا ہے؛ لہٰذا وہ صحیح راستے پر چلتے نہیں ہیں ﴿۲۴﴾ وہ لوگ اس اللہ تعالیٰ کو کیوں سجدہ نہیں کرتے جو آسمانوں اور زمین کی چھپی ہوئی چیزوں ③ کو باہر نکال کر لاتے ہیں اور جو چیز تم چھپاتے ہو اور جو چیز تم ظاہر کرتے ہو اس کو وہ (اللہ تعالیٰ) جانتے ہیں ﴿۲۵﴾ اللہ تعالیٰ کی ذات ہی ایسی ہے کہ اس کے سوا کوئی معبود نہیں ہے (اور) وہ بڑے عرش کے مالک ہیں ﴿۲۶﴾

---

① ہدہد کو بھی اللہ تعالیٰ کی طرف سے یہ سمجھ ملی ہے کہ حضرات انبیاء عالم الغیب نہیں ہوتے۔ غور کرو جس نبی کے متعلق آیت ۱۵ میں خود باری تعالیٰ علم عطا فرمانا بیان کرے ان کو ہدہد نے ایک بات کی اطلاع دی۔ بڑے سے بڑے انسان کا علم محیط نہیں ہو سکتا کوئی اپنے علم کی وسعت پر نازاں نہ ہو۔ نیز اس سے یہ بات بھی معلوم ہوئی کہ بڑوں کو ہر چیز معلوم ہو یہ ضروری نہیں چھوٹوں کی معلومات سے بھی استفادہ کرنا چاہیے۔

② بڑوں کی خدمت میں یقینی اور تحقیقی باتیں عرض کرنی چاہیے۔

③ جس مخلوق کو اللہ تعالیٰ کی جو نعمت امتیازی طور پر ملی ہو "حمد" کرتے وقت اس نعمت کا وہ خصوصی تذکرہ کرتے ہیں، ہدہد کو زمین کے نیچے کے خزانے معلوم کرنے کی صلاحیت دی گئی ہے؛ اس لیے شاید اس نے یہ لفظ استعمال کیا۔

قَالَ سَنَنْظُرُ اَصَدَقْتَ اَمْ كُنْتَ مِنَ الْكٰذِبِيْنَ ﴿۲۷﴾ اِذْهَبْ بِّكِتٰبِيْ هٰذَا فَاَلْقِهْ اِلَيْهِمْ ثُمَّ تَوَلَّ عَنْهُمْ فَانْظُرْ مَاذَا يَرْجِعُوْنَ ﴿۲۸﴾ قَالَتْ يٰۤاَيُّهَا الْمَلَؤُا اِنِّيْۤ اُلْقِيَ اِلَيَّ كِتٰبٌ كَرِيْمٌ ﴿۲۹﴾ اِنَّهٗ مِنْ سُلَيْمٰنَ وَاِنَّهٗ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ﴿۳۰﴾ اَلَّا تَعْلُوْا عَلَيَّ وَاْتُوْنِيْ مُسْلِمِيْنَ ﴿۳۱﴾
قَالَتْ يٰۤاَيُّهَا الْمَلَؤُا اَفْتُوْنِيْ فِيْۤ اَمْرِيْ ۚ مَا كُنْتُ قَاطِعَةً اَمْرًا حَتّٰى تَشْهَدُوْنِ ﴿۳۲﴾
قَالُوْا نَحْنُ اُولُوْا قُوَّةٍ وَّاُولُوْا بَاْسٍ شَدِيْدٍ ۙ۬ وَّالْاَمْرُ اِلَيْكِ فَانْظُرِيْ مَاذَا تَاْمُرِيْنَ ﴿۳۳﴾

(یہ بات سن کر) سلیمان علیہ السلام نے کہا: ابھی ہم دیکھ لیتے ہیں کہ تم سچ کہتے ہو یا تم بھی جھوٹ بولنے والوں میں شامل ہو گئے ہو① ﴿۲۷﴾ (اے ہدہد!) میرا یہ خط لے کر جا اور اس (خط) کو ان کے پاس ڈال دے، پھر ان کے پاس سے تو ہٹ جا②، پھر دیکھ③ وہ کیا جواب دیتے ہیں؟④ ﴿۲۸﴾ عورت⑤ بولی: اے (میرے) درباریو! مجھے ایک عزت والا خط ملا ہے⑥ ﴿۲۹﴾ یقیناً وہ (خط) سلیمان کی طرف سے آیا ہے اور وہ (خط) اللہ تعالیٰ کے نام سے شروع کیا گیا ہے، جس (اللہ تعالیٰ) کی رحمت سب کے لیے ہے، جو بہت زیادہ رحم کرنے والے ہیں ﴿۳۰﴾ (اس میں یہ لکھا ہے) کہ تم میرے مقابلے میں تکبر نہ کرو اور میرے سامنے مسلمان (یعنی فرماں بردار) بن کر چلے آؤ ﴿۳۱﴾
وہ (رانی) بولی: اے درباریو! یہ جو مسئلہ مجھے پیش آیا ہے اس (کے بارے) میں مجھے پکا مشورہ دو⑦، میں اس وقت تک کسی کام کا قطعی فیصلہ نہیں کیا کرتی جب تک تم لوگ میرے پاس موجود نہ ہو ﴿۳۲﴾ وہ (درباری) کہنے لگے: ہم تو پوری طاقت والے ہیں اور (ڈٹ کر) سخت لڑائی لڑنے والے لوگ ہیں، آگے معاملہ تمھارے اختیار میں ہے، اب آپ ہی دیکھ لیں کہ کیا حکم دیتی ہو⑧ ﴿۳۳﴾

---

① ماتحتوں کی بات کو جانچنا چاہیے کہ صحیح ہے یا بناوٹ ہے۔
②: [۱] ماتحتوں کو آداب سکھارہے ہیں کہ کسی کے سر پر نہ رہے [۲] خط کے ذریعہ سے بھی دعوت دینا نبیوں کا طریقہ ہے۔
③ ''فانظر'' کا دوسرا ترجمہ: تو انتظار کر۔ ④ حضرت سلیمان کا خط ہدہد چونچ میں لے کر چلا اور سبا جا کر بلقیس کو پہنچایا۔
⑤ یعنی سبا کی رانی: بلقیس۔ اس نے فوری مشورہ کیا، کفار بھی مشورہ کی اہمیت سمجھتے تھے۔
⑥ (دوسرا ترجمہ) میرے پاس ایک عزت (وقار) والا خط ڈالا گیا ہے۔
⑦ (دوسرا ترجمہ) ہم فیصلہ کر سکے ایسا مشورہ دو (ملکہ نے پہلے درباریوں کی عزت بڑھائی پھر کہا، یہ بھی کامیاب عمارت کی ایک تدبیر ہے۔ ⑧ ہم کو ہماری رائے پر اصرار نہیں، رائے کے خلاف امیر کا حکم ہوگا تب بھی عمل کریں گے۔

قَالَتْ إِنَّ الْمُلُوكَ إِذَا دَخَلُوا قَرْيَةً أَفْسَدُوهَا وَجَعَلُوا أَعِزَّةَ أَهْلِهَا أَذِلَّةً ۚ وَكَذَٰلِكَ يَفْعَلُونَ ﴿٣٤﴾ وَإِنِّي مُرْسِلَةٌ إِلَيْهِم بِهَدِيَّةٍ فَنَاظِرَةٌ بِمَ يَرْجِعُ الْمُرْسَلُونَ ﴿٣٥﴾ فَلَمَّا جَاءَ سُلَيْمَانَ قَالَ أَتُمِدُّونَنِ بِمَالٍ فَمَا آتَانِيَ اللَّهُ خَيْرٌ مِّمَّا آتَاكُم بَلْ أَنتُم بِهَدِيَّتِكُمْ تَفْرَحُونَ ﴿٣٦﴾ ارْجِعْ إِلَيْهِمْ فَلَنَأْتِيَنَّهُم بِجُنُودٍ لَّا قِبَلَ لَهُم بِهَا وَلَنُخْرِجَنَّهُم مِّنْهَا أَذِلَّةً وَهُمْ صَاغِرُونَ ﴿٣٧﴾ قَالَ يَا أَيُّهَا الْمَلَأُ أَيُّكُمْ يَأْتِينِي بِعَرْشِهَا قَبْلَ أَن يَأْتُونِي مُسْلِمِينَ ﴿٣٨﴾ قَالَ عِفْرِيتٌ مِّنَ الْجِنِّ أَنَا آتِيكَ بِهِ قَبْلَ أَن تَقُومَ مِن مَّقَامِكَ ۖ

وہ (ملکہ) بولی: جب بادشاہ (فاتح بن کر) کسی بستی میں داخل ہوا کرتے ہیں تو اس کو برباد کر ڈالتے ہیں اور وہاں کے عزت والے لوگوں کو ذلیل کر دیا کرتے ہیں اور یہ لوگ بھی ایسا ہی کریں گے ﴿۳۴﴾ اور میں ان کے پاس ہدیہ بھیجتی ہوں، پھر دیکھتی ہوں کہ (میرے) بھیجے ہوئے (قاصد) کیا جواب لے کر واپس آتے ہیں ﴿۳۵﴾ پھر وہ (قاصد) جب سلیمان (علیہ السلام) کے پاس پہنچا تو اس (سلیمان علیہ السلام) نے کہا کہ: کیا مال کے ذریعہ تم میری مدد کرنا چاہتے ہو؟ سو اللہ تعالیٰ نے مجھے جو کچھ دے رکھا ہے وہ اس سے زیادہ اچھا ہے جو تم کو دے رکھا ہے؛ بلکہ تم ہی لوگ تمھارے ہدیہ پر خوش ہوتے رہو ﴿۳۶﴾ (اے قاصد!) تو ان کے پاس واپس جا (اس لیے کہ) اب ہم ان کے پاس ایسا لشکر لے کر پہنچیں گے جس کا مقابلہ کرنے کی ان میں طاقت نہیں ہوگی اور ہم ضرور ان کو وہاں سے ذلیل کر کے نکالیں گے اور وہ ہمارے ماتحت بن کر رہیں گے ﴿۳۷﴾ ①سلیمان علیہ السلام نے کہا: اے (میرے) درباریو! تم میں کوئی ایسا ہے جو اس (عورت) کے تخت کو ان (سبا والوں) کے میرے پاس مسلمان بن کر آنے سے پہلے ہی لے آئے ﴿۳۸﴾ جناتوں میں سے ایک بڑے بھاری جسم والا بولا: ② آپ اپنی جگہ سے اٹھو ③ اس سے پہلے ہی میں اس (تخت) کو آپ کے پاس لے آؤں گا،

---

① پھر بلقیس کو حضرت سلیمان علیہ السلام کے نبی ہونے کا یقین ہو گیا تو اپنے ملک سبا سے چلی تو حضرت سلیمان علیہ السلام کو کسی ذریعے سے اس کے روانہ ہونے کا پتہ چل گیا تب۔

② (دوسرا ترجمہ) جناتوں میں سے ایک دانشش بولا۔ ③ دوسرا ترجمہ: مجلس سے اٹھو۔

وَإِنِّي عَلَيْهِ لَقَوِيٌّ أَمِينٌ ۝ قَالَ الَّذِي عِندَهُ عِلْمٌ مِّنَ الْكِتَابِ أَنَا آتِيكَ بِهِ قَبْلَ أَن يَرْتَدَّ إِلَيْكَ طَرْفُكَ ۚ فَلَمَّا رَآهُ مُسْتَقِرًّا عِندَهُ قَالَ هَٰذَا مِن فَضْلِ رَبِّي لِيَبْلُوَنِي أَأَشْكُرُ أَمْ أَكْفُرُ ۖ وَمَن شَكَرَ فَإِنَّمَا يَشْكُرُ لِنَفْسِهِ ۖ وَمَن كَفَرَ فَإِنَّ رَبِّي غَنِيٌّ كَرِيمٌ ۝ قَالَ نَكِّرُوا لَهَا عَرْشَهَا نَنظُرْ أَتَهْتَدِي أَمْ تَكُونُ مِنَ الَّذِينَ لَا يَهْتَدُونَ ۝ فَلَمَّا جَاءَتْ قِيلَ أَهَٰكَذَا عَرْشُكِ ۖ قَالَتْ كَأَنَّهُ هُوَ ۚ وَأُوتِينَا الْعِلْمَ مِن قَبْلِهَا وَكُنَّا مُسْلِمِينَ ۝

اور (آپ میرے بارے میں) یقین رکھیے کہ میں اس (تخت کو لانے) کی پوری طاقت بھی رکھتا ہوں (اور) امانت دار بھی ہوں ①﴿۳۹﴾ ایک شخص جس کے پاس کتاب ② (تورات) کا علم تھا وہ کہنے لگا: میں اس (تخت) کو آپ کے پاس آپ کی پلک جھپکنے سے پہلے ہی حاضر کر دیتا ہوں، سو جب انھوں نے (یعنی سلیمان علیہ السلام نے) اس تخت کو اپنے سامنے رکھا ہوا دیکھا تو کہنے لگے کہ: یہ تو میرے رب کا فضل ہے؛ تاکہ وہ مجھے آزمائیں کہ میں (رب کا) شکر کرتا ہوں یا میں ناشکری کرتا ہوں اور جو شخص بھی شکر کرتا ہے وہ تو اپنے فائدے کے لیے ہی شکر کرتا ہے اور جو شخص ناشکری کرتا ہے تو یقیناً میرے رب تو بے نیاز ہیں، بڑے کرم کرنے والے ہیں ﴿۴۰﴾ سلیمان (علیہ السلام) نے (خادموں سے) کہا: اس (بلقیس) کے لیے اس کے تخت میں کچھ تبدیلی کر دو ③؛ تاکہ ہم دیکھ لیویں کہ وہ اس کو پہچان لیتی ہے یا ان لوگوں میں سے ہوتی ہے جن کو پہچان نہیں ہے ④﴿۴۱﴾ پھر جب وہ عورت (سلیمان کے پاس) پہنچ گئی تو اس کو پوچھا گیا: کیا تیرا تخت ایسا ہی ہے؟ تو وہ کہنے لگی: ایسا لگتا ہے کہ ہو بہو وہی ہے، اور ہم کو تو اس (واقعہ) سے پہلے ہی (آپ کی نبوت کی سچائی کا) علم ہو چکا تھا اور ہم مسلمان ہو چکے ہیں ⑤﴿۴۲﴾

---

① جس کو کام حوالے کرنا ہو اس میں یہ دو خوبی (طاقت، امانت) ہونی چاہیے، وہاں حضرت موسیٰ کے واقعہ میں بھی یہ بات ہے۔ ② سابقہ آسمانی کتابوں کے علوم کے حامل کا یہ حال ہے تو افضل الکتب ''قرآن'' کے حاملین کی طاقت کا حال کیا ہوتا ہوگا؟ دنیا نے دورِ خلافت راشدہ میں اس کا مشاہدہ کرلیا ہے۔ کاش ہم صحیح معنی میں حاملین قرآن بن جائیں!۔

③ (دوسرا ترجمہ) اس عورت کے سامنے اس کے تخت کی صورت بدل کر دکھاؤ۔ ④ (دوسرا ترجمہ) یا ان لوگوں میں سے ہوتی ہے جو حقیقت تک نہیں پہنچتے۔ ⑤ بعض حضرات نے ''واوتینا العلم'' سے حضرت سلیمان علیہ السلام کا قول مانا ہے، مطلب یہ ہوگا کہ ہم کو پہلے سے وحی کے ذریعہ بتا دیا گیا تھا کہ تو فرمانبردار بن کر حاضر ہوگی۔

وَصَدَّهَا مَا كَانَتْ تَّعْبُدُ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ ؕ اِنَّهَا كَانَتْ مِنْ قَوْمٍ كٰفِرِيْنَ ﴿۴۳﴾ قِيْلَ لَهَا ادْخُلِي الصَّرْحَ ۚ فَلَمَّا رَاَتْهُ حَسِبَتْهُ لُجَّةً وَّكَشَفَتْ عَنْ سَاقَيْهَا ؕ قَالَ اِنَّهٗ صَرْحٌ مُّمَرَّدٌ مِّنْ قَوَارِيْرَ ؕ قَالَتْ رَبِّ اِنِّيْ ظَلَمْتُ نَفْسِيْ وَاَسْلَمْتُ مَعَ سُلَيْمٰنَ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۴۴﴾

وَلَقَدْ اَرْسَلْنَاۤ اِلٰى ثَمُوْدَ اَخَاهُمْ صٰلِحًا اَنِ اعْبُدُوا اللّٰهَ فَاِذَا هُمْ فَرِيْقٰنِ يَخْتَصِمُوْنَ ﴿۴۵﴾ قَالَ يٰقَوْمِ لِمَ تَسْتَعْجِلُوْنَ بِالسَّيِّئَةِ قَبْلَ الْحَسَنَةِ ۚ لَوْلَا تَسْتَغْفِرُوْنَ اللّٰهَ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ ﴿۴۶﴾ قَالُوا اطَّيَّرْنَا بِكَ وَبِمَنْ مَّعَكَ ؕ قَالَ طٰٓئِرُكُمْ عِنْدَ اللّٰهِ بَلْ اَنْتُمْ قَوْمٌ تُفْتَنُوْنَ ﴿۴۷﴾

اور (آج تک) اس کو (ایمان لانے سے) اس بات نے روک رکھا تھا کہ وہ اللہ تعالیٰ کے سوا (دوسروں) کی عبادت کیا کرتی تھی کیوں کہ وہ ایک کافر قوم میں سے تھی ﴿۴۳﴾ اس (عورت) کو کہا گیا: تو (اس) محل میں داخل ہو جا، پھر جب اس نے اس (کے صحن) کو دیکھا تو یہ سمجھی کہ یہ تو گہرا پانی ہے اور اس نے اپنی دونوں پنڈلیاں کھول دیں، سلیمان علیہ السلام نے کہا: یہ تو ایک محل ہے جس میں شیشے جڑے ہوئے ہیں ①، وہ بولی: اے میرے رب! یقیناً میں (اب تک) اپنی جان پر (کفر کر کے) ظلم کرتی رہی اور میں سلیمان (علیہ السلام) کے ساتھ ہو کر اللہ رب العالمین کے لیے مسلمان بنتی ہوں ﴿۴۴﴾

اور پکی بات یہ ہے ہم نے قومِ ثمود کی طرف ان کے بھائی صالح (علیہ السلام) کو (پیغمبر بنا کر) بھیجا (انھوں نے لوگوں کو یہ دعوت دی) کہ تم اللہ تعالیٰ کی عبادت کرو، تب وہ لوگ دو فریق ہو کر ② آپس میں (دین کے بارے میں) جھگڑنے لگے ﴿۴۵﴾ صالح علیہ السلام نے کہا کہ: اے میری قوم! تم بھلائی سے پہلے برائی (یعنی عذاب) کو کیوں جلدی مانگتے ہو ③ تم اللہ تعالیٰ سے معافی کیوں نہیں مانگتے؟ تا کہ تم پر رحم کیا جائے ﴿۴۶﴾ وہ (قوم کے لوگ) کہنے لگے: ہم تو تم کو اور تمھارے ساتھیوں کو منحوس مانتے ہیں، صالح علیہ السلام نے کہا: تمھاری نحوست (کا سبب) تو اللہ تعالیٰ ہی کے قبضے میں ہے ④؛ بلکہ تم لوگ تو (کفر کی وجہ سے) آزمائش میں مبتلا کیے گئے ہو ⑤ ﴿۴۷﴾

---

① یعنی شیشوں سے بنا ہوا ہے۔ ② ایک جماعت مومنوں کی دوسری کافروں کی۔ ③ عذاب جلدی مانگنے کی چیز نہیں اس کو تو استغفار کے ذریعہ روکنا ہے۔ ④ (دوسرا ترجمہ) تمھاری نحوست کا حقیقی سبب تو اللہ تعالیٰ ہی کے علم میں ہے۔
⑤ (دوسرا ترجمہ) بلکہ تم لوگ تو عذاب میں مبتلا کیے گئے ہو۔

وَكَانَ فِي الْمَدِيْنَةِ تِسْعَةُ رَهْطٍ يُّفْسِدُوْنَ فِي الْاَرْضِ وَلَا يُصْلِحُوْنَ ۝ قَالُوْا تَقَاسَمُوْا بِاللّٰهِ لَنُبَيِّتَنَّهٗ وَاَهْلَهٗ ثُمَّ لَنَقُوْلَنَّ لِوَلِيِّهٖ مَا شَهِدْنَا مَهْلِكَ اَهْلِهٖ وَاِنَّا لَصٰدِقُوْنَ ۝ وَمَكَرُوْا مَكْرًا وَّمَكَرْنَا مَكْرًا وَّهُمْ لَا يَشْعُرُوْنَ ۝ فَانْظُرْ كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ مَكْرِهِمْ ۙ اَنَّا دَمَّرْنٰهُمْ وَقَوْمَهُمْ اَجْمَعِيْنَ ۝ فَتِلْكَ بُيُوْتُهُمْ خَاوِيَةًۢ بِمَا ظَلَمُوْا ۭ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً لِّقَوْمٍ يَّعْلَمُوْنَ ۝ وَاَنْجَيْنَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَكَانُوْا يَتَّقُوْنَ ۝ وَلُوْطًا اِذْ قَالَ لِقَوْمِهٖٓ اَتَاْتُوْنَ الْفَاحِشَةَ وَاَنْتُمْ تُبْصِرُوْنَ ۝

اور شہر میں نو آدمی ایسے تھے جو زمین میں فساد تو مچاتے تھے اور اصلاح کا کام نہیں کرتے تھے ① ﴿۴۸﴾ ان نو فسادیوں نے (آپس میں ایک دوسرے سے) کہا کہ: تم سب آپس میں مل جل کر اللہ تعالیٰ کی قسم کھاؤ کہ ہم صالح اور اس کے گھر والوں پر رات کے وقت حملہ کریں گے، پھر (اس کی طرف سے قصاص کا دعویٰ کرنے والے) اس کے وارث سے (یوں) کہہ دیں گے کہ: ہم ان کے گھر والوں کی (اور خود صالح کی) ہلاکت (یعنی مرجانے) کے وقت موجود ہی نہیں تھے اور یقیناً ہم سچی بات بولتے ہیں ﴿۴۹﴾ ان لوگوں نے ایک چھپی ہوئی سازش کی اور ہم نے بھی (ان کے خلاف) ایک چھپی ہوئی تدبیر کی کہ ان کو پتہ بھی نہیں لگ سکا ② ﴿۵۰﴾ سو تم (اے نبی!) دیکھو! ان کی سازش کا انجام کیسا ہوا کہ ہم نے ان (فسادیوں) کو اور ان کی پوری قوم کو ہلاک کر کے رکھ دیا ﴿۵۱﴾ سو یہ ان کے گھر ہیں جو ان کے کفر کی وجہ سے ویران پڑے ہیں، یقیناً جو لوگ جانتے ہیں ان کے لیے اس میں بڑی نشانی ہے ﴿۵۲﴾ اور جو لوگ ایمان لائے اور وہ تقویٰ والے تھے ان سب کو ہم نے (عذاب سے) بچالیا ﴿۵۳﴾ اور (ہم نے) لوط (علیہ السلام) کو (پیغمبر بنا کر بھیجا) جب انھوں نے اپنی قوم سے کہا کہ: کیا تم کھلی آنکھوں سے دیکھتے ہوئے بھی بے حیائی کے کام کرتے ہو؟ ③ ﴿۵۴﴾

---

① یہ نو افراد اپنے مال و افراد کی کثرت کی وجہ سے فرد ہو کر جماعت کے درجہ میں تھے ② (دوسرا ترجمہ) ان کو خبر بھی نہ ہوئی (یہ لوگ اپنی سازش پر عمل نہ کر سکے اور وہ نو لوگ ہلاک کر دیے گئے، اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی اور ایمان والوں کی حفاظت فرمائی)۔ ③ (دوسرا ترجمہ) تم سمجھدار ہونے کے باوجود بے حیائی کا کام کرتے ہو یعنی: [۱] ایک دوسرے کے سامنے بے شرمی کے کام کرتے تھے [۲] نافرمان قوموں کی تباہی کے نشانات تمہارے سامنے ہیں پھر بھی ایسی حرکت کرتے ہو۔

أَئِنَّكُمْ لَتَأْتُونَ الرِّجَالَ شَهْوَةً مِّن دُونِ النِّسَاءِ ۚ بَلْ أَنتُمْ قَوْمٌ تَجْهَلُونَ ۝ فَمَا كَانَ جَوَابَ قَوْمِهِ إِلَّا أَن قَالُوا أَخْرِجُوا آلَ لُوطٍ مِّن قَرْيَتِكُمْ ۖ إِنَّهُمْ أُنَاسٌ يَتَطَهَّرُونَ ۝ فَأَنجَيْنَاهُ وَأَهْلَهُ إِلَّا امْرَأَتَهُ قَدَّرْنَاهَا مِنَ الْغَابِرِينَ ۝ وَأَمْطَرْنَا عَلَيْهِم مَّطَرًا ۖ فَسَاءَ مَطَرُ الْمُنذَرِينَ ۝

قُلِ الْحَمْدُ لِلَّهِ وَسَلَامٌ عَلَىٰ عِبَادِهِ الَّذِينَ اصْطَفَىٰ ۗ آللَّهُ خَيْرٌ أَمَّا يُشْرِكُونَ ۝

کیا تم لوگ اپنی خواہش پوری کرنے کے لیے عورتوں کو چھوڑ کر مردوں پر (للچا کر) جاتے ہو؛ بلکہ (حقیقت یہ ہے) تم لوگ جاہل ہی ہو ﴿۵۵﴾ سو ان (لوط علیہ السلام) کی قوم کے پاس اس کے سوا کوئی جواب نہیں تھا کہ وہ (آپس میں یوں) کہنے لگے: لوط کے (اور ایمان والے) لوگوں کو تم اپنی بستی سے نکال دو؛ کیوں کہ وہ بڑے پاک (یعنی صاف ستھرے) رہنا چاہتے ہیں① ﴿۵۶﴾ پھر ہوا یہ کہ ہم نے ان (لوط علیہ السلام) کو اور ان کے گھر والوں (یعنی تمام ایمان والوں) کو بچا لیا، سوائے ان کی بیوی کے جس کے بارے میں ہم نے یہ طے کر لیا تھا کہ وہ (نافرمانوں کے ساتھ) پیچھے رہ جانے والوں میں شامل ہوگی ﴿۵۷﴾ اور ہم نے ان کے اوپر ایک بڑی زبردست بارش برسائی، سو جن کو ڈرایا گیا تھا② ان پر بہت ہی بری بارش ہوئی ﴿۵۸﴾ (اے نبی!) تم کہہ دو: تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ ہی کے لیے ہیں③ اور جن کو اس (اللہ تعالیٰ) نے پسند کیا④ اس کے ان بندوں پر سلامتی اترتی رہے⑤ کیا اللہ تعالیٰ بہتر ہے یا وہ جن (بتوں) کو ان لوگوں نے (اللہ تعالیٰ کے ساتھ) شریک بنا رکھا ہے؟ ﴿۵۹﴾

---

① برائی سے بچنے والے اور برائی سے روکنے والوں کو نکال دینے اور پریشان کرنے کی کوشش کرنا یہ خطرناک کام ہے جو قوم لوط کی ایک اور بری حرکت تھی۔

② جن کو پہلے سے خبردار کر دیا گیا تھا۔

③ (دوسرا ترجمہ) اللہ تعالیٰ ہی کا شکر ہے۔ اللہ تعالیٰ نے امت محمدیہ کو عمومی عذاب سے بچایا اور خود حضرت لوط علیہ السلام اور اہل ایمان کو عذاب سے بچایا گیا اس پر حمد۔

④ خاص طور پر انبیاء اور صحابہ رضی اللہ عنہم مراد ہیں۔

⑤ آگے توحید پر ایک جامع مضمون ہے جس کی ابتدا حمد اور سلام سے ہے۔

أَمَّنْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضَ وَأَنْزَلَ لَكُمْ مِّنَ السَّمَآءِ مَآءً ۚ فَأَنْۢبَتْنَا بِهٖ حَدَآئِقَ ذَاتَ بَهْجَةٍ ۚ مَا كَانَ لَكُمْ أَنْ تُنْۢبِتُوْا شَجَرَهَا ۗ ءَ اِلٰهٌ مَّعَ اللّٰهِ ۗ بَلْ هُمْ قَوْمٌ يَّعْدِلُوْنَ ۞ أَمَّنْ جَعَلَ الْأَرْضَ قَرَارًا وَّجَعَلَ خِلٰلَهَآ أَنْهٰرًا وَّجَعَلَ لَهَا رَوَاسِيَ وَجَعَلَ بَيْنَ الْبَحْرَيْنِ حَاجِزًا ۗ ءَ اِلٰهٌ مَّعَ اللّٰهِ ۗ بَلْ أَكْثَرُهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ۞ أَمَّنْ يُّجِيْبُ الْمُضْطَرَّ إِذَا دَعَاهُ وَيَكْشِفُ السُّوْٓءَ وَيَجْعَلُكُمْ خُلَفَآءَ الْأَرْضِ ۗ ءَ اِلٰهٌ مَّعَ اللّٰهِ ۗ قَلِيْلًا مَّا تَذَكَّرُوْنَ ۞ أَمَّنْ يَّهْدِيْكُمْ فِيْ ظُلُمٰتِ الْبَرِّ وَالْبَحْرِ وَمَنْ يُّرْسِلُ الرِّيٰحَ بُشْرًاۢ بَيْنَ يَدَيْ رَحْمَتِهٖ ۗ ءَ اِلٰهٌ مَّعَ اللّٰهِ ۗ تَعٰلَى اللّٰهُ عَمَّا يُشْرِكُوْنَ ۞

بھلا وہ کون (ذات) ہے جس نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا اور تمھارے لیے آسمان سے پانی اتارا، پھر ہم نے اس (پانی) کے ذریعہ رونق والے باغ بنائے، تمھارے بس میں نہیں تھا کہ تم اس کے درختوں کو اگا سکو، کیا اللہ تعالیٰ کے ساتھ کوئی دوسرا معبود ہے؟ (جواب: نہیں)؛ بلکہ یہ ایسے لوگ ہیں کہ (اللہ تعالیٰ کے ساتھ) دوسروں کو (عبادت میں) برابر ٹھہراتے ہیں① ﴿۶۰﴾ بھلا کس نے زمین کو ٹھہرنے کے لائق بنایا اور اس (زمین) کے بیچ میں ندیاں بنائیں اور اس (زمین کو ٹھہرانے) کے لیے بھاری بھاری (پہاڑ کے) بوجھ بنائے اور دو سمندر کے درمیان ایک آڑ (یعنی پردہ) بنادی، کیا اللہ تعالیٰ کے ساتھ کوئی اور معبود ہے؟ (نہیں)؛ بلکہ ان میں سے اکثر لوگ (اس بات کو) جانتے (یعنی سمجھتے) بھی نہیں ہیں ﴿۶۱﴾ بھلا وہ کون ہے کہ جب کوئی بے کس ان کو پکارتا ہے② تو وہ اس کی دعا قبول کرلیتے ہیں اور تکلیف کو دور کرتے ہیں اور تم کو زمین میں (اگلوں کا) نائب بناتے ہیں، کیا اللہ تعالیٰ کے ساتھ کوئی معبود ہے؟ (نہیں) تم تو بہت کم نصیحت قبول کرتے ہو③ ﴿۶۲﴾ بھلا خشکی اور سمندر کی اندھیریوں میں کون ہے جو تم کو راستہ دکھاتا ہے؟ اور کون ہے جو اپنی رحمت (یعنی بارش) سے پہلے (بارش کی) خوش خبری دینے والی ہوائیں چلاتا ہے؟ کیا اللہ تعالیٰ کے ساتھ کوئی معبود ہے؟ (نہیں) جو شرک یہ لوگ کرتے ہیں اللہ تعالیٰ اس سے بہت اوپر (یعنی دور) ہے ﴿۶۳﴾

---

① (دوسرا ترجمہ) بلکہ یہ ایسے لوگ ہیں جو (صحیح) راستے سے منہ پھیرتے ہیں۔

② **مضطر**: وہ مجبور شخص ہے جو دنیا کے تمام سہاروں سے مایوس ہوجائے ایسا شخص جب خالص اللہ تعالیٰ کو پکارے تو اس کی مدد ضروری ہوتی ہے۔ ③ (دوسرا ترجمہ) تم تو بہت کم دھیان دیتے ہو۔

أَمَّنْ يَّبْدَؤُا الْخَلْقَ ثُمَّ يُعِيْدُهٗ وَمَنْ يَّرْزُقُكُمْ مِّنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ ؕ ءَاِلٰهٌ مَّعَ اللّٰهِ ؕ قُلْ هَاتُوْا بُرْهَانَكُمْ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ۝ قُلْ لَّا يَعْلَمُ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ الْغَيْبَ اِلَّا اللّٰهُ ؕ وَمَا يَشْعُرُوْنَ اَيَّانَ يُبْعَثُوْنَ ۝ بَلِ ادّٰرَكَ عِلْمُهُمْ فِي الْاٰخِرَةِ ۚ بَلْ هُمْ فِيْ شَكٍّ مِّنْهَا ۚ بَلْ هُمْ مِّنْهَا عَمُوْنَ ۝

وَقَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا ءَاِذَا كُنَّا تُرٰبًا وَّاٰبَآؤُنَآ اَئِنَّا لَمُخْرَجُوْنَ ۝ لَقَدْ وُعِدْنَا هٰذَا نَحْنُ وَاٰبَآؤُنَا مِنْ قَبْلُ ۙ اِنْ هٰذَآ اِلَّآ اَسَاطِيْرُ الْاَوَّلِيْنَ ۝

بھلا وہ کون ہے جو (تمام) مخلوق کو پہلی بار پیدا کرتا ہے، پھر وہ ان کو دوبارہ پیدا کرے گا اور کون ہے جو تم کو آسمان اور زمین سے روزی دیتا ہے؟ کیا اللہ تعالیٰ کے ساتھ کوئی معبود ہے؟ (نہیں) (اے نبی!) تم کہہ دو: اگر تم (اپنے دعویٰ میں) سچے ہو تو اپنی دلیل لاؤ ﴿۶۴﴾ (اے نبی!) تم کہہ دو: آسمانوں اور زمین میں اللہ تعالیٰ کے سوا کسی (مخلوق) کو بھی غیب کا علم نہیں ہے اور ان لوگوں کو یہ بھی پتہ نہیں ہے کہ کب ان کو دوبارہ زندہ کیا جاوے گا① ﴿۶۵﴾ بلکہ آخرت کے بارے میں ان (انکار کرنے والوں) کا علم تھک کر (یعنی بے بس ہو کر) رہ گیا②؛ بلکہ وہ اس (آخرت) کے بارے میں شک میں پڑے ہیں؛ بلکہ وہ لوگ اس (آخرت) کے بارے میں اندھے بنے ہیں ﴿۶۶﴾

اور کافر لوگ کہنے لگے: کیا ہم اور ہمارے باپ دادے جب (مر کر دفن ہو کر) مٹی بن چکے ہوں گے تو کیا واقعی ہم کو (قبروں سے پھر) نکالا جاوے گا؟ ﴿۶۷﴾ پکی بات یہ ہے کہ اس قسم کے وعدے اس (نبی محمد) سے پہلے ہم سے اور ہمارے باپ دادوں سے کیے گئے تھے، یہ تو پہلے لوگوں کی (نقل ہوتی ہوئی چلی آئی) کہانیاں ہی ہیں ﴿۶۸﴾

---

① یعنی ان کو تو قیامت کے واقع ہونے ہی کی خبر نہیں ہے، پھر وقت کی تعیین کی خبر کیسے ہوگی؟۔

② (دوسرا ترجمہ) بلکہ آخرت کے بارے میں ان کا علم غائب ہو گیا (یعنی آخرت کو وہ سمجھ ہی نہ سکے، باقی دنیا میں بڑی سمجھ کے دعوے دار تھے) (تیسرا ترجمہ) بلکہ آخرت میں ان کا علم (آخرت کے بارے میں) مکمل ہو جائے گا (یعنی آخرت دیکھ کر آخرت کا یقین ہوگا جس کا کوئی فائدہ نہیں)

قُلْ سِيْرُوْا فِي الْاَرْضِ فَانْظُرُوْا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُجْرِمِيْنَ ۝ وَلَا تَحْزَنْ عَلَيْهِمْ وَلَا تَكُنْ فِيْ ضَيْقٍ مِّمَّا يَمْكُرُوْنَ ۝ وَيَقُوْلُوْنَ مَتٰى هٰذَا الْوَعْدُ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ۝ قُلْ عَسٰۤى اَنْ يَّكُوْنَ رَدِفَ لَكُمْ بَعْضُ الَّذِيْ تَسْتَعْجِلُوْنَ ۝ وَاِنَّ رَبَّكَ لَذُوْ فَضْلٍ عَلَى النَّاسِ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ لَا يَشْكُرُوْنَ ۝ وَاِنَّ رَبَّكَ لَيَعْلَمُ مَا تُكِنُّ صُدُوْرُهُمْ وَمَا يُعْلِنُوْنَ ۝ وَمَا مِنْ غَآئِبَةٍ فِي السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ اِلَّا فِيْ كِتٰبٍ مُّبِيْنٍ ۝ اِنَّ هٰذَا الْقُرْاٰنَ يَقُصُّ عَلٰى بَنِيْۤ اِسْرَآءِيْلَ اَكْثَرَ الَّذِيْ هُمْ فِيْهِ يَخْتَلِفُوْنَ ۝ وَاِنَّهٗ لَهُدًى وَّرَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ ۝ اِنَّ رَبَّكَ يَقْضِيْ بَيْنَهُمْ بِحُكْمِهٖ ۚ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْعَلِيْمُ ۝

(اے نبی!) تم کہہ دو کہ: تم زمین میں سفر کر کے دیکھو کہ مجرموں کا کیسا انجام ہوا؟ ﴿۶۹﴾ اور (اے نبی! سمجھانے کے باوجود وہ مخالفت ہی کرے تو) ان (کافروں) پر غم نہ کرو اور جو سازش یہ لوگ کرتے ہیں اس کی وجہ سے تم تنگ نہ ہو① ﴿۷۰﴾ اور وہ (کافر) کہتے ہیں کہ: اگر تم سچے ہو تو (بتاؤ مرنے کے بعد زندہ ہونے کا) یہ وعدہ کب (پورا) ہوگا؟ ﴿۷۱﴾ (اے نبی!) تم کہہ دو: جس (عذاب) کو تم جلدی مانگ رہے ہو اس کا کچھ حصہ امید ہے کہ تمھارے پیٹھ ہی کے پیچھے آ لگا ہو② ﴿۷۲﴾ اور یقیناً تمھارے رب لوگوں پر فضل کرنے والے ہیں، لیکن ان میں کے اکثر لوگ شکر نہیں کرتے ﴿۷۳﴾ اور یقین رکھو جو ان کے سینوں نے چھپا رکھا ہے اور جو وہ ظاہر کرتے ہیں تمھارے رب اس کو جانتے ہی ہیں ﴿۷۴﴾ آسمان اور زمین میں کوئی چھپی چیز ایسی نہیں ہے جو کھلی کتاب (یعنی لوحِ محفوظ) میں موجود نہ ہو ﴿۷۵﴾ یقیناً یہ قرآن بنی اسرائیل کے سامنے اکثر ان باتوں کی حقیقت سناتا (یعنی ظاہر کرتا) ہے جن میں وہ (آپس میں) جھگڑتے رہتے ہیں ﴿۷۶﴾ اور یقیناً یہ (قرآن خاص) ہدایت اور رحمت ہے ایمان والوں کے لیے ﴿۷۷﴾ یقیناً تمھارے رب ان کے درمیان اپنے حکم سے (قیامت کے دن عملی) فیصلہ کریں گے اور وہ (اللہ تعالیٰ) بڑے زبردست، بڑے جاننے والے ہیں ﴿۷۸﴾

---

① (دوسرا ترجمہ) اس کی وجہ سے تم گھٹن محسوس نہ ہو۔ ② یعنی بالکل تمھارے پاس ہو۔

فَتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ ؕ اِنَّكَ عَلَى الْحَقِّ الْمُبِيْنِ ۝ اِنَّكَ لَا تُسْمِعُ الْمَوْتٰى وَلَا تُسْمِعُ الصُّمَّ الدُّعَآءَ اِذَا وَلَّوْا مُدْبِرِيْنَ ۝ وَمَآ اَنْتَ بِهٰدِي الْعُمْيِ عَنْ ضَلٰلَتِهِمْ ؕ اِنْ تُسْمِعُ اِلَّا مَنْ يُّؤْمِنُ بِاٰيٰتِنَا فَهُمْ مُّسْلِمُوْنَ ۝ وَاِذَا وَقَعَ الْقَوْلُ عَلَيْهِمْ اَخْرَجْنَا لَهُمْ دَآبَّةً مِّنَ الْاَرْضِ تُكَلِّمُهُمْ ۙ اَنَّ النَّاسَ كَانُوْا بِاٰيٰتِنَا لَا يُوْقِنُوْنَ ۝

وَيَوْمَ نَحْشُرُ مِنْ كُلِّ اُمَّةٍ فَوْجًا مِّمَّنْ يُّكَذِّبُ بِاٰيٰتِنَا فَهُمْ يُوْزَعُوْنَ ۝ حَتّٰٓى اِذَا جَآءُوْ قَالَ اَكَذَّبْتُمْ بِاٰيٰتِيْ وَلَمْ تُحِيْطُوْا بِهَا عِلْمًا اَمَّاذَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ۝

سو (اے نبی!) تم اللہ تعالیٰ ہی پر بھروسہ کرو، یقیناً تم صحیح کھلے راستے پر ہو ﴿۷۹﴾ یقیناً تم مُردوں کو (اپنی بات) نہیں سنا سکتے اور تم بہروں کو (اپنی آواز کی) پکار نہیں سنا سکتے (خاص کر) جب وہ پیٹھ پھرا کر لوٹ جاویں ﴿۸۰﴾ اور نہ تو تم اندھوں کو ان کی گمراہی سے (بچا کر) راستے پر لا سکتے ہو، تم تو صرف ان ہی لوگوں کو سنا سکتے ہو جو ہماری آیتوں پر ایمان رکھتے ہیں، پھر وہی لوگ فرماں بردار ہیں ﴿۸۱﴾ اور جب ان لوگوں پر (ہماری) بات پوری ہونے کا وقت آپہنچے گا① تو ہم ان کے لیے زمین سے ایک (عجیب) جانور نکالیں گے جو ان سے بات کرے گا "اس واسطے کہ (کافر) لوگ ہماری آیتوں پر یقین نہیں رکھتے" تھے ﴿۸۲﴾

اور (اس قیامت کے دن کو نہ بھولو) جس دن ہر ایک امت میں سے ایک فوج (حساب کے لیے) ان لوگوں میں سے جمع کر کے لائیں گے جو ہماری آیتوں کو جھٹلاتے تھے، پھر ان کی جماعتیں بنائی جائیں گی② ﴿۸۳﴾ یہاں تک جب وہ سب حاضر ہو جائیں گے تو وہ (اللہ تعالیٰ) فرمائیں گے کہ: کیا تم ہی نے میری آیتوں (کی حقیقت) کو پوری طرح سمجھے بغیر (صرف سنتے ہی) جھٹلا دیا تھا (یاد کرو اور بولو) کیا کیا کام تم کرتے تھے؟ ﴿۸۴﴾

---

① یعنی قیامت قریب ہوگی۔

② (دوسرا ترجمہ) ان کو روکا جاوے گا (تاکہ کوئی آگے پیچھے نہ ہو اور سب جمع ہو کر حساب کی جگہ کی طرف چلیں)۔

وَوَقَعَ الْقَوْلُ عَلَيْهِمْ بِمَا ظَلَمُوْا فَهُمْ لَا يَنْطِقُوْنَ۝ اَلَمْ يَرَوْا اَنَّا جَعَلْنَا الَّيْلَ لِيَسْكُنُوْا فِيْهِ وَالنَّهَارَ مُبْصِرًا ؕ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ۝ وَيَوْمَ يُنْفَخُ فِي الصُّوْرِ فَفَزِعَ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَمَنْ فِي الْاَرْضِ اِلَّا مَنْ شَآءَ اللّٰهُ ؕ وَكُلٌّ اَتَوْهُ دٰخِرِيْنَ۝ وَتَرَى الْجِبَالَ تَحْسَبُهَا جَامِدَةً وَّهِيَ تَمُرُّ مَرَّ السَّحَابِ ؕ صُنْعَ اللّٰهِ الَّذِيْٓ اَتْقَنَ كُلَّ شَيْءٍ ؕ اِنَّهٗ خَبِيْرٌۢ بِمَا تَفْعَلُوْنَ۝ مَنْ جَآءَ بِالْحَسَنَةِ فَلَهٗ خَيْرٌ مِّنْهَا ۚ وَهُمْ مِّنْ فَزَعٍ يَّوْمَئِذٍ اٰمِنُوْنَ۝ وَمَنْ جَآءَ بِالسَّيِّئَةِ فَكُبَّتْ وُجُوْهُهُمْ فِي النَّارِ ؕ هَلْ تُجْزَوْنَ اِلَّا مَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ۝

اوران کے ظلم کی وجہ سے ان پر (عذاب کی) بات پوری ہو کر ہی رہے گی، سو وہ (کافر لوگ) کچھ نہیں بول سکیں گے ①﴿۸۵﴾ کیا وہ لوگ نہیں دیکھتے ہم نے ہی رات بنائی؛ تا کہ وہ اس میں آرام کریں ② اور دن اس طرح بنایا کہ (اس میں چیزیں) دکھائی دیوے، یقیناً اس میں جو قوم ایمان لاتی ہے ان کے لیے بڑی نشانیاں ہیں ﴿۸۶﴾ اور جس دن صور پھونکا جائے گا تو آسمانوں اور زمین کے رہنے والے سب گھبرا جائیں گے؛ الا یہ کہ اللہ تعالیٰ جس کو چاہے ③ ور ہر ایک اللہ تعالیٰ کے سامنے عاجز بن کر حاضر ہوں گے ﴿۸۷﴾ اور (آج) تم پہاڑوں کو دیکھتے تو ایسا سمجھتے کہ وہ (ایک جگہ) جمے ہوئے ہیں؛ حالاں کہ وہ (قیامت کے دن) بادل کی طرح اڑتے پھریں گے، یہ سب اللہ تعالیٰ کی کاری گری ہے جس نے ہر چیز کو مضبوط کیا ہے، یقیناً اس (اللہ تعالیٰ) کو جو کام بھی تم کرتے ہو اس کی پوری خبر ہے ﴿۸۸﴾ جو شخص بھی کوئی نیکی لے کر حاضر ہوگا تو اس کو اس (کی نیکی) سے بہتر (بدلہ) ملے گا اور وہ لوگ اس دن گھبراہٹ سے امن میں ہوں گے ﴿۸۹﴾ اور جو شخص بھی برائی لے کر حاضر ہوگا تو ایسے لوگ اوندھے منہ آگ میں ڈال دیے جائیں گے، جو اعمال تم کرتے تھے تم کو ان ہی کی سزا دی جارہی ہے ﴿۹۰﴾

---

① ابتداء میں کچھ عذر معذرت کی سعی کریں گے پھر خاموشی۔ ② (دوسرا ترجمہ) سکون حاصل کریں۔

③ اللہ تعالیٰ کے کچھ بندے ایسے ہوں گے جن پر صور کی وجہ سے گھبراہٹ کا کوئی خاص اثر نہیں ہوگا جیسے کہ انبیا اور چار بڑے فرشتے اور عرش کے اٹھانے والے اور شہدائے کرام اور کثرت سے نیک اعمال کرنے والے اللہ کے نیک بندے۔

اللھم اجعلنا منھم بفضلک و کرمک (امین)

اِنَّمَاۤ اُمِرْتُ اَنْ اَعْبُدَ رَبَّ هٰذِهِ الْبَلْدَةِ الَّذِیْ حَرَّمَهَا وَ لَهٗ كُلُّ شَیْءٍ٘ وَّ اُمِرْتُ اَنْ اَكُوْنَ مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ ۝ وَ اَنْ اَتْلُوَا الْقُرْاٰنَ ۚ فَمَنِ اهْتَدٰى فَاِنَّمَا یَهْتَدِیْ لِنَفْسِهٖ ۚ وَ مَنْ ضَلَّ فَقُلْ اِنَّمَاۤ اَنَا مِنَ الْمُنْذِرِیْنَ ۝ وَ قُلِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ سَیُرِیْكُمْ اٰیٰتِهٖ فَتَعْرِفُوْنَهَا ؕ وَ مَا رَبُّكَ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُوْنَ ۝

بس مجھ کو تو یہی حکم ملا ہے کہ اس شہر (یعنی مکہ) کے (حقیقی) مالک کی میں عبادت کروں جس نے اس (شہر) کو احترام والا بنایا ہے اور ہر ایک چیز کا مالک وہی ہے اور مجھ کو یہی حکم ہوا ہے کہ میں مسلمانوں میں سے ① بن کر رہوں ﴿۹۱﴾ اور (مجھے) یہ (حکم ملا ہے) کہ میں قرآن پڑھ پڑھ کر سناؤں، سو جو شخص بھی صحیح راستہ اپناتا ہے وہ اپنے ہی فائدہ کے لیے اپناتا ہے اور جو آدمی بھی گمراہ ہوا تو (اس کو) کہہ دینا کہ میں توڈرانے والوں (نبیوں) میں سے ہوں ﴿۹۲﴾ (اے نبی!) تم کہہ دو: تمام تعریفیں تو اللہ ہی کے لیے ہیں ②، وہ (اللہ تعالیٰ) عنقریب تم کو اپنی نشانیاں دکھلائیں گے، پھر تم ان (کے واقع ہونے کے وقت نشانیوں) کو پہچان بھی لوگے اور جو کام بھی تم کرتے ہو اس سے تمھارے رب بے خبر نہیں ہیں ﴿۹۳﴾

---

① یعنی پوری فرماں برداری کرنے والوں میں سے۔

② (دوسرا ترجمہ) شکر تو اللہ ہی کا۔



سورۃ القصص

(المكية)

اياتها: ۸۸۔ رکوعاتها: ۹۔

یہ سورت مکی ہے، بعض کے نزدیک بوقتِ ہجرت اس کا نزول ہوا ہے، اس میں اٹھاسی (۸۸) آیتیں ہیں۔ سورۂ نمل کے بعد اور سورۂ اسراء سے پہلے انچاس (۴۹) نمبر پر نازل ہوئی۔

قصص: خبر دینا۔ قصہ بیان کرنے والا بھی جیسا واقعہ ہوتا ہے ویسا ہی بیان کرتا ہے۔

اس میں حضرت موسیٰ کے اور کچھ دوسرے واقعات موجود ہیں، اور اچھے واقعات اتباع اور پیروی کے لیے ہوا کرتے ہیں۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ○

طٰسٓمّٓ ① تِلْكَ اٰيٰتُ الْكِتٰبِ الْمُبِيْنِ ② نَتْلُوْا عَلَيْكَ مِنْ نَّبَاِ مُوْسٰى وَفِرْعَوْنَ بِالْحَقِّ لِقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ ③ اِنَّ فِرْعَوْنَ عَلَا فِى الْاَرْضِ وَجَعَلَ اَهْلَهَا شِيَعًا يَّسْتَضْعِفُ طَآئِفَةً مِّنْهُمْ يُذَبِّحُ اَبْنَآءَهُمْ وَيَسْتَحْيٖ نِسَآءَهُمْ ؕ اِنَّهٗ كَانَ مِنَ الْمُفْسِدِيْنَ ④ وَنُرِيْدُ اَنْ نَّمُنَّ عَلَى الَّذِيْنَ اسْتُضْعِفُوْا فِى الْاَرْضِ وَنَجْعَلَهُمْ اَئِمَّةً وَّنَجْعَلَهُمُ الْوٰرِثِيْنَ ⑤ وَنُمَكِّنَ لَهُمْ فِى الْاَرْضِ وَنُرِیَ فِرْعَوْنَ وَهَامٰنَ وَجُنُوْدَهُمَا مِنْهُمْ مَّا كَانُوْا يَحْذَرُوْنَ ⑥

اللہ تعالیٰ کے نام سے (میں شروع کرتا ہوں) جن کی رحمت سب کے لیے ہے، جو بہت زیادہ رحم کرنے والے ہیں

طسم ﴿۱﴾ یہ (حقیقت کو) ظاہر کرنے والی کتاب (یعنی قرآن) کی آیتیں ہیں ﴿۲﴾ ہم ایمان والوں کے فائدے کے لیے تم کو موسیٰ (علیہ السلام) اور فرعون کے کچھ سچے واقعات پڑھ کر سناتے ہیں ﴿۳﴾ یقیناً فرعون (مصر کی) زمین میں سرکشی کر رہا تھا اور اس (مصر) کے رہنے والوں کو (الگ الگ) جماعتوں میں تقسیم کر دیا تھا① کہ ان میں سے ایک جماعت (یعنی بنی اسرائیل) کو (اتنا) کمزور کر رکھا تھا کہ وہ (فرعون) ان کے بیٹوں کو ذبح کر ڈالتا تھا اور ان کی عورتوں کو زندہ رکھتا تھا، یقیناً وہ (فرعون) فساد کرنے والوں میں سے تھا ﴿۴﴾ اور ہم یہ چاہتے تھے کہ جو لوگ (مصر کی) زمین میں کمزور کر دیے گئے تھے ان پر ہم احسان کریں اور ہم ان کو سردار بنا دیں② اور ہم ان کو (ملک کا) وارث بنا دیں ﴿۵﴾ اور ہم ان کو زمین میں حکومت دے دیں اور ہم فرعون اور ہامان اور ان دونوں کے لشکر کو ان (کمزور لوگوں کے ہاتھ) سے وہ (برے حالات) دکھا دیں جن سے وہ ڈرا کرتے تھے③ ﴿۶﴾

---

① یعنی مصری لوگوں کو عزت والا بنا رکھا تھا اور بنی اسرائیل کو ذلیل کر رکھا تھا۔

② اے اللہ تعالیٰ کمزوروں پر احسان یہ آپ کی سنت رہی ہے۔ اے اللہ تعالیٰ آپ کے آخری نبی کی امت بھی اس وقت زمین میں کمزور، بے بس ہے آپ ان کو بھی سرداری اور زمین کی وراثت کاملہ عطا فرما دیجیے۔

③ یعنی مصر کی حکومت ہاتھ سے نکل جائے گی اس کا ڈر لگا رہتا تھا؛ اس لیے حکومت کو بچانے کی تدبیریں کیا کرتے تھے۔

وَاَوْحَيْنَآ اِلٰٓى اُمِّ مُوْسٰٓى اَنْ اَرْضِعِيْهِ ۚ فَاِذَا خِفْتِ عَلَيْهِ فَاَلْقِيْهِ فِى الْيَمِّ وَلَا تَخَافِىْ وَلَا تَحْزَنِىْ ۚ اِنَّا رَآدُّوْهُ اِلَيْكِ وَجَاعِلُوْهُ مِنَ الْمُرْسَلِيْنَ ۝ فَالْتَقَطَهٗٓ اٰلُ فِرْعَوْنَ لِيَكُوْنَ لَهُمْ عَدُوًّا وَّحَزَنًا ۗ اِنَّ فِرْعَوْنَ وَهَامٰنَ وَجُنُوْدَهُمَا كَانُوْا خٰطِـِٕيْنَ ۝ وَقَالَتِ امْرَاَتُ فِرْعَوْنَ قُرَّتُ عَيْنٍ لِّىْ وَلَكَ ۚ لَا تَقْتُلُوْهُ ۖ عَسٰٓى اَنْ يَّنْفَعَنَآ اَوْ نَتَّخِذَهٗ وَلَدًا وَّهُمْ لَا يَشْعُرُوْنَ ۝

اور ہم نے موسیٰ (علیہ السلام) کی ماں کو الہام کیا کہ تو اس (موسیٰ) کو دودھ پلاتی رہ، پھر جب تجھے اس (بچے) کے بارے میں کوئی خطرہ لگے تو تو اس کو دریا میں ڈال دے ①اور تو ڈرنا مت اور غم نہ کرنا، یقیناً اس کو ہم تیرے پاس واپس پہنچادیں گے اور اس کو رسولوں میں سے (ایک رسول) بنادیں گے ﴿۷﴾ پھر (اس طرح) ② فرعون کے گھر والوں نے اس (موسیٰ) کو اٹھالیا: تاکہ یہ (بچہ) ان کے لیے دشمنی اور غم کا ذریعہ بنے، یقیناً فرعون اور ہامان اور ان دونوں کا لشکر بڑی غلطی کرنے والے تھے ③ ﴿۸﴾ اور فرعون کی بیوی (فرعون سے) کہنے لگی: (یہ بچہ) میری اور تیری آنکھ کی ٹھنڈک ہے، اس (بچے) کو قتل مت کرو ④، شاید کہ یہ (بچہ) ہم کو کام آئے گا یا اس کو ہم (اپنا) بیٹا بنالیں گے ⑤ اور (اس بات کا فیصلہ کرتے وقت) ان کو (انجام کا) پتہ نہیں تھا ﴿۹﴾

---

① اللہ تعالیٰ کی عجیب قدرت ایک خطرے سے بچنے کے لیے دوسرا خطرہ مول لیا جاوے کہ دریا میں بچے کو چھوڑ دو، حقیقت میں ظاہری احوال کے خلاف اللہ تعالیٰ کے حکم کی پابندی کرنے والے ناکام نہیں ہوتے۔

نوٹ: سورۂ قصص کا نزول سفر ہجرت کے وقت مکہ اور جحفہ (رابغ) کے درمیان ہوا۔ وطنِ مالوف چھوڑنا ہر کسی کو گراں گذرتا ہے، زندگی کی ترپن (۵۳) بہاریں جس وطنِ مقدس میں گذریں اس کو چھوڑنے پر جو غم تھا اس پر اس سورت کے ذریعہ باری تعالیٰ نے حضور ﷺ کو تسلی دی اور دیکھنے جاویں تو قرآن میں کئی مقامات پر تسلی کے مضامین ہیں۔ معلوم ہوا دینی کاموں میں چھوٹوں پر جو حالات آویں اس میں بڑوں کی طرف سے بار بار تسلی، حوصلہ افزائی کی ضرورت پڑتی ہے، چھوٹوں کو بھی چاہیے کہ اپنے بڑوں سے مربوط رہیں اور تسلی حاصل کریں؛ لیکن کام نہ چھوڑیں۔

② یعنی موسیٰ علیہ السلام کا صندوق سمندر میں تیرتا ہوا جب پہنچا تب۔ اللہ تعالیٰ کی قدرت دشمن کے گھر میں نبی کی حفاظت ہو رہی ہے۔ ③ جو بچہ ان کی سلطنت کے زوال کا ذریعہ بننے والا تھا اس کو گھر میں پال رہے تھے۔ یا وہ دونوں گنہگار تھے۔

④ حضرت آسیہ رضی اللہ عنہا نے جمع کا صیغہ استعمال کیا یا اپنے شوہر کی تعظیم کے طور پر۔ چاہے اس وقت دوسرے درباری موجود نہ ہو، معلوم ہوا عورتوں کو اس ادب کا لحاظ رکھنا چاہیے۔ ⑤ وقت کا فرعون بھی عورت کے اصرار کے سامنے ماننے پر مجبور ہوا اور قتل سے معافی دی۔ کاش ہماری مسلمان بہنیں اپنی اس طاقت کو شوہر اور گھر والوں کی دینی اصلاح میں لگائیں!

وَأَصْبَحَ فُؤَادُ أُمِّ مُوسَىٰ فَارِغًا ۖ إِن كَادَتْ لَتُبْدِي بِهِ لَوْلَا أَن رَّبَطْنَا عَلَىٰ قَلْبِهَا لِتَكُونَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ ﴿١٠﴾ وَقَالَتْ لِأُخْتِهِ قُصِّيهِ ۖ فَبَصُرَتْ بِهِ عَن جُنُبٍ وَهُمْ لَا يَشْعُرُونَ ﴿١١﴾ وَحَرَّمْنَا عَلَيْهِ الْمَرَاضِعَ مِن قَبْلُ فَقَالَتْ هَلْ أَدُلُّكُمْ عَلَىٰ أَهْلِ بَيْتٍ يَكْفُلُونَهُ لَكُمْ وَهُمْ لَهُ نَاصِحُونَ ﴿١٢﴾ فَرَدَدْنَاهُ إِلَىٰ أُمِّهِ كَيْ تَقَرَّ عَيْنُهَا وَلَا تَحْزَنَ وَلِتَعْلَمَ أَنَّ وَعْدَ اللَّهِ حَقٌّ وَلَٰكِنَّ أَكْثَرَهُمْ لَا يَعْلَمُونَ ﴿١٣﴾

وَلَمَّا بَلَغَ أَشُدَّهُ وَاسْتَوَىٰ آتَيْنَاهُ حُكْمًا وَعِلْمًا ۚ وَكَذَٰلِكَ نَجْزِي الْمُحْسِنِينَ ﴿١٤﴾

اور (ادھر صبح کے وقت) موسیٰ (علیہ السلام) کی ماں کا دل بے قرار تھا، اگر ہم اس کے دل کو مضبوط نہ کرتے ① تو قریب تھا کہ وہ اس (موسیٰ) کا راز ظاہر کر دیتی (یہ) اس واسطے ہوا کہ وہ (ہمارے وعدے پر) یقین کرنے والوں میں سے ہو جاوے ﴿۱۰﴾ اور اس (موسیٰ علیہ السلام کی ماں) نے اس (موسیٰ) کی بہن کو کہا: تو اس کے پیچھے پیچھے چلی جا ②، پھر وہ (بہن) اس (موسیٰ) کو اجنبی بن کر (دور سے) اس طرح دیکھتی رہی کہ ان لوگوں کو پتہ بھی نہیں چلا ③ ﴿۱۱﴾ اور ہم نے پہلے سے اس (موسیٰ) پر روک لگا دی تھی (سب) دودھ پلانے والیوں سے کہ (اس موسیٰ کو دودھ نہ پلا سکیں) اس پر اس (موسیٰ کی بہن) نے (فرعون کے لوگوں کو) کہا کہ: کیا میں تم کو ایسے گھر والوں کا پتہ بتلاؤں جو تمہارے لیے اس (بچہ) کی پرورش کریں اور وہ اس کی خیر خواہی کریں ④ ﴿۱۲﴾ اس طرح ہم نے اس (موسیٰ) کو اس کی ماں کے پاس واپس پہنچا دیا؛ تا کہ اس (ماں) کی آنکھ ٹھنڈی رہے اور وہ غمگین نہ ہو؛ اور تا کہ اس (ماں) کو معلوم ہو جائے کہ یقیناً اللہ تعالیٰ کا وعدہ سچا ہے؛ لیکن اکثر لوگ جانتے نہیں ہیں ﴿۱۳﴾

اور جب وہ (موسیٰ علیہ السلام) اپنی بھرپور جوانی کو پہنچ گئے اور سنبھل گئے تو ہم نے ان کو حکمت اور علم عطا کیا اور نیکی ⑤ کرنے والوں کو ہم اسی طرح بدلہ دیتے ہیں ﴿۱۴﴾

---

① یعنی اس کو ہم نہ سنبھالتے۔

② (دوسرا ترجمہ) تو موسیٰ کی خبر نکال۔

③ یعنی یہ کہ موسیٰ کی بہن ہے جو ان کی ہی فکر میں آئی ہے اس کا کسی کو پتہ نہ چلا۔

④ معلوم ہوا تربیت میں اصل نیت خیر خواہی ہے۔ ⑤ نیک چلنی سے علم میں ترقی ہوتی ہے۔

وَدَخَلَ الْمَدِيْنَةَ عَلٰى حِيْنِ غَفْلَةٍ مِّنْ اَهْلِهَا فَوَجَدَ فِيْهَا رَجُلَيْنِ يَقْتَتِلٰنِ ﵟ هٰذَا مِنْ شِيْعَتِهٖ وَهٰذَا مِنْ عَدُوِّهٖ ۚ فَاسْتَغَاثَهُ الَّذِيْ مِنْ شِيْعَتِهٖ عَلَى الَّذِيْ مِنْ عَدُوِّهٖ ۙ فَوَكَزَهٗ مُوْسٰى فَقَضٰى عَلَيْهِ ﵟ قَالَ هٰذَا مِنْ عَمَلِ الشَّيْطٰنِ ؕ اِنَّهٗ عَدُوٌّ مُّضِلٌّ مُّبِيْنٌ ۞ قَالَ رَبِّ اِنِّيْ ظَلَمْتُ نَفْسِيْ فَاغْفِرْ لِيْ فَغَفَرَ لَهٗ ؕ اِنَّهٗ هُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ ۞ قَالَ رَبِّ بِمَآ اَنْعَمْتَ عَلَيَّ فَلَنْ اَكُوْنَ ظَهِيْرًا لِّلْمُجْرِمِيْنَ ۞

اور (ایک دن) وہ (موسیٰ ﷤) شہر میں ایسے وقت داخل ہوئے① جب کہ وہاں (شہر) کے لوگ غفلت میں تھے، تو انھوں نے اس (شہر) میں دو آدمیوں کو دیکھا کہ دونوں آپس میں لڑ رہے ہیں، ایک (ان میں سے) ان (موسیٰ ﷤) کی جماعت (یعنی بنی اسرائیل) کا تھا اور دوسرا ان کی دشمن قوم (یعنی فرعونیوں) میں سے تھا، تو جو شخص ان کی جماعت کا تھا اس نے ان کی دشمن قوم کے شخص کے مقابلے میں ان (موسیٰ ﷤) سے مدد مانگی تو موسیٰ (﷤) نے اس کو ایک مکا مارا② سو جس نے اس کا کام ہی تمام کر دیا③ تو (اس پر) انھوں نے (افسوس کرتے ہوئے) کہا: یہ تو شیطان کا ایک کام ہے، وہ تو یقیناً (آدمی کا) دشمن ہے، کھلم کھلا غلطی میں ڈالنے والا ہے ﴿۱۵﴾ موسیٰ ﷤ نے عرض کیا: اے میرے رب! یقیناً میں نے اپنی جان پر ظلم کیا ہے④، سو آپ مجھ کو معاف کر دیجیے، تو اللہ تعالیٰ نے ان (موسیٰ ﷤) کو معاف کر دیا، یقیناً وہ (اللہ تعالیٰ) سب سے زیادہ معاف کرنے والے، بہت زیادہ رحم کرنے والے ہیں ﴿۱۶﴾ موسیٰ ﷤ نے کہا: اے میرے رب! چوں کہ آپ نے مجھ پر (اپنا) انعام کیا ہے، سو میں (آئندہ) کسی مجرم کا مددگار نہیں بنوں گا ﴿۱۷﴾

---

① دوپہر کے وقت یا رات کا کچھ حصہ گزر جانے کے وقت۔

② یہ ظلم روکنے کے لیے مارا تھا۔

③ (دوسرا ترجمہ) وہ مر گیا۔

④ کوتاہی کا اقرار کر لینا نبیوں کی سنت ہے۔

فَاَصْبَحَ فِي الْمَدِيْنَةِ خَآئِفًا يَّتَرَقَّبُ فَاِذَا الَّذِي اسْتَنْصَرَهٗ بِالْاَمْسِ يَسْتَصْرِخُهٗ ؕ قَالَ لَهٗ مُوْسٰۤى اِنَّكَ لَغَوِيٌّ مُّبِيْنٌ ﴿۱۸﴾ فَلَمَّآ اَنْ اَرَادَ اَنْ يَّبْطِشَ بِالَّذِيْ هُوَ عَدُوٌّ لَّهُمَا ۙ قَالَ يٰمُوْسٰۤى اَتُرِيْدُ اَنْ تَقْتُلَنِيْ كَمَا قَتَلْتَ نَفْسًۢا بِالْاَمْسِ ۖ اِنْ تُرِيْدُ اِلَّآ اَنْ تَكُوْنَ جَبَّارًا فِي الْاَرْضِ وَمَا تُرِيْدُ اَنْ تَكُوْنَ مِنَ الْمُصْلِحِيْنَ ﴿۱۹﴾ وَجَآءَ رَجُلٌ مِّنْ اَقْصَا الْمَدِيْنَةِ يَسْعٰى ۙ قَالَ يٰمُوْسٰۤى اِنَّ الْمَلَاَ يَاْتَمِرُوْنَ بِكَ لِيَقْتُلُوْكَ فَاخْرُجْ اِنِّيْ لَكَ مِنَ النّٰصِحِيْنَ ﴿۲۰﴾ فَخَرَجَ مِنْهَا خَآئِفًا يَّتَرَقَّبُ ۙ قَالَ رَبِّ نَجِّنِيْ مِنَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ ﴿۲۱﴾

سو صبح کے وقت وہ (موسیٰ علیہ السلام) ڈرتے ڈرتے شہر میں حالات کا جائزہ لے رہے تھے ① تو اتنے میں دیکھا کہ وہی جس نے کل ان (موسیٰ علیہ السلام) سے مدد مانگی تھی (آج پھر) وہی ان (موسیٰ علیہ السلام) کو مدد کے لیے پکار رہا ہے، تو موسیٰ (علیہ السلام) نے اس سے کہا: یقیناً تو ہی کھلم کھلا شریر آدمی ہے ﴿۱۸﴾ پھر جب اس (موسیٰ علیہ السلام) نے اس (فرعونی) کو پکڑنے کا ارادہ کیا جو ان دونوں ② کا دشمن تھا تب وہ (غلط فہمی میں گھبرا کر موسیٰ علیہ السلام کی جماعت کا آدمی) بول پڑا: اے موسیٰ! جس طرح تم کل ایک شخص کو قتل کر چکے ہو (آج) اسی طرح مجھ کو قتل کرنا چاہتے ہو، تمہارا جی یہی چاہتا ہے کہ تم زمین میں مار دھاڑ کرتے رہو ③ اور صلح کرا دینے والے لوگوں میں سے تم نہیں ہونا چاہتے ہو ﴿۱۹﴾ اور شہر کے (دور کے) کنارے سے ایک آدمی دوڑتا ہوا آیا، کہنے لگا: اے موسیٰ! سردار لوگ تمہارے بارے میں مشورہ کر رہے ہیں؛ تاکہ وہ تم کو قتل کر ڈالیں، سو تم (یہاں سے) نکل جاؤ، یقیناً میں تمہاری بھلائی چاہنے والوں میں سے ہوں ﴿۲۰﴾ سو وہ (موسیٰ علیہ السلام) اس (شہر) سے ڈرتے ڈرتے حالات کا جائزہ لیتے ہوئے ④ نکلے، اس (موسیٰ علیہ السلام) نے (دعا میں) کہا: اے میرے رب! مجھے ظالم لوگوں سے بچا لیجیے ﴿۲۱﴾

---

① (دوسرا ترجمہ) انتظار کر رہے تھے۔ ② یعنی موسیٰ اور ان کی جماعت کے آدمی کا دشمن تھا، یعنی قبطی آدمی۔
③ (دوسرا ترجمہ) زمین میں اپنی طاقت کا دھاگ بٹھانا چاہتے ہو۔ نکتہ: اسرائیلی شخص کے بولنے سے راز ظاہر ہوا، نقصان اپنوں سے بھی پہنچا کرتا ہے؛ بلکہ بہت سی مرتبہ غیروں سے زیادہ اپنوں سے پہنچتا ہے، الامان والحفیظ! ④ (دوسرا ترجمہ) وحشت کی حالت میں نکل گئے۔ معلوم ہوا ایسے وقت میں جان بچانے کی تدبیر شانِ نبوت کے خلاف نہیں۔

وَلَمَّا تَوَجَّهَ تِلْقَآءَ مَدْيَنَ قَالَ عَسٰى رَبِّيْٓ اَنْ يَّهْدِيَنِيْ سَوَآءَ السَّبِيْلِ ﴿۲۲﴾ وَلَمَّا وَرَدَ مَآءَ مَدْيَنَ وَجَدَ عَلَيْهِ اُمَّةً مِّنَ النَّاسِ يَسْقُوْنَ ۫ وَوَجَدَ مِنْ دُوْنِهِمُ امْرَاَتَيْنِ تَذُوْدٰنِ ۚ قَالَ مَا خَطْبُكُمَا ؕ قَالَتَا لَا نَسْقِيْ حَتّٰى يُصْدِرَ الرِّعَآءُ ٜ وَاَبُوْنَا شَيْخٌ كَبِيْرٌ ﴿۲۳﴾ فَسَقٰى لَهُمَا ثُمَّ تَوَلّٰٓى اِلَى الظِّلِّ فَقَالَ رَبِّ اِنِّيْ لِمَآ اَنْزَلْتَ اِلَيَّ مِنْ خَيْرٍ فَقِيْرٌ ﴿۲۴﴾ فَجَآءَتْهُ اِحْدٰىهُمَا تَمْشِيْ عَلَى اسْتِحْيَآءٍ ۫ قَالَتْ اِنَّ اَبِيْ يَدْعُوْكَ لِيَجْزِيَكَ اَجْرَ مَا سَقَيْتَ لَنَا ؕ

اور جب اس (موسیٰ علیہ السلام) نے مدین کی جانب رخ کیا تو اس (موسیٰ علیہ السلام) نے (دعا میں) کہا: امید ہے کہ میرے رب مجھے سیدھے راستے پر لے جاویں ﴿۲۲﴾ اور جب وہ (موسیٰ علیہ السلام) مدین کے کنویں پر پہنچے تو اس پر لوگوں کے ایک مجمع کو دیکھا کہ وہ لوگ (کنویں سے پانی کھینچ کر اپنے جانوروں کو) پانی پلا رہے ہیں اور ان (پانی پلانے والوں میں) سے ایک طرف دو عورتوں کو دیکھا جو (اپنے) جانوروں کو روکے ہوئے کھڑی تھی، تو اس (موسیٰ علیہ السلام) نے (ان دونوں عورتوں سے) پوچھا کہ: تمھارا کیا حال ہے؟① ان دونوں (عورتوں) نے جواب دیا: جب تک (یہ) چرواہے (اپنے جانور پانی پلا کر) واپس نہ لے جاویں ہم (اس وقت تک اپنے جانوروں کو) پانی نہیں پلا سکتیں اور ہمارے ابا تو بہت بوڑھے ہیں② ﴿۲۳﴾ چنانچہ (یہ سن کر) اس (موسیٰ علیہ السلام) نے ان دونوں (عورتوں) کے لیے (جانور کو) پانی پلا دیا③، پھر (وہاں سے) ہٹ کر وہ (موسیٰ علیہ السلام) ایک سایے کی جگہ میں چلے گئے اور (دعا میں) کہنے لگے: اے میرے رب! تو میرے لیے جو نعمت بھی اتارے میں اس کا محتاج ہوں ﴿۲۴﴾ سو تھوڑی دیر بعد ان دو (لڑکیوں) میں سے ایک (لڑکی) شرم وحیا سے چلتی ہوئی اس (موسیٰ علیہ السلام) کے پاس آئی، وہ (لڑکی) کہنے لگی: میرے ابا تم کو بلا رہے ہیں؛ تا کہ تم نے جو ہمارے لیے (جانوروں کو) پانی پلایا اس کا آپ کو انعام دیویں،

---

① یعنی تم دونوں پانی کیوں نہیں پلاتی ؟۔

② اس دور میں بھی اس طرح کے کاموں کے لیے عورتوں کا باہر نکلنا ناپسندیدہ تھا؛ اس لیے یہ عذر پیش کرنے کی ضرورت پڑی۔ ③ بے لوث خدمت نبیوں کے اخلاق کا ایک حصہ ہے، خدمت سے ترقی ہوتی ہے اور راہیں کھلتی ہیں۔

نوٹ: یہ واقعہ بندہ کے "خطباتِ محمود" جلد اول میں تفصیل سے مع فوائد ملاحظہ فرمائیں۔

فَلَمَّا جَآءَهٗ وَقَصَّ عَلَيْهِ الْقَصَصَ ۙ قَالَ لَا تَخَفْ ٚ نَجَوْتَ مِنَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ ۝ قَالَتْ
اِحْدٰىهُمَا يٰۤاَبَتِ اسْتَاْجِرْهُ ۖ اِنَّ خَيْرَ مَنِ اسْتَاْجَرْتَ الْقَوِيُّ الْاَمِيْنُ ۝ قَالَ اِنِّيْۤ اُرِيْدُ اَنْ
اُنْكِحَكَ اِحْدَى ابْنَتَيَّ هٰتَيْنِ عَلٰۤى اَنْ تَاْجُرَنِيْ ثَمٰنِيَ حِجَجٍ ۚ فَاِنْ اَتْمَمْتَ عَشْرًا فَمِنْ
عِنْدِكَ ۚ وَمَاۤ اُرِيْدُ اَنْ اَشُقَّ عَلَيْكَ ؕ سَتَجِدُنِيْۤ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ مِنَ الصّٰلِحِيْنَ ۝ قَالَ ذٰلِكَ
بَيْنِيْ وَبَيْنَكَ ؕ اَيَّمَا الْاَجَلَيْنِ قَضَيْتُ فَلَا عُدْوَانَ عَلَيَّ ؕ وَاللّٰهُ عَلٰى مَا نَقُوْلُ وَكِيْلٌ ۝

سو جب وہ (موسیٰ علیہ السلام) اس (لڑکی کے ابا) کے پاس پہنچے اور ان کے سامنے تمام حالات بیان کیے تو اس (لڑکی کے ابا) نے کہا کہ: تم (اب) ڈرو مت، تم ظالم لوگوں سے بچ کر آئے ہو① ﴿۲۵﴾ ان دو (لڑکیوں) میں سے ایک کہنے لگی: اے میرے ابا جان! آپ اس شخص کو اجرت پر رکھ لیجیے② اس لیے کہ اچھا آدمی جس کو آپ اجرت پر رکھنا چاہیں وہ ہے جو طاقت والا (بھی) ہو اور امانت دار (بھی) ہو③ ﴿۲۶﴾ اس (لڑکی کے ابا) نے کہا: میں چاہتا ہوں کہ میری ان دو لڑکیوں میں سے ایک کا تمھارے ساتھ نکاح کرا دوں، (نکاح کی) شرط یہ رہے گی کہ تم میرے یہاں آٹھ سال اجرت پر کام کرو، سو اگر تم دس سال پورے کر دو تو یہ تمھاری مرضی کی بات ہوگی④، میں تمھارے اوپر تکلیف نہیں ڈالنا چاہتا، ان شاء اللہ تم مجھے اچھا معاملہ کرنے والوں میں سے پاؤ گے⑤ ﴿۲۷﴾ موسیٰ علیہ السلام نے کہا: یہ بات میرے اور تمھارے درمیان طے ہوگئی، دونوں مدتوں میں سے جو مدت بھی میں پوری کروں تو مجھ پر کوئی زیادتی نہیں ہوگی اور جو بات ہم کہتے ہیں اس پر اللہ تعالیٰ گواہ (کافی) ہیں⑥ ﴿۲۸﴾

---

① پریشان حال لوگوں کو تسلی دینا چاہیے۔ ② ضرورت کے وقت ملازم رکھنا چاہیے۔
③ وہ لڑکیاں شرم سے آئی تھیں، پھر بھی موسیٰ علیہ السلام نے سر جھکا کر ہی بات کی، اس سے امانت کا اندازہ لگایا۔
④ (دوسرا ترجمہ) تمھاری طرف سے احسان ہے۔ ⑤ ہم سخت خدمت نہیں لیں گے، معاملات میں اچھے ثابت ہوں گے، معلوم ہوا اماد کے ساتھ حسن سلوک کرنا چاہیے، تکلیف نہ دیوے۔
⑥ دنیا میں قسم قسم کے معاہدات ہوتے ہیں اور اس کو مضبوط کرنے کے لیے بھی قسم قسم کے طریقے اپنائے جاتے ہیں، لیکن جن کو معاہدہ توڑنا ہی ہو ان کے پاس شیطانی تدبیریں بھی کچھ کم نہیں ہوا کرتیں، بس ایک ہی بات ہے "اللہ تعالیٰ کا ڈر" وہ انسان کو پابند بنا سکتا ہے۔ نکتہ: موسیٰ نے حلال طریقے سے پیٹ و شرم گاہ کی ضرورت کو پورا کرنے کے لیے طویل عرصہ خود کو ملازمت کے حوالے کر دیا، یہ ہے حلال کی اہمیت۔

فَلَمَّا قَضٰى مُوْسَى الْاَجَلَ وَسَارَ بِاَهْلِهٖۤ اٰنَسَ مِنْ جَانِبِ الطُّوْرِ نَارًا ۚ قَالَ لِاَهْلِهِ امْكُثُوْۤا اِنِّیْۤ اٰنَسْتُ نَارًا لَّعَلِّیْۤ اٰتِیْكُمْ مِّنْهَا بِخَبَرٍ اَوْ جَذْوَةٍ مِّنَ النَّارِ لَعَلَّكُمْ تَصْطَلُوْنَ ۝ فَلَمَّاۤ اَتٰىهَا نُوْدِیَ مِنْ شَاطِئِ الْوَادِ الْاَیْمَنِ فِی الْبُقْعَةِ الْمُبٰرَكَةِ مِنَ الشَّجَرَةِ اَنْ یّٰمُوْسٰۤى اِنِّیْۤ اَنَا اللّٰهُ رَبُّ الْعٰلَمِیْنَ ۝ وَاَنْ اَلْقِ عَصَاكَ ؕ فَلَمَّا رَاٰهَا تَهْتَزُّ كَاَنَّهَا جَآنٌّ وَّلّٰى مُدْبِرًا وَّلَمْ یُعَقِّبْ ؕ یٰمُوْسٰۤى اَقْبِلْ وَلَا تَخَفْ ۫ اِنَّكَ مِنَ الْاٰمِنِیْنَ ۝ اُسْلُكْ یَدَكَ فِیْ جَیْبِكَ تَخْرُجْ بَیْضَآءَ مِنْ غَیْرِ سُوْٓءٍ ۫ وَّاضْمُمْ اِلَیْكَ جَنَاحَكَ مِنَ الرَّهْبِ

پھر جب موسیٰ (علیہ السلام) نے وہ مدت پوری کرلی اور اپنی اہلیہ کو لے کر (مصر کی طرف) چلے تو طور پہاڑ کی جانب میں ایک آگ دیکھی تو اس (موسیٰ علیہ السلام) نے اپنی اہلیہ سے کہا: تم (ذرا یہاں) ٹھہرو، میں نے ایک آگ دیکھی ہے، شاید میں وہاں سے تمھارے پاس کوئی خبر لے آؤں یا آگ کا کوئی انگارہ لے آؤں①؛ تاکہ تم (اس سے) گرمی حاصل کرسکو ﴿۲۹﴾ سو جب وہ (موسیٰ علیہ السلام) اس (آگ) کے پاس پہنچے تو میدان کے داہنی جانب کے کنارے سے② برکت والی جگہ میں ایک درخت③ سے اس کو یہ آواز دی گئی: اے موسیٰ! میں ہی اللہ ہوں، تمام عالموں کا رب ہوں ﴿۳۰﴾ اور یہ کہ (اے موسیٰ!) اپنی لکڑی کو (زمین پر) ڈال دو، (پھر یہ ہوا کہ) جب اس (موسیٰ علیہ السلام) نے اس (لاٹھی) کو اس طرح ہلتے دیکھا جیسے وہ (تیز دوڑنے والا) سانپ ہے تو وہ (موسیٰ علیہ السلام) پیٹھ پھیرا کر بھاگے اور پیچھے مڑ کر دیکھا بھی نہیں (حکم ہوا: اے موسیٰ!) آگے آؤ④ اور تم ڈرو نہیں، یقیناً تم کو کوئی خطرہ نہیں⑤ ﴿۳۱﴾ تم اپنا ہاتھ اپنے گریبان میں ڈال دو وہ کسی بیماری کے بغیر (چمکتا ہوا) سفید نکلے گا اور ڈر دور کرنے کے لیے اپنا ہاتھ (پھر) اپنے جسم سے ملا لینا⑥

① گھر والوں کی ضروریات کا نظم کرنا نبوی سنت ہے۔ ② مدین سے مصر واپسی ہو رہی تھی اس لحاظ سے وہ میدان حضرت موسیٰؑ کی داہنی جانب پڑ رہا تھا، ان مقامات کا آنکھوں دیکھا حال بندہ کے سفر نامہ "دیکھی ہوئی دنیا میں" ملاحظہ فرمائیں۔

③ بندہ نے مصر کے سفر میں مشاہدہ کیا تو جو درخت بتایا جاتا ہے وہ "علّیق" (امربیل) کا ہے۔

④ (دوسرا ترجمہ) اے موسیٰ! سامنے آؤ۔ ⑤ (دوسرا ترجمہ) تم بالکل امن (یعنی سلامتی) میں ہو۔ ⑥ عصا اور ہاتھ میں اچانک تغیر سے جو طبعی ڈر پیدا ہو جائے اس کو دور کرنے کا طریقہ بھی بتا دیا گیا۔

فَذٰنِكَ بُرْهَانٰنِ مِنْ رَّبِّكَ اِلٰى فِرْعَوْنَ وَمَلَاۡئِهٖ ؕ اِنَّهُمْ كَانُوْا قَوْمًا فٰسِقِيْنَ ۝ قَالَ رَبِّ اِنِّىْ قَتَلْتُ مِنْهُمْ نَفْسًا فَاَخَافُ اَنْ يَّقْتُلُوْنِ ۝ وَاَخِىْ هٰرُوْنُ هُوَ اَفْصَحُ مِنِّىْ لِسَانًا فَاَرْسِلْهُ مَعِىَ رِدْاً يُّصَدِّقُنِىْٓ ۖ اِنِّىْٓ اَخَافُ اَنْ يُّكَذِّبُوْنِ ۝ قَالَ سَنَشُدُّ عَضُدَكَ بِاَخِيْكَ وَنَجْعَلُ لَكُمَا سُلْطٰنًا فَلَا يَصِلُوْنَ اِلَيْكُمَا ۚ بِاٰيٰتِنَآ ۚ اَنْتُمَا وَمَنِ اتَّبَعَكُمَا الْغٰلِبُوْنَ ۝

اب یہ دو میری (طرف سے) دلیلیں ہیں جو تمھارے رب کی طرف سے فرعون اور اس کے سرداروں کے پاس جانے کے لیے ہے، یقیناً وہ تو بڑے نافرمان لوگ ہیں ﴿۳۲﴾ موسیٰ (علیہ السلام) بولے: اے میرے رب! میں نے ان میں سے ایک شخص کو قتل کر دیا تھا؛ اسی لیے میں ڈرتا ہوں کہ وہ مجھے مار ڈالیں گے① ﴿۳۳﴾ اور میرے بھائی ہارون کی زبان مجھ سے زیادہ صاف ہے② تو آپ ان کو میرے ساتھ (توحید کی دعوت کے کام میں) مدد کرنے والا بنا کر بھیج دیجیے③ کہ وہ (ہارون) مجھے (لوگوں کے سامنے) سچا بتائے④، یقیناً میں ڈرتا ہوں کہ وہ مجھے جھٹلا دیں گے ﴿۳۴﴾ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: عنقریب تمھارے بھائی (ہارون) کے ذریعہ ہم تمھارے بازو مضبوط کر دیتے ہیں اور ہم آپ دونوں کو ایسا رعب دیتے ہیں کہ⑤ ہماری نشانیوں (کی برکت) سے وہ تم تک نہیں پہنچ سکیں گے⑥ تم دونوں اور جو لوگ تم دونوں کے ساتھ ہیں وہی غالب رہنے والے ہیں⑦ ﴿۳۵﴾

---

① اپنے ذہن میں جو بات ہو وہ بڑوں کے سامنے صاف صحیح بیان کر دینی چاہیے۔
② فصاحتِ لسان یہ بھی فضیلت اور ترقی کا ذریعہ ہے۔
③ حضرت ہارون علیہ السلام اس وقت وہاں موجود نہیں تھے پھر بھی ان کے لیے نبوت کی دعا کی۔ مسلمان بھائی کی غائبانہ خیر خواہی یہ بھی نبیوں کی سنت ہے۔
④ (دوسرا ترجمہ) وہ (ہارون) میری تائید کرے۔ معلوم ہوا بھائی بھائی کے لیے تقویت کا باعث بنے۔
⑤ نیک لوگوں کو قدرتی رعب دیا جاتا ہے۔
⑥ (دوسرا ترجمہ) ہماری نشانیوں کو لے کر تم دونوں جاؤ۔
⑦ اس میں بشارت ہے کہ تم دونوں اکیلے نہ رہو گے، ایک جماعت تمھارے ساتھ ہوگی اور غلبہ اہلِ حق کو ہوتا ہے۔

فَلَمَّا جَآءَهُمۡ مُّوۡسٰی بِاٰیٰتِنَا بَیِّنٰتٍ قَالُوۡا مَا هٰذَاۤ اِلَّا سِحۡرٌ مُّفۡتَرًی وَّمَا سَمِعۡنَا بِهٰذَا فِیۡۤ اٰبَآئِنَا الۡاَوَّلِیۡنَ ۝ وَقَالَ مُوۡسٰی رَبِّیۡۤ اَعۡلَمُ بِمَنۡ جَآءَ بِالۡهُدٰی مِنۡ عِنۡدِهٖ وَمَنۡ تَکُوۡنُ لَهٗ عَاقِبَةُ الدَّارِ ؕ اِنَّهٗ لَا یُفۡلِحُ الظّٰلِمُوۡنَ ۝ وَقَالَ فِرۡعَوۡنُ یٰۤاَیُّهَا الۡمَلَاُ مَا عَلِمۡتُ لَکُمۡ مِّنۡ اِلٰهٍ غَیۡرِیۡ ۚ فَاَوۡقِدۡ لِیۡ یٰهَامٰنُ عَلَی الطِّیۡنِ فَاجۡعَلۡ لِّیۡ صَرۡحًا لَّعَلِّیۡۤ اَطَّلِعُ اِلٰۤی اِلٰهِ مُوۡسٰی ۙ وَاِنِّیۡ لَاَظُنُّهٗ مِنَ الۡکٰذِبِیۡنَ ۝ وَاسۡتَکۡبَرَ هُوَ وَجُنُوۡدُهٗ فِی الۡاَرۡضِ بِغَیۡرِ الۡحَقِّ وَظَنُّوۡۤا اَنَّهُمۡ اِلَیۡنَا لَا یُرۡجَعُوۡنَ ۝ فَاَخَذۡنٰهُ وَجُنُوۡدَهٗ فَنَبَذۡنٰهُمۡ فِی الۡیَمِّ ۚ فَانۡظُرۡ کَیۡفَ کَانَ عَاقِبَةُ الظّٰلِمِیۡنَ ۝ وَجَعَلۡنٰهُمۡ اَئِمَّةً یَّدۡعُوۡنَ اِلَی النَّارِ ۚ وَیَوۡمَ الۡقِیٰمَةِ لَا یُنۡصَرُوۡنَ ۝ وَاَتۡبَعۡنٰهُمۡ فِیۡ هٰذِهِ الدُّنۡیَا لَعۡنَةً ۚ وَیَوۡمَ الۡقِیٰمَةِ هُمۡ مِّنَ الۡمَقۡبُوۡحِیۡنَ ۝

سو جب موسیٰ (علیہ السلام) ان کے پاس ہماری کھلی کھلی نشانیوں کو لے کر پہنچے تو وہ (فرعونی) لوگ کہنے لگے کہ: یہ تو ایک بناوٹی جادو ہی ہے، اور ایسی بات تو ہم نے اپنے اگلے باپ دادوں (کے زمانے) میں (کبھی بھی) نہیں سنی ﴿۳۶﴾ اور موسیٰ (علیہ السلام) نے کہا کہ: میرے رب اس شخص کو خوب اچھی طرح جانتے ہیں جو اس کے پاس سے ہدایت لے کر آیا ہے اور اس کو بھی (اچھی طرح جانتے ہیں) جس کو (دنیا یا آخرت میں) اچھا انجام ملے گا، یقیناً ظلم کرنے والے کامیابی نہیں پاتے ﴿۳۷﴾ اور فرعون کہنے لگا: اے درباریو! مجھ کو تو میرے سوا تمھارا کوئی معبود معلوم نہیں ہے، سواے ہامان! تو میرے لیے آگ میں مٹی پکوا کر (اینٹیں تیار کر) پھر (ان اینٹوں سے) میرے لیے اونچا محل بنوا؛ تاکہ میں (اس کے اوپر سے) موسیٰ کے رب کو جھانک کر دیکھ لوں اور میں تو پورے یقین کے ساتھ اس (موسیٰ) کو جھوٹوں میں سے سمجھتا ہوں ﴿۳۸﴾ اور اس (فرعون) نے اور اس کے لشکر نے زمین میں ناحق گھمنڈ کیا اور وہ یہ سمجھ بیٹھے کہ ان کو ہمارے پاس واپس لوٹا کر نہیں لایا جائے گا ﴿۳۹﴾ پھر ہم نے اس (فرعون) کو اور اس کے لشکر کو پکڑ لیا، پھر ہم نے ان کو دریا میں ڈال دیا، اب دیکھ لو کہ ظالموں کا کیسا انجام ہوا؟ ﴿۴۰﴾ اور ہم نے ان کو (ایسا) پیشوا بنا دیا جو (لوگوں کو) جہنم کی (آگ کی) طرف بلاتے رہیں اور قیامت کے دن ان کی کوئی مدد نہیں کی جائے گی ﴿۴۱﴾ اور ہم نے اس دنیا میں (بھی) ان کے پیچھے لعنت لگا دی اور قیامت کے دن وہ بری حالت والے لوگوں میں (شامل) ہوں گے ﴿۴۲﴾

وَلَقَدْ اٰتَيْنَا مُوْسَى الْكِتٰبَ مِنْۢ بَعْدِ مَاۤ اَهْلَكْنَا الْقُرُوْنَ الْاُوْلٰى بَصَآىِٕرَ لِلنَّاسِ وَهُدًى وَّرَحْمَةً لَّعَلَّهُمْ يَتَذَكَّرُوْنَ۝ وَمَا كُنْتَ بِجَانِبِ الْغَرْبِيِّ اِذْ قَضَيْنَاۤ اِلٰى مُوْسَى الْاَمْرَ وَمَا كُنْتَ مِنَ الشّٰهِدِيْنَ۝ وَلٰكِنَّاۤ اَنْشَاْنَا قُرُوْنًا فَتَطَاوَلَ عَلَيْهِمُ الْعُمُرُ ۚ وَمَا كُنْتَ ثَاوِيًا فِيْۤ اَهْلِ مَدْيَنَ تَتْلُوْا عَلَيْهِمْ اٰيٰتِنَا ۙ وَلٰكِنَّا كُنَّا مُرْسِلِيْنَ۝ وَمَا كُنْتَ بِجَانِبِ الطُّوْرِ اِذْ نَادَيْنَا وَلٰكِنْ رَّحْمَةً مِّنْ رَّبِّكَ لِتُنْذِرَ قَوْمًا مَّاۤ اَتٰىهُمْ مِّنْ نَّذِيْرٍ مِّنْ قَبْلِكَ لَعَلَّهُمْ يَتَذَكَّرُوْنَ۝

اور پکی بات ہے کہ ہم نے پچھلی امتوں کو ہلاک کرنے کے بعد موسیٰ (علیہ السلام) کو (ایسی) کتاب دی جو لوگوں کو (سچائی) سمجھانے والی تھی① اور وہ (کتاب) ہدایت اور رحمت تھی؛ تاکہ وہ لوگ نصیحت حاصل کریں ﴿۴۳﴾ اور (اے محمد! طور پہاڑ کی) مغربی جانب تم اس وقت موجود نہیں تھے جب ہم نے موسیٰ (علیہ السلام) کو احکام دیے تھے اور تم (اس کو) دیکھنے والوں میں بھی نہیں تھے② ﴿۴۴﴾ لیکن ہم نے (اس کے بعد) بہت ساری نسلیں پیدا کیں، پھر ان پر لمبا زمانہ گذر گیا③ اور (اے محمد!) تم مدین والوں میں رہتے بھی نہیں تھے کہ ان (مدین والوں) کو ہماری آیتیں پڑھ پڑھ کر سناتے ہوں؛ لیکن (تم کو اور تمام نبیوں کو) پیغمبر بنا کر بھیجنے والے ہم ہی ہیں ﴿۴۵﴾ اور (اے محمد!) تم تو طور پہاڑ کے کنارے (اس وقت بھی) موجود نہیں تھے جب ہم نے (اس موسیٰ علیہ السلام کو) پکارا تھا؛ لیکن (تم کو وحی کے ذریعہ یہ سب واقعات ہم بتا رہے ہیں) تمھارے رب کی (تم پر) رحمت ہے④؛ تاکہ تم اس قوم کو ڈراؤ⑤ جن کے پاس تم سے پہلے کوئی ڈرانے والا (یعنی نبی) نہیں آیا؛ تاکہ وہ لوگ نصیحت قبول کریں ﴿۴۶﴾

① (دوسرا ترجمہ) بصیرت کی باتوں پر مشتمل۔
② (دوسرا ترجمہ) اور تم ان لوگوں میں بھی نہیں تھے جو اس کو دیکھ رہے ہوں (موجود نہ ہونے کے باوجود صحیح واقعہ بیان کرنا آپ کی نبوت کی دلیل ہے)۔ ③ لمبا زمانہ گذرنے کی وجہ سے علوم صحیحہ نایاب ہو گئے لوگ ہدایت کے محتاج ہو گئے۔
④ یعنی تم اپنے رب کی رحمت سے نبی بنائے گئے۔
⑤ "لتنذر" کا صیغہ دعوت کے تسلسل کو بتاتا ہے، لوگوں کے انکار پر مایوسی نہ ہو، دعوت برابر جاری رہے۔

وَلَوْلَآ أَن تُصِيبَهُم مُّصِيبَةٌۢ بِمَا قَدَّمَتْ أَيْدِيهِمْ فَيَقُولُوا۟ رَبَّنَا لَوْلَآ أَرْسَلْتَ إِلَيْنَا
رَسُولًا فَنَتَّبِعَ ءَايَـٰتِكَ وَنَكُونَ مِنَ ٱلْمُؤْمِنِينَ ﴿٤٧﴾ فَلَمَّا جَآءَهُمُ ٱلْحَقُّ مِنْ عِندِنَا قَالُوا۟ لَوْلَآ
أُوتِىَ مِثْلَ مَآ أُوتِىَ مُوسَىٰٓ ۚ أَوَلَمْ يَكْفُرُوا۟ بِمَآ أُوتِىَ مُوسَىٰ مِن قَبْلُ ۖ قَالُوا۟ سِحْرَانِ
تَظَـٰهَرَا وَقَالُوٓا۟ إِنَّا بِكُلٍّ كَـٰفِرُونَ ﴿٤٨﴾ قُلْ فَأْتُوا۟ بِكِتَـٰبٍ مِّنْ عِندِ ٱللَّهِ هُوَ أَهْدَىٰ مِنْهُمَآ
أَتَّبِعْهُ إِن كُنتُمْ صَـٰدِقِينَ ﴿٤٩﴾ فَإِن لَّمْ يَسْتَجِيبُوا۟ لَكَ فَٱعْلَمْ أَنَّمَا يَتَّبِعُونَ أَهْوَآءَهُمْ ۚ
وَمَنْ أَضَلُّ مِمَّنِ ٱتَّبَعَ هَوَىٰهُ بِغَيْرِ هُدًى مِّنَ ٱللَّهِ ۚ إِنَّ ٱللَّهَ لَا يَهْدِى ٱلْقَوْمَ ٱلظَّـٰلِمِينَ ﴿٥٠﴾

اور تاکہ جب ان لوگوں پر ان کے کیے ہوئے (برے) کاموں کی وجہ سے کوئی مصیبت آپڑتی تو وہ ایسا نہ کہنے لگتے کہ: اے ہمارے رب! آپ نے ہماری طرف کوئی رسول کیوں نہیں بھیجا؟ کہ ہم آپ کے حکموں پر چلتے اور ہم ایمان والوں میں سے ہوجاتے ﴿۴۷﴾ سو جب ان کے پاس ہماری طرف سے سچی بات آگئی تو (اس پر) یہ لوگ کہنے لگے کہ: جیسی کتاب موسیٰ کو دی گئی تھی ویسی کتاب اس (نبی محمد) کو کیوں نہیں دی گئی؟① حالاں کہ جو (کتاب) موسیٰ (علیہ السلام) کو دی گئی تھی، کیا انھوں نے پہلے ہی سے اس کا انکار نہیں کر دیا تھا؟ اور وہ یہ بھی کہنے لگے تھے کہ یہ دونوں (تورات و قرآن) تو جادو ہے② جو آپس میں ایک دوسرے کی مدد کرتے ہیں③ اور وہ یہ بھی کہنے لگے کہ: ہم تو (دونوں میں سے) کسی کو نہیں مانتے ﴿۴۸﴾ (اے نبی!) تم (ان سے) کہو: اگر تم سچے ہو تو (تورات اور قرآن کے علاوہ) کوئی اور کتاب اللہ تعالیٰ کے پاس سے لے آؤ جو ہدایت کے لحاظ سے ان دونوں سے بہتر ہو، میں بھی اس پر عمل کرنے لگوں گا ﴿۴۹﴾ سو اگر وہ تمھارے کہنے کے مطابق (کوئی کتاب) نہ لا سکے تو سمجھو کہ وہ (یعنی مکہ کے کافر) حقیقت میں صرف اپنی نفسانی خواہشات پر چلتے ہیں اور اس آدمی سے بڑا گمراہ کون ہوگا جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے آئی ہوئی ہدایت کے بغیر اپنی خواہش کے پیچھے چلے④ یقیناً اللہ تعالیٰ ظلم کرنے والی قوم کو ہدایت نہیں دیتے ﴿۵۰﴾

---

① تورات ایک ساتھ ایک مرتبہ میں اتری، اس طرح قرآن اترتا۔ ② (دوسرا ترجمہ) وہ (یہ بھی) کہنے لگے تھے کہ: یہ تو دونوں (یعنی موسیٰ اور محمد) جادوگر ہیں۔ ③ (دوسرا ترجمہ) جو دونوں آپس میں ایک دوسرے کے موافق ہیں۔

④ اللہ تعالیٰ کی ہدایت کے خلاف نفسانی خواہشات پر چلنے والا سب سے بڑا گمراہ۔

وَلَقَدْ وَصَّلْنَا لَهُمُ الْقَوْلَ لَعَلَّهُمْ يَتَذَكَّرُونَ ۞ اَلَّذِيْنَ اٰتَيْنٰهُمُ الْكِتٰبَ مِنْ قَبْلِهٖ هُمْ بِهٖ يُؤْمِنُوْنَ ۞ وَاِذَا يُتْلٰى عَلَيْهِمْ قَالُوْٓا اٰمَنَّا بِهٖٓ اِنَّهُ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّنَآ اِنَّا كُنَّا مِنْ قَبْلِهٖ مُسْلِمِيْنَ ۞ اُولٰٓئِكَ يُؤْتَوْنَ اَجْرَهُمْ مَّرَّتَيْنِ بِمَا صَبَرُوْا وَيَدْرَءُوْنَ بِالْحَسَنَةِ السَّيِّئَةَ وَمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ ۞ وَاِذَا سَمِعُوا اللَّغْوَ اَعْرَضُوْا عَنْهُ وَقَالُوْا لَنَآ اَعْمَالُنَا وَلَكُمْ اَعْمَالُكُمْ سَلٰمٌ عَلَيْكُمْ لَا نَبْتَغِي الْجٰهِلِيْنَ ۞

اور ہم ان (کی آسانی) کے لیے (نصیحت کی) بات لگا تار بھیجتے ہی رہیں؛ تاکہ وہ لوگ نصیحت حاصل کرلیں ﴿۵۱﴾ جن کو ہم نے اس (قرآن) سے پہلے (آسمانی) کتابیں دی ہیں وہ اس (قرآن) پر (بھی) ایمان لاتے ہیں① ﴿۵۲﴾ اور جب ان کے سامنے (قرآن پڑھ کر) سنایا جاتا ہے تو وہ کہتے ہیں کہ: ہم اس (قرآن) پر ایمان لے آئے کہ یقیناً وہ سچا ہے، ہمارے رب کی طرف سے (اترا ہے) حقیقت میں اس (قرآن اترنے) سے پہلے ہی ہم اس کو مانتے تھے ﴿۵۳﴾ ایسے لوگوں کو ان کے صبر② کی وجہ سے دوہرا اجر دیا جائے گا③ اور وہ لوگ برائی کے بدلے میں بھلائی کرتے ہیں اور جو روزی ہم نے ان کو دی ہے اس میں سے (اللہ تعالیٰ کے راستے میں) وہ خرچ کرتے ہیں ﴿۵۴﴾ اور جب وہ بے کار بات کو سنتے ہیں تو وہ اس سے منہ پھیرا لیتے ہیں④ اور وہ کہنے لگتے ہیں کہ: ہمارے لیے ہمارے اعمال اور تمہارے لیے تمہارے اعمال ہیں (ہم) تم کو سلام کرتے ہیں⑤، ہم نادان (یعنی بے سمجھ) لوگوں سے الجھنا نہیں چاہتے ﴿۵۵﴾

---

① یعنی جو سابقہ آسمانی کتابوں پر ایمان رکھتے تھے اور اس میں قرآن کا ذکر ہے ہی؛ اس لیے قرآن کو بھی مانتے تھے اور آپ پر جب قرآن کا نزول شروع ہوا تو اس پر قائم رہے۔

نکتہ: اللہ تعالیٰ کے یہاں انصاف پسند لوگوں کی قدر ہے چاہے کسی بھی قوم سے ہو۔

② سابقہ دین پر ایمان تھا اب نزولِ قرآن کے بعد قرآن پر جم کر کے عمل کیا۔ اللہ کی اطاعت میں ثابت قدم رہے یہ صبر تھا۔

③ انسان پہلے سے ایک دین پر قائم ہو، پختگی سے مانتا ہو عمل کرتا ہو، اس پر فخر بھی ہو کہ یہ آسمانی کتاب پر عمل کرتا ہوں پھر اس کو ترک کر کے شرعِ محمدی کو اپنا لیا یہ کتنا دشوار کام ہے پھر اس کو دوہرا اجر ملےگا ہی۔

④ یعنی دور ہو جاتے ہیں۔ ہم بحث میں الجھنا نہیں چاہتے ہیں۔

⑤ فضول بحث میں الجھنے کا وقت نہیں ہے، ہم دعا کرتے ہیں تم کو اسلام کی توفیق ملے اور تم سلامت رہو۔

إِنَّكَ لَا تَهْدِي مَنْ أَحْبَبْتَ وَلَٰكِنَّ اللَّهَ يَهْدِي مَنْ يَشَاءُ ۚ وَهُوَ أَعْلَمُ بِالْمُهْتَدِينَ ۝ وَقَالُوا إِنْ نَتَّبِعِ الْهُدَىٰ مَعَكَ نُتَخَطَّفْ مِنْ أَرْضِنَا ۚ أَوَلَمْ نُمَكِّنْ لَهُمْ حَرَمًا آمِنًا يُجْبَىٰ إِلَيْهِ ثَمَرَاتُ كُلِّ شَيْءٍ رِزْقًا مِنْ لَدُنَّا وَلَٰكِنَّ أَكْثَرَهُمْ لَا يَعْلَمُونَ ۝ وَكَمْ أَهْلَكْنَا مِنْ قَرْيَةٍ بَطِرَتْ مَعِيشَتَهَا ۖ فَتِلْكَ مَسَاكِنُهُمْ لَمْ تُسْكَنْ مِنْ بَعْدِهِمْ إِلَّا قَلِيلًا ۖ وَكُنَّا نَحْنُ الْوَارِثِينَ ۝ وَمَا كَانَ رَبُّكَ مُهْلِكَ الْقُرَىٰ حَتَّىٰ يَبْعَثَ فِي أُمِّهَا رَسُولًا يَتْلُو عَلَيْهِمْ آيَاتِنَا ۚ وَمَا كُنَّا مُهْلِكِي الْقُرَىٰ إِلَّا وَأَهْلُهَا ظَالِمُونَ ۝

یقیناً تم جس کو چاہو ہدایت تک نہیں پہنچا سکتے؛ لیکن اللہ تعالیٰ جس کو بھی چاہتے ہیں ہدایت دیتے ہیں اور وہ (اللہ تعالیٰ) ہدایت قبول کرنے والوں کو خوب اچھی طرح جانتے ہیں ﴿۵۶﴾ اور یہ (مکہ کے کافر) کہنے لگے: اگر ہم تمھارے ساتھ ہدایت (یعنی توحید) پر چلنے لگیں تو ہم اپنے ملک سے اچک لیے جائیں گے①، کیا ہم نے ان کو امن والے حرم میں جگہ نہیں دی جس کی طرف ہر قسم کے پھل کھینچے چلے آتے ہیں جو ہماری طرف سے دیا ہوا (خاص) رزق ہے؛ لیکن ان میں کے اکثر لوگ جانتے ہی نہیں ہیں ﴿۵۷﴾ اور کتنی بستیوں کو ہم نے ہلاک کر دیا کہ وہاں کے رہنے والے اپنی معیشت پر اتراتے تھے، سو یہ ان کے مکانات (تمھارے سامنے) ہیں، ان (کے ہلاک ہونے) کے بعد تھوڑے لوگوں کے سوا وہاں کسی کو بسنا نصیب نہیں ہوا② اور ہم ہی (آخر کار) سب کے مالک ہیں③ ﴿۵۸﴾ اور (اے نبی!) تمھارے رب اس وقت تک بستیوں کو ہلاک نہیں کر ڈالتے جب تک ان (بستیوں) کے مرکزی مقام④ میں کوئی رسول نہ بھیجے جو وہاں کے لوگوں کو ہماری آیتیں پڑھ پڑھ کر سناتے ہو اور ہم (رسول بھیجنے کے بعد بھی فوراً ان) بستیوں کو ہلاک نہیں کر ڈالتے؛ الا یہ کہ وہاں کے رہنے والے لوگ ظالم ہو جائیں (تب ہلاک کرتے ہیں) ﴿۵۹﴾

---

① (دوسرا ترجمہ) مار کر نکال دیے جاویں گے۔

② قلیل: [الف] اس میں چند ہی مکانات پھر آئندہ آباد ہوئے۔ [ب] ان بستیوں میں بہت تھوڑی دیر کے لیے لوگ رکتے ہیں جیسے کوئی مسافر، اس کے سوا وہ بستیاں آباد نہ ہو سکی۔ ③ (دوسرا ترجمہ) سب کو لے لینے والے ہیں۔

④ یعنی راجدھانی، معلوم ہوا کہ مرکزی مقامات سے جو تحریک چلتی ہے اس کے اثرات زیادہ ہوتے ہیں۔

وَمَآ أُوتِيتُم مِّن شَيْءٍ فَمَتَاعُ الْحَيَوٰةِ الدُّنْيَا وَزِينَتُهَا ۚ وَمَا عِندَ اللَّهِ خَيْرٌ وَأَبْقَىٰٓ ۚ أَفَلَا تَعْقِلُونَ ﴿٦٠﴾ أَفَمَن وَعَدْنَٰهُ وَعْدًا حَسَنًا فَهُوَ لَٰقِيهِ كَمَن مَّتَّعْنَٰهُ مَتَٰعَ الْحَيَوٰةِ الدُّنْيَا ثُمَّ هُوَ يَوْمَ الْقِيَٰمَةِ مِنَ الْمُحْضَرِينَ ﴿٦١﴾ وَيَوْمَ يُنَادِيهِمْ فَيَقُولُ أَيْنَ شُرَكَآءِىَ الَّذِينَ كُنتُمْ تَزْعُمُونَ ﴿٦٢﴾ قَالَ الَّذِينَ حَقَّ عَلَيْهِمُ الْقَوْلُ رَبَّنَا هَٰٓؤُلَآءِ الَّذِينَ أَغْوَيْنَآ ۚ أَغْوَيْنَٰهُمْ كَمَا غَوَيْنَا ۖ تَبَرَّأْنَآ إِلَيْكَ ۖ مَا كَانُوٓا إِيَّانَا يَعْبُدُونَ ﴿٦٣﴾ وَقِيلَ ادْعُوا شُرَكَآءَكُمْ فَدَعَوْهُمْ فَلَمْ يَسْتَجِيبُوا لَهُمْ وَرَأَوُا الْعَذَابَ ۚ لَوْ أَنَّهُمْ كَانُوا يَهْتَدُونَ ﴿٦٤﴾

اور تم کو جو چیز بھی دی گئی سو وہ تو دنیوی زندگی کا سامان ہے اور اس (دنیوی زندگی) کی رونق ہے اور اللہ کے پاس جو کچھ ہے وہ کہیں زیادہ بہتر اور زیادہ باقی رہنے والا ہے، بھلا کیا تم لوگ سمجھتے نہیں؟ ﴿۶۰﴾

بھلا بتاؤ تو! ایک شخص (یعنی مؤمن) وہ ہے جس سے ہم نے اچھا وعدہ (جنت کا) کیا ہے، سو وہ اس (وعدے) کو پانے والا بھی ہے، کیا وہ اس شخص (یعنی کافر) جیسا ہو سکتا ہے جس کو ہم نے دنیوی زندگی کا سامان (چند دن) فائدہ اٹھانے کے لیے دے دیا ہو، پھر وہ قیامت کے دن پکڑ کر حاضر کیا جائے گا؟ ﴿۶۱﴾ اور (اس قیامت کے دن کو ہرگز مت بھولو) جس دن وہ (اللہ تعالیٰ) ان (کافروں) کو پکار کر فرمائیں گے کہ: میرے وہ شریک کہاں ہیں جن کو تم (دنیا میں میرا شریک) سمجھتے تھے؟ ﴿۶۲﴾ جن لوگوں کے خلاف (عذاب کی) بات ثابت ہو چکی ہے وہ کہیں گے کہ: اے ہمارے رب! یہ وہ لوگ ہیں جن کو ہم نے گمراہ کیا تھا ہم نے ان کو اس طرح گمراہ کیا تھا جیسا ہم خود گمراہ ہو گئے تھے، ہم آپ کے سامنے ان سے بری ہوتے ہیں① کہ یہ لوگ ہماری عبادت نہیں کرتے تھے ﴿۶۳﴾ اور (کافروں سے) کہا جائے گا: جن کو تم نے (اللہ تعالیٰ کے ساتھ عبادت میں) شریک بنا رکھا تھا ان کو پکارو، سو وہ (کافر) ان کو پکاریں گے تو وہ ان کو کوئی جواب نہیں دیں گے اور وہ (کافر اپنی آنکھوں سے) عذاب دیکھ لیں گے، کاش کہ وہ لوگ (دنیا میں) ہدایت کو قبول کر لیتے (تو آج عذاب کی یہ مصیبت اٹھانی نہ پڑتی) ﴿۶۴﴾

---

① یعنی ہمارا ان سے کوئی تعلق نہیں تھا۔

وَيَوْمَ يُنَادِيهِمْ فَيَقُولُ مَاذَا أَجَبْتُمُ الْمُرْسَلِينَ ﴿٦٥﴾ فَعَمِيَتْ عَلَيْهِمُ الْأَنبَاءُ يَوْمَئِذٍ فَهُمْ لَا يَتَسَاءَلُونَ ﴿٦٦﴾ فَأَمَّا مَن تَابَ وَآمَنَ وَعَمِلَ صَالِحًا فَعَسَىٰ أَن يَكُونَ مِنَ الْمُفْلِحِينَ ﴿٦٧﴾ وَرَبُّكَ يَخْلُقُ مَا يَشَاءُ وَيَخْتَارُ ۗ مَا كَانَ لَهُمُ الْخِيَرَةُ ۚ سُبْحَانَ اللَّهِ وَتَعَالَىٰ عَمَّا يُشْرِكُونَ ﴿٦٨﴾ وَرَبُّكَ يَعْلَمُ مَا تُكِنُّ صُدُورُهُمْ وَمَا يُعْلِنُونَ ﴿٦٩﴾ وَهُوَ اللَّهُ لَا إِلَٰهَ إِلَّا هُوَ ۖ لَهُ الْحَمْدُ فِي الْأُولَىٰ وَالْآخِرَةِ ۖ وَلَهُ الْحُكْمُ وَإِلَيْهِ تُرْجَعُونَ ﴿٧٠﴾ قُلْ أَرَأَيْتُمْ إِن جَعَلَ اللَّهُ عَلَيْكُمُ اللَّيْلَ سَرْمَدًا إِلَىٰ يَوْمِ الْقِيَامَةِ مَنْ إِلَٰهٌ غَيْرُ اللَّهِ يَأْتِيكُم بِضِيَاءٍ ۖ أَفَلَا تَسْمَعُونَ ﴿٧١﴾

اور (وہ قیامت کا دن بھی یاد رکھو) جس دن اللہ تعالیٰ ان (کافروں) کو پکار کر پوچھیں گے کہ: تم نے پیغمبروں کو کیا جواب دیا تھا؟ ﴿۶۵﴾ سو اس دن (جو) باتیں (دنیا میں وہ بنایا کرتے تھے وہ سب) ان پر بند ہو جائیں گی①، سو آپس میں بھی کچھ نہیں پوچھیں گے ﴿۶۶﴾ سو جو آدمی کہ توبہ کرے اور ایمان لائے اور نیک کام کرے تو پوری امید ہے کہ ایسے لوگ (اس دن) فلاح پانے والوں میں سے ہوں گے ﴿۶۷﴾ اور تمھارے رب جو چاہیں پیدا کرتے ہیں اور پسند کرتے ہیں②، ان لوگوں کو پسند کرنے کا کوئی اختیار نہیں ہے، اللہ تعالیٰ کی ذات تو پاک ہے اور وہ لوگ اللہ تعالیٰ کے ساتھ جو چیز شریک کرتے ہیں وہ (اللہ تعالیٰ) اس سے بہت دور ہیں ﴿۶۸﴾ اور تمھارے رب جانتے ہیں جو ان کے سینوں نے چھپا کر رکھا ہے اور جو وہ کھلم کھلا کرتے ہیں③ ﴿۶۹﴾ وہی ہے اللہ تعالیٰ، اس کے سوا کوئی معبود نہیں ہے، دنیا اور آخرت میں اسی کے لیے حمد ہے اور حکم اسی (اللہ تعالیٰ) کا چلتا ہے اور اسی (اللہ تعالیٰ) کی طرف تم لوٹائے جاؤ گے ﴿۷۰﴾ (اے نبی!) تم (ان سے یہ) پوچھو کہ: تم بتلاؤ تو! اگر اللہ تعالیٰ تم پر ہمیشہ قیامت کے دن تک کے لیے رات ہی رہنے دیویں تو اللہ تعالیٰ کے سوا کونسا معبود ہے جو تمھارے پاس (کہیں سے) روشنی لے آوے، کیا تم لوگ سنتے نہیں ہو؟ ﴿۷۱﴾

---

① اور ان کو جواب سمجھ میں نہیں آئے گا اور ذہن میں سے ساری باتیں غائب ہو جائے گی۔

② یعنی جو احکام چاہے نافذ کرے، اپنے اعزاز و اکرام کے لیے جس بندے کو چاہے پسند کرے، کسی کو بھی دینی، علمی وروحانی فضیلت جو حاصل ہے وہ اللہ تعالیٰ کی عنایت ہے، انسان کا ذاتی کمال کچھ نہیں ہے۔ ③ (دوسرا ترجمہ) جو وہ ظاہر میں کرتے ہیں۔

قُلْ اَرَءَيْتُمْ اِنْ جَعَلَ اللّٰهُ عَلَيْكُمُ النَّهَارَ سَرْمَدًا اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ مَنْ اِلٰهٌ غَيْرُ اللّٰهِ يَاْتِيْكُمْ بِلَيْلٍ تَسْكُنُوْنَ فِيْهِ ؕ اَفَلَا تُبْصِرُوْنَ ۝ وَمِنْ رَّحْمَتِهٖ جَعَلَ لَكُمُ الَّيْلَ وَالنَّهَارَ لِتَسْكُنُوْا فِيْهِ وَلِتَبْتَغُوْا مِنْ فَضْلِهٖ وَلَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ۝ وَيَوْمَ يُنَادِيْهِمْ فَيَقُوْلُ اَيْنَ شُرَكَآءِيَ الَّذِيْنَ كُنْتُمْ تَزْعُمُوْنَ ۝ وَنَزَعْنَا مِنْ كُلِّ اُمَّةٍ شَهِيْدًا فَقُلْنَا هَاتُوْا بُرْهَانَكُمْ فَعَلِمُوْۤا اَنَّ الْحَقَّ لِلّٰهِ وَضَلَّ عَنْهُمْ مَّا كَانُوْا يَفْتَرُوْنَ ۝

اِنَّ قَارُوْنَ كَانَ مِنْ قَوْمِ مُوْسٰى فَبَغٰى عَلَيْهِمْ ۪ وَاٰتَيْنٰهُ مِنَ الْكُنُوْزِ مَاۤ اِنَّ مَفَاتِحَهٗ لَتَنُوْٓاُ بِالْعُصْبَةِ اُولِى الْقُوَّةِ ۗ اِذْ قَالَ لَهٗ قَوْمُهٗ لَا تَفْرَحْ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ الْفَرِحِيْنَ ۝

(ان سے یہ بات بھی) تم پوچھو کہ: تم بتلاؤ تو! کہ اگر اللہ تعالیٰ تم پر ہمیشہ قیامت کے دن تک کے لیے دن ہی رہنے دیویں تو اللہ تعالیٰ کے سوا کونسا معبود ہے جو تمھارے پاس رات لے آوے جس میں تم سکون حاصل کرو؟ تو کیا تم لوگ دیکھتے نہیں ہو؟ ﴿۷۲﴾ اور اس (اللہ تعالیٰ) نے اپنی رحمت سے تمھارے لیے رات اور دن بنایا؛ تا کہ تم اس (رات) میں سکون حاصل کرسکو اور تا کہ (دن میں) اس (اللہ) کا فضل (یعنی حلال روزی) تلاش کرو؛ اور تا کہ تم لوگ (اللہ تعالیٰ کا) شکر ادا کرو ﴿۷۳﴾ اور جس دن وہ (اللہ تعالیٰ) ان (کافروں) کو پکار کر فرمائیں گے کہ: میرے شریک جن کا تم دعویٰ کرتے تھے وہ کہاں ہیں؟ ﴿۷۴﴾ اور ہم ہر امت میں سے ایک گواہی دینے والا (یعنی نبی) نکال کر لائیں گے، پھر ہم کہیں گے کہ: تم اپنی دلیل لاؤ①، تب ان کو یہ معلوم ہوجائے گا کہ سچی بات تو اللہ تعالیٰ ہی کی تھی اور جو باتیں انھوں نے (دنیا میں) گھڑ رکھی تھیں وہ سب ان سے گم ہوکر رہ جائیں گی② ﴿۷۵﴾

یقیناً قارون موسیٰ (علیہ السلام) کی قوم کا (ایک شخص) تھا، پھر وہ ان (بنی اسرائیل) پر زیادتی کرنے لگا، اور ہم نے اس کو اتنے خزانے دیے تھے کہ اس کی چابیاں اٹھانے سے طاقت والے لوگوں کی ایک جماعت تھک جاتی تھی، جب اس (قارون) کو اس کی قوم نے کہا: (مال پر) اترا مت ③، یقیناً اللہ تعالیٰ اترانے والوں کو پسند نہیں کرتے ہیں ﴿۷۶﴾

---

① اس وقت ان کو شرک کے صحیح ہونے پر کوئی دلیل نہیں مل سکے گی۔ ② یعنی آج کسی کا پتہ نہیں رہے گا۔ (باقی ←)

وَابْتَغِ فِيْمَآ اٰتٰىكَ اللّٰهُ الدَّارَ الْاٰخِرَةَ وَلَا تَنْسَ نَصِيْبَكَ مِنَ الدُّنْيَا وَاَحْسِنْ كَمَآ اَحْسَنَ اللّٰهُ اِلَيْكَ وَلَا تَبْغِ الْفَسَادَ فِي الْاَرْضِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ الْمُفْسِدِيْنَ ۝ قَالَ اِنَّمَآ اُوْتِيْتُهٗ عَلٰى عِلْمٍ عِنْدِيْ ؕ اَوَلَمْ يَعْلَمْ اَنَّ اللّٰهَ قَدْ اَهْلَكَ مِنْ قَبْلِهٖ مِنَ الْقُرُوْنِ مَنْ هُوَ اَشَدُّ مِنْهُ قُوَّةً وَّاَكْثَرُ جَمْعًا ؕ وَلَا يُسْـَٔلُ عَنْ ذُنُوْبِهِمُ الْمُجْرِمُوْنَ ۝ فَخَرَجَ عَلٰى قَوْمِهٖ فِيْ زِيْنَتِهٖ ؕ قَالَ الَّذِيْنَ يُرِيْدُوْنَ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا يٰلَيْتَ لَنَا مِثْلَ مَآ اُوْتِيَ قَارُوْنُ ۙ اِنَّهٗ لَذُوْ حَظٍّ عَظِيْمٍ ۝ وَقَالَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ وَيْلَكُمْ ثَوَابُ اللّٰهِ خَيْرٌ لِّمَنْ اٰمَنَ وَعَمِلَ صَالِحًا ۚ

اور اللہ تعالیٰ نے (دنیا میں) تجھے جو کچھ دے رکھا ہے اس سے آخرت والا گھر بنانے کی کوشش کر اور دنیا میں سے اپنا حصہ مت بھول جا① اور جس طرح اللہ تعالیٰ نے تجھ پر احسان کیا ہے تو بھی (اللہ کے بندوں کے ساتھ) احسان کیا کر اور تو زمین میں فساد مچانے کی کوشش مت کر②، یقیناً اللہ تعالیٰ فساد کرنے والوں کو پسند نہیں کرتے ہیں ﴿۷۷﴾ وہ (قارون) کہنے لگا کہ: مجھے یہ سب کچھ میرے پاس جو علم (یعنی ذاتی ہنر) ہے③ اس کی وجہ سے ملا ہے، کیا اس کو یہ معلوم نہیں کہ اللہ تعالیٰ اس سے پہلے (پچھلی قوموں میں سے) ایسے ایسے لوگوں کو ہلاک کر چکے ہیں جو طاقت اور مال جمع کرنے میں (یا افراد کے زیادہ ہونے میں قارون سے بھی) زیادہ بڑھے ہوئے تھے اور مجرموں سے ان کے گناہوں کے متعلق پوچھا بھی نہیں جائے گا④ ﴿۷۸﴾ پھر وہ (قارون) اپنی قوم کے سامنے اپنے پورے ٹھاٹھ کے ساتھ نکلا⑤ تو جو لوگ دنیوی زندگی کو چاہنے والے تھے وہ کہنے لگے: اے کاش! ہم کو ویسی چیزیں ملتیں جیسی چیزیں قارون کو ملی ہیں، یقیناً وہ (قارون) تو بڑی قسمت والا ہے ﴿۷۹﴾ اور جن کو (اللہ تعالیٰ کی طرف سے صحیح) علم دیا گیا تھا⑥ انھوں نے کہا: (اے دنیا کے چاہنے والو!) تم پر افسوس ہو، جو شخص ایمان لائے اور نیک کام کرے ان کے لیے تو اللہ تعالیٰ کا دیا ہوا ثواب بہتر ہے،

⇐ ② لذتِ عاجلہ فانیہ سے حاصل ہونے والی وہ خوشی جس میں انسان اللہ تعالیٰ کو بھول جاوے، اسی طرح جس خوشی کو اپنا ذاتی کمال سمجھے یہ ہے اترانا۔

① دنیاوی ضروریات کو پورا کرو؛ لیکن اس میں اسراف نہ ہو، دنیاوی عمر کتنی ہے وہ سوچو، اس سے آخرت کے اعمال کرلو۔

② شرک و کفر اور نافرمانی بڑا فساد ہے۔ ③ علم اور ہنر کس نے دیا ہے، وہ سوچ لیوے۔ (باقی ⇐)

وَلَا يُلَقّٰىهَآ اِلَّا الصّٰبِرُوْنَ۝ فَخَسَفْنَا بِهٖ وَبِدَارِهِ الْاَرْضَ فَمَا كَانَ لَهٗ مِنْ فِئَةٍ يَّنْصُرُوْنَهٗ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ ۗ وَمَا كَانَ مِنَ الْمُنْتَصِرِيْنَ۝ وَاَصْبَحَ الَّذِيْنَ تَمَنَّوْا مَكَانَهٗ بِالْاَمْسِ يَقُوْلُوْنَ وَيْكَاَنَّ اللّٰهَ يَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ يَّشَآءُ مِنْ عِبَادِهٖ وَيَقْدِرُ ۚ لَوْلَآ اَنْ مَّنَّ اللّٰهُ عَلَيْنَا لَخَسَفَ بِنَا ؕ وَيْكَاَنَّهٗ لَا يُفْلِحُ الْكٰفِرُوْنَ۝

تِلْكَ الدَّارُ الْاٰخِرَةُ نَجْعَلُهَا لِلَّذِيْنَ لَا يُرِيْدُوْنَ عُلُوًّا فِي الْاَرْضِ وَلَا فَسَادًا ؕ وَالْعَاقِبَةُ لِلْمُتَّقِيْنَ۝ مَنْ جَآءَ بِالْحَسَنَةِ فَلَهٗ خَيْرٌ مِّنْهَا ۚ وَمَنْ جَآءَ بِالسَّيِّئَةِ فَلَا يُجْزَى الَّذِيْنَ عَمِلُوا السَّيِّاٰتِ اِلَّا مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ۝

اور یہ (مرتبہ) صبر کرنے والوں ہی کو ملتا ہے① ﴿۸۰﴾ پھر ہم نے اس (قارون) کو اور اس کے گھر کو زمین میں دھنسا دیا، پھر کوئی جماعت ایسی نہیں تھی جو اللہ تعالیٰ کے سوا اس کی مدد کرتی② اور وہ خود کو بھی بچا نہیں سکا ﴿۸۱﴾ اور کل جو لوگ اس (قارون) کے جیسا ہونے کی تمنا کر رہے تھے وہ کہنے لگے: اوہو! اب پتہ چل گیا کہ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں میں سے جس کے لیے چاہتے ہیں اس کو رزق زیادہ دے دیتے ہیں اور (جس کے لیے چاہتے ہیں) تنگ کرتے ہیں، اگر ہم پر اللہ تعالیٰ کا احسان نہ ہوتا تو وہ ہم کو بھی (زمین میں) دھنسا دیتے، اب پتا لگ گیا کہ وہ (اللہ تعالیٰ) کافروں کو کامیاب نہیں کرتے ﴿۸۲﴾

وہ آخرت کا گھر (جنت) ہم ان ہی لوگوں کے لیے خاص کرتے ہیں جو زمین میں بڑا بننا نہیں چاہتے③ اور فساد پھیلانا (بھی نہیں چاہتے)④ اور آخری (بہتر) انجام تو تقویٰ والوں کو ملے گا ﴿۸۳﴾ جو شخص نیکی لے کر حاضر ہوگا تو اس کو اس (نیکی) سے بہتر (بدلہ) ملے گا اور جو شخص برائی لے کر آئے گا تو جنھوں نے برے کام کیے ہیں ان کو ان کے کیے ہوئے کاموں ہی کی سزا دی جائے گی ﴿۸۴﴾

⇐ ⑦ اللہ کو ان کے گناہ پہلے سے معلوم ہی ہے اس لیے تحقیق کے لیے سوال کی ضرورت نہیں؛ البتہ تنبیہ اور زجر کے لیے سوال ہوگا۔ ⑧ (دوسرا ترجمہ) اپنے مال کی نمائش کرتے ہوئے نکلا۔ ⑨ اہل علم کی سوچ اور بول ایسا ہونا چاہیے۔

① یعنی کامل ثواب صبر کرنے والوں کو ملتا ہے، جو لوگ دنیا کی حرص سے صبر کرتے ہیں اور شریعت کی حدوں میں رہ کر مال کماتے ہیں۔ ② (دوسرا ترجمہ) جو اللہ کے مقابلے میں اس کے مدد کرتی (تیسرا) جو اس کو اللہ تعالیٰ کے عذاب سے بچا لیتی

③ یعنی تکبر کر کے دوسروں کو حقیر نہیں سمجھتے۔ ④ ہر معصیت فساد ہے لوگوں پر ظلم بھی فساد ہے۔

إِنَّ الَّذِي فَرَضَ عَلَيْكَ الْقُرْآنَ لَرَادُّكَ إِلَىٰ مَعَادٍ ۚ قُل رَّبِّي أَعْلَمُ مَن جَاءَ بِالْهُدَىٰ وَمَنْ هُوَ فِي ضَلَالٍ مُّبِينٍ ﴿٨٥﴾ وَمَا كُنتَ تَرْجُو أَن يُلْقَىٰ إِلَيْكَ الْكِتَابُ إِلَّا رَحْمَةً مِّن رَّبِّكَ ۖ فَلَا تَكُونَنَّ ظَهِيرًا لِّلْكَافِرِينَ ﴿٨٦﴾ وَلَا يَصُدُّنَّكَ عَنْ آيَاتِ اللَّهِ بَعْدَ إِذْ أُنزِلَتْ إِلَيْكَ ۖ وَادْعُ إِلَىٰ رَبِّكَ ۖ وَلَا تَكُونَنَّ مِنَ الْمُشْرِكِينَ ﴿٨٧﴾ وَلَا تَدْعُ مَعَ اللَّهِ إِلَٰهًا آخَرَ ۘ لَا إِلَٰهَ إِلَّا هُوَ ۚ كُلُّ شَيْءٍ هَالِكٌ إِلَّا وَجْهَهُ ۚ لَهُ الْحُكْمُ وَإِلَيْهِ تُرْجَعُونَ ﴿٨٨﴾

یقیناً جس (اللہ تعالیٰ) نے تم پر قرآن (پر عمل کرنے کی اور تبلیغ) کی ذمے داری ڈالی ہے وہ ضرور تم کو (تمھارے) اصلی وطن (یعنی مکہ) پہنچانے والے ہیں ① (اے نبی!) تم کہہ دو کہ: میرے رب تو اس آدمی کو بھی اچھی طرح جانتے ہیں جو (اس رب کی طرف سے) ہدایت (یعنی سچا دین) لے کر آیا ہے اور اس کو بھی اچھی طرح جانتے ہیں جو کھلم کھلا گمراہی میں (پڑا ہوا) ہے ﴿۸۵﴾ اور (اے نبی!) تم کو (پہلے سے) یہ امید نہیں تھی کہ تم پر (یہ) کتاب (یعنی قرآن) اتاری جائے گی؛ لیکن یہ تو تمھارے رب کی طرف سے رحمت ہے، سو تم کافروں کی بالکل مدد (یعنی تائید) کرنے والے مت بننا ② ﴿۸۶﴾ اور اللہ تعالیٰ کی آیتیں (یعنی احکام) جب تم پر اتر گئیں تو اب اس کے بعد یہ لوگ تم کو اس (پر عمل کرنے) سے ہرگز نہ روکیں ③ اور تم اپنے رب کی طرف دعوت دیتے رہو اور تم شرک کرنے والوں میں سے ہرگز مت ہو ﴿۸۷﴾ اور تم اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی دوسرے معبود کو مت پکارو، اس (اللہ تعالیٰ) کے سوا کوئی معبود نہیں ہے، اس (اللہ تعالیٰ) کی ذات کے سوا ہر چیز فنا ہونے والی ہے ④، اسی (اللہ تعالیٰ) کی حکومت ہے اور اسی (اللہ تعالیٰ) کی طرف تم لوٹائے جاؤ گے ⑤ ﴿۸۸﴾

---

① یہ آیت سفرِ ہجرت میں نازل ہوئی جب جحفہ پہنچ کر مکہ والا معروف راستہ نظر آیا تو وطن کی یاد تازہ ہوگئی۔ بعض مفسرین نے "معاد" کو عادت سے مشتق مانا ہے تو معاد کا معنی یہ ہوگا جس جگہ رہنے کی انسان کو عادت پڑ جاوے، جہاں انسان کی طبیعت لگتی ہو، معلوم ہوا وطن سے محبت طبعی چیز ہے۔ یہ آیت بشارت ہے کہ مکہ پر تشریف آوری ہوگی اور بعض مفسرین نے معاد سے جنت مراد لیا ہے۔

② یعنی آج تک ایسا ہوا نہیں اور آئندہ بھی نہ ہو۔ ③ آیاتِ قرآنی پر عمل اور اس کی دعوت یہ دو ذمے داری ہے۔ ④ اخلاص والا عمل باقی رہے گا، باقی اعمال ضائع ہوں گے۔ ⑤ (دوسرا ترجمہ) اسی (اللہ تعالیٰ) کے پاس تم سب کو جانا ہے۔

سورة العنكبوت

(المكية)

أياتها:٦٩۔ رکوعاتها:٧۔

یہ سورت مکی ہے، اس میں انہتر (٦٩) آیتیں ہیں۔ سورۂ روم کے بعد اور سورۂ مطففین سے پہلے پچاسی (٨٥) نمبر پر نازل ہوئی۔

اس سورت میں اللہ نے شرک کو باطل بتلانے کے لیے مکڑی کی مثال ذکر فرمائی ہے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

الٓمّٓ ۝۱ اَحَسِبَ النَّاسُ اَنْ يُّتْرَكُوْٓا اَنْ يَّقُوْلُوْٓا اٰمَنَّا وَهُمْ لَا يُفْتَنُوْنَ ۝۲ وَلَقَدْ فَتَنَّا الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ فَلَيَعْلَمَنَّ اللّٰهُ الَّذِيْنَ صَدَقُوْا وَلَيَعْلَمَنَّ الْكٰذِبِيْنَ ۝۳ اَمْ حَسِبَ الَّذِيْنَ يَعْمَلُوْنَ السَّيِّاٰتِ اَنْ يَّسْبِقُوْنَا ۭ سَاۗءَ مَا يَحْكُمُوْنَ ۝۴ مَنْ كَانَ يَرْجُوْا لِقَاۗءَ اللّٰهِ فَاِنَّ اَجَلَ اللّٰهِ لَاٰتٍ ۭ وَهُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ۝۵ وَمَنْ جَاهَدَ فَاِنَّمَا يُجَاهِدُ لِنَفْسِهٖ ۭ اِنَّ اللّٰهَ لَغَنِيٌّ عَنِ الْعٰلَمِيْنَ ۝۶ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَنُكَفِّرَنَّ عَنْهُمْ سَيِّاٰتِهِمْ وَلَنَجْزِيَنَّهُمْ اَحْسَنَ الَّذِيْ كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ۝۷

اللہ تعالیٰ کے نام سے (میں شروع کرتا ہوں) جن کی رحمت سب کے لیے ہے، جو بہت زیادہ رحم کرنے والے ہیں۔

الم ﴿۱﴾ کیا لوگوں نے یہ سمجھ رکھا ہے کہ وہ صرف اتنا کہہ دینے پر کہ "ہم ایمان لے آئے ہیں" چھوڑ دیے جائیں گے اور ان کو آزمایا نہیں جائے گا؟ ﴿۲﴾ حالاں کہ ان سے پہلے جو لوگ گذر چکے ہیں ہم ان (سب) کو آزما چکے ہیں، سو اللہ تعالیٰ ان لوگوں کو ضرور معلوم کر کے رہیں گے جو (ایمان میں) سچے ہیں اور وہ (اللہ تعالیٰ) جھوٹوں کو بھی ضرور معلوم کر کے رہیں گے ﴿۳﴾ جن لوگوں نے برے کام کیے ہیں کیا وہ سمجھتے ہیں کہ وہ ہم سے بچ جاویں گے؟①، بہت برا وہ فیصلہ کرتے ہیں ﴿۴﴾ جو شخص بھی اللہ تعالیٰ سے ملاقات کی امید رکھتا ہو تو اس کو یقین رکھنا چاہیے کہ اللہ تعالیٰ (کے ملنے) کا مقرر (کیا ہوا) وقت آنے ہی والا ہے اور وہ (اللہ تعالیٰ) بڑے سننے والے، بڑے جاننے والے ہیں ﴿۵﴾ اور جو شخص (اللہ تعالیٰ کے راستے میں) محنت کرتا ہے تو وہ تو اپنے ہی فائدے کے لیے محنت کرتا ہے②، یقیناً اللہ تعالیٰ تمام عالموں سے بے پرواہ ہیں③ ﴿۶﴾ اور جو لوگ ایمان لائے اور انھوں نے نیک کام کیے، ہم ان پر سے ان کی برائیاں (یعنی گناہ) ضرور دور کر دیں گے اور جو نیک کام وہ کرتے تھے اس کا بہترین بدلہ ہم ان کو ضرور دیں گے ﴿۷﴾

---

① (دوسرا ترجمہ) بھاگ کر کے کہیں آگے چلے جائیں گے۔ ② محنت کا اول فائدہ محنت کرنے والے کی ذات کو ملتا ہے۔
③ (دوسرا ترجمہ) یقیناً اللہ تعالیٰ کو تمام دنیا والوں میں سے کسی کی ضرورت نہیں ہے۔

وَوَصَّيْنَا الْإِنْسَانَ بِوَالِدَيْهِ حُسْنًا ۖ وَإِنْ جَاهَدَاكَ لِتُشْرِكَ بِي مَا لَيْسَ لَكَ بِهِ عِلْمٌ فَلَا تُطِعْهُمَا ۚ إِلَيَّ مَرْجِعُكُمْ فَأُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُونَ ﴿٨﴾ وَالَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ لَنُدْخِلَنَّهُمْ فِي الصَّالِحِينَ ﴿٩﴾ وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَقُولُ آمَنَّا بِاللَّهِ فَإِذَا أُوذِيَ فِي اللَّهِ جَعَلَ فِتْنَةَ النَّاسِ كَعَذَابِ اللَّهِ ۖ وَلَئِنْ جَاءَ نَصْرٌ مِنْ رَبِّكَ لَيَقُولُنَّ إِنَّا كُنَّا مَعَكُمْ ۚ أَوَلَيْسَ اللَّهُ بِأَعْلَمَ بِمَا فِي صُدُورِ الْعَالَمِينَ ﴿١٠﴾

اور ہم نے انسان کو اپنے والدین کے ساتھ اچھا سلوک کرنے کا (پوری تاکید سے) ①حکم دیا اور اگر وہ دونوں (والدین) تجھ پر زور ڈالیں ② کہ تو میرے ساتھ ایسے (معبود) کو شریک کر جس کی تجھ کو کوئی خبر نہیں ہے ③ تو (اس شرک کے بارے میں) ان دونوں کا کہنا نہ مان، میری طرف تم سب کو واپس آنا ہے، سو جو کام تم لوگ کرتے تھے وہ میں تم کو بتلا دوں گا ﴿۸﴾ اور جو لوگ ایمان لائے اور انھوں نے نیک کام کیے ہم ضرور نیک لوگوں (کے درجے میں جنت) میں ان کو داخل کریں گے ﴿۹﴾ اور کچھ لوگ ایسے ہیں جو کہتے ہیں کہ: ہم اللہ تعالیٰ پر ایمان لے آئے، پھر جب اللہ تعالیٰ کے راستے میں ان کو تکلیف پہنچائی جاتی ہے ④ تو لوگوں کی پہنچائی ہوئی تکلیف کو وہ اللہ تعالیٰ کے عذاب کی طرح (بڑی) سمجھتے ہیں اور اگر تمھارے رب کی طرف سے کوئی مدد (مسلمانوں پر) آجاوے تو (یہی لوگ) ضرور ایسا کہنے لگیں گے کہ: ہم تو تمھارے (یعنی مسلمانوں کے) ساتھ تھے ⑤ بھلا کیا اللہ تعالیٰ کو عالم کے لوگوں کے سینوں میں جو بات (چھپی ہوئی) ہے وہ اچھی طرح معلوم نہیں ہے؟ ⑥ ﴿۱۰﴾

---

① آیت میں لفظ "وصینا" استعمال ہوا ہے جس کا ایک مفہوم یہ ہے کہ کسی شخص کو کسی عمل کی طرف بلانا جب کہ وہ بلانا پوری خیر خواہی سے ہو۔

② (دوسرا ترجمہ) دباؤ ڈالے۔

③ (دوسرا ترجمہ) جس کے معبود ہونے کی کوئی (صحیح) دلیل تیرے پاس نہیں۔

④ (دوسرا ترجمہ) ان کو ستایا جاتا ہے۔

⑤ یعنی ہم دل سے تمھارے ساتھ تھے؛ اس لیے فتح کے نتائج (یعنی غنائم) میں ہم کو بھی شامل کرو۔

⑥ ضرور معلوم ہے اور ان منافقوں کے دلوں میں ایمان نہیں ہے وہ بھی اللہ تعالیٰ کو معلوم ہے۔

وَلَيَعْلَمَنَّ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَلَيَعْلَمَنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ ۝ وَقَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّبِعُوْا سَبِيْلَنَا وَلْنَحْمِلْ خَطٰيٰكُمْ ؕ وَمَا هُمْ بِحٰمِلِيْنَ مِنْ خَطٰيٰهُمْ مِّنْ شَيْءٍ ؕ اِنَّهُمْ لَكٰذِبُوْنَ ۝ وَلَيَحْمِلُنَّ اَثْقَالَهُمْ وَاَثْقَالًا مَّعَ اَثْقَالِهِمْ ؗ وَلَيُسْـَٔلُنَّ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ عَمَّا كَانُوْا يَفْتَرُوْنَ ۝

وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا نُوْحًا اِلٰى قَوْمِهٖ فَلَبِثَ فِيْهِمْ اَلْفَ سَنَةٍ اِلَّا خَمْسِيْنَ عَامًا ؕ فَاَخَذَهُمُ الطُّوْفَانُ وَهُمْ ظٰلِمُوْنَ ۝ فَاَنْجَيْنٰهُ وَاَصْحٰبَ السَّفِيْنَةِ وَجَعَلْنٰهَاۤ اٰيَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ ۝ وَاِبْرٰهِيْمَ اِذْ قَالَ لِقَوْمِهِ اعْبُدُوا اللّٰهَ وَاتَّقُوْهُ ؕ ذٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ۝

اور اللہ تعالیٰ ایمان والوں کو ضرور معلوم کر کے رہیں گے اور وہ منافقین کو ضرور معلوم کر کے رہیں گے ﴿۱۱﴾ اور کافر لوگ ایمان والوں سے کہنے لگیں گے کہ: تم ہمارے طریقے پر چلو اور ہم تمھارے گناہوں کا بوجھ اٹھا لیں گے؛ حالاں کہ وہ (کافر لوگ) ان (مسلمانوں) کے گناہوں میں سے ذرا (سا بوجھ) بھی نہیں اٹھائیں گے، یقیناً وہ (کافر) بالکل جھوٹے ہیں ﴿۱۲﴾ اور وہ (کافر لوگ) اپنا (گناہ کا) بوجھ ضرور اٹھائیں گے اور اپنے (گناہ کے) بوجھ کے ساتھ دوسرے (گناہ) بوجھ بھی (اٹھائیں گے) اور وہ (کافر) جو جھوٹ بناتے تھے اس کے بارے میں قیامت کے دن ضرور ان سے سوال ہوگا ﴿۱۳﴾

اور پکی بات یہ ہے کہ ہم نے نوح (علیہ السلام) کو ان کی قوم کی طرف بھیجا، سو وہ (نوح علیہ السلام) ان (کی قوم) میں ایک ہزار میں پچاس کم سال (تبلیغ کرتے) رہے، سو (ایمان نہ لائے تو) طوفان نے ان (کی قوم) کو پکڑ لیا اور وہ ظالم تھے ﴿۱۴﴾ سو ہم نے ان (نوح علیہ السلام) کو اور کشتی والوں کو (طوفان سے) بچالیا اور ہم نے اس (کشتی یا طوفان) کو عالموں کے لیے عبرت بنادیا ﴿۱۵﴾ اور (ہم نے) ابراہیم (علیہ السلام) کو بھی (نبی بنا کر بھیجا) جب انھوں نے اپنی قوم سے کہا کہ: تم اللہ تعالیٰ کی عبادت کرو اور اس سے ڈرو (اور شرک چھوڑ دو) اگر تم جانتے ہو تو یہی تمھارے لیے بہتر ہے ﴿۱۶﴾

إِنَّمَا تَعْبُدُونَ مِن دُونِ اللَّهِ أَوْثَانًا وَتَخْلُقُونَ إِفْكًا ۚ إِنَّ الَّذِينَ تَعْبُدُونَ مِن دُونِ اللَّهِ لَا يَمْلِكُونَ لَكُمْ رِزْقًا فَابْتَغُوا عِندَ اللَّهِ الرِّزْقَ وَاعْبُدُوهُ وَاشْكُرُوا لَهُ ۖ إِلَيْهِ تُرْجَعُونَ ﴿١٧﴾ وَإِن تُكَذِّبُوا فَقَدْ كَذَّبَ أُمَمٌ مِّن قَبْلِكُمْ ۖ وَمَا عَلَى الرَّسُولِ إِلَّا الْبَلَاغُ الْمُبِينُ ﴿١٨﴾ أَوَلَمْ يَرَوْا كَيْفَ يُبْدِئُ اللَّهُ الْخَلْقَ ثُمَّ يُعِيدُهُ ۚ إِنَّ ذَٰلِكَ عَلَى اللَّهِ يَسِيرٌ ﴿١٩﴾ قُلْ سِيرُوا فِي الْأَرْضِ فَانظُرُوا كَيْفَ بَدَأَ الْخَلْقَ ۚ ثُمَّ اللَّهُ يُنشِئُ النَّشْأَةَ الْآخِرَةَ ۚ إِنَّ اللَّهَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ﴿٢٠﴾ يُعَذِّبُ مَن يَشَاءُ وَيَرْحَمُ مَن يَشَاءُ ۖ وَإِلَيْهِ تُقْلَبُونَ ﴿٢١﴾ وَمَا أَنتُم بِمُعْجِزِينَ فِي الْأَرْضِ وَلَا فِي السَّمَاءِ ۖ وَمَا لَكُم مِّن دُونِ اللَّهِ مِن وَلِيٍّ وَلَا نَصِيرٍ ﴿٢٢﴾

تم اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر صرف بتوں کی پوجا کرتے ہو اور (بتوں کے بارے میں) تم جھوٹی باتیں بناتے ہو، یقیناً اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر جن (بتوں) کی تم عبادت کرتے ہو وہ تو تم کو روزی (دینے) کا (بالکل) اختیار نہیں رکھتے، سو تم روزی اللہ تعالیٰ کے پاس ہی تلاش کرو اور تم اس (اللہ تعالیٰ) کی عبادت کرو اور اس (اللہ تعالیٰ) کا شکر کرو، اسی (اللہ تعالیٰ) کے پاس تم کو واپس لوٹایا جائے گا ﴿۱۷﴾ اور اگر تم (مجھے) جھٹلاؤ گے تو تم سے پہلے بھی مختلف قومیں (اپنے نبیوں کو) جھٹلا چکی ہیں اور رسول کی ذمے داری یہی ہے کہ وہ صاف صاف باتیں پہنچا دیویں ﴿۱۸﴾ اور کیا ان کافروں نے (یہ) نہیں دیکھا کہ اللہ تعالیٰ مخلوق کو کس طرح پہلی بار پیدا کرتے ہیں؟ پھر وہی اس کو دوبارہ بھی پیدا کریں گے، یقیناً یہ بات اللہ تعالیٰ پر بہت ہی آسان ہے ﴿۱۹﴾ (اے نبی!) تم کہہ دو کہ: تم لوگ زمین میں چلو، پھرو، پھر دیکھو اس (اللہ) نے مخلوق کو پہلی بار کس طرح پیدا کیا؟ پھر اللہ تعالیٰ آخری مرتبہ زندہ کر کے اٹھائیں گے، یقیناً اللہ تعالیٰ ہر چیز پر پوری قدرت رکھتے ہیں ﴿۲۰﴾ وہ (اللہ) جس کو چاہتے ہیں (اس کو) عذاب دیتے ہیں① اور جس پر چاہتے ہیں رحم کرتے ہیں②، اور تم سب کو اسی کی طرف پلٹا کر لے جایا جائے گا ﴿۲۱﴾ اور نہ تم زمین میں اور نہ آسمان میں (کہیں بھاگ کر اللہ کو) عاجز کرنے والے ہو اور تمھارے لیے اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی حمایت کرنے والا نہیں، اور مدد کرنے والا (بھی) نہیں ہے ﴿۲۲﴾

---

① یعنی جو عذاب کا مستحق ہے اس کو۔ ② یعنی جو رحمت کا اہل ہو اس پر۔

وَالَّذِينَ كَفَرُوا بِآيَاتِ اللَّهِ وَلِقَائِهِ أُولَٰئِكَ يَئِسُوا مِن رَّحْمَتِي وَأُولَٰئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ ﴿٢٣﴾ فَمَا كَانَ جَوَابَ قَوْمِهِ إِلَّا أَن قَالُوا اقْتُلُوهُ أَوْ حَرِّقُوهُ فَأَنجَاهُ اللَّهُ مِنَ النَّارِ ۚ إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَآيَاتٍ لِّقَوْمٍ يُؤْمِنُونَ ﴿٢٤﴾ وَقَالَ إِنَّمَا اتَّخَذْتُم مِّن دُونِ اللَّهِ أَوْثَانًا مَّوَدَّةَ بَيْنِكُمْ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا ۖ ثُمَّ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يَكْفُرُ بَعْضُكُم بِبَعْضٍ وَيَلْعَنُ بَعْضُكُم بَعْضًا وَمَأْوَاكُمُ النَّارُ وَمَا لَكُم مِّن نَّاصِرِينَ ﴿٢٥﴾ فَآمَنَ لَهُ لُوطٌ ۘ وَقَالَ إِنِّي مُهَاجِرٌ إِلَىٰ رَبِّي ۖ إِنَّهُ هُوَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ ﴿٢٦﴾

اور جن لوگوں نے اللہ تعالیٰ کی آیتوں کا اور اس کی ملاقات کا انکار کیا وہی لوگ میری رحمت سے مایوس ہو گئے ① اور انہی لوگوں کے لیے دردناک عذاب ہے ﴿۲۳﴾ سو ان (ابراہیم علیہ السلام) کی قوم کے پاس کوئی جواب نہیں تھا؛ سوائے اس کے کہ وہ (آپس میں) کہنے لگے کہ اس (ابراہیم) کو قتل کر دو یا اس (ابراہیم) کو جلا دو، سو اللہ تعالیٰ نے ان (ابراہیم علیہ السلام) کو آگ سے بچا لیا، یقیناً اس میں جو قوم ایمان لاتی ہے اس کے لیے بڑی نشانیاں ہیں ﴿۲۴﴾ اور اس (ابراہیم علیہ السلام) نے کہا: یقیناً تم نے اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر بتوں کو (خدا) مانا ہوا ہے (جس کے ذریعہ) دنیوی زندگی میں آپس میں دوستی کر کے (تعلقات بنا رکھے ہیں) ②، پھر قیامت کے دن تم ایک دوسرے کا انکار کرو گے ③ اور تم آپس میں ایک دوسرے پر لعنت کرو گے اور تمہارا ٹھکانہ آگ ہے اور تمہارے لیے کوئی مدد کرنے والا نہیں ہے ﴿۲۵﴾ پھر لوط ان (ابراہیم علیہ السلام) پر ایمان لائے اور اس (ابراہیم علیہ السلام) ④ نے کہا کہ: میں ہجرت کر کے اپنے رب کی (بتائی ہوئی جگہ کی) طرف جا رہا ہوں، یقیناً وہ (اللہ تعالیٰ) بڑے زبردست ہیں، بڑے حکمت کے مالک ہیں ﴿۲۶﴾

---

① یعنی آخرت میں ان کو مشاہدہ ہوگا کہ وہ محل رحمت نہیں ہے۔

② (دوسرا ترجمہ) بس یہ تمہاری دنیا کی آپس کی دوستی کی وجہ سے ہے (عام طور پر انسان دوستوں اور رشتے داروں کے طریقے پر چلتا ہے اور حق بات کو سوچتا نہیں ہے، کفر بھی دوستوں کی وجہ سے اپنا لیتا ہے۔

③ (دوسرا ترجمہ) ایک دوسرے کے مخالف بن جاؤ گے۔

④ بعض نے حضرت لوط علیہ السلام کو فاعل مانا ہے۔

وَوَهَبْنَا لَهٗٓ اِسْحٰقَ وَيَعْقُوْبَ وَجَعَلْنَا فِيْ ذُرِّيَّتِهِ النُّبُوَّةَ وَالْكِتٰبَ وَاٰتَيْنٰهُ اَجْرَهٗ فِي الدُّنْيَا ۚ وَاِنَّهٗ فِي الْاٰخِرَةِ لَمِنَ الصّٰلِحِيْنَ ۝ وَلُوْطًا اِذْ قَالَ لِقَوْمِهٖٓ اِنَّكُمْ لَتَاْتُوْنَ الْفَاحِشَةَ ۡ مَا سَبَقَكُمْ بِهَا مِنْ اَحَدٍ مِّنَ الْعٰلَمِيْنَ ۝ اَئِنَّكُمْ لَتَاْتُوْنَ الرِّجَالَ وَتَقْطَعُوْنَ السَّبِيْلَ ۙ وَتَاْتُوْنَ فِيْ نَادِيْكُمُ الْمُنْكَرَ ۭ فَمَا كَانَ جَوَابَ قَوْمِهٖٓ اِلَّآ اَنْ قَالُوا ائْتِنَا بِعَذَابِ اللّٰهِ اِنْ كُنْتَ مِنَ الصّٰدِقِيْنَ ۝ قَالَ رَبِّ انْصُرْنِيْ عَلَى الْقَوْمِ الْمُفْسِدِيْنَ ۝ وَلَمَّا جَاۗءَتْ رُسُلُنَآ اِبْرٰهِيْمَ بِالْبُشْرٰى ۙ قَالُوْٓا اِنَّا مُهْلِكُوْٓا اَهْلِ هٰذِهِ الْقَرْيَةِ ۚ اِنَّ اَهْلَهَا كَانُوْا ظٰلِمِيْنَ ۝

اور ہم نے ان (ابراہیم علیہ السلام) کو اسحاق (جیسا بیٹا) اور یعقوب (جیسا پوتا) عطا کیے اور ہم نے ان کی اولاد میں نبوت اور کتاب کا سلسلہ جاری کیا اور ہم نے ان (ابراہیم علیہ السلام) کو دنیا میں اس کا ثواب دیا① اور یقیناً وہ (ابراہیم علیہ السلام) آخرت میں نیک لوگوں میں سے ہوں گے ﴿۲۷﴾ اور (ہم نے) لوط (علیہ السلام) کو (نبی بنا کر بھیجا) جب انھوں نے اپنی قوم سے کہا کہ: حقیقت میں تم ایسی بے حیائی کا کام کرتے ہو جو تم سے پہلے تمام دنیا والوں میں کسی نے نہیں کیا ﴿۲۸﴾ کیا تم مردوں کے پاس (خواہش پوری کرنے) جاتے ہو اور راستے میں ڈاکہ ڈالتے ہو اور تم اپنی (بھری) مجلس میں برے کام کرتے ہو②۔ سو ان (لوط علیہ السلام) کی قوم کا (آخری) جواب یہی تھا "کہ اگر تو سچوں میں سے ہے تو ہم پر اللہ تعالیٰ کا عذاب لے آ" ﴿۲۹﴾ اس (لوط علیہ السلام) نے دعا کی کہ: اے میرے رب! فساد کرنے والے لوگوں کے مقابلے میں آپ میری مدد فرمائیے ﴿۳۰﴾

اور جب ہمارے بھیجے ہوئے فرشتے ابراہیم (علیہ السلام) کے پاس (بیٹا ہونے کی) خوش خبری لے کر پہنچے تو فرشتوں نے کہا: ہم اس بستی والوں کو (جس میں لوط علیہ السلام رہتے ہیں) یقیناً ہلاک کرنے والے ہیں، یقیناً اس (بستی) کے رہنے والے ظلم کرنے والے لوگ ہیں ﴿۳۱﴾

---

① دنیوی ثواب منصب امامت اور بڑی اچھی یادیں اور سب اقوام کا آپ کی عزت کرنا ہے۔

② گناہ کا کام علانیہ کرنا ایک دوسرا مستقل گناہ بن جاتا ہے۔

قَالَ اِنَّ فِيْهَا لُوْطًا ؕ قَالُوْا نَحْنُ اَعْلَمُ بِمَنْ فِيْهَا ٝ لَنُنَجِّيَنَّهٗ وَاَهْلَهٗۤ اِلَّا امْرَاَتَهٗ ٝ كَانَتْ مِنَ الْغٰبِرِيْنَ ۝ وَلَمَّاۤ اَنْ جَآءَتْ رُسُلُنَا لُوْطًا سِیْٓءَ بِهِمْ وَضَاقَ بِهِمْ ذَرْعًا وَّقَالُوْا لَا تَخَفْ وَلَا تَحْزَنْ ٝ اِنَّا مُنَجُّوْكَ وَاَهْلَكَ اِلَّا امْرَاَتَكَ كَانَتْ مِنَ الْغٰبِرِيْنَ ۝ اِنَّا مُنْزِلُوْنَ عَلٰۤى اَهْلِ هٰذِهِ الْقَرْيَةِ رِجْزًا مِّنَ السَّمَآءِ بِمَا كَانُوْا يَفْسُقُوْنَ ۝ وَلَقَدْ تَّرَكْنَا مِنْهَاۤ اٰيَةًۢ بَيِّنَةً لِّقَوْمٍ يَّعْقِلُوْنَ ۝ وَاِلٰى مَدْيَنَ اَخَاهُمْ شُعَيْبًا ۙ فَقَالَ يٰقَوْمِ اعْبُدُوا اللّٰهَ وَارْجُوا الْيَوْمَ الْاٰخِرَ وَلَا تَعْثَوْا فِى الْاَرْضِ مُفْسِدِيْنَ ۝

انھوں نے (یعنی ابراہیم (علیہ السلام)) نے کہا کہ: یقیناً اس (بستی) میں تو لوط (رہتے) ہیں، ان فرشتوں نے کہا کہ: ہم اچھی طرح جانتے ہیں کہ اس (بستی) میں کون (رہتے) ہیں، ہم ان (لوط علیہ السلام) کو اور ان کے (خاص) متعلقین کو ضرور بچالیں گے؛ مگر ان (لوط علیہ السلام) کی بیوی جو پیچھے (عذاب میں) رہ جانے والوں میں سے ہوگی ﴿۳۲﴾ اور جب ہمارے بھیجے ہوئے (فرشتے) لوط (علیہ السلام) کے پاس پہنچے تو وہ ان (فرشتوں کے آنے) کی وجہ سے خوش نہیں ہوئے، (ان لوط علیہ السلام کا) دل ان کی وجہ سے تنگ ہوا ① اور وہ (فرشتے) کہنے لگے: (اے لوط!) تم ڈرو مت اور تم غم مت کرو، یقیناً ہم آپ کو اور آپ کے (خاص) متعلقین کو بچالیں گے آپ کی بیوی کے سوا، وہ تو پیچھے رہ جانے والوں میں سے ہوگی ﴿۳۳﴾ یقیناً ہم اس بستی والوں پر وہ جو نافرمانی کرتے تھے اس کی وجہ سے آسمان سے ایک عذاب اتارنے والے ہیں ﴿۳۴﴾ اور پکی بات یہ ہے کہ ہم نے اس بستی کی کچھ کھلی ہوئی ② نشانی (اب تک) سمجھدار لوگوں کے لیے چھوڑ رکھی ہے ﴿۳۵﴾ اور مدین کی طرف ان کے بھائی شعیب (علیہ السلام) کو بھی (نبی بنا کر بھیجا)، سو اس (شعیب) نے کہا: اے میری قوم! تم اللہ تعالیٰ کی عبادت کرو اور آخرت کے دن کی امید رکھو اور تم زمین میں فساد مچاتے ہوئے مت پھرو ﴿۳۶﴾

---

① (دوسرا ترجمہ) لوط پریشان ہوئے (تیسرا) لوط غمگین ہوگئے۔

② یعنی ظاہری، نظر آنے والی نشانیاں۔ آج تک عذاب دی ہوئی قوم کے کھنڈرات موجود ہیں، باقی تفصیل بندے کے سفر نامے میں دیکھیے۔

فَكَذَّبُوهُ فَأَخَذَتْهُمُ الرَّجْفَةُ فَأَصْبَحُوا فِي دَارِهِمْ جٰثِمِينَ ۝ وَعَادًا وَّثَمُودَا۟ وَقَد تَّبَيَّنَ لَكُم مِّن مَّسٰكِنِهِمْ ۖ وَزَيَّنَ لَهُمُ الشَّيْطٰنُ أَعْمٰلَهُمْ فَصَدَّهُمْ عَنِ السَّبِيلِ وَكَانُوا مُسْتَبْصِرِينَ ۝ وَقٰرُونَ وَفِرْعَوْنَ وَهٰمٰنَ ۖ وَلَقَدْ جَآءَهُم مُّوسٰى بِالْبَيِّنٰتِ فَاسْتَكْبَرُوا فِي الْأَرْضِ وَمَا كَانُوا سٰبِقِينَ ۝ فَكُلًّا أَخَذْنَا بِذَنبِهِ ۖ فَمِنْهُم مَّنْ أَرْسَلْنَا عَلَيْهِ حَاصِبًا ۚ وَمِنْهُم مَّنْ أَخَذَتْهُ الصَّيْحَةُ ۚ وَمِنْهُم مَّنْ خَسَفْنَا بِهِ الْأَرْضَ ۚ وَمِنْهُم مَّنْ أَغْرَقْنَا ۚ وَمَا كَانَ اللَّهُ لِيَظْلِمَهُمْ وَلٰكِن كَانُوا أَنفُسَهُمْ يَظْلِمُونَ ۝

سو قوم کے لوگوں نے ان (شعیب علیہ السلام) کو جھٹلا دیا، سو زلزلے نے ان کو پکڑ لیا، پھر صبح کے وقت وہ اپنے گھروں میں اوندھے پڑے ہوئے رہ گئے ﴿۳۷﴾ اور (ہم نے) قوم عاد کو اور قوم ثمود کو (بھی ہلاک کر دیا) اور ان (کی بربادی) کا حال تم پر ان کے مکانوں سے کھل چکا ہے اور شیطان نے ان کے (برے) کام ان کو اچھے بنا کر کے دکھلائے، پھر اس (شیطان) نے ان کو سیدھے راستے سے روک دیا تھا؛ حالاں کہ وہ بڑے ہوشیار تھے① ﴿۳۸﴾ اور قارون اور فرعون اور ہامان کو (بھی ہلاک کر دیا) اور بالکل پکی بات یہ ہے کہ موسیٰ (علیہ السلام) ان کے پاس (حق کی) صاف صاف دلیلیں لے کر آئے تھے، سو انھوں نے زمین میں تکبر کیا اور وہ (ہمارے عذاب سے بچ کر) بھاگ نہیں سکے② ﴿۳۹﴾ سو ہم نے سب کو ان کے اپنے گناہ کی سزا میں پکڑ لیا، سو ہم نے ان میں سے بعضوں پر تو پتھر برسانے والی آندھی بھیجی تھی اور ان میں سے کچھ وہ تھے جن کو چنگھاڑ (یعنی ڈراونی آواز) نے پکڑ لیا اور ان ہی میں سے بعضوں کو ہم نے زمین میں دھنسا دیا اور ان ہی میں سے کچھ لوگوں کو ہم نے (پانی میں) ڈبو دیا③ اور اللہ تعالیٰ ان پر ظلم کرنے والے نہیں؛ لیکن وہ خود اپنی جانوں پر ظلم کیا کرتے تھے ﴿۴۰﴾

① [۱] دنیوی معاملات میں بڑے ہوشیار تھے؛ لیکن دین کی بات آتی تو وہ سمجھ سے کام نہ لیتے [۲] نبی کی سچائی کو دل سے سمجھتے تھے؛ لیکن دنیوی اغراض سے انکار کرتے تھے۔

② (دوسرا ترجمہ) وہ جیت جانے والے نہیں تھے۔ ③ آندھی کا عذاب قوم عاد پر، بھیانک آواز قوم ثمود کے لیے، زمین میں ڈھنسانا قارون کو، پانی میں ڈبو دینا قوم نوح اور فرعون اور ہامان کو ہوا۔

مَثَلُ الَّذِيْنَ اتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ اَوْلِيَآءَ كَمَثَلِ الْعَنْكَبُوْتِ ۚ اِتَّخَذَتْ بَيْتًا ؕ وَاِنَّ اَوْهَنَ الْبُيُوْتِ لَبَيْتُ الْعَنْكَبُوْتِ ۘ لَوْ كَانُوْا يَعْلَمُوْنَ ۝ اِنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُ مَا يَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِهٖ مِنْ شَيْءٍ ؕ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ۝ وَتِلْكَ الْاَمْثَالُ نَضْرِبُهَا لِلنَّاسِ ۚ وَمَا يَعْقِلُهَآ اِلَّا الْعٰلِمُوْنَ ۝ خَلَقَ اللّٰهُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ بِالْحَقِّ ؕ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً لِّلْمُؤْمِنِيْنَ ۝

جن لوگوں نے اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر (دوسروں کو) کام بنانے والا بنا رکھا ہے ان لوگوں کی مثال (یعنی حالت) مکڑی جیسی ہے، جس (مکڑی) نے ایک گھر بنا رکھا ہے اور یقیناً تمام گھروں میں سب سے کمزور مکڑی کا گھر ہوتا ہے، کاش کہ یہ لوگ (اس کی حقیقت) جان لیتے (تو ایسا نہ کرتے!) ﴿۴۱﴾ وہ لوگ اس (اللہ تعالیٰ) کو چھوڑ کر جس چیز کو بھی پکارتے ہیں یقیناً اللہ تعالیٰ اس کو جانتے ہیں① اور وہ (اللہ تعالیٰ) بڑے زبردست ہیں، بڑے ہی حکمت والے ہیں ﴿۴۲﴾ اور یہ (قرآنی) مثالیں ہم لوگوں کے فائدے کے لیے بیان کیا کرتے ہیں، جو علم والے ہیں وہی اس کو سمجھتے ہیں② ﴿۴۳﴾ اللہ تعالیٰ نے آسمانوں اور زمین کو جیسا (بنانا) چاہیے (ویسا ہی) بنایا ہے، یقیناً اس میں ایمان والوں کے لیے بڑی نشانی ہے ﴿۴۴﴾

---

① (دوسرا ترجمہ) یقیناً اللہ تعالیٰ تو ان سب کی (حقیقت) جانتے ہیں جن کو یہ لوگ اس (اللہ تعالیٰ) کو چھوڑ کر پکارتے ہیں کہ وہ کوئی (قابلِ ذکر) چیز ہو۔

② حدیث شریف میں عالم کا مطلب یہ آیا ہے: جو اللہ تعالیٰ کے کلام میں غور و فکر کرے، اس کی طاعت پر عمل کرے، اس کو ناراض کرنے والے کاموں سے بچے۔



اُتْلُ مَآ اُوْحِیَ اِلَیْكَ مِنَ الْكِتٰبِ وَ اَقِمِ الصَّلٰوةَ ؕ اِنَّ الصَّلٰوةَ تَنْهٰى عَنِ الْفَحْشَآءِ وَ الْمُنْكَرِ ؕ وَ لَذِكْرُ اللّٰهِ اَكْبَرُ ؕ وَ اللّٰهُ یَعْلَمُ مَا تَصْنَعُوْنَ ۝ وَ لَا تُجَادِلُوْۤا اَهْلَ الْكِتٰبِ اِلَّا بِالَّتِیْ هِیَ اَحْسَنُ ۖۗ اِلَّا الَّذِیْنَ ظَلَمُوْا مِنْهُمْ وَ قُوْلُوْۤا اٰمَنَّا بِالَّذِیْۤ اُنْزِلَ اِلَیْنَا وَ اُنْزِلَ اِلَیْكُمْ وَ اِلٰهُنَا وَ اِلٰهُكُمْ وَاحِدٌ وَّ نَحْنُ لَهٗ مُسْلِمُوْنَ ۝ وَ كَذٰلِكَ اَنْزَلْنَاۤ اِلَیْكَ الْكِتٰبَ ؕ فَالَّذِیْنَ اٰتَیْنٰهُمُ الْكِتٰبَ یُؤْمِنُوْنَ بِهٖ ۚ وَ مِنْ هٰۤؤُلَآءِ مَنْ یُّؤْمِنُ بِهٖ ؕ وَ مَا یَجْحَدُ بِاٰیٰتِنَاۤ اِلَّا الْكٰفِرُوْنَ ۝ وَ مَا كُنْتَ تَتْلُوْا مِنْ قَبْلِهٖ مِنْ كِتٰبٍ وَّ لَا تَخُطُّهٗ بِیَمِیْنِكَ اِذًا لَّارْتَابَ الْمُبْطِلُوْنَ ۝

جو کتاب تمھارے پاس وحی کے ذریعہ بھیجی گئی اس کو پڑھتے رہو① اور تم نماز کو قائم رکھو، یقیناً نماز بے حیائی اور برے کاموں سے روکتی ہے② اور اللہ تعالیٰ کا ذکر تو سب سے بڑی چیز ہے③ اور جو کام تم کرتے ہو اللہ اس کو جانتے ہیں ﴿۴۵﴾ اور تم اہلِ کتاب سے بحث مت کرو، مگر ایسے طریقے سے جو بہترین ہو؛ الا یہ کہ ان (اہلِ کتاب) میں سے جن لوگوں نے ظلم کیا④ اور تم یوں کہو: ہم ایمان لائے اس (قرآن) پر جو ہماری طرف اتارا گیا اور اس (کلام) پر بھی جو تمھاری طرف اتارا گیا، ہمارا اور تمھارا معبود تو ایک ہی ہے اور ہم اسی (اللہ) کا حکم ماننے والے ہیں ﴿۴۶﴾ اور (اے نبی! جس طرح پہلے نبیوں پر کتاب اتاری) اسی طرح ہم نے تمھاری طرف کتاب اتاری، سو جن لوگوں کو ہم نے کتاب دی وہ اس (قرآن) پر ایمان لاتے ہیں اور ان (اہلِ مکہ) میں سے بھی کچھ لوگ ایسے ہیں جو اس (قرآن) کو مانتے ہیں اور (ضدی) کافر لوگ ہی ہماری آیتوں کا انکار کرتے ہیں ﴿۴۷﴾ اور (اے نبی!) تم اس (قرآن) سے پہلے کوئی کتاب نہیں پڑھتے تھے اور اپنے (داہنے) ہاتھ سے اس کو (یعنی کسی کتاب کو) نہیں لکھتے تھے، اگر ایسا کرتے ہوتے تو یہ جھوٹے لوگ شک میں پڑتے ﴿۴۸﴾

---

① مطلب [۱] خود تلاوت اور لوگوں کو قرآن سنانا [۲] معانی میں بھی غور کیا جائے [۳] تلاوت کے ذریعے ایمان کی دعوت۔
② نماز کو قائم کرنے سے گناہ سے بچنے کی توفیق نصیب ہوتی ہے۔ نماز کا کام فحشا اور منکر سے روکنا بتلایا گیا ہے، اب لوگ نہ رکیں تو نماز کا کیا قصور؟ یہ ایسا ہی ہے کہ واعظ لوگوں کو برے کام سے روکتا ہے اس کا کام روکنا ہے، لوگ نہ رکیں تو واعظ کا کوئی قصور نہیں (از ملفوظات حکیم الامت) ③ نماز تکبیر تحریمہ سے لے کر سلام تک اللہ تعالیٰ کا ذکر ہے اور اللہ تعالیٰ کا ذکر نماز میں ہو کہ نماز کے باہر ہو بڑی چیز ہے④ تو تم کو اجازت ہے کہ ان کی رعایت نہ کرو۔ آگے احسن طریقے کی وضاحت ہے۔

بَلْ هُوَ اٰيٰتٌۢ بَيِّنٰتٌ فِيْ صُدُوْرِ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ ۭ وَمَا يَجْحَدُ بِاٰيٰتِنَآ اِلَّا الظّٰلِمُوْنَ ۝ وَقَالُوْا لَوْلَآ اُنْزِلَ عَلَيْهِ اٰيٰتٌ مِّنْ رَّبِّهٖ ۭ قُلْ اِنَّمَا الْاٰيٰتُ عِنْدَ اللّٰهِ ۭ وَاِنَّمَآ اَنَا نَذِيْرٌ مُّبِيْنٌ ۝ اَوَلَمْ يَكْفِهِمْ اَنَّآ اَنْزَلْنَا عَلَيْكَ الْكِتٰبَ يُتْلٰى عَلَيْهِمْ ۭ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَرَحْمَةً وَّذِكْرٰى لِقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ ۝

قُلْ كَفٰى بِاللّٰهِ بَيْنِيْ وَبَيْنَكُمْ شَهِيْدًا ۚ يَعْلَمُ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۭ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِالْبَاطِلِ وَكَفَرُوْا بِاللّٰهِ ۙ اُولٰۗىِٕكَ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ ۝ وَيَسْتَعْجِلُوْنَكَ بِالْعَذَابِ ۭ وَلَوْلَآ اَجَلٌ مُّسَمًّى لَّجَاۗءَهُمُ الْعَذَابُ ۭ وَلَيَاْتِيَنَّهُمْ بَغْتَةً وَّهُمْ لَا يَشْعُرُوْنَ ۝

بلکہ وہ (قرآن) تو صاف ① کھلی ہوئی آیتوں کا مجموعہ ہے جو علم (یعنی سمجھ) والے لوگوں کے دلوں میں (محفوظ) ہے اور ظالم لوگ ہی ہماری آیتوں کا انکار کرتے ہیں ﴿۴۹﴾ اور وہ (کافر) لوگ کہنے لگے کہ: اس (محمد ﷺ) پر ان کے رب کی طرف سے (جیسی کافر چاہتے ہو ویسی) نشانیاں کیوں نہیں اتاری گئیں؟ (اے نبی!) تم (ان کو) کہہ دو کہ: یقیناً نشانیاں تو اللہ تعالیٰ کے اختیار میں ہیں اور میں تو صاف صاف ڈرانے والا (نبی) ہوں ﴿۵۰﴾ کیا ان (کافر) لوگوں کے لیے (نشانی کے طور پر) یہ (بات) کافی نہیں ہے کہ ہم نے تم پر کتاب اتاری جو ان کو پڑھ پڑھ کر سنائی جاتی ہے ②، یقیناً اس میں بڑی رحمت اور نصیحت ہے ایمان رکھنے والے لوگوں کے واسطے ﴿۵۱﴾

(اے نبی! کافروں سے) تم کہہ دو: اللہ تعالیٰ (میرے رسول ہونے پر) میرے اور تمہارے درمیان گواہی دینے کے لیے کافی ہیں، آسمانوں اور زمین میں جو کچھ ہے وہ (اللہ تعالیٰ) اس کو جانتے ہیں اور جو لوگ جھوٹ (یعنی کفر) پر یقین رکھتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کا انکار کرنے والے ہیں وہی لوگ نقصان اٹھانے والے ہیں ﴿۵۲﴾ اور وہ (کافر) لوگ تم سے عذاب جلدی مانگتے ہیں اور اگر (عذاب کا) ایک وقت مقرر نہ ہوتا تو ان پر ضرور عذاب آجاتا اور وہ (عذاب) ان پر اچانک آنے ہی والا ہے اور ان کو پتہ (بھی) نہیں چلے گا ﴿۵۳﴾

---

① قرآن ایک کتاب ہے اور اس کا ہر حصہ معجزہ ہے اسی طرح ایسی کتاب ہے جس میں سورتوں کی شکل میں بہت سارے حصے ہیں اور ہر ایک معجزہ ہیں۔ ② ہمیشہ پڑھ کر سنائی جاتی ہے ایک مرتبہ میں معجزہ ہوتا سمجھ میں نہ آوے تو دوسری مرتبہ میں۔

يَسْتَعْجِلُوْنَكَ بِالْعَذَابِ ؕ وَ اِنَّ جَهَنَّمَ لَمُحِيْطَةٌۢ بِالْكٰفِرِيْنَ ۙ﴿۵۴﴾ يَوْمَ يَغْشٰىهُمُ الْعَذَابُ مِنْ فَوْقِهِمْ وَ مِنْ تَحْتِ اَرْجُلِهِمْ وَ يَقُوْلُ ذُوْقُوْا مَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿۵۵﴾ يٰعِبَادِيَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اِنَّ اَرْضِيْ وَاسِعَةٌ فَاِيَّايَ فَاعْبُدُوْنِ ﴿۵۶﴾ كُلُّ نَفْسٍ ذَآئِقَةُ الْمَوْتِ ۫ ثُمَّ اِلَيْنَا تُرْجَعُوْنَ ﴿۵۷﴾ وَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَنُبَوِّئَنَّهُمْ مِّنَ الْجَنَّةِ غُرَفًا تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ؕ نِعْمَ اَجْرُ الْعٰمِلِيْنَ ۖۗ﴿۵۸﴾ الَّذِيْنَ صَبَرُوْا وَ عَلٰى رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُوْنَ ﴿۵۹﴾ وَ كَاَيِّنْ مِّنْ دَآبَّةٍ لَّا تَحْمِلُ رِزْقَهَا ۖۗ اَللّٰهُ يَرْزُقُهَا وَ اِيَّاكُمْ ۖؗ وَ هُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ﴿۶۰﴾ وَ لَئِنْ سَاَلْتَهُمْ مَّنْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضَ وَ سَخَّرَ الشَّمْسَ وَ الْقَمَرَ لَيَقُوْلُنَّ اللّٰهُ ۚ فَاَنّٰى يُؤْفَكُوْنَ ﴿۶۱﴾

وہ (کافر) لوگ عذاب تم سے جلدی مانگتے ہیں اور یقیناً جہنم (ان) کافروں کو ہر طرف سے گھیر نے والی ہے ﴿۵۴﴾ جس دن کہ ان کے اوپر سے بھی اور ان کے پیروں کے نیچے سے بھی عذاب ان کو گھیر لے گا اور وہ (اللہ تعالیٰ) فرمائیں گے: جو (برے کام) تم کرتے تھے اس کا مزہ تم چکھو ﴿۵۵﴾ اے میرے وہ بندو جو ایمان لا چکے ہو! (سنو) میری زمین تو بہت وسیع ہے، سو تم (خالص) میری ہی عبادت کرو ﴿۵۶﴾ ہر نفس کو موت کا مزہ چکھنا ہے، پھر تم (سب) ہماری طرف واپس لوٹائے جاؤ گے ﴿۵۷﴾ اور جو لوگ ایمان لائے اور انھوں نے نیک کام کیے ہم ضرور ان کو جنت کے ایسے جھروکوں ① میں جگہ دیں گے جس کے نیچے سے نہریں بہتی ہوں گی، اس میں وہ ہمیشہ رہیں گے، (نیک) عمل کرنے والوں کو بہترین بدلہ ملے گا② ﴿۵۸﴾ جن لوگوں نے صبر کیا اور وہ اپنے رب ہی پر بھروسہ کرتے ہیں ﴿۵۹﴾ اور بہت سارے جانور ہیں جو اپنا رزق اٹھا کر نہیں رکھتے، اللہ تعالیٰ ان کو بھی اور تم کو بھی روزی پہنچاتے ہیں اور وہ (ہر بات کو) سننے والے (ہر چیز کو) جاننے والے ہیں ﴿۶۰﴾ اور اگر تم ان (کافروں) سے سوال کرو کہ: کس نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا اور سورج اور چاند کو کام میں لگا دیا؟ تو وہ ضرور جواب دیں گے: اللہ تعالیٰ ہی نے، پھر وہ الٹے پھر کر کہاں چلے جاتے ہیں؟ ﴿۶۱﴾

---

① یعنی بالاخانوں، اوپر والی منزل۔ ② (دوسرا ترجمہ) نیک کام کرنے والوں کا کتنا اچھا بدلا ہے۔

اَللّٰهُ يَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ يَّشَآءُ مِنْ عِبَادِهٖ وَيَقْدِرُ لَهٗ ؕ اِنَّ اللّٰهَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ ۝ وَلَئِنْ سَاَلْتَهُمْ مَّنْ نَّزَّلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً فَاَحْيَا بِهِ الْاَرْضَ مِنْۢ بَعْدِ مَوْتِهَا لَيَقُوْلُنَّ اللّٰهُ ؕ قُلِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ ؕ بَلْ اَكْثَرُهُمْ لَا يَعْقِلُوْنَ ۝

وَمَا هٰذِهِ الْحَيٰوةُ الدُّنْيَآ اِلَّا لَهْوٌ وَّلَعِبٌ ؕ وَاِنَّ الدَّارَ الْاٰخِرَةَ لَهِيَ الْحَيَوَانُ ۘ لَوْ كَانُوْا يَعْلَمُوْنَ ۝ فَاِذَا رَكِبُوْا فِي الْفُلْكِ دَعَوُا اللّٰهَ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ ۚ فَلَمَّا نَجّٰىهُمْ اِلَى الْبَرِّ اِذَا هُمْ يُشْرِكُوْنَ ۝ لِيَكْفُرُوْا بِمَآ اٰتَيْنٰهُمْ ۚ وَلِيَتَمَتَّعُوْا ٝ فَسَوْفَ يَعْلَمُوْنَ ۝

اللہ تعالیٰ اپنے بندوں میں سے جس کے لیے چاہتے ہیں روزی کو کشادہ کردیتے ہیں① اور جس کے لیے چاہتے ہیں ناپ کردیتے ہیں، یقیناً اللہ تعالیٰ ہر چیز کو اچھی طرح جانتے ہیں ﴿۶۲﴾ اور اگر تم ان (کافروں) سے پوچھو کہ: کس نے آسمان سے پانی اتارا، پھر اس (پانی) کے ذریعہ زمین کو اس کے مردہ (یعنی سوکھی) ہوجانے کے بعد زندہ کیا؟ تو وہ جواب میں یہی بات کہیں گے کہ: اللہ تعالیٰ ہی نے② تم کہو کہ: تمام تعریف (یا شکر) اللہ تعالیٰ ہی کے لیے ہے؛ بلکہ ان میں کے اکثر لوگ سمجھتے نہیں ہیں ﴿۶۳﴾

اور یہ دنیا کی زندگی کھیل کود کے سوا کچھ نہیں ہے③ اور یقین رکھو کہ آخرت کی زندگی ہی حقیقت میں (اصلی) زندگی ہے، کاش کہ یہ لوگ اتنی بات سمجھ لیتے!④ ﴿۶۴﴾ سو جب وہ لوگ کشتی میں سوار ہوتے ہیں تو اسی (اللہ تعالیٰ) پر خالص عقیدہ رکھ کر اللہ تعالیٰ کو پکارنے لگتے ہیں، پھر جب ہم ان کو بچا کر زمین کے کنارے لے آتے ہیں تب وہ شرک کرنے لگتے ہیں ﴿۶۵﴾ (نجات کی نعمت کا نتیجہ یہ ہوا کہ) تاکہ جو (نعمت) ہم نے ان کو دی ہے اس کی ناشکری کریں اور وہ (تھوڑے دن دنیا میں) مزے اڑالیویں بس (آگے) ابھی ان کو (سب) پتہ چل جاوے گا ﴿۶۶﴾

---

① (دوسرا ترجمہ) پھیلادیتے ہیں۔

② تو ان کافروں نے اللہ کے خالق ہونے کا اقرار کرلیا اس پر۔

③ کہ اس میں تھوڑی دیر مزہ آتا ہے۔

④ تو دنیا کے عارضی مزہ کے خاطر آخرت کو برباد نہ کرتے۔

أَوَلَمْ يَرَوْا أَنَّا جَعَلْنَا حَرَمًا آمِنًا وَيُتَخَطَّفُ النَّاسُ مِنْ حَوْلِهِمْ ۚ أَفَبِالْبَاطِلِ يُؤْمِنُونَ وَبِنِعْمَةِ اللَّهِ يَكْفُرُونَ ﴿٦٧﴾ وَمَنْ أَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرَىٰ عَلَى اللَّهِ كَذِبًا أَوْ كَذَّبَ بِالْحَقِّ لَمَّا جَاءَهُ ۚ أَلَيْسَ فِي جَهَنَّمَ مَثْوًى لِلْكَافِرِينَ ﴿٦٨﴾ وَالَّذِينَ جَاهَدُوا فِينَا لَنَهْدِيَنَّهُمْ سُبُلَنَا ۚ وَإِنَّ اللَّهَ لَمَعَ الْمُحْسِنِينَ ﴿٦٩﴾

کیا ان کافروں نے یہ نہیں دیکھا کہ ہم نے حرم کو امن کی جگہ بنایا؛ حالاں کہ لوگ ان (حرم والوں) کے آس پاس سے اچک لیے جاتے ہیں (۱) کیا پھر بھی باطل (یعنی جھوٹے معبود) کو وہ لوگ مانتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کی نعمت کی ناشکری کرتے ہیں؟ ﴿۶۷﴾ اور اس شخص سے بڑا ظالم کون ہوگا جو اللہ تعالیٰ پر جھوٹ باندھے یا جب سچی بات اس کو پہنچی تو اس کو جھٹلائے، کیا جہنم میں (ایسے) کافروں کا ٹھکانہ نہیں ہے؟ (یقیناً ہے) ﴿۶۸﴾ اور جن لوگوں نے ہمارے واسطے محنت کی (۲) ہم ان کو ہمارے راستوں پر ضرور پہنچا دیں گے (۳) اور یقیناً اللہ تعالیٰ تو نیکی کرنے والوں کے ساتھ ہیں ﴿۶۹﴾

---

(۱) (دوسرا ترجمہ) حالاں کہ ان کے اطراف کی جگہوں سے لوگوں کو مار کر نکالا جا رہا ہے (لوٹے اور مارے جاتے ہیں)۔

نکتہ: حرم کی نسبت پر اہلِ مکہ کے لیے بہت سارے خصوصی انعامات ہیں۔ اسی طرح دینی نسبت پر اللہ تعالیٰ نے ہم لوگوں کو بھی بہت نواز رکھا ہے، اللہ تعالیٰ اس کی قدر کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

(۲) (دوسرا ترجمہ) ہمارے واسطے تکلیف اٹھائی (تیسرا) ہمارے خاطر کوشش کی۔

(۳) دین کی خاطر محنت کی برکت سے اللہ تعالیٰ کی طرف سے حق کی طرف رہبری ہوتی ہے، خاص کر حق و باطل میں التباس ہو وہاں اللہ تعالیٰ ان لوگوں کو حق پر چلاتے ہیں اور جنت کی منزل بھی آسان ہو جاتی ہے، جو علم پر عمل کرنے میں محنت کرتے ہیں ان پر اللہ تعالیٰ دوسرے علوم منکشف فرماتے ہیں اور عمل بھی آسان ہو جاتا ہے۔



سورۃ الروم

(المکیۃ)

ایاتھا: ۶۰۔ رکوعاتھا: ۶۔

یہ سورت مکی ہے، اس میں ساٹھ (۶۰) آیتیں ہیں۔ سورۃ انشقاق کے بعد اور سورۃ عنکبوت سے پہلے چوراسی (۸۴) نمبر پر نازل ہوئی۔

رومیوں کے غلبہ کو اس سورت میں حضرت نبی کریم ﷺ کی نبوت کی دلیل کے طور پر بیان کیا گیا ہے۔

اس سورت کی آیت: فسبحان اللہ حین تمسون الخ کی فضیلت: حدیث شریف میں ہے کہ جو شخص یہ آیات صبح کے وقت پڑھ لے تو جو بھی اس سے فوت ہو گیا وہ اسے پالے گا اور جو شام کو یہ آیات پڑھ لیوے، اس کو بھی چھوٹے ہوئے وظائف کا ثواب مل جائے گا۔ (ابوداؤد: ۲/۶۹۲) مسنون وظائف ص: ۲۷)

رسول اللہ ﷺ کے ایک صحابی فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فجر کی نماز میں سورۃ روم پڑھی، آپ ﷺ کو تشابہ لگ گیا، نماز سے فارغ ہو کر فرمایا کہ: کچھ لوگوں کا کیا حال ہے کہ ہمارے ساتھ نماز پڑھتے ہیں، طہارت اچھی طرح نہیں کرتے ہیں، یہی لوگ ہم کو تشابہ میں ڈال دیتے ہیں۔

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ○

الٓمّٓ ۚ﴿۱﴾ غُلِبَتِ الرُّوۡمُ ۙ﴿۲﴾ فِیۡۤ اَدۡنَی الۡاَرۡضِ وَ ہُمۡ مِّنۡۢ بَعۡدِ غَلَبِہِمۡ سَیَغۡلِبُوۡنَ ۙ﴿۳﴾ فِیۡ بِضۡعِ سِنِیۡنَ ۬ؕ لِلّٰہِ الۡاَمۡرُ مِنۡ قَبۡلُ وَ مِنۡۢ بَعۡدُ ؕ وَ یَوۡمَئِذٍ یَّفۡرَحُ الۡمُؤۡمِنُوۡنَ ۙ﴿۴﴾ بِنَصۡرِ اللّٰہِ ؕ یَنۡصُرُ مَنۡ یَّشَآءُ ؕ وَ ہُوَ الۡعَزِیۡزُ الرَّحِیۡمُ ۙ﴿۵﴾ وَعۡدَ اللّٰہِ ؕ لَا یُخۡلِفُ اللّٰہُ وَعۡدَہٗ وَ لٰکِنَّ اَکۡثَرَ النَّاسِ لَا یَعۡلَمُوۡنَ ﴿۶﴾ یَعۡلَمُوۡنَ ظَاہِرًا مِّنَ الۡحَیٰوۃِ الدُّنۡیَا ۚۖ وَ ہُمۡ عَنِ الۡاٰخِرَۃِ ہُمۡ غٰفِلُوۡنَ ﴿۷﴾ اَوَ لَمۡ یَتَفَکَّرُوۡا فِیۡۤ اَنۡفُسِہِمۡ ۟ مَا خَلَقَ اللّٰہُ السَّمٰوٰتِ وَ الۡاَرۡضَ وَ مَا بَیۡنَہُمَاۤ اِلَّا بِالۡحَقِّ وَ اَجَلٍ مُّسَمًّی ؕ

اللہ تعالیٰ کے نام سے (میں شروع کرتا ہوں) جن کی رحمت سب کے لیے ہے، جو بہت زیادہ رحم کرنے والے ہیں۔

الم ﴿۱﴾ (حجاز کے) قریب کے ملک میں رومی لوگ ہار گئے① ﴿۲﴾ اور وہ اپنے (اس) ہار جانے کے بعد عنقریب غالب آجائیں گے ﴿۳﴾ چند سالوں میں② (ہار جانے سے) پہلے بھی اور بعد میں بھی سارا اختیار اللہ ہی کے ہاتھ میں ہے اور اس (جیت جانے کے) دن مسلمان (اس پیشین گوئی کے سچی نکلنے پر) بہت خوش ہوں گے③ ﴿۴﴾ (غلبہ تو) اللہ تعالیٰ (ہی) کی مدد سے (ملتا ہے) وہ (اللہ تعالیٰ) جس کی چاہتے ہیں مدد کرتے ہیں④ اور وہ (اللہ تعالیٰ) تو بڑے زبردست، سب سے زیادہ رحم کرنے والے ہیں ﴿۵﴾ یہ اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہو چکا، اللہ تعالیٰ اپنے وعدے کے خلاف نہیں کرتے، لیکن اکثر لوگ جانتے ہی نہیں ہیں ﴿۶﴾ وہ لوگ دنیا کی زندگی کے (تھوڑے سے) ظاہر ہی کو جانتے ہیں اور وہ لوگ آخرت کی طرف سے بالکل غفلت میں پڑے ہیں ﴿۷﴾ کیا انھوں نے اپنے دلوں میں (یہ) غور نہیں کیا کہ اللہ تعالیٰ نے آسمان اور زمین اور جو کچھ ان کے درمیان میں ہے وہ بالکل ٹھیک (صحیح مقصد کے لیے) اور ایک مقرر وقت تک ہی کے لیے پیدا کیا،

---

① اس کی تفصیل بندہ کے سفرنامہ کی جلد ۳ میں ملاحظہ فرمائیں۔
② تین سال سے لے کر نو سال کے اندر جیت جاویں گے۔
③ جب اس فتح کی خبر آئی تب مسلمان غزوہ بدر کی فتح سے بھی خوش تھے۔
④ (دوسرا ترجمہ) اللہ تعالیٰ اپنی مدد سے جس کو چاہتے ہیں اس کو مدد کرتے ہیں۔

وَاِنَّ كَثِيْرًا مِّنَ النَّاسِ بِلِقَآئِ رَبِّهِمْ لَكٰفِرُوْنَ ۝۸ اَوَلَمْ يَسِيْرُوْا فِي الْاَرْضِ فَيَنْظُرُوْا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ ؕ كَانُوْۤا اَشَدَّ مِنْهُمْ قُوَّةً وَّاَثَارُوا الْاَرْضَ وَعَمَرُوْهَاۤ اَكْثَرَ مِمَّا عَمَرُوْهَا وَجَآءَتْهُمْ رُسُلُهُمْ بِالْبَيِّنٰتِ ؕ فَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيَظْلِمَهُمْ وَلٰكِنْ كَانُوْۤا اَنْفُسَهُمْ يَظْلِمُوْنَ ۝۹ ثُمَّ كَانَ عَاقِبَةَ الَّذِيْنَ اَسَآءُوا السُّوْۤاٰۤى اَنْ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِ اللّٰهِ وَكَانُوْا بِهَا يَسْتَهْزِءُوْنَ ۝۱۰

اَللّٰهُ يَبْدَؤُا الْخَلْقَ ثُمَّ يُعِيْدُهٗ ثُمَّ اِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ ۝۱۱ وَيَوْمَ تَقُوْمُ السَّاعَةُ يُبْلِسُ الْمُجْرِمُوْنَ ۝۱۲

اور یقیناً بہت سارے لوگ اپنے رب کی ملاقات کو مانتے ہی نہیں ہیں ﴿۸﴾ کیا وہ (کافر لوگ) زمین میں چلتے پھرتے نہیں کہ ان سے پہلے جو (کافر لوگ) تھے ان کا انجام کیسا ہوا اس کو دیکھتے؟ وہ (پہلے لوگ) طاقت میں ان (موجود) لوگوں سے زیادہ مضبوط تھے اور انھوں نے زمین کو جوتا[1] اور جتنا (آج کے) ان کافروں نے زمین کو آباد کر رکھا ہے ان (پہلے) کافروں نے اس سے بھی زیادہ اس (زمین) کو آباد کر رکھا تھا[2] اور ان کے پاس ان کے پیغمبر کھلی ہوئی نشانیوں کو لے کر پہنچے، سو اللہ تعالیٰ کی یہ شان نہیں ہے کہ ان پر ظلم کریں، بلکہ وہ خود ہی اپنی جانوں پر ظلم کرنے والے تھے ﴿۹﴾ پھر جن لوگوں نے برے کام کیے تھے ان کا انجام برا ہوا؛ اس لیے کہ انھوں نے اللہ تعالیٰ کی آیتوں کو جھٹلایا تھا اور وہ اس کے ساتھ مذاق کرتے تھے ﴿۱۰﴾

اللہ تعالیٰ ہی مخلوق کو پہلی بار پیدا کرتے ہیں، پھر دوبارہ بھی اس کو پیدا کریں گے، پھر اسی (اللہ تعالیٰ) کی طرف تم واپس بلائے جاؤ گے ﴿۱۱﴾ اور جس دن قیامت قائم ہوگی مجرم لوگ مایوس ہو کر کے رہ جائیں گے[3] ﴿۱۲﴾

---

① (دوسرا ترجمہ) اور انھوں نے زمین میں بویا۔

② یعنی ان سے پہلے کافروں نے زمین کو آج کے کافروں سے بھی زیادہ جوتا تھا اور انھوں نے زمین کو آج کے کافروں سے بھی زیادہ آباد کیا تھا۔

③ (دوسرا ترجمہ) مجرم لوگ آس (امید) توڑ دیں گے۔

وَلَمْ يَكُنْ لَّهُمْ مِّنْ شُرَكَآئِهِمْ شُفَعٰٓؤُا وَكَانُوْا بِشُرَكَآئِهِمْ كٰفِرِيْنَ ﴿۱۳﴾ وَيَوْمَ تَقُوْمُ السَّاعَةُ يَوْمَئِذٍ يَّتَفَرَّقُوْنَ ﴿۱۴﴾ فَاَمَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ فَهُمْ فِيْ رَوْضَةٍ يُّحْبَرُوْنَ ﴿۱۵﴾ وَاَمَّا الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَكَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا وَلِقَآئِ الْاٰخِرَةِ فَاُولٰٓئِكَ فِي الْعَذَابِ مُحْضَرُوْنَ ﴿۱۶﴾ فَسُبْحٰنَ اللّٰهِ حِيْنَ تُمْسُوْنَ وَحِيْنَ تُصْبِحُوْنَ ﴿۱۷﴾ وَلَهُ الْحَمْدُ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَعَشِيًّا وَّحِيْنَ تُظْهِرُوْنَ ﴿۱۸﴾ يُخْرِجُ الْحَيَّ مِنَ الْمَيِّتِ وَيُخْرِجُ الْمَيِّتَ مِنَ الْحَيِّ وَيُحْيِ الْاَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا ؕ وَكَذٰلِكَ تُخْرَجُوْنَ ﴿۱۹﴾

وَمِنْ اٰيٰتِهٖٓ اَنْ خَلَقَكُمْ مِّنْ تُرَابٍ ثُمَّ اِذَآ اَنْتُمْ بَشَرٌ تَنْتَشِرُوْنَ ﴿۲۰﴾

اوران کے شریکوں میں سے کوئی بھی ان کی سفارش کرنے والانہیں ہوگااوروہ خوداپنے (مانےہوئے) شریکوں کاانکارکریں گے ﴿۱۳﴾ اورجس دن قیامت قائم ہوگی اس دن سب لوگ جداجداہوجائیں گے① ﴿۱۴﴾ سوجولوگ ایمان لائے اورنیک کام کیے سووہ لوگ (جنت کے) باغ میں ایسے خوش ہوں گے کہ (خوشی) ان کے چہروں سے پھوٹ رہی ہوگی ﴿۱۵﴾ اورجن لوگوں نے کفرکیااورہماری آیتوں کواورآخرت کی ملاقات کوجھٹلایاسووہی لوگ عذاب میں پکڑے جائیں گے ﴿۱۶﴾ سوجب تم لوگ شام کرواورجب تم صبح کرو② تب اللہ تعالیٰ کاپاک ہونابیان کرو③ ﴿۱۷﴾ اوراسی (اللہ تعالیٰ) کے لیے تمام تعریف ہے آسمانوں میں اورزمین میں اورشام کواوردوپہرکےوقت ﴿۱۸﴾ وہ (اللہ) زندہ کومُردے سے نکالتے ہیں اورمردے کوزندہ سے نکالتے ہیں اورزمین کواس کے مردہ (خشک) ہونے کے بعدزندہ کرتے ہیں، اسی طرح تم لوگ بھی (قیامت کےدن قبروں سے) نکالے جاؤگے ﴿۱۹﴾

اوراس (اللہ تعالیٰ) کی (قدرت کی) نشانیوں میں سے یہ ہے کہ اس نے تم کومٹی سے پیدا کیا، پھرتم دیکھتے ہی دیکھتے انسان بن کر (زمین میں ہرطرف) پھیلے ہوئے ہو ﴿۲۰﴾

---

① یعنی مختلف قسموں میں بانٹ دیے جائیں گے۔

② اسلامی ترتیب میں رات پہلے دن بعد میں اس کی طرف بھی اشارہ نکلا۔

③ (دوسراترجمہ) پاک اللہ کویادکرو۔

وَمِنْ اٰيٰتِهٖۤ اَنْ خَلَقَ لَكُمْ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ اَزْوَاجًا لِّتَسْكُنُوْۤا اِلَيْهَا وَجَعَلَ بَيْنَكُمْ مَّوَدَّةً وَّرَحْمَةً ؕ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يَّتَفَكَّرُوْنَ ﴿۲۱﴾ وَمِنْ اٰيٰتِهٖ خَلْقُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَاخْتِلَافُ اَلْسِنَتِكُمْ وَاَلْوَانِكُمْ ؕ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّلْعٰلِمِيْنَ ﴿۲۲﴾ وَمِنْ اٰيٰتِهٖ مَنَامُكُمْ بِالَّيْلِ وَالنَّهَارِ وَابْتِغَآؤُكُمْ مِّنْ فَضْلِهٖ ؕ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يَّسْمَعُوْنَ ﴿۲۳﴾ وَمِنْ اٰيٰتِهٖ يُرِيْكُمُ الْبَرْقَ خَوْفًا وَّطَمَعًا وَّيُنَزِّلُ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً فَيُحْيٖ بِهِ الْاَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا ؕ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يَّعْقِلُوْنَ ﴿۲۴﴾ وَمِنْ اٰيٰتِهٖۤ اَنْ تَقُوْمَ السَّمَآءُ وَالْاَرْضُ بِاَمْرِهٖ ؕ

اوراس (اللہ تعالیٰ) کی (قدرت کی) نشانیوں میں سے یہ ہے کہ تمھارے (فائدے کے) لیے تم ہی میں سے بیویاں بنائیں ①؛ تاکہ تم ان کے پاس جا کر سکون (یعنی چین) حاصل کرو اوراس نے تمھارے (یعنی میاں بیوی کے) درمیان محبت اور رحمت (یعنی ہمدردی) کے جذبات پیدا کر دیے، یقیناً اس میں جولوگ دھیان کرتے ہیں ایسی قوم کے لیے بڑی نشانیاں ہیں ﴿۲۱﴾ اوراس (اللہ تعالیٰ) کی (قدرت کی) نشانیوں میں سے آسمانوں اور زمین کو بنانا ہے اور تمھاری زبان (یعنی بولیاں) اور تمھارے رنگ کا مختلف ہونا (بھی) ہے، یقیناً اس میں جاننے (یا سمجھنے) والوں کے لیے بڑی نشانیاں ہیں ﴿۲۲﴾ اوراس (اللہ) کی (قدرت کی) نشانیوں میں سے تمھارا رات اور دن کے وقت میں سونا اور تمھارا اس (اللہ تعالیٰ) کے فضل (یعنی روزی) کو تلاش کرنا ہے، جولوگ سنتے ہیں یقیناً ان کے لیے اس میں بڑی نشانیاں ہیں ﴿۲۳﴾ اوراس (اللہ تعالیٰ) کی (قدرت کی) نشانیوں میں سے یہ ہے کہ وہ تم کو بجلی (چمکتی ہوئی) دکھلاتے ہیں جس سے (گرنے کا) ڈر بھی لگتا ہے اور (بارش کی) امید بھی ہوتی ہے اور وہ (اللہ تعالیٰ) آسمان سے پانی برساتے ہیں، پھر اس کے ذریعے اس (زمین) کے مردہ (یعنی سوکھی) ہوجانے کے بعد اس کو زندہ کر دیتے ہیں ②، جولوگ سوچتے ہیں ③ ان کے لیے اس میں یقیناً بڑی نشانیاں ہیں ﴿۲۴﴾ اوراس (اللہ تعالیٰ) کی (قدرت کی) نشانیوں میں سے ہے کہ آسمان اور زمین اس کے حکم سے قائم ہے،

---

① اپنی ہی جنس سے جوڑ کا ہونا بھی نعمت ہے ② یعنی تروتازہ کر دیتے ہیں ③ (دوسرا ترجمہ) جولوگ عقل سے کام لیتے ہیں۔

ثُمَّ إِذَا دَعَاكُمْ دَعْوَةً مِّنَ الْأَرْضِ ۖ إِذَا أَنتُمْ تَخْرُجُونَ ﴿٢٥﴾ وَلَهُ مَن فِي السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ ۖ كُلٌّ لَّهُ قَانِتُونَ ﴿٢٦﴾ وَهُوَ الَّذِي يَبْدَأُ الْخَلْقَ ثُمَّ يُعِيدُهُ وَهُوَ أَهْوَنُ عَلَيْهِ ۚ وَلَهُ الْمَثَلُ الْأَعْلَىٰ فِي السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ ۚ وَهُوَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ ﴿٢٧﴾

ضَرَبَ لَكُم مَّثَلًا مِّنْ أَنفُسِكُمْ ۖ هَل لَّكُم مِّن مَّا مَلَكَتْ أَيْمَانُكُم مِّن شُرَكَاءَ فِي مَا رَزَقْنَاكُمْ فَأَنتُمْ فِيهِ سَوَاءٌ تَخَافُونَهُمْ كَخِيفَتِكُمْ أَنفُسَكُمْ ۚ كَذَٰلِكَ نُفَصِّلُ الْآيَاتِ لِقَوْمٍ يَعْقِلُونَ ﴿٢٨﴾ بَلِ اتَّبَعَ الَّذِينَ ظَلَمُوا أَهْوَاءَهُم بِغَيْرِ عِلْمٍ ۖ فَمَن يَهْدِي مَنْ أَضَلَّ اللَّهُ ۖ وَمَا لَهُم مِّن نَّاصِرِينَ ﴿٢٩﴾

پھر جب وہ تم کو (قیامت کے دن) پکار کر زمین سے بلائیں گے تب تم سب (پکارتے ہی زمین سے) نکل پڑو گے ﴿۲۵﴾ اور آسمانوں اور زمین میں جو کچھ ہے وہ سب اسی (اللہ تعالیٰ) کی مالکی میں ہے، سب کے سب اسی (اللہ تعالیٰ) کے (حکم کے) تابع ہیں ﴿۲۶﴾ اور وہی (اللہ تعالیٰ) جو مخلوق کو پہلی بار پیدا کرتے ہیں، پھر وہ اس (مخلوق) کو دوبارہ پیدا کریں گے اور وہ (سب) اس (اللہ تعالیٰ) پر بہت آسان ہے①، اسی (اللہ تعالیٰ) کی شان آسمانوں اور زمین میں سب سے اونچی ہے اور وہ (اللہ تعالیٰ) بڑے زبردست ہیں، بڑے حکمت والے ہیں ﴿۲۷﴾

وہ (اللہ) تم کو تمھارے ہی اپنے حالات میں سے ایک (عجیب) مثال دیتے ہیں کہ جو رزق ہم نے تم کو دیا ہے کیا تمھاری مالکی کے غلاموں میں سے کوئی اس میں تمھارا شریک ہے؟ کہ (جس کے نتیجے میں ہماری دی ہوئی روزی میں) تم اور وہ (غلام) اس میں برابر (شریک) ہو کہ تم ان (غلاموں) سے (کاروبار میں) اس طرح ڈرو جیسے تم آپس میں ایک دوسرے (یعنی اپنے خود کے شریک) سے ڈرتے ہو، اسی طرح ہم آیتوں کو کھول کھول کر بیان کرتے ہیں ایسے لوگوں کے لیے جو سمجھتے ہیں ﴿۲۸﴾ بلکہ ظالم لوگ بغیر سمجھے (بغیر دلیل کے) اپنی خواہش پر چلتے ہیں، جس کو اللہ تعالیٰ (اس کی ضد کی وجہ سے) گمراہ کر دیویں اس کو کون ہدایت پر لا سکتا ہے؟ اور ان لوگوں کے لیے کوئی مدد کرنے والے نہیں ہیں ﴿۲۹﴾

---

① مخاطبین کی رعایت سے کلام ہے ورنہ اللہ تعالیٰ کے لیے اول مرتبہ پیدا کرنا بھی آسان ہے۔

فَاَقِمْ وَجْهَكَ لِلدِّيْنِ حَنِيْفًا ؕ فِطْرَتَ اللّٰهِ الَّتِيْ فَطَرَ النَّاسَ عَلَيْهَا ؕ لَا تَبْدِيْلَ لِخَلْقِ اللّٰهِ ؕ ذٰلِكَ الدِّيْنُ الْقَيِّمُ ۙ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُوْنَ ۙۗ مُنِيْبِيْنَ اِلَيْهِ وَاتَّقُوْهُ وَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَلَا تَكُوْنُوْا مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ ۙۗ مِنَ الَّذِيْنَ فَرَّقُوْا دِيْنَهُمْ وَكَانُوْا شِيَعًا ؕ كُلُّ حِزْبٍۭ بِمَا لَدَيْهِمْ فَرِحُوْنَ ۝ وَاِذَا مَسَّ النَّاسَ ضُرٌّ دَعَوْا رَبَّهُمْ مُّنِيْبِيْنَ اِلَيْهِ ثُمَّ اِذَاۤ اَذَاقَهُمْ مِّنْهُ رَحْمَةً اِذَا فَرِيْقٌ مِّنْهُمْ بِرَبِّهِمْ يُشْرِكُوْنَ ۙۗ لِيَكْفُرُوْا بِمَاۤ اٰتَيْنٰهُمْ ؕ فَتَمَتَّعُوْا ۥ فَسَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ۝

سو تم اپنا منہ (یعنی رخ سیدھے راستے پر) ایک طرف رہتے ہوئے (سچے) دین کی طرف سیدھا رکھو، اللہ تعالیٰ کی بنائی ہوئی فطرت (یعنی قابلیت وصلاحیت) پر چلو جس پر اس نے لوگوں کو پیدا کیا① اللہ تعالیٰ کے بنائے ہوئے کو کوئی نہیں بدل سکتا، یہی صحیح دین ہے② لیکن اکثر لوگ جانتے نہیں ہیں ﴿۳۰﴾ (دین اسلام پر اس طرح عمل کرتے رہو کہ) اسی (اللہ) کی طرف تم نے لو لگا رکھی ہو③ اور تم اس (اللہ تعالیٰ) سے ڈرو اور تم نماز کو قائم کرو اور تم شرک کرنے والوں میں سے مت بنو ﴿۳۱﴾ وہ کہ جن لوگوں نے اپنے دین کو ٹکڑے ٹکڑے کر ڈالا اور الگ الگ فرقوں میں ہو گئے، ہر فرقے والے اپنے اپنے طریقوں پر اتراتے ہیں④ ﴿۳۲﴾ اور جب لوگوں کو کوئی تکلیف پہنچ جاتی ہے تو اپنے رب ہی کی طرف لو لگا کر⑤ اسی کو پکارنے لگتے ہیں، پھر جب وہ (اللہ تعالیٰ) ان کو اپنی طرف سے کسی رحمت کا مزہ چکھا دیتے ہیں تب ہی ان میں سے کچھ لوگ اپنے رب کے ساتھ شرک کرنے لگتے ہیں ﴿۳۳﴾ جس کا نتیجہ یہ ہے کہ ہم نے جو کچھ (نعمتیں) ان کو دی تھی اس کا انکار کریں⑥، سو (تھوڑے دن) تم مزے اڑا لو، سو بہت جلدی تم کو (سب کچھ) پتہ چل جائے گا ﴿۳۴﴾

① یعنی مذہب اسلام پر چلو۔

② (دوسرا ترجمہ) یہی سیدھا راستہ ہے۔

③ (دوسرا ترجمہ) کہ اسی (اللہ کی طرف) تمھاری انابت (پورا دھیان) ہو۔

④ (دوسرا ترجمہ) اپنے اپنے طریقوں پر مست ہیں۔ ⑤ (دوسرا ترجمہ) رجوع ہو کر۔

⑥ یعنی ناشکری کرتے ہیں اور یوں کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے کچھ نہیں دیا۔

أَمْ أَنزَلْنَا عَلَيْهِمْ سُلْطَانًا فَهُوَ يَتَكَلَّمُ بِمَا كَانُوا بِهِ يُشْرِكُونَ ﴿۳۵﴾ وَإِذَا أَذَقْنَا النَّاسَ رَحْمَةً فَرِحُوا بِهَا ۖ وَإِن تُصِبْهُمْ سَيِّئَةٌ بِمَا قَدَّمَتْ أَيْدِيهِمْ إِذَا هُمْ يَقْنَطُونَ ﴿۳۶﴾ أَوَلَمْ يَرَوْا أَنَّ اللَّهَ يَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَن يَشَاءُ وَيَقْدِرُ ۚ إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَآيَاتٍ لِّقَوْمٍ يُؤْمِنُونَ ﴿۳۷﴾ فَآتِ ذَا الْقُرْبَىٰ حَقَّهُ وَالْمِسْكِينَ وَابْنَ السَّبِيلِ ۚ ذَٰلِكَ خَيْرٌ لِّلَّذِينَ يُرِيدُونَ وَجْهَ اللَّهِ ۖ وَأُولَٰئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ ﴿۳۸﴾ وَمَا آتَيْتُم مِّن رِّبًا لِّيَرْبُوَ فِي أَمْوَالِ النَّاسِ فَلَا يَرْبُو عِندَ اللَّهِ ۖ وَمَا آتَيْتُم مِّن زَكَاةٍ تُرِيدُونَ وَجْهَ اللَّهِ فَأُولَٰئِكَ هُمُ الْمُضْعِفُونَ ﴿۳۹﴾

کیا ہم نے ان کے اوپر کوئی دلیل (یعنی کتاب) اتاری ہے کہ وہ (دلیل) اللہ تعالیٰ کے ساتھ شرک کرنے کو کہتی ہو① ﴿۳۵﴾ اور جب ہم لوگوں کو رحمت کا مزہ چکھاتے ہیں تو اس پر وہ اترانے (یعنی خوش ہونے) لگتے ہیں اور ان کے ہاتھوں نے جو (برے) کام کر کے آگے بھیجے ہیں اس کی وجہ سے اگر کوئی برائی (یا مصیبت) ان پر آپڑے تب وہ ناامید ہو کر رہ جاتے ہیں ﴿۳۶﴾ کیا ان لوگوں نے نہیں دیکھا کہ اللہ تعالیٰ جس کے لیے چاہتے ہیں رزق پھیلا دیتے ہیں② اور (جس کو چاہتے ہیں) کم دیتے ہیں، ایمان لانے والی قوم کے واسطے یقیناً اس میں بڑی نشانیاں ہیں ﴿۳۷﴾ سو تم رشتے داروں کو اور مسکین کو اور مسافر کو ان کا حق دیا کرو، جو لوگ اللہ تعالیٰ کی خوشی چاہتے ہیں ان کے لیے یہ بہت اچھا ہے اور وہی لوگ فلاح (یعنی کامیابی) پانے والے ہیں ﴿۳۸﴾ اور جو سود تم دیتے ہو③ کہ وہ لوگوں کے مال میں (مل کر) زیادہ ہو جاوے وہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک تو زیادہ نہیں ہوگا④ اور جو زکوۃ تم اللہ تعالیٰ کی خوشی حاصل کرنے کے لیے دیتے ہو سو ایسا کرنے والے لوگ (اپنے مال اور ثواب کو اللہ تعالیٰ کے پاس) بڑھانے والے ہیں ﴿۳۹﴾

---

① (دوسرا ترجمہ) جو دلیل (شرک کرنے کو) بول رہی ہو یعنی اس دلیل سے پتہ چلتا ہو کہ شرک کرو۔

② (دوسرا ترجمہ) زیادہ دیتے ہیں۔ ③ (دوسرا ترجمہ) اور سود پر جو تم دیتے ہو۔

④ سورت مکی ہے؛ اس لیے ربا کی مذمت ہے، حرمت مدنی دور میں آئی۔ اسی طرح شادیاں اور دوسرے مواقع پر جو کچھ دیتے ہیں ان میں بہت سی مرتبہ عام طور پر خالص اللہ تعالیٰ کی رضا مقصود نہیں ہوتی؛ بلکہ آئندہ بدلہ زیادہ ملے گا ایسا خیال ہوتا ہے؛ اس لیے وہ بری رسم کی قباحت بھی اس آیت سے نکلتی ہے۔

اَللّٰهُ الَّذِيْ خَلَقَكُمْ ثُمَّ رَزَقَكُمْ ثُمَّ يُمِيْتُكُمْ ثُمَّ يُحْيِيْكُمْ ؕ هَلْ مِنْ شُرَكَآئِكُمْ مَّنْ يَّفْعَلُ مِنْ ذٰلِكُمْ مِّنْ شَيْءٍ ؕ سُبْحٰنَهٗ وَتَعٰلٰى عَمَّا يُشْرِكُوْنَ ﴿۴۰﴾

ظَهَرَ الْفَسَادُ فِي الْبَرِّ وَالْبَحْرِ بِمَا كَسَبَتْ اَيْدِي النَّاسِ لِيُذِيْقَهُمْ بَعْضَ الَّذِيْ عَمِلُوْا لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُوْنَ ﴿۴۱﴾ قُلْ سِيْرُوْا فِي الْاَرْضِ فَانْظُرُوْا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلُ ؕ كَانَ اَكْثَرُهُمْ مُّشْرِكِيْنَ ﴿۴۲﴾ فَاَقِمْ وَجْهَكَ لِلدِّيْنِ الْقَيِّمِ مِنْ قَبْلِ اَنْ يَّاْتِيَ يَوْمٌ لَّا مَرَدَّ لَهٗ مِنَ اللّٰهِ يَوْمَئِذٍ يَّصَّدَّعُوْنَ ﴿۴۳﴾

اللہ تعالیٰ کی ذات تو وہ ہے جس نے تم کو پیدا کیا، پھر تم کو اس نے روزی دی، پھر تم کو (دنیا میں) موت دیں گے، پھر تم کو (قیامت کے دن دوبارہ) زندہ کریں گے، کیا تمھارے (خود کے بنائے ہوئے) شریکوں میں سے کوئی ہے جو ان کاموں میں سے کوئی کچھ بھی کرسکتا ہو؟ اس (اللہ تعالیٰ) کی ذات تو پاک ہے اور یہ لوگ جو شرک کرتے ہیں اس سے اس (اللہ تعالیٰ) کی ذات بہت دور ہے ﴿۴۰﴾

لوگوں نے اپنے ہاتھوں سے جو (برے) کام کر رکھے ہیں اس کی وجہ سے زمین اور سمندر میں فساد① پھیل گیا ہے؛ تاکہ انھوں نے جو کام کیے ہیں وہ (اللہ تعالیٰ) ان میں سے کچھ کاموں کا② ان کو مزہ چکھادیویں؛ تاکہ وہ (گناہوں کے کاموں سے) باز آجاویں ﴿۴۱﴾ (اے نبی!) تم کہہ دو کہ تم زمین میں چل پھر کر کے دیکھو جو پہلے لوگ تھے ان کا انجام کیسا ہوا؟ ان میں کے اکثر مشرک تھے ﴿۴۲﴾ لہٰذا تم تمھارا رخ صحیح دین (یعنی اسلام) پر قائم رکھو، اس دن کے آنے سے پہلے جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے ٹلنے والا نہیں ہے③ اس دن لوگ (بدلے کے اعتبار سے) الگ الگ ہوجائیں گے④ ﴿۴۳﴾

---

① یعنی بلائیں جیسے قحط، وبائی امراض، آگ زنی، برکت ختم، نفع والی چیزوں میں نفع کم نقصان زیادہ ہونے لگے۔

② سب برے اعمال کی سزا ہونے لگے تو کوئی زندہ ہی نہ رہے۔

③ (دوسرا ترجمہ) جس کا آنا اللہ تعالیٰ کی طرف سے ٹلنے والا نہیں ہے۔

④ یعنی کوئی جنت میں اور کوئی جہنم میں جائے گا۔

مَنْ كَفَرَ فَعَلَيْهِ كُفْرُهٗ ۚ وَمَنْ عَمِلَ صَالِحًا فَلِاَنْفُسِهِمْ يَمْهَدُوْنَ ۝ لِيَجْزِيَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ مِنْ فَضْلِهٖ ۭ اِنَّهٗ لَا يُحِبُّ الْكٰفِرِيْنَ ۝ وَمِنْ اٰيٰتِهٖٓ اَنْ يُّرْسِلَ الرِّيَاحَ مُبَشِّرٰتٍ وَّلِيُذِيْقَكُمْ مِّنْ رَّحْمَتِهٖ وَلِتَجْرِيَ الْفُلْكُ بِاَمْرِهٖ وَلِتَبْتَغُوْا مِنْ فَضْلِهٖ وَلَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ۝ وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ رُسُلًا اِلٰى قَوْمِهِمْ فَجَاۗءُوْهُمْ بِالْبَيِّنٰتِ فَانْتَقَمْنَا مِنَ الَّذِيْنَ اَجْرَمُوْا ۭ وَكَانَ حَقًّا عَلَيْنَا نَصْرُ الْمُؤْمِنِيْنَ ۝ اَللّٰهُ الَّذِيْ يُرْسِلُ الرِّيٰحَ فَتُثِيْرُ سَحَابًا فَيَبْسُطُهٗ فِي السَّمَاۗءِ كَيْفَ يَشَاۗءُ وَيَجْعَلُهٗ كِسَفًا فَتَرَى الْوَدْقَ يَخْرُجُ مِنْ خِلٰلِهٖ ۚ فَاِذَآ اَصَابَ بِهٖ مَنْ يَّشَاۗءُ مِنْ عِبَادِهٖٓ اِذَا هُمْ يَسْتَبْشِرُوْنَ ۝

جس نے بھی کفر کیا تو اس کفر کا وبال اس پر پڑے گا اور جس نے نیک کام کیے سو وہ اپنے ہی فائدے کے لیے تیاری کرر ہے ہیں ﴿۴۴﴾ جس کے نتیجے میں جو لوگ ایمان لائے اور نیک کام کیے تو وہ (اللہ تعالیٰ) اپنے فضل سے بدلہ دیں گے، یقیناً وہ (اللہ تعالیٰ) کفر کرنے والوں کو پسند نہیں کرتے ﴿۴۵﴾ اور اس (اللہ تعالیٰ) کی (قدرت کی) نشانیوں میں سے یہ ہے کہ وہ (اللہ تعالیٰ) ہواؤں کو چلاتے ہیں جو (بارش کی) خوش خبری لے کر آتی ہیں اور (ہوا اس لیے بھیجتا ہے) تاکہ وہ تم کو اپنی رحمت (یعنی بارش) کا مزہ چکھائیں اور تاکہ (ہوا کے ذریعہ) کشتی اس کے حکم سے (پانی میں) چلے اور تاکہ تم اس (اللہ تعالیٰ) کا فضل (یعنی حلال روزی) حاصل کرو؛ اور تاکہ تم شکر ادا کرو ﴿۴۶﴾ اور پکی بات یہ کہ ہم نے تم سے پہلے بہت سارے رسولوں کو ان کی قوم کے پاس بھیجا، پھر وہ (پیغمبر) ان (اپنی قوموں) کے پاس کھلی نشانیاں لے کر آئے (جب انھوں نے نہیں مانا) تب ہم نے گنہگاروں سے بدلہ لیا اور ایمان والوں کی مدد کرنے کی ہم نے اپنے اوپر ذمہ داری لے لی ہے ﴿۴۷﴾ اللہ تعالیٰ وہ ہے جو ہواؤں کو چلاتے ہیں، پھر وہ (ہوائیں) بادل کو اٹھاتی ہے، پھر وہ (اللہ) جس طرح چاہتے ہیں اس (بادل) کو آسمان (یعنی فضا) میں پھیلاتے ہیں اور اس کو کئی تہوں (والی گھٹا) میں بنا کر رکھتے ہیں، پھر تم دیکھتے ہو کہ بارش ان (بادلوں) کے درمیان سے برستی ہے، پھر وہ (اللہ تعالیٰ) اس (بارش) کو اپنے بندوں میں سے جن کو چاہتے ہیں ان کو پہنچا دیتے ہیں تب وہ بندے خوشیاں منانے لگتے ہیں ﴿۴۸﴾

وَإِنْ كَانُوا مِنْ قَبْلِ أَنْ يُنَزَّلَ عَلَيْهِمْ مِنْ قَبْلِهِ لَمُبْلِسِينَ ﴿۴۹﴾ فَانْظُرْ إِلَىٰ آثَارِ رَحْمَتِ اللَّهِ كَيْفَ يُحْيِي الْأَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا ۚ إِنَّ ذَٰلِكَ لَمُحْيِي الْمَوْتَىٰ ۖ وَهُوَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ﴿۵۰﴾ وَلَئِنْ أَرْسَلْنَا رِيحًا فَرَأَوْهُ مُصْفَرًّا لَظَلُّوا مِنْ بَعْدِهِ يَكْفُرُونَ ﴿۵۱﴾ فَإِنَّكَ لَا تُسْمِعُ الْمَوْتَىٰ وَلَا تُسْمِعُ الصُّمَّ الدُّعَاءَ إِذَا وَلَّوْا مُدْبِرِينَ ﴿۵۲﴾ وَمَا أَنْتَ بِهَادِ الْعُمْيِ عَنْ ضَلَالَتِهِمْ ۖ إِنْ تُسْمِعُ إِلَّا مَنْ يُؤْمِنُ بِآيَاتِنَا فَهُمْ مُسْلِمُونَ ﴿۵۳﴾

اللَّهُ الَّذِي خَلَقَكُمْ مِنْ ضَعْفٍ ثُمَّ جَعَلَ مِنْ بَعْدِ ضَعْفٍ قُوَّةً ثُمَّ جَعَلَ مِنْ بَعْدِ قُوَّةٍ ضَعْفًا وَشَيْبَةً ۚ يَخْلُقُ مَا يَشَاءُ ۖ وَهُوَ الْعَلِيمُ الْقَدِيرُ ﴿۵۴﴾

حالاں کہ اس سے پہلے جب تک ان پر وہ (بارش) نہیں برسائی گئی تھی تو وہ بالکل ہی ناامید ہو گئے تھے ﴿۴۹﴾ سو تم اللہ تعالیٰ کی رحمت کے نشانات دیکھو کہ زمین کے مردہ (یعنی خشک) ہو جانے کے بعد کس طرح اس کو وہ (اللہ تعالیٰ) زندہ کرتے ہیں، یقیناً وہی (اللہ تعالیٰ) مردوں کو زندہ کرنے والے ہیں اور وہ (اللہ تعالیٰ) تمام چیز پر قدرت رکھتے ہیں ﴿۵۰﴾ اور اگر ہم (نقصان پہنچانے والی) ہوا چلا دیں جس کی وجہ سے وہ اپنی کھیتی کو پیلی پڑی ہوئی دیکھیں تو اس کے بعد وہ لوگ ناشکری کرنے لگیں ﴿۵۱﴾ سو یقیناً تم مُردوں کو (اپنی بات) سنا نہیں سکتے اور بہروں کو (اپنے) پکارنے کی آواز نہیں سنا سکتے (خاص طور پر) جب وہ پیٹھ پھیر کر بھاگ رہے ہوں ﴿۵۲﴾ اور تم اندھوں کو ان کی گمراہی سے (نکال کر ہدایت کے) راستے پر نہیں لا سکتے، تم تو صرف انہی لوگوں کو اپنی بات سنا سکتے ہو جو ہماری آیتوں پر ایمان لائیں① پھر وہ مسلمان (یعنی ماننے والے) ہوتے ہیں ﴿۵۳﴾

اللہ تعالیٰ وہ ہیں جنھوں نے تم کو (پہلے) کمزوری میں پیدا کیا② پھر کمزوری کے بعد طاقت عطا کی، پھر طاقت کے بعد (دوبارہ) کمزوری اور بڑھاپا دیا، وہ جو چاہتے ہیں پیدا کرتے ہیں اور وہ (سب کچھ) جانتے ہیں، بڑی قدرت والے ہیں ﴿۵۴﴾

---

① ایمان، یقین اور نبی کی اطاعت کے ساتھ قرآن اور نبی کا کلام سننا نافع ہوتا ہے۔

② (دوسرا ترجمہ) کمزور حالت میں پیدا کیا۔

وَيَوْمَ تَقُومُ السَّاعَةُ يُقْسِمُ الْمُجْرِمُونَ ۙ مَا لَبِثُوا غَيْرَ سَاعَةٍ ۚ كَذَٰلِكَ كَانُوا يُؤْفَكُونَ ۝ وَقَالَ الَّذِينَ أُوتُوا الْعِلْمَ وَالْإِيمَانَ لَقَدْ لَبِثْتُمْ فِي كِتَابِ اللَّهِ إِلَىٰ يَوْمِ الْبَعْثِ ۖ فَهَٰذَا يَوْمُ الْبَعْثِ وَلَٰكِنَّكُمْ كُنتُمْ لَا تَعْلَمُونَ ۝ فَيَوْمَئِذٍ لَّا يَنفَعُ الَّذِينَ ظَلَمُوا مَعْذِرَتُهُمْ وَلَا هُمْ يُسْتَعْتَبُونَ ۝ وَلَقَدْ ضَرَبْنَا لِلنَّاسِ فِي هَٰذَا الْقُرْآنِ مِن كُلِّ مَثَلٍ ۚ وَلَئِن جِئْتَهُم بِآيَةٍ لَّيَقُولَنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا إِنْ أَنتُمْ إِلَّا مُبْطِلُونَ ۝ كَذَٰلِكَ يَطْبَعُ اللَّهُ عَلَىٰ قُلُوبِ الَّذِينَ لَا يَعْلَمُونَ ۝ فَاصْبِرْ إِنَّ وَعْدَ اللَّهِ حَقٌّ ۖ وَلَا يَسْتَخِفَّنَّكَ الَّذِينَ لَا يُوقِنُونَ ۝

اور جس دن قیامت قائم ہوگی مجرم لوگ قسم کھائیں گے ① کہ وہ (دنیا یا برزخ میں) ایک گھڑی سے زیادہ نہیں ٹھہرے، اسی طرح (دنیا میں بھی) یہ لوگ الٹے چلا کرتے تھے ② ﴿۵۵﴾ اور جن لوگوں کو علم (یعنی سمجھ) اور ایمان دیا گیا تھا وہ جواب دیں گے: تم اللہ تعالیٰ کی لکھی ہوئی تقدیر کے مطابق دوسری مرتبہ زندہ ہونے کے دن تک (برزخ میں) رہے ہو، سو دوسری مرتبہ زندہ ہونے کا دن یہی ہے؛ لیکن تم لوگ (دنیا میں) اس کو جانتے (یعنی مانتے) نہیں تھے ﴿۵۶﴾ سو اس دن ظالموں کو ان کا معذرت کرنا کوئی فائدہ نہیں دے گا اور ان کو یہ نہیں کہا جائے گا کہ تم اللہ تعالیٰ کی ناراضگی کو دور کرو ﴿۵۷﴾ اور پکی بات یہ ہے کہ ہم نے اس قرآن میں لوگوں کو سمجھانے کے لیے ہر طرح کے (اچھے اچھے) مضامین (یعنی باتیں) بیان کر دیے، ان لوگوں کی حالت یہ ہے کہ اگر (ان کی چاہت کے مطابق) کوئی (بھی) نشانی تم ان کے پاس لے آؤ، پھر بھی یہ کافر لوگ یہی کہیں گے کہ تم سب (یعنی محمد ﷺ اور مسلمان مل کر) جھوٹ بنالائے ہو ﴿۵۸﴾ اسی طرح جو لوگ مانتے نہیں ہیں اللہ تعالیٰ ان کے دلوں پر مہر لگاتے ہیں ﴿۵۹﴾ (اے نبی!) سو تم صبر کرو، یقیناً اللہ تعالیٰ کا وعدہ سچا ہے اور جو لوگ یقین نہیں رکھتے ان کی وجہ سے تم ڈھیلے مت پڑ جاؤ ③ ﴿۶۰﴾

---

① (دوسرا ترجمہ) گنہگار لوگ اس بات پر قسم کھائیں گے۔

② یعنی قیامت کے آنے ہی کا انکار کرتے تھے۔

③ (دوسرا ترجمہ) تم کو وہ لوگ جو یقین نہیں رکھتے وہ اکھاڑ نہ دیویں (تیسرا) اوچھا نہ کر دیویں (چوتھا) بے برداشت کر دیویں (پانچواں) جو لوگ یقین نہیں رکھتے وہ لوگ (تمھاری شان کے خلاف ہلکے کام اور بات پر) تم کو ابھار نہ دیویں۔

سورۃ لقمان

(المکیة)

اٰیاتها: ۳۴۔ رکوعاتها: ۴۔

یہ سورت مکی ہے، اس میں چونتیس (۳۴) آیتیں ہیں۔ سورۃ صافات کے بعد اور سورۃ سبا سے پہلے ستاون (۵۷) نمبر پر نازل ہوئی۔

اس سورت میں حضرت لقمان کا واقعہ بیان کیا گیا ہے۔

ایک قول میں آپ کا نسب "لقمان ابن باعورا بن ناحور ابن آزر" ہے۔

دوسرا قول: لقمان بن عنقا بن سندون۔

تیسرا قول: لقمان بن ثار بن سندون۔

بعض کہتے ہیں کہ: حضرت ایوب علیہ السلام کے بھانجے یا خالہ کے بیٹے ہیں۔

یہ بھی لکھا ہے کہ حبشی غلام تھے، بڑھئی کا کام یا درزی کا کام یا چرواہے کا کام کرتے تھے۔ سوڈان کے رہنے والے تھے، حضرت ایوب علیہ السلام سے علم حاصل کیا، لمبی عمر پائی، حضرت داؤد علیہ السلام کا زمانہ پایا، حضرت داؤد علیہ السلام سے پہلے بنی اسرائیل کے قاضی اور مفتی تھے، مزید تحقیق کے لیے بندہ کی کتاب "دیکھی ہوئی دنیا" مصر کا سفرنامہ دیکھیے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

الٓمّٓ ﴿۱﴾ تِلْكَ اٰيٰتُ الْكِتٰبِ الْحَكِيْمِ ﴿۲﴾ هُدًى وَّرَحْمَةً لِّلْمُحْسِنِيْنَ ﴿۳﴾ الَّذِيْنَ يُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَيُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ وَهُمْ بِالْاٰخِرَةِ هُمْ يُوْقِنُوْنَ ﴿۴﴾ اُولٰٓئِكَ عَلٰى هُدًى مِّنْ رَّبِّهِمْ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ﴿۵﴾ وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّشْتَرِيْ لَهْوَ الْحَدِيْثِ لِيُضِلَّ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ بِغَيْرِ عِلْمٍ ۖ وَّيَتَّخِذَهَا هُزُوًا ۚ اُولٰٓئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ مُّهِيْنٌ ﴿۶﴾ وَاِذَا تُتْلٰى عَلَيْهِ اٰيٰتُنَا وَلّٰى مُسْتَكْبِرًا كَاَنْ لَّمْ يَسْمَعْهَا كَاَنَّ فِيْٓ اُذُنَيْهِ وَقْرًا ۚ فَبَشِّرْهُ بِعَذَابٍ اَلِيْمٍ ﴿۷﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَهُمْ جَنّٰتُ النَّعِيْمِ ﴿۸﴾

اللہ تعالیٰ کے نام سے (میں شروع کرتا ہوں) جن کی رحمت سب کے لیے ہے، جو بہت زیادہ رحم کرنے والے ہیں۔

الم ﴿۱﴾ یہ حکمت والی کتاب (یعنی قرآن) کی آیتیں ہیں ﴿۲﴾ جو ان نیک لوگوں کے لیے ہدایت اور رحمت ہے ﴿۳﴾ جو لوگ نماز قائم کرتے ہیں اور وہ زکوۃ دیتے ہیں اور وہ آخرت پر پورا یقین رکھتے ہیں ﴿۴﴾ وہی لوگ اپنے رب کی طرف سے ہدایت (یعنی سیدھے راستے) پر ہیں اور وہی لوگ کامیاب ہونے والے ہیں ﴿۵﴾ اور کچھ لوگ ایسے ہیں جو (قرآن چھوڑ کر اللہ تعالیٰ سے) غفلت میں ڈالنے والی باتوں کو خریدتے ہیں①؛ تاکہ بغیر سمجھے (لوگوں کو) اللہ تعالیٰ کے راستے سے گمراہ کردیویں اور وہ اس کا مذاق اڑاویں، ان لوگوں کے لیے ایسا عذاب ہوگا جو ان کو ذلیل کرکے رکھ دے گا ﴿۶﴾ اور جب ایسے شخص کے سامنے ہماری آیتیں پڑھ کر سنائی جاتی ہیں تو وہ تکبر کے ساتھ منہ پھیر لیتا ہے، ایسا لگتا ہے اس نے ان (آیتوں) کو سنا ہی نہیں، ایسا لگتا ہے کہ اس کے دونوں کان بہرے ہیں، سو تم اس (شخص) کو دردناک عذاب کی خوش خبری سنا دو ﴿۷﴾ یقیناً جو لوگ ایمان لائے اور انھوں نے نیک کام کیے ان کے لیے نعمتوں کے باغات ہیں ﴿۸﴾

---

① لھو الحدیث: [۱] جو چیزیں انسان کو ضروری کاموں سے غفلت میں ڈالے۔
[۲] اللہ تعالیٰ کی یاد سے غفلت میں ڈالنے والی چیزیں۔

خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ؕ وَعْدَ اللّٰهِ حَقًّا ؕ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ۝ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ بِغَيْرِ عَمَدٍ تَرَوْنَهَا وَاَلْقٰى فِي الْاَرْضِ رَوَاسِيَ اَنْ تَمِيْدَ بِكُمْ وَبَثَّ فِيْهَا مِنْ كُلِّ دَآبَّةٍ ؕ وَاَنْزَلْنَا مِنَ السَّمَآءِ مَآءً فَاَنْۢبَتْنَا فِيْهَا مِنْ كُلِّ زَوْجٍ كَرِيْمٍ ۝ هٰذَا خَلْقُ اللّٰهِ فَاَرُوْنِيْ مَاذَا خَلَقَ الَّذِيْنَ مِنْ دُوْنِهٖ ؕ بَلِ الظّٰلِمُوْنَ فِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ۝

وَلَقَدْ اٰتَيْنَا لُقْمٰنَ الْحِكْمَةَ اَنِ اشْكُرْ لِلّٰهِ ؕ وَمَنْ يَّشْكُرْ فَاِنَّمَا يَشْكُرُ لِنَفْسِهٖ ۚ وَمَنْ كَفَرَ فَاِنَّ اللّٰهَ غَنِيٌّ حَمِيْدٌ ۝ وَاِذْ قَالَ لُقْمٰنُ لِابْنِهٖ وَهُوَ يَعِظُهٗ يٰبُنَيَّ لَا تُشْرِكْ بِاللّٰهِ ؔؕ اِنَّ الشِّرْكَ لَظُلْمٌ عَظِيْمٌ ۝

جن میں وہ ہمیشہ رہیں گے، اللہ تعالیٰ کا وعدہ سچا ہے اور وہ بڑے زبردست، بڑے حکمت والے ہیں ﴿۹﴾ آسمانوں کو اللہ تعالیٰ نے بغیر ستون کے پیدا کیا (جیسا) تم اس کو دیکھتے ہو① اور زمین میں پہاڑ ڈال دیے؛ تا کہ وہ تم کو لے کر ہلنے نہ لگے② اور اس (زمین) میں ہر طرح کے جانور پھیلا دیے اور ہم نے آسمان سے پانی اتارا، سو ہم نے اس (زمین) میں ہر قسم کی اچھی اچھی چیزیں اگائیں ﴿۱۰﴾ یہ سب چیزیں تو اللہ تعالیٰ کی پیدا کی ہوئی ہیں، اب مجھے بتاؤ اس کے سوا دوسروں نے کیا پیدا کیا؟؛ بلکہ ظالم لوگ کھلی گمراہی میں (پڑے) ہیں ﴿۱۱﴾

اور پکی بات یہ ہے کہ ہم نے لقمان کو حکمت دی (اور ہم نے حکم دیا) کہ تم اللہ کا شکر ادا کرو اور جو آدمی شکر کرتا ہے تو وہ اپنے فائدے ہی کے لیے شکر کرتا ہے اور جو آدمی ناشکری کرتا ہے تو یقیناً اللہ تعالیٰ تو غنی (یعنی بے پرواہ اور سب) تعریفوں کے مالک ہیں ﴿۱۲﴾ اور جب لقمان نے اپنے بیٹے کو نصیحت کرتے ہوئے کہا: اے میرے بیٹے! تو اللہ کے ساتھ شرک مت کر، یقیناً شرک تو بڑا بھاری ظلم ہے③ ﴿۱۳﴾

---

① ایک مفہوم یہ ہے کہ آسمان ستونوں پر قائم ہے، لیکن وہ ستون ایسے ہیں کہ تم ان کو دیکھ نہیں سکتے ہو۔

② (دوسرا ترجمہ) جھک نہ پڑے۔

③ ظلم یعنی کسی کا حق چھین کر دوسرے کو دے دینا، عبادت جو اللہ تعالیٰ کا حق ہے وہ دوسرے کے لیے کرنا شرک ہے۔

وَوَصَّيْنَا الْإِنْسَانَ بِوَالِدَيْهِ ۚ حَمَلَتْهُ أُمُّهُ وَهْنًا عَلَىٰ وَهْنٍ وَفِصَالُهُ فِي عَامَيْنِ أَنِ اشْكُرْ لِي وَلِوَالِدَيْكَ إِلَيَّ الْمَصِيرُ ﴿١٤﴾ وَإِنْ جَاهَدَاكَ عَلَىٰ أَنْ تُشْرِكَ بِي مَا لَيْسَ لَكَ بِهِ عِلْمٌ فَلَا تُطِعْهُمَا ۖ وَصَاحِبْهُمَا فِي الدُّنْيَا مَعْرُوفًا ۖ وَاتَّبِعْ سَبِيلَ مَنْ أَنَابَ إِلَيَّ ۚ ثُمَّ إِلَيَّ مَرْجِعُكُمْ فَأُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُونَ ﴿١٥﴾ يَا بُنَيَّ إِنَّهَا إِنْ تَكُ مِثْقَالَ حَبَّةٍ مِنْ خَرْدَلٍ فَتَكُنْ فِي صَخْرَةٍ أَوْ فِي السَّمَاوَاتِ أَوْ فِي الْأَرْضِ يَأْتِ بِهَا اللَّهُ ۚ إِنَّ اللَّهَ لَطِيفٌ خَبِيرٌ ﴿١٦﴾ يَا بُنَيَّ أَقِمِ الصَّلَاةَ وَأْمُرْ بِالْمَعْرُوفِ وَانْهَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَاصْبِرْ عَلَىٰ مَا أَصَابَكَ ۖ إِنَّ ذَٰلِكَ مِنْ عَزْمِ الْأُمُورِ ﴿١٧﴾

اور ہم نے انسان کو اس کے والدین کے بارے میں تاکید کی اس لیے کہ اس کی ماں نے کمزوری پر کمزوری اٹھا کر اس کو پیٹ میں رکھا① اور اس کا دودھ چھوٹنا دو سال میں ہے (اور یہ بھی تاکید کر دی) کہ میرا اور اپنے والدین کا تو شکر یہ ادا کر، میری طرف ہی واپس لوٹ کر کے آنا ہے ﴿۱۴﴾ اور اگر وہ دونوں (یعنی ماں باپ) تجھ پر اس بات کا زور ڈالیں کہ تو میرے ساتھ ایسی چیز کو شریک کر جس (کے معبود ہونے) کی تیرے پاس کوئی دلیل نہیں تو تو ان دونوں کی بات مت مان اور تو ان دونوں کے ساتھ دنیا میں بھلائی کے ساتھ رہ اور جو شخص میری طرف رجوع کرتا ہے ایسے شخص کے راستے پر تو چل، پھر تم سب کو میری طرف ہی واپس آنا ہے، پھر میں تم کو جو کام تم کرتے تھے وہ بتلا دوں گا ﴿۱۵﴾ اے میرے بیٹے! اگر کوئی بھی چیز رائی کے دانے کے برابر ہو، پھر چاہے وہ پتھر کی کسی چٹان میں ہو یا آسمانوں میں ہو یا زمین میں ہو اللہ تعالیٰ اس کو لا کر کے حاضر کر دیں گے②۔ یقیناً اللہ تعالیٰ بہت باریکی سے دیکھتے ہیں، بڑے خبر رکھنے والے ہیں ﴿۱۶﴾ اے میرے بیٹے! تو نماز کو قائم کر اور تو اچھی بات سکھلا اور تو بری بات سے روک اور جو مصیبت تجھ کو پہنچے اس پر صبر کر، یقیناً یہ تو بڑے ہمت کے کاموں میں سے ہے③ ﴿۱۷﴾

---

① (دوسرا ترجمہ) اس کو تھک تھک کر پیٹ میں رکھا۔

② دنیا کے لحاظ سے آدمی جب بڑا ہو جاتا ہے تو اپنی چھوٹی چیزوں سے اس کی نظر ہٹ جاتی ہے؛ حالاں کہ اللہ تعالیٰ چھوٹی چیز بھی سامنے لاویں گے، اس نصیحت میں "اصلاحِ عقیدہ" ہے، اللہ تعالیٰ کی محیط قدرت کا بیان ہے۔

③ اس آیت میں ہمت کے چار کام بتائے گئے۔ نوٹ: اس آیت میں اصلاحِ عمل ہے۔

وَلَا تُصَعِّرْ خَدَّكَ لِلنَّاسِ وَلَا تَمْشِ فِي الْأَرْضِ مَرَحًا ۖ إِنَّ اللَّهَ لَا يُحِبُّ كُلَّ مُخْتَالٍ فَخُورٍ ﴿١٨﴾ وَاقْصِدْ فِي مَشْيِكَ وَاغْضُضْ مِن صَوْتِكَ ۚ إِنَّ أَنكَرَ الْأَصْوَاتِ لَصَوْتُ الْحَمِيرِ ﴿١٩﴾

أَلَمْ تَرَوْا أَنَّ اللَّهَ سَخَّرَ لَكُم مَّا فِي السَّمَاوَاتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ وَأَسْبَغَ عَلَيْكُمْ نِعَمَهُ ظَاهِرَةً وَبَاطِنَةً ۗ وَمِنَ النَّاسِ مَن يُجَادِلُ فِي اللَّهِ بِغَيْرِ عِلْمٍ وَلَا هُدًى وَلَا كِتَابٍ مُّنِيرٍ ﴿٢٠﴾ وَإِذَا قِيلَ لَهُمُ اتَّبِعُوا مَا أَنزَلَ اللَّهُ قَالُوا بَلْ نَتَّبِعُ مَا وَجَدْنَا عَلَيْهِ آبَاءَنَا ۚ أَوَلَوْ كَانَ الشَّيْطَانُ يَدْعُوهُمْ إِلَىٰ عَذَابِ السَّعِيرِ ﴿٢١﴾

اور تو لوگوں کے سامنے (تکبر سے) اپنا گال مت پھلا① اور تو زمین میں اتراتے ہوئے مت چل، یقیناً اللہ تعالیٰ ہر اترانے والے، بڑائی مارنے والے کو پسند نہیں کرتے ﴿۱۸﴾ اور تو بیچ کی چال چل② اور تو اپنی آواز کو نیچی رکھ③ یقیناً سب سے بری آواز گدھوں کی آواز ہے ﴿۱۹﴾

کیا تم لوگوں نے نہیں دیکھا کہ اللہ تعالیٰ نے آسمانوں اور زمین میں جو کچھ بھی ہیں ان سب کو تمھارے (فائدے کے) کام میں لگا رکھا ہے اور تم کو اپنی ظاہری اور باطنی نعمتیں پوری پوری دے رکھی ہیں اور انسانوں میں سے کچھ لوگ تو ایسے ہیں جو اللہ تعالیٰ (کی توحید) کے بارے میں بغیر کسی جان کاری اور بغیر کسی ہدایت اور بغیر کسی روشن کتاب کے جھگڑا کرتے ہیں ﴿۲۰﴾ اور جب ان سے کہا جاتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے جو حکم اتارا ہے اس پر چلو، تو وہ جواب میں (یوں) کہتے ہیں بلکہ: ہم تو اس حکم پر چلیں گے جس پر ہم نے ہمارے باپ دادوں کو (عمل کرتے ہوئے) پایا ہے، کیا شیطان ان کے باپ دادوں کو بھڑکتی آگ کی طرف بلاتا رہا ہو تب بھی④ ﴿۲۱﴾

---

① یعنی بے رخی مت کر، منہ پھرا کر بات مت کر۔

② (دوسرا ترجمہ) اور تو درمیانی چال چل۔

③ آواز میں بھی اسراف ہوتا ہے اس سے بچنا چاہیے۔

④ تب بھی وہ باپ دادوں کے پیچھے چلیں گے۔

وَمَنْ يُّسْلِمْ وَجْهَهٗۤ اِلَى اللّٰهِ وَهُوَ مُحْسِنٌ فَقَدِ اسْتَمْسَكَ بِالْعُرْوَةِ الْوُثْقٰى ؕ وَاِلَى اللّٰهِ عَاقِبَةُ الْاُمُوْرِ ۝ وَمَنْ كَفَرَ فَلَا يَحْزُنْكَ كُفْرُهٗ ؕ اِلَيْنَا مَرْجِعُهُمْ فَنُنَبِّئُهُمْ بِمَا عَمِلُوْا ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمٌۢ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ ۝ نُمَتِّعُهُمْ قَلِيْلًا ثُمَّ نَضْطَرُّهُمْ اِلٰى عَذَابٍ غَلِيْظٍ ۝ وَلَئِنْ سَاَلْتَهُمْ مَّنْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ لَيَقُوْلُنَّ اللّٰهُ ؕ قُلِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ ؕ بَلْ اَكْثَرُهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ۝ لِلّٰهِ مَا فِى السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ هُوَ الْغَنِىُّ الْحَمِيْدُ ۝ وَلَوْ اَنَّ مَا فِى الْاَرْضِ مِنْ شَجَرَةٍ اَقْلَامٌ وَّالْبَحْرُ يَمُدُّهٗ مِنْۢ بَعْدِهٖ سَبْعَةُ اَبْحُرٍ مَّا نَفِدَتْ كَلِمٰتُ اللّٰهِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ ۝

اور جو شخص اپنا منہ (فرماں بردار بن کر) اللہ تعالیٰ کے تابع کردے اور وہ نیک عمل کرنے والا ہے تو یقیناً اس نے مضبوط کڑا (یعنی حلقہ) پکڑ لیا اور سب کاموں کا انجام اللہ تعالیٰ ہی کی طرف ہے ﴿۲۲﴾ اور جس شخص نے بھی کفر کیا تو اس کے کفر کی وجہ سے تم صدمے میں نہ رہو، ہماری طرف ان سب کو لوٹ کر آنا ہے، پھر جو کام وہ کرتے تھے اس کی حقیقت ہم ان کو بتلا دیں گے، یقیناً اللہ سینوں کی بات کو (بھی) بہت اچھی طرح جانتے ہیں ﴿۲۳﴾ ہم ان کو تھوڑے دن مزہ اڑانے کا موقع دیں گے، پھر ہم ان کو سخت عذاب کی طرف کھینچ کر لے جائیں گے ﴿۲۴﴾ اور اگر تم ان سے سوال کرو کہ آسمانوں اور زمین کو کس نے پیدا کیا؟ تو جواب میں وہ ضرور (یوں) کہیں گے کہ: اللہ تعالیٰ ہی نے (پیدا کیا) تو تم کہو: الحمد للہ [1]۔ بلکہ ان کے اکثر لوگ جانتے نہیں ہیں ﴿۲۵﴾ آسمانوں اور زمین میں جو کچھ ہے وہ اللہ تعالیٰ ہی کا ہے، یقیناً وہ اللہ تعالیٰ غنی ہیں، تمام تعریفیں اسی کے لیے ہیں ﴿۲۶﴾ اور اگر جتنے بھی درخت زمین میں ہیں وہ سب قلم بن جاویں اور یہ جو سمندر ہیں اس کے علاوہ دوسرے سات سمندر اس میں مل جائیں (اور وہ سب روشنائی بن کر اللہ کی خوبیاں لکھنے لگیں) تب بھی اللہ تعالیٰ کی باتیں ختم نہیں ہوں گی، یقیناً اللہ تعالیٰ تو بڑے زبردست ہیں، بڑے ہی حکمت کے مالک ہیں ﴿۲۷﴾

---

[1] کافروں نے توحید کے ثابت ہونے کا پہلا مقدمہ مان لیا اس پر الحمد للہ کہا گیا؛ اس لیے کہ دوسرا مقدمہ تو بالکل ظاہر ہے کہ جو خود مخلوق ہو وہ عبادت کے لائق نہیں۔

مَا خَلْقُكُمْ وَلَا بَعْثُكُمْ اِلَّا كَنَفْسٍ وَّاحِدَةٍ ؕ اِنَّ اللّٰهَ سَمِيْعٌۢ بَصِيْرٌ ۝ اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللّٰهَ يُوْلِجُ الَّيْلَ فِي النَّهَارِ وَيُوْلِجُ النَّهَارَ فِي الَّيْلِ وَسَخَّرَ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ ؗ كُلٌّ يَّجْرِيْٓ اِلٰٓى اَجَلٍ مُّسَمًّى وَّاَنَّ اللّٰهَ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرٌ ۝ ذٰلِكَ بِاَنَّ اللّٰهَ هُوَ الْحَقُّ وَاَنَّ مَا يَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِهِ الْبَاطِلُ ؗ وَاَنَّ اللّٰهَ هُوَ الْعَلِيُّ الْكَبِيْرُ ۝

اَلَمْ تَرَ اَنَّ الْفُلْكَ تَجْرِيْ فِي الْبَحْرِ بِنِعْمَتِ اللّٰهِ لِيُرِيَكُمْ مِّنْ اٰيٰتِهٖ ؕ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّكُلِّ صَبَّارٍ شَكُوْرٍ ۝ وَاِذَا غَشِيَهُمْ مَّوْجٌ كَالظُّلَلِ دَعَوُا اللّٰهَ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ ۚ

تم سب کو پیدا کرنا اور تم سب کو دوبارہ زندہ کرنا (اللہ تعالیٰ کے لیے) ایسا ہے جیسے ایک انسان کو (پیدا کرنا) یقیناً اللہ تعالیٰ (ہر چیز) سنتے ہیں، (ہر چیز) دیکھتے ہیں ﴿۲۸﴾ کیا تم نے یہ نہیں دیکھا کہ یقیناً اللہ تعالیٰ رات (کے اجزاء) کو دن میں داخل کرتے ہیں اور دن (کے اجزاء) کو رات میں داخل کرتے ہیں اور سورج اور چاند کو (اللہ تعالیٰ نے) کام میں لگا رکھا ہے، ہر ایک مقرر وقت (قیامت) تک چلتے رہیں گے اور جو کام بھی تم کرتے ہو یقیناً اللہ تعالیٰ کو اس کی پوری خبر ہے ﴿۲۹﴾ یہ سب اس لیے کہ اللہ تعالیٰ کی ذات ہی حق ہے اور وہ (مشرک لوگ) اس (اللہ تعالیٰ) کے سوا جن چیزوں کی عبادت کرتے ہیں وہی باطل (یعنی بے بنیاد) ہیں اور یقیناً اللہ تعالیٰ کی شان اونچی ہے اور وہ سب سے بڑے ہیں ﴿۳۰﴾

کیا تم نے نہیں دیکھا کہ کشتیاں سمندر میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے چلتی ہیں ①؛ تاکہ وہ تم کو اپنی (قدرت کی) نشانیوں میں سے کچھ دکھا دیں، یقیناً اس میں ہر بڑے صبر کرنے والے اور اونچے درجے کے شکر کرنے والے کے لیے بڑی نشانیاں ہیں ﴿۳۱﴾ اور جب (سمندر کی) موجیں ان پر سائبانوں کی طرح چڑھ آتی ہیں ② تو وہ خالص اللہ تعالیٰ پر ہی اعتقاد رکھ کر اس کو پکارنے لگتے ہیں،

---

① (دوسرا ترجمہ) اللہ کی نعمت کو لیکر چلتی ہے۔
② (دوسرا ترجمہ) گھیر لیتی ہیں۔

فَلَمَّا نَجّٰىهُمْ اِلَى الْبَرِّ فَمِنْهُمْ مُّقْتَصِدٌ ؕ وَمَا يَجْحَدُ بِاٰيٰتِنَآ اِلَّا كُلُّ خَتَّارٍ كَفُوْرٍ ۝ يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوْا رَبَّكُمْ وَاخْشَوْا يَوْمًا لَّا يَجْزِيْ وَالِدٌ عَنْ وَّلَدِهٖ ۫ وَلَا مَوْلُوْدٌ هُوَ جَازٍ عَنْ وَّالِدِهٖ شَيْـًٔا ؕ اِنَّ وَعْدَ اللّٰهِ حَقٌّ فَلَا تَغُرَّنَّكُمُ الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا ٙ وَلَا يَغُرَّنَّكُمْ بِاللّٰهِ الْغَرُوْرُ ۝ اِنَّ اللّٰهَ عِنْدَهٗ عِلْمُ السَّاعَةِ ۚ وَيُنَزِّلُ الْغَيْثَ ۚ وَيَعْلَمُ مَا فِي الْاَرْحَامِ ؕ وَمَا تَدْرِيْ نَفْسٌ مَّاذَا تَكْسِبُ غَدًا ؕ وَمَا تَدْرِيْ نَفْسٌۢ بِاَيِّ اَرْضٍ تَمُوْتُ ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمٌ خَبِيْرٌ ۝

پھر جب وہ ان کو بچا کر خشکی پر لے آتے ہیں تو ان میں سے کچھ لوگ تو (شرک چھوڑ کر) سیدھے راستے پر رہتے ہیں ① اور ہر وہ آدمی جو بات کا بڑا جھوٹا ہو، بڑا ہی ناشکری کرنے والا ہو وہی ہماری آیتوں کا انکار کرتا ہے ﴿۳۲﴾ اے لوگو! تم اپنے رب سے ڈرتے رہو اور تم اس دن سے ڈرو جس دن کوئی باپ اپنے بیٹے کو ذرا بھی کام نہیں آئے گا اور کوئی بیٹا اپنے باپ کو ذرہ برابر بھی کام نہیں آسکے گا، یقیناً اللہ تعالیٰ کا وعدہ تو سچا ہے، سو تم کو دنیا کی زندگی دھوکے میں نہ ڈالے اور اللہ تعالیٰ کے معاملے میں وہ بڑا دغاباز (شیطان) تم کو دھوکے میں نہ ڈالے ﴿۳۳﴾ یقیناً قیامت کی خبر تو اس (اللہ تعالیٰ ہی) کے پاس ہے اور وہ بارش برساتے ہیں ② اور (ماؤں کے) پیٹوں میں جو کچھ بھی ہے اس کو وہی جانتے ہیں اور کوئی شخص یہ نہیں جانتا کہ وہ خود کل کیا (عمل) کرے گا اور کسی شخص کو یہ معلوم نہیں کہ کس زمین پر اس کی موت آئے گی، یقیناً اللہ تعالیٰ بڑے جاننے والے (ہر چیز کی) پوری خبر رکھتے ہیں ﴿۳۴﴾

---

① اور باقی لوگ پہلے ہی کی طرح شرک کرنے لگتے ہیں۔

② یعنی بارش کب، کہاں، کتنی ہوگی وہ اللہ تعالیٰ ہی کے علم میں ہے۔



سورة الم سجدة

(المكية)

اٰیاتھا:۳۰۔رکوعاتھا:۳۔

یہ سورت مکی ہے، اس میں تیس (۳۰) آیتیں ہیں۔سورۃ نحل یا سورۃ مؤمنون کے بعد اور سورۃ نوح سے پہلے تہتر (۷۳) یا (۷۴) نمبر پر نازل ہوئی۔

حدیث میں ہے کہ نبیٔ کریم ﷺ جمعہ کے دن فجر میں الم سجدہ اور سورۃ دہر پڑھا کرتے تھے۔

نبیٔ کریم ﷺ سونے سے پہلے الم سجدہ اور تبارک پڑھ لیا کرتے تھے۔

قرآن کی آیت پر سجدے کا تذکرہ اس سورت میں کیا گیا ہے۔

سجدہ اللہ تعالیٰ کی نظر میں محبوب ترین عمل ہے، اللہ تعالیٰ کے آگے سجدہ اطاعت اور نافرمانی کے درمیان حدِ فاصل ہے، مطیع بندہ سجدہ کرتا ہے اور ابلیس کی راہ پر چلنے والا اللہ تعالیٰ کے سامنے سجدہ نہیں کرتا۔

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ۝

الٓمّٓ ۝ تَنۡزِیۡلُ الۡکِتٰبِ لَا رَیۡبَ فِیۡہِ مِنۡ رَّبِّ الۡعٰلَمِیۡنَ ۝ اَمۡ یَقُوۡلُوۡنَ افۡتَرٰىہُ ۚ بَلۡ ہُوَ الۡحَقُّ مِنۡ رَّبِّکَ لِتُنۡذِرَ قَوۡمًا مَّاۤ اَتٰىہُمۡ مِّنۡ نَّذِیۡرٍ مِّنۡ قَبۡلِکَ لَعَلَّہُمۡ یَہۡتَدُوۡنَ ۝ اَللّٰہُ الَّذِیۡ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَ الۡاَرۡضَ وَ مَا بَیۡنَہُمَا فِیۡ سِتَّۃِ اَیَّامٍ ثُمَّ اسۡتَوٰی عَلَی الۡعَرۡشِ ؕ مَا لَکُمۡ مِّنۡ دُوۡنِہٖ مِنۡ وَّلِیٍّ وَّ لَا شَفِیۡعٍ ؕ اَفَلَا تَتَذَکَّرُوۡنَ ۝ یُدَبِّرُ الۡاَمۡرَ مِنَ السَّمَآءِ اِلَی الۡاَرۡضِ ثُمَّ یَعۡرُجُ اِلَیۡہِ فِیۡ یَوۡمٍ کَانَ مِقۡدَارُہٗۤ اَلۡفَ سَنَۃٍ مِّمَّا تَعُدُّوۡنَ ۝ ذٰلِکَ عٰلِمُ الۡغَیۡبِ وَ الشَّہَادَۃِ الۡعَزِیۡزُ الرَّحِیۡمُ ۝ الَّذِیۡۤ اَحۡسَنَ کُلَّ شَیۡءٍ خَلَقَہٗ وَ بَدَاَ خَلۡقَ الۡاِنۡسَانِ مِنۡ طِیۡنٍ ۝

اللہ تعالیٰ کے نام سے (میں شروع کرتا ہوں) جن کی رحمت سب کے لیے ہے، جو بہت زیادہ رحم کرنے والے ہیں۔

الم ﴿۱﴾ تمام عالموں کے رب کی طرف سے کتاب اتاری جارہی ہے جس میں ذرہ بھی شک کی بات نہیں ہے ﴿۲﴾ کیا یہ (کافرلوگ ایسا) کہتے ہیں کہ: اس (محمد) نے خود اس (قرآن) کو گھڑلیا ہے؟ بلکہ وہ تو ایسا حق ہے جو تمھارے رب کی طرف سے اس لیے آیا ہے تا کہ تم اس کے ذریعہ ان لوگوں کو (اللہ تعالیٰ کے عذاب سے) ڈراؤ جن کے پاس تم سے پہلے کوئی ڈرانے والا نہیں آیا؛ تا کہ وہ لوگ صحیح راستے پر آجائیں ﴿۳﴾ اللہ تعالیٰ کی ذات وہ ہے جس نے آسمانوں کو اور زمین کو اور جو کچھ ان دونوں کے درمیان میں ہے اس کو چھ دن (کی مقدار) میں پیدا کیا، پھر (اپنی شان کے مطابق) عرش پر قائم ہوئے، تمھارے لیے اس کے سوا کوئی مدد کرنے والا نہیں ہے اور سفارش کرنے والا بھی نہیں ہے، کیا پھر بھی تم (اتنی سی بات پر بھی) دھیان نہیں کرتے ﴿۴﴾ وہ (اللہ تعالیٰ) آسمان سے لے کر زمین تک ہر ایک کام کی (خود) تدبیر (یعنی انتظام) کرتے ہیں، پھر وہ کام ایک ایسے دن میں چڑھ کر اس کے پاس پہنچ جاتا ہے جس کی مقدار تمھاری گنتی سے ایک ہزار سال ہوتی ہے ﴿۵﴾ وہی (اللہ) ہیں جو ہر چھپی اور کھلی چیز کے جاننے والے ہیں، بہت زبردست ہیں (سب پر) رحم کرنے والے ہیں ﴿۶﴾ جس نے ہر چیز پیدا کی، جو بہت اچھی بنائی اور انسان کی پیدائش مٹی سے شروع کی ﴿۷﴾

ثُمَّ جَعَلَ نَسْلَهُ مِنْ سُلٰلَةٍ مِّنْ مَّآءٍ مَّهِيْنٍ ۝۸ ثُمَّ سَوّٰىهُ وَنَفَخَ فِيْهِ مِنْ رُّوْحِهٖ وَجَعَلَ لَكُمُ السَّمْعَ وَالْاَبْصَارَ وَالْاَفْـِٕدَةَ ۭ قَلِيْلًا مَّا تَشْكُرُوْنَ ۝۹ وَقَالُوْٓا ءَاِذَا ضَلَلْنَا فِي الْاَرْضِ ءَاِنَّا لَفِيْ خَلْقٍ جَدِيْدٍ ڛ بَلْ هُمْ بِلِقَآئِ رَبِّهِمْ كٰفِرُوْنَ ۝۱۰ قُلْ يَتَوَفّٰىكُمْ مَّلَكُ الْمَوْتِ الَّذِيْ وُكِّلَ بِكُمْ ثُمَّ اِلٰى رَبِّكُمْ تُرْجَعُوْنَ ۝۱۱

وَلَوْ تَرٰٓى اِذِ الْمُجْرِمُوْنَ نَاكِسُوْا رُءُوْسِهِمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ ۭ رَبَّنَآ اَبْصَرْنَا وَسَمِعْنَا فَارْجِعْنَا نَعْمَلْ صَالِحًا اِنَّا مُوْقِنُوْنَ ۝۱۲ وَلَوْ شِئْنَا لَاٰتَيْنَا كُلَّ نَفْسٍ هُدٰىهَا وَلٰكِنْ حَقَّ الْقَوْلُ مِنِّيْ لَاَمْلَئَنَّ جَهَنَّمَ مِنَ الْجِنَّةِ وَالنَّاسِ اَجْمَعِيْنَ ۝۱۳

پھر اس (انسان) کی نسل ایک نچوڑے ہوئے حقیر پانی سے چلائی ﴿۸﴾ پھر اس کو برابر بنایا①، اس میں اپنی روح پھونکی اور تمھارے لیے کان اور آنکھیں اور دل بنا دیے (اے انسانو!) تم (اللہ تعالیٰ کا) بہت کم شکر ادا کرتے ہو ﴿۹﴾ اور وہ (کافر لوگ) کہنے لگے: کیا جب ہم (فنا ہو کر) زمین میں گم ہو جائیں گے② تو کیا ہم نئے سرے سے پیدا ہوں گے؟ بلکہ وہ تو اپنے رب کی ملاقات ہی کا انکار کرتے ہیں ﴿۱۰﴾ (اے نبی!) تم کہو: تم کو تو موت کا فرشتہ پورا وصول کر لے گا③ جو تم پر مقرر (یعنی متعین) کیا گیا ہے، پھر تم کو اپنے رب کے پاس واپس لے جایا جائے گا ﴿۱۱﴾

اے نبی! کاش تم وہ منظر بھی دیکھو! جب یہ گنہگار لوگ اپنے رب کے سامنے سر جھکائے ہوئے (کھڑے) ہوں گے (کہتے ہوں گے) اے ہمارے رب! ہم نے دیکھ لیا اور ہم نے سن لیا، سو ہم کو (دنیا میں دوبارہ) واپس بھیج دیجیے، اب ہم نیک کام کریں گے ہم کو پورا یقین آ گیا ﴿۱۲﴾ اور اگر ہم چاہتے تو ہر شخص کو (پہلے ہی سے) اس کی ہدایت (یعنی راستہ) سمجھا دیتے، لیکن میری طرف سے جو بات کہی گئی تھی وہ سچ ہو کر کے ہی رہی کہ میں جنات اور لوگ سب سے جہنم کو ضرور بھر دوں گا ﴿۱۳﴾

---

① ماں کے پیٹ میں اللہ تعالیٰ نے تمام اعضا ٹھیک ٹھاک درست بنائے۔

② یعنی نیست و نابود ہو جائیں گے۔

③ یعنی تمھاری روح قبض کر لے گا۔

فَذُوْقُوْا بِمَا نَسِيْتُمْ لِقَآءَ يَوْمِكُمْ هٰذَا ۚ اِنَّا نَسِيْنٰكُمْ وَذُوْقُوْا عَذَابَ الْخُلْدِ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿۱۴﴾ اِنَّمَا يُؤْمِنُ بِاٰيٰتِنَا الَّذِيْنَ اِذَا ذُكِّرُوْا بِهَا خَرُّوْا سُجَّدًا وَّسَبَّحُوْا بِحَمْدِ رَبِّهِمْ وَهُمْ لَا يَسْتَكْبِرُوْنَ ۩ ﴿۱۵﴾ تَتَجَافٰى جُنُوْبُهُمْ عَنِ الْمَضَاجِعِ يَدْعُوْنَ رَبَّهُمْ خَوْفًا وَّطَمَعًا ۫ وَّمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ ﴿۱۶﴾ فَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ مَّآ اُخْفِيَ لَهُمْ مِّنْ قُرَّةِ اَعْيُنٍ ۚ جَزَآءًۢ بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿۱۷﴾ اَفَمَنْ كَانَ مُؤْمِنًا كَمَنْ كَانَ فَاسِقًا ؕ لَا يَسْتَوٗنَ ﴿۱۸﴾ اَمَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ فَلَهُمْ جَنّٰتُ الْمَاْوٰى ۫ نُزُلًۢا بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿۱۹﴾ وَاَمَّا الَّذِيْنَ فَسَقُوْا فَمَاْوٰىهُمُ النَّارُ ؕ

سوتم (عذاب کا) مزہ چکھو؛ کیوں کہ تم اپنے آج کے دن کی ملاقات کو بھول گئے تھے، ہم نے بھی تم کو بھلا دیا (۱) اور جو اعمال تم کرتے تھے اس کے بدلے ہمیشہ کے عذاب کا تم مزہ چکھو ﴿۱۴﴾ ہماری آیتوں پر تو وہی لوگ ایمان لاتے ہیں کہ جب ان کو اس سے نصیحت کی جاتی ہے تو وہ سجدے میں گر پڑتے ہیں اور وہ اپنے رب کی حمد (یعنی تعریف) کے ساتھ تسبیح کرتے ہیں اور وہ لوگ (ایمان لانے سے) تکبر نہیں کرتے ﴿۱۵﴾ ان کے پہلو (یعنی کروٹیں ان کے) سونے کی جگہوں (یعنی بستروں) سے جدا رہتے ہیں (اور) وہ ڈر اور امید سے اپنے رب کی عبادت کرتے ہیں (۲) اور جو روزی ہم نے ان کو دی ہے وہ اس میں سے خرچ کرتے ہیں ﴿۱۶﴾ سو کسی بھی شخص کو معلوم نہیں ہے ان کی آنکھوں کی ٹھنڈک کا جو سامان (اللہ کے یہاں) ان کے لیے چھپا کر رکھا گیا جو اعمال وہ کرتے تھے یہ اس کا بدلہ ہے ﴿۱۷﴾ بھلا وہ شخص جو ایمان والا ہو کیا وہ نافرمان کی طرح ہو سکتا ہے؟ وہ آپس میں برابر نہیں ہو سکتے ﴿۱۸﴾ چناں چہ جو لوگ ایمان لائے اور انھوں نے نیک کام کیے سو ان کے لیے جنت ٹھکانہ ہے (۳) جو کام وہ لوگ کرتے تھے اس کی مہمانی میں (یہ) دیا جائے گا ﴿۱۹﴾ اور رہے وہ لوگ جنھوں نے نافرمانی کی تھی سو ان کا ٹھکانہ تو جہنم کی آگ ہے،

---

(۱) یعنی رحمت اور مہربانی سے یاد نہیں کیے جا دیں گے۔

(۲) ڈر: عبادت کے قبول نہ ہونے کا یا عتابِ الٰہی کا اور "امید" اللہ تعالیٰ کی رحمت سے عبادت قبول ہوگی اور اس پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے ثواب ملے گا۔

(۳) یعنی مستقل قیام کے باغات۔

كُلَّمَآ اَرَادُوْٓا اَنْ يَّخْرُجُوْا مِنْهَآ اُعِيْدُوْا فِيْهَا وَقِيْلَ لَهُمْ ذُوْقُوْا عَذَابَ النَّارِ الَّذِيْ كُنْتُمْ بِهٖ تُكَذِّبُوْنَ ۝ وَلَنُذِيْقَنَّهُمْ مِّنَ الْعَذَابِ الْاَدْنٰى دُوْنَ الْعَذَابِ الْاَكْبَرِ لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُوْنَ ۝ وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنْ ذُكِّرَ بِاٰيٰتِ رَبِّهٖ ثُمَّ اَعْرَضَ عَنْهَا ۭ اِنَّا مِنَ الْمُجْرِمِيْنَ مُنْتَقِمُوْنَ ۝

وَلَقَدْ اٰتَيْنَا مُوْسَى الْكِتٰبَ فَلَا تَكُنْ فِيْ مِرْيَةٍ مِّنْ لِّقَاۗىِٕهٖ وَجَعَلْنٰهُ هُدًى لِّبَنِيْٓ اِسْرَاۗءِيْلَ ۝ وَجَعَلْنَا مِنْهُمْ اَىِٕمَّةً يَّهْدُوْنَ بِاَمْرِنَا لَمَّا صَبَرُوْا ڛ وَكَانُوْا بِاٰيٰتِنَا يُوْقِنُوْنَ ۝

جب جب بھی وہ اس (آگ) سے نکلنا چاہیں گے تو وہ اس میں واپس لوٹا دیے جائیں گے اور ان سے کہا جائے گا: کہ آگ کے جس عذاب کو تم جھٹلایا کرتے تھے اس کا مزہ تم لوگ چکھو ﴿۲۰﴾ اور ہم ان (کافروں) کو بڑے عذاب سے پہلے (دنیا میں) کم درجے کے عذاب کا مزہ ضرور چکھائیں گے، شاید کہ وہ لوگ (کفر سے واپس) لوٹ جاویں ﴿۲۱﴾ اور اس شخص سے بڑا ظالم کون ہوگا جس کو اس کے رب کی آیتوں کے ذریعہ نصیحت کی گئی، پھر اس نے (اپنے رب کی) اس (بات) سے منہ پھرالیا، یقیناً ہم (ایسے) مجرموں سے بدلہ لے کر کے رہیں گے ﴿۲۲﴾

اور پکی بات یہ ہے کہ ہم نے موسیٰ کو کتاب دی، لہذا تم (اے نبی!) اس کے ملنے کے بارے میں کسی طرح کا شک نہ کرو① اور ہم نے اس کو بنی اسرائیل کے لیے ہدایت بنایا تھا ﴿۲۳﴾ اور ہم نے ان میں سے کچھ لوگوں کو جب انھوں نے (برے حالات پر) صبر کیا تو (دین میں) ایسا پیشوا بنا دیا جو ہمارے حکم سے لوگوں کو راستہ بتاتے تھے اور وہ ہماری آیتوں پر یقین رکھتے تھے ﴿۲۴﴾

---

① لقاء بمعنی ملاقات: (۱) ضمیر کا مرجع ہے قرآن، آیت کا مطلب یہ ہوگا ''جس طرح موسیٰ کو توراۃ کتاب دی گئی اس طرح آپ کو قرآن ملنے اس میں کوئی شک نہ ہو''۔
(۲) ضمیر کا مرجع حضرت موسیٰ علیہ السلام ہے۔ مطلب آیت کا یہ ہوگا کہ موسیٰ علیہ السلام سے نبی کریم ﷺ کی ایک ملاقات معراج میں ہوئی، پھر دوسری ملاقات قیامت میں ہوگی، اس بارے میں کوئی شک نہیں ہونا چاہیے۔
(۳) ضمیر کا مرجع ہے ''سخت حالات''۔ آیت کا مطلب یہ ہوگا کہ موسیٰ علیہ السلام کو اللہ کی طرف سے کتاب دی گئی، لوگوں نے اس کو جھٹلایا اور موسیٰ علیہ السلام کو ستایا گیا، سخت حالات کا آپ کو سامنا کرنا پڑا، اس میں بتلانا ہے کہ آپ ﷺ کو بھی دشمنوں کی طرف سے سخت حالات پیش آئیں گے۔

إِنَّ رَبَّكَ هُوَ يَفْصِلُ بَيْنَهُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فِيْمَا كَانُوْا فِيْهِ يَخْتَلِفُوْنَ ۝ اَوَلَمْ يَهْدِ لَهُمْ كَمْ اَهْلَكْنَا مِنْ قَبْلِهِمْ مِّنَ الْقُرُوْنِ يَمْشُوْنَ فِيْ مَسٰكِنِهِمْ ؕ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ ؕ اَفَلَا يَسْمَعُوْنَ ۝ اَوَلَمْ يَرَوْا اَنَّا نَسُوْقُ الْمَآءَ اِلَى الْاَرْضِ الْجُرُزِ فَنُخْرِجُ بِهٖ زَرْعًا تَاْكُلُ مِنْهُ اَنْعَامُهُمْ وَاَنْفُسُهُمْ ؕ اَفَلَا يُبْصِرُوْنَ ۝ وَيَقُوْلُوْنَ مَتٰى هٰذَا الْفَتْحُ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ۝ قُلْ يَوْمَ الْفَتْحِ لَا يَنْفَعُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اِيْمَانُهُمْ وَلَا هُمْ يُنْظَرُوْنَ ۝ فَاَعْرِضْ عَنْهُمْ وَانْتَظِرْ اِنَّهُمْ مُّنْتَظِرُوْنَ ۝

جن باتوں میں وہ لوگ اختلاف کرتے تھے تمھارے رب یقیناً قیامت کے دن ان کے درمیان ان باتوں میں فیصلہ کردیں گے ﴿۲۵﴾ اور کیا ان (مکہ کے کافروں) کو (اس بات سے) کوئی ہدایت نہیں ملی کہ ہم نے ان سے پہلے کتنی جماعتوں کو ہلاک کردیا کہ ان کے مکانوں میں یہ (خود) چلتے پھرتے ہیں①، یقیناً اس میں تو (عبرت کی) بڑی نشانیاں ہیں، تو کیا وہ لوگ سنتے نہیں ہیں؟ ﴿۲۶﴾ اور کیا انھوں نے نہیں دیکھا کہ ہم پانی کو کھینچ کر (یعنی چلا کر) خشک (چٹیل) زمین تک پہنچادیتے ہیں②، پھر ہم اس (پانی) کے ذریعہ سے کھیتی پیدا کرتے ہیں جس میں سے ان کے جانور اور وہ خود بھی کھاتے ہیں③، تو کیا وہ لوگ دیکھتے نہیں؟ ﴿۲۷﴾ اور وہ کہتے ہیں کہ: اگر تم سچے ہو تو (یہ بتاؤ) یہ (آخری) فیصلہ کب ہوگا؟④ ﴿۲۸﴾ تو تم (جواب میں) کہہ دو کہ: فیصلے کے دن ان کافروں کو ان کا ایمان کوئی نفع نہیں دے گا اور ان کو ڈھیل نہیں دی جاوے گی ﴿۲۹﴾ لہٰذا تم ان (کافروں) کا خیال چھوڑ دو⑤ اور انتظار کرتے رہو، یقیناً وہ بھی انتظار کررہے ہیں ﴿۳۰﴾

---

① (دوسرا ترجمہ) ان کے مکانوں کے پاس سے وہ آتے جاتے ہیں۔

② ایک علاقے کی زمین نرم ہے، زیادہ بارش کی متحمل نہیں، وہاں پوری بارش برسائی جاوے تو نقصان ہوسکتا ہے؛ اس لیے دوسری زمین پر پانی برسا کر دریا اور نہروں کے ذریعہ اس علاقے میں پانی پہنچایا جاتا ہے (یعنی بارش کا پانی برسا کسی اور جگہ، پھر اس کو ندی نالوں کے ذریعہ چلا کر دوسرے علاقے میں لے جاتے ہیں اور دوسری جگہ اس سے کھیتی اگتی ہے)۔

③ یہاں آیت میں ''انعام'' یعنی جانور مقدم ہے، حکمت یہ سمجھ میں آتی ہے کہ نزولِ قرآن کے دور میں عربوں کی معیشت کا مدار جانوروں پر تھا۔ ④ آخری فیصلے سے مراد قیامت کا دن ہے یا فیصلہ کن موقع ''غزوۂ بدر'' مراد ہے۔

⑤ (دوسرا ترجمہ) سو تم ان کافروں کی طرف سے دھیان ہٹادو۔ یا ان کی پرواہ نہ کرو، یا ہلاک کردیوے ایسے غم میں مت پڑو۔

سورۃ الاحزاب

(المدنیة)

اٰیاتھا:۷۳۔رکوعاتھا:۹۔

یہ سورت مدنی ہے، اس میں تہتر (۷۳) یا(۷۰) آیتیں ہیں۔سورۃ انفال یا سورۃ آل عمران کے بعداور سورۃ مائدہ سے پہلے نوے(۹۰) نمبر پر نازل ہوئی۔

جماعتوں اورٹولیوں اور گروہوں کو احزاب کہتے ہیں۔مشرکین کی بہت ساری جماعتوں نے ۵ھ میں مدینہ منورہ پر حملہ کیا تھا، ان کے دفاع کے لیے جو جنگ لڑی گئی اس کو غزوۂ احزاب کہتے ہیں، اس کا اس سورت میں تذکرہ ہے۔

اس سورت کی ایک خوبی یہ ہے کہ اس میں حضرت زید ﷺ کا نام صراحۃً آیا ہے، پورے قرآن میں انہی ایک صحابی کا نام اس سورت میں صراحۃً مذکور ہے۔

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ○

یٰۤاَیُّہَا النَّبِیُّ اتَّقِ اللّٰہَ وَ لَا تُطِعِ الۡکٰفِرِیۡنَ وَ الۡمُنٰفِقِیۡنَ ؕ اِنَّ اللّٰہَ کَانَ عَلِیۡمًا حَکِیۡمًا ۙ﴿۱﴾ وَّ اتَّبِعۡ مَا یُوۡحٰۤی اِلَیۡکَ مِنۡ رَّبِّکَ ؕ اِنَّ اللّٰہَ کَانَ بِمَا تَعۡمَلُوۡنَ خَبِیۡرًا ۙ﴿۲﴾ وَّ تَوَکَّلۡ عَلَی اللّٰہِ ؕ وَ کَفٰی بِاللّٰہِ وَکِیۡلًا ﴿۳﴾ مَا جَعَلَ اللّٰہُ لِرَجُلٍ مِّنۡ قَلۡبَیۡنِ فِیۡ جَوۡفِہٖ ۚ وَ مَا جَعَلَ اَزۡوَاجَکُمُ الّٰٓیِٴۡ تُظٰہِرُوۡنَ مِنۡہُنَّ اُمَّہٰتِکُمۡ ۚ وَ مَا جَعَلَ اَدۡعِیَآءَکُمۡ اَبۡنَآءَکُمۡ ؕ ذٰلِکُمۡ قَوۡلُکُمۡ بِاَفۡوَاہِکُمۡ ؕ وَ اللّٰہُ یَقُوۡلُ الۡحَقَّ وَ ہُوَ یَہۡدِی السَّبِیۡلَ ﴿۴﴾ اُدۡعُوۡہُمۡ لِاٰبَآئِہِمۡ ہُوَ اَقۡسَطُ عِنۡدَ اللّٰہِ ۚ فَاِنۡ لَّمۡ تَعۡلَمُوۡۤا اٰبَآءَہُمۡ فَاِخۡوَانُکُمۡ فِی الدِّیۡنِ وَ مَوَالِیۡکُمۡ ؕ وَ لَیۡسَ عَلَیۡکُمۡ جُنَاحٌ فِیۡمَاۤ اَخۡطَاۡتُمۡ بِہٖ ۙ وَ لٰکِنۡ مَّا تَعَمَّدَتۡ قُلُوۡبُکُمۡ ؕ وَ کَانَ اللّٰہُ غَفُوۡرًا رَّحِیۡمًا ﴿۵﴾

اللہ تعالیٰ کے نام سے (میں شروع کرتا ہوں) جن کی رحمت سب کے لیے ہے، جو بہت زیادہ رحم کرنے والے ہیں۔

اے نبی! تم اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہو اور تم کافروں کا اور منافقوں کا کہنا مت مانو، یقیناً اللہ تعالیٰ (ہر چیز کو) بڑے جاننے والے، بڑی حکمت والے ہیں ﴿۱﴾ اور جو وحی تم پر تمھارے رب کی طرف سے بھیجی جائے اس پر تم چلو، جو کام بھی تم لوگ کرتے ہو یقیناً اللہ تعالیٰ کو اس کی پوری خبر ہے ﴿۲﴾ اور تم اللہ تعالیٰ ہی پر بھروسہ کرو، اور کام بنانے کے لیے تو اللہ تعالیٰ کافی ہیں ﴿۳﴾ اللہ تعالیٰ نے کسی شخص کے سینے میں دو دل نہیں بنائے اور اپنی جن بیویوں سے تم ظہار کرتے ہو اس نے ان کو تمھاری (سچی) مائیں نہیں بنا دیا اور تمھارے منہ بولے بیٹوں (یعنی لے پالک) کو تمھارے (حقیقی) بیٹے نہیں بنایا، یہ تو تمھاری بات ہی بات ہے جو تم منہ سے کہتے ہو اور اللہ تعالیٰ تو سچی بات کہتے ہیں اور وہی سیدھا راستہ بتلاتے ہیں ﴿۴﴾ تم ان کو ان کے (حقیقی) باپوں کے نام سے پکارا کرو، یہی طریقہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک پورے انصاف کا ہے، پھر اگر تم کو ان کے (اصلی) باپ معلوم نہیں ہے تو وہ تمھارے دینی بھائی اور تمھارے دوست ہیں اور تم سے جو بھول چوک ہو جائے اس کی وجہ سے تم پر کوئی گناہ نہیں ہوگا؛ لیکن جو کام تم اپنے دلوں سے جان بوجھ کر کرو (اس میں گناہ ہے) اور اللہ تعالیٰ تو بہت زیادہ معاف کرنے والے، سب سے زیادہ رحم کرنے والے ہیں ﴿۵﴾

اَلنَّبِيُّ اَوْلٰى بِالْمُؤْمِنِيْنَ مِنْ اَنْفُسِهِمْ وَاَزْوَاجُهٗٓ اُمَّهٰتُهُمْ ؕ وَاُولُوا الْاَرْحَامِ بَعْضُهُمْ اَوْلٰى بِبَعْضٍ فِيْ كِتٰبِ اللّٰهِ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُهٰجِرِيْنَ اِلَّآ اَنْ تَفْعَلُوْٓا اِلٰٓى اَوْلِيٰٓئِكُمْ مَّعْرُوْفًا ؕ كَانَ ذٰلِكَ فِي الْكِتٰبِ مَسْطُوْرًا ﴿۶﴾ وَاِذْ اَخَذْنَا مِنَ النَّبِيّٖنَ مِيْثَاقَهُمْ وَمِنْكَ وَمِنْ نُّوْحٍ وَّاِبْرٰهِيْمَ وَمُوْسٰى وَعِيْسَى ابْنِ مَرْيَمَ ۪ وَاَخَذْنَا مِنْهُمْ مِّيْثَاقًا غَلِيْظًا ﴿۷﴾ لِّيَسْــَٔلَ الصّٰدِقِيْنَ عَنْ صِدْقِهِمْ ۚ وَاَعَدَّ لِلْكٰفِرِيْنَ عَذَابًا اَلِيْمًا ﴿۸﴾

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اذْكُرُوْا نِعْمَةَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ اِذْ جَآءَتْكُمْ جُنُوْدٌ فَاَرْسَلْنَا عَلَيْهِمْ رِيْحًا وَّجُنُوْدًا لَّمْ تَرَوْهَا ؕ وَكَانَ اللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرًا ﴿۹﴾

نبی ایمان والوں کے ساتھ (خود) ان کی جان (اور ذات) سے بھی زیادہ تعلق رکھتے ہیں① اور اس (نبی) کی بیویاں ان (ایمان والوں) کی مائیں ہیں②؛ لیکن اللہ تعالیٰ کی کتاب (کے حکم) کے مطابق رشتے دار (دوسرے) ایمان والوں (انصار) اور مہاجرین کے مقابلے میں ایک دوسرے پر (میراث کے بارے میں) زیادہ حق دار ہیں؛ الا یہ کہ تم اپنے دوستوں میں سے کسی کے ساتھ کوئی احسان کرنا چاہو③، کتاب (یعنی قرآن یا لوحِ محفوظ) میں یہ حکم (ہمیشہ کے لیے) لکھا جاچکا ہے ﴿۶﴾ اور (وہ زمانہ بھی ذرا یاد کرو) جب ہم نے نبیوں سے ان کا عہد (یعنی اقرار) لیا تھا اور تم سے اور نوح④ اور ابراہیم اور موسیٰ اور مریم کے بیٹے عیسیٰ (علیہم السلام) سے (بھی عہد لیا تھا) اور ہم نے ان سب سے پکا اقرار لیا تھا ﴿۷﴾ تاکہ سچے لوگوں سے ان کی سچائی کے بارے میں وہ (اللہ تعالیٰ) سوال کریں⑤ اور اس نے کافروں کے لیے دردناک عذاب تیار کیا ہے ﴿۸﴾ اے ایمان والو! اللہ تعالیٰ نے تم پر (کیسا) احسان کیا وہ (ذرا) یاد کرو جب کہ بہت سارے لشکر تم پر چڑھ آئے تھے، تو ہم نے ان پر ایک آندھی اور ایسے (فرشتوں کے) لشکر بھیجے جو تم کو نظر نہیں آرہے تھے اور جو کام بھی تم کرتے ہو اللہ تعالیٰ اس کو دیکھتے ہیں ﴿۹﴾

---

① (دوسرا ترجمہ) ایمان والوں کے لیے یہ نبی ان کی اپنی جان سے بھی زیادہ نزدیک ہے (تیسرا) نبی سے ایمان والوں کو اپنی جان سے بھی زیادہ لگاؤ ہے۔ ② یعنی تعظیم وتکریم میں ماؤں کی طرح ہیں۔ ③ تو ان کے لیے وصیت کردو یا زندگی میں تحفہ دے دو۔ ④ نکتہ: کسی موقع پر عمومی تذکرہ کے بعد چند حضرات کے خصوصی تذکرے میں کوئی برائی نہیں ہے۔
⑤ یعنی یہ کہ اللہ تعالیٰ کی اطاعت میں کس قدر سچائی اور پختگی سے کام کیا۔

إِذْ جَاءُوكُم مِّن فَوْقِكُمْ وَمِنْ أَسْفَلَ مِنكُمْ وَإِذْ زَاغَتِ الْأَبْصَارُ وَبَلَغَتِ الْقُلُوبُ الْحَنَاجِرَ وَتَظُنُّونَ بِاللَّهِ الظُّنُونَا ۝١٠ هُنَالِكَ ابْتُلِيَ الْمُؤْمِنُونَ وَزُلْزِلُوا زِلْزَالًا شَدِيدًا ۝١١ وَإِذْ يَقُولُ الْمُنَافِقُونَ وَالَّذِينَ فِي قُلُوبِهِم مَّرَضٌ مَّا وَعَدَنَا اللَّهُ وَرَسُولُهُ إِلَّا غُرُورًا ۝١٢ وَإِذْ قَالَت طَّائِفَةٌ مِّنْهُمْ يَا أَهْلَ يَثْرِبَ لَا مُقَامَ لَكُمْ فَارْجِعُوا ۚ وَيَسْتَأْذِنُ فَرِيقٌ مِّنْهُمُ النَّبِيَّ يَقُولُونَ إِنَّ بُيُوتَنَا عَوْرَةٌ وَمَا هِيَ بِعَوْرَةٍ ۖ إِن يُرِيدُونَ إِلَّا فِرَارًا ۝١٣

جب کہ وہ (سب لشکر) تمہارے اوپر کی طرف سے اور تمہارے نیچے کی طرف سے چڑھ کر آئے① اور جب آنکھیں (دہشت کی وجہ سے) کھلی کی کھلی رہ گئیں② اور کلیجے منہ کو آنے لگے③ اور تم اللہ تعالیٰ کے بارے میں طرح طرح کی باتیں سوچنے لگے④ ﴿۱۰﴾ اس وقت ایمان والوں کی (بڑی) آزمائش ہوئی اور وہ زور سے (پورے پورے) ہلادیے گئے ﴿۱۱﴾ اور جب منافق لوگ اور وہ لوگ جن کے دلوں میں بیماری تھی وہ کہنے لگے کہ: اللہ اور اس کے رسول نے ہم سے جو وعدہ کیا تھا وہ تو ایک دھوکہ ہی تھا ﴿۱۲﴾ اور جب ان (منافقوں) میں کی ایک جماعت کہنے لگی: اے یثرب (یعنی مدینہ) والو! تم کو (یہاں) ٹھہرنے کا کوئی موقع نہیں ہے⑤، سو تم واپس چلے جاؤ، تو ان میں سے ایک جماعت (گھر رہنے کی) نبی سے اجازت مانگنے لگی، وہ کہنے لگے کہ: ہمارے گھر تو کھلے پڑے ہیں؛ حالاں کہ وہ کھلے پڑے نہیں ہیں⑥، وہ تو صرف بھاگنا ہی چاہتے ہیں ﴿۱۳﴾

① مکہ کی طرف سے آنے والے متحدہ لشکر کو "فوق" اور بنی قریظہ جو مدینہ میں رہتے تھے وہ "اسفل" یہ ایک تفسیر ہے۔
② (دوسرا ترجمہ) اور جب آنکھیں بدلنے لگی۔
③ (دوسرا ترجمہ) اور دل گلوں کو پہنچ گئے۔
④ سختی کے موقع پر غیر اختیاری وساوس آنے لگتے ہیں اور اس پر پکڑ نہیں ہوتی۔
⑤ اس لیے کہ یہاں موت کا خطرہ ہے۔
⑥ یعنی دیواریں پکی اور مکان غیر محفوظ ہیں۔

وَلَوْ دُخِلَتْ عَلَيْهِمْ مِّنْ اَقْطَارِهَا ثُمَّ سُئِلُوا الْفِتْنَةَ لَاٰتَوْهَا وَمَا تَلَبَّثُوْا بِهَآ اِلَّا يَسِيْرًا ﴿١٤﴾ وَلَقَدْ كَانُوْا عَاهَدُوا اللّٰهَ مِنْ قَبْلُ لَا يُوَلُّوْنَ الْاَدْبَارَ ۭ وَكَانَ عَهْدُ اللّٰهِ مَسْئُوْلًا ﴿١٥﴾ قُلْ لَّنْ يَّنْفَعَكُمُ الْفِرَارُ اِنْ فَرَرْتُمْ مِّنَ الْمَوْتِ اَوِ الْقَتْلِ وَاِذًا لَّا تُمَتَّعُوْنَ اِلَّا قَلِيْلًا ﴿١٦﴾ قُلْ مَنْ ذَا الَّذِيْ يَعْصِمُكُمْ مِّنَ اللّٰهِ اِنْ اَرَادَ بِكُمْ سُوْۗءًا اَوْ اَرَادَ بِكُمْ رَحْمَةً ۭ وَلَا يَجِدُوْنَ لَهُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَلِيًّا وَّلَا نَصِيْرًا ﴿١٧﴾

اور اگر اس (مدینہ) کے اطراف سے کوئی (دشمن کا لشکر) ان پر چڑھ آوے، پھر ان سے فتنہ (وفساد) کی شرکت کا مطالبہ کیا جائے تو وہ ضرور (فتنے میں) شامل ہو جائیں گے ① اور (اس وقت) وہ گھروں میں تھوڑی دیر ہی ٹھہریں گے ﴿۱۴﴾ حالاں کہ اس (خندق کی لڑائی) سے پہلے وہ اللہ تعالیٰ سے عہد کر چکے تھے کہ وہ (دشمن کے مقابلے سے) پیٹھ پھرا کر نہیں جائیں گے ② اور اللہ تعالیٰ کے عہد کے بارے میں ضرور سوال کیا جائے گا ﴿۱۵﴾ (اے نبی!) تم کہہ دو: اگر تم موت سے یا قتل سے بھاگ بھی جاؤ گے تو بھی یہ بھاگنا تم کو ہرگز (کچھ بھی) فائدہ نہیں دے گا ③ اور اس (بھاگنے کی) صورت میں تم کو (زندگی سے) فائدہ اٹھانے کا تھوڑا سا ہی موقع دیا جائے گا ﴿۱۶﴾ (اے نبی! ان کو) تم پوچھو: وہ کون ہے جو تم کو اللہ تعالیٰ سے بچا سکتا ہے؟ اگر وہ (اللہ تعالیٰ) تم کو برائی پہنچانے کا ارادہ کرے ④ یا تم کو رحمت ⑤ پہنچانے کا ارادہ کرے ⑥ اور وہ خود کے لیے اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر کے کوئی حمایت کرنے والا اور کوئی مدد کرنے والا نہیں پائیں گے ﴿۱۷﴾

---

① یعنی مسلمانوں سے لڑنے کے لیے ان کو کہا جاوے تو فوراً بلا تاخیر گھروں کی پروا کیے بغیر مسلمانوں کے خلاف لڑائی میں شامل ہو جاویں گے۔

② غزوۂ بدر میں شرکت نہ کرسکنے کا مخلصین کو واقعی صدمہ تھا اور آئندہ کے لیے انھوں نے مضبوط عزائم کیے تھے، جبکہ منافقین نے بس دکھاوے کے لیے کچھ عزائم کیے تھے۔

③ مقدر کی موت وقت پر آکر ہی رہتی ہے۔

④ (دوسرا ترجمہ) وہ کون ہے کہ اگر (اللہ تعالیٰ) تم کو برائی پہنچانے کا اردہ کرے تو تم کو اللہ تعالیٰ سے بچا سکتا ہو؟۔

⑤ دنیوی رحمت یعنی زندگی مل بھی گئی تو آخرت کے مقابلہ میں بہت معمولی ہے۔

⑥ تو وہ کون ہے جو تم سے رحمت کو روک لیوے۔

قَدْ يَعْلَمُ اللَّهُ الْمُعَوِّقِينَ مِنكُمْ وَالْقَائِلِينَ لِإِخْوَانِهِمْ هَلُمَّ إِلَيْنَا ۖ وَلَا يَأْتُونَ الْبَأْسَ إِلَّا قَلِيلًا ﴿١٨﴾ أَشِحَّةً عَلَيْكُمْ ۖ فَإِذَا جَاءَ الْخَوْفُ رَأَيْتَهُمْ يَنظُرُونَ إِلَيْكَ تَدُورُ أَعْيُنُهُمْ كَالَّذِي يُغْشَىٰ عَلَيْهِ مِنَ الْمَوْتِ ۖ فَإِذَا ذَهَبَ الْخَوْفُ سَلَقُوكُم بِأَلْسِنَةٍ حِدَادٍ أَشِحَّةً عَلَى الْخَيْرِ ۚ أُولَٰئِكَ لَمْ يُؤْمِنُوا فَأَحْبَطَ اللَّهُ أَعْمَالَهُمْ ۚ وَكَانَ ذَٰلِكَ عَلَى اللَّهِ يَسِيرًا ﴿١٩﴾ يَحْسَبُونَ الْأَحْزَابَ لَمْ يَذْهَبُوا ۖ وَإِن يَأْتِ الْأَحْزَابُ يَوَدُّوا لَوْ أَنَّهُم بَادُونَ فِي الْأَعْرَابِ يَسْأَلُونَ عَنْ أَنبَائِكُمْ ۖ وَلَوْ كَانُوا فِيكُم مَّا قَاتَلُوا إِلَّا قَلِيلًا ﴿٢٠﴾

پکی بات یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ تم میں سے ان سب کو جانتے ہیں جو لوگ (جہاد میں شریک ہونے سے) روکتے ہیں اور اپنے بھائیوں① سے کہتے ہیں کہ تم ہمارے پاس چلے آؤ، یہ لوگ لڑائی میں آتے ہی نہیں، مگر بہت ہی کم②﴿۱۸﴾ (آتے بھی ہیں تو) تم (یعنی مسلمانوں) پر وہ لالچ رکھتے ہوئے، پھر جب ڈر کا وقت آ جائے تو (اے نبی!) تم ان کو دیکھو کہ وہ تمھاری طرف دیکھ رہے ہیں کہ ان کی آنکھیں (یعنی پتلیاں) اس طرح چکراتی ہیں جس طرح کسی شخص پر موت کی بے ہوشی طاری ہوتی ہے، پھر جب خوف (یعنی خطرہ) دور ہو جائے تو وہ مال کی پوری لالچ میں تم پر تیز تیز زبانیں چلاتے ہیں، (حقیقت میں) یہ لوگ ایمان نہیں لائے ہیں، سو اللہ تعالیٰ نے ان کے اعمال کو برباد کر دیا ہے اور یہ بات اللہ تعالیٰ کے لیے بہت آسان ہے﴿۱۹﴾ یہ (منافقین اب تک یہ) سمجھتے ہیں کہ ابھی تو (مکہ والوں کے) لشکر گئے نہیں ہیں اور اگر (بالفرض دوبارہ) لشکر آ جاویں تو ان (منافقین) کی چاہت یہ ہوگی، کاش کہ وہ دیہات میں جا کر رہیں③ (وہیں سے) تمھاری خبریں معلوم کرتے رہیں اور اگر یہ (بزدل منافق) تمھارے درمیان رہ بھی گئے ہو تو تھوڑی سی ہی وہ لڑائی لڑیں گے④﴿۲۰﴾

---

① نسبی یا وطنی اخوت مراد ہے۔
② (دوسرا ترجمہ) مگر کبھی کبھی۔
③ (دوسرا ترجمہ) دیہاتوں میں نکلے ہوئے ہو۔
④ یعنی لڑائی میں تھوڑا سا حصہ لے لیں گے۔

لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِیْ رَسُوْلِ اللّٰهِ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ لِّمَنْ كَانَ یَرْجُوا اللّٰهَ وَ الْیَوْمَ الْاٰخِرَ وَ ذَكَرَ اللّٰهَ كَثِیْرًاؕ۝۲۱ وَ لَمَّا رَاَ الْمُؤْمِنُوْنَ الْاَحْزَابَ ۙ قَالُوْا هٰذَا مَا وَعَدَنَا اللّٰهُ وَ رَسُوْلُهٗ وَ صَدَقَ اللّٰهُ وَ رَسُوْلُهٗ ؗ وَ مَا زَادَهُمْ اِلَّاۤ اِیْمَانًا وَّ تَسْلِیْمًاؕ۝۲۲ مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ رِجَالٌ صَدَقُوْا مَا عَاهَدُوا اللّٰهَ عَلَیْهِ ۚ فَمِنْهُمْ مَّنْ قَضٰى نَحْبَهٗ وَ مِنْهُمْ مَّنْ یَّنْتَظِرُ ۖؗ وَ مَا بَدَّلُوْا تَبْدِیْلًاۙ۝۲۳ لِّیَجْزِیَ اللّٰهُ الصّٰدِقِیْنَ بِصِدْقِهِمْ وَ یُعَذِّبَ الْمُنٰفِقِیْنَ اِنْ شَآءَ اَوْ یَتُوْبَ عَلَیْهِمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ غَفُوْرًا رَّحِیْمًاۚ۝۲۴ وَ رَدَّ اللّٰهُ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا بِغَیْظِهِمْ لَمْ یَنَالُوْا خَیْرًا ؕ وَ كَفَى اللّٰهُ الْمُؤْمِنِیْنَ الْقِتَالَ ؕ وَ كَانَ اللّٰهُ قَوِیًّا عَزِیْزًاۚ۝۲۵

پکی بات یہ ہے کہ تمھارے لیے اللہ کے رسول (کی ذات) میں ایک بہترین نمونہ موجود ہے، اس شخص کے لیے بھی جو اللہ تعالیٰ اور قیامت کے دن کی امید (یعنی ڈر) رکھتا ہو اور اللہ تعالیٰ کا بہت ذکر کرتا ہو① ﴿۲۱﴾ اور جب ایمان والوں نے لشکروں کو دیکھ لیا تو کہنے لگے: یہ تو وہی بات ہے جس کا ہم سے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول نے وعدہ کیا تھا اور اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول نے سچ کہا تھا اور اس واقعہ نے ان کے ایمان اور اطاعت (یعنی فرماں برداری) کو بڑھا دیا ﴿۲۲﴾ کتنے ایمان والے مرد ہیں کہ انھوں نے اللہ تعالیٰ سے جو عہد کیا تھا وہ سچا (یعنی پورا) کر کے دکھلا دیا، سو ان میں سے کوئی تو وہ ہیں جو اپنی ذمے داری کو پورا کر چکا ہے② اور ان میں سے کوئی تو (شہادت کا) انتظار کر رہا ہے اور انھوں نے (اپنے ارادوں کو) ذرا بھی نہیں بدلا ﴿۲۳﴾ تاکہ اللہ تعالیٰ سچے لوگوں کو ان کی سچائی کا انعام دیویں اور اگر چاہیں تو منافقین کو عذاب دیویں یا ان کو توبہ کی توفیق دیویں (اور قبول کر لیویں) یقیناً اللہ تعالیٰ تو بہت زیادہ معاف کرنے والے، سب سے زیادہ رحم کرنے والے ہیں ﴿۲۴﴾ اور اللہ تعالیٰ نے کافروں کو ان کے پورے غصہ کے ساتھ (اس طرح) واپس کر دیا کہ ان کو کوئی بھلائی ہاتھ میں نہیں آئی③ اور اللہ تعالیٰ ایمان والوں کی طرف سے لڑائی کے لیے کافی ہو گئے④ اور اللہ تعالیٰ تو بڑے طاقت والے ہیں، بڑے زبردست ہیں ﴿۲۵﴾

---

① ذکر اللہ کی کثرت مطلوب ہے۔ ② یعنی شہید ہو گیا۔ ③ یعنی مسلمانوں کو ہرا دینے کی ان کی مراد پوری نہ ہوئی۔ ④ اللہ تعالیٰ کے فضل سے جنگ کی نوبت نہیں آئی اور کافر ناکام واپس گئے۔

وَاَنْزَلَ الَّذِيْنَ ظَاهَرُوْهُمْ مِّنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ مِنْ صَيَاصِيْهِمْ وَقَذَفَ فِيْ قُلُوْبِهِمُ الرُّعْبَ فَرِيْقًا تَقْتُلُوْنَ وَتَاْسِرُوْنَ فَرِيْقًا ۝ وَاَوْرَثَكُمْ اَرْضَهُمْ وَدِيَارَهُمْ وَاَمْوَالَهُمْ وَاَرْضًا لَّمْ تَطَـُٔوْهَا ؕ وَكَانَ اللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرًا ۝

يٰۤاَيُّهَا النَّبِيُّ قُلْ لِّاَزْوَاجِكَ اِنْ كُنْتُنَّ تُرِدْنَ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا وَزِيْنَتَهَا فَتَعَالَيْنَ اُمَتِّعْكُنَّ وَاُسَرِّحْكُنَّ سَرَاحًا جَمِيْلًا ۝ وَاِنْ كُنْتُنَّ تُرِدْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَالدَّارَ الْاٰخِرَةَ فَاِنَّ اللّٰهَ اَعَدَّ لِلْمُحْسِنٰتِ مِنْكُنَّ اَجْرًا عَظِيْمًا ۝ يٰنِسَآءَ النَّبِيِّ مَنْ يَّاْتِ مِنْكُنَّ بِفَاحِشَةٍ مُّبَيِّنَةٍ يُّضٰعَفْ لَهَا الْعَذَابُ ضِعْفَيْنِ ؕ وَكَانَ ذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ يَسِيْرًا ۝

اور جن اہلِ کتاب نے ان (مشرکین) کی مدد کی تھی اللہ تعالیٰ ان کو ان کے قلعوں سے اتار لائے اور اس (اللہ تعالیٰ) نے ان کے دلوں میں ایسا رعب ڈال دیا کہ (اے مسلمانو! ان میں سے) ایک جماعت کو تم قتل کر رہے تھے اور (ان میں سے) بہت ساروں کو تم قیدی بنا رہے تھے ﴿۲۶﴾ اور اللہ تعالیٰ نے تم کو ان کی زمین کا ان کے گھروں کا اور ان کے مالوں کا اور ایسی زمین کا جن پر تم نے ابھی تک قدم بھی نہیں رکھا وارث (یعنی مالک) بنا دیا① اور اللہ تعالیٰ ہر چیز پر قدرت رکھتے ہیں ﴿۲۷﴾

اے نبی! تم اپنی بیویوں سے کہہ دو کہ: اگر تم دنیا کی زندگی اور اس کی رونق چاہتی ہو تو آؤ میں تم کو کچھ مال سامان (تحفہ میں) دے دوں اور میں تم کو اچھی طرح رخصت کر دوں ﴿۲۸﴾ اور اگر تم اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کو اور آخرت کے گھر کو چاہتی ہو تو یقیناً اللہ تعالیٰ نے تم میں سے نیک عورتوں کے لیے بڑا ثواب تیار کر رکھا ہے ﴿۲۹﴾ اے نبی کی عورتو! جو تم میں سے کھلی بے حیائی کا کام کریں② تو ایسی عورت کی سزا بڑھا کر دوگنا عذاب کر دیا جائے گا اور ایسا کرنا تو اللہ تعالیٰ کے لیے بہت آسان ہے ﴿۳۰﴾

---

① خیبر کی فتح کی طرف اشارہ ہے، اسی طرح مستقبل میں جو دوسری فتوحات ہونے والی ہے اس کی بھی خوش خبری دی گئی جو خلافت راشدہ کے دور میں آنکھوں کے سامنے آ گئی۔

② مراد ہر وہ کام ہے جس سے حضور ﷺ کو تکلیف ہو۔ (نبی ﷺ کے گھرانے کی عورتوں سے زنا کا صدور ہو ہی نہیں سکتا)
نوٹ: واقعہ کی تفصیل خطبات محمود میں ملاحظہ فرمائیں۔

وَمَنْ يَّقْنُتْ مِنْكُنَّ لِلّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَتَعْمَلْ صَالِحًا نُّؤْتِهَاۤ اَجْرَهَا مَرَّتَيْنِۙ وَاَعْتَدْنَا لَهَا رِزْقًا كَرِيْمًا۝ يٰنِسَآءَ النَّبِيِّ لَسْتُنَّ كَاَحَدٍ مِّنَ النِّسَآءِ اِنِ اتَّقَيْتُنَّ فَلَا تَخْضَعْنَ بِالْقَوْلِ فَيَطْمَعَ الَّذِيْ فِيْ قَلْبِهٖ مَرَضٌ وَّقُلْنَ قَوْلًا مَّعْرُوْفًا۝ وَقَرْنَ فِيْ بُيُوْتِكُنَّ وَلَا تَبَرَّجْنَ تَبَرُّجَ الْجَاهِلِيَّةِ الْاُوْلٰى وَاَقِمْنَ الصَّلٰوةَ وَاٰتِيْنَ الزَّكٰوةَ وَاَطِعْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ

اور جو عورت تم میں سے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی اطاعت کرتی ہے اور نیک عمل کرتی ہے تو ہم اس کو اس کا ثواب① دوگنا دیں گے اور ہم نے اس کے لیے عزت کی روزی تیار کر رکھی ہے (۳۱) اے نبی کی عورتو! تم عام عورتوں کی طرح نہیں ہو② اگر تم (اللہ تعالیٰ سے) ڈرتی ہو③ تو تم نزاکت (یعنی لچک) کے ساتھ بات نہ کیا کرو، سو (اس کی وجہ سے) جس کے دل میں روگ ہوتا ہے④ وہ لالچ کرنے لگے گا⑤ اور بھلائی والی باتیں تم کہا کرو⑥ (۳۲) اور (اے ایمان والی عورتو!) تم اپنے گھروں میں قرار سے رہو⑦ اور پہلی جاہلیت کی طرح (پرائے مردوں کو) اپنا بناؤ سنگھار (یعنی میک اپ) دکھلاتی مت پھرو اور تم نماز قائم کرتی رہو اور تم زکوٰۃ دیتی رہو اور تم اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی اطاعت کرتی رہو،

① یعنی آخرت میں۔ ② آیت میں جو حکم ہے وہ تمام مسلمان عورتوں کے لیے عام ہے؛ لیکن امہات المؤمنین کو اس حکم پر عمل خصوصی اہتمام کے ساتھ کرنا ہے۔

③ امہات المؤمنین میں تقویٰ کا ہونا یا ایک ظاہری بات ہے؛ لیکن یہ یاددہانی کرائی ہے کہ تمھاری فضیلت کی بنیاد تقویٰ ہے جس کا ہمیشہ لحاظ رہے۔ ④ منافقوں کے دلوں کے اندر ناپاک شہوت ہوتی ہی تھی؛ لیکن اگر کوئی مخلص ایمان والے کا دل حرام شہوت کی طرف مائل ہوا تو وہ بھی نفاق کا ایک شعبہ ہے اور دل کا ایک گناہ ہے۔ ⑤ یعنی دل میں غلط خیال قائم کرے گا۔ ⑥ یعنی ایسی پھیکی بات جس میں نرمی نہ ہو، نزاکت نہ ہو، چوں کہ نزاکت والی بات سے سننے والے کے دل میں غلط شہوت پیدا ہوتی ہے؛ اس لیے عفت اور پاک دامنی کے قانون کے مطابق اکھڑے ہوئے انداز میں بات کریں؛ تاکہ سامنے والے کے دل میں کوئی گندی لالچ پیدا نہ ہو۔ ظاہر بات ہے کہ ایسی نزاکت والی نرم بات امہات المؤمنین کر ہی نہیں سکتی (ان کو سنا کرامت کی عام عورتوں کو خاص تاکید ہے)؛ اس لیے عورت کی آواز میں جو ایک عام فطری، طبعی نرمی اور مٹھاس ہوتی ہے ایسے لہجے سے اجنبی مردوں کے سامنے ہرگز نہ بولیں؛ لیکن اتنا ضرور لحاظ رکھیں کہ سامنے والے کو اذیت اور تکلیف پہنچے اس انداز سے بھی کوئی عورت کسی مرد سے بات نہ کریں، یہ بداخلاقی ہے۔

⑦ (دوسرا ترجمہ) ٹھہری رہو۔ آج کی عورت سب کچھ بن رہی ہے عورت عورت ہی نہیں بن رہی۔

إِنَّمَا يُرِيدُ اللَّهُ لِيُذْهِبَ عَنكُمُ الرِّجْسَ أَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيرًا ﴿٣٣﴾ وَاذْكُرْنَ مَا يُتْلَىٰ فِي بُيُوتِكُنَّ مِنْ آيَاتِ اللَّهِ وَالْحِكْمَةِ ۚ إِنَّ اللَّهَ كَانَ لَطِيفًا خَبِيرًا ﴿٣٤﴾

إِنَّ الْمُسْلِمِينَ وَالْمُسْلِمَاتِ وَالْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ وَالْقَانِتِينَ وَالْقَانِتَاتِ وَالصَّادِقِينَ وَالصَّادِقَاتِ وَالصَّابِرِينَ وَالصَّابِرَاتِ وَالْخَاشِعِينَ وَالْخَاشِعَاتِ وَالْمُتَصَدِّقِينَ وَالْمُتَصَدِّقَاتِ وَالصَّائِمِينَ وَالصَّائِمَاتِ وَالْحَافِظِينَ فُرُوجَهُمْ وَالْحَافِظَاتِ وَالذَّاكِرِينَ اللَّهَ كَثِيرًا وَالذَّاكِرَاتِ أَعَدَّ اللَّهُ لَهُم مَّغْفِرَةً وَأَجْرًا عَظِيمًا ﴿٣٥﴾

اے نبی کے گھر والو! اللہ تعالیٰ تو یہ چاہتے ہیں کہ (ہر قسم کی) گندگی تم سے دور رکھیں اور تم کو پورا پاک صاف رکھیں ﴿۳۳﴾ اور تمھارے گھروں میں اللہ تعالیٰ کی (یعنی قرآن کی) جو آیتیں اور حکمت (یعنی سنت) کی باتیں (پڑھ کر) سنائی جاتی ہیں① ان کو یاد رکھو②۔ یقیناً اللہ تعالیٰ تو راز جاننے والے، پوری خبر رکھنے والے ہیں ﴿۳۴﴾

یقیناً مسلمان (یعنی فرماں بردار) مرد اور مسلمان عورتیں اور ایمان لانے والے مرد اور ایمان لانے والی عورتیں③ اور عبادت کرنے والے مرد اور عبادت کرنے والی عورتیں اور سچائی والے مرد اور سچائی والی عورتیں④ اور صبر کرنے والے مرد اور صبر کرنے والی عورتیں اور عاجزی کرنے والے (یعنی دل سے جھکنے والے) مرد اور عاجزی کرنے والی عورتیں اور صدقہ کرنے والے مرد اور صدقہ کرنے والی عورتیں اور روزہ رکھنے والے مرد اور روزہ رکھنے والی عورتیں اور اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کرنے والے مرد اور (اپنی شرمگاہ کی) حفاظت کرنے والی عورتیں اور اللہ تعالیٰ کا بہت ذکر کرنے والے مرد اور (اللہ تعالیٰ کا بہت) ذکر کرنے والی عورتیں⑤، اللہ تعالیٰ نے ان کے لیے مغفرت اور بڑا (شان دار) بدلہ تیار کر رکھا ہے ﴿۳۵﴾

---

① اس آیت سے بعض علما نے یہ مسئلہ نکالا کہ حدیث شریف کی تلاوت ثواب کی نیت سے جائز ہے۔ ② یعنی خود عمل کرو اور دوسروں کو پہنچا دو۔ نوٹ: قرآن وسنت کی خدمت جس گھرانے کو نصیب ہو وہ اس نعمت کی خصوصی قدر کریں۔
③ ”مسلمین“ سے اعمالِ اسلام اور ”مؤمنین“ سے عقائد کا بیان ہے۔ ④ بات بھی سچی اور عمل ریا سے پاک، عمل میں کم ہمتی اور سستی نہ ہو۔ ⑤ مراد: صبح شام اور مختلف اوقات کی جو دعائیں احادیث میں بتائی گئیں ہیں ان کا اہتمام (از ملفوظات)۔

وَمَا كَانَ لِمُؤْمِنٍ وَّلَا مُؤْمِنَةٍ اِذَا قَضَى اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗٓ اَمْرًا اَنْ يَّكُوْنَ لَهُمُ الْخِيَرَةُ مِنْ اَمْرِهِمْ ۭ وَمَنْ يَّعْصِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَقَدْ ضَلَّ ضَلٰلًا مُّبِيْنًا ۝ وَاِذْ تَقُوْلُ لِلَّذِيْٓ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاَنْعَمْتَ عَلَيْهِ اَمْسِكْ عَلَيْكَ زَوْجَكَ وَاتَّقِ اللّٰهَ وَتُخْفِيْ فِيْ نَفْسِكَ مَا اللّٰهُ مُبْدِيْهِ وَتَخْشَى النَّاسَ ۚ وَاللّٰهُ اَحَقُّ اَنْ تَخْشٰىهُ ۭ فَلَمَّا قَضٰى زَيْدٌ مِّنْهَا وَطَرًا زَوَّجْنٰكَهَا لِكَيْ لَا يَكُوْنَ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ حَرَجٌ فِيْٓ اَزْوَاجِ اَدْعِيَاۗىِٕهِمْ اِذَا قَضَوْا مِنْهُنَّ وَطَرًا ۭ وَكَانَ اَمْرُ اللّٰهِ مَفْعُوْلًا ۝ مَا كَانَ عَلَى النَّبِيِّ مِنْ حَرَجٍ فِيْمَا فَرَضَ اللّٰهُ لَهٗ ۭ سُنَّةَ اللّٰهِ فِي الَّذِيْنَ خَلَوْا مِنْ قَبْلُ ۭ وَكَانَ اَمْرُ اللّٰهِ قَدَرًا مَّقْدُوْرَۨا ۝

اور جب اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کسی بات کا فیصلہ کر دیں① تو کسی ایمان والے مرد اور ایمان والی عورت کو اپنے معاملے میں② کوئی اختیار باقی نہیں رہتا اور جو شخص اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی نافرمانی کرتا ہے یقیناً وہ کھلی گمراہی میں پڑ گیا ﴿۳۶﴾ اور (اے نبی!) جس آدمی (یعنی زید رضی اللہ عنہ) پر اللہ تعالیٰ نے احسان کیا اور تم نے بھی اس پر احسان کیا اس سے تم جب کہہ رہے تھے کہ تم اپنی بیوی (زینب) کو اپنے نکاح میں رہنے دو اور تم اللہ تعالیٰ سے ڈرو③ اور (اے نبی!) تم اپنے دل میں وہ بات چھپا رہے تھے جس کو اللہ تعالیٰ ظاہر کرنے ہی والے تھے اور تم لوگوں (کے طعنے) سے ڈر رہے تھے؛ حالاں کہ اللہ تعالیٰ سے زیادہ ڈرنا چاہیے، پھر جب زید نے اس (عورت) سے (اپنی) حاجت پوری کر لی④ تو ہم نے اس (زینب) سے تمھارا نکاح کرا دیا؛ تاکہ ایمان والوں کے لیے اپنے منہ بولے (یعنی لے پالک) بیٹوں کی بیویوں (سے نکاح کرنے) میں کوئی تنگی (یعنی گناہ اور حرج) نہ رہے، جب کہ ان لے پالکوں نے ان (اپنی بیویوں) سے (طلاق دے کر) تعلق ختم کر دیا ہو اور اللہ تعالیٰ کا حکم تو پورا ہو کر کے ہی رہنے والا تھا ﴿۳۷﴾ اللہ تعالیٰ نے جو کام نبی کے لیے طے کر لیا ہو اس کام میں نبی پر کوئی اعتراض نہیں، یہ اللہ تعالیٰ کا طریقہ ہے جو پہلے گزرے ہوئے لوگوں (یعنی نبیوں) میں بھی رہا ہے اور اللہ تعالیٰ کا حکم یعنی تقدیر کا جو پہلے سے مقدر ہوتا ہے وہ تو ہو کر کے ہی رہتا ہے ﴿۳۸﴾

① (دوسرا ترجمہ) کسی بات کا حکم کر دیں۔ ② (دوسرا ترجمہ) اپنے کام میں۔
③ یعنی طلاق دینے سے بچو، حق کو ادا کرنے میں کوتاہی سے بچو۔ ④ تعلق ختم کر دیا۔

الَّذِيْنَ يُبَلِّغُوْنَ رِسٰلٰتِ اللّٰهِ وَيَخْشَوْنَهٗ وَلَا يَخْشَوْنَ اَحَدًا اِلَّا اللّٰهَ ؕ وَكَفٰى بِاللّٰهِ حَسِيْبًا ۝ مَا كَانَ مُحَمَّدٌ اَبَآ اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِكُمْ وَلٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَخَاتَمَ النَّبِيّٖنَ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمًا ۝

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اذْكُرُوا اللّٰهَ ذِكْرًا كَثِيْرًا ۝ وَّسَبِّحُوْهُ بُكْرَةً وَّاَصِيْلًا ۝ هُوَ الَّذِيْ يُصَلِّيْ عَلَيْكُمْ وَمَلٰٓئِكَتُهٗ لِيُخْرِجَكُمْ مِّنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ ؕ وَكَانَ بِالْمُؤْمِنِيْنَ رَحِيْمًا ۝ تَحِيَّتُهُمْ يَوْمَ يَلْقَوْنَهٗ سَلٰمٌ ۖۚ وَاَعَدَّ لَهُمْ اَجْرًا كَرِيْمًا ۝ يٰۤاَيُّهَا النَّبِيُّ اِنَّاۤ اَرْسَلْنٰكَ شَاهِدًا وَّمُبَشِّرًا وَّنَذِيْرًا ۝

(نبی) وہ ہیں جو اللہ تعالیٰ کے احکام کو لوگوں تک پہنچایا کرتے ہیں اور وہ اس سے ڈرتے ہیں اور وہ اللہ تعالیٰ کے سوا کسی سے نہیں ڈرتے ہیں اور حساب لینے کے لیے تو اللہ تعالیٰ کافی ہیں① ﴿۳۹﴾ محمد (ﷺ) تمھارے مردوں میں سے کسی کے (نسبی) باپ نہیں ہیں؛ لیکن وہ اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں اور نبیوں میں سب سے آخری نبی ہیں اور اللہ تعالیٰ ہر چیز کو اچھی طرح جانتے ہیں ﴿۴۰﴾

اے ایمان والو! تم اللہ تعالیٰ کا بہت ذکر کرو ﴿۴۱﴾ اور صبح وشام تم اس کی تسبیح پڑھو ﴿۴۲﴾ وہی (اللہ تعالیٰ) ہے جو تمھارے اوپر (خود) رحمت بھیجتے رہتے ہیں اور اس کے فرشتے بھی (رحمت کی دعا کرتے ہیں)؛ تاکہ وہ تم (مسلمانوں) کو اندھیریوں سے نکال کر روشنی میں لے آئیں اور وہ ایمان والوں پر بہت رحم کرنے والے ہیں ﴿۴۳﴾ جس دن وہ (مسلمان) اس (اللہ تعالیٰ) کو ملیں گے تو ان کا استقبال (خود اللہ تعالیٰ کی طرف سے) سلام سے ہوگا② اور اللہ تعالیٰ نے ان کے لیے عزت والا بدلہ تیار کر رکھا ہے ﴿۴۴﴾ اے نبی! یہ بات یقینی ہے کہ ہم نے آپ کو گواہی دینے والا اور (ایمان والوں کے لیے) خوش خبری سنانے والا اور (کافروں کو عذاب سے) ڈرانے والا بنا کر بھیجا ہے ﴿۴۵﴾

---

① اس کو کسی کی ضرورت نہیں ہے۔

② یعنی اللہ تعالیٰ جنتیوں سے فرمائیں گے "السلام علیکم"۔ (جب اللہ تعالیٰ ہی کی طرف سے سلامتی کا پروانہ مل جاویگا تو پھر آگے کوئی خطرہ ہی نہ رہیگا)

وَّدَاعِيًا اِلَى اللّٰهِ بِاِذْنِهٖ وَسِرَاجًا مُّنِيْرًا ۝ وَبَشِّرِ الْمُؤْمِنِيْنَ بِاَنَّ لَهُمْ مِّنَ اللّٰهِ فَضْلًا كَبِيْرًا ۝ وَلَا تُطِعِ الْكٰفِرِيْنَ وَالْمُنٰفِقِيْنَ وَدَعْ اَذٰىهُمْ وَتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ ؕ وَكَفٰى بِاللّٰهِ وَكِيْلًا ۝ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اِذَا نَكَحْتُمُ الْمُؤْمِنٰتِ ثُمَّ طَلَّقْتُمُوْهُنَّ مِنْ قَبْلِ اَنْ تَمَسُّوْهُنَّ فَمَا لَكُمْ عَلَيْهِنَّ مِنْ عِدَّةٍ تَعْتَدُّوْنَهَا ۚ فَمَتِّعُوْهُنَّ وَسَرِّحُوْهُنَّ سَرَاحًا جَمِيْلًا ۝ يٰۤاَيُّهَا النَّبِيُّ اِنَّاۤ اَحْلَلْنَا لَكَ اَزْوَاجَكَ الّٰتِيْۤ اٰتَيْتَ اُجُوْرَهُنَّ وَمَا مَلَكَتْ يَمِيْنُكَ مِمَّاۤ اَفَآءَ اللّٰهُ عَلَيْكَ وَبَنٰتِ عَمِّكَ وَبَنٰتِ عَمّٰتِكَ وَبَنٰتِ خَالِكَ وَبَنٰتِ خٰلٰتِكَ الّٰتِيْ هَاجَرْنَ مَعَكَ ؗ

اور (لوگوں کو) اللہ تعالیٰ کی طرف بلانے والا اس کے حکم سے ① اور (ہدایت کی) ایک روشنی پھیلانے والا چراغ بنا کر ﴿۴۶﴾ اور تم ایمان والوں کو خوش خبری سنا دو کہ ان پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے بڑا فضل ہونے والا ہے ﴿۴۷﴾ اور تم کافروں اور منافقوں کی بات مت مانو اور ان کی (طرف سے جو) تکلیف (پہنچے اس) کی پرواہ (یعنی خیال) مت کرو اور تم اللہ تعالیٰ پر بھروسہ کرو اور اللہ تعالیٰ کام بنانے کے لیے کافی ہیں ﴿۴۸﴾ اے ایمان والو! جب تم نے ایمان والی عورتوں سے نکاح کر لیا ہو، پھر ان کو ہاتھ لگانے سے پہلے ہی ان کو طلاق دے دی ہو ② تو تمھارے لیے ان (عورتوں) کے ذمے کوئی عدت نہیں جس کو تم شمار کرنے لگو، سو تم ان عورتوں کو فائدہ پہنچا دو ③ اور تم ان عورتوں کو اچھے طریقے سے رخصت کر دو ﴿۴۹﴾ اے نبی! جن کا مہر تم نے ادا کر دیا ہو وہ تمھاری بیویاں (چار سے زائد) ہم نے (خاص) تمھارے لیے حلال کر دی ہیں اور جو غنیمت کا مال اللہ تعالیٰ نے تم کو دیا اس میں سے جو باندیاں تمھاری مالکی میں آ گئیں وہ بھی (تمھارے لیے حلال ہیں) اور تمھارے چچا کی بیٹیاں اور تمھاری پھوپھیوں کی بیٹیاں اور تمھارے ماموں کی بیٹیاں اور تمھاری خالاؤں کی بیٹیاں بھی (حلال ہیں) جنھوں نے تمھارے ساتھ ہجرت کی ہے،

---

① دعوت الی اللہ، مشکل کام جو اللہ تعالیٰ کی مدد سے آسان ہوگا۔

② یعنی جماع اور خلوت سے پہلے۔

③ یعنی تحفہ دے دو۔

وَامْرَاَةً مُّؤْمِنَةً اِنْ وَّهَبَتْ نَفْسَهَا لِلنَّبِيِّ اِنْ اَرَادَ النَّبِيُّ اَنْ يَّسْتَنْكِحَهَا ۗ خَالِصَةً لَّكَ مِنْ دُوْنِ الْمُؤْمِنِيْنَ ؕ قَدْ عَلِمْنَا مَا فَرَضْنَا عَلَيْهِمْ فِيْۤ اَزْوَاجِهِمْ وَمَا مَلَكَتْ اَيْمَانُهُمْ لِكَيْلَا يَكُوْنَ عَلَيْكَ حَرَجٌ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ﴿۵۰﴾ تُرْجِيْ مَنْ تَشَآءُ مِنْهُنَّ وَتُـْٔوِيْۤ اِلَيْكَ مَنْ تَشَآءُ ؕ وَمَنِ ابْتَغَيْتَ مِمَّنْ عَزَلْتَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْكَ ؕ ذٰلِكَ اَدْنٰۤى اَنْ تَقَرَّ اَعْيُنُهُنَّ وَلَا يَحْزَنَّ وَيَرْضَيْنَ بِمَاۤ اٰتَيْتَهُنَّ كُلُّهُنَّ ؕ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ مَا فِيْ قُلُوْبِكُمْ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ عَلِيْمًا حَلِيْمًا ﴿۵۱﴾

اور ایمان والی عورت کو جو بغیر مہر کے اپنی ذات نبی (کے ساتھ نکاح کرنے) کے لیے (ہدیہ کے طور پر) پیش کردیویں، شرط یہ ہے کہ نبی اس کے ساتھ نکاح کرنے کا ارادہ کریں (وہ بھی حلال ہے) یہ تمام احکام تمہارے (یعنی نبی کے) لیے خاص ہیں، دوسرے ایمان والوں کے لیے نہیں، پکی بات یہ کہ ان (عام مسلمانوں) پر جو احکام ہم نے ان کی بیویوں اور ان کی باندیوں کے بارے میں مقرر کیے ہیں وہ ہم کو معلوم ہیں (نبی کے لیے بعض احکام اس لیے خاص کیے) تا کہ تم پر کوئی تنگی نہ رہے اور اللہ تعالیٰ تو بہت معاف کرنے والے، سب سے زیادہ رحم کرنے والے ہیں ﴿۵۰﴾ ان (بیویوں) میں سے (اے نبی!) جس (کی باری) کو تم چاہو ملتوی کردو اور جس کو چاہو اپنے پاس رکھو اور جن عورتوں کو (باری سے) الگ کردیا ہو ان میں سے جس عورت کو بھی اپنے پاس واپس بلانا چاہو تو اس میں تمہارے لیے کوئی گناہ نہیں ہے[1]، اس میں زیادہ امید ہے کہ ان (سب عورتوں) کی آنکھیں ٹھنڈی رہیں گی اور ان (بیویوں) کو کوئی غم نہیں ہوگا اور آپ ان کو جو کچھ بھی دوگے اس پر وہ سب کی سب راضی رہیں گی اور (اے مسلمانو!) تمہارے دلوں کے اندر جو کچھ ہے[2] اللہ تعالیٰ اس کو جانتے ہیں اور اللہ تعالیٰ بڑے جاننے والے اور بڑے حلم والے ہیں ﴿۵۱﴾

---

① یعنی باری ضروری نہیں پھر بھی آپ ان کے یہاں رات گزارے۔

② حضرت نبی کریم ﷺ کے لیے جو خصوصیات ہیں اس پر کوئی دل میں غلط خیال نہ لاوے، اپنے دل کو بے جا اشکالات والے، بے ادبی بھرے خیالات سے محفوظ رکھیں۔

لَا يَحِلُّ لَكَ النِّسَاءُ مِنْ بَعْدُ وَلَا أَنْ تَبَدَّلَ بِهِنَّ مِنْ أَزْوَاجٍ وَلَوْ أَعْجَبَكَ حُسْنُهُنَّ إِلَّا مَا مَلَكَتْ يَمِينُكَ ۗ وَكَانَ اللَّهُ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ رَقِيبًا ﴿٥٢﴾

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَدْخُلُوا بُيُوتَ النَّبِيِّ إِلَّا أَنْ يُؤْذَنَ لَكُمْ إِلَىٰ طَعَامٍ غَيْرَ نَاظِرِينَ إِنَاهُ وَلَٰكِنْ إِذَا دُعِيتُمْ فَادْخُلُوا فَإِذَا طَعِمْتُمْ فَانْتَشِرُوا وَلَا مُسْتَأْنِسِينَ لِحَدِيثٍ ۚ إِنَّ ذَٰلِكُمْ كَانَ يُؤْذِي النَّبِيَّ فَيَسْتَحْيِي مِنْكُمْ ۖ وَاللَّهُ لَا يَسْتَحْيِي مِنَ الْحَقِّ ۚ وَإِذَا سَأَلْتُمُوهُنَّ مَتَاعًا فَاسْأَلُوهُنَّ مِنْ وَرَاءِ حِجَابٍ ۚ ذَٰلِكُمْ أَطْهَرُ لِقُلُوبِكُمْ وَقُلُوبِهِنَّ ۚ وَمَا كَانَ لَكُمْ أَنْ تُؤْذُوا رَسُولَ اللَّهِ وَلَا أَنْ تَنْكِحُوا أَزْوَاجَهُ مِنْ بَعْدِهِ أَبَدًا ۚ

اس (یعنی اوپر جو بتائی گئیں یا موجودہ عورتوں) کے بعد دوسری عورتیں تمھارے لیے حلال نہیں ہیں اور یہ بھی جائز نہیں کہ تم ان (موجودہ عورتوں) کے بدلے میں کسی دوسری عورت سے نکاح کرلو؛ اگرچہ ان (عورتوں) کی خوبی تم کو پسند آئی ہو(1)؛ مگر جو باندیاں تمھاری مالکی میں آئیں (وہ تمھارے لیے حلال ہے) اور اللہ تعالیٰ ہر چیز کی نگرانی کرنے والے ہیں (۵۲) اے ایمان والو! تم نبی کے گھروں میں (بغیر اجازت) داخل مت ہو؛ الا یہ کہ تم کو کھانے کے لیے (آنے کی) اجازت دے دی گئی ہو، وہ بھی اس طرح (آؤ) کہ تم کو اس (کھانے) کے پکنے کے انتظار میں بیٹھے نہ رہنا پڑے؛ لیکن جب تم کو بلایا جاوے تب جاؤ، پس جب تم کھانا کھا چکو تو اٹھ کر چلے جاؤ اور آپس میں باتوں میں جی لگا کر بیٹھے مت رہو، حقیقت میں تمھاری اس بات سے نبی کو تکلیف ہوتی ہے، پس وہ (نبی) تم کو کہتے ہوئے شرماتے ہیں(2) اور اللہ تعالیٰ حق بات کہنے میں (کسی سے) نہیں شرماتے(3) اور جب تم ان (نبی کی بیویوں) سے کوئی سامان مانگنے جاؤ تو ان سے پردے کے پیچھے سے مانگو، یہ طریقہ تمھارے دلوں کو اور ان کے دلوں کو پاک رکھنے کا بہترین ذریعہ ہے(4) اور تمھارے لیے بالکل جائز نہیں ہے کہ تم اللہ کے رسول کو تکلیف دو اور تمھارے لیے نبی کے بعد کبھی بھی ان کی بیویوں سے نکاح کرنا جائز نہیں ہے،

---

(1) (دوسرا ترجمہ) ان (عورتوں) کا حسن تم کو پسند آئے۔
نوٹ: چوں کہ اکثر و بیشتر نکاح کی رغبت حسن و جمال کی وجہ سے ہوتی ہے۔
(2) اس لیے وہ تمھارا لحاظ کرتے ہیں (3) (دوسرا) کسی کا لحاظ نہیں کرتے (4) آج تک دل صاف رہے ہیں، آئندہ بھی رہے۔

إِنَّ ذَٰلِكُمْ كَانَ عِندَ اللَّهِ عَظِيمًا ۝ إِن تُبْدُوا شَيْئًا أَوْ تُخْفُوهُ فَإِنَّ اللَّهَ كَانَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمًا ۝ لَّا جُنَاحَ عَلَيْهِنَّ فِي آبَائِهِنَّ وَلَا أَبْنَائِهِنَّ وَلَا إِخْوَانِهِنَّ وَلَا أَبْنَاءِ إِخْوَانِهِنَّ وَلَا أَبْنَاءِ أَخَوَاتِهِنَّ وَلَا نِسَائِهِنَّ وَلَا مَا مَلَكَتْ أَيْمَانُهُنَّ ۗ وَاتَّقِينَ اللَّهَ ۚ إِنَّ اللَّهَ كَانَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ شَهِيدًا ۝ إِنَّ اللَّهَ وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّونَ عَلَى النَّبِيِّ ۚ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا صَلُّوا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوا تَسْلِيمًا ۝ إِنَّ الَّذِينَ يُؤْذُونَ اللَّهَ وَرَسُولَهُ لَعَنَهُمُ اللَّهُ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَأَعَدَّ لَهُمْ عَذَابًا مُّهِينًا ۝ وَالَّذِينَ يُؤْذُونَ الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ بِغَيْرِ مَا اكْتَسَبُوا فَقَدِ احْتَمَلُوا بُهْتَانًا وَإِثْمًا مُّبِينًا ۝

یہ (ان کی بیویوں سے نکاح کرنا) یقیناً اللہ تعالیٰ کے یہاں بہت بڑا گناہ ہوگا ﴿۵۳﴾ اگر تم کسی چیز کو ظاہر کرو یا اس (چیز) کو چھپاؤ تو یقین رکھو کہ اللہ تعالیٰ ہر چیز کو اچھی طرح جانتے ہیں ﴿۵۴﴾ ان (نبی کی عورتوں) پر اپنے باپوں کے سامنے اور اپنے بیٹوں کے سامنے اور اپنے بھائیوں کے سامنے اور اپنے بھائیوں کے بیٹوں (یعنی بھتیجوں) کے سامنے (آنے میں) اور اپنی بہنوں کے بیٹوں (یعنی بھانجوں) کے سامنے (آنے میں) اور اپنی عورتوں (جن سے عام طور پر ملنا جلنا رہتا ہے) کے سامنے (آنے میں) اور اپنی باندیوں ① کے سامنے (بغیر پردہ آنے میں) کوئی گناہ کی بات نہیں ہے اور تم اللہ تعالیٰ سے ڈرتی رہو، یقین رکھو ہر چیز اللہ تعالیٰ کے سامنے ہے ﴿۵۵﴾ یقیناً اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے نبی پر درود (یعنی رحمت) بھیجتے ہیں، اے ایمان والو! تم بھی ان (محمد ﷺ) پر درود اور خوب سلام بھیجا کرو ﴿۵۶﴾ یقیناً جو لوگ اللہ تعالیٰ کو اور اس کے رسول کو (جان بوجھ کر) تکلیف دیتے ہیں، اللہ تعالیٰ ان پر دنیا اور آخرت میں لعنت کرتے ہیں اور اس (اللہ تعالیٰ) نے ان کے لیے عذاب تیار کر کے رکھا ہے جو ان کو ذلیل کر کے رکھ دے گا ﴿۵۷﴾ اور جو لوگ ایمان والے مردوں کو اور ایمان والی عورتوں کو جنھوں نے کوئی گناہ کا کام نہیں کیا ہو (پھر بھی) تکلیف پہنچاتے ہیں تو ایسے لوگوں نے اپنے اوپر بہتان اور کھلے گناہ کا بوجھ اٹھا لیا ہے ② ﴿۵۸﴾

---

① ''ما ملکت'' کے لفظ میں غلام، باندی دونوں شامل ہے، بلکہ غلام سے بالغ ہونے سے پہلے مراد لیا جائے۔

② جو مسلمان شرعی طور پر مستحق نہ ہو اس کو ایذا دینا حرام ہے۔

يٰۤاَيُّهَا النَّبِيُّ قُلْ لِّاَزْوَاجِكَ وَبَنٰتِكَ وَنِسَآءِ الْمُؤْمِنِيْنَ يُدْنِيْنَ عَلَيْهِنَّ مِنْ جَلَابِيْبِهِنَّ ؕ ذٰلِكَ اَدْنٰۤى اَنْ يُّعْرَفْنَ فَلَا يُؤْذَيْنَ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ﴿۵۹﴾ لَئِنْ لَّمْ يَنْتَهِ الْمُنٰفِقُوْنَ وَالَّذِيْنَ فِيْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ وَّالْمُرْجِفُوْنَ فِي الْمَدِيْنَةِ لَنُغْرِيَنَّكَ بِهِمْ ثُمَّ لَا يُجَاوِرُوْنَكَ فِيْهَاۤ اِلَّا قَلِيْلًا ﴿۶۰﴾ مَّلْعُوْنِيْنَ ۛۚ اَيْنَمَا ثُقِفُوْۤا اُخِذُوْا وَقُتِّلُوْا تَقْتِيْلًا ﴿۶۱﴾ سُنَّةَ اللّٰهِ فِي الَّذِيْنَ خَلَوْا مِنْ قَبْلُ ۚ وَلَنْ تَجِدَ لِسُنَّةِ اللّٰهِ تَبْدِيْلًا ﴿۶۲﴾ يَسْـَٔلُكَ النَّاسُ عَنِ السَّاعَةِ ؕ قُلْ اِنَّمَا عِلْمُهَا عِنْدَ اللّٰهِ ؕ وَمَا يُدْرِيْكَ لَعَلَّ السَّاعَةَ تَكُوْنُ قَرِيْبًا ﴿۶۳﴾

اے نبی! تم اپنی بیویوں سے اور اپنی بیٹیوں سے اور (قیامت تک آنے والی تمام) ایمان والی عورتوں سے کہہ دو کہ: وہ اپنی چادریں (تھوڑی سی) اپنے (منہ کے) اوپر جھکا (یعنی لٹکا) لیا کریں، اس طریقے میں اس بات کی زیادہ امید ہے کہ وہ (آزاد عورت ہے یہ) پہچان لی جائیں گی؛ لہٰذا وہ ستائی نہیں جائیں گی اور اللہ تعالیٰ تو بہت معاف کرنے والے، سب سے زیادہ رحم کرنے والے ہیں ﴿۵۹﴾ اگر منافق لوگ اور جن کے دلوں میں (ناپاک شہوت کی) بیماری ہے وہ اور وہ لوگ جو مدینہ میں (یا کسی بھی شہر میں) جھوٹی خبریں پھیلایا کرتے ہیں① وہ (سب) اپنے کاموں سے رک نہیں گئے تو ہم تم کو ان پر ضرور مسلط کر دیں گے② پھر وہ لوگ تھوڑے دن سے زیادہ تمھارے ساتھ اس (مدینہ) میں رہ نہیں سکیں گے ﴿۶۰﴾ ان پر (اللہ تعالیٰ کی طرف سے) لعنت کی گئی ہے، جہاں کہیں بھی وہ ملیں گے پکڑ لیے جائیں گے اور ان کو ایک ایک کرکے قتل کر دیا جاوے گا③ ﴿۶۱﴾ اللہ تعالیٰ کا یہی دستور پہلے (زمانے میں) جو لوگ گزر گئے ان میں بھی جاری رہا ہے اور تم اللہ تعالیٰ کے دستور (یعنی معمول) میں کوئی تبدیلی ہرگز نہیں پاؤ گے ﴿۶۲﴾ یہ (کافر) لوگ تم سے قیامت کے بارے میں سوال کرتے ہیں تو تم (جواب میں) کہو کہ: اس (قیامت) کا علم تو اللہ تعالیٰ کے پاس ہی ہے اور تم کو کیا خبر شاید کہ قیامت قریب ہی (آ گئی) ہو ﴿۶۳﴾

---

① جن افواہوں کی وجہ سے مسلمانوں میں تشویش اور پریشانی پھیل جائے وہ حرام ہے۔

② (دوسرا ترجمہ) تو ہم ضرور ایسا کریں گے کہ تم ان کے خلاف کھڑے ہوں گے۔

③ علانیہ بغاوت کی یہ سزا ہے۔

إِنَّ اللَّهَ لَعَنَ الْكَافِرِينَ وَأَعَدَّ لَهُمْ سَعِيرًا ﴿٦٤﴾ خَالِدِينَ فِيهَا أَبَدًا ۖ لَّا يَجِدُونَ وَلِيًّا وَلَا نَصِيرًا ﴿٦٥﴾ يَوْمَ تُقَلَّبُ وُجُوهُهُمْ فِي النَّارِ يَقُولُونَ يَا لَيْتَنَا أَطَعْنَا اللَّهَ وَأَطَعْنَا الرَّسُولَا ﴿٦٦﴾ وَقَالُوا رَبَّنَا إِنَّا أَطَعْنَا سَادَتَنَا وَكُبَرَاءَنَا فَأَضَلُّونَا السَّبِيلَا ﴿٦٧﴾ رَبَّنَا آتِهِمْ ضِعْفَيْنِ مِنَ الْعَذَابِ وَالْعَنْهُمْ لَعْنًا كَبِيرًا ﴿٦٨﴾

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَكُونُوا كَالَّذِينَ آذَوْا مُوسَىٰ فَبَرَّأَهُ اللَّهُ مِمَّا قَالُوا ۚ وَكَانَ عِندَ اللَّهِ وَجِيهًا ﴿٦٩﴾ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ وَقُولُوا قَوْلًا سَدِيدًا ﴿٧٠﴾

اس بات میں کوئی شک نہیں کہ اللہ تعالیٰ نے کافروں پر لعنت کی ہے (۱) اور ان کے لیے بھڑکتی آگ تیار کی ہے ﴿۶۴﴾ اس (آگ) میں وہ ہمیشہ رہیں گے (اور) وہ نہ (اپنا) کوئی حمایت کرنے والا، اور نہ کوئی مدد کرنے والا پائیں گے ﴿۶۵﴾ جس دن ان کافروں کے چہروں کو آگ میں الٹ پلٹ کیا جائے گا تو وہ (کافر) لوگ کہیں گے: اے کاش کہ ہم نے (دنیا میں) اللہ تعالیٰ کی اطاعت کی ہوتی اور ہم نے رسول کا کہنا مان لیا ہوتا ﴿۶۶﴾ اور وہ (کافر) لوگ کہیں گے: اے ہمارے رب! یقیناً ہم نے (دنیا میں) اپنے سرداروں کا اور اپنے بڑوں کا کہنا مانا تھا (۲)، سو انھوں نے ہم کو (سیدھے) راستے سے گمراہ کر دیا ﴿۶۷﴾ (عام کافر لوگ کہیں گے:) اے ہمارے رب آپ ان (سرداروں) کو دوگنا (یعنی ڈبل) عذاب دیجیے اور ان پر ایسی لعنت کیجیے جو بڑی بھاری لعنت ہو (۳) ﴿۶۸﴾

اے ایمان والو! تم ان لوگوں کی طرح مت ہو جاؤ جنھوں نے (تہمت لگا کر) موسیٰ (علیہ السلام) کو ستایا تھا، پھر ان کی کہی بات سے (۴) اللہ تعالیٰ نے ان (موسیٰ علیہ السلام) کو بری کر دیا اور وہ (موسیٰ علیہ السلام) اللہ تعالیٰ کے یہاں بڑے مرتبہ والے تھے ﴿۶۹﴾ اے ایمان والو! تم اللہ تعالیٰ سے ڈرو اور سیدھی بات بولو (۵) ﴿۷۰﴾

---

(۱) (دوسرا ترجمہ) اللہ نے ان کو اپنی رحمت سے دور کر دیا ہے۔
(۲) دنیوی بڑے جو گمراہی کے پیشوا ہوتے ہیں۔
(۳) سرداروں کو دوہری سزا دلوا کر دل کو ٹھنڈا کرنا ہے۔ (۴) یعنی جو تہمت لگائی تھی اس سے۔
(۵) ایسی سچی بات جس میں جھوٹ کا شائبہ تک نہ ہو، نرم کلام ہو، دل خراش نہ ہو، ہر بات سوچ کر بولے اور بول کر سوچے۔

يُصْلِحْ لَكُمْ أَعْمَالَكُمْ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوبَكُمْ ۗ وَمَنْ يُطِعِ اللَّهَ وَرَسُولَهُ فَقَدْ فَازَ فَوْزًا عَظِيمًا ۝ إِنَّا عَرَضْنَا الْأَمَانَةَ عَلَى السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَالْجِبَالِ فَأَبَيْنَ أَنْ يَحْمِلْنَهَا وَأَشْفَقْنَ مِنْهَا وَحَمَلَهَا الْإِنْسَانُ ۖ إِنَّهُ كَانَ ظَلُومًا جَهُولًا ۝ لِيُعَذِّبَ اللَّهُ الْمُنَافِقِينَ وَالْمُنَافِقَاتِ وَالْمُشْرِكِينَ وَالْمُشْرِكَاتِ وَيَتُوبَ اللَّهُ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ ۗ وَكَانَ اللَّهُ غَفُورًا رَحِيمًا ۝

تو وہ (اللہ تعالیٰ) تمھارے (فائدے کے) لیے تمھارے (نیک) کاموں کو سنوار دیں گے ① اور تمھارے گناہوں کو معاف کر دیں گے اور جس نے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی اطاعت کر لی سو پکی بات یہ ہے کہ اس نے بڑی کامیابی حاصل کر لی ﴿۷۱﴾ یقین رکھو یہ امانت ② ہم نے آسمانوں اور زمین اور پہاڑ کے سامنے پیش کی تھی تو انھوں نے تو اس (کی ذمے داری) کو اٹھانے سے انکار کر دیا اور اس (کی ذمہ داری) سے وہ سب ڈر گئے اور انسان نے اس کو اٹھا لیا، یقیناً وہ (انسان) بہت بڑا ظالم، بہت بڑا جاہل ہے ﴿۷۲﴾ (احکام نہ ماننے کا انجام یہ ہوا) کہ اللہ تعالیٰ عذاب دیں گے منافق مردوں کو اور منافق عورتوں کو اور شرک کرنے والے مردوں کو اور شرک کرنے والی عورتوں کو اور اللہ تعالیٰ ایمان والے مردوں اور ایمان والی عورتوں کو معاف کریں گے اور اللہ تعالیٰ تو بہت زیادہ معاف کرنے والے، سب سے زیادہ رحم کرنے والے ہیں ﴿۷۳﴾

---

① قبول کریں گے۔

② امانت سے مکمل شریعت مراد ہے۔



سورة السبا

(المكية)

اٰیاتھا:۵۴۔رکوعاتھا:۶۔

یہ سورت مکی ہے، اس میں چون (۵۴) آیتیں ہیں۔سورۃ لقمان کے بعد اور سورۃ زمر سے پہلے اٹھاون (۵۸) نمبر پر نازل ہوئی۔

اس سورت میں قومِ سبا اور ان کے حسین ترین اور سرسبز وشاداب ملک کا تذکرہ ہے۔

سبا ایک قوم کا نام ہے، یمن کے اطراف میں یہ لوگ آباد تھے، حدیث سے پتہ چلتا ہے کہ سبا ایک شخص کا نام تھا، اس کے دس بیٹے تھے، پھر سبا ایک شہر اور پوری ایک قوم کا نام بھی بن گیا تھا، جس کو مارب سے بھی یاد کرتے تھے، یہ یمن سے قریب تھا۔

یہ بھی کہا جاتا ہے کہ: سبا یا ایک شخص کا لقب ہے اور نام عمر یا عبد شمس ہے، یہ عبد شمس بڑا فاتح تھا، بہت سے لوگوں کو گرفتار کر کے اس نے قیدی بنایا؛ اس لیے سبی پر سے سبا ہو گیا۔

سبا کا ایک معنیٰ تجارتی سفر کے بھی آتے ہے، اور سبا کی قوم تجارت میں بڑی ماہر قوم تھی۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ لَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ وَلَهُ الْحَمْدُ فِي الْاٰخِرَةِ ؕ وَهُوَ الْحَكِيْمُ الْخَبِيْرُ ① يَعْلَمُ مَا يَلِجُ فِي الْاَرْضِ وَمَا يَخْرُجُ مِنْهَا وَمَا يَنْزِلُ مِنَ السَّمَآءِ وَمَا يَعْرُجُ فِيْهَا ؕ وَهُوَ الرَّحِيْمُ الْغَفُوْرُ ② وَقَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَا تَاْتِيْنَا السَّاعَةُ ؕ قُلْ بَلٰى وَرَبِّيْ لَتَاْتِيَنَّكُمْ ۙ عٰلِمِ الْغَيْبِ ۚ لَا يَعْزُبُ عَنْهُ مِثْقَالُ ذَرَّةٍ فِي السَّمٰوٰتِ وَلَا فِي الْاَرْضِ وَلَاۤ اَصْغَرُ مِنْ ذٰلِكَ وَلَاۤ اَكْبَرُ اِلَّا فِيْ كِتٰبٍ مُّبِيْنٍ ③ۙ لِّيَجْزِيَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ ؕ اُولٰٓئِكَ لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ وَّرِزْقٌ كَرِيْمٌ ④

اللہ تعالیٰ کے نام سے (میں شروع کرتا ہوں) جن کی رحمت سب کے لیے ہے، جو بہت زیادہ رحم کرنے والے ہیں۔

تمام تعریفیں اس اللہ تعالیٰ ہی کے لیے خاص ہیں کہ آسمانوں میں اور زمین میں جو کچھ ہے اسی کی مالکی ہے اور آخرت میں بھی تمام تعریفیں اسی (اللہ تعالیٰ) کی ہیں اور وہ بڑے حکمت والے، بڑے خبر رکھنے والے ہیں ﴿۱﴾ زمین میں جو چیز داخل ہوتی ہے اور جو چیز اس (زمین) سے نکلتی ہے اور جو چیز آسمان سے اترتی ہے اور جو چیز اس (آسمان) میں چڑھتی ہے (اللہ تعالیٰ) ان سب کو جانتے ہیں اور وہ (اللہ تعالیٰ) سب سے زیادہ رحم کرنے والے، بہت زیادہ معاف کرنے والے ہیں ﴿۲﴾ اور کافر لوگ کہتے ہیں کہ: ہم پر تو قیامت نہیں آئے گی، تو تم (ان کو ایسا) کہو: کیوں نہیں (آئے گی)؟ میرے رب جو تمام غیب کی باتوں کو جاننے والے ہیں ان کی قسم! وہ (قیامت) تم پر ضرور آئے گی① کوئی ذرہ برابر بھی چیز آسمانوں میں اور زمین میں اس (میرے رب) سے چھپی نہیں ہے اور نہ تو اس (ذرہ) سے چھوٹی اور نہ تو (اس سے) بڑی کوئی بھی چیز مگر وہ کھلی کتاب (یعنی لوح محفوظ) میں (لکھی ہوئی) ہے ﴿۳﴾ (قیامت اس لیے آئے گی) تاکہ وہ (اللہ تعالیٰ) ایمان والوں کو اور جنھوں نے نیک کام کیے ان کو بدلہ دیویں کہ جن کے لیے مغفرت ہے اور عزت کی روزی ہے ﴿۴﴾

---

① (دوسرا ترجمہ) میرے رب کی قسم ہے! وہ (قیامت) تم پر ضرور آکر رہے گی وہ (میرے اللہ تعالیٰ) تو غیب کی باتوں کو جاننے والے ہیں)۔

وَالَّذِينَ سَعَوْ فِيٓ اٰيٰتِنَا مُعٰجِزِيْنَ اُولٰٓئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ مِّنْ رِّجْزٍ اَلِيْمٌ ۝ وَيَرَى الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ الَّذِيْٓ اُنْزِلَ اِلَيْكَ مِنْ رَّبِّكَ هُوَ الْحَقَّ ۙ وَيَهْدِيْٓ اِلٰى صِرَاطِ الْعَزِيْزِ الْحَمِيْدِ ۝ وَقَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا هَلْ نَدُلُّكُمْ عَلٰى رَجُلٍ يُّنَبِّئُكُمْ اِذَا مُزِّقْتُمْ كُلَّ مُمَزَّقٍ ۙ اِنَّكُمْ لَفِيْ خَلْقٍ جَدِيْدٍ ۝ اَفْتَرٰى عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا اَمْ بِهٖ جِنَّةٌ ۭ بَلِ الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِ فِي الْعَذَابِ وَالضَّلٰلِ الْبَعِيْدِ ۝ اَفَلَمْ يَرَوْا اِلٰى مَا بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ مِّنَ السَّمَاۗءِ وَالْاَرْضِ ۭ اِنْ نَّشَاْ نَخْسِفْ بِهِمُ الْاَرْضَ اَوْ نُسْقِطْ عَلَيْهِمْ كِسَفًا مِّنَ السَّمَاۗءِ ۭ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً لِّكُلِّ عَبْدٍ مُّنِيْبٍ ۝

اور جن لوگوں نے ہماری آیتوں کو ناکام① بنانے کے لیے کوشش کی تھی② ان کے لیے سخت قسم کا درد ناک عذاب ہے ﴿۵﴾ (اے نبی!) جن لوگوں کو (آسمانی کتابوں کا) علم (یعنی سمجھ) دیا گیا ہے وہ سمجھتے ہیں کہ تم پر تمھارے رب کی طرف سے جو (قرآن) اتارا گیا ہے وہ توحق ہے اور وہ (قرآن) اس (اللہ تعالیٰ) کا راستہ بتلاتا ہے جو بڑے زبردست ہیں، تمام خوبیوں والے ہیں ﴿۶﴾ اور کافر لوگ (ایک دوسرے سے) کہنے لگے: کیا ہم تم کو ایک ایسا آدمی (محمد ﷺ) بتائیں جو تم کو یہ (انوکھی) خبر دیتا ہو کہ جب تم (مر کے) بالکل ریزہ ریزہ ہو جاؤ گے اس وقت تم کو نئے سرے سے پیدا ہونا ہے ﴿۷﴾ پتہ نہیں اس آدمی (یعنی محمد) نے اللہ تعالیٰ پر جھوٹ باندھا③ یا ان کو جنون ہو گیا ہے، (نہیں) بلکہ جو لوگ آخرت پر ایمان نہیں لاتے وہ عذاب میں اور گمراہی میں دور جا کر کے پڑے ہیں ﴿۸﴾ بھلا ان کے آگے اور پیچھے جو آسمان④ اور زمین ہیں کیا انھوں نے اس کو نہیں دیکھا؟ اگر ہم چاہتے تو ان کو زمین میں دھنسا دیتے یا ہم ان پر آسمان سے کوئی ٹکڑا ہی گرا دیتے، یقیناً اس میں ہر اس بندے کے لیے (عبرت کی) بڑی نشانی ہے جو (اللہ تعالیٰ کی طرف) انابت رکھنے والا ہو ﴿۹﴾

---

① آیتوں پر فضول اعتراض کرتے یا دوسروں کو ایمان لانے سے روکنا۔ ② (دوسرا ترجمہ) جن لوگوں نے ہماری آیتوں کے بارے میں باطل کرنے کی کوشش کی تھی اسی طرح نبی کو ہرانے کی کوشش بھی مراد لی گئی ہے۔

③ یعنی مرنے کے بعد زندہ ہونے کی بات اللہ تعالیٰ نے نہیں کہی؛ بلکہ یہ خود اپنی طرف سے کہہ رہے ہیں، یہ منکرین کا الزام تھا۔ ④ یعنی ہر طرف سے نظر آنے والا آسمان۔

وَلَقَدْ اٰتَيْنَا دَاوٗدَ مِنَّا فَضْلًا ؕ يٰجِبَالُ اَوِّبِيْ مَعَهٗ وَالطَّيْرَ ۚ وَاَلَنَّا لَهُ الْحَدِيْدَ ۝١٠ اَنِ اعْمَلْ سٰبِغٰتٍ وَّقَدِّرْ فِي السَّرْدِ وَاعْمَلُوْا صَالِحًا ؕ اِنِّيْ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ ۝١١ وَلِسُلَيْمٰنَ الرِّيْحَ غُدُوُّهَا شَهْرٌ وَّرَوَاحُهَا شَهْرٌ ۚ وَاَسَلْنَا لَهٗ عَيْنَ الْقِطْرِ ؕ وَمِنَ الْجِنِّ مَنْ يَّعْمَلُ بَيْنَ يَدَيْهِ بِاِذْنِ رَبِّهٖ ؕ وَمَنْ يَّزِغْ مِنْهُمْ عَنْ اَمْرِنَا نُذِقْهُ مِنْ عَذَابِ السَّعِيْرِ ۝١٢ يَعْمَلُوْنَ لَهٗ مَا يَشَآءُ مِنْ مَّحَارِيْبَ وَتَمَاثِيْلَ وَجِفَانٍ كَالْجَوَابِ وَقُدُوْرٍ رّٰسِيٰتٍ ؕ اِعْمَلُوْٓا اٰلَ دَاوٗدَ شُكْرًا ؕ

اور پکی بات یہ ہے کہ ہم نے داؤد (علیہ السلام) کو اپنی طرف سے ایک (خاص) فضل عطا کیا تھا، اے پہاڑو! تم تسبیح پڑھنے میں ان (داؤد علیہ السلام) کے ساتھ ہو جاؤ① اور پرندوں کو بھی (ساتھ میں پڑھنے کا حکم دیا) اور ہم نے ان (داؤد علیہ السلام) کے لیے لوہے کو نرم کر دیا② ﴿۱۰﴾ کہ (اے داؤد!) تم پوری پوری (کشادہ) زرہیں بناؤ اور تم کڑیوں کو (مناسب) اندازے سے جوڑو③ اور تم نیک کام کرتے رہو، تم جو (نیک) کام کرتے ہو یقین رکھو وہ سب میں دیکھتا ہوں ﴿۱۱﴾ اور سلیمان (علیہ السلام) کے (حکم کے) آگے ہم نے ہواؤں کو تابع بنا دیا، اس کا صبح کا سفر ایک مہینے کی دوری کا ہوتا اور اس کا شام کا سفر ایک مہینے کی دوری کا ہوتا اور ہم نے ان کے لیے پگھلے تانبے کا چشمہ بہا دیا اور کتنے جنات تھے جو اس کے رب کے حکم سے اس (سلیمان علیہ السلام) کے سامنے (الگ الگ) کام کرتے تھے اور جو بھی ان (جنات) میں سے ہمارے حکم سے (ہٹ کر) ٹیڑھا راستہ اپنائے گا ہم اس کو بھڑکتی آگ کا عذاب چکھائیں گے ﴿۱۲﴾ وہ (جنات) اس (سلیمان علیہ السلام) کے لیے جو وہ چاہے بنا دیا کرتے تھے: بڑی بڑی اونچی عمارتیں (یعنی قلعے) اور تصویریں (یعنی مجسمے) اور حوض جتنے بڑے بڑے لگن اور (بڑی بڑی) دیگیں جو (بہت بھاری ہونے کی وجہ سے) ایک ہی جگہ جمی ہوئی رہتی تھیں۔ داؤد کے گھر والو! تم (نعمتوں کے) شکر میں نیک کام کیا کرو

---

① "اَوِّبِیْ" کا معنی دوہرانا، لوٹانا: یعنی داؤد (علیہ السلام) کے ساتھ پہاڑ بھی وہی کلمات پڑھیں۔ ② حلال روزی کے لیے کچھ وقت طے کر لیں یہ بھی مناسب ہے، اشیائے ضروریہ کی ایجاد خود باری تعالیٰ نے نبیوں کو سکھلائی، یہ اس کی اہمیت کی طرف اشارہ ہے، صنعت، حرفت، پیشوں سے برادریاں بنا کر کسی کی حقارت کرنا اور اونچے مرتبے والا سمجھنا غلط ہے۔ ③ مصنوعات میں باطنی خوبی اور حسن ظاہری دونوں مطلوب اور اچھی چیز ہے بلکین نیک اعمال اور ضروری دینی ذمے داری چھوڑ کر ہرگز نہیں۔

وَقَلِيلٌ مِّنْ عِبَادِيَ الشَّكُورُ ۝ فَلَمَّا قَضَيْنَا عَلَيْهِ الْمَوْتَ مَا دَلَّهُمْ عَلَىٰ مَوْتِهِ إِلَّا دَابَّةُ الْأَرْضِ تَأْكُلُ مِنسَأَتَهُ ۖ فَلَمَّا خَرَّ تَبَيَّنَتِ الْجِنُّ أَن لَّوْ كَانُوا يَعْلَمُونَ الْغَيْبَ مَا لَبِثُوا فِي الْعَذَابِ الْمُهِينِ ۝ لَقَدْ كَانَ لِسَبَإٍ فِي مَسْكَنِهِمْ آيَةٌ ۖ جَنَّتَانِ عَن يَمِينٍ وَشِمَالٍ ۖ كُلُوا مِن رِّزْقِ رَبِّكُمْ وَاشْكُرُوا لَهُ ۚ بَلْدَةٌ طَيِّبَةٌ وَرَبٌّ غَفُورٌ ۝ فَأَعْرَضُوا فَأَرْسَلْنَا عَلَيْهِمْ سَيْلَ الْعَرِمِ وَبَدَّلْنَاهُم بِجَنَّتَيْهِمْ جَنَّتَيْنِ ذَوَاتَيْ أُكُلٍ خَمْطٍ وَأَثْلٍ وَشَيْءٍ مِّن سِدْرٍ قَلِيلٍ ۝ ذَٰلِكَ جَزَيْنَاهُم بِمَا كَفَرُوا ۖ وَهَلْ نُجَازِي إِلَّا الْكَفُورَ ۝

اور میرے بندوں میں بہت کم شکر کرنے والے ہوتے ہیں ﴿۱۳﴾ پھر جب ہم نے ان (سلیمان علیہ السلام) پر موت کا فیصلہ (جاری) کیا تو ان (جناتوں) کو ان (سلیمان علیہ السلام) کی موت کی خبر کسی نے نہیں دی؛ مگر زمین کے ایک کیڑے (یعنی گھن) نے (خبر دی) ① جو ان کی لکڑی کو کھا رہا تھا، سو جب وہ گر پڑے تو جناتوں کو حقیقت معلوم ہوئی کہ اگر وہ غیب کی بات جانتے ہوتے تو ذلت والی تکلیف میں نہ رہتے ﴿۱۴﴾ پکی بات یہ ہے کہ سبا والوں کے لیے خود ان کی بستی میں (اللہ تعالیٰ کی قدرت کی عجیب) نشانی تھی، باغوں (یعنی باڑیوں) کی دو لائن تھی (شہر کی) داہنی طرف اور بائیں طرف، اپنے رب کا دیا ہوا رزق (یعنی روزی) کھاؤ اور تم اس (رب) کا شکر ادا کرو، پاکیزہ شہر ہے اور بہت معاف کرنے والے رب ہیں ﴿۱۵﴾ سو انھوں نے (ہدایت کی طرف) دھیان نہیں دیا ② تو ہم نے ان پر زوردار بند والا سیلاب چھوڑ دیا اور ہم نے ان کے دونوں طرف والے باغوں کو ایسے دو باغوں سے بدل دیا جس میں برے مزے والے پھل ③ اور جھاؤ (کے درخت) اور تھوڑے سے بیریوں کے درخت تھے ﴿۱۶﴾ ان کی ناشکری کی وجہ سے ہم نے ان کو یہ سزا دی اور ہم صرف بڑے ناشکروں کو ہی (ایسی) سزا دیتے ہیں ﴿۱۷﴾

---

① بہت سی مرتبہ ضعیف کے ذریعے قوی کو علم حاصل ہوتا ہے۔
② (دوسرا ترجمہ) سبا والوں نے (ہدایت سے) منہ پھیر لیا۔
③ (دوسرا ترجمہ) کانٹے والے، کڑوے درخت۔

وَجَعَلْنَا بَيْنَهُمْ وَبَيْنَ الْقُرَى الَّتِي بٰرَكْنَا فِيْهَا قُرًى ظَاهِرَةً وَّقَدَّرْنَا فِيْهَا السَّيْرَ ؕ سِيْرُوْا فِيْهَا لَيَالِيَ وَاَيَّامًا اٰمِنِيْنَ ﴿۱۸﴾ فَقَالُوْا رَبَّنَا بٰعِدْ بَيْنَ اَسْفَارِنَا وَظَلَمُوْٓا اَنْفُسَهُمْ فَجَعَلْنٰهُمْ اَحَادِيْثَ وَمَزَّقْنٰهُمْ كُلَّ مُمَزَّقٍ ؕ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّكُلِّ صَبَّارٍ شَكُوْرٍ ﴿۱۹﴾ وَلَقَدْ صَدَّقَ عَلَيْهِمْ اِبْلِيْسُ ظَنَّهٗ فَاتَّبَعُوْهُ اِلَّا فَرِيْقًا مِّنَ الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۲۰﴾ وَمَا كَانَ لَهٗ عَلَيْهِمْ مِّنْ سُلْطٰنٍ اِلَّا لِنَعْلَمَ مَنْ يُّؤْمِنُ بِالْاٰخِرَةِ مِمَّنْ هُوَ مِنْهَا فِيْ شَكٍّ ؕ وَرَبُّكَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ حَفِيْظٌ ﴿۲۱﴾

اور ہم نے ان (سبا والوں) کے اور ان بستیوں کے درمیان جن میں ہم نے برکت رکھی ہے ① بہت سی ایسی آبادیاں بسائی تھیں جو (راستے پر دور سے بھی) نظر آتی تھیں اور ہم نے ان میں سفر کی منزلیں (یعنی مرحلے) مناسب فاصلوں پر رکھی تھیں (اور ہم نے کہا تھا کہ) ان (بستیوں) میں (سے) رات اور دن امن سے سفر کرو ﴿۱۸﴾ تو وہ (سبا والے) کہنے لگے: اے ہمارے رب! تو ہمارے سفر کی منزلوں (یعنی مرحلوں) کو دور کر دے اور انھوں نے ہی اپنی جانوں پر ظلم کیا، سو ہم نے ان کو کہانیاں (یعنی افسانہ) بنا ڈالا اور ہم نے ان کو ٹکڑے ٹکڑے کر کے تتر بتر کر ڈالا، یقیناً اس واقعہ میں ہر ایک بڑے صبر کرنے والے، بڑے شکر کرنے والے کے لیے (عبرت کی بڑی) نشانیاں ہیں ﴿۱۹﴾ اور پکی بات ہے کہ ابلیس نے ان لوگوں کے بارے میں اپنا (جو) خیال (قائم کیا تھا) ② وہ بالکل) صحیح پایا، پس ایمان والوں کی ایک تھوڑی سی جماعت کے سوا (باقی) سب لوگ اس (ابلیس) کے پیچھے چل پڑے ③ ﴿۲۰﴾ اور اس (ابلیس) کا ان پر کوئی زور نہیں تھا؛ مگر اس لیے کہ ہم جان لیویں کہ ④ کون آخرت پر ایمان رکھتا ہے اور کون ہے جو اس (آخرت) کے بارے میں شک میں (پڑا ہوا) ہے اور تمھارے رب تو ہر چیز کی پوری نگرانی کرتے ہیں ﴿۲۱﴾

---

① یعنی ملک شام۔
② یعنی اکثر انسان کو گمراہ کرنے کا جو عزم ابلیس نے آسمان سے نکالے جاتے وقت کیا تھا۔
③ یعنی ابلیس کی بات ماننے لگے۔
④ یعنی صرف ابلیس کو وسوسہ کے ذریعہ بہکانے کی صلاحیت اس لیے دی تھی؛ تا کہ ہم جان لیویں الخ۔

قُلِ ادْعُوا الَّذِيْنَ زَعَمْتُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ ۚ لَا يَمْلِكُوْنَ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ فِي السَّمٰوٰتِ وَلَا فِي الْاَرْضِ وَمَا لَهُمْ فِيْهِمَا مِنْ شِرْكٍ وَّمَا لَهٗ مِنْهُمْ مِّنْ ظَهِيْرٍ ۝ وَلَا تَنْفَعُ الشَّفَاعَةُ عِنْدَهٗۤ اِلَّا لِمَنْ اَذِنَ لَهٗ ؕ حَتّٰۤى اِذَا فُزِّعَ عَنْ قُلُوْبِهِمْ قَالُوْا مَاذَا ۙ قَالَ رَبُّكُمْ ؕ قَالُوا الْحَقَّ ۚ وَهُوَ الْعَلِيُّ الْكَبِيْرُ ۝ قُلْ مَنْ يَّرْزُقُكُمْ مِّنَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ قُلِ اللّٰهُ ۙ وَاِنَّاۤ اَوْ اِيَّاكُمْ لَعَلٰى هُدًى اَوْ فِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ۝

(اے نبی!) تم کہہ دو کہ: پکارو ان کو جن کو تم نے اللہ تعالیٰ کے علاوہ (خدا) سمجھ رکھا ہے وہ نہ آسمانوں میں ذرہ برابر کوئی اختیار رکھتے ہے اور نہ زمین میں اور ان دونوں (یعنی آسمانوں اور زمین کے تمام کاموں) میں (اللہ تعالیٰ کے ساتھ) ان (جھوٹے معبودوں) کی کوئی شرکت نہیں ہے اور ان (جھوٹے معبودوں) میں سے کوئی بھی اس (اللہ) کی مدد کرنے والا نہیں ہے ﴿۲۲﴾ اور اس (اللہ تعالیٰ) کے پاس کوئی سفارش کام نہیں آئے گی؛ الا یہ کہ (خود) اس (اللہ تعالیٰ) نے جس کے لیے (اس سفارش کی) اجازت دی ہو (اس کے لیے سفارش کام آسکتی ہے) یہاں تک کہ جب ان (فرشتوں) کے دلوں سے گھبراہٹ دور کردی جاتی ہے تو وہ (آپس میں ایک دوسرے سے) پوچھتے ہیں کہ تمھارے رب نے کیا حکم دیا؟ وہ (فرشتے) جواب دیتے ہیں کہ حق بات ہی کا (حکم دیا) اور وہ (اللہ تعالیٰ) سب سے اوپر ہیں، سب سے بڑے ہیں ① ﴿۲۳﴾ (اے نبی!) تم (ان سے) پوچھو کہ آسمانوں اور زمین سے (پانی برسا کر اور پھل، کھیتی اگا کر) تم کو کون روزی دیتا ہے؟ تم (خود ہی جواب میں) کہہ دو: اللہ تعالیٰ ہی اور یقیناً ہم یا تم (دو میں سے کوئی ایک) ضرور ہدایت پر ہیں یا کھلی ہوئی گمراہی میں ہیں ﴿۲۴﴾

① اللہ تعالیٰ آسمان میں جب کوئی حکم جاری فرماتے ہیں تو سب فرشتے تسبیح پڑھنے لگ جاتے ہیں اور ان پر ایسی ہیبت طاری ہوجاتی ہے کہ وہ گھبرا جاتے ہیں اور عرش کے اٹھانے والے فرشتوں سے لے کر سماء دنیا تک تسبیح کا ماحول بن جاتا ہے، پھر جب وہ گھبراہٹ دور ہوجاتی ہے تب آپس میں ایک دوسرے سے پوچھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے کونسا حکم جاری فرمایا، اسی طرح جب کسی کی سفارش کا حکم ملتا ہے تو اس حکم کو سن کر بھی گھبرا جاتے ہیں، نتیجہ یہ ہوا کہ ملائکہ جیسی مخلوق جب کسی حکم کے سنتے وقت یا سفارش کے حکم کے وقت ایسے گھبرا جاتے ہیں تو پھر بت کی کیا مجال کہ وہ اللہ تعالیٰ کے سامنے کسی کی سفارش کرسکیں جس طرح کسی بڑے کی بات صحیح سمجھنے کے لیے یا یاد کرنے کے لیے چھوٹے لوگ آپس میں ایک دوسرے سے پوچھتے ہیں اسی طرح فرشتے بھی اللہ تعالیٰ کی طرف سے ملنے والے تازہ حکم کے لیے آپس میں ایک دوسرے سے سوال کرتے ہیں۔

قُلْ لَّا تُسْـَٔلُوْنَ عَمَّاۤ اَجْرَمْنَا وَ لَا نُسْـَٔلُ عَمَّا تَعْمَلُوْنَ۝ قُلْ يَجْمَعُ بَيْنَنَا رَبُّنَا ثُمَّ يَفْتَحُ بَيْنَنَا بِالْحَقِّ ؕ وَ هُوَ الْفَتَّاحُ الْعَلِيْمُ۝ قُلْ اَرُوْنِیَ الَّذِيْنَ اَلْحَقْتُمْ بِهٖ شُرَكَآءَ كَلَّا ؕ بَلْ هُوَ اللّٰهُ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ۝ وَ مَاۤ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا كَآفَّةً لِّلنَّاسِ بَشِيْرًا وَّ نَذِيْرًا وَّ لٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُوْنَ۝ وَ يَقُوْلُوْنَ مَتٰى هٰذَا الْوَعْدُ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ۝ قُلْ لَّكُمْ مِّيْعَادُ يَوْمٍ لَّا تَسْتَاْخِرُوْنَ عَنْهُ سَاعَةً وَّ لَا تَسْتَقْدِمُوْنَ۝

وَ قَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَنْ نُّؤْمِنَ بِهٰذَا الْقُرْاٰنِ وَ لَا بِالَّذِيْ بَيْنَ يَدَيْهِ ؕ وَ لَوْ تَرٰۤى اِذِ الظّٰلِمُوْنَ مَوْقُوْفُوْنَ عِنْدَ رَبِّهِمْ ۚۖ

(اے نبی!) تم (ان سے) کہہ دو: ہم نے جو جرم کیا اس کے بارے میں تم سے سوال نہیں کیا جائے گا اور تم جو عمل کرتے ہو اس کے بارے میں ہم سے سوال نہیں کیا جائے گا ﴿۲۵﴾ (اے نبی!) تم (ان سے) کہدو: (ایک وقت ضرور آوے گا جب) ہمارے رب ہم سب کو جمع کریں گے، پھر وہ ہمارے درمیان حق (یعنی انصاف) کے ساتھ فیصلہ کریں گے اور وہی (اللہ تعالیٰ) سب سے بڑے فیصلہ کرنے والے، بڑے جاننے والے ہیں ﴿۲۶﴾ (اے نبی!) تم کہہ دو: جن کو تم نے اس (اللہ تعالیٰ) کے ساتھ شریک بنا کر (عبادت میں) ملا رکھا ہے انھیں (ذرا) مجھے بھی تو دکھاؤ، ہرگز (اس کا کوئی شریک ہی) نہیں؛ بلکہ وہ اللہ تو بڑے زبردست ہیں، بڑے حکمت والے ہیں ﴿۲۷﴾ اور ہم نے تم کو تمام لوگوں کے لیے خوش خبری دینے والا اور ڈرانے والا ہی بنا کر بھیجا؛ لیکن اکثر لوگ جانتے نہیں ہیں ﴿۲۸﴾ اور وہ (کافر لوگ) کہتے ہیں کہ یہ (قیامت کا یا دنیوی عذاب کا) وعدہ کب (پورا) ہوگا؟ اگر تم سچے ہو (تو دکھاؤ) ﴿۲۹﴾ (اے نبی!) تم کہہ دو: تمھارے لیے ایک (خاص) دن کا وعدہ مقرر ہے، اس سے ایک گھڑی دیر بھی تم نہیں کرو گے اور تم اس سے ایک گھڑی جلدی بھی نہیں کرو گے ﴿۳۰﴾

اور کافر لوگ کہنے لگے: ہم اس قرآن پر کبھی ایمان نہیں لائیں گے اور اس سے پہلی آسمانی کتابوں پر بھی (ایمان) نہیں (لائیں گے) اور اگر (اس منظر کو) آپ دیکھ لیں جب یہ ظالم لوگ اپنے رب کے سامنے کھڑے کیے جائیں گے،

يَرْجِعُ بَعْضُهُمْ اِلٰى بَعْضِ الْقَوْلَ ۚ يَقُوْلُ الَّذِيْنَ اسْتُضْعِفُوْا لِلَّذِيْنَ اسْتَكْبَرُوْا لَوْلَاۤ اَنْتُمْ لَكُنَّا مُؤْمِنِيْنَ ﴿۳۱﴾ قَالَ الَّذِيْنَ اسْتَكْبَرُوْا لِلَّذِيْنَ اسْتُضْعِفُوْۤا اَنَحْنُ صَدَدْنٰكُمْ عَنِ الْهُدٰى بَعْدَ اِذْ جَآءَكُمْ بَلْ كُنْتُمْ مُّجْرِمِيْنَ ﴿۳۲﴾ وَقَالَ الَّذِيْنَ اسْتُضْعِفُوْا لِلَّذِيْنَ اسْتَكْبَرُوْا بَلْ مَكْرُ الَّيْلِ وَالنَّهَارِ اِذْ تَاْمُرُوْنَنَاۤ اَنْ نَّكْفُرَ بِاللّٰهِ وَنَجْعَلَ لَهٗۤ اَنْدَادًا ۚ وَاَسَرُّوا النَّدَامَةَ لَمَّا رَاَوُا الْعَذَابَ ۚ وَجَعَلْنَا الْاَغْلٰلَ فِيْۤ اَعْنَاقِ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا ۚ هَلْ يُجْزَوْنَ اِلَّا مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿۳۳﴾ وَمَاۤ اَرْسَلْنَا فِيْ قَرْيَةٍ مِّنْ نَّذِيْرٍ اِلَّا قَالَ مُتْرَفُوْهَاۤ ۙ اِنَّا بِمَاۤ اُرْسِلْتُمْ بِهٖ كٰفِرُوْنَ ﴿۳۴﴾ وَقَالُوْا نَحْنُ اَكْثَرُ اَمْوَالًا وَّاَوْلَادًا ۙ وَّمَا نَحْنُ بِمُعَذَّبِيْنَ ﴿۳۵﴾

وہ آپس میں ایک دوسرے پر بات ڈالتے ہوں گے ① (دنیا میں) جو لوگ کمزور سمجھے جاتے تھے وہ بڑے بنے ہوئے لوگوں سے کہیں گے: اگر تم نہ ہوتے تو ہم یقیناً ایمان لانے والے ہوتے ﴿۳۱﴾ بڑے بنے ہوئے لوگ کمزور سمجھے گئے لوگوں سے کہیں گے: جب تمہارے پاس (ہدایت) پہنچ چکی تھی تو کیا اس کے بعد ہم نے تم کو ہدایت (قبول کرنے) سے (زبردستی) روکا تھا؟ بلکہ (اصل) گنہگار تم ہی لوگ تھے ﴿۳۲﴾ اور جو لوگ (دنیا میں) کمزور سمجھے جاتے تھے وہ بڑے بنے لوگوں سے کہیں گے: بلکہ (تمہارے) رات دن کی مکاری (تدبیر) ہی تو تھی جب تم ہم کو حکم دیا کرتے تھے کہ ہم اللہ تعالیٰ کے ساتھ کفر کریں اور ہم اس کے ساتھ (دوسروں کو) شریک مانیں اور جب وہ عذاب دیکھ لیں گے تو اپنی ندامت (یعنی پچھتاوا) چھپاویں گے اور ہم ان سب کافروں کے گلوں میں طوق ڈال دیں گے ② جو کام وہ لوگ کرتے تھے اسی کی سزا ان کو دی جائے گی ﴿۳۳﴾ اور ہم نے کسی بھی بستی میں کسی بھی ڈرانے والے کو بھیجا تو وہاں کے مال دار لوگ یہی کہنے لگے: جو (پیغام) تمہارے ساتھ بھیجا گیا ہے ہم تو اس کو مانتے ہی نہیں ﴿۳۴﴾ اور وہ (مال دار لوگ) کہنے لگے: ہمارے پاس تو مال و اولاد (تمہارے مقابلے میں) تو بہت زیادہ ہیں اور ہم کو (کبھی) عذاب نہیں دیا جائے گا ﴿۳۵﴾

---

① جب کوئی بات بگڑ جاتی ہے تو اس طرح ایک دوسرے پر الزام ڈالنے کی عادت ہے۔

② ان کو زنجیر کے ذریعہ باندھ دیا جاوے گا، ہاتھ کڑیاں پہنادی جاوے گی، گلوں میں وزن دار بھاری چیزیں لٹکا دی جاوے گی جس سے وہ ادھر ادھر نہیں ہو سکیں گے: بالکل جکڑے ہوئے قیدی کی طرح کر دیے جاویں گے۔

قُلْ اِنَّ رَبِّيْ يَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ يَّشَآءُ وَيَقْدِرُ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿۳۶﴾
وَمَآ اَمْوَالُكُمْ وَلَآ اَوْلَادُكُمْ بِالَّتِيْ تُقَرِّبُكُمْ عِنْدَنَا زُلْفٰٓى اِلَّا مَنْ اٰمَنَ وَعَمِلَ صَالِحًا ۡ فَاُولٰٓئِكَ لَهُمْ جَزَآءُ الضِّعْفِ بِمَا عَمِلُوْا وَهُمْ فِي الْغُرُفٰتِ اٰمِنُوْنَ ﴿۳۷﴾ وَالَّذِيْنَ يَسْعَوْنَ فِيْٓ اٰيٰتِنَا مُعٰجِزِيْنَ اُولٰٓئِكَ فِي الْعَذَابِ مُحْضَرُوْنَ ﴿۳۸﴾ قُلْ اِنَّ رَبِّيْ يَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ يَّشَآءُ مِنْ عِبَادِهٖ وَيَقْدِرُ لَهٗ ۭ وَمَآ اَنْفَقْتُمْ مِّنْ شَيْءٍ فَهُوَ يُخْلِفُهٗ ۚ وَهُوَ خَيْرُ الرّٰزِقِيْنَ ﴿۳۹﴾

(اے نبی! ان کو) تم کہہ دو: یقیناً میرے رب جس کے لیے چاہتے ہیں رزق پھیلا دیتے ہیں اور (جس کے لیے چاہتے ہیں اس کے لیے) تنگ کرتے ہیں؛ لیکن اکثر لوگ جانتے نہیں ہیں ﴿۳۶﴾

اور تمھارا مال اور تمھاری اولاد کوئی ایسی چیز نہیں ہے جو تم کو ہمارے زیادہ نزدیک پہنچا دیویں؛ الا یہ کہ جو آدمی ایمان لایا اور اس نے نیک کام کیا تو ایسے لوگوں کو ان کے اعمال کا دوگنا ثواب ملے گا اور وہ لوگ (جنت کے) بالاخانوں میں اطمینان سے رہیں گے ﴿۳۷﴾ اور جو لوگ ہماری آیتوں کو ناکام بنانے کی کوشش کرتے ہیں وہ لوگ عذاب میں پکڑے ہوئے لائے جائیں گے ﴿۳۸﴾ (اے نبی!) تم (ان کو) کہہ دو: یقیناً میرے رب اپنے بندوں میں سے جس کے لیے چاہتے ہیں (اس کے لیے) رزق پھیلاتے ہیں① اور جس کے لیے چاہتے ہیں تنگ کرتے ہیں، اور تم جو چیز بھی خرچ کرتے ہو تو وہ (اللہ تعالیٰ) اس کی جگہ پر دوسری چیز (بدلے میں) دے دیتے ہیں② اور وہ اللہ بہترین رزق دینے والے ہیں ﴿۳۹﴾

---

① آیت نمبر ۳۵ جو اوپر ہے اس میں بھی یہی بات ہے اور یہاں ۳۹ نمبر کی آیت میں بھی ظاہراً یہی بات ہے۔ دونوں آیت کے مضمون میں فرق ہے، اوپر کافروں کے متعلق ہے جو دنیا کے مال اور اولاد پر فخر کرتے ہیں اور یوں سمجھتے ہیں کہ جس طرح ہم کو دنیا میں یہ ملا ہے اسی طرح آخرت میں بھی بہت سارا مال ملے گا، یہ غلط سوچ ہے۔ اور یہاں مومن کی حالت کا بیان ہے، وہ اللہ تعالیٰ کی محبت میں مال کو اللہ تعالیٰ کے نام پر برابر خرچ کریں گے اور مال کے حقوق ادا کرنے سے اکتا نہیں جاویں گے، مال کی محبت دل میں اترنے نہیں دیں گے۔ یا اوپر عام انسانوں کے اعتبار سے ہے اور یہاں ایک فرد کے اعتبار سے۔

② اللہ کے دین کے لیے مال، طاقت، وقت، صلاحیت، ذہن جو بھی استعمال کروگے اس کا بہترین بدلہ دنیا آخرت میں اللہ تعالیٰ عطا فرمائیں گے۔ نقد فائدہ یہ کہ جو چیز بھی اللہ واسطے لگائی اللہ تعالیٰ دنیا میں اس میں برکت عطا فرماتے ہیں۔

وَيَوْمَ يَحْشُرُهُمْ جَمِيعًا ثُمَّ يَقُولُ لِلْمَلٰٓئِكَةِ اَهٰٓؤُلَآءِ اِيَّاكُمْ كَانُوْا يَعْبُدُوْنَ ﴿۴۰﴾ قَالُوْا
سُبْحٰنَكَ اَنْتَ وَلِيُّنَا مِنْ دُوْنِهِمْ ۚ بَلْ كَانُوْا يَعْبُدُوْنَ الْجِنَّ ۚ اَكْثَرُهُمْ بِهِمْ مُّؤْمِنُوْنَ ﴿۴۱﴾
فَالْيَوْمَ لَا يَمْلِكُ بَعْضُكُمْ لِبَعْضٍ نَّفْعًا وَّلَا ضَرًّا ۭ وَنَقُوْلُ لِلَّذِيْنَ ظَلَمُوْا ذُوْقُوْا عَذَابَ
النَّارِ الَّتِيْ كُنْتُمْ بِهَا تُكَذِّبُوْنَ ﴿۴۲﴾ وَاِذَا تُتْلٰى عَلَيْهِمْ اٰيٰتُنَا بَيِّنٰتٍ قَالُوْا مَا هٰذَآ اِلَّا
رَجُلٌ يُّرِيْدُ اَنْ يَّصُدَّكُمْ عَمَّا كَانَ يَعْبُدُ اٰبَاۗؤُكُمْ ۚ وَقَالُوْا مَا هٰذَآ اِلَّآ اِفْكٌ مُّفْتَرًى ۭ
وَقَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لِلْحَقِّ لَمَّا جَاۗءَهُمْ ۙ اِنْ هٰذَآ اِلَّا سِحْرٌ مُّبِيْنٌ ﴿۴۳﴾ وَمَآ اٰتَيْنٰهُمْ مِّنْ
كُتُبٍ يَّدْرُسُوْنَهَا وَمَآ اَرْسَلْنَآ اِلَيْهِمْ قَبْلَكَ مِنْ نَّذِيْرٍ ﴿۴۴﴾

اور جس (قیامت کے) دن وہ (اللہ تعالیٰ) ان سب کو جمع کریں گے، پھر وہ (اللہ تعالیٰ) فرشتوں
سے پوچھیں گے: کیا یہ (کافر) لوگ (واقعۃً) تمہاری عبادت کیا کرتے تھے؟① ﴿۴۰﴾ تو وہ (فرشتے)
کہیں گے: آپ کی ذات تو (شرک سے) پاک ہے، ہمارا تعلق آپ ہی سے ہے، ان (کافر)
لوگوں سے نہیں ہے؛ بلکہ وہ (کافر) تو جن (یعنی شیطان) کی پوجا کرتے تھے (اور) ان (کافروں)
میں سے اکثر لوگ تو ان ہی پر اعتقاد رکھتے تھے ﴿۴۱﴾ سو آج تم آپس میں ایک دوسرے کو نہ تو نفع
پہنچانے کا اور نہ تو نقصان (دور کرنے) کا اختیار رکھتے ہو اور ہم ظالموں سے کہیں گے: جس آگ کے
عذاب کو تم جھٹلاتے تھے اس کا تم مزہ چکھو ﴿۴۲﴾ اور جب ان کے سامنے ہماری آیتیں صاف
صاف تلاوت کی جاتی ہیں تو وہ لوگ (ہمارے نبی کے بارے میں) یوں کہتے ہیں کہ تمہارے باپ
دادے جس چیز کی پوجا کرتے تھے یہ آدمی (یعنی نبی) تم کو اس سے روک دینا ہی چاہتے ہیں اور
(ساتھ میں) یہ بھی کہتے ہیں کہ یہ (قرآن) تو بس من گھڑت جھوٹ ہے اور جب ان کافروں کے
پاس حق (یعنی قرآن) پہنچا تو وہ اس کے بارے میں کہنے لگے: یہ تو کھلا جادو ہے ﴿۴۳﴾ حالاں کہ
ان (کافروں) کو ہم نے (قرآن سے پہلے) کوئی (آسمانی) کتابیں نہیں دی تھیں جن کو یہ لوگ پڑھتے
پڑھاتے ہوں اور ہم نے تم سے پہلے ان (عرب والوں) کی طرف کوئی ڈرانے والا نہیں بھیجا تھا② ﴿۴۴﴾

① مشرکین کو لاجواب کرنے کے لیے یہ سوال ہوگا۔ ② کتاب اور نبی دونوں نعمت غیر مترقبہ تھی اس کی تو خوب قدر کرنی چاہیے۔

وَكَذَّبَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ ۙ وَمَا بَلَغُوْا مِعْشَارَ مَآ اٰتَيْنٰهُمْ فَكَذَّبُوْا رُسُلِيْ ۣ فَكَيْفَ كَانَ نَكِيْرِ ﴿۴۵﴾

قُلْ اِنَّمَآ اَعِظُكُمْ بِوَاحِدَةٍ ۚ اَنْ تَقُوْمُوْا لِلّٰهِ مَثْنٰى وَفُرَادٰى ثُمَّ تَتَفَكَّرُوْا ۣ مَا بِصَاحِبِكُمْ مِّنْ جِنَّةٍ ۭ اِنْ هُوَ اِلَّا نَذِيْرٌ لَّكُمْ بَيْنَ يَدَيْ عَذَابٍ شَدِيْدٍ ﴿۴۶﴾ قُلْ مَا سَاَلْتُكُمْ مِّنْ اَجْرٍ فَهُوَ لَكُمْ ۭ اِنْ اَجْرِيَ اِلَّا عَلَى اللّٰهِ ۚ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ شَهِيْدٌ ﴿۴۷﴾ قُلْ اِنَّ رَبِّيْ يَقْذِفُ بِالْحَقِّ ۚ عَلَّامُ الْغُيُوْبِ ﴿۴۸﴾ قُلْ جَاۗءَ الْحَقُّ وَمَا يُبْدِئُ الْبَاطِلُ وَمَا يُعِيْدُ ﴿۴۹﴾

اور ان سے پہلے (کافر) لوگوں نے (نبیوں کو) جھٹلایا تھا اور جو کچھ (سامان) ہم نے ان (پہلے لوگوں) کو دیا تھا اس کے دسویں حصہ کو بھی یہ (عرب کے کافر) پہنچے نہیں ہیں، سو ان (کافر) لوگوں نے میرے رسولوں کو جھٹلایا تھا تو میرے انکار کی سزا کیسی (سخت) ہوئی؟ (ذرا دیکھو تو) ﴿۴۵﴾

(اے نبی!) تم (ان سے) کہہ دو کہ: میں تو تم کو ایک بات کی نصیحت کرتا ہوں کہ تم اللہ تعالیٰ (کو خوش کرنے) کے لیے (اس کے نام پر) دو دو (مل کر) اور ایک ایک کھڑے ہو جاؤ① پھر تم غور کرو کہ تمھارے صاحب (یعنی محمد ﷺ) کو کوئی جنون نہیں ہے، وہ تو ایک سخت عذاب کے آنے سے پہلے تم کو ڈرانے والے ہیں ﴿۴۶﴾ (اے نبی!) تم (ان سے) کہہ دو: (اس دعوت کے کام پر) میں تم سے کوئی بدلہ مانگوں تو وہ تم تمھارے پاس ہی رکھو② میرا اجر تو (میرے) اللہ کے ذمے ہے اور تمام چیز اس کے سامنے ہے ﴿۴۷﴾ تم (یہ) کہہ دو کہ: یقیناً میرا رب سچا دین اوپر سے بھیجتے ہیں③ غیب کی باتوں کو وہ خوب اچھی طرح جانتے ہیں ﴿۴۸﴾ (اے نبی!) تم کہہ دو کہ: حق (یعنی سچا دین) آ گیا اور باطل (کسی چیز کو) شروع نہیں کر سکتا اور باطل (کسی چیز کو) دوبارہ نہیں کر سکتا ﴿۴۹﴾

---

① یعنی اجتماعی طور پر اور انفرادی طور مستعد ہو کر غور کرو، زیادہ ہجوم میں یکسوئی ختم ہو جاتی ہے۔

② یعنی وہ تمھارا ہی ہے، اس میں طلب اجر کی ممانعت بطور مبالغہ ہے۔ ③ (دوسرا ترجمہ) میرے رب سچی بات (نبیوں کے دل میں) اوپر سے ڈالتے ہیں (تیسرا) میرے رب سچے دین کو غالب کر کے رہیں گے، (''یَقْذِفُ'' کا معنی: پھینک مارنا یعنی جس طرح بھاری چیز گرنے سے نازک چیز چورا ہو جاتی ہے، اسی طرح حق کے مقابلے میں باطل پاش پاش ہو جاتا ہے اور حق بات وحی کے ذریعہ اوپر سے آتی ہے، یہ مراد بھی ہو سکتی ہے۔

قُلْ اِنْ ضَلَلْتُ فَاِنَّمَاۤ اَضِلُّ عَلٰى نَفْسِىْ ۚ وَاِنِ اهْتَدَيْتُ فَبِمَا يُوْحِىْۤ اِلَىَّ رَبِّىْ ؕ اِنَّهٗ سَمِيْعٌ قَرِيْبٌ ﴿۵۰﴾ وَلَوْ تَرٰۤى اِذْ فَزِعُوْا فَلَا فَوْتَ وَاُخِذُوْا مِنْ مَّكَانٍ قَرِيْبٍ ﴿۵۱﴾ وَّقَالُوْۤا اٰمَنَّا بِهٖ ۚ وَاَنّٰى لَهُمُ التَّنَاوُشُ مِنْ مَّكَانٍۢ بَعِيْدٍ ﴿۵۲﴾ وَّقَدْ كَفَرُوْا بِهٖ مِنْ قَبْلُ ۚ وَيَقْذِفُوْنَ بِالْغَيْبِ مِنْ مَّكَانٍۢ بَعِيْدٍ ﴿۵۳﴾ وَحِيْلَ بَيْنَهُمْ وَبَيْنَ مَا يَشْتَهُوْنَ كَمَا فُعِلَ بِاَشْيَاعِهِمْ مِّنْ قَبْلُ ؕ اِنَّهُمْ كَانُوْا فِىْ شَكٍّ مُّرِيْبٍ ﴿۵۴﴾

(اے نبی!) تم کہہ دو: اگر میں گمراہ ہوں تو میرے گمراہ ہونے کا نقصان میری ذات پر ہی ہوگا اور اگر میں ہدایت (سیدھے راستے) پر ہوں تو اس وحی (یعنی قرآن کی برکت) سے جو میرے رب میری طرف بھیجتے ہیں①، یقیناً وہ (رب) بڑے سننے والے، بہت قریب ہیں ﴿۵۰﴾ اور اگر (اے نبی!) تم (کافروں کی) اس حالت کو دیکھو جب وہ گھبرائے پھرتے ہوں گے اور (بھاگ کر) بچ نکلنے کا کوئی راستہ نہیں ہوگا اور وہ بہت قریب کی جگہ سے پکڑ لیے جائیں گے② ﴿۵۱﴾ اور وہ (یوں) کہتے ہوں گے: ہم اس (سچے دین) پر ایمان لے آئے: حالاں کہ اتنی دور کی جگہ سے ان کا ہاتھ (ایمان کو) کہاں سے حاصل کر سکتا ہے③ ﴿۵۲﴾ حالاں کہ وہ پہلے سے (دنیا میں) اس (ایمان) کا انکار کر چکے اور دور کی جگہ سے نشانہ دیکھے بغیر پھینکا کرتے تھے④ ﴿۵۳﴾ اور (اس وقت) جس کی وہ آرزو کرتے ہوں گے اس کے اور ان (کافروں) کے بیچ میں ایک آڑ کر دی جائے گی، جیسا کہ ان کے جیسے لوگوں کے ساتھ پہلے ایسا ہی (برتاؤ) کیا گیا، کیوں کہ وہ لوگ ایسے شک میں پڑے ہیں جو ان کو چین لینے نہیں دیتا⑤ ﴿۵۴﴾

① خود نبی کریم ﷺ سے کہلوایا جا رہا ہے کہ میں جو ہدایت پر ہوں وہ میرے رب کی عنایت ہے۔ ② یعنی موت کے وقت یا قیامت کے میدان میں فوراً پکڑ لیے جائیں گے۔ ③ ایمان کی جگہ دنیا تھی، اب آخرت میں پہنچنے کے بعد دنیا دور ہو گئی؛ اس لیے آخرت میں ہوتے ہوئے اتنی دور دنیا میں سے ایمان کیسے اٹھا سکیں گے۔ ④ مطلب: (۱) دنیا میں جب تھے تو دور ہی دور سے باتیں ہانکا کرتے تھے، بغیر تحقیق، بغیر دلیل محض اپنے خیالات سے باتیں کیا کرتے تھے جس کو بات ہانکنا کہتے ہیں (۲) جو بات وہ زبان سے کہتے تھے وہ باتیں دل سے دور ہوتی تھی: یعنی دل میں اس بات کے متعلق عقیدہ نہیں ہوتا تھا۔ ⑤ [۱] قیامت کے دن ان کی چاہت جنت کی اور اللہ تعالیٰ کی رضا کی ہوگی یا ایمان لا کر نجات پانے کی ہوگی؛ لیکن ایمان اور جنت اور کافروں کے بیچ میں ایک آڑ کر دی جائے گی وہ اس کو حاصل نہیں کر سکیں گے [۲] موت کے وقت پر ان کی چاہت کی چیز دنیا کا سامان وہ ان سے جدا ہو جائے گا۔

سورۃ الفاطر

(المکیۃ)

اٰیاتھا:۴۵۔رکوعاتھا:۵۔

یہ سورت مکی ہے، اس میں پینتالیس (۴۵) آیتیں ہیں۔سورۃ فرقان کے بعد اور سورۃ مریم سے پہلے تیالیس (۴۳) نمبر پر نازل ہوئی۔

فاطر: عدم سے وجود میں لانے والا۔اللہ تعالیٰ نے عالمین سے پردۂ عدم کو پھاڑ کر وجود بخشا۔اس سورت میں اللہ کے خالق ہونے کو بیان کیا گیا ہے۔

اس کا ایک نام "سورۃ ملائکہ" بھی ہے، اس سورت میں ملائکہ کے خاص خاص حالات کا تذکرہ ہے۔

"الحمدللہ" سے شروع ہونے والی پانچ سورتوں میں یہ آخری سورت ہے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ فَاطِرِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ جَاعِلِ الْمَلٰٓئِكَةِ رُسُلًا اُولِيْٓ اَجْنِحَةٍ مَّثْنٰى وَثُلٰثَ وَرُبٰعَ ۭ يَزِيْدُ فِي الْخَلْقِ مَا يَشَاۗءُ ۭ اِنَّ اللّٰهَ عَلٰي كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ① مَا يَفْتَحِ اللّٰهُ لِلنَّاسِ مِنْ رَّحْمَةٍ فَلَا مُمْسِكَ لَهَا ۚ وَمَا يُمْسِكْ ۙ فَلَا مُرْسِلَ لَهٗ مِنْۢ بَعْدِهٖ ۭ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ②

اللہ تعالیٰ کے نام سے (میں شروع کرتا ہوں) جن کی رحمت سب کے لیے ہے، جو بہت زیادہ رحم کرنے والے ہیں۔

تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لیے خاص ہیں جو آسمانوں اور زمین کو پیدا کرنے والا ہے، فرشتوں کو پیغام لانے کے لیے مقرر کیا جو (فرشتے) دو دو اور تین تین اور چار چار پروں والے ہیں①، وہ (اللہ تعالیٰ اپنی) مخلوق میں جتنا چاہتے ہیں (اتنا) بڑھا دیتے ہیں②، یقیناً اللہ تعالیٰ ہر چیز پر پوری قدرت رکھنے والے ہیں ﴿۱﴾ اللہ تعالیٰ جس رحمت کو لوگوں کے لیے کھول دیتے ہیں تو اس کو کوئی بند کرنے والا نہیں اور جو (رحمت اللہ تعالیٰ) روک لیویں تو اس کو اس (اللہ) کے سوا کوئی بھیجنے (یعنی جاری کرنے) والا نہیں اور وہ (اللہ تعالیٰ) بڑے زبردست ہیں، بڑے حکمت والے ہیں ﴿۲﴾

---

① (تنبیہ) آیت میں لفظ "مثنیٰ" اور "ثلث" اور "رباع" آیا ہے، اس کو بعض مفسرین نے "اَجْنِحَةٍ" کی صفت بتلایا ہے، اس لحاظ سے یہ ترجمہ ہے: یعنی فرشتوں میں سے بعض کے دو پر ہیں، بعض کے تین پر ہیں اور بعض کے چار پر ہیں، اس سے زیادہ بھی ہو سکتے ہیں، ایسا معلوم ہوتا ہے کہ چار تو سمجھانے کی تعداد ہے؛ اس لیے کہ مسلم شریف کی حدیث میں حضرت جبرئیل علیہ السلام کے چھ سو پر کا ذکر آیا ہے۔

(دوسرا ترجمہ) جو فرشتے پروں والے ہیں (کبھی) دو دو اور (کبھی) تین تین اور (کبھی) چار چار (کی تعداد میں) آتے ہیں، (تنبیہ) بعض مفسرین نے لفظ "مثنیٰ" اور "ثلث" اور "رباع" کو "رُسُلًا" کی صفت مانا ہے، اس لحاظ سے یہ دوسرا ترجمہ ہے: یعنی یہ فرشتے جب اللہ تعالیٰ کا پیغام پہنچانے کے لیے دنیا میں تشریف لاتے ہیں تو کبھی ایک ساتھ دو آتے ہیں، کبھی ایک ساتھ تین آتے ہیں، کبھی ایک ساتھ چار آتے ہیں اور یہ بات سمجھ میں آتی ہے کہ یہاں بھی چار کا عدد ایک مثال ہے ورنہ فرشتے اس سے بھی بڑی تعداد میں رسالت اور وحی پہنچانے کے لیے دنیا میں آتے ہیں۔

② مخلوق کی حسن صورت ہو یا حسن سیرت ہو اللہ تعالیٰ جتنا چاہے اضافہ فرماتے ہیں۔

يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ اذْكُرُوْا نِعْمَتَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ ۭ هَلْ مِنْ خَالِقٍ غَيْرُ اللّٰهِ يَرْزُقُكُمْ مِّنَ السَّمَاۗءِ وَالْاَرْضِ ۭ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ڮ فَاَنّٰى تُؤْفَكُوْنَ ۝٣ وَاِنْ يُّكَذِّبُوْكَ فَقَدْ كُذِّبَتْ رُسُلٌ مِّنْ قَبْلِكَ ۭ وَاِلَى اللّٰهِ تُرْجَعُ الْاُمُوْرُ ۝٤ يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ اِنَّ وَعْدَ اللّٰهِ حَقٌّ فَلَا تَغُرَّنَّكُمُ الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا ۪ وَلَا يَغُرَّنَّكُمْ بِاللّٰهِ الْغَرُوْرُ ۝٥ اِنَّ الشَّيْطٰنَ لَكُمْ عَدُوٌّ فَاتَّخِذُوْهُ عَدُوًّا ۭ اِنَّمَا يَدْعُوْا حِزْبَهٗ لِيَكُوْنُوْا مِنْ اَصْحٰبِ السَّعِيْرِ ۝٦ اَلَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَهُمْ عَذَابٌ شَدِيْدٌ ڛ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ وَّاَجْرٌ كَبِيْرٌ ۝٧

اَفَمَنْ زُيِّنَ لَهٗ سُوْۗءُ عَمَلِهٖ فَرَاٰهُ حَسَـنًا ۭ فَاِنَّ اللّٰهَ يُضِلُّ مَنْ يَّشَاۗءُ وَيَهْدِيْ مَنْ يَّشَاۗءُ ڮ

اے لوگو! اللہ تعالیٰ نے تمھارے اوپر جو نعمت اتاری ہے اس کو یاد کرو، کیا اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی پیدا کرنے والا ہے جو تم کو آسمان اور زمین سے روزی دیتا ہو؟ اس کے سوا کوئی معبود نہیں، پھر تم کہاں الٹے پھرے جاتے ہو؟① ﴿۳﴾ اور (اے نبی!) اگر وہ (کافر لوگ) تم کو جھٹلا دیویں تو پکی بات تو یہ ہے کہ تم سے پہلے بہت سارے رسولوں کو جھٹلایا جا چکا ہے اور تمام کام (آخر میں) اللہ تعالیٰ کی طرف لوٹائے جاویں گے ﴿۴﴾ اے لوگو! یقیناً اللہ تعالیٰ کا وعدہ سچا ہے، سو تم کو دنیا کی زندگی دھوکے میں نہ ڈالے اور اللہ تعالیٰ کے نام سے وہ بڑا دھوکہ دینے والا② تم کو دھوکے میں نہ ڈالے ﴿۵﴾ یقین رکھو شیطان تو تمھارا دشمن ہی ہے، اسی لیے تم (بھی) اس کو (اپنا) دشمن ہی سمجھو③ وہ تو اپنے ماننے والوں کو اسی لیے دعوت دیتا ہے؛ تاکہ وہ بھڑکتی آگ (میں داخل ہونے) والے ہو جاویں ﴿۶﴾ جن لوگوں نے کفر کیا ان کے لیے تو سخت عذاب ہے اور جو لوگ ایمان لائے اور انھوں نے نیک کام کیے ان کے لیے تو مغفرت ہے اور بڑا ثواب ہے ﴿۷﴾

بھلا بتاؤ! جس شخص کی نظر میں اس کے برے کام خوش نما بنا کر دکھائے گئے پھر وہ اس (برے عمل) کو اچھا سمجھتا ہو (ایسا شخص نیک آدمی جیسا کیسے ہو سکتا ہے؟) سو یقین رکھو کہ اللہ تعالیٰ جس کو چاہتے ہیں اس کو گمراہ کرتے ہیں اور جس کو چاہتے ہیں اس کو ہدایت دیتے ہیں،

---

① یعنی توحید چھوڑ کر بت پرستی میں لگ جاتے ہو۔ ② شیطان جس کا کام ہی دھوکا دینے کا ہے۔ ③ انسان جس کو دشمن سمجھتا ہے اس کی طرف سے اچھی لگنے والی بات کو بھی مانتا نہیں کہ اس میں کوئی سازش چھپی ہوگی، ویسا برتاؤ شیطان کے ساتھ کرنا ہے۔

فَلَا تَذْهَبْ نَفْسُكَ عَلَيْهِمْ حَسَرٰتٍ ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمٌۢ بِمَا يَصْنَعُوْنَ ﴿۸﴾ وَاللّٰهُ الَّذِيْٓ اَرْسَلَ الرِّيٰحَ فَتُثِيْرُ سَحَابًا فَسُقْنٰهُ اِلٰى بَلَدٍ مَّيِّتٍ فَاَحْيَيْنَا بِهِ الْاَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا ؕ كَذٰلِكَ النُّشُوْرُ ﴿۹﴾ مَنْ كَانَ يُرِيْدُ الْعِزَّةَ فَلِلّٰهِ الْعِزَّةُ جَمِيْعًا ؕ اِلَيْهِ يَصْعَدُ الْكَلِمُ الطَّيِّبُ وَالْعَمَلُ الصَّالِحُ يَرْفَعُهٗ ؕ وَالَّذِيْنَ يَمْكُرُوْنَ السَّيِّاٰتِ لَهُمْ عَذَابٌ شَدِيْدٌ ؕ وَمَكْرُ اُولٰٓئِكَ هُوَ يَبُوْرُ ﴿۱۰﴾ وَاللّٰهُ خَلَقَكُمْ مِّنْ تُرَابٍ ثُمَّ مِنْ نُّطْفَةٍ ثُمَّ جَعَلَكُمْ اَزْوَاجًا ؕ وَمَا تَحْمِلُ مِنْ اُنْثٰى وَلَا تَضَعُ اِلَّا بِعِلْمِهٖ ؕ وَمَا يُعَمَّرُ مِنْ مُّعَمَّرٍ وَّلَا يُنْقَصُ مِنْ عُمُرِهٖٓ اِلَّا فِيْ كِتٰبٍ ؕ اِنَّ ذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ يَسِيْرٌ ﴿۱۱﴾ وَمَا يَسْتَوِي الْبَحْرٰنِ ۖ هٰذَا عَذْبٌ فُرَاتٌ سَآئِغٌ شَرَابُهٗ وَهٰذَا مِلْحٌ اُجَاجٌ ؕ

اسی لیے ایسا نہ ہو کہ ان (کافروں) پر افسوس کرتے کرتے تمھاری جان ہی چلی جائے، جو کام وہ کرتے ہیں یقیناً اللہ تعالیٰ اس کو اچھی طرح جانتے ہیں ﴿۸﴾ وہی اللہ تعالیٰ ہے جو ہواؤں کو چلاتے ہیں، پھر وہ (ہوائیں) بادلوں کو اٹھاتی ہیں، پھر ہم اس (بادل) کو ہانک کر (قحط سے) مرے ہوئے (یعنی سوکھے) شہر کی طرف لے جاتے ہیں، پھر ہم اس کے ذریعے سے زمین کو (نئی) زندگی دیتے ہیں اس کے مرجانے کے بعد، اسی طرح (انسانوں کو قیامت میں) نئی زندگی دی جائے گی ﴿۹﴾ جو شخص بھی عزت حاصل کرنا چاہتا ہے تو تمام عزتیں تو اللہ تعالیٰ کے قبضے میں ہیں، پاکیزہ کلمہ اسی کی طرف چڑھتا ہے اور نیک عمل اس (کلمہ) کو اوپر اٹھالیتا ہے ① اور جو لوگ بری بری تدبیریں کرتے ہیں ان کے لیے سخت عذاب ہے اور ان کی (بری) تدبیریں وہ (سب) برباد ہوجائیں گی ﴿۱۰﴾ اور اللہ تعالیٰ نے تم (یعنی پہلے انسان) کو مٹی سے پیدا کیا، پھر نطفے سے پھر تم کو جوڑے جوڑے بنایا اور کسی بھی مؤنث کو جو حمل رہتا ہے اور وہ مؤنث جو کچھ جنتی ہے وہ سب اس (اللہ تعالیٰ) کے علم سے ہوتا ہے، اور کسی بھی بڑے عمر والے کو جتنی (زیادہ) عمر دی جاتی ہے اور کسی کی عمر میں جو کمی کی جاتی ہے وہ سب ایک کتاب (یعنی لوح محفوظ) میں لکھا ہوا ہے، حقیقت میں یہ سب کام اللہ تعالیٰ کے لیے بہت آسان ہیں ﴿۱۱﴾ اور دو سمندر برابر نہیں ہوتے، یہ (ایک) تو میٹھا ہے، پیاس بجھاتا ہے، اس کا پینا خوشگوار ہے ② اور یہ (دوسرا) کھارا، کڑوا ہے،

---

① یعنی مقبول ہوجاتا ہے۔ ② یعنی آسانی سے پیٹ میں اتر جاتا ہے اور طبیعت اس کو قبول بھی کر لیتی ہے۔

وَمِنْ كُلٍّ تَأْكُلُونَ لَحْمًا طَرِيًّا وَّتَسْتَخْرِجُونَ حِلْيَةً تَلْبَسُونَهَا ۚ وَتَرَى الْفُلْكَ فِيهِ مَوَاخِرَ لِتَبْتَغُوا مِنْ فَضْلِهِ وَلَعَلَّكُمْ تَشْكُرُونَ ﴿١٢﴾ يُولِجُ الَّيْلَ فِي النَّهَارِ وَيُولِجُ النَّهَارَ فِي الَّيْلِ ۙ وَسَخَّرَ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ ۖ كُلٌّ يَجْرِي لِأَجَلٍ مُّسَمًّى ۚ ذٰلِكُمُ اللّٰهُ رَبُّكُمْ لَهُ الْمُلْكُ ۚ وَالَّذِينَ تَدْعُونَ مِنْ دُونِهِ مَا يَمْلِكُونَ مِنْ قِطْمِيرٍ ﴿١٣﴾ إِنْ تَدْعُوهُمْ لَا يَسْمَعُوا دُعَاءَكُمْ ۚ وَلَوْ سَمِعُوا مَا اسْتَجَابُوا لَكُمْ ۚ وَيَوْمَ الْقِيٰمَةِ يَكْفُرُونَ بِشِرْكِكُمْ ۚ وَلَا يُنَبِّئُكَ مِثْلُ خَبِيرٍ ﴿١٤﴾
يٰۤاَيُّهَا النَّاسُ اَنْتُمُ الْفُقَرَآءُ اِلَى اللّٰهِ ۚ وَاللّٰهُ هُوَ الْغَنِيُّ الْحَمِيدُ ﴿١٥﴾

(دونوں میں سے) ہر ایک سے تم تازہ (مچھلیوں کا) گوشت کھاتے ہو اور تم زیور نکالتے ہو جو تم کو پہننے کے کام آتا ہے اور تم اس میں کشتیوں کو دیکھتے ہو کہ جو (دریا میں) پانی کو پھاڑتی ہوئی چلی جاتی ہیں؛ تاکہ تم اس (اللہ تعالیٰ) کا فضل (یعنی روزی) حاصل کرو اور تاکہ تم شکر کرنے والے بن جاؤ ﴿۱۲﴾ وہ (اللہ تعالیٰ) رات کو دن میں داخل کرتے ہیں اور دن کو رات میں داخل کرتے ہیں اور اس (اللہ تعالیٰ) نے سورج اور چاند کو بھی کام میں لگا دیا (ان میں سے) ہر ایک مقرر وقت (یعنی قیامت) تک کے لیے چلتا رہے گا، یہی اللہ تعالیٰ ہے جو تمھارے رب ہیں، اسی کی حکومت ہے اور اس (اللہ تعالیٰ) کو چھوڑ کر جن بتوں کو تم پکارتے ہو وہ تو کھجور کی گٹھلی کے چھلکے کے بھی مالک نہیں ہیں① ﴿۱۳﴾ اگر تم ان کو پکارو گے تو وہ تمھاری پکار سنیں گے ہی نہیں اور اگر (مان لو کہ) وہ سن بھی لیویں تو تم کو کوئی جواب نہیں دیں گے② اور قیامت کے دن وہ تمھارے شرک کرنے کا انکار کریں گے اور جس (اللہ تعالیٰ) کو تمام باتوں کی پوری خبر ہے اس کے جیسا تم کو کوئی (صحیح بات) نہیں بتائے گا ﴿۱۴﴾
اے لوگو! تم سب اللہ کے محتاج ہو اور اللہ تعالیٰ تو وہی غنی ہے③ تمام خوبیوں والا ہے ﴿۱۵﴾

---

① ایک چھلکے کے برابر کا بھی وہ اختیار نہیں رکھتے ہیں۔ ”قطمیر“ کا دوسرا معنی کھجور کی گٹھلی کے بیچ کا دھاگا، مراد ہے معمولی چیز کے بھی وہ مالک نہیں ہے۔ ② (دوسرا ترجمہ) تو تمھارا کہنا نہ کریں گے۔

③ ویسے تو اللہ تعالیٰ کے سوا جو کوئی ہے ہر ایک اللہ تعالیٰ کے محتاج ہیں؛ لیکن انسان ہی ایسا ہے کہ وہ غنی ہونے کا دعوے دار بنتا ہے، دنیا میں دوسری مخلوق میں یہ بات نہیں ہے؛ اس لیے خاص طور پر خاص کو خطاب ہوا کہ اے لوگو! تم اپنی تمام تر ظاہری غنا کے باجود اللہ تعالیٰ کے سب سے زیادہ محتاج ہو۔

إِن يَشَأْ يُذْهِبْكُمْ وَيَأْتِ بِخَلْقٍ جَدِيدٍ ﴿١٦﴾ وَمَا ذَٰلِكَ عَلَى اللَّهِ بِعَزِيزٍ ﴿١٧﴾ وَلَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِزْرَ أُخْرَىٰ ۚ وَإِن تَدْعُ مُثْقَلَةٌ إِلَىٰ حِمْلِهَا لَا يُحْمَلْ مِنْهُ شَيْءٌ وَلَوْ كَانَ ذَا قُرْبَىٰ ۗ إِنَّمَا تُنذِرُ الَّذِينَ يَخْشَوْنَ رَبَّهُم بِالْغَيْبِ وَأَقَامُوا الصَّلَاةَ ۚ وَمَن تَزَكَّىٰ فَإِنَّمَا يَتَزَكَّىٰ لِنَفْسِهِ ۚ وَإِلَى اللَّهِ الْمَصِيرُ ﴿١٨﴾ وَمَا يَسْتَوِي الْأَعْمَىٰ وَالْبَصِيرُ ﴿١٩﴾ وَلَا الظُّلُمَاتُ وَلَا النُّورُ ﴿٢٠﴾ وَلَا الظِّلُّ وَلَا الْحَرُورُ ﴿٢١﴾ وَمَا يَسْتَوِي الْأَحْيَاءُ وَلَا الْأَمْوَاتُ ۚ إِنَّ اللَّهَ يُسْمِعُ مَن يَشَاءُ ۖ وَمَا أَنتَ بِمُسْمِعٍ مَّن فِي الْقُبُورِ ﴿٢٢﴾ إِنْ أَنتَ إِلَّا نَذِيرٌ ﴿٢٣﴾ إِنَّا أَرْسَلْنَاكَ بِالْحَقِّ بَشِيرًا وَنَذِيرًا ۚ وَإِن مِّنْ أُمَّةٍ إِلَّا خَلَا فِيهَا نَذِيرٌ ﴿٢٤﴾

اگر وہ (اللہ تعالیٰ) چاہیں تو تم سب کو فنا کر دیویں اور (تمھاری جگہ) نئی مخلوق (پیدا کر کے) لے آویں ﴿۱۶﴾ اور یہ کام اللہ تعالیٰ کے لیے کوئی مشکل نہیں ہے ﴿۱۷﴾ اور (قیامت کے دن) کوئی بوجھ اٹھانے والا کسی دوسرے کا بوجھ نہیں اٹھائے گا اور اگر جس پر (گناہ کا) بھاری بوجھ ہوگا وہ (کسی دوسرے کو) اپنا بوجھ اٹھانے کے لیے پکارے گا تو بھی اس میں سے ذرہ بھی بوجھ نہیں اٹھایا جائے گا، چاہے (جس کو آواز دی) وہ اس کا رشتے دار ہی ہو (تو بھی اٹھانے نہیں آئے گا)، یقینی بات ہے کہ تم تو ایسے ہی لوگوں کو ڈرا سکتے ہو جو اپنے رب سے بغیر دیکھے ہوئے ڈرتے ہیں اور انھوں نے نماز قائم کی اور جو آدمی بھی پاک صاف ہوگا تو وہ اپنے ہی فائدہ کے لیے پاک صاف ہوتا ہے اور (آخر میں سب کو) اللہ تعالیٰ ہی کی طرف لوٹ کر جانا ہے ﴿۱۸﴾ اور اندھا اور دیکھنے والا (دونوں) برابر نہیں ہو سکتے ﴿۱۹﴾ اور اندھیریاں اور روشنی (دونوں) برابر نہیں ہو سکتے ① ﴿۲۰﴾ اور سایہ اور دھوپ (دونوں) برابر نہیں ہو سکتے ② ﴿۲۱﴾ اور زندہ لوگ اور مردے (دونوں) برابر نہیں ہو سکتے، یقیناً اللہ تعالیٰ جس کو چاہتے ہیں (اس کو بات) سناتے ہیں اور جو (مردے) قبر میں (مدفون) ہیں تم ان کو (بات) نہیں سنا سکتے ﴿۲۲﴾ تم تو صرف ڈرانے والے ہی ہو ﴿۲۳﴾ یقیناً ہم نے تم کو سچا دین لے کر خوش خبری سنانے والا اور ڈرانے والا بنا کر بھیجا، اور کوئی امت ایسی نہیں ہے جس میں ڈرانے والا گزرا نہ ہو ﴿۲۴﴾

---

① کفر کی قسمیں بہت ساری ہیں اس لیے ظلمات جمع ہے اور ایمان ایک ہے اس لیے نور واحد ہے۔
② جہنم کی دھوپ اور جنت کے سائے کبھی برابر نہیں ہو سکتے۔

وَاِنْ يُّكَذِّبُوْكَ فَقَدْ كَذَّبَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ ۚ جَآءَتْهُمْ رُسُلُهُمْ بِالْبَيِّنٰتِ وَبِالزُّبُرِ وَبِالْكِتٰبِ الْمُنِيْرِ ۝ ثُمَّ اَخَذْتُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا فَكَيْفَ كَانَ نَكِيْرِ ۝

اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللّٰهَ اَنْزَلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً ۚ فَاَخْرَجْنَا بِهٖ ثَمَرٰتٍ مُّخْتَلِفًا اَلْوَانُهَا ۭ وَمِنَ الْجِبَالِ جُدَدٌۢ بِيْضٌ وَّحُمْرٌ مُّخْتَلِفٌ اَلْوَانُهَا وَغَرَابِيْبُ سُوْدٌ ۝ وَمِنَ النَّاسِ وَالدَّوَآبِّ وَالْاَنْعَامِ مُخْتَلِفٌ اَلْوَانُهٗ كَذٰلِكَ ۭ اِنَّمَا يَخْشَى اللّٰهَ مِنْ عِبَادِهِ الْعُلَمٰۗؤُا ۭ اِنَّ اللّٰهَ عَزِيْزٌ غَفُوْرٌ ۝

اور اگر وہ (کافر) تم کو جھٹلا دیں تو ان سے پہلے جو (کافر) تھے انھوں نے بھی (پیغمبروں کو) جھٹلایا تھا (اور) ان کے پاس ان کے پیغمبر کھلی کھلی دلیلیں اور صحیفے اور روشنی پھیلانے والی کتاب لے کر آئے ﴿۲۵﴾ پھر (ان کے جھٹلانے پر) میں نے کافروں کو پکڑ لیا، سو میرے انکار کرنے کی سزا کیسی رہی؟ ﴿۲۶﴾

کیا تم نے یہ بات نہیں دیکھی کہ اللہ تعالیٰ نے آسمان سے پانی اتارا، پھر ہم نے اس (پانی) کے ذریعے سے الگ الگ رنگ کے پھل نکالے اور پہاڑوں میں بھی سفید اور لال الگ الگ رنگ کے (الگ الگ) حصے (یعنی ٹکڑے یا گھاٹیاں) ہیں، (دوسرے) گہرے کالے رنگ کے بھی ہیں ①﴿۲۷﴾ اور اسی طرح انسانوں اور جانوروں اور چوپایوں میں بھی الگ الگ رنگ کے ہیں، اللہ تعالیٰ سے اس کے بندوں میں سے علم والے ہی (خاص طور پر) ڈرتے ہیں②، یقین رکھو کہ اللہ تعالیٰ تو بڑے زبردست ہیں، بہت معاف کرنے والے ہیں③﴿۲۸﴾

---

① یعنی ایک ہی رنگ مثلاً لال تو اس میں بھی ہلکے اور گہرے الگ الگ رنگ ہوتے ہیں، یہ حال سفید اور کالے رنگ کا بھی ہے ہم اللہ کی اس قدرت کا مشاہدہ کرتے ہی رہتے ہیں مثلاً پہاڑ زمین پھل الگ الگ رنگ کے بھی اور ایک ہی رنگ میں گہرے ہلکے رنگ کے بھی ہوتے ہیں ② (دوسرا ترجمہ) اللہ سے اس کے بندوں میں سے ایسے ہی لوگ ڈرتے ہیں (جو اللہ کی قدرت اور عظمت کا) علم رکھتے ہیں ③ ہمارے یہاں کے عام نسخوں میں ”کذلک“ پر وقف کی نشانی ہے، اس کا مطلب یہ ہے کہ لفظ ”کذلک“ کا تعلق آیت کے پہلے حصے سے ہے اور بندے نے ترجمے میں اس کو ملحوظ رکھا ہے؛ یعنی پھل، پہاڑ، جانور، انسان وغیرہ کو الگ الگ رنگ پر پیدا کرنا یہ اللہ کی قدرت کی ایک نشانی ہے، بعض روایت سے پتہ چلتا ہے کہ ”کذلک“ کا تعلق آیت کے بعد والے حصے سے ہے، اس صورت میں مطلب یہ ہوگا کہ جس طرح پھل، پہاڑ، جانور اور انسان الگ الگ رنگوں کے ہیں اسی طریقے سے اللہ کی خشیت میں بھی الگ الگ درجے کے لوگ ہیں، کسی کو اللہ کی خشیت کا اعلیٰ درجہ ملا ہوا ہے، کسی کو کم درجہ ملا ہے ”انما“ کا لفظ خصوصیت کو بتاتا ہے یعنی خشیت کا تعلق علم سے ہے، جس کے پاس جس قدر علم ہوگا اس درجے کی اس کو خشیت حاصل ہونی چاہیے، علما کا وصف خاص خشیت ہے؛ اس لیے غیر عالم میں خشیت نہ ہو یہ ضروری نہیں۔

إِنَّ الَّذِينَ يَتْلُونَ كِتٰبَ اللّٰهِ وَأَقَامُوا الصَّلٰوةَ وَأَنْفَقُوا مِمَّا رَزَقْنٰهُمْ سِرًّا وَّعَلَانِيَةً يَّرْجُونَ تِجَارَةً لَّنْ تَبُورَ ﴿٢٩﴾ لِيُوَفِّيَهُمْ أُجُورَهُمْ وَيَزِيدَهُمْ مِّنْ فَضْلِهٖ ۚ إِنَّهٗ غَفُورٌ شَكُورٌ ﴿٣٠﴾ وَالَّذِيْٓ أَوْحَيْنَآ إِلَيْكَ مِنَ الْكِتٰبِ هُوَ الْحَقُّ مُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِ ۗ إِنَّ اللّٰهَ بِعِبَادِهٖ لَخَبِيرٌۢ بَصِيرٌ ﴿٣١﴾ ثُمَّ أَوْرَثْنَا الْكِتٰبَ الَّذِينَ اصْطَفَيْنَا مِنْ عِبَادِنَا ۚ فَمِنْهُمْ ظَالِمٌ لِّنَفْسِهٖ ۚ وَمِنْهُمْ مُّقْتَصِدٌ ۚ وَمِنْهُمْ سَابِقٌۢ بِالْخَيْرٰتِ بِإِذْنِ اللّٰهِ ۗ ذٰلِكَ هُوَ الْفَضْلُ الْكَبِيرُ ﴿٣٢﴾ جَنّٰتُ عَدْنٍ يَّدْخُلُونَهَا يُحَلَّوْنَ فِيهَا مِنْ أَسَاوِرَ مِنْ ذَهَبٍ وَّلُؤْلُؤًا ۚ وَلِبَاسُهُمْ فِيهَا حَرِيرٌ ﴿٣٣﴾

یقیناً جو لوگ اللہ تعالیٰ کی کتاب کی تلاوت کرتے ہیں (۱) اور ان لوگوں نے نماز قائم کی اور جو روزی ہم نے ان کو دی ہے اس میں سے چھپ کر اور ظاہر کر کے وہ خرچ کرتے ہیں، وہ ایسی تجارت کی امید کرتے ہیں جس میں کبھی نقصان پہنچنے والا ہی نہیں ہے ﴿۲۹﴾ تاکہ وہ (اللہ تعالیٰ) ان کو ان کا پورا ثواب دیویں اور ان کو اپنے فضل سے (اور) زیادہ بھی دیویں، یقیناً وہ (اللہ تعالیٰ) بہت معاف کرنے والے، بہت زیادہ قدر کرنے والے ہیں ﴿۳۰﴾ (اے نبی!) ہم نے جو کتاب وحی کے ذریعہ تم پر بھیجی ہے وہ تو بالکل سچی ہے (اور) اپنے سے پہلی (آسمانی) کتابوں کو سچا بتلاتی ہے، یقیناً اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کی پوری خبر رکھتے ہیں، وہ ہر چیز کو دیکھتے ہیں ﴿۳۱﴾ پھر ہم نے (اس) کتاب کا وارث اپنے ان بندوں میں سے ان کو بنایا جن کو ہم نے چن لیا تھا (۲) سو ان میں سے کچھ تو وہ ہیں جو (گناہ کر کے) اپنی جان پر ظلم کرنے والے ہیں (۳) اور ان میں بعض درمیانی درجے کے ہیں (۴) اور ان میں سے بعض وہ ہیں جو اللہ تعالیٰ کی توفیق سے نیک کاموں میں آگے بڑھ جانے والے ہیں، یہی (اللہ تعالیٰ کا) بہت بڑا فضل ہے ﴿۳۲﴾ سدا بہار باغوں میں داخل ہوں گے، ان (باغوں) میں ان کو سونے کے کنگن اور موتی پہنائے جائیں گے اور ان کا لباس اس (جنت) میں ریشمی ہوگا ﴿۳۳﴾

---

(۱) مراد تلاوت پر مداومت اور عمل میں قرآن کی اتباع مراد ہے۔ (۲) قرآن سب سے پہلے نبی ﷺ کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے عطا کیا گیا، پھر امت کو یہ میراث بے مثال نصیب ہوئی، خوش نصیب ہے وہ حضرات جو قرآن مجید کے پڑھنے پڑھانے کے لیے چن لیے گئے ہیں یہ انتخاب الٰہیہ ہے، اللھم اجعلنا منھم فی الدنیا والآخرۃ۔ (۳) (دوسرا ترجمہ) اپنا ہی خود کا برا کرنے والے ہیں۔ (۴) (دوسرا ترجمہ) درمیانی چال چلنے والے ہیں۔

وَقَالُوا الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْٓ اَذْهَبَ عَنَّا الْحَزَنَ ۭ اِنَّ رَبَّنَا لَغَفُوْرٌ شَكُوْرُۨ ۝ الَّذِيْٓ اَحَلَّنَا دَارَ الْمُقَامَةِ مِنْ فَضْلِهٖ ۚ لَا يَمَسُّنَا فِيْهَا نَصَبٌ وَّلَا يَمَسُّنَا فِيْهَا لُغُوْبٌ ۝ وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَهُمْ نَارُ جَهَنَّمَ ۚ لَا يُقْضٰى عَلَيْهِمْ فَيَمُوْتُوْا وَلَا يُخَفَّفُ عَنْهُمْ مِّنْ عَذَابِهَا ۭ كَذٰلِكَ نَجْزِيْ كُلَّ كَفُوْرٍ ۝ وَهُمْ يَصْطَرِخُوْنَ فِيْهَا ۚ رَبَّنَآ اَخْرِجْنَا نَعْمَلْ صَالِحًا غَيْرَ الَّذِيْ كُنَّا نَعْمَلُ ۭ اَوَلَمْ نُعَمِّرْكُمْ مَّا يَتَذَكَّرُ فِيْهِ مَنْ تَذَكَّرَ وَجَاۗءَكُمُ النَّذِيْرُ ۭ فَذُوْقُوْا فَمَا لِلظّٰلِمِيْنَ مِنْ نَّصِيْرٍ ۝

اِنَّ اللّٰهَ عٰلِمُ غَيْبِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۭ اِنَّهٗ عَلِيْمٌۢ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ ۝

وہ (ان باغوں میں داخل ہو کر) کہیں گے: تمام تعریف اس اللہ تعالیٰ کے لیے ہے جس نے (ہمیشہ کے لیے) ہم سے (ہر قسم کا) غم دور کر دیا، یقیناً ہمارے رب بہت زیادہ معاف کرنے والے ہیں، بہت زیادہ قدر کرنے والے ہیں ﴿۳۴﴾ جس (اللہ تعالیٰ) نے ہم کو اپنے فضل سے ہمیشہ آباد رہنے کے گھر میں اتارا ہے جس میں ہم کو کوئی مشقت نہیں پہنچے گی اور اس میں کوئی تھکن بھی ہم کو نہیں لگے گی ﴿۳۵﴾ اور جن لوگوں نے کفر کیا ان کے لیے تو جہنم کی آگ ہے، ان پر موت کا حکم نہیں دیا جائے گا① کہ وہ مر جائیں اور ان لوگوں سے وہاں کا عذاب ذرا بھی ہلکا نہیں کیا جائے گا، ہر بڑے ناشکرے کو ہم اسی طرح سزا دیا کرتے ہیں ﴿۳۶﴾ اور وہ اس (جہنم) میں چیخ و پکار کریں گے (اور کہیں گے:) اے ہمارے رب! ہم کو باہر نکال دیجیے (اور پہلے) جو کام کیا کرتے تھے اس کو چھوڑ کر نیک عمل کریں گے، (ان کو جواب ملے گا) کیا ہم نے تم کو اتنی عمر نہیں دی تھی کہ جس کو بھی سوچنا (اور سمجھنا) ہو وہ اس (عمر) میں سوچ لیوے اور تمھارے پاس (ہماری طرف سے) ڈرانے والا بھی پہنچا تھا② سو تم لوگ (عذاب کا) مزہ چکھو، سو ظالموں کے لیے تو کوئی مدد کرنے والا نہیں ہوگا ﴿۳۷﴾

یقیناً اللہ تعالیٰ آسمان اور زمین کی غیب کی چیزوں کو جانتے ہیں، یقیناً وہ (اللہ تعالیٰ) سینوں کی باتوں کو بہت اچھی طرح جانتے ہیں ﴿۳۸﴾

---

① (دوسرا ترجمہ) نہ تو ان کو موت ہی آوے گی۔ ② یعنی (۱) حضور ﷺ (۲) حضرات صحابہؓ اور علماء اولیاء، (۳) پوتے نواسے (۴) سفید بال (۵) امراض (۶) عمر کے مختلف مراحل یا موت کو یاد دلانے والی چیزیں، یہ سب چیزیں نذیر ہیں۔

هُوَ الَّذِيْ جَعَلَكُمْ خَلٰٓئِفَ فِي الْاَرْضِ ۭ فَمَنْ كَفَرَ فَعَلَيْهِ كُفْرُهٗ ۭ وَلَا يَزِيْدُ الْكٰفِرِيْنَ
كُفْرُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ اِلَّا مَقْتًا ۚ وَلَا يَزِيْدُ الْكٰفِرِيْنَ كُفْرُهُمْ اِلَّا خَسَارًا ۝ قُلْ اَرَءَيْتُمْ
شُرَكَاۗءَكُمُ الَّذِيْنَ تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ ۭ اَرُوْنِيْ مَاذَا خَلَقُوْا مِنَ الْاَرْضِ اَمْ لَهُمْ شِرْكٌ
فِي السَّمٰوٰتِ ۚ اَمْ اٰتَيْنٰهُمْ كِتٰبًا فَهُمْ عَلٰي بَيِّنَتٍ مِّنْهُ ۚ بَلْ اِنْ يَّعِدُ الظّٰلِمُوْنَ بَعْضُهُمْ
بَعْضًا اِلَّا غُرُوْرًا ۝ اِنَّ اللّٰهَ يُمْسِكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ اَنْ تَزُوْلَا ڬ وَلَىِٕنْ زَالَتَآ اِنْ
اَمْسَكَهُمَا مِنْ اَحَدٍ مِّنْۢ بَعْدِهٖ ۭ اِنَّهٗ كَانَ حَلِيْمًا غَفُوْرًا ۝ وَاَقْسَمُوْا بِاللّٰهِ جَهْدَ اَيْمَانِهِمْ
لَىِٕنْ جَاۗءَهُمْ نَذِيْرٌ لَّيَكُوْنُنَّ اَهْدٰى مِنْ اِحْدَى الْاُمَمِ ۚ

اسی (اللہ تعالیٰ) نے تم کو زمین میں (پہلے لوگوں کا) جانشین بنایا، سو جو آدمی بھی کفر کرے گا اس کے کفر کا وبال اسی پر پڑے گا اور (ان) کافروں کے لیے ان کے کفر کی وجہ سے ان کے رب کے پاس ناراضگی ہی زیادہ ہوگی اور کافر لوگوں کو ان کے کفر کی وجہ سے نقصان ہی زیادہ ہوگا ﴿۳۹﴾ (اے نبی) تم (ان کافروں سے) کہہ دو کہ: تم ذرا دیکھو اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر اپنے جن (من گھڑت) شریکوں کی تم پوجا کرتے ہو، ذرا مجھے دکھاؤ انھوں نے زمین کا کونسا حصہ پیدا کیا یا آسمانوں (کو پیدا کرنے) میں ان کی شرکت ہے؟ یا (پھر) ہم نے ان کو کوئی کتاب دے رکھی ہے کہ ① جس کی کھلی دلیل (یعنی سند) پر یہ لوگ (قائم) ہیں ②؟ بلکہ یہ ظالم لوگ (آپس میں) ایک دوسرے کو دھوکے ہی دھوکے کا وعدہ کرتے ہیں ﴿۴۰﴾ یقیناً اللہ تعالیٰ نے آسمانوں اور زمین کو روکے رکھا ہے کہ وہ (اپنی جگہ سے) ہٹ نہ جائیں اور اگر وہ دونوں (اپنی جگہ سے) ہٹ جائیں تو اس (اللہ تعالیٰ) کے سوا کوئی ان دونوں کو روک نہیں سکتا، یقیناً وہ (اللہ تعالیٰ) تو بڑے حلم والے ہیں، بہت زیادہ معاف کرنے والے ہیں ﴿۴۱﴾ اور وہ (مکہ کے کافر) لوگ (نبی کریم ﷺ کے آنے سے پہلے) اللہ تعالیٰ کے نام سے بڑی پکی قسمیں کھاتے تھے کہ اگر ان کے پاس کوئی ڈرانے والا (نبی) آ گیا تو وہ ہر ایک دوسری امت سے زیادہ ہدایت قبول کرنے والے ہوں گے،

---

① جس میں شرکت کا ثبوت ہو۔ ② (دوسرا ترجمہ) کھلی ہدایت پر یہ لوگ قائم ہیں۔

فَلَمَّا جَآءَهُمْ نَذِيْرٌ مَّا زَادَهُمْ إِلَّا نُفُوْرًا ۝ اسْتِكْبَارًا فِي الْأَرْضِ وَمَكْرَ السَّيِّئِ ۚ وَلَا يَحِيْقُ الْمَكْرُ السَّيِّئُ إِلَّا بِأَهْلِهِ ۚ فَهَلْ يَنْظُرُوْنَ إِلَّا سُنَّتَ الْأَوَّلِيْنَ ۚ فَلَنْ تَجِدَ لِسُنَّتِ اللّٰهِ تَبْدِيْلًا ۚ وَلَنْ تَجِدَ لِسُنَّتِ اللّٰهِ تَحْوِيْلًا ۝ أَوَلَمْ يَسِيْرُوْا فِي الْأَرْضِ فَيَنْظُرُوْا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ وَكَانُوْا أَشَدَّ مِنْهُمْ قُوَّةً ۚ وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُعْجِزَهُ مِنْ شَيْءٍ فِي السَّمٰوٰتِ وَلَا فِي الْأَرْضِ ۚ إِنَّهُ كَانَ عَلِيْمًا قَدِيْرًا ۝ وَلَوْ يُؤَاخِذُ اللّٰهُ النَّاسَ بِمَا كَسَبُوْا مَا تَرَكَ عَلٰى ظَهْرِهَا مِنْ دَآبَّةٍ وَّلٰكِنْ يُّؤَخِّرُهُمْ إِلٰى أَجَلٍ مُّسَمًّى ۚ فَإِذَا جَآءَ أَجَلُهُمْ فَإِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِعِبَادِهِ بَصِيْرًا ۝

سوجب ان کے پاس ڈرانے والے (یعنی حضرت محمد ﷺ) آگئے تو ان کی نفرت ہی زیادہ ہوگئی ﴿۴۲﴾ (دنیا کی) زمین میں خود کو بڑا سمجھنے کی وجہ سے ① اور (حق کے مقابلے میں) بری بری چالیں چلنے کی وجہ سے؛ حالاں کہ بری چال خود اس (بری) چال (چلنے) والے ہی کو گھیرے میں لیتی ہے، کیا وہ لوگ پچھلے لوگوں کے (ساتھ جیسا) دستور (یعنی عذاب ہوا اسی) کا انتظار کررہے ہیں؟ سو تم اللہ تعالیٰ کے دستور میں بالکل تبدیلی نہیں پاؤ گے اور تم اللہ تعالیٰ کے دستور کو ٹلتا ہوا نہیں پاؤ گے ② ﴿۴۳﴾ اور کیا ان لوگوں نے زمین (یعنی ملکوں) میں سفر نہیں کیا جس سے وہ یہ دیکھتے کہ جو لوگ ان سے پہلے گزر گئے ہیں ان کا انجام کیسا ہوا؛ حالاں کہ وہ ان (مکہ کے کافروں) سے بہت زیادہ طاقت والے تھے اور اللہ تعالیٰ کو آسمانوں اور زمین میں کوئی بھی چیز عاجز نہیں کرسکتی، یقیناً وہ (اللہ تعالیٰ) بڑے جاننے والے، پورے پوری قدرت والے ہیں ﴿۴۴﴾ اور اگر اللہ تعالیٰ انسانوں کو ان کے کئے ہوئے (برے) کاموں کی وجہ سے پکڑنے لگتے تو اس (زمین) کی پیٹھ پر کسی چلنے والے کو نہ چھوڑتے (بلکہ گناہوں کی وجہ سے سب کو ہلاک کرڈالتے) بلیکن وہ (اللہ) ایک مقرر وقت تک ان کو مہلت دیتے رہتے ہیں، پھر جب ان کا مقرر وقت آجائے گا تو یقیناً اللہ تعالیٰ خود اپنے بندوں کو دیکھ لیں گے ③ ﴿۴۵﴾

---

① دوسرا ترجمہ: ملک میں تکبر کرتے ہوئے۔ ② تبدیل: یعنی عذاب کو کسی چیز سے بدلا نہیں جاتا۔ تحویل: مجرم کی طرف سے کسی غیر مجرم کی طرف پھیرا نہیں جائے گا۔ ③ یعنی کافروں اور نافرمانوں کو سزا دیں گے۔

سورۃ یٰس (المکیۃ)

آیاتھا: ۸۳۔ رکوعاتھا: ۵۔

یہ سورت مکی ہے، اس میں تراسی (۸۳) آیتیں ہیں۔ سورۂ جن کے بعد اور سورۂ فرقان سے پہلے اکتالیس (۴۱) نمبر پر نازل ہوئی۔

اس سورت کے شروع میں "یٰس" کا لفظ آیا ہے۔ ایک حدیث سے پتہ چلتا ہے کہ جو آدمی ایک مرتبہ "سورۂ یٰس" پڑھے اس کو دس مرتبہ قرآن پڑھنے کا ثواب ملتا ہے۔ جو آدمی رات میں اللہ تعالیٰ کی خوشی کے لیے سورۂ یٰس پڑھے تو اس رات میں اس کی مغفرت کردی جاتی ہے۔ جس کا آخری وقت چل رہا ہو اس کے پاس پڑھنے سے روح نکلنے میں آسانی کردی جاتی ہے۔ جو صبح پڑھے اس دن کی آسانیاں اور رات میں پڑھے تو رات کی آسانیاں اس کو میسر ہوگی۔

حضرت عطا بن ابی رباحؒ فرماتے ہیں کہ: مجھے یہ حدیث پہنچی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو آدمی دن کے شروع حصہ میں یٰس پڑھے گا، اس کی تمام حاجتیں پوری کی جائیں گی۔

(مشکوٰۃ شریف ص: ۱۸۹) مسنون وظائف ص ۱۹)

امام مالکؒ نے "کسی کا نام یٰس" رکھنے کو پسند نہیں کیا ہے؛ اس لیے کہ ان کے نزدیک یہ اسمائے الٰہیہ میں سے ہے اور اس کے صحیح معنی معلوم نہیں، اس لیے ممکن ہے کہ کوئی ایسے معنی ہو جو اللہ تعالیٰ کے ساتھ مخصوص ہیں، جیسے خالق، رازق وغیرہ؛ البتہ اس لفظ کو "یاسین" کے رسم الخط سے لکھا جائے تو یہ کسی انسان کا نام رکھنا جائز ہے؛ کیوں کہ قرآن میں آیا ہے "سلام علی آل یاسین" (ابن عربی) آیتِ مذکورہ کی معروف قرأت "اِلیاسین" ہے؛ مگر بعض قرأتوں میں "آل یاسین" بھی آیا ہے۔

ہجرت کے موقع پر نبی کریم ﷺ نے حضرت علی ؓ کو اپنے بستر پر سلایا، اپنے دستِ بابرکت میں ایک مٹھی مٹی لی، سورۂ یٰس پڑھنا شروع کی "فھم لا یبصرون" تک پہنچے تو مٹی کافروں کی طرف اڑادی، اللہ تعالیٰ نے ان کی آنکھوں پر پردہ ڈال دیا، آپ ﷺ صحیح سلامت نکل گئے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

يٰسٓ ۚ﴿۱﴾ وَالْقُرْاٰنِ الْحَكِيْمِ ۙ﴿۲﴾ اِنَّكَ لَمِنَ الْمُرْسَلِيْنَ ۙ﴿۳﴾ عَلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ؕ﴿۴﴾ تَنْزِيْلَ الْعَزِيْزِ الرَّحِيْمِ ۙ﴿۵﴾ لِتُنْذِرَ قَوْمًا مَّاۤ اُنْذِرَ اٰبَآؤُهُمْ فَهُمْ غٰفِلُوْنَ ﴿۶﴾ لَقَدْ حَقَّ الْقَوْلُ عَلٰۤى اَكْثَرِهِمْ فَهُمْ لَا يُؤْمِنُوْنَ ﴿۷﴾ اِنَّا جَعَلْنَا فِیْۤ اَعْنَاقِهِمْ اَغْلٰلًا فَهِیَ اِلَى الْاَذْقَانِ فَهُمْ مُّقْمَحُوْنَ ﴿۸﴾ وَجَعَلْنَا مِنْۢ بَيْنِ اَيْدِيْهِمْ سَدًّا وَّمِنْ خَلْفِهِمْ سَدًّا فَاَغْشَيْنٰهُمْ فَهُمْ لَا يُبْصِرُوْنَ ﴿۹﴾ وَسَوَآءٌ عَلَيْهِمْ ءَاَنْذَرْتَهُمْ اَمْ لَمْ تُنْذِرْهُمْ لَا يُؤْمِنُوْنَ ﴿۱۰﴾ اِنَّمَا تُنْذِرُ مَنِ اتَّبَعَ الذِّكْرَ وَخَشِیَ الرَّحْمٰنَ بِالْغَيْبِ ۚ

اللہ تعالیٰ کے نام سے (میں شروع کرتا ہوں) جن کی رحمت سب کے لیے ہے، جو بہت زیادہ رحم کرنے والے ہیں۔

یس ﴿۱﴾ قسم ہے حکمت سے بھرے ہوئے قرآن کی!① ﴿۲﴾ یقیناً تم تو رسولوں میں سے ہو ﴿۳﴾ بالکل سیدھے راستے پر (ہو) ﴿۴﴾ (یہ قرآن) بڑے زبردست، بڑے رحم کرنے والے اللہ تعالیٰ کی طرف سے اتارا جارہا ہے ﴿۵﴾ تاکہ تم ایک ایسی قوم کو (عذاب سے) ڈراؤ جن کے باپ دادے (قریب میں کسی رسول کے ذریعے) ڈرائے نہیں گئے تھے؛ اس لیے وہ غفلت میں پڑے ہوئے ہیں ﴿۶﴾ ان میں سے اکثر لوگوں کے بارے میں (عذاب کی) بات پکی ہو چکی ہے؛ اس لیے وہ لوگ ایمان نہیں لائیں گے ﴿۷﴾ یقیناً ہم نے ان کے گلوں میں طوق ڈال دیے ہیں، سو وہ ان کی ٹھوڑیوں تک (پہنچے ہوئے) ہیں اس وجہ سے ان کے سر اوپر کی طرف اٹھے ہوئے رہ گئے ہیں ﴿۸﴾ اور ہم نے ان کے آگے ایک آڑ بنادی اور ان کے پیچھے ایک آڑ (دیوار کھڑی) کردی ہے، پھر ہم نے ان کو (ہر طرف سے) ڈھانک لیا ہے جس کے نتیجے میں ان کو کچھ بھی سمجھ میں نہیں آتا ہے ﴿۹﴾ اور تم ان کو ڈراؤ یا نہ ڈراؤ ان کے بارے میں (دونوں بات) برابر ہیں کہ وہ ایمان نہیں لائیں گے ﴿۱۰﴾ تم تو صرف ایسے شخص کو ڈرا سکتے ہو جو نصیحت پر چلے اور بغیر دیکھے رحمن سے ڈرے،

---

① (دوسرا ترجمہ) اس قرآن کی قسم جس کی دلیلیں بہت پکی ہیں۔

فَبَشِّرْهُ بِمَغْفِرَةٍ وَّاَجْرٍ كَرِيْمٍ ﴿۱۱﴾ اِنَّا نَحْنُ نُحْيِ الْمَوْتٰى وَنَكْتُبُ مَا قَدَّمُوْا وَاٰثَارَهُمْ ؕ وَكُلَّ شَيْءٍ اَحْصَيْنٰهُ فِيْٓ اِمَامٍ مُّبِيْنٍ ﴿۱۲﴾

وَاضْرِبْ لَهُمْ مَّثَلًا اَصْحٰبَ الْقَرْيَةِ ۘ اِذْ جَآءَهَا الْمُرْسَلُوْنَ ﴿۱۳﴾ اِذْ اَرْسَلْنَآ اِلَيْهِمُ اثْنَيْنِ فَكَذَّبُوْهُمَا فَعَزَّزْنَا بِثَالِثٍ فَقَالُوْٓا اِنَّآ اِلَيْكُمْ مُّرْسَلُوْنَ ﴿۱۴﴾ قَالُوْا مَآ اَنْتُمْ اِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُنَا ۙ وَمَآ اَنْزَلَ الرَّحْمٰنُ مِنْ شَيْءٍ ۙ اِنْ اَنْتُمْ اِلَّا تَكْذِبُوْنَ ﴿۱۵﴾ قَالُوْا رَبُّنَا يَعْلَمُ اِنَّآ اِلَيْكُمْ لَمُرْسَلُوْنَ ﴿۱۶﴾ وَمَا عَلَيْنَآ اِلَّا الْبَلٰغُ الْمُبِيْنُ ﴿۱۷﴾

سو تم اس کو مغفرت کی اور عزت والے ثواب (یعنی بدلے) کی خوش خبری سنا دو ﴿۱۱﴾ یقیناً ہم ہی (قیامت کے دن) مردوں کو زندہ کریں گے اور جو (عمل) انھوں نے آگے بھیج دیے اس کو اور (جو) ان کے نشانات (یعنی اثرات ہیں ان) کو① ہم لکھتے جاتے ہیں اور کھلی کتاب (یعنی لوح محفوظ) میں ہم نے ہر چیز کا احاطہ (ضبط) کر لیا ہے ﴿۱۲﴾

اور (اے نبی!) تم ان کے سامنے گاؤں کے لوگوں کی مثال (یعنی قصہ) بیان کرو، جب اس (گاؤں) میں بہت سارے رسول آئے تھے② ﴿۱۳﴾ جب ہم نے ان کے پاس (شروع میں) دو (رسول) بھیجے تھے③ تو ان (گاؤں والے) لوگوں نے دونوں کو جھٹلا دیا تو ہم نے ایک تیسرے (رسول) کے ذریعہ ان کی تائید کی تو یہ (تینوں) کہنے لگے: یقین رکھو، ہم سب کو تمھارے پاس بھیجا گیا ہے ﴿۱۴﴾ وہ (گاؤں والے) کہنے لگے: حقیقت میں تم ہمارے جیسے (معمولی) آدمی ہو اور رحمن نے کوئی بھی چیز نہیں اتاری، تم تو جھوٹ ہی بولتے ہو ﴿۱۵﴾ یہ کہنے لگے: ہمارے رب تو جانتے ہیں کہ یقیناً ہم کو تمھاری طرف (رسول بنا کر) بھیجا گیا ہے ﴿۱۶﴾ ہماری ذمے داری تو صرف (یہی ہے کہ اللہ تعالیٰ کی بات) صاف صاف پہنچا دینا ہے ﴿۱۷﴾

---

① مسجد کی طرف جانے والے قدم کے نشانات یا اعمال کے نتائج جو بعد میں ظاہر ہوں۔ ”آثارِ خیر“

② (دوسرا ترجمہ) جب اس گاؤں میں بہت سارے (اللہ تعالیٰ کے) بھیجے ہوئے لوگ آئے تھے۔ یعنی نبی یا نبی کے جانشین تھے۔

③ مشائخین اپنے متعلقین کو مختلف شہروں میں احیائے ذکر اور دعوتِ توحید کے لیے بھیجیں۔

قَالُوْٓا اِنَّا تَطَيَّرْنَا بِكُمْ ۚ لَىِٕنْ لَّمْ تَنْتَهُوْا لَنَرْجُمَنَّكُمْ وَلَيَمَسَّنَّكُمْ مِّنَّا عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴿۱۸﴾ قَالُوْا طَاۗىِٕرُكُمْ مَّعَكُمْ ۭ اَىِٕنْ ذُكِّرْتُمْ ۭ بَلْ اَنْتُمْ قَوْمٌ مُّسْرِفُوْنَ ﴿۱۹﴾ وَجَاۗءَ مِنْ اَقْصَا الْمَدِيْنَةِ رَجُلٌ يَّسْعٰى قَالَ يٰقَوْمِ اتَّبِعُوا الْمُرْسَلِيْنَ ﴿۲۰﴾ اتَّبِعُوْا مَنْ لَّا يَسْــَٔـلُكُمْ اَجْرًا وَّهُمْ مُّهْتَدُوْنَ ﴿۲۱﴾

وہ (گاؤں والے) کہنے لگے: ہم نے تمھارے اندر نحوست دیکھی ہے، اگر تم (اپنے اس دعوے سے) رک نہیں گئے تو ہم تم پر ضرور پتھر برسائیں گے اور تم کو ہماری طرف سے دردناک سزا ملے گی ﴿۱۸﴾ وہ (اللہ تعالیٰ کی طرف سے بھیجے ہوئے لوگ) کہنے لگے: تمھاری نحوست (کی وجہ) تمھارے ساتھ (تو لگی ہوئی) ہے کیا (تم یہ سلوک) اس لیے (کر رہے ہو) کہ تم کو نصیحت کی گئی ہے①؛ بلکہ تم تو حد سے آگے بڑھنے والے لوگ ہو ﴿۱۹﴾ (یہ بات پھیل گئی تو) اور شہر کے کنارے سے② ایک (مسلمان) آدمی دوڑتا ہوا آیا (اور) کہنے لگا: اے میری قوم! تم (اللہ تعالیٰ کی طرف سے) بھیجے ہوئے لوگوں کے راستے پر چلو ﴿۲۰﴾ تم ان لوگوں کے راستے پر چلو جو تم سے (تبلیغ پر) کوئی بدلہ نہیں مانگتے اور وہ لوگ خود صحیح راستے پر ہیں ﴿۲۱﴾

---

① (دوسرا ترجمہ) کیا اس بات کو تم نحوست سمجھتے ہو کہ تم کو نصیحت کی جائے (نصیحت جو باعث سعادت ہے اس کو نحوست سمجھتے ہو، جس کو تم نحوست سمجھتے ہو وہ تو اللہ کے داعی کی بات نہ ماننے سے ہے)۔

② شہر کے کنارے پر رہنے والوں کو شہر کی گندی سیاست اور برے ماحول کا اثر نہیں ہوتا ہے، عام طور پر وہاں رہنے والے بھولے مخلص ہوتے ہیں۔



وَمَا لِيَ لَآ اَعْبُدُ الَّذِيْ فَطَرَنِيْ وَاِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ ۝ ءَاَتَّخِذُ مِنْ دُوْنِهٖٓ اٰلِهَةً اِنْ يُّرِدْنِ الرَّحْمٰنُ
بِضُرٍّ لَّا تُغْنِ عَنِّيْ شَفَاعَتُهُمْ شَيْـًٔا وَّلَا يُنْقِذُوْنِ ۝ اِنِّيْٓ اِذًا لَّفِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ۝ اِنِّيْٓ اٰمَنْتُ
بِرَبِّكُمْ فَاسْمَعُوْنِ ۝ قِيْلَ ادْخُلِ الْجَنَّةَ ؕ قَالَ يٰلَيْتَ قَوْمِيْ يَعْلَمُوْنَ ۝ بِمَا غَفَرَ لِيْ رَبِّيْ
وَجَعَلَنِيْ مِنَ الْمُكْرَمِيْنَ ۝ وَمَآ اَنْزَلْنَا عَلٰى قَوْمِهٖ مِنْۢ بَعْدِهٖ مِنْ جُنْدٍ مِّنَ السَّمَآءِ وَمَا
كُنَّا مُنْزِلِيْنَ ۝ اِنْ كَانَتْ اِلَّا صَيْحَةً وَّاحِدَةً فَاِذَا هُمْ خٰمِدُوْنَ ۝ يٰحَسْرَةً عَلَى الْعِبَادِ ۚ مَا
يَاْتِيْهِمْ مِّنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا كَانُوْا بِهٖ يَسْتَهْزِءُوْنَ ۝

اور میں اس (اللہ تعالیٰ) کی عبادت کیوں نہ کروں جس نے مجھے پیدا کیا اور تم سب کو اسی کی طرف واپس بھیجا جائے گا ﴿۲۲﴾ کیا میں اس (اللہ تعالیٰ) کو چھوڑ کر ایسوں کو معبود مانوں کہ اگر (اللہ) رحمٰن مجھے کوئی تکلیف (پہنچانے) کا ارادہ کریں تو ان (جھوٹے معبودوں) کی سفارش مجھے کچھ بھی کام نہیں آئے گی اور وہ مجھ کو چھڑا بھی نہیں سکیں گے ﴿۲۳﴾ (اگر میں ایسا کروں گا) تب تو یقیناً میں کھلم کھلی گمراہی میں پڑ جاؤں گا ﴿۲۴﴾ یقیناً میں تو تمھارے رب پر ایمان لا چکا ہوں، اب تم میری بات سن لو① ﴿۲۵﴾ اس کو کہا گیا②: تو جنت میں داخل ہو جا (تو جنت کی نعمتیں دیکھ کر) اس نے کہا: اے کاش! میری قوم کو یہ بات معلوم ہو جاتی ﴿۲۶﴾ کہ میرے رب نے مجھ کو معاف کر دیا اور مجھے عزت والے لوگوں میں شامل کر دیا ﴿۲۷﴾ اور اس (شخص) کے (شہید ہونے کے) بعد ہم نے اس کی قوم پر آسمان سے کوئی (فرشتوں کا) لشکر نہیں اتارا اور ہم کو اتارنے کی ضرورت بھی نہیں تھی ﴿۲۸﴾ وہ (سزا) تو صرف ایک بھیانک آواز تھی جس سے وہ ایک دم بجھ کر (یعنی ٹھنڈے پڑ کر) رہ گئے③ ﴿۲۹﴾ بندوں پر کیا ہی افسوس ہے! (جب بھی) کوئی رسول ان کے پاس آیا تو وہ اس کا مذاق ہی اڑاتے تھے ﴿۳۰﴾

---

① قوم کو خطاب یا رسولوں کو شاہد بنانے کے لیے خطاب۔ ② یعنی بستی والوں نے اس کو قتل کر دیا تو اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس کو کہا گیا ہے۔ ③ حیات سے بدن میں حرارت ہے حیات ختم تو حرارت ختم۔

اَلَمْ یَرَوْا كَمْ اَهْلَكْنَا قَبْلَهُمْ مِّنَ الْقُرُوْنِ اَنَّهُمْ اِلَیْهِمْ لَا یَرْجِعُوْنَ۝ وَاِنْ كُلٌّ لَّمَّا جَمِیْعٌ لَّدَیْنَا مُحْضَرُوْنَ۝

وَاٰیَةٌ لَّهُمُ الْاَرْضُ الْمَیْتَةُ ۖۚ اَحْیَیْنٰهَا وَاَخْرَجْنَا مِنْهَا حَبًّا فَمِنْهُ یَاْكُلُوْنَ۝ وَجَعَلْنَا فِیْهَا جَنّٰتٍ مِّنْ نَّخِیْلٍ وَّاَعْنَابٍ وَّفَجَّرْنَا فِیْهَا مِنَ الْعُیُوْنِ۝ لِیَاْكُلُوْا مِنْ ثَمَرِهٖ ۙ وَمَا عَمِلَتْهُ اَیْدِیْهِمْ ؕ اَفَلَا یَشْكُرُوْنَ۝

کیا انھوں نے (یہ) نہیں دیکھا کہ ہم نے ان سے پہلے قوموں (کے لوگوں) کو ہلاک کر دیا کہ وہ ان کے پاس (دنیا میں) لوٹ کر واپس نہیں آئے ﴿۳۱﴾ اور (پھر آخرت میں) یہ جتنے لوگ ہیں ان سب کو (پکڑ کر) ہمارے پاس ضرور حاضر کیا جائے گا ﴿۳۲﴾

اور ان کے لیے (اللہ تعالیٰ کی قدرت کی) ایک نشانی مردہ (یعنی خشک) زمین ہے، ہم نے اس (زمین) کو (بارش سے) زندہ کر دیا اور ہم نے اس (زمین) سے (مختلف) اناج نکالے سو اس میں سے وہ لوگ کھاتے ہیں ﴿۳۳﴾ اور ہم نے اس (زمین) میں کھجور اور انگوروں کے باغات بنا دیے اور ہم نے اس میں چشمے جاری کر دیے ﴿۳۴﴾ تاکہ وہ (لوگ) اس (باغ) کے پھلوں میں سے کھاویں؛ حالاں کہ اس (اناج اور پھلوں) کو ان کے ہاتھوں نے نہیں بنایا①، کیا پھر بھی وہ لوگ شکر ادا نہیں کرتے؟ ﴿۳۵﴾

---

① بعض مفسرین نے "ما" کو نفی کے لیے نہیں؛ بلکہ "الذی" اسم موصول کے معنی میں بتلایا ہے، تب آیت کا ترجمہ اس طرح ہوگا: ہم نے یہ سب چیزیں اس لیے پیدا کی؛ تاکہ لوگ ان کے پھل کھاویں اور انسانوں کے ہاتھوں نے جو چیز بنائی ہے (اس کو بھی کھاویں)۔ اس تفسیر سے ایک بات یہ سمجھ میں آئی کہ پھلوں میں سے انسان قسم قسم کے حلوے، اچار چٹنی تیار کرتا ہے، پھلوں میں سے تیل نکالتا ہے، مختلف پھلوں سے جام اور مربے تیار کرتا ہے، ان سب چیزوں کو بنانے کا سلیقہ اللہ نے انسان کو سکھایا ہے۔

نکتہ: دنیا میں جتنے بھی جانور ہیں ان میں سے بعض جانور نباتات، گھاس، پھوس اور پھل کھاتے ہیں اور کچھ جانور گوشت وغیرہ کھاتے ہیں؛ لیکن تمام ہی جانور مفرد غذائیں کھاتے ہیں کہ گھاس والے جانور صرف گھاس اور گوشت والے جانور صرف گوشت کھاتے ہیں، جبکہ انسان کو اللہ نے یہ سلیقہ عطا فرمایا کہ یہ مختلف چیزوں کو ملا کر اپنی غذا تیار کرتا ہے اور ایک ہی چیز میں سے متعدد قسم کے کھانے بنا لیتا ہے، یہ بھی اللہ کا احسان ہے کہ انسانوں کو یہ سب چیزیں سکھلائیں۔

سُبْحٰنَ الَّذِیْ خَلَقَ الْاَزْوَاجَ كُلَّهَا مِمَّا تُنْۢبِتُ الْاَرْضُ وَ مِنْ اَنْفُسِهِمْ وَ مِمَّا لَا یَعْلَمُوْنَ۝ وَ اٰیَةٌ لَّهُمُ الَّیْلُ ۖۚ نَسْلَخُ مِنْهُ النَّهَارَ فَاِذَا هُمْ مُّظْلِمُوْنَۙ۝ وَ الشَّمْسُ تَجْرِیْ لِمُسْتَقَرٍّ لَّهَا ؕ ذٰلِكَ تَقْدِیْرُ الْعَزِیْزِ الْعَلِیْمِؕ۝

پاک ہے وہ ذات جس نے ہر چیز کے جوڑے پیدا کیے ① اس میں سے جس کو زمین اُگاتی ہے اور خود ان انسانوں کے بھی اور ان چیزوں کے بھی جن کی (عام) لوگوں کو (ابھی تک) خبر بھی نہیں ہے ﴿۳۶﴾ اور ان (لوگوں) کے لیے (اللہ تعالیٰ کی قدرت کی) ایک (اور) نشانی رات ہے کہ ہم اس پر سے دن کو کھینچ کر اتار لیتے ہیں پھر تب ہی وہ لوگ اندھیرے میں رہ جاتے ہیں ﴿۳۷﴾ اور سورج اپنے ٹھکانے کی طرف چلتا رہتا ہے ② یہ اس (اللہ تعالیٰ) کا مقرر کیا ہوا نظام ہے جو بڑے زبردست ہیں، بڑے جاننے والے ہیں ﴿۳۸﴾

---

① قرآن میں یہاں ''اَزْوَاج'' کا لفظ آیا ہے، اس کا مطلب ہوتا ہے ''جوڑا'' یعنی ایک دوسرے کے متقابل چیزیں جیسے مرد، عورت، نر، مادہ، اس سے یہ بات سمجھ میں آتی ہے کہ انسانوں کی طرح زمین سے اگنے والی تمام چیزوں میں مذکر اور مؤنث کا سلسلہ ہے اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ دوسری تمام مخلوقات میں بھی اس طرح جوڑے ہوں۔

بعض حضرات نے ''اَزْوَاج'' کا مطلب 'اقسام' لیا ہے، انسان میں رنگ کے اعتبار سے، جسم کی شکل وصورت کے اعتبار سے، زبان کے اعتبار سے الگ الگ قسمیں پائی جاتی ہے، اسی طرح زمین سے جو پھل اور اناج پیدا ہوتے ہیں ان میں بھی الگ الگ بہت ساری قسمیں پائی جاتی ہے، زمین، پہاڑ اور سمندروں میں ایسی بہت ساری مخلوقات ہیں جن کو ابھی تک انسان جانتا بھی نہیں ہے، ان میں بھی بہت ساری قسمیں اور جوڑ پائی جاتی ہے۔

② حدیث شریف سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ سورج روزانہ چلتا رہتا ہے اور ہر روز عرش کے نیچے پہنچ کر سجدہ کرتا ہے اور نئے دورے کی اجازت مانگتا ہے، اجازت ملتے ہی نیا دور فوراً شروع کرتا ہے اور ذرہ برابر بھی وقفہ نہیں لیتا، اسی طرح اس کا سلسلہ جاری رہے گا، جیسے ایک ٹرین ہوتی ہے چلتی بھی رہتی ہے اور سگنل لائٹ کے کلر کی تبدیلی سے اجازت بھی پاتی رہتی ہے۔ قیامت کے بالکل قریب سورج اپنے معمول کے مطابق ایک روز سجدہ کر کے نئے دورے کی اجازت مانگے گا تو اس کو نئے دورے کی اجازت نہیں ملے گی اور اس کو حکم ہوگا کہ جس طرف سے تو آیا ہے اسی طرف سے لوٹ جا، ڈوبنے کی جگہ مغرب کی جانب سے پھر طلوع ہو جا اور یہ چیز قیامت کی آخری بڑی نشانیوں میں سے ہوگی اس کے بعد کسی کافر کا ایمان اور گنہگار کی توبہ قبول نہیں ہوگی (یہ مستقر مکانی ہوا اور مستقر زمانی یعنی قیامت تک چلتا رہے گا)

دوسرا مطلب آیت کا یہ بھی ہے کہ سورج کے لیے اللہ کی طرف سے ایک راستہ متعین کیا گیا ہے، سورج اپنے اسی متعین مدار میں ایک مضبوط نظام سے چل رہا ہے، جس دن قیامت آئے گی اس کے چلنے کا نظام ختم ہو جائے گا، گویا قیامت کے آنے تک وہ اللہ کے طرف سے بنائے نظام کے مطابق برابر چلتا رہے گا۔

وَالْقَمَرَ قَدَّرْنٰهُ مَنَازِلَ حَتّٰى عَادَ كَالْعُرْجُوْنِ الْقَدِیْمِ ۝ لَا الشَّمْسُ یَنْۢبَغِیْ لَهَاۤ اَنْ تُدْرِكَ الْقَمَرَ وَلَا الَّیْلُ سَابِقُ النَّهَارِ ؕ وَكُلٌّ فِیْ فَلَكٍ یَّسْبَحُوْنَ ۝ وَاٰیَةٌ لَّهُمْ اَنَّا حَمَلْنَا ذُرِّیَّتَهُمْ فِی الْفُلْكِ الْمَشْحُوْنِ ۝ وَخَلَقْنَا لَهُمْ مِّنْ مِّثْلِهٖ مَا یَرْكَبُوْنَ ۝ وَاِنْ نَّشَاْ نُغْرِقْهُمْ فَلَا صَرِیْخَ لَهُمْ وَلَا هُمْ یُنْقَذُوْنَ ۝ اِلَّا رَحْمَةً مِّنَّا وَمَتَاعًا اِلٰى حِیْنٍ ۝ وَاِذَا قِیْلَ لَهُمُ اتَّقُوْا مَا بَیْنَ اَیْدِیْكُمْ وَمَا خَلْفَكُمْ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ ۝ وَمَا تَاْتِیْهِمْ مِّنْ اٰیَةٍ مِّنْ اٰیٰتِ رَبِّهِمْ اِلَّا كَانُوْا عَنْهَا مُعْرِضِیْنَ ۝

اور چاند کی ہم نے منزلیں مقرر کر دی ہیں، یہاں تک (جب مہینے کا آخر ہوتا ہے تب) وہ کھجور کی پرانی ٹہنی کی طرح (پتلا) ہو کر رہ جاتا ہے ﴿۳۹﴾ سورج سے یہ نہیں ہو سکتا ہے کہ وہ چاند کو پکڑ لیوے اور رات دن سے آگے نہیں نکل سکتی اور (ان میں سے) ہر ایک، ایک (دائرہ کے) چکر (یعنی کھلی فضا) میں تیرتے رہتے ہیں ﴿۴۰﴾ اور ان کے لیے (اللہ تعالیٰ کی قدرت کی) ایک نشانی ہے، یہ کہ ہم نے ان کی اولاد کو بھری ہوئی کشتی پر سوار کیا ﴿۴۱﴾ اور ہم نے ان کے لیے اس (کشتی) جیسی (دوسری) چیزیں بھی پیدا کر دیں جن پر وہ (لوگ) سوار ہوتے ہیں① ﴿۴۲﴾ اور اگر ہم چاہیں تو ان کو غرق کر دیں، سو نہ ان کی فریاد کو پہنچنے والا کوئی ہو اور نہ ان کو (ڈوبنے سے) بچایا جا سکے ﴿۴۳﴾ مگر ہماری مہربانی سے اور (زندگی کے) ایک مقرر وقت تک مزہ اٹھانے کا ان کو موقع دیا گیا ہے (وہاں تک وہ بچے ہوئے ہیں) ﴿۴۴﴾ اور جب ان سے کہا جاتا ہے کہ تم اس (عذاب) سے بچو جو تمہارے آگے ہے اور جو تمہارے پیچھے ہے؛ تاکہ تم پر رحم کیا جائے② ﴿۴۵﴾ ان کے پاس ان کے رب کی نشانیوں میں سے کوئی بھی نشانی آتی ہے تو وہ اس سے منہ پھیر لیتے ہیں③ ﴿۴۶﴾

---

① (دوسرا ترجمہ) اور ہم نے ان کے لیے ایسی چیزیں بھی بنا دی ہے جن پر وہ (آئندہ) سواری کریں گے (یعنی ہوائی جہاز، ٹرین وغیرہ)۔

② تو وہ لوگ ایسی بات کو سنتے ہی نہیں۔

③ بعض نے حکم کا ترجمہ کیا ہے یعنی رب کی طرف سے پہنچنے والے ہر حکم کو ٹال دیتے ہیں، مانتے نہیں۔

وَاِذَا قِيْلَ لَهُمْ اَنْفِقُوْا مِمَّا رَزَقَكُمُ اللّٰهُ ۙ قَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَنُطْعِمُ مَنْ لَّوْ يَشَآءُ اللّٰهُ اَطْعَمَهٗٓ ۖ اِنْ اَنْتُمْ اِلَّا فِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ۝ وَيَقُوْلُوْنَ مَتٰى هٰذَا الْوَعْدُ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ۝ مَا يَنْظُرُوْنَ اِلَّا صَيْحَةً وَّاحِدَةً تَاْخُذُهُمْ وَهُمْ يَخِصِّمُوْنَ ۝ فَلَا يَسْتَطِيْعُوْنَ تَوْصِيَةً وَّلَآ اِلٰٓى اَهْلِهِمْ يَرْجِعُوْنَ ۝

وَنُفِخَ فِي الصُّوْرِ فَاِذَا هُمْ مِّنَ الْاَجْدَاثِ اِلٰى رَبِّهِمْ يَنْسِلُوْنَ ۝ قَالُوْا يٰوَيْلَنَا مَنْۢ بَعَثَنَا مِنْ مَّرْقَدِنَا ۜ هٰذَا مَا وَعَدَ الرَّحْمٰنُ وَصَدَقَ الْمُرْسَلُوْنَ ۝ اِنْ كَانَتْ اِلَّا صَيْحَةً وَّاحِدَةً فَاِذَا هُمْ جَمِيْعٌ لَّدَيْنَا مُحْضَرُوْنَ ۝

اور جب ان سے کہا جاتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے جو روزی تم کو دی ہے اس میں سے کچھ (غریبوں پر بھی) خرچ کرو تو یہ کافر لوگ ایمان والوں سے کہتے ہیں کہ: (اے ایمان والو!) کیا ہم ایسے لوگوں کو کھانا کھلائیں جن کو اگر اللہ تعالیٰ چاہتے تو کھانا کھلاتے، تم لوگ تو محض کھلم کھلی گمراہی میں پڑے ہو ﴿۴۷﴾ اور وہ (کافر) لوگ کہتے ہیں: اگر تم سچے ہو تو (بتاؤ) یہ (قیامت کا) وعدہ کب پورا ہوگا①؟ ﴿۴۸﴾ وہ لوگ تو صرف ایک بھیانک آواز② کا انتظار کر رہے ہیں کہ جب وہ آپس میں جھگڑتے ہوں گے③ ایسی حالت میں وہ ان کو (آکر) پکڑے گی ﴿۴۹﴾ سو وہ لوگ وصیت بھی نہیں کر سکیں گے اور اپنے گھر والوں کے پاس واپس لوٹ کر جا بھی نہیں سکیں گے ﴿۵۰﴾

اور صور پھونک دیا جائے گا تو وہ یکایک (اپنی) قبروں سے نکل کر اپنے رب کی طرف تیزی سے چلنے لگیں گے ﴿۵۱﴾ وہ (کافر) لوگ کہیں گے کہ: ہائے ہماری بربادی، (آج) ہم کو ہماری نیند کی جگہ سے کس نے اٹھا (کر کھڑا کر) دیا؟ (ان کو جواب ملے گا) کہ یہ تو وہ (قیامت) ہے جس کا رحمن نے وعدہ کیا تھا اور پیغمبروں نے بالکل سچ کہا تھا ﴿۵۲﴾ وہ تو ایک زوردار آواز ہوگی کہ جس کے بعد وہ سب (اچانک) ہمارے سامنے (قیامت کے میدان میں) حاضر کر دیے جائیں گے ﴿۵۳﴾

---

① انکار اور استہزا کے طور پر سوال ہے۔
② چنگھاڑ یعنی پہلی مرتبہ صور پھونکا جانا۔
③ (دوسرا ترجمہ) حجت بازی کرتے ہوں گے۔

فَالۡيَوۡمَ لَا تُظۡلَمُ نَفۡسٌ شَيۡـًٔا وَّلَا تُجۡزَوۡنَ اِلَّا مَا كُنۡتُمۡ تَعۡمَلُوۡنَ۝ اِنَّ اَصۡحٰبَ الۡجَنَّةِ الۡيَوۡمَ فِىۡ شُغُلٍ فٰكِهُوۡنَ۝ هُمۡ وَاَزۡوَاجُهُمۡ فِىۡ ظِلٰلٍ عَلَى الۡاَرَآئِكِ مُتَّكِــُٔوۡنَ۝ لَهُمۡ فِيۡهَا فَاكِهَةٌ وَّلَهُمۡ مَّا يَدَّعُوۡنَ۝ سَلٰمٌ قَوۡلًا مِّنۡ رَّبٍّ رَّحِيۡمٍ۝ وَامۡتَازُوا الۡيَوۡمَ اَيُّهَا الۡمُجۡرِمُوۡنَ۝ اَلَمۡ اَعۡهَدۡ اِلَيۡكُمۡ يٰبَنِىۡۤ اٰدَمَ اَنۡ لَّا تَعۡبُدُوا الشَّيۡطٰنَ‌ۚ اِنَّهٗ لَـكُمۡ عَدُوٌّ مُّبِيۡنٌ۝ وَّاَنِ اعۡبُدُوۡنِىۡ‌ؕ هٰذَا صِرَاطٌ مُّسۡتَقِيۡمٌ۝ وَلَقَدۡ اَضَلَّ مِنۡكُمۡ جِبِلًّا كَثِيۡرًا‌ؕ اَفَلَمۡ تَكُوۡنُوۡا تَعۡقِلُوۡنَ۝ هٰذِهٖ جَهَنَّمُ الَّتِىۡ كُنۡتُمۡ تُوۡعَدُوۡنَ۝ اِصۡلَوۡهَا الۡيَوۡمَ بِمَا كُنۡتُمۡ تَكۡفُرُوۡنَ۝

سوآج کے دن کسی بھی نفس پر ذرہ برابر ظلم نہیں کیا جائے گا اور تم لوگ جو کام کرتے تھے تم کو صرف اسی (کام) کا بدلہ دیا جائے گا ﴿۵۴﴾ یقیناً جنت والے آج ایک مشغلے میں لذت لے رہے ہوں گے[1] ﴿۵۵﴾ وہ اور ان کی بیویاں (گھنے) سایوں میں تختوں پر تکیوں سے ٹیک لگا کر بیٹھے ہوں گے ﴿۵۶﴾ ان کے لیے اس (جنت) میں میوے ہوں گے اور جو چیز بھی وہ منگوائیں گے وہ سب ان کو مل جائے گی ﴿۵۷﴾ رحمت والے رب کی طرف سے ان کو سلام کہا جائے گا[2] ﴿۵۸﴾ اور اے گنہگارو! آج تم (مومنوں سے) الگ ہو جاؤ ﴿۵۹﴾ اے آدم کی اولاد! کیا میں نے تم کو تاکید سے کہہ نہیں دیا تھا کہ تم لوگ شیطان کی عبادت مت کرو یقیناً وہ تو تمھارا کھلم کھلا دشمن ہے؟ ﴿۶۰﴾ اور یہ کہ تم میری ہی عبادت کرتے رہو، یہی سیدھا راستہ ہے ﴿۶۱﴾ اور پکی بات یہ ہے کہ اس (شیطان) نے تم میں سے بہت ساری مخلوق کو گمراہ کر ڈالا تھا، کیا پھر بھی تم لوگ سمجھتے نہیں تھے؟ ﴿۶۲﴾ یہی جہنم ہے جس کا تم سے (کفر کی وجہ سے) وعدہ کیا گیا تھا[3] ﴿۶۳﴾ آج تمھارے کفر کی وجہ سے تم سب اس میں داخل ہو جاؤ ﴿۶۴﴾

---

[1] دنیا میں انسان اطاعت، عبادات، ضروریات میں مشغول ہوتا ہے، بیکاری دل کو گھبرانے والی چیز ہے، لیکن جنت میں تفریحات کی مشغولی اتنی ہوگی کہ دل گھبرائے گا نہیں؛ بلکہ عمدہ لذت دار مشغولیات ہوں گی۔

[2] اللہ تعالیٰ فرمائیں گے السلام علیکم یا اہل الجنۃ!۔

[3] (دوسرا ترجمہ) جس سے تم کو ڈرایا گیا تھا۔

اَلْيَوْمَ نَخْتِمُ عَلٰٓى اَفْوَاهِهِمْ وَتُكَلِّمُنَآ اَيْدِيْهِمْ وَتَشْهَدُ اَرْجُلُهُمْ بِمَا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ ﴿٦٥﴾ وَلَوْ نَشَآءُ لَطَمَسْنَا عَلٰٓى اَعْيُنِهِمْ فَاسْتَبَقُوا الصِّرَاطَ فَاَنّٰى يُبْصِرُوْنَ ﴿٦٦﴾ وَلَوْ نَشَآءُ لَمَسَخْنٰهُمْ عَلٰى مَكَانَتِهِمْ فَمَا اسْتَطَاعُوْا مُضِيًّا وَّلَا يَرْجِعُوْنَ ﴿٦٧﴾

وَمَنْ نُّعَمِّرْهُ نُنَكِّسْهُ فِى الْخَلْقِ ؕ اَفَلَا يَعْقِلُوْنَ ﴿٦٨﴾ وَمَا عَلَّمْنٰهُ الشِّعْرَ وَمَا يَنْۢبَغِىْ لَهٗ ؕ اِنْ هُوَ اِلَّا ذِكْرٌ وَّقُرْاٰنٌ مُّبِيْنٌ ﴿٦٩﴾ لِّيُنْذِرَ مَنْ كَانَ حَيًّا وَّيَحِقَّ الْقَوْلُ عَلَى الْكٰفِرِيْنَ ﴿٧٠﴾ اَوَلَمْ يَرَوْا اَنَّا خَلَقْنَا لَهُمْ مِّمَّا عَمِلَتْ اَيْدِيْنَآ اَنْعَامًا فَهُمْ لَهَا مٰلِكُوْنَ ﴿٧١﴾

آج ہم ان کے مونہوں پر مہر لگا دیں گے اور ان کے ہاتھ ہم سے بات کریں گے اور جو (گناہ) وہ کماتے تھے ان کے پاؤں اس کی گواہی دیں گے ﴿٦٥﴾ اور اگر ہم چاہیں تو (آج دنیا ہی میں) ان کی آنکھیں بالکل مٹا دیں، پھر راستے (کی تلاش) میں وہ دوڑیں گے؛ لیکن ان کو کہاں سے دکھائی دے گا؟ ﴿٦٦﴾ اور اگر ہم چاہیں تو ان کی اپنی ہی جگہ پر ہم صورتیں مسخ کر دیں① پھر نہ وہ آگے چل سکیں اور نہ پیچھے لوٹ کے آسکیں ﴿٦٧﴾

اور جس کو ہم (لمبی) عمر دیتے ہیں تو اس کو تخلیق② میں الٹا کر دیتے ہیں، کیا پھر بھی وہ لوگ سمجھتے نہیں ہیں؟ ﴿٦٨﴾ اور ہم نے اس (نبی) کو شاعری نہیں سکھائی اور وہ (شاعری) ان کے شایانِ شان بھی نہیں (ان کو جو سکھایا گیا ہے) وہ تو خالص نصیحت ہے اور قرآن ہے جو (احکام اور حقائق) کھول کھول کر بتلا دیوے ﴿٦٩﴾ تا کہ وہ (قرآن سنا کر کے) جو زندہ ہو③ اس کو ڈرا دیویں اور کافروں پر الزام (یعنی حجت) ثابت ہو جائے ﴿٧٠﴾ اور کیا ان لوگوں نے نہیں دیکھا کہ ہمارے ہاتھوں کی بنائی ہوئی چیزوں میں سے ہم نے ان کے لیے چوپائے پیدا کر دیے اور وہ ان کے مالک بنے ہوئے ہیں④ ﴿٧١﴾

---

① یعنی ان کی صورت بدل ڈالیں؛ یعنی اپاہج کی طرح کر ڈالیں۔ ② تخلیق یعنی پیدائش، طبعی حالت۔ لمبی عمر سے ہر اعلیٰ عمدہ چیز میں کمی آتی ہے، جسمانی قوت میں کمی، اعضا کے فوائد میں کمی؛ البتہ قرآن وحدیث کی خدمت کی برکت سے عقل وفہم میں برکت ہوتی ہے۔ ③ قلب میں ایمان کی برکت سے، جو روحانی حیات ہوتی ہے وہ مراد ہے۔

④ دوسرا ترجمہ "قابو میں کرتے ہیں"۔ انسان کا بڑے بھاری جانوروں کو قابو کرنا یہ بھی ایک نعمت ہے۔

وَذَلَّلۡنٰهَا لَهُمۡ فَمِنۡهَا رَكُوۡبُهُمۡ وَمِنۡهَا يَاۡكُلُوۡنَ ﴿۷۲﴾ وَلَهُمۡ فِيۡهَا مَنَافِعُ وَمَشَارِبُ ؕ اَفَلَا يَشۡكُرُوۡنَ ﴿۷۳﴾ وَاتَّخَذُوۡا مِنۡ دُوۡنِ اللّٰهِ اٰلِهَةً لَّعَلَّهُمۡ يُنۡصَرُوۡنَ ﴿۷۴﴾ لَا يَسۡتَطِيۡعُوۡنَ نَصۡرَهُمۡ ۙ وَهُمۡ لَهُمۡ جُنۡدٌ مُّحۡضَرُوۡنَ ﴿۷۵﴾ فَلَا يَحۡزُنۡكَ قَوۡلُهُمۡ ۘ اِنَّا نَعۡلَمُ مَا يُسِرُّوۡنَ وَمَا يُعۡلِنُوۡنَ ﴿۷۶﴾ اَوَلَمۡ يَرَ الۡاِنۡسَانُ اَنَّا خَلَقۡنٰهُ مِنۡ نُّطۡفَةٍ فَاِذَا هُوَ خَصِيۡمٌ مُّبِيۡنٌ ﴿۷۷﴾ وَضَرَبَ لَنَا مَثَلًا وَّنَسِىَ خَلۡقَهٗ ؕ قَالَ مَنۡ يُّحۡىِ الۡعِظَامَ وَهِىَ رَمِيۡمٌ ﴿۷۸﴾ قُلۡ يُحۡيِيۡهَا الَّذِىۡۤ اَنۡشَاَهَاۤ اَوَّلَ مَرَّةٍ ؕ

اور ان (چوپایوں) کو ہم نے ان کے قابو میں دے دیا ہے، سو ان میں سے بعض ان کی سواریاں ہیں اور ان میں سے بعض کو وہ کھاتے ہیں ﴿۷۲﴾ اور ان کے لیے ان (جانوروں) میں (دوسرے) فائدے بھی حاصل ہوتے ہیں اور پینے کی چیزیں بھی (ان کو ملتی ہیں) کیا پھر بھی وہ لوگ شکر نہیں کرتے؟ ﴿۷۳﴾ اور ان کافروں نے اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر اس امید پر دوسرے معبود بنا رکھے ہیں کہ (ان سے) ان کو مدد ملے ﴿۷۴﴾ ان (معبودوں) میں ان (کافروں) کی مدد کرنے کی طاقت ہی نہیں اور وہ (بت قیامت میں) ان (کافروں) کے لیے (مخالف) لشکر بن کر حاضر کر دیے جائیں گے ﴿۷۵﴾ اس لیے (اے نبی!) ان کی بات سے تم غمگین نہ ہو، جو چیز وہ لوگ چھپاتے ہیں اور جو چیز وہ لوگ ظاہر کرتے ہیں یقیناً ہم اس کو جانتے ہیں ﴿۷۶﴾ اور کیا انسان نے یہ نہیں دیکھا کہ ہم نے اس کو (منی کے) ایک قطرے سے پیدا کیا، پھر تب ہی وہ کھلم کھلا جھگڑا کرنے والا بن گیا[1] ﴿۷۷﴾ اور ہمارے بارے میں وہ عجیب بات بناتا ہے[2] اور وہ اپنی پیدائش کو بھول گیا[3] (اور) کہتا ہے کہ پرانی (کھوکھلی) ہو چکی ہڈی کو کون زندہ کرے گا؟[4] (یہ سوال کرتے وقت وہ اپنی پیدائش کو بھول گیا) ﴿۷۸﴾ تو تم (اس کو جواب میں) کہو کہ: وہ (اللہ تعالیٰ) جس نے اس کو پہلی بار پیدا کیا تھا وہی اس کو زندہ کریں گے،

---

① اور اللہ کی قدرت کا انکار کرنے لگا۔

② (دوسرا ترجمہ) ہمارے بارے میں وہ (عجیب) مثال بولتا ہے۔

③ کہ ہم نے اس کو ناپاک منی کے قطرے سے بنایا اور پھر کامل انسان بنایا۔

④ (دوسرا ترجمہ) (کافر انسان) کہتا ہے کہ کون ہڈیوں کو زندہ کرے گا: حالاں کہ وہ تو پرانی (کھوکھلی) ہو چکی ہو گی۔

وَهُوَ بِكُلِّ خَلْقٍ عَلِيْمٌ ۙ الَّذِيْ جَعَلَ لَكُمْ مِّنَ الشَّجَرِ الْاَخْضَرِ نَارًا فَاِذَآ اَنْتُمْ مِّنْهُ تُوْقِدُوْنَ ۝ اَوَلَيْسَ الَّذِيْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ بِقٰدِرٍ عَلٰٓى اَنْ يَّخْلُقَ مِثْلَهُمْ ۣ بَلٰى ۤ وَهُوَ الْخَلّٰقُ الْعَلِيْمُ ۝ اِنَّمَآ اَمْرُهٗٓ اِذَآ اَرَادَ شَيْـًٔا اَنْ يَّقُوْلَ لَهٗ كُنْ فَيَكُوْنُ ۝ فَسُبْحٰنَ الَّذِيْ بِيَدِهٖ مَلَكُوْتُ كُلِّ شَيْءٍ وَّاِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ ۝

اور وہ پیدا کرنے کا ہر کام جانتے ہیں ①﴿٧٩﴾ وہی (اللہ تعالیٰ) ہیں جو تمھارے لیے ہرے درخت میں سے آگ پیدا کرتے ہیں ②، پھر تم اس (درخت کی آگ) سے (دوسری) آگ سلگاتے ہو ﴿٨٠﴾ اور کیا جس (اللہ تعالیٰ) نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا وہ اس بات کی قدرت نہیں رکھتے کہ وہ ان جیسے (دوسرے انسانوں) کو پیدا کر دیں؟ کیوں نہیں؟ وہ تو بہت بڑے پیدا کرنے والے ہیں، بڑے جاننے والے ہیں ﴿٨١﴾ اس (اللہ تعالیٰ) کا حکم (یعنی معمول) یہی ہے کہ وہ جب کسی چیز کا ارادہ کرتے ہیں تو اس (چیز) کو کہتے ہیں کہ "ہو جا" تو (اسی وقت) وہ (چیز) ہو جاتی ہے ﴿٨٢﴾ وہ (اللہ تعالیٰ تو) پاک ہے جس کے قبضے میں ہر چیز کی حکومت ہے اور تم سب کو اسی (اللہ تعالیٰ) کی طرف لے جایا جائے گا ﴿٨٣﴾

---

① (دوسرا ترجمہ) وہ ہر قسم کا پیدا کرنا جانتے ہیں] (تیسرا) اور وہ (اللہ) ہر مخلوق کو خوب اچھے طریقے سے جانتے ہیں۔

② اگر ہم غور کریں تو ہر درخت کا آخری انجام آگ ہے؛ اس لیے کہ ہر درخت میں سے جو چیز بھی بنتی ہے وہ کبھی نہ کبھی جل کر یا جلا کر راکھ بنا دی جاتی ہے، گویا آج کا ہرا بھرا درخت ایک نہ ایک روز آگ بن کے جلنے والا ہے۔

(عرب میں مرخ اور عفار نام کے درخت بھی ہوتے ہیں۔ ہرے بھرے درخت کی لکڑیاں رگڑ رگڑ کر اس میں سے آگ نکلتی ہے)



سورۃ الصافات

(المکیۃ)

ایاتھا: ۱۸۲۔ رکوعاتھا: ۵۔

یہ سورت مکی ہے، اس میں ایک سو بیاسی (۱۸۲) آیتیں ہیں۔ سورۃ انعام کے بعد اور سورۃ لقمان سے پہلے چھپن (۵۶) نمبر پر نازل ہوئی۔

اس سورت میں اللہ کا حکم سننے کے انتظار میں یا عبادت کے لیے صفوں میں مل مل کر کھڑے رہنے والے فرشتوں کی قسم کھائی گئی ہے جیسے انسان جہاد کی صفوں میں اور نماز کی صفوں میں کھڑا رہتا ہے۔

نماز کے بعد اور مجلس کے بعد اس سورت کی آخری آیتیں: سبحان ربک رب العزۃ الخ پڑھنے کی فضیلت: الگ الگ تفسیر میں امام بغوی کے حوالے سے حضرت علیؓ کا یہ قول منقول ہے کہ جو شخص یہ چاہتا ہو کہ قیامت کے روز اسے بھرپور پیمانے سے اجر (بدلہ اور ثواب) ملے اسے چاہیے کہ وہ اپنی ہر مجلس کے اخیر میں یہ دعا پڑھے۔ (خاص خاص فضیلتوں والی مسنون دعائیں: ص: ۹۳)

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

وَالصّٰٓفّٰتِ صَفًّا ۝۱ فَالزّٰجِرٰتِ زَجْرًا ۝۲ فَالتّٰلِيٰتِ ذِكْرًا ۝۳ اِنَّ اِلٰهَكُمْ لَوَاحِدٌ ۝۴ رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا وَرَبُّ الْمَشَارِقِ ۝۵ اِنَّا زَيَّنَّا السَّمَآءَ الدُّنْيَا بِزِيْنَةِ الْكَوَاكِبِ ۝۶ وَحِفْظًا مِّنْ كُلِّ شَيْطٰنٍ مَّارِدٍ ۝۷ لَا يَسَّمَّعُوْنَ اِلَى الْمَلَاِ الْاَعْلٰى وَيُقْذَفُوْنَ مِنْ كُلِّ جَانِبٍ ۝۸ دُحُوْرًا وَّلَهُمْ عَذَابٌ وَّاصِبٌ ۝۹

اللہ تعالیٰ کے نام سے (میں شروع کرتا ہوں) جن کی رحمت سب کے لیے ہے، جو بہت زیادہ رحم کرنے والے ہیں۔

قسم ہے قطاریں کھڑے ہو کر صف باندھنے والوں (یعنی فرشتوں) کی ﴿۱﴾ پھر ان کی جو روک ٹوک کرتے ہیں① ﴿۲﴾ پھر (اللہ تعالیٰ کے) ذکر کی تلاوت کرنے والوں کی② ﴿۳﴾ یقین رکھو کہ تمہارے معبود تو ایک ہی ہیں ﴿۴﴾ آسمانوں کے اور زمین کے اور جو کچھ ان دونوں کے درمیان ہے اس کے رب ہیں اور (جہاں سے سورج اور دوسرے ستارے نکلتے ہیں ان) مشرقوں کے رب ہیں③ ﴿۵﴾ یقیناً ہم نے نزدیک والے آسمان کو④ ستاروں کی رونق سے سجا دیا ﴿۶﴾ اور ہر شریر شیطان سے حفاظت کا ذریعہ بنایا ہے ﴿۷﴾ اوپر کے جہان کی وہ باتیں سن نہیں سکتے⑤ اور (جب کبھی قریب جا کر سننے کی کوشش کرتے ہیں تب) ہر طرف سے ان پر مار پڑتی ہے ﴿۸﴾ (اور شیطانوں کو) بھگا دیا جاتا ہے اور ان کے لیے (آخرت میں) ہمیشہ عذاب ہوگا ﴿۹﴾

---

① (دوسرا ترجمہ) جو جھڑک کر کے ڈانٹنے والے ہیں۔

② (دوسرا ترجمہ) یاد کر کے پڑھنے والوں کی۔ (ملائکۃ اللہ کا حکم سننے یا عبادت کے لیے صف میں کھڑے رہتے ہیں اور شیاطین کو عالمِ بالا تک آنے سے روکتے ہیں، حصولِ برکت کے لیے آسمانی کتابیں پڑھتے ہیں یا اللہ کا ذکر کرتے ہے، اسی طرح غازی صفوں میں مقابلہ کے لیے تیار کھڑے رہ کر دشمنوں کو روک دیتا ہے اور ہر وقت احکامِ الٰہی کی تعمیل اور ذکر تلاوت میں رہتا ہے)

③ مطلب: [۱] اس سے ایک مراد یہ ہے کہ الگ الگ ستاروں کی نکلنے کی الگ الگ جگہیں [۲] سورج روزانہ الگ الگ جگہوں سے نکلتا ہے۔ ④ (دوسرا ترجمہ) دنیا سے نظر آنے والے آسمان کو۔

⑤ (دوسرا ترجمہ) اوپر کی مجلس کی وہ باتیں سن نہیں سکتے (یعنی مار پڑنے کے ڈر سے دور ہی رہتے ہیں)۔

إِلَّا مَنْ خَطِفَ الْخَطْفَةَ فَأَتْبَعَهُ شِهَابٌ ثَاقِبٌ ﴿١٠﴾ فَاسْتَفْتِهِمْ أَهُمْ أَشَدُّ خَلْقًا أَمْ مَّنْ خَلَقْنَا ۚ إِنَّا خَلَقْنَاهُم مِّن طِينٍ لَّازِبٍ ﴿١١﴾ بَلْ عَجِبْتَ وَيَسْخَرُونَ ﴿١٢﴾ وَإِذَا ذُكِّرُوا لَا يَذْكُرُونَ ﴿١٣﴾ وَإِذَا رَأَوْا آيَةً يَسْتَسْخِرُونَ ﴿١٤﴾ وَقَالُوا إِنْ هَٰذَا إِلَّا سِحْرٌ مُّبِينٌ ﴿١٥﴾ أَإِذَا مِتْنَا وَكُنَّا تُرَابًا وَعِظَامًا أَإِنَّا لَمَبْعُوثُونَ ﴿١٦﴾ أَوَآبَاؤُنَا الْأَوَّلُونَ ﴿١٧﴾ قُلْ نَعَمْ وَأَنتُمْ دَاخِرُونَ ﴿١٨﴾ فَإِنَّمَا هِيَ زَجْرَةٌ وَاحِدَةٌ فَإِذَا هُمْ يَنظُرُونَ ﴿١٩﴾ وَقَالُوا يَا وَيْلَنَا هَٰذَا يَوْمُ الدِّينِ ﴿٢٠﴾ هَٰذَا يَوْمُ الْفَصْلِ الَّذِي كُنتُم بِهِ تُكَذِّبُونَ ﴿٢١﴾

البتہ جو کوئی (شیطان) کوئی خبر اچک کر کے بھاگتا ہے تو ایک چمکتا ہوا شعلہ اس کا پیچھا کرتا ہے ﴿١٠﴾ اب ذرا تم ان (کافروں) کو پوچھو: کیا ان کو پیدا کرنا زیادہ مشکل ہے یا ہماری پیدا کی ہوئی دوسری مخلوق کو؟① حقیقت میں ہم نے ہی ان (انسانوں) کو چپکتی ہوئی مٹی سے پیدا کیا ہے ﴿١١﴾ بلکہ (اے نبی!) تم تو (ان ایمان کا انکار کرنے والی کی باتوں پر) تعجب کرتے ہو اور وہ (تمھاری باتوں کا) مذاق اڑاتے ہیں ﴿١٢﴾ اور جب ان کو نصیحت کی جاتی ہے تو وہ نصیحت مانتے نہیں ہیں ﴿١٣﴾ اور جب وہ لوگ کسی آیت (یعنی معجزہ) کو دیکھتے ہیں تو (اور زیادہ) مذاق اڑاتے ہیں ﴿١٤﴾ اور وہ لوگ کہتے ہیں کہ یہ تو کھلم کھلا جادو ہی ہے ﴿١٥﴾ کیا جب ہم مر جائیں گے اور ہم مٹی اور ہڈیاں ہو جائیں گے تو کیا ہم کو پھر سے زندہ کیا جائے گا؟ ﴿١٦﴾ اور کیا ہمارے اگلے باپ دادوں کو بھی (دوبارہ زندہ کیا جائے گا)؟ ﴿١٧﴾ تو تم (ان کو) کہو: ہاں! اور (تمھاری حالت یہ ہوگی کہ) تم ذلیل بھی ہوں گے② ﴿١٨﴾ یقیناً وہ تو ایک زوردار آواز ہوگی جس کے بعد وہ سب (زندہ ہو کر) اچانک دیکھنے لگیں گے ﴿١٩﴾ اور وہ کہنے لگیں گے: ہائے افسوس! یہ حساب (یعنی بدلہ) کا دن ہے ﴿٢٠﴾ (ان کو کہا جائے گا) یہ تو فیصلے کا دن ہے جس کو تم (دنیا میں) جھٹلایا کرتے تھے ﴿٢١﴾

---

① (دوسرا ترجمہ) یا جتنی مخلوق ہم نے بنائی ہے ان کو۔

② یعنی دوسری مرتبہ زندہ کر کے اٹھائے جاؤ گے تب۔

اُحْشُرُوا الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا وَاَزْوَاجَهُمْ وَمَا كَانُوْا يَعْبُدُوْنَ ﴿۲۲﴾ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ فَاهْدُوْهُمْ اِلٰى صِرَاطِ الْجَحِيْمِ ﴿۲۳﴾ وَقِفُوْهُمْ اِنَّهُمْ مَّسْـُٔوْلُوْنَ ﴿۲۴﴾ مَا لَكُمْ لَا تَنَاصَرُوْنَ ﴿۲۵﴾ بَلْ هُمُ الْيَوْمَ مُسْتَسْلِمُوْنَ ﴿۲۶﴾ وَاَقْبَلَ بَعْضُهُمْ عَلٰى بَعْضٍ يَّتَسَآءَلُوْنَ ﴿۲۷﴾ قَالُوْٓا اِنَّكُمْ كُنْتُمْ تَاْتُوْنَنَا عَنِ الْيَمِيْنِ ﴿۲۸﴾ قَالُوْا بَلْ لَّمْ تَكُوْنُوْا مُؤْمِنِيْنَ ﴿۲۹﴾ وَمَا كَانَ لَنَا عَلَيْكُمْ مِّنْ سُلْطٰنٍ ۚ بَلْ كُنْتُمْ قَوْمًا طٰغِيْنَ ﴿۳۰﴾ فَحَقَّ عَلَيْنَا قَوْلُ رَبِّنَآ ۤ اِنَّا لَذَآئِقُوْنَ ﴿۳۱﴾ فَاَغْوَيْنٰكُمْ اِنَّا كُنَّا غٰوِيْنَ ﴿۳۲﴾ فَاِنَّهُمْ يَوْمَئِذٍ فِي الْعَذَابِ مُشْتَرِكُوْنَ ﴿۳۳﴾ اِنَّا كَذٰلِكَ نَفْعَلُ بِالْمُجْرِمِيْنَ ﴿۳۴﴾

(فرشتوں کو حکم دیا جائے گا کہ) تم ظالموں کو اور ان کی بیویوں کو① ور جن کی یہ لوگ اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر عبادت کرتے تھے ان سب کو جمع کر کے لے آؤ سوان کو جہنم کا راستہ دکھاؤ② ﴿۲۲﴾ ﴿۲۳﴾ اور ان کو ذرا کھڑا رکھو؛ کیوں کہ ان سے پوچھا جائے گا ﴿۲۴﴾ (اے مجرمو!) تم کو کیا ہو گیا کہ آپس میں ایک دوسرے کی مدد نہیں کرتے؟ ﴿۲۵﴾ بلکہ وہ تو آج آپس میں ایک دوسرے کو پکڑ واتے ہوں گے③ ﴿۲۶﴾ اور وہ ایک دوسرے کی طرف منہ کر کے آپس میں سوال جواب کرنے لگیں گے ﴿۲۷﴾ وہ (ماتحت لوگ سرداروں سے) کہیں گے کہ: یقیناً تم لوگ ہم پر پوری طاقت کے ساتھ (گمراہ کرنے کے لیے چڑھ کر) آئے تھے④ ﴿۲۸﴾ تو وہ (سردار لوگ) کہیں گے: بلکہ تم خود ہی ایمان نہیں لائے تھے ﴿۲۹﴾ اور ہمارا تمھارے اوپر کوئی زور ہی نہیں تھا؛ بلکہ تم ہی حد سے نکل جانے والے لوگ تھے ﴿۳۰﴾ سو ہم سب پر ہمارے رب کی بات ثابت ہو گئی ہے کہ ہم سب کو (جہنم میں عذاب کا) مزہ چکھنا ہی ہے ﴿۳۱﴾ سو ہم نے تم کو گمراہ کیا تھا (جیسے) ہم خود بھی گمراہ تھے ﴿۳۲﴾ سو وہ سب کے سب (یعنی سردار اور عوام) اس دن عذاب میں ایک دوسرے کے ساتھ شریک ہوں گے ﴿۳۳﴾ یقیناً ہم (ایسے) گنہگاروں کے ساتھ ایسا ہی سلوک کرتے ہیں ﴿۳۴﴾

① (دوسرا ترجمہ) ان کے ساتھیوں کو، یعنی ہم مشرب لوگوں کو۔
② (دوسرا ترجمہ) ان کو جہنم کے راستے کی طرف چلاؤ۔
③ (دوسرا ترجمہ) بلکہ وہ آج کے دن سر جھکا کر کھڑے ہوں گے۔
④ بعض نے ”یمین“ کو قسم کے معنی میں لیا ہے؛ یعنی رسول کی تعلیم غلط ہے اس بات کی تم قسم کھا کر آتے تھے۔

إِنَّهُمْ كَانُوٓا۟ إِذَا قِيلَ لَهُمْ لَآ إِلَٰهَ إِلَّا ٱللَّهُ يَسْتَكْبِرُونَ ﴿٣٥﴾ وَيَقُولُونَ أَئِنَّا لَتَارِكُوٓا۟ ءَالِهَتِنَا لِشَاعِرٍ مَّجْنُونٍۭ ﴿٣٦﴾ بَلْ جَآءَ بِٱلْحَقِّ وَصَدَّقَ ٱلْمُرْسَلِينَ ﴿٣٧﴾ إِنَّكُمْ لَذَآئِقُوا۟ ٱلْعَذَابِ ٱلْأَلِيمِ ﴿٣٨﴾ وَمَا تُجْزَوْنَ إِلَّا مَا كُنتُمْ تَعْمَلُونَ ﴿٣٩﴾ إِلَّا عِبَادَ ٱللَّهِ ٱلْمُخْلَصِينَ ﴿٤٠﴾ أُو۟لَٰٓئِكَ لَهُمْ رِزْقٌ مَّعْلُومٌ ﴿٤١﴾ فَوَٰكِهُ ۖ وَهُم مُّكْرَمُونَ ﴿٤٢﴾ فِى جَنَّٰتِ ٱلنَّعِيمِ ﴿٤٣﴾ عَلَىٰ سُرُرٍ مُّتَقَٰبِلِينَ ﴿٤٤﴾ يُطَافُ عَلَيْهِم بِكَأْسٍ مِّن مَّعِينٍۭ ﴿٤٥﴾ بَيْضَآءَ لَذَّةٍ لِّلشَّٰرِبِينَ ﴿٤٦﴾ لَا فِيهَا غَوْلٌ وَلَا هُمْ عَنْهَا يُنزَفُونَ ﴿٤٧﴾ وَعِندَهُمْ قَٰصِرَٰتُ ٱلطَّرْفِ عِينٌ ﴿٤٨﴾

یقیناً ان کی حالت ایسی تھی کہ جب ان کو کہا جاتا تھا کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں ہے تو وہ لوگ تکبر کرتے تھے ① ﴿۳۵﴾ اور وہ تو (یوں) کہتے تھے کہ: کیا ہم ایک دیوانے، شاعر (کے کہنے) کی وجہ سے ہمارے معبودوں کو چھوڑ دیں؟ ﴿۳۶﴾ حالاں کہ وہ (نبی) تو سچا دین لے کر آئے ہیں اور (دوسرے) سب رسولوں کو سچا بتاتے ہیں ﴿۳۷﴾ یقیناً تم لوگ دردناک عذاب (کا مزہ) چکھ کر رہو گے ﴿۳۸﴾ اور تم جو کام کرتے تھے تم کو ان ہی کاموں کی سزا دی جائے گی ﴿۳۹﴾ مگر اللہ تعالیٰ کے جو خاص چنے ہوئے بندے ہیں ② ﴿۴۰﴾ یہ وہ ہیں کہ ان کے لیے مقرر کی ہوئی روزی ہے ③ ﴿۴۱﴾ میوے ہیں اور نعمتوں کے باغات میں، ان کی پوری پوری عزت ہوگی ﴿۴۲﴾ ﴿۴۳﴾ (اونچے) تختوں پر ایک دوسرے کے آمنے سامنے بیٹھے ہوں گے ﴿۴۴﴾ صاف سفید رنگ کی (بہتی) شراب کے پیالے ان کے سامنے (خادم لوگ لے کر) گھومتے ہوں گے ﴿۴۵﴾ پینے والوں کے لیے مزیدار ہوگی ﴿۴۶﴾ اس کی وجہ سے سر بھی نہیں چکرائے گا اور اس کو پی کر وہ عقل بھی نہیں کھو بیٹھیں گے ﴿۴۷﴾ اور ان کے پاس نیچی ④ نظروں والی بڑی آنکھوں والی (حوریں) ہوں گی ﴿۴۸﴾

---

① (دوسرا ترجمہ) اکڑ دکھاتے تھے۔ ② یعنی وہ عذاب سے بچے رہیں گے۔

③ (دوسرا ترجمہ) ان کے لیے ایسی روزی ہے جن کا حال (قرآن میں) معلوم (ہو چکا) ہے۔

④ یعنی شرم حیا سے ان کی نظریں نیچی رہے گی یعنی جن کی نظر شوہر کے سوا کسی طرف نہ اٹھے ویسے۔ ایک مطلب یہ بھی ہے کہ اپنے حسن وجمال کی وجہ سے اپنے شوہر کی نظر نیچی کر دے گی کہ کسی دوسرے کی طرف اٹھنے ہی نہ دے گی۔

نوٹ: جنت کی عورتیں نیچی نظر والی، دنیا کی عورتوں کے لیے بھی اسی وصف میں دنیا وآخرت کی جنت ہے۔

كَأَنَّهُنَّ بَيْضٌ مَّكْنُونٌ ۝ فَأَقْبَلَ بَعْضُهُمْ عَلَىٰ بَعْضٍ يَتَسَاءَلُونَ ۝ قَالَ قَائِلٌ مِّنْهُمْ إِنِّي كَانَ لِي قَرِينٌ ۝ يَقُولُ أَإِنَّكَ لَمِنَ الْمُصَدِّقِينَ ۝ أَإِذَا مِتْنَا وَكُنَّا تُرَابًا وَعِظَامًا أَإِنَّا لَمَدِينُونَ ۝ قَالَ هَلْ أَنتُم مُّطَّلِعُونَ ۝ فَاطَّلَعَ فَرَآهُ فِي سَوَاءِ الْجَحِيمِ ۝ قَالَ تَاللَّهِ إِن كِدتَّ لَتُرْدِينِ ۝ وَلَوْلَا نِعْمَةُ رَبِّي لَكُنتُ مِنَ الْمُحْضَرِينَ ۝ أَفَمَا نَحْنُ بِمَيِّتِينَ ۝ إِلَّا مَوْتَتَنَا الْأُولَىٰ وَمَا نَحْنُ بِمُعَذَّبِينَ ۝ إِنَّ هَٰذَا لَهُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيمُ ۝

ایسا لگے گا کہ وہ (حوریں) چھپے ہوئے انڈے ہیں①﴿۴۹﴾ پھر وہ (جنتی لوگ) ایک دوسرے کی طرف منہ کر کے آپس میں سوال (یعنی بات چیت) کریں گے②﴿۵۰﴾ تو ان (جنت والوں) میں سے ایک کہنے والا (اپنی مجلس والوں سے) کہے گا کہ: میرا تو ایک (دنیا میں) ساتھی تھا﴿۵۱﴾ وہ (مجھ کو تعجب سے یوں) کہا کرتا تھا کہ کیا تو بھی (آخرت کو) سچا ماننے والوں میں سے ہے؟﴿۵۲﴾ (اور وہ مجھے یوں بھی کہتا تھا کہ) کیا ہم لوگ جب مر کر مٹی اور ہڈیاں ہو جائیں گے تب کیا ہم کو (ہمارے کاموں کا دوبارہ زندہ کر کے) بدلہ دیا جائے گا؟﴿۵۳﴾ وہ (اللہ تعالیٰ) فرمائیں گے: کیا تم (اس ساتھی کو) جھانک کر دیکھو گے؟﴿۵۴﴾ تو وہ (جنتی دوست) جھانک کر کے دیکھے گا تو وہ اس کو جہنم کے بیچوں بیچ پڑا دیکھے گا﴿۵۵﴾ تو وہ (جنتی) کہے گا: اللہ تعالیٰ کی قسم! کہ تو تو مجھ کو بالکل ہلاک ہی کر ڈالتا﴿۵۶﴾ اور اگر میرے رب کا میرے اوپر فضل نہ ہوتا تو میں بھی پکڑ کر (جہنم میں) لایا جاتا﴿۵۷﴾③ کیا سوائے پہلی مرتبہ (دنیا میں) ہمارے مر چکنے کے اب ہم کو مرنا نہیں ہے؟ اور ہم کو عذاب نہیں ہوگا④؟﴿۵۸﴾،﴿۵۹﴾ (جنتی نعمتیں جنت میں ملی وہ) حقیقت میں یہی بہت بڑی کامیابی ہے﴿۶۰﴾

---

①: [۱] بعض مفسرین نے شتر مرغ کی انڈے مراد لیے ہیں جو نہایت خوبصورت ہوتے ہیں ان کے ساتھ تشبیہ دی ہے۔

[۲] ایسی سفیدی جس میں زردی بھی ہو جیسے دیسی مرغوں کے انڈے میں ہوتا ہے ایسا رنگ مراد ہے۔

[۳] انڈے کے چھلکے کے نیچے ایک جھلی ہوتی ہے جو نرم و نازک ہوتی ہے، نرمی اور نزاکت میں تشبیہ دینا ہے۔

② (دوسرا ترجمہ) آپس میں حالات پوچھیں گے۔ ③ پھر وہ جنتی خوشی سے اپنے دوسرے مجلس کے ساتھی سے کہے گا۔

④ اللہ تعالیٰ نے جو تمام تکلیفوں سے بچالیا اور جنت ملی اس پر خوشی کے جوش میں یہ باتیں کہی جاوے گی۔

لِمِثْلِ هٰذَا فَلْيَعْمَلِ الْعٰمِلُوْنَ ﴿٦١﴾ اَذٰلِكَ خَيْرٌ نُّزُلًا اَمْ شَجَرَةُ الزَّقُّوْمِ ﴿٦٢﴾ اِنَّا جَعَلْنٰهَا فِتْنَةً لِّلظّٰلِمِيْنَ ﴿٦٣﴾ اِنَّهَا شَجَرَةٌ تَخْرُجُ فِيْۤ اَصْلِ الْجَحِيْمِ ﴿٦٤﴾ طَلْعُهَا كَاَنَّهٗ رُءُوْسُ الشَّيٰطِيْنِ ﴿٦٥﴾ فَاِنَّهُمْ لَاٰكِلُوْنَ مِنْهَا فَمَالِـُٔوْنَ مِنْهَا الْبُطُوْنَ ﴿٦٦﴾ ثُمَّ اِنَّ لَهُمْ عَلَيْهَا لَشَوْبًا مِّنْ حَمِيْمٍ ﴿٦٧﴾ ثُمَّ اِنَّ مَرْجِعَهُمْ لَاِلَى الْجَحِيْمِ ﴿٦٨﴾ اِنَّهُمْ اَلْفَوْا اٰبَآءَهُمْ ضَآلِّيْنَ ﴿٦٩﴾ فَهُمْ عَلٰۤى اٰثٰرِهِمْ يُهْرَعُوْنَ ﴿٧٠﴾ وَلَقَدْ ضَلَّ قَبْلَهُمْ اَكْثَرُ الْاَوَّلِيْنَ ﴿٧١﴾ وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا فِيْهِمْ مُّنْذِرِيْنَ ﴿٧٢﴾ فَانْظُرْ كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُنْذَرِيْنَ ﴿٧٣﴾ اِلَّا عِبَادَ اللّٰهِ الْمُخْلَصِيْنَ ﴿٧٤﴾

وَلَقَدْ نَادٰىنَا نُوْحٌ فَلَنِعْمَ الْمُجِيْبُوْنَ ﴿٧٥﴾ وَنَجَّيْنٰهُ وَاَهْلَهٗ مِنَ الْكَرْبِ الْعَظِيْمِ ﴿٧٦﴾

اس جیسی کامیابی (حاصل کرنے) کے لیے عمل کرنے والوں کو عمل کرنا چاہیے ﴿۶۱﴾ کیا یہ مہمانی اچھی ہے یا زقوم کا درخت؟ ﴿۶۲﴾ یقیناً ہم نے اس (درخت) کو ظالموں کے لیے ایک فتنہ① بنادیا ہے ﴿۶۳﴾ یقیناً وہ ایک ایسا درخت ہے جو جہنم کی جڑ میں سے نکلتا ہے ﴿۶۴﴾ اس کا خوشہ ایسا ہے جیسے کہ شیطانوں کے سر ہوتے ہیں ﴿۶۵﴾ سو وہ (جہنمی لوگ) اس (زقوم) کو کھائیں گے اور اس سے (اپنے) پیٹوں کو بھریں گے ﴿۶۶﴾ یقیناً پھر ان لوگوں کو اس (زقوم) کے اوپر سے سخت کھولتا ہوا پانی (یعنی پیپ) ملا کر دیا جائے گا ﴿۶۷﴾ (ان سب تکلیف کے بعد عذاب ختم نہ ہوگا؛ بلکہ) پھر جہنم کی (آگ کی) طرف وہ لوگ ضرور لوٹیں گے② ﴿۶۸﴾ (سزا کی وجہ یہ ہوگی) کہ انھوں نے اپنے باپ دادوں کو گمراہی کی حالت میں پایا ﴿۶۹﴾ پھر وہ انہی کے قدم کے نشان پر تیزی سے دوڑتے ہوئے چلے گئے ﴿۷۰﴾ اور پکی بات یہ ہے کہ ان سے پہلے اگلوں کے اکثر لوگ گمراہ ہو چکے ہیں ﴿۷۱﴾ اور پکی بات یہ ہے کہ ہم ان میں ڈرانے والے بھیجتے ہی رہے ﴿۷۲﴾ سو تم دیکھو کہ ڈرائے گئے لوگوں کا انجام کیسا ہوا؟ ﴿۷۳﴾ مگر اللہ کے چنے ہوئے بندے (وہ عذاب سے محفوظ رہے) ﴿۷۴﴾

اور پکی بات یہ ہے کہ نوح (علیہ السلام) نے ہم کو پکارا تو ہم (ان کی پکار کا) بہت ہی اچھے جواب دینے والے تھے ﴿۷۵﴾ اور ہم نے اس (نوح) کو اور اس کے اہل کو بڑی گھبراہٹ سے بچا لیا ﴿۷۶﴾

---

① یعنی عذاب کا ذریعہ یا امتحان کا ذریعہ۔ (وہ یوں کہتے تھے کہ جہنم کی آگ میں درخت کیسے زندہ رہے گا؟)

② یعنی ان کا ٹھکانا جہنم ہی ہوگا اس سے چھوٹ نہ پاویں گے۔

وَجَعَلْنَا ذُرِّيَّتَهُ هُمُ الْبٰقِيْنَ ۝ وَتَرَكْنَا عَلَيْهِ فِي الْاٰخِرِيْنَ ۝ سَلٰمٌ عَلٰى نُوْحٍ فِي الْعٰلَمِيْنَ ۝ اِنَّا كَذٰلِكَ نَجْزِي الْمُحْسِنِيْنَ ۝ اِنَّهُ مِنْ عِبَادِنَا الْمُؤْمِنِيْنَ ۝ ثُمَّ اَغْرَقْنَا الْاٰخَرِيْنَ ۝ وَاِنَّ مِنْ شِيْعَتِهِ لَاِبْرٰهِيْمَ ۝ اِذْ جَآءَ رَبَّهُ بِقَلْبٍ سَلِيْمٍ ۝ اِذْ قَالَ لِاَبِيْهِ وَقَوْمِهِ مَاذَا تَعْبُدُوْنَ ۝ اَئِفْكًا اٰلِهَةً دُوْنَ اللّٰهِ تُرِيْدُوْنَ ۝ فَمَا ظَنُّكُمْ بِرَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝ فَنَظَرَ نَظْرَةً فِي النُّجُوْمِ ۝ فَقَالَ اِنِّيْ سَقِيْمٌ ۝ فَتَوَلَّوْا عَنْهُ مُدْبِرِيْنَ ۝ فَرَاغَ اِلٰٓى اٰلِهَتِهِمْ فَقَالَ اَلَا تَاْكُلُوْنَ ۝ مَا لَكُمْ لَا تَنْطِقُوْنَ ۝

اور ہم نے اس (نوح) کی اولاد (یعنی نسل) کو ہی باقی رکھا[1] ﴿۷۷﴾ اور (نوح علیہ السلام کے) بعد میں آنے والے لوگوں میں ہم نے اس کے لیے یہ بات باقی رہنے دی کہ ﴿۷۸﴾ (وہ ایسا کہتے رہیں) نوح (علیہ السلام) پر تمام عالموں میں سلام ہو ﴿۷۹﴾ یقیناً ہم نیکی کرنے والوں کو اسی طرح بدلہ دیتے ہیں ﴿۸۰﴾ یقیناً وہ (نوح علیہ السلام) ہمارے ایمان لانے والے بندوں میں سے تھے ﴿۸۱﴾ پھر ہم نے دوسروں کو ڈبو دیا ﴿۸۲﴾ اور یقیناً اس (نوح) کے طریقوں پر چلنے والوں میں ابراہیم (علیہ السلام) بھی تھے ﴿۸۳﴾ جب کہ وہ (ابراہیم علیہ السلام) اپنے رب کے پاس صاف ستھرا دل لے کر آئے ﴿۸۴﴾ جب کہ اس (ابراہیم) نے اپنے ابا اور اپنی قوم سے کہا: تم کس چیز کی عبادت کرتے ہو؟ ﴿۸۵﴾ کیا اللہ کو چھوڑ کر جھوٹے بنائے ہوئے معبودوں کو تم لوگ چاہتے ہو ﴿۸۶﴾ سو تمام عالموں کے رب کے بارے میں تمہارا کیا خیال ہے؟ ﴿۸۷﴾ سو اس (ابراہیم علیہ السلام) نے ستاروں کی طرف ایک نظر ڈال کر دیکھا ﴿۸۸﴾ سو اس (ابراہیم علیہ السلام) نے کہا: میری طبیعت ٹھیک نہیں ہے[2] ﴿۸۹﴾ پھر قوم کے لوگ پیٹھ پھرا کر اس (ابراہیم علیہ السلام) کے پاس سے چلے گئے[3] ﴿۹۰﴾ پھر وہ (ابراہیم) ان کے (بنائے ہوئے) بتوں (کے مندر) میں چپکے سے گھس گئے، سو اس (ابراہیم) نے بتوں سے کہا: تم (یہ چڑھاوے) کھاتے کیوں نہیں ہو؟ ﴿۹۱﴾ تم کو کیا ہو گیا، بولتے (کیوں) نہیں؟ ﴿۹۲﴾

---

[1] حضرت نوح علیہ السلام کے تین بیٹے سام، حام، یافث سے پوری دنیا کی انسانیت چلی۔ [2] (دوسرا ترجمہ) میں بیمار ہونے والا ہوں۔ [3] یعنی حضرت ابراہیم کا عذر سن کر ان کو چھوڑ کر کے قوم کے لوگ میلے میں چلے گئے۔

فَرَاغَ عَلَيْهِمْ ضَرْبًا بِالْيَمِيْنِ ۞ فَأَقْبَلُوْٓا إِلَيْهِ يَزِفُّوْنَ ۞ قَالَ أَتَعْبُدُوْنَ مَا تَنْحِتُوْنَ ۞ وَاللّٰهُ خَلَقَكُمْ وَمَا تَعْمَلُوْنَ ۞ قَالُوا ابْنُوْا لَهٗ بُنْيَانًا فَأَلْقُوْهُ فِي الْجَحِيْمِ ۞ فَأَرَادُوْا بِهٖ كَيْدًا فَجَعَلْنٰهُمُ الْأَسْفَلِيْنَ ۞ وَقَالَ إِنِّيْ ذَاهِبٌ إِلٰى رَبِّيْ سَيَهْدِيْنِ ۞ رَبِّ هَبْ لِيْ مِنَ الصّٰلِحِيْنَ ۞ فَبَشَّرْنٰهُ بِغُلٰمٍ حَلِيْمٍ ۞ فَلَمَّا بَلَغَ مَعَهُ السَّعْيَ قَالَ يٰبُنَيَّ إِنِّيْٓ أَرٰى فِي الْمَنَامِ أَنِّيْٓ أَذْبَحُكَ فَانْظُرْ مَاذَا تَرٰى ۚ قَالَ يٰٓأَبَتِ افْعَلْ مَا تُؤْمَرُ ۖ سَتَجِدُنِيْٓ إِنْ شَآءَ اللّٰهُ مِنَ الصّٰبِرِيْنَ ۞

پھر پوری طاقت سے مارتے ہوئے ان (بتوں) پر ٹوٹ پڑے① ﴿٩٣﴾ پھر وہ (ابراہیم علیہ السلام کی قوم کے) لوگ ان کے پاس دوڑتے ہوئے② آئے ﴿٩٤﴾ اس (ابراہیم علیہ السلام) نے کہا: جن کو تم خود تراشتے ہو، کیا تم انھی کی عبادت کرتے ہو؟ ﴿٩٥﴾ حالاں کہ اللہ تعالیٰ نے تم کو (بھی) اور جو کچھ تم بناتے ہو اس کو (بھی) پیدا کیا ﴿٩٦﴾ (قوم کے) لوگوں نے کہا کہ: اس (ابراہیم) کے لیے ایک عمارت بناؤ اور اس (ابراہیم) کو آگ کے ڈھیر میں پھینک دو ﴿٩٧﴾ پھر انھوں نے اس (ابراہیم علیہ السلام) کے خلاف ایک برا منصوبہ بنانے کا ارادہ کیا؛ لیکن ہم نے ان کو نیچا کر کے دکھا دیا ﴿٩٨﴾ اور ابراہیم علیہ السلام نے کہا: میں تو اپنے رب کی طرف ہجرت کر کے جا رہا ہوں، وہی مجھ کو (دوسری اچھی جگہ جانے کا) ضرور راستہ بتلائیں گے ﴿٩٩﴾ اے میرے رب! مجھ کو کوئی نیک بیٹا عطا کیجیے③ ﴿١٠٠﴾ پس ہم نے اس (ابراہیم علیہ السلام) کو ایک تحمل کرنے والے بیٹے کی خوش خبری دی④ ﴿١٠١﴾ پھر وہ لڑکا جب اس (ابراہیم علیہ السلام) کے ساتھ چلنے پھرنے کے لائق ہو گیا⑤ تو (ابراہیم علیہ السلام) نے کہا: اے میرے بیٹے! میں خواب میں دیکھتا ہوں کہ میں تم کو ذبح کر رہا ہوں تو سوچ لو تمھاری کیا رائے ہے؟ بیٹے نے کہا کہ: اے میرے ابا! آپ کو جو حکم دیا جا رہا ہے اس کو کر ڈالیے، ان شاء اللہ! آپ مجھے صبر کرنے والوں میں سے پائیں گے ﴿١٠٢﴾

① (دوسرا ترجمہ) پھر ان پر پوری قوت کے ساتھ جا پڑے اور مارنے لگے آیت میں ''یمین'' کا لفظ ہے، بعض حضرات نے اس کا ترجمہ داہنے ہاتھ سے بتوں کو مارنے سے کیا ہے۔ ② گھبراتے ہوئے غصے میں۔ ③ یہ دعا عراق سے ملک شام پہنچ جانے کے بعد مانگی ہے۔ ④ حلیم کا ایک معنی ہے باوقار، جو آدمی غضب کی وجہ سے جوش میں نہ آوے؛ بلکہ طبیعت اور نفس کو قابو میں رکھے۔ حضرت اسماعیل علیہ السلام مراد ہے۔ ⑤ (دوسرا ترجمہ) کام میں مدد کرنے کے لائق ہو گیا۔

فَلَمَّآ اَسْلَمَا وَتَلَّهٗ لِلْجَبِيْنِ ۚ وَنَادَيْنٰهُ اَنْ يّٰٓاِبْرٰهِيْمُ ۙ قَدْ صَدَّقْتَ الرُّءْيَا ۚ اِنَّا كَذٰلِكَ
نَجْزِي الْمُحْسِنِيْنَ ۞ اِنَّ هٰذَا لَهُوَ الْبَلٰٓؤُا الْمُبِيْنُ ۞ وَفَدَيْنٰهُ بِذِبْحٍ عَظِيْمٍ ۞ وَتَرَكْنَا
عَلَيْهِ فِي الْاٰخِرِيْنَ ۖ سَلٰمٌ عَلٰٓى اِبْرٰهِيْمَ ۞ كَذٰلِكَ نَجْزِي الْمُحْسِنِيْنَ ۞ اِنَّهٗ مِنْ عِبَادِنَا
الْمُؤْمِنِيْنَ ۞ وَبَشَّرْنٰهُ بِاِسْحٰقَ نَبِيًّا مِّنَ الصّٰلِحِيْنَ ۞ وَبٰرَكْنَا عَلَيْهِ وَعَلٰٓى اِسْحٰقَ ۭ وَمِنْ
ذُرِّيَّتِهِمَا مُحْسِنٌ وَّظَالِمٌ لِّنَفْسِهٖ مُبِيْنٌ ۞

سوجس وقت (اللہ تعالیٰ کا) حکم پورا کرنے کے لیے وہ دونوں (باپ اور بیٹے) تیار ہو گئے اوراس (ابراہیم علیہ السلام) نے اپنے بیٹے کو (ذبح کرنے کے لیے) پیشانی کے بل پچھاڑ دیا ① ﴿۱۰۳﴾ اور ہم نے اس کو آواز لگائی کہ: اے ابراہیم! (شاباش) ﴿۱۰۴﴾ تم نے تو خواب پوری طرح سچا کر کے دکھا دیا، یقیناً ہم نیکی کرنے والوں کو اسی طرح بدلہ دیتے ہیں ② ﴿۱۰۵﴾ یقیناً وہ تو ایک کھلا ہوا امتحان تھا ﴿۱۰۶﴾ اور ہم نے ایک بڑا جانور ذبح کرنے کے واسطے دے کر اس (بچے) کو بچالیا ﴿۱۰۷﴾ اور (اس ابراہیم علیہ السلام کے) بعد میں آنے والے لوگوں میں ہم نے اس کے لیے یہ بات باقی رہنے دی ﴿۱۰۸﴾ کہ (وہ ایسا کہتے رہیں کہ) ابراہیم پر سلام ہو ﴿۱۰۹﴾ ہم نیکی کرنے والوں کو اسی طرح بدلہ دیتے ہیں ﴿۱۱۰﴾ یقیناً وہ (ابراہیم علیہ السلام) ہمارے ایمان لانے والے بندوں میں سے تھے ﴿۱۱۱﴾ اور ہم نے اس (ابراہیم علیہ السلام) کو اسحاق (جیسے بیٹے) کی خوش خبری دی، جو نیک لوگوں میں سے نبی ہوں گے ﴿۱۱۲﴾ اور ہم نے ان (ابراہیم علیہ السلام) پر اور اسحاق پر برکت اتاری اور ان دونوں کی اولاد میں سے کچھ لوگ تو نیک عمل کرنے والے تھے اور کچھ لوگ (گناہ کر کے) اپنی جان پر کھلا ظلم کرنے والے تھے ﴿۱۱۳﴾

---

① پیشانی کا ایک کنارہ زمین سے چھونے لگا۔

② علامہ انور شاہ کشمیریؒ فرماتے ہیں کہ: حضرت ابراہیمؑ نے خواب میں یہ نہیں دیکھا تھا کہ **"أني ذبحتک"** کہ میں نے اسماعیل کو ذبح کر دیا؛ بلکہ یہ دیکھا تھا کہ **"أني أذبحک"** کہ میں ذبح کر رہا ہوں یعنی ذبح کا جو فعل ہے "گردن پر چھری چلانا" وہ کر رہا ہوں، سو بیداری میں اتنا کرنے سے جتنا خواب میں دیکھا تھا اتنا پورا ہو گیا، آپ سچے ثابت ہو گئے۔

وَلَقَدْ مَنَنَّا عَلٰى مُوْسٰى وَهٰرُوْنَ ﴿۱۱۴﴾ وَنَجَّيْنٰهُمَا وَقَوْمَهُمَا مِنَ الْكَرْبِ الْعَظِيْمِ ﴿۱۱۵﴾ وَنَصَرْنٰهُمْ فَكَانُوْا هُمُ الْغٰلِبِيْنَ ﴿۱۱۶﴾ وَاٰتَيْنٰهُمَا الْكِتٰبَ الْمُسْتَبِيْنَ ﴿۱۱۷﴾ وَهَدَيْنٰهُمَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ ﴿۱۱۸﴾ وَتَرَكْنَا عَلَيْهِمَا فِي الْاٰخِرِيْنَ ﴿۱۱۹﴾ سَلٰمٌ عَلٰى مُوْسٰى وَهٰرُوْنَ ﴿۱۲۰﴾ اِنَّا كَذٰلِكَ نَجْزِي الْمُحْسِنِيْنَ ﴿۱۲۱﴾ اِنَّهُمَا مِنْ عِبَادِنَا الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۱۲۲﴾ وَاِنَّ اِلْيَاسَ لَمِنَ الْمُرْسَلِيْنَ ﴿۱۲۳﴾ اِذْ قَالَ لِقَوْمِهٖٓ اَلَا تَتَّقُوْنَ ﴿۱۲۴﴾ اَتَدْعُوْنَ بَعْلًا وَّتَذَرُوْنَ اَحْسَنَ الْخَالِقِيْنَ ﴿۱۲۵﴾ اللّٰهَ رَبَّكُمْ وَرَبَّ اٰبَآئِكُمُ الْاَوَّلِيْنَ ﴿۱۲۶﴾ فَكَذَّبُوْهُ فَاِنَّهُمْ لَمُحْضَرُوْنَ ﴿۱۲۷﴾ اِلَّا عِبَادَ اللّٰهِ الْمُخْلَصِيْنَ ﴿۱۲۸﴾

اور پکی بات یہ ہے کہ ہم نے موسیٰ (علیہ السلام) اور ہارون (علیہ السلام) پر (بھی) احسان کیا ﴿۱۱۴﴾ اور ہم نے ان دونوں (موسیٰ اور ہارون) کو اور ان دونوں کی قوم (بنی اسرائیل) کو بڑی مصیبت (یعنی گھبراہٹ) سے بچالیا① ﴿۱۱۵﴾ اور ہم نے ان کی مدد کی، جس کے نتیجے میں وہی لوگ غالب آگئے ﴿۱۱۶﴾ اور ہم نے ان دونوں کو ایسی کتاب دی جو بالکل ظاہر تھی ﴿۱۱۷﴾ اور ہم نے ان دونوں کو سیدھا راستہ سمجھادیا② ﴿۱۱۸﴾ اور (موسیٰ اور ہارون علیہ السلام کے) بعد میں آنے والے لوگوں میں ہم نے ان دونوں کے لیے یہ بات باقی رہنے دی ﴿۱۱۹﴾ (کہ وہ ایسا کہتے رہیں) کہ: موسیٰ اور ہارون پر سلام ہو ﴿۱۲۰﴾ یقیناً ہم نیکی کرنے والوں کو اسی طرح بدلہ دیتے ہیں ﴿۱۲۱﴾ یقیناً وہ دونوں (موسیٰ اور ہارون علیہ السلام) ہمارے (کامل) ایمان لانے والے بندوں میں سے تھے ﴿۱۲۲﴾ اور یقیناً الیاس (علیہ السلام) بھی رسولوں میں سے تھے ﴿۱۲۳﴾ جب اس نے اپنی قوم سے کہا: کیا تم لوگ (اللہ تعالیٰ سے) ڈرتے نہیں ہو؟ ﴿۱۲۴﴾ کیا تم بعل (دیوتا) کو پکارتے ہو اور سب سے اچھے بنانے والے (اللہ تعالیٰ) کو تم لوگ چھوڑ دیتے ہو؟ ﴿۱۲۵﴾ اللہ تعالیٰ تو تمھارے رب ہیں اور تمھارے اگلے باپ دادوں کے (بھی) رب ہیں ﴿۱۲۶﴾ سو ان لوگوں نے اس (الیاس علیہ السلام) کو جھٹلادیا، سو یقیناً وہ سب (قیامت میں) پکڑ کے حاضر کر دیے جائیں گے ﴿۱۲۷﴾ مگر اللہ تعالیٰ کے چنے ہوئے بندے (وہ عذاب سے محفوظ رہیں گے) ﴿۱۲۸﴾

---

① فرعون کی طرف سے زیادتیاں۔ ② (دوسرا ترجمہ) سیدھے راستے پر قائم رکھا۔

وَتَرَكْنَا عَلَيْهِ فِي الْاٰخِرِيْنَ ۝ سَلٰمٌ عَلٰۤى اِلْ يَاسِيْنَ ۝ اِنَّا كَذٰلِكَ نَجْزِي الْمُحْسِنِيْنَ ۝ اِنَّهٗ مِنْ عِبَادِنَا الْمُؤْمِنِيْنَ ۝ وَاِنَّ لُوْطًا لَّمِنَ الْمُرْسَلِيْنَ ۝ اِذْ نَجَّيْنٰهُ وَاَهْلَهٗۤ اَجْمَعِيْنَ ۝ اِلَّا عَجُوْزًا فِي الْغٰبِرِيْنَ ۝ ثُمَّ دَمَّرْنَا الْاٰخَرِيْنَ ۝ وَاِنَّكُمْ لَتَمُرُّوْنَ عَلَيْهِمْ مُّصْبِحِيْنَ ۝ وَبِالَّيْلِ ؕ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ۝

وَاِنَّ يُوْنُسَ لَمِنَ الْمُرْسَلِيْنَ ۝ اِذْ اَبَقَ اِلَى الْفُلْكِ الْمَشْحُوْنِ ۝

اور (الیاس علیہ السلام کے) بعد میں آنے والے لوگوں میں ہم نے اس کے لیے یہ بات باقی رہنے دی ﴿۱۲۹﴾ (کہ وہ ایسا کہتے رہیں) کہ: الیاسین پر سلام ہو① ﴿۱۳۰﴾ یقیناً ہم نیکی کرنے والوں کو اسی طرح بدلہ دیتے ہیں ﴿۱۳۱﴾ یقیناً وہ (الیاس) ہمارے (کامل) ایمان لانے والے بندوں میں سے تھے ﴿۱۳۲﴾ اور یقیناً لوط (علیہ السلام) بھی رسولوں میں سے تھے ﴿۱۳۳﴾ (وہ واقعہ یاد کرو) جب ہم نے اس (لوط) کو اور اس کے سب گھر والوں کو (عذاب سے) بچالیا ﴿۱۳۴﴾ مگر ایک بڑھیا② جو پیچھے رہ جانے والوں میں سے تھی ﴿۱۳۵﴾ پھر ہم نے دوسروں کو ہلاک کر دیا ﴿۱۳۶﴾ اور یقیناً (اے مکہ والو!) تم اس (لوط علیہ السلام کی ہلاک کی ہوئی بستیوں سے کبھی تو) صبح کے وقت ان پر گزرتے ہو ﴿۱۳۷﴾ اور (کبھی تو) رات کے وقت (گزرا کرتے ہو)③، پھر بھی کیا تم سمجھتے نہیں ہو④ ﴿۱۳۸﴾

اور یقیناً یونس (علیہ السلام) بھی رسولوں میں سے تھے ﴿۱۳۹﴾ جب وہ (اپنی قوم سے) بھاگ کر⑤ (مسافروں سے) بھری ہوئی کشتی میں پہنچ گئے ﴿۱۴۰﴾

---

①: [۱] الیاسین سے مراد خود حضرت الیاس علیہ السلام ہے اور سابقہ آیت سے یہی معلوم ہوتا ہے۔ عربوں کی عادت ہے کہ جب عجمی نام عربوں میں آتے ہیں تو "یا" اور "نون" بڑھا دیتے ہیں تو الیاس عجمی نام ہے یا اور نون بڑھ گیا تو الیاسین ہو گیا جیسے سینا سے سینین ہو گیا [۲] ان کے ابا کا نام یاسین ہے اور ایک قرأت میں آل یاسین آیا ہے؛ اس لیے معنی ہوگا کہ یاسین کی اولاد، اس لیے الیاس علیہ السلام ہی ہوئے [۳] الیاسین سے مراد حضرت الیاس علیہ السلام کو ماننے والے لوگ۔

② یعنی ان کی بیوی۔ ③ مکہ سے جو قافلے تجارت کے لیے ملک شام جاتے تھے ان کے چلنے کی ترتیب ایسی ہوتی کہ جاتے وقت عام طور پر صبح کے وقت قوم لوط کے کھنڈرات سے گزرتے اور واپسی میں عام طور پر رات کے وقت وہاں سے گزرتے۔ ④ کہ کفر کرنے والوں کا کیسا انجام ہوا ہے۔ ⑤ حضرت یونس علیہ السلام وحی کے انتظار کے بغیر روانہ ہوئے اسی کو بھاگنے سے تعبیر کیا؛ اس لیے کہ نبی کو ہجرت کے لیے بھی اللہ کی طرف سے ہجرت کے حکم کی ضرورت پڑتی ہے۔

فَسَاهَمَ فَكَانَ مِنَ الْمُدْحَضِينَ ۝ فَالْتَقَمَهُ الْحُوتُ وَهُوَ مُلِيمٌ ۝ فَلَوْلَا أَنَّهُ كَانَ مِنَ الْمُسَبِّحِينَ ۝ لَلَبِثَ فِي بَطْنِهِ إِلَىٰ يَوْمِ يُبْعَثُونَ ۝ فَنَبَذْنَاهُ بِالْعَرَاءِ وَهُوَ سَقِيمٌ ۝ وَأَنْبَتْنَا عَلَيْهِ شَجَرَةً مِنْ يَقْطِينٍ ۝ وَأَرْسَلْنَاهُ إِلَىٰ مِائَةِ أَلْفٍ أَوْ يَزِيدُونَ ۝ فَآمَنُوا فَمَتَّعْنَاهُمْ إِلَىٰ حِينٍ ۝ فَاسْتَفْتِهِمْ أَلِرَبِّكَ الْبَنَاتُ وَلَهُمُ الْبَنُونَ ۝ أَمْ خَلَقْنَا الْمَلَائِكَةَ إِنَاثًا وَهُمْ شَاهِدُونَ ۝ أَلَا إِنَّهُمْ مِنْ إِفْكِهِمْ لَيَقُولُونَ ۝ وَلَدَ اللَّهُ وَإِنَّهُمْ لَكَاذِبُونَ ۝

پھر وہ (یونس علیہ السلام کشتی والوں کے ساتھ) قرعہ ڈالنے میں شریک ہوئے تو (ہر مرتبہ قرعہ میں) یونس ہار گئے (١) ﴿١٤١﴾ سو مچھلی نے ان (یونس علیہ السلام) کو نگل لیا اور وہ (یونس علیہ السلام اجتہادی غلطی کی وجہ سے) اپنے اوپر ملامت کر رہے تھے ﴿١٤٢﴾ سو وہ (یونس علیہ السلام) اگر اللہ تعالیٰ کی تسبیح نہ کرتے ﴿١٤٣﴾ تو (مردوں کو) دوسری مرتبہ زندہ کیے جانے کے دن تک اسی (مچھلی) کے پیٹ میں رہتے (٢) ﴿١٤٤﴾ سو ہم نے ان (یونس علیہ السلام) کو کھلے میدان میں ڈال دیا اور وہ تو بالکل بیمار (یعنی ایسے کمزور کہ بدن پر بال بھی نہ) تھے ﴿١٤٥﴾ اور ہم نے اس پر بیل والا درخت اگا دیا (٣) ﴿١٤٦﴾ اور ہم نے ان (یونس علیہ السلام) کو ایک لاکھ بلکہ (ایک) لاکھ سے بھی زیادہ لوگوں کی طرف رسول بنا کر بھیجا (٤) ﴿١٤٧﴾ سو وہ سب ایمان لے آئے، اسی لیے ایک زمانے تک ہم نے ان کو (زندگی سے) فائدہ اٹھانے کا موقع دیا ﴿١٤٨﴾ سو (اے نبی!) تم ان (مکہ کے مشرکین) سے پوچھو کہ: کیا تمہارے رب کے یہاں بیٹیاں ہیں اور ان کے لیے بیٹے ہیں؟ ﴿١٤٩﴾ یا ہم نے فرشتوں کو عورتیں بنایا اور (ان کے بننے کے وقت) وہ دیکھ رہے تھے؟ ﴿١٥٠﴾ (نعوذ باللہ) سن لو! وہ اپنی من گھڑت بات کی وجہ سے کہتے ہیں ﴿١٥١﴾ کہ اللہ تعالیٰ کی کوئی اولاد ہے اور یقیناً وہ (مشرک) لوگ بالکل جھوٹے ہیں ﴿١٥٢﴾

---

(١) تو یونس ہی خطاوار نکلے (٢) یعنی مچھلی کی خوراک بن جاتے۔ (٣) بیلوں کا تنہ نہیں ہوتا، لیکن یہاں اللہ کی قدرت سے کدو کی بیل درخت کی شکل میں تنے والی اگ گئی اور بعض مفسرین لکھتے ہے کہ کدو کی بیل کسی درخت پر چڑھ کے ٹھنڈا سایہ کر رہی تھی (٤) عاقل بالغ لاکھ اور بچوں کو بھی شمار کر لیوے تو زیادہ، کسر کے بغیر ایک لاکھ، کسر کے ساتھ لاکھ سے زیادہ، یا یہ کلام عام آدمی کی بول چال پر تنزل سے ہے کہ عام آدمی وہاں کے باشندوں کو دیکھے تو کہے: ایک لاکھ ہے یا اس سے زیادہ ہے۔

اَصۡطَفَى الۡبَنَاتِ عَلَى الۡبَنِيۡنَ ۞ مَا لَـكُمۡ كَيۡفَ تَحۡكُمُوۡنَ ۞ اَفَلَا تَذَكَّرُوۡنَ ۞ اَمۡ لَـكُمۡ سُلۡطٰنٌ مُّبِيۡنٌ ۞ فَاۡتُوۡا بِكِتٰبِكُمۡ اِنۡ كُنۡتُمۡ صٰدِقِيۡنَ ۞ وَجَعَلُوۡا بَيۡنَهٗ وَبَيۡنَ الۡجِنَّةِ نَسَبًا ؕ وَلَقَدۡ عَلِمَتِ الۡجِنَّةُ اِنَّهُمۡ لَمُحۡضَرُوۡنَ ۞ سُبۡحٰنَ اللّٰهِ عَمَّا يَصِفُوۡنَ ۞ اِلَّا عِبَادَ اللّٰهِ الۡمُخۡلَصِيۡنَ ۞ فَاِنَّكُمۡ وَمَا تَعۡبُدُوۡنَ ۞ مَاۤ اَنۡتُمۡ عَلَيۡهِ بِفٰتِنِيۡنَ ۞ اِلَّا مَنۡ هُوَ صَالِ الۡجَحِيۡمِ ۞ وَمَا مِنَّاۤ اِلَّا لَهٗ مَقَامٌ مَّعۡلُوۡمٌ ۞ وَّاِنَّا لَنَحۡنُ الصَّآفُّوۡنَ ۞ وَاِنَّا لَنَحۡنُ الۡمُسَبِّحُوۡنَ ۞ وَاِنۡ كَانُوۡا لَيَقُوۡلُوۡنَ ۞ لَوۡ اَنَّ عِنۡدَنَا ذِكۡرًا مِّنَ الۡاَوَّلِيۡنَ ۞ لَكُنَّا عِبَادَ اللّٰهِ الۡمُخۡلَصِيۡنَ ۞

کیا اس (اللہ تعالیٰ) نے بیٹوں کے بجائے بیٹیاں پسند کی؟ ﴿۱۵۳﴾ تم کو کیا ہو گیا؟ تم کیسا فیصلہ کرتے ہو؟ ﴿۱۵۴﴾ بھلا کیا تم (اتنا بھی) دھیان نہیں دیتے؟ ﴿۱۵۵﴾ یا تمھارے پاس کوئی کھلی ہوئی سند (دلیل) ہے؟ ﴿۱۵۶﴾ سو اگر تم سچے ہو تو اپنی کتاب لا کر دکھاؤ ﴿۱۵۷﴾ اور ان کافروں نے اس (اللہ تعالیٰ) اور جنوں کے درمیان نسبی رشتے داری بنا رکھی ہے اور پکی بات یہ ہے کہ (کافر) جنوں کو یہ بات معلوم ہے کہ وہ لوگ (مجرم بن کر) پکڑ کے حاضر کر دیے جائیں گے ﴿۱۵۸﴾ جو باتیں یہ لوگ (اللہ تعالیٰ کے بارے میں) بتلاتے ہیں اس سے اللہ تعالیٰ (کی ذات) پاک ہے ﴿۱۵۹﴾ مگر اللہ کے چنے ہوئے بندے (وہ پکڑ سے محفوظ رہیں گے) ﴿۱۶۰﴾ اس لیے کہ تم اور جن کی تم عبادت کرتے ہو (وہ سب مل کر) ﴿۱۶۱﴾ (کسی کو) اس (اللہ تعالیٰ) کے بارے میں گمراہ نہیں کر سکتے① ﴿۱۶۲﴾ مگر وہ شخص جو (اللہ تعالیٰ کے علم میں) جہنم میں جلنے ہی والا ہے ﴿۱۶۳﴾ اور (فرشتے تو یہ کہتے ہیں کہ) ہم میں سے ہر ایک کا ایک ٹھکانہ (یعنی مقام) مقرر ہے② ﴿۱۶۴﴾ اور ہم تو (اللہ تعالیٰ کی اطاعت میں اور اللہ تعالیٰ کا حکم سننے کے لیے) صف میں کھڑے رہتے ہیں ﴿۱۶۵﴾ اور ہم لوگ تو تسبیح ہی کرتے رہتے ہیں ﴿۱۶۶﴾ اور وہ (کافر) لوگ (پہلے تو ایسا) کہتے تھے: اگر ہمارے پاس پہلے لوگوں جیسی نصیحت (کی کتاب) ہوتی ﴿۱۶۷﴾ تو (نصیحت حاصل کر کے) ہم بھی ضرور اللہ کے خاص بندے ہو جاتے ﴿۱۶۸﴾ ﴿۱۶۹﴾

① (دوسرا ترجمہ) کسی کو اللہ (کی عبادت) سے پھیر نہیں سکتے (تیسرا) کسی کو اس (اللہ) کے ہاتھ سے بہکا کر نہیں لے سکتے
② ہر ایک اپنے مقرر مقام پر احکام الٰہی کی بجا آوری میں مشغول ہے، اپنی رائے سے کچھ نہیں کرتے۔

فَكَفَرُوا بِهٖ فَسَوْفَ يَعْلَمُوْنَ ۝ وَلَقَدْ سَبَقَتْ كَلِمَتُنَا لِعِبَادِنَا الْمُرْسَلِيْنَ ۝ اِنَّهُمْ لَهُمُ الْمَنْصُوْرُوْنَ ۝ وَاِنَّ جُنْدَنَا لَهُمُ الْغٰلِبُوْنَ ۝ فَتَوَلَّ عَنْهُمْ حَتّٰى حِيْنٍ ۝ وَّاَبْصِرْهُمْ فَسَوْفَ يُبْصِرُوْنَ ۝ اَفَبِعَذَابِنَا يَسْتَعْجِلُوْنَ ۝ فَاِذَا نَزَلَ بِسَاحَتِهِمْ فَسَآءَ صَبَاحُ الْمُنْذَرِيْنَ ۝ وَتَوَلَّ عَنْهُمْ حَتّٰى حِيْنٍ ۝ وَّاَبْصِرْ فَسَوْفَ يُبْصِرُوْنَ ۝ سُبْحٰنَ رَبِّكَ رَبِّ الْعِزَّةِ عَمَّا يَصِفُوْنَ ۝ وَسَلٰمٌ عَلَى الْمُرْسَلِيْنَ ۝ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝

سو ان لوگوں نے تو اس (قرآن یا نبی) کا انکار کیا تو تھوڑے ہی دنوں میں (اس کا انجام) معلوم ہو جائے گا ﴿۱۷۰﴾ اور پکی بات ہے کہ ہمارے پیغمبر بندوں کے بارے میں ہماری پہلے سے یہ بات طے ہو چکی ہے ﴿۱۷۱﴾ کہ یقیناً ان کی مدد کی جائے گی ﴿۱۷۲﴾ اور یقیناً ہمارا لشکر ہی① غالب ہو کر رہنے والا ہے ﴿۱۷۳﴾ سو (اے نبی!) تم ایک وقت تک ان (کافر لوگوں) سے بے پرواہ ہو جاؤ② ﴿۱۷۴﴾ اور ان (کافروں) کو دیکھتے رہو، سو آگے وہ خود بھی (اپنا انجام) دیکھ لیں گے ﴿۱۷۵﴾ کیا بھلا! ہمارے عذاب کے بارے میں وہ لوگ جلدی مچا رہے ہیں؟ ﴿۱۷۶﴾ پھر جب وہ (عذاب) ان کے آنگن میں اتر آئے گا③ تو جن کو (پہلے سے) ڈرایا گیا تھا ان کی صبح بہت بری ہوگی ﴿۱۷۷﴾ اور (اے نبی!) تم ایک وقت تک ان کافروں سے دھیان ہٹا لو ﴿۱۷۸﴾ اور (اے نبی! ان کافروں کو) دیکھتے رہو، آگے وہ خود بھی (اپنا انجام) دیکھ لیں گے ﴿۱۷۹﴾ تمہارے رب جو عزت والے ہیں پاک ہیں ان سب باتوں سے جو یہ لوگ بناتے ہیں ﴿۱۸۰﴾ اور رسولوں پر سلامتی اترے ﴿۱۸۱﴾ اور تمام تعریف اس اللہ تعالیٰ کے لیے خاص ہے جو تمام عالموں کے رب ہیں ﴿۱۸۲﴾

⬅ ④ (دوسرا ترجمہ) اگر ہمارے پاس پہلے لوگوں کے کچھ حالات آئے ہوتے۔

① وہ ایمان والے جو پوری زندگی نفس اور شیطان سے مقابلہ کرے، اعدائے دین سے مقابلہ کرے وہ اللہ تعالیٰ کا لشکر ہے۔

② یعنی ان کی مخالفت اور ایذا رسانی کا خیال نہ کرو (دوسرا ترجمہ) دھیان ہٹا لو۔

③ سامنے آجانا مراد ہے۔

سورۃ ص

(المکیۃ)

ایاتہا:۸۸۔

رکوعاتہا:۵۔

یہ سورت مکی ہے، اس میں اٹھاسی (۸۸) یا (۸۶) آیتیں ہیں۔ سورۃ قمر کے بعد اور سورۃ اعراف سے پہلے اڑتیس (۳۸) نمبر پر نازل ہوئی۔

اس سورت کے شروع میں حروفِ مقطعات میں سے "ص" آیا ہے۔

اس سورت کا ایک دوسرا نام "سورۃ داؤدؑ" بھی ہے، اس میں حضرت داؤدؑ کا تذکرہ ہے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

صٓ وَالْقُرْاٰنِ ذِي الذِّكْرِ ۝۱ بَلِ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا فِيْ عِزَّةٍ وَّشِقَاقٍ ۝۲ كَمْ اَهْلَكْنَا مِنْ قَبْلِهِمْ مِّنْ قَرْنٍ فَنَادَوْا وَّلَاتَ حِيْنَ مَنَاصٍ ۝۳ وَعَجِبُوْٓا اَنْ جَآءَهُمْ مُّنْذِرٌ مِّنْهُمْ ۡ وَقَالَ الْكٰفِرُوْنَ هٰذَا سٰحِرٌ كَذَّابٌ ۝۴ اَجَعَلَ الْاٰلِهَةَ اِلٰهًا وَّاحِدًا ۚ اِنَّ هٰذَا لَشَيْءٌ عُجَابٌ ۝۵ وَانْطَلَقَ الْمَلَاُ مِنْهُمْ اَنِ امْشُوْا وَاصْبِرُوْا عَلٰٓي اٰلِهَتِكُمْ ۚ اِنَّ هٰذَا لَشَيْءٌ يُّرَادُ ۝۶ مَا سَمِعْنَا بِهٰذَا فِي الْمِلَّةِ الْاٰخِرَةِ ۚ اِنْ هٰذَآ اِلَّا اخْتِلَاقٌ ۝۷ ءَاُنْزِلَ عَلَيْهِ الذِّكْرُ مِنْۢ بَيْنِنَا ۭ بَلْ هُمْ فِيْ شَكٍّ مِّنْ ذِكْرِيْ ۚ بَلْ لَّمَّا يَذُوْقُوْا عَذَابِ ۝۸

اللہ تعالیٰ کے نام سے (میں شروع کرتا ہوں) جن کی رحمت سب کے لیے ہے، جو بہت زیادہ رحم کرنے والے ہیں۔

ص، نصیحت سے بھرے ہوئے قرآن کی قسم!① ﴿۱﴾ بلکہ یہ کافر لوگ تو گھمنڈ میں اور (حق کی) مخالفت (کرنے) میں (پڑے ہوئے) ہیں ﴿۲﴾ ہم نے ان سے پہلے کتنی قوموں کو ہلاک کر ڈالا تو وہ لوگ (ہلاک ہوتے وقت) چیختے (یعنی پکارتے) رہے جب کہ (عذاب آ گیا تب) چھٹکارے کا وقت رہا ہی نہیں ﴿۳﴾ اور ان (مکہ کے قریشی) لوگوں کو اس بات پر تعجب ہوا کہ ان کے پاس ایک ڈرانے والا انہی میں سے آ گیا اور کافر لوگ کہنے لگے کہ: یہ تو بڑا جھوٹا جادوگر ہے ﴿۴﴾ کیا اس نے سارے معبودوں کے بجائے ایک ہی معبود کر ڈالا②؟ یقیناً یہ تو بڑے تعجب کی بات ہے ﴿۵﴾ اور ان (قریش) کے سردار (ایسا کہہ کر مجلس سے اٹھ کر) چل دیے کہ چلو! اور تم اپنے معبودوں (کی عبادت) پر جمے رہو، یقیناً یہ تو ایک ایسی بات ہے کہ اس کے پیچھے کچھ دوسرا ہی ارادہ ہے③ ﴿۶﴾ یہ (ایک معبود والی) بات پچھلے مذہب میں ہم نے (کبھی) نہیں سنی، یہ تو من گھڑت بات ہے ﴿۷﴾ یا ہم سب کو چھوڑ کر (یہ) نصیحت کی بات اسی (شخص) پر اتاری گئی؛ بلکہ وہ (کافر) لوگ تو میری نصیحت (قرآن) کے بارے میں شک (یعنی انکار) میں (پڑے ہوئے) ہیں؛ بلکہ بات ایسی ہے کہ انھوں نے ابھی میرے عذاب کا مزہ چکھا ہی نہیں ہے ﴿۸﴾

---

① (دوسرا ترجمہ) سمجھانے والے قرآن کی قسم۔ ② یعنی ایک کے سوا سارے معبودوں کی عبادت کی نفی کر ڈالی۔

③ (دوسرا ترجمہ) اس میں ضرور کوئی دوسری ہی غرض ہے۔

أَمْ عِنْدَهُمْ خَزَائِنُ رَحْمَةِ رَبِّكَ الْعَزِيزِ الْوَهَّابِ ۝٩ أَمْ لَهُمْ مُلْكُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا ۖ فَلْيَرْتَقُوا فِي الْأَسْبَابِ ۝١٠ جُنْدٌ مَا هُنَالِكَ مَهْزُومٌ مِنَ الْأَحْزَابِ ۝١١ كَذَّبَتْ قَبْلَهُمْ قَوْمُ نُوحٍ وَعَادٌ وَفِرْعَوْنُ ذُو الْأَوْتَادِ ۝١٢ وَثَمُودُ وَقَوْمُ لُوطٍ وَأَصْحَابُ لْئَيْكَةِ ۚ أُولَٰئِكَ الْأَحْزَابُ ۝١٣

کیا تمھارے رب جو بڑے زبردست ہیں، بہت بخشنے والے ہیں اس کی رحمت کے تمام خزانے ان کے پاس ہیں؟① ﴿۹﴾ کیا ان لوگوں کے قبضہ میں آسمانوں اور زمین اور جو کچھ ان دونوں کے درمیان ہے ان سب کی حکومت ہے؟ (اگر ایسی ہی کوئی بات ہے) تو رسیاں باندھ کر ان کو (آسمان پر) چڑھ جانا چاہیے② ﴿۱۰﴾ (ان کی حقیقت یہ ہے کہ نبیوں کی مخالف) جماعتوں میں سے (مکہ والوں کا) بھی ایک لشکر ہے جو یہاں پر بھی ہرا دیا جائے گا ﴿۱۱﴾ ان (مکہ والوں) سے پہلے نوح (علیہ السلام) کی قوم نے اور (قومِ) عاد نے اور میخوں والے فرعون نے (نبیوں کو) جھٹلایا تھا③ ﴿۱۲﴾ اور (قومِ) ثمود نے اور لوط (علیہ السلام) کی قوم نے اور ایکہ (یعنی گھنے جنگل) والوں نے (نبیوں کو جھٹلایا تھا)④ وہ تو (بڑے مخالف) لشکر تھے ﴿۱۳﴾

---

① ان خزانوں میں نبوت بھی ہے، کیا نبوت کی تقسیم ان کے حوالے ہوگئی تو وہ کہہ سکیں کہ ہم نے کسی بشر کو نبوت نہیں دی، جب ان کو نبوت کی تقسیم کا حق نہ ملا تو وہ ایسا کہہ بھی نہیں سکتے۔ ② (دوسرا ترجمہ) سیڑھی لگا کے ان کو آسمان پر چڑھ جانا چاہیے

③ آیت میں فرعون کو میخوں والا کہا گیا ہے، اس کا مطلب: [۱] جب کسی کو سزا دینا ہوتا تھا تو فرعون اس کو چت لٹا کر اس کے چاروں ہاتھ پاؤں میں میخیں (کیلے) گھاڑ دیتا تھا، اپنی بیوی حضرت آسیہ جب ایمان لائی تو ان کے ساتھ بھی کچھ ایسا ہی ظلم کیا تھا۔ [۲] رسی اور میخوں سے کوئی کھیل کھیلنے کا ان کے یہاں عام رواج تھا۔ [۳] بڑی مضبوط عمارتیں بھی مراد لی گئی ہیں۔ ''ذوالاوتاد'' کا دوسرا ترجمہ ہے: فرعون کی حکومت کے کھونٹیں گھڑ گئے تھے یعنی اس کی حکومت بہت مضبوط ہوگئی تھی

④ آیت نمبر (۱۱) میں ''**مهزوم من الأحزاب**'' کا جو لفظ ہے: یعنی تباہ و برباد ہونے والے لشکر، اس سے مراد قومِ نوح، قومِ عاد، قومِ فرعون ہیں، یہ بات ''**أولئك الأحزاب**'' کے ذریعہ سے بتلائی گئی۔ بعض حضرات نے ''**أولئك الأحزاب**'' کو الگ ہی بتلایا ہے: یعنی طاقت، قوت، شان و شوکت کے اعتبار سے اگر کوئی جماعت جماعت کہلانے کے قابل ہے یا کوئی لشکر لشکر کہلانے کے قابل ہے تو یہی قومِ نوح، قومِ عاد، قومِ فرعون، قومِ ثمود، قومِ لوط اور ایکہ والے ہیں، ان کے مقابلے میں مکہ کے کافروں کی کوئی حیثیت نہیں؛ لیکن جب ان طاقت والے جماعتوں نے اللہ کی نافرمانی کی تو ان پر اللہ کا عذاب آپڑا تو اگر یہ مکہ والے نافرمانی کریں گے تو اللہ کا عذاب ان کو بھی پکڑ ہی لے گا تھا۔

اِنۡ كُلٌّ اِلَّا كَذَّبَ الرُّسُلَ فَحَقَّ عِقَابِ۠

وَمَا يَنۡظُرُ هٰٓؤُلَآءِ اِلَّا صَيۡحَةً وَّاحِدَةً مَّا لَهَا مِنۡ فَوَاقٍ ۝ وَقَالُوۡا رَبَّنَا عَجِّلۡ لَّنَا قِطَّنَا قَبۡلَ يَوۡمِ الۡحِسَابِ ۝ اِصۡبِرۡ عَلٰى مَا يَقُوۡلُوۡنَ وَاذۡكُرۡ عَبۡدَنَا دَاوٗدَ ذَا الۡاَيۡدِ‌ۚ اِنَّهٗۤ اَوَّابٌ ۝ اِنَّا سَخَّرۡنَا الۡجِبَالَ مَعَهٗ يُسَبِّحۡنَ بِالۡعَشِىِّ وَالۡاِشۡرَاقِۙ ۝ وَالطَّيۡرَ مَحۡشُوۡرَةً ؕ كُلٌّ لَّهٗۤ اَوَّابٌ ۝ وَشَدَدۡنَا مُلۡكَهٗ وَاٰتَيۡنٰهُ الۡحِكۡمَةَ وَفَصۡلَ الۡخِطَابِ ۝ وَهَلۡ اَتٰٮكَ نَبَؤُا الۡخَصۡمِ‌ۘ اِذۡ تَسَوَّرُوا الۡمِحۡرَابَۙ ۝ اِذۡ دَخَلُوۡا عَلٰى دَاوٗدَ فَفَزِعَ مِنۡهُمۡ‌ قَالُوۡا لَا تَخَفۡ‌ۚ

یہ جتنے بھی تھے ان سب نے ہی رسولوں کو جھٹلایا تو میرا عذاب (ان پر) اترا ﴿۱۴﴾

اور یہ (مکہ کے لوگ) بس ایک بھیانک آواز کا انتظار کر رہے ہیں جو (ایک مرتبہ شروع ہو جانے کے بعد) بیچ میں ذرہ بھی رکے گی نہیں① ﴿۱۵﴾ اور وہ (کافر) لوگ (مذاق کے طور پر) کہنے لگے: اے ہمارے رب! ہمارا (عذاب کا) حصہ حساب کے دن (آنے) سے پہلے ہی ہم کو دے ﴿۱۶﴾ (اے نبی!) وہ لوگ جو (تکلیف دینے والی باتیں) کہہ رہے ہیں اس پر تم صبر کرو اور ہمارے بندے داؤد (علیہ السلام) کو یاد کرو جو (عبادت میں) بڑے طاقت (یعنی ہمت) والے تھے یقیناً وہ بہت لَو لگانے والے تھے ﴿۱۷﴾ یقیناً ہم نے پہاڑوں کو (داؤد علیہ السلام کے) تابع کر دیا تھا جو شام کو اور سورج نکلنے کے وقت ان کے ساتھ تسبیح پڑھا کرتے تھے ﴿۱۸﴾ اور پرندوں کو بھی (داؤد علیہ السلام کے تابع کر دیا تھا) جو (ان کے پاس) جمع ہو جاتے تھے، وہ سب ان کے ساتھ (مل کر اللہ تعالیٰ کا) خوب ذکر کرتے تھے ﴿۱۹﴾ اور ہم نے ان (داؤد علیہ السلام) کی حکومت کو خوب مضبوط کیا تھا اور ہم نے ان کو حکمت اور (بڑی خوبی سے) بات کا فیصلہ کرنا② عطا کیا تھا ﴿۲۰﴾ اور کیا تم کو مقدمہ والوں کی خبر پہنچی؟ جب وہ عبادت کرنے کی جگہ کی دیوار پر چڑھ کر داؤد (علیہ السلام) کے پاس پہنچ گئے ﴿۲۱﴾ سو وہ (داؤد علیہ السلام) تو ان سے گھبرا گئے، تو وہ کہنے لگے: تم گھبراؤ مت،

---

① تھن میں سے ایک مرتبہ دودھ دوہ لینے کے بعد دوبارہ دودھ بھر جائے اتنے سے معمولی سے وقفے کو "فواق" کہتے ہیں، مراد یہاں مسلسل بھیانک آواز کا ہونا ہے۔ ② (دوسرا ترجمہ) فیصلہ کرنے کی طاقت (تیسرا) فیصلہ کرنے والی تقریر۔ (بعض نے اس کا ترجمہ "زورِ بیاں، خطابت کی قوت" سے بھی کیا ہے)

خَصْمٰنِ بَغٰی بَعْضُنَا عَلٰی بَعْضٍ فَاحْكُمْ بَیْنَنَا بِالْحَقِّ وَلَا تُشْطِطْ وَاهْدِنَآ اِلٰی سَوَآءِ الصِّرَاطِ۝۲۲ اِنَّ هٰذَآ اَخِیْ لَهٗ تِسْعٌ وَّتِسْعُوْنَ نَعْجَةً وَّلِیَ نَعْجَةٌ وَّاحِدَةٌ فَقَالَ اَكْفِلْنِیْهَا وَعَزَّنِیْ فِی الْخِطَابِ۝۲۳ قَالَ لَقَدْ ظَلَمَكَ بِسُؤَالِ نَعْجَتِكَ اِلٰی نِعَاجِهٖ وَاِنَّ كَثِیْرًا مِّنَ الْخُلَطَآءِ لَیَبْغِیْ بَعْضُهُمْ عَلٰی بَعْضٍ اِلَّا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَقَلِیْلٌ مَّا هُمْ وَظَنَّ دَاوٗدُ اَنَّمَا فَتَنّٰهُ فَاسْتَغْفَرَ رَبَّهٗ وَخَرَّ رَاكِعًا وَّاَنَابَ۝۲۴ فَغَفَرْنَا لَهٗ ذٰلِكَ وَاِنَّ لَهٗ عِنْدَنَا لَزُلْفٰی وَحُسْنَ مَاٰبٍ۝۲۵

ہم تو ایک جھگڑے کے دو فریق ہیں، ہم میں سے ایک نے دوسرے پر زیادتی کی ہے تو تم ہمارے درمیان انصاف سے فیصلہ کر دو اور (بے انصافی کر کے ہم پر) زیادتی مت کرو① اور ہم کو صحیح راستہ بتلا دو ﴿۲۲﴾ یقیناً یہ میرا بھائی ہے، اس کے پاس تو ننانوے دنبیاں ہیں اور میرے پاس تو ایک ہی دنبی ہے، سو یہ (بھائی) کہتا ہے کہ وہ (ایک دنبی) بھی میرے حوالے کر دے اور بات میں مجھ پر زبردستی کرتا ہے② ﴿۲۳﴾ (داوٗد علیہ السلام نے) کہا: یہ جو تیری دنبی کو اپنی دنبیوں میں ملانے کا سوال کرتا ہے تو اس میں واقعۃً وہ تجھ پر ظلم کرتا ہے اور بہت سارے لوگ جن کے درمیان شرکت ہوا کرتی ہے وہ آپس میں ایک دوسرے پر زیادتی ہی کیا کرتے ہیں؛ الا یہ کہ جو لوگ ایمان لائے اور انھوں نے نیک کام کیے (وہ زیادتی نہیں کرتے) اور ایسے لوگ بہت کم ہیں اور داوٗد (علیہ السلام) کو خیال آیا کہ ہم نے ان کی آزمائش کی تو انھوں نے اپنے رب سے معافی مانگی اور جھک کر (سجدے میں) گر گئے اور (اللہ تعالیٰ کی طرف) انابت کی ﴿۲۴﴾ پھر ہم نے اس (داوٗد علیہ السلام) کو اس معاملے میں معاف کر دیا اور یقیناً اس (داوٗد) کے لیے ہمارے پاس خاص قربت (یعنی نزدیکی) کا مقام ہے اور بہترین ٹھکانہ (یعنی جنت ہے) ﴿۲۵﴾

---

①(دوسرا ترجمہ) ٹالنے کی بات مت کرو۔

②(دوسرا ترجمہ) اپنی تیز باتوں سے مجھ کو دبالیتا ہے۔

يٰدَاوٗدُ اِنَّا جَعَلْنٰكَ خَلِيْفَةً فِي الْاَرْضِ فَاحْكُمْ بَيْنَ النَّاسِ بِالْحَقِّ وَلَا تَتَّبِعِ الْهَوٰى فَيُضِلَّكَ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ؕ اِنَّ الَّذِيْنَ يَضِلُّوْنَ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ لَهُمْ عَذَابٌ شَدِيْدٌۢ بِمَا نَسُوْا يَوْمَ الْحِسَابِ ۝

وَمَا خَلَقْنَا السَّمَآءَ وَالْاَرْضَ وَمَا بَيْنَهُمَا بَاطِلًا ؕ ذٰلِكَ ظَنُّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا ۚ فَوَيْلٌ لِّلَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنَ النَّارِ ۝ اَمْ نَجْعَلُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ كَالْمُفْسِدِيْنَ فِي الْاَرْضِ ؗ اَمْ نَجْعَلُ الْمُتَّقِيْنَ كَالْفُجَّارِ ۝ كِتٰبٌ اَنْزَلْنٰهُ اِلَيْكَ مُبٰرَكٌ لِّيَدَّبَّرُوْٓا اٰيٰتِهٖ وَلِيَتَذَكَّرَ اُولُوا الْاَلْبَابِ ۝ وَوَهَبْنَا لِدَاوٗدَ سُلَيْمٰنَ ؕ نِعْمَ الْعَبْدُ ؕ اِنَّهٗۤ اَوَّابٌ ۝

اے داؤد! یقیناً ہم نے تم کو زمین میں خلیفہ (یعنی نائب) بنایا ہے، اس لیے تم لوگوں کے درمیان انصاف سے فیصلہ کرو اور تم خواہش پر مت چلو① ورنہ وہ (خواہش پر چلنا) تم کو اللہ تعالیٰ کے راستے سے بھٹکا دے گا، یقیناً جو لوگ اللہ تعالیٰ کے راستے سے بھٹکتے ہیں ان کے لیے سخت عذاب ہے؛ اس لیے کہ انھوں نے حساب کے دن کو بھلا دیا ﴿۲۶﴾

اور آسمان اور زمین اور جو کچھ ان دونوں کے درمیان میں ہے ان کو ہم نے فضول② پیدا نہیں کیا (ان چیزوں کا بے کار رہنا) یہ تو کافروں کا خیال ہے، سو ان کافروں کے لیے آگ کی (شکل میں) بڑی بربادی ہے ﴿۲۷﴾ کیا جو لوگ ایمان لائے اور انھوں نے نیک کام کیے ان لوگوں کو ہم ایسے لوگوں کے برابر کردیں گے جو زمین میں فساد کرتے تھے؟ کیا ہم تقویٰ والوں کو برے کام کرنے والوں (یعنی فاجروں) کے برابر کردیں گے؟③ ﴿۲۸﴾ یہ کتاب ہے جو ہم نے تم پر اتاری جو بہت ہی برکت والی ہے؛ تاکہ لوگ اس کی آیتوں میں غور کریں اور عقل والے لوگ نصیحت قبول کرلیں ﴿۲۹﴾

اور ہم نے داؤد (علیہ السلام) کو سلیمان (جیسا بیٹا) عطا کیا، وہ بہت اچھے بندے تھے، یقیناً وہ (اللہ تعالیٰ کی طرف) بہت زیادہ لو لگانے والے تھے ﴿۳۰﴾

---

① یعنی آج تک آپ نے نفسانی چاہت کی اتباع نہیں کی ہے آئندہ بھی اسی طرح رہنا ہے۔

② یعنی بے کار، مقصد اور حکمت سے خالی۔ ③ جو آدمی کھلم کھلا گناہ کے کام کرتا ہو وہ فاجر ہوتا ہے۔

اِذْ عُرِضَ عَلَيْهِ بِالْعَشِيِّ الصّٰفِنٰتُ الْجِيَادُ ﴿۳۱﴾ فَقَالَ اِنِّيْٓ اَحْبَبْتُ حُبَّ الْخَيْرِ عَنْ ذِكْرِ رَبِّيْ ۚ حَتّٰى تَوَارَتْ بِالْحِجَابِ ﴿۳۲﴾ رُدُّوْهَا عَلَيَّ ۭ فَطَفِقَ مَسْحًۢا بِالسُّوْقِ وَالْاَعْنَاقِ ﴿۳۳﴾ وَلَقَدْ فَتَنَّا سُلَيْمٰنَ وَاَلْقَيْنَا عَلٰي كُرْسِيِّهٖ جَسَدًا ثُمَّ اَنَابَ ﴿۳۴﴾ قَالَ رَبِّ اغْفِرْ لِيْ وَهَبْ لِيْ مُلْكًا لَّا يَنْۢبَغِيْ لِاَحَدٍ مِّنْۢ بَعْدِيْ ۚ اِنَّكَ اَنْتَ الْوَهَّابُ ﴿۳۵﴾ فَسَخَّرْنَا لَهُ الرِّيْحَ تَجْرِيْ بِاَمْرِهٖ رُخَاۗءً حَيْثُ اَصَابَ ﴿۳۶﴾

جب کہ شام کے وقت عمدہ نسل کے اچھی قسم کے (خاص) گھوڑے ان کو دکھانے کے لیے لائے گئے ﴿۳۱﴾ تو سلیمان علیہ السلام نے کہا کہ: میں میرے رب کے ذکر (یعنی فرض یا نفل نماز) سے اس مال کی محبت میں لگ کر غافل ہو گیا، یہاں تک کہ وہ (سورج) پردے (یعنی مغرب) میں چھپ گیا ① ﴿۳۲﴾ (تو سلیمان علیہ السلام نے کہا) ان (گھوڑوں) کو میرے پاس واپس لاؤ، تو اس (سلیمان علیہ السلام) نے ان (گھوڑوں) کی پنڈلیوں اور گردنوں پر ہاتھ صاف کرنا شروع کر دیا ②، ③ ﴿۳۳﴾ اور پکی بات ہے کہ ہم نے سلیمان (علیہ السلام) کا امتحان لیا اور ہم نے ان کی کرسی پر ایک دھڑ لا کر کے ڈال دیا تھا، پھر سلیمان (علیہ السلام) نے (اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں پہلے سے بھی زیادہ) انابت کی ﴿۳۴﴾ اس (سلیمان علیہ السلام) نے دعا مانگی: اے میرے رب! آپ مجھ کو معاف کر دیجیے اور آپ مجھ کو ایسی حکومت عطا کر دیجیے جو میرے بعد کسی کے لیے مناسب نہ ہو ④، یقیناً آپ ہی بہت زیادہ دینے والے ہیں ﴿۳۵﴾ سو ہم نے ہوا کو ان (سلیمان علیہ السلام) کے قابو میں کر دیا جو ان (سلیمان علیہ السلام) کے حکم سے وہ جہاں بھی پہنچنا چاہتے تھے نرم نرم چلتی تھی ﴿۳۶﴾

---

① (دوسرا ترجمہ) سلیمانؑ نے کہا: میں نے اس مال سے محبت اپنے رب کی یاد ہی کی وجہ سے اختیار کی ہے، یہاں تک کہ وہ سب گھوڑے روپوش ہو گئے (یعنی پردے میں چلے گئے)

② یعنی سب کو قتل کروا ڈالے، اللہ تعالیٰ کی یاد سے جو چیز غفلت کا ذریعہ بنے اس کو اب ہٹا دو! اس لیے کہ ان کی شریعت میں گھوڑوں کی قربانی جائز تھی۔

③ (دوسرا ترجمہ) تو سلیمانؑ نے فرمایا کہ: ان سب گھوڑوں کو میرے پاس واپس لاؤ، تو وہ سلیمانؑ ان گھوڑوں کی پنڈلیوں اور گردنوں پر ہاتھ پھیرانے لگے، اور یہ عمل جہادی گھوڑوں سے محبت کی وجہ سے چونکہ وہ اللہ تعالیٰ کے راستہ میں جہاد کا ذریعہ ہے، (جو چیز دین کے کاموں میں معاون ہوں ان سے محبت یہ بھی عبادت ہے) ④ (دوسرا ترجمہ) کسی کو میسر نہ ہو۔

وَالشَّيٰطِيْنَ كُلَّ بَنَّآءٍ وَّغَوَّاصٍ ﴿۳۷﴾ وَّاٰخَرِيْنَ مُقَرَّنِيْنَ فِى الْاَصْفَادِ ﴿۳۸﴾ هٰذَا عَطَآؤُنَا فَامْنُنْ اَوْ اَمْسِكْ بِغَيْرِ حِسَابٍ ﴿۳۹﴾ وَاِنَّ لَهٗ عِنْدَنَا لَزُلْفٰى وَحُسْنَ مَاٰبٍ ﴿۴۰﴾

وَاذْكُرْ عَبْدَنَآ اَيُّوْبَ ۘ اِذْ نَادٰى رَبَّهٗٓ اَنِّىْ مَسَّنِىَ الشَّيْطٰنُ بِنُصْبٍ وَّعَذَابٍ ﴿۴۱﴾ اُرْكُضْ بِرِجْلِكَ ۚ هٰذَا مُغْتَسَلٌۢ بَارِدٌ وَّشَرَابٌ ﴿۴۲﴾ وَوَهَبْنَا لَهٗٓ اَهْلَهٗ وَمِثْلَهُمْ مَّعَهُمْ رَحْمَةً مِّنَّا وَذِكْرٰى لِاُولِى الْاَلْبَابِ ﴿۴۳﴾ وَخُذْ بِيَدِكَ ضِغْثًا فَاضْرِبْ بِّهٖ وَلَا تَحْنَثْ ۗ اِنَّا وَجَدْنٰهُ صَابِرًا ۗ نِعْمَ الْعَبْدُ ۗ اِنَّهٗٓ اَوَّابٌ ﴿۴۴﴾

اور (اسی طرح ہم نے) شریر جنات بھی (تابع کردیے) جو عمارت بنانے والے بھی اور غوطہ لگانے والے بھی تھے ﴿۳۷﴾ اور دوسرے بہت سارے (جنات) زنجیروں میں جکڑے رہتے تھے ﴿۳۸﴾ (سلیمان!) یہ ہماری بخشش ہے، چاہے تو احسان کرکے (کسی کو کچھ) دے دو یا (اپنے پاس ہی سب کچھ) رکھ چھوڑو، (تم سے) کوئی حساب نہیں ہوگا① ﴿۳۹﴾ یقیناً ان کے لیے ہمارے پاس ایک خاص (نزدیکی کا) مرتبہ ہے اور اچھا ٹھکانہ (ہے) ﴿۴۰﴾

اور تم ہمارے بندے ایوب کو (بھی تو) یاد کرو، جب انھوں نے اپنے رب کو آواز دی کہ: (اے اللہ)! شیطان نے مجھ کو تو دکھ اور تکلیف پہنچا رکھی ہے② ﴿۴۱﴾ (ہم نے حکم دیا کہ زمین پر) تم اپنا پیر مارو، یہ ٹھنڈا پانی ہے جو نہانے اور پینے کے کام میں آئے گا ﴿۴۲﴾ اور ہم نے ان (ایوب علیہ السلام) کو ان کے گھر والے دے دیے اور ان کے ساتھ اتنے ہی دوسرے بھی (عطا کیے)، یہ ہماری طرف سے ایک رحمت تھی اور عقل والوں کے لیے ایک نصیحت تھی ﴿۴۳﴾ اور (اے ایوب!) تم تنکوں کا ایک مٹھا اپنے ہاتھ میں لے لو، سو اس سے (اپنی بیوی کو) مار دو اور (اپنی) قسم کو مت توڑو، یقیناً ہم نے ان (ایوب علیہ السلام) کو صبر کرنے والا پایا، (حقیقت میں) وہ بہت ہی اچھے بندے تھے، یقیناً وہ (اللہ تعالیٰ کی طرف) بہت زیادہ لو لگانے والے تھے ﴿۴۴﴾

---

① (دوسرا ترجمہ) تم پر حساب کی کوئی ذمہ داری نہیں۔ ② کاملین پر شیطان اثر ڈالتا ہے، لیکن وہ ان کو معصیت تک لے جا سکتا نہیں۔ "نصب" سے جسمانی تکلیف اور "عذاب" سے اہل اور مال کا نقصان مراد ہے۔

وَاذۡكُرۡ عِبٰدَنَاۤ اِبۡرٰهِيۡمَ وَاِسۡحٰقَ وَيَعۡقُوۡبَ اُولِى الۡاَيۡدِىۡ وَالۡاَبۡصَارِ ۝ اِنَّاۤ اَخۡلَصۡنٰهُمۡ بِخَالِصَةٍ ذِكۡرَى الدَّارِ ۝ وَاِنَّهُمۡ عِنۡدَنَا لَمِنَ الۡمُصۡطَفَيۡنَ الۡاَخۡيَارِ ۝ وَاذۡكُرۡ اِسۡمٰعِيۡلَ وَالۡيَسَعَ وَذَا الۡكِفۡلِ ؕ وَكُلٌّ مِّنَ الۡاَخۡيَارِ ۝ هٰذَا ذِكۡرٌ ؕ وَاِنَّ لِلۡمُتَّقِيۡنَ لَحُسۡنَ مَاٰبٍ ۝ جَنّٰتِ عَدۡنٍ مُّفَتَّحَةً لَّهُمُ الۡاَبۡوَابُ ۝ مُتَّكِـِٕيۡنَ فِيۡهَا يَدۡعُوۡنَ فِيۡهَا بِفَاكِهَةٍ كَثِيۡرَةٍ وَّشَرَابٍ ۝ وَعِنۡدَهُمۡ قٰصِرٰتُ الطَّرۡفِ اَتۡرَابٌ ۝ هٰذَا مَا تُوۡعَدُوۡنَ لِيَوۡمِ الۡحِسَابِ ۝ اِنَّ هٰذَا لَرِزۡقُنَا مَا لَهٗ مِنۡ نَّفَادٍ ۝ هٰذَا ؕ وَاِنَّ لِلطّٰغِيۡنَ لَشَرَّ مَاٰبٍ ۝ جَهَنَّمَ ۚ يَصۡلَوۡنَهَا ۚ فَبِئۡسَ الۡمِهَادُ ۝ هٰذَا ۙ فَلۡيَذُوۡقُوۡهُ حَمِيۡمٌ وَّغَسَّاقٌ ۝ وَّاٰخَرُ مِنۡ شَكۡلِهٖۤ اَزۡوَاجٌ ۝

اور تم ہمارے بندو ابراہیم اور اسحاق اور یعقوب کو یاد کرو، جو (نیک کام کرنے اور خیرات کرنے والے) ہاتھوں والے اور آنکھوں (سے دیکھنے) والے تھے ﴿۴۵﴾ یقیناً ہم نے ان کو ایک خاص (امتیازی) صفت کے لیے چن لیا تھا جو آخرت کے گھر کی یاد تھی ﴿۴۶﴾ اور یقیناً وہ لوگ ہمارے نزدیک چنے ہوئے، بہترین (دین دار) بندوں میں سے تھے ﴿۴۷﴾ اور تم اسماعیل کو اور یسع کو اور ذوالکفل کو (ذرا) یاد تو کرو، اور وہ سب بہترین لوگوں میں سے تھے① ﴿۴۸﴾ یہ (جو مضمون نبیوں کے واقعات کے ذریعہ سنایا گیا) ایک نصیحت ہے اور یقین رکھو کہ تقویٰ والوں کے لیے تو ضرور اچھا ٹھکانہ ہے ﴿۴۹﴾ (یعنی) ہمیشہ رہنے کے باغیچے کہ ان (جنتیوں) کے لیے (ان کے) دروازے پوری طرح کھول دیے گئے ہیں ﴿۵۰﴾ ان میں وہ تکیہ لگا کر بیٹھیں گے اور بہت سارے میوے اور پینے کی چیزیں وہ ان میں منگواتے ہوں گے ﴿۵۱﴾ اور ان کے پاس نیچی نظروں والی ہم عمر عورتیں ہوں گی ﴿۵۲﴾ یہ ہے وہ (نعمتوں بھری زندگی) جس کا تم کو حساب کے دن (کے آنے) پر وعدہ کیا گیا ہے ﴿۵۳﴾ یقیناً یہ ہماری دی ہوئی روزی ہے جو کبھی بھی ختم ہونے والی نہیں ہے ﴿۵۴﴾ یہ (نیک لوگوں کے انجام کا بیان) ہو گیا اور یقیناً (دوسری طرف) شرارت کرنے والوں کا بہت برا ٹھکانہ ہوگا ﴿۵۵﴾ (یعنی) جہنم میں وہ داخل ہوں گے سو وہ رہنے کی بہت بری جگہ ہے ﴿۵۶﴾ یہ ہے گرم (کھولتا ہوا) پانی اور پیپ، سو اب وہ اس کا مزہ چکھیں ﴿۵۷﴾ اور اسی طرح کی الگ الگ قسم کی دوسری چیزیں بھی ہوں گی ﴿۵۸﴾

---

① (دوسرا ترجمہ) بڑی خوبی والے لوگوں میں سے تھے۔

هٰذَا فَوْجٌ مُّقْتَحِمٌ مَّعَكُمْ ۚ لَا مَرْحَبًا بِهِمْ ۚ إِنَّهُمْ صَالُوا النَّارِ ﴿۵۹﴾ قَالُوا بَلْ أَنْتُمْ ۖ لَا مَرْحَبًا بِكُمْ ۖ أَنْتُمْ قَدَّمْتُمُوهُ لَنَا ۖ فَبِئْسَ الْقَرَارُ ﴿۶۰﴾ قَالُوا رَبَّنَا مَنْ قَدَّمَ لَنَا هٰذَا فَزِدْهُ عَذَابًا ضِعْفًا فِي النَّارِ ﴿۶۱﴾ وَقَالُوا مَا لَنَا لَا نَرٰى رِجَالًا كُنَّا نَعُدُّهُمْ مِّنَ الْأَشْرَارِ ﴿۶۲﴾ أَتَّخَذْنٰهُمْ سِخْرِيًّا أَمْ زَاغَتْ عَنْهُمُ الْأَبْصَارُ ﴿۶۳﴾ إِنَّ ذٰلِكَ لَحَقٌّ تَخَاصُمُ أَهْلِ النَّارِ ﴿۶۴﴾ قُلْ إِنَّمَا أَنَا مُنْذِرٌ ۖ وَّمَا مِنْ إِلٰهٍ إِلَّا اللّٰهُ الْوَاحِدُ الْقَهَّارُ ﴿۶۵﴾

---

① یہ ایک (دوسری) فوج ہے جو تمھارے ساتھ (عذاب میں) گھسنے کے لیے آرہی ہے، ان کو جگہ نہ ملے②، یقیناً وہ تو آگ میں گھسنے ہی والے ہیں③ ﴿۵۹﴾ تو وہ (عوام اپنے لیڈروں سے) کہیں گے: بلکہ تم ہی لوگوں کا برا ہووے، تم ہی لوگ تو یہ (عذاب) ہمارے لیے آگے لائے ہو④ سو (اب تو) بہت بری جگہ میں رہنا ہے ﴿۶۰﴾ وہ (عام لوگ) کہیں گے: اے ہمارے رب! جو آدمی بھی ہمارے لیے یہ (عذاب) آگے لایا ہے سو اس کو جہنم میں دوگنا عذاب دیجیے ﴿۶۱﴾ اور وہ (جہنمی آپس میں ایک دوسرے سے) کہیں گے: کیا بات ہے (یہاں جہنم میں) ہم کو وہ لوگ نظر نہیں آتے جن کو ہم (دنیا میں) برے لوگوں میں شمار کیا کرتے تھے⑤ ﴿۶۲﴾ کیا ہم نے ان کا (ناحق) مذاق اڑایا تھا یا ان (کو دیکھنے) سے (ہماری) نظریں غلطی کر رہی ہیں⑥ ﴿۶۳﴾ یقیناً جہنم والوں کا آپس میں لڑنا جھگڑنا یہ بالکل سچی بات ہے (جو ہو کر رہی گی) ﴿۶۴﴾

(اے نبی!) تم (ان سے) کہہ دو: یقیناً میں تو ایک ڈرانے والا (نبی) ہوں اور اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں، جو اکیلے ہیں، (سب پر) غالب ہیں ﴿۶۵﴾

---

① جب کہ لیڈر لوگ جہنم میں پہلے سے گر چکے ہوں گے، پھر ان کے ماننے والے جب جہنم کی طرف آتے ہوئے نظر آئیں گے تو یہ لیڈر لوگ آپس میں بات کریں گے۔ ② (دوسرا ترجمہ) ان کا برا ہووے (تیسرا) ان پر اللہ تعالیٰ کی مار ہو۔

③ (دوسرا ترجمہ) یقیناً وہ سب آگ میں (گھس کر) جلنے والے ہیں۔

④ (دوسرا ترجمہ) تم (لیڈر ہی لوگوں) نے تو اس عذاب کو ہمارے لیے پہلے سے تیار کیا ہے۔

⑤ کافروں کا یہ جملہ مسلمانوں کے متعلق ہوگا جن کو بلا وجہ دنیا میں شریر، فسادی، دہشت گرد کے القاب دیا کرتے تھے۔

⑥ (دوسرا ترجمہ) یا ہماری نظرے ان کو دیکھنے سے چکرا گئی ہیں۔

رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا الْعَزِيْزُ الْغَفَّارُ ﴿۶۶﴾ قُلْ هُوَ نَبَؤٌا عَظِيْمٌ ﴿۶۷﴾ اَنْتُمْ عَنْهُ مُعْرِضُوْنَ ﴿۶۸﴾ مَا كَانَ لِيَ مِنْ عِلْمٍ بِالْمَلَاِ الْاَعْلٰٓى اِذْ يَخْتَصِمُوْنَ ﴿۶۹﴾ اِنْ يُّوْحٰٓى اِلَيَّ اِلَّآ اَنَّمَآ اَنَا نَذِيْرٌ مُّبِيْنٌ ﴿۷۰﴾ اِذْ قَالَ رَبُّكَ لِلْمَلٰٓئِكَةِ اِنِّيْ خَالِقٌۢ بَشَرًا مِّنْ طِيْنٍ ﴿۷۱﴾ فَاِذَا سَوَّيْتُهٗ وَنَفَخْتُ فِيْهِ مِنْ رُّوْحِيْ فَقَعُوْا لَهٗ سٰجِدِيْنَ ﴿۷۲﴾ فَسَجَدَ الْمَلٰٓئِكَةُ كُلُّهُمْ اَجْمَعُوْنَ ﴿۷۳﴾ اِلَّآ اِبْلِيْسَ ؕ اِسْتَكْبَرَ وَكَانَ مِنَ الْكٰفِرِيْنَ ﴿۷۴﴾ قَالَ يٰٓاِبْلِيْسُ مَا مَنَعَكَ اَنْ تَسْجُدَ لِمَا خَلَقْتُ بِيَدَيَّ ؕ اَسْتَكْبَرْتَ اَمْ كُنْتَ مِنَ الْعَالِيْنَ ﴿۷۵﴾

آسمانوں اور زمین اور جو کچھ ان دونوں کے درمیان ہے ان کے رب ہیں، بڑے زبردست ہیں، بہت زیادہ معاف کرنے والے ہیں ﴿۶۶﴾ (اے نبی!) تم کہو (کہ): وہ① بہت بڑے واقعے کی خبر ہے ﴿۶۷﴾ تم تو اس (خبر) سے منہ پھراتے ہو② ﴿۶۸﴾ مجھ کو تو اوپر کی مجلس کی (بات چیت کی وحی سے پہلے) کوئی خبر ہی نہیں تھی، جبکہ وہ (فرشتے اللہ تعالیٰ سے) سوال وجواب کر رہے تھے③ ﴿۶۹﴾ میرے پاس تو وحی صرف اس لیے آتی ہے کہ میں صاف صاف ڈرانے والا ہوں ﴿۷۰﴾④ (وہ وقت تو ذرا یاد کرو) جب تمھارے رب نے فرشتوں سے کہا تھا کہ: میں ایک بشر مٹی سے بنانے (ہی) والا ہوں ﴿۷۱﴾ سو جب میں اس (بشر) کو پورا بنا دوں اور اس میں اپنی روح پھونک دوں تو تم اس کے سامنے سجدے میں گر پڑو ﴿۷۲﴾ سو (جب اللہ تعالیٰ نے آدمؑ کو بنالیا تو) سب کے سب فرشتوں نے سجدہ کیا ﴿۷۳﴾ مگر ابلیس نے (سجدہ نہیں کیا) کہ اس نے تکبر کیا اور کفر کرنے والوں میں سے ہو گیا ﴿۷۴﴾ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اے ابلیس! جس کو میں نے اپنے دونوں ہاتھوں سے پیدا کیا اس کو سجدہ کرنے سے تجھ کو کس چیز نے روکا؟ کیا تو نے تکبر کیا یا تو (حقیقت میں) بڑے درجے کے لوگوں میں سے تھا؟ ﴿۷۵﴾

---

① یعنی مجھے توحید اور احکام سکھانے کے لیے رسول بنا کر بھیجنا، (یہ اس کا ایک مطلب ہے)۔ ② (دوسرا ترجمہ) بے پرواہ ہوتے ہو۔ ③ حضرت آدم ؑ کی تخلیق کے وقت ملائکہ نے تحقیق حال کے لیے جو سوال جواب کیے تھے اس کی طرف اشارہ ہے ظاہر ہے اس واقعہ کے وقت حضرت نبی کریم ﷺ موجود نہ تھے پھر بھی اس کی خبر دیتے ہے یہ آپ کی نبوت کی دلیل ہے۔ ④ آیت نمبر ۶۹ کے مطابق فرشتوں کی اللہ تعالیٰ سے بات چیت اس وقت ہوئی تھی۔

قَالَ اَنَا خَيْرٌ مِّنْهُ ۭ خَلَقْتَنِيْ مِنْ نَّارٍ وَّخَلَقْتَهٗ مِنْ طِيْنٍ ۝ قَالَ فَاخْرُجْ مِنْهَا فَاِنَّكَ رَجِيْمٌ ۝ وَّاِنَّ عَلَيْكَ لَعْنَتِيْٓ اِلٰى يَوْمِ الدِّيْنِ ۝ قَالَ رَبِّ فَاَنْظِرْنِيْٓ اِلٰى يَوْمِ يُبْعَثُوْنَ ۝ قَالَ فَاِنَّكَ مِنَ الْمُنْظَرِيْنَ ۝ اِلٰى يَوْمِ الْوَقْتِ الْمَعْلُوْمِ ۝ قَالَ فَبِعِزَّتِكَ لَاُغْوِيَنَّهُمْ اَجْمَعِيْنَ ۝ اِلَّا عِبَادَكَ مِنْهُمُ الْمُخْلَصِيْنَ ۝ قَالَ فَالْحَقُّ ۡ وَالْحَقَّ اَقُوْلُ ۝ لَاَمْلَئَنَّ جَهَنَّمَ مِنْكَ وَمِمَّنْ تَبِعَكَ مِنْهُمْ اَجْمَعِيْنَ ۝ قُلْ مَآ اَسْئَلُكُمْ عَلَيْهِ مِنْ اَجْرٍ وَّمَآ اَنَا مِنَ الْمُتَكَلِّفِيْنَ ۝ اِنْ هُوَ اِلَّا ذِكْرٌ لِّلْعٰلَمِيْنَ ۝ وَلَتَعْلَمُنَّ نَبَاَهٗ بَعْدَ حِيْنٍ ۝

اس (ابلیس) نے کہا کہ: میں تو اس (آدم) سے بہتر ہوں، تو نے مجھ کو آگ سے پیدا کیا اور اس (آدم) کو مٹی سے پیدا کیا ﴿۷۶﴾ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: تو تو یہاں (آسمان) سے نکل① کیوں کہ تو مردود ہے ﴿۷۷﴾ اور یقین رکھ، تیرے اوپر بدلے کے دن تک میری لعنت ہے ﴿۷۸﴾ اس (ابلیس) نے کہا: اے میرے رب سو مجھے اس دن تک (کے لیے جینے کی) مہلت دے دیجیے جب مردے دوبارہ زندہ کیے جائیں گے ﴿۷۹﴾ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ: یقیناً تجھ کو مہلت دے دی گئی ہے ﴿۸۰﴾ مقرر وقت کے دن تک② ﴿۸۱﴾ ابلیس نے کہا کہ: (میں) تو تیری عزت کی قسم (کھاتا ہوں) میں ان سب لوگوں کو (دنیا میں) ضرور گمراہ کروں گا ﴿۸۲﴾ مگر ان میں سے تیرے چنے ہوئے بندے ہیں (وہ محفوظ رہیں گے) ﴿۸۳﴾ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ: تو یہی ٹھیک بات ہے③ اور میں سچی بات ہی کہتا ہوں ﴿۸۴﴾ تجھ سے اور جو ان میں سے تیرے راستے پر چلے ان سب سے میں جہنم کو ضرور بھر دوں گا ﴿۸۵﴾ (اے نبی!) تم (ان سے) کہو: میں تم سے اس (دعوت کے کام) پر کوئی بدلہ نہیں مانگتا ہوں اور میں بناوٹ کرنے والے لوگوں میں سے بھی نہیں ہوں ﴿۸۶﴾ یہ (قرآن) تو تمام عالموں کے لیے نصیحت ہے ﴿۸۷﴾ اور تھوڑے وقت کے بعد ہی (مرنے پر) تم کو اس کی (صحیح) حقیقت ضرور معلوم ہو جائے گی④ ﴿۸۸﴾

---

① یعنی جنت اور دوسرے مراتب فائقہ، مقاماتِ عالیہ سے نکال دیا گیا۔ ② (دوسرا ترجمہ) اس وقت کے دن تک جو معلوم ہے۔ یعنی پہلا صور پھونکا جائے وہاں تک ③ (دوسرا ترجمہ) میں بالکل حق ہوں۔ ④ کہ قرآن حق تھا اور اس کو نہ ماننا بہت بڑی غلطی تھی؛ لیکن اس وقت ماننے سے کوئی فائدہ نہ ہوگا۔

سورة الزمر

(المكية)

اٰیاتھا:۷۵۔رکوعاتھا:۸۔

یہ سورت مکی ہے، اس میں پچھتر (۷۵) آیتیں ہیں۔سورۂ سبا کے بعد اور سورۂ غافر سے پہلے انسٹھ (۵۹) نمبر پر نازل ہوئی۔

زمر: جتھے اور گروہ کو کہتے ہیں، چھوٹی جماعتوں کو بھی کہتے ہیں۔اس سورت میں جنت اور جہنم میں جانے والی جماعتوں کا تذکرہ ہے۔

حدیث میں آتا ہے کہ نبیٔ کریم ﷺ سونے سے پہلے سورۂ زمر اور سورۂ بنی اسرائیل کی تلاوت فرمایا کرتے تھے۔

اس سورت ایک نام ''سورۂ غرف'' بھی منقول ہے، اس سورت میں تقویٰ والوں کے لیے جنت کے بالا خانوں کا تذکرہ ہے۔

اس سورت کی ایک آیت ''وماقدروا اللّٰہ حق قدرہ'' جو غرق سے حفاظت ہے، اس کا عمل پہلے سورۂ ہود میں گزر چکا ہے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

تَنْزِيْلُ الْكِتٰبِ مِنَ اللّٰهِ الْعَزِيْزِ الْحَكِيْمِ ۝۱ إِنَّآ أَنْزَلْنَآ إِلَيْكَ الْكِتٰبَ بِالْحَقِّ فَاعْبُدِ اللّٰهَ مُخْلِصًا
لَّهُ الدِّيْنَ ۝۲ أَلَا لِلّٰهِ الدِّيْنُ الْخَالِصُ ۚ وَالَّذِيْنَ اتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِهٖٓ أَوْلِيَآءَ ۘ مَا نَعْبُدُهُمْ إِلَّا
لِيُقَرِّبُوْنَآ إِلَى اللّٰهِ زُلْفٰى ۗ إِنَّ اللّٰهَ يَحْكُمُ بَيْنَهُمْ فِيْ مَا هُمْ فِيْهِ يَخْتَلِفُوْنَ ۗ إِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِيْ مَنْ
هُوَ كٰذِبٌ كَفَّارٌ ۝۳ لَوْ أَرَادَ اللّٰهُ أَنْ يَّتَّخِذَ وَلَدًا لَّاصْطَفٰى مِمَّا يَخْلُقُ مَا يَشَآءُ ۙ سُبْحٰنَهٗ ۗ هُوَ اللّٰهُ
الْوَاحِدُ الْقَهَّارُ ۝۴ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضَ بِالْحَقِّ ۚ يُكَوِّرُ الَّيْلَ عَلَى النَّهَارِ وَيُكَوِّرُ النَّهَارَ
عَلَى الَّيْلِ وَسَخَّرَ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ ۗ كُلٌّ يَّجْرِيْ لِأَجَلٍ مُّسَمًّى ۗ أَلَا هُوَ الْعَزِيْزُ الْغَفَّارُ ۝۵

اللہ تعالیٰ کے نام سے (میں شروع کرتا ہوں) جن کی رحمت سب کے لیے ہے، جو بہت زیادہ رحم کرنے والے ہیں۔

کتاب (قرآن) کا اتارا جانا بڑے زبردست، بڑے حکمت والے اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے ﴿۱﴾ یقیناً ہم نے تمھاری طرف حق کے ساتھ کتاب اتاری، سو تم اللہ تعالیٰ کی (اس طرح) عبادت کرو کہ خالص بندگی اسی کے واسطے ہو ﴿۲﴾ سنو! خالص بندگی تو اللہ تعالیٰ کا حق ہے اور جن لوگوں نے اس (اللہ تعالیٰ) کے سوا حمایتی پکڑ رکھے ہیں (اور وہ یوں کہتے ہیں کہ:) ہم ان کی عبادت صرف اس لیے کرتے ہیں کہ وہ ہم کو اللہ تعالیٰ کی طرف قریب کے درجے میں پہنچا دیں، جس چیز میں وہ لوگ اختلاف کر رہے ہیں اس میں یقیناً اللہ تعالیٰ ان کے درمیان فیصلہ کریں گے، جو آدمی جھوٹا اور سخت کافر ہو یقیناً اللہ تعالیٰ ایسے کو ہدایت نہیں دیتے ﴿۳﴾ اگر اللہ تعالیٰ اولاد بنانے کا ارادہ کرتے تو وہ اپنی مخلوق میں سے جس کو چاہتے ضرور پسند کر لیتے، اس کی ذات تو پاک ہے، وہی اللہ تعالیٰ اکیلے ہیں، جو (سب پر) غالب ہیں ﴿۴﴾ اسی (اللہ تعالیٰ) نے آسمانوں اور زمین کو ٹھیک ٹھیک پیدا کیا رات (کی تاریکی) کو دن پر لپیٹتے ہیں اور دن (کی روشنی کو) کو رات پر لپیٹتے ہیں اور سورج اور چاند کو کام میں لگا یا ہوا ہے، ہر ایک ایک مقرر وقت کے لیے چلتا رہے گا، سن لو وہی اللہ تعالیٰ بڑے زبردست، بہت معاف کرنے والے ہیں ﴿۵﴾

خَلَقَكُمْ مِّنْ نَّفْسٍ وَّاحِدَةٍ ثُمَّ جَعَلَ مِنْهَا زَوْجَهَا وَاَنْزَلَ لَكُمْ مِّنَ الْاَنْعَامِ ثَمٰنِيَةَ اَزْوَاجٍ ؕ
يَخْلُقُكُمْ فِيْ بُطُوْنِ اُمَّهٰتِكُمْ خَلْقًا مِّنْۢ بَعْدِ خَلْقٍ فِيْ ظُلُمٰتٍ ثَلٰثٍ ؕ ذٰلِكُمُ اللّٰهُ رَبُّكُمْ لَهُ
الْمُلْكُ ؕ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ فَاَنّٰى تُصْرَفُوْنَ ۝٦ اِنْ تَكْفُرُوْا فَاِنَّ اللّٰهَ غَنِيٌّ عَنْكُمْ ۫ وَلَا يَرْضٰى
لِعِبَادِهِ الْكُفْرَ ۚ وَاِنْ تَشْكُرُوْا يَرْضَهُ لَكُمْ ؕ وَلَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِّزْرَ اُخْرٰى ؕ ثُمَّ اِلٰى رَبِّكُمْ
مَّرْجِعُكُمْ فَيُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ؕ اِنَّهٗ عَلِيْمٌۢ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ ۝٧ وَاِذَا مَسَّ
الْاِنْسَانَ ضُرٌّ دَعَا رَبَّهٗ مُنِيْبًا اِلَيْهِ ثُمَّ اِذَا خَوَّلَهٗ نِعْمَةً مِّنْهُ نَسِيَ مَا كَانَ يَدْعُوْۤا اِلَيْهِ مِنْ قَبْلُ
وَجَعَلَ لِلّٰهِ اَنْدَادًا لِّيُضِلَّ عَنْ سَبِيْلِهٖ ؕ قُلْ تَمَتَّعْ بِكُفْرِكَ قَلِيْلًا ۖۗ اِنَّكَ مِنْ اَصْحٰبِ النَّارِ ۝٨

اس (اللہ تعالیٰ) نے تم کو ایک شخص① سے پیدا کیا، پھر اس میں سے اس کا جوڑا بنایا اور تمھارے لیے جانوروں کے آٹھ جوڑے پیدا کیے②، وہی (اللہ تعالیٰ) تم کو تمھاری ماؤں کے پیٹ میں ایک مرحلے کے بعد دوسرے مرحلے سے (گزرتے ہوئے) تین اندھیریوں میں پیدا کرتے ہیں③ وہی اللہ تعالیٰ تمھارے رب ہیں، اسی کی حکومت ہے، اس کے سوا کوئی معبود نہیں ہے، پھر تم کہاں پھرے جارہے ہو؟﴿۶﴾ اگر تم کفر کرو گے تو یقیناً اللہ تعالیٰ تو تمھاری پرواہ نہیں کرتے④ اور اپنے بندوں کے لیے وہ کفر کو پسند نہیں کرتے اور اگر تم شکر کرو گے تو اس کو تمھارے لیے پسند کریں گے اور کوئی بوجھ اٹھانے والا کسی دوسرے کا بوجھ نہیں اٹھائے گا، پھر تم کو اپنے رب کے پاس واپس لوٹ کر کے جانا ہے، پھر جو کام تم (دنیا میں) کرتے تھے وہ (یعنی اس کی حقیقت) تم کو بتلادیں گے، یقیناً وہ (اللہ تعالیٰ) سینوں کی باتوں کو پوری طرح جانتے ہیں﴿۷﴾ اور جب انسان کو کوئی تکلیف پہنچتی ہے تو وہ اپنے رب کو اسی سے لو لگا کر پکارتا ہے، پھر جب وہ (اللہ تعالیٰ) اس (انسان) کو اپنی طرف سے کوئی نعمت عطا کرتے ہیں تو وہ (انسان) اس (تکلیف) کو بھول جاتا ہے جس کے لیے پہلے (اس کو) پکار رہا تھا اور اللہ تعالیٰ کے لیے شریکوں کو گھڑ لیتا ہے؛ تا کہ وہ (دوسروں کو بھی) اس (اللہ تعالیٰ) کے راستے سے گمراہ کردے (اس سے) تم کہہ دو کہ: تو اپنے کفر سے تھوڑا سا مزہ اڑا لے، یقیناً تو آگ والوں میں سے ہوگا﴿۸﴾

---

① یعنی حضرت آدم علیہ السلام۔ ② آیت میں ''انزل'' ہے: [1] جانور کی تخلیق میں پانی کا دخل ہے جو آسمان سے برستا ہے۔ ☜

أَمَّنْ هُوَ قَانِتٌ آنَاءَ اللَّيْلِ سَاجِدًا وَقَائِمًا يَحْذَرُ الْآخِرَةَ وَيَرْجُو رَحْمَةَ رَبِّهِ ۗ قُلْ هَلْ يَسْتَوِي الَّذِينَ يَعْلَمُونَ وَالَّذِينَ لَا يَعْلَمُونَ ۗ إِنَّمَا يَتَذَكَّرُ أُولُو الْأَلْبَابِ ﴿٩﴾

قُلْ يَا عِبَادِ الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا رَبَّكُمْ ۚ لِلَّذِينَ أَحْسَنُوا فِي هَٰذِهِ الدُّنْيَا حَسَنَةٌ ۗ وَأَرْضُ اللَّهِ وَاسِعَةٌ ۗ إِنَّمَا يُوَفَّى الصَّابِرُونَ أَجْرَهُمْ بِغَيْرِ حِسَابٍ ﴿١٠﴾ قُلْ إِنِّي أُمِرْتُ أَنْ أَعْبُدَ اللَّهَ مُخْلِصًا لَهُ الدِّينَ ﴿١١﴾ وَأُمِرْتُ لِأَنْ أَكُونَ أَوَّلَ الْمُسْلِمِينَ ﴿١٢﴾ قُلْ إِنِّي أَخَافُ إِنْ عَصَيْتُ رَبِّي عَذَابَ يَوْمٍ عَظِيمٍ ﴿١٣﴾

کیا بھلا جو رات کی گھڑیوں میں عبادت کرتا ہے، کبھی سجدہ میں ہوتا ہے اور کبھی کھڑا ہوا ہوتا ہے، آخرت سے ڈرتا ہے اور اپنے رب کی رحمت کی امید رکھتا ہے (کیا یہ آدمی مشرک کے برابر ہوسکتا ہے؟) (اے نبی!) تم کہہ دو کہ: کیا جو لوگ جانتے ہیں اور جو لوگ جانتے نہیں ہیں وہ برابر ہو سکتے ہیں؟ عقل والے لوگ ہی نصیحت حاصل کرتے ہیں ﴿٩﴾

اے نبی! تم کہہ دو: اے میرے ایمان والے بندو! تم اپنے رب سے ڈرو، جو لوگ اس دنیا میں اچھے کام کیا کرتے ہیں ان کے لیے (دنیا اور آخرت میں) بھلائی (ہی بھلائی) ہے اور اللہ تعالیٰ کی زمین تو (بہت) کشادہ ہے ① اور صبر کرنے والوں کو ان کا ثواب بے حساب ملتا ہے ﴿١٠﴾ (اے نبی!) تم کہو کہ: مجھ کو تو یہ حکم ہوا ہے کہ میں اسی اللہ تعالیٰ کی عبادت کروں کہ خالص بندگی اسی کے واسطے ہو (یعنی اس میں شرک بالکل نہ ہو) ﴿١١﴾ اور مجھے یہ بھی حکم ہوا ہے کہ میں سب سے پہلا مسلمان بن کر رہوں ② ﴿١٢﴾ (ان سے یہ بھی) تم کہہ دو: اگر (جو) میں اپنے رب کی نافرمانی کروں تو میں ایک بڑے دن کے عذاب سے ڈرتا ہوں ﴿١٣﴾

⬅ پچھلے صفحے کا مابقیہ: [٢] جانور کی اصل بھی جنت میں پیدا کی گئی پھر دنیا میں اتارے گئے [٣] اللہ اپنی قدرت سے جانور پیدا فرمائے پھر انسان کو عطا فرمائے۔ ②یا [١] ماں کا پیٹ [٢] رحم دانی [٣] جھلی، یہ تین سے مراد ہیں۔ ③یعنی تمھاری عبادت کی اللہ تعالیٰ کو حاجت نہیں ہے۔

اس صفحے کا حاشیہ: ① وطن میں نیکی کرنے سے رکاوٹ ہو تو دوسری جگہ جاؤ۔

② احکام کو قبول کرنے میں نبی اول ہوتے ہیں جس چیز کی دعوت دیوے اس پر خود پہلے عمل کرے۔

قُلِ اللّٰهَ اَعۡبُدُ مُخۡلِصًا لَّهٗ دِيۡنِيۡ ۝ فَاعۡبُدُوۡا مَا شِئۡتُمۡ مِّنۡ دُوۡنِهٖ ؕ قُلۡ اِنَّ الۡخٰسِرِيۡنَ الَّذِيۡنَ خَسِرُوۡۤا اَنۡفُسَهُمۡ وَاَهۡلِيۡهِمۡ يَوۡمَ الۡقِيٰمَةِ ؕ اَلَا ذٰلِكَ هُوَ الۡخُسۡرَانُ الۡمُبِيۡنُ ۝ لَهُمۡ مِّنۡ فَوۡقِهِمۡ ظُلَلٌ مِّنَ النَّارِ وَمِنۡ تَحۡتِهِمۡ ظُلَلٌ ؕ ذٰلِكَ يُخَوِّفُ اللّٰهُ بِهٖ عِبَادَهٗ ؕ يٰعِبَادِ فَاتَّقُوۡنِ ۝ وَالَّذِيۡنَ اجۡتَنَبُوا الطَّاغُوۡتَ اَنۡ يَّعۡبُدُوۡهَا وَاَنَابُوۡۤا اِلَى اللّٰهِ لَهُمُ الۡبُشۡرٰى ۚ فَبَشِّرۡ عِبَادِ ۝ الَّذِيۡنَ يَسۡتَمِعُوۡنَ الۡقَوۡلَ فَيَتَّبِعُوۡنَ اَحۡسَنَهٗ ؕ اُولٰٓئِكَ الَّذِيۡنَ هَدٰىهُمُ اللّٰهُ وَاُولٰٓئِكَ هُمۡ اُولُوا الۡاَلۡبَابِ ۝ اَفَمَنۡ حَقَّ عَلَيۡهِ كَلِمَةُ الۡعَذَابِ ؕ اَفَاَنۡتَ تُنۡقِذُ مَنۡ فِى النَّارِ ۝

تم کہو کہ: میں اللہ تعالیٰ کی ہی عبادت اس طرح کرتا ہوں کہ اپنی عبادت خالص اسی کے لیے ہو ﴿۱۴﴾ سو تم اس (اللہ تعالیٰ) کو چھوڑ کر جس کی چاہو عبادت کرو① تم کہہ دو کہ: (یقینی بات ہے کہ) قیامت کے دن وہی لوگ نقصان میں ہوں گے جن لوگوں نے کہ اپنی جانوں کو اور اپنے گھر والوں کو نقصان میں ڈال دیا، سن لو! یہی کھلم کھلا نقصان ہے ﴿۱۵﴾ ان کے لیے ان کے اوپر سے بھی آگ کے بادل (یعنی سائبان) ہیں اور ان کے نیچے بھی (ویسے ہی) بادل (یعنی سائبان) ہیں، یہی وہ (عذاب) ہے کہ اللہ تعالیٰ جس سے اپنے بندوں کو ڈراتے ہیں، اے میرے بندو! لہٰذا تم مجھ سے ہی ڈرتے رہو ﴿۱۶﴾ اور جن لوگوں نے اپنے آپ کو شیطانوں کو پوجنے سے بچالیا اور انھوں نے اللہ تعالیٰ کی طرف انابت کی انہی لوگوں کے لیے خوش خبری ہے بلہٰذا تم میرے ان بندوں کو خوش خبری سنا دو ﴿۱۷﴾ جو دھیان سے (اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی) بات کو سنتے ہیں، پھر اس میں سے اچھی اچھی باتوں پر وہ لوگ چلتے ہیں② انہی لوگوں کو اللہ تعالیٰ نے ہدایت دی اور وہی لوگ عقل والے ہیں ﴿۱۸﴾ کیا بھلا جس (شخص) پر عذاب کی بات طے ہو چکی ہے، جو شخص آگ میں پڑ چکا ہو کیا پھر تم اس کو بچاؤ گے؟ ﴿۱۹﴾

---

① اس میں نہ ماننے والوں کو بطور تنبیہ ڈانٹ کر یہ بات کہی جا رہی ہے۔

② اللہ تعالیٰ کا ہر حکم اچھا ہی ہے۔

لَكِنِ الَّذِينَ اتَّقَوْا رَبَّهُمْ لَهُمْ غُرَفٌ مِّن فَوْقِهَا غُرَفٌ مَّبْنِيَّةٌ ۙ تَجْرِي مِن تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ ۖ وَعْدَ اللَّهِ ۖ لَا يُخْلِفُ اللَّهُ الْمِيعَادَ ﴿٢٠﴾ أَلَمْ تَرَ أَنَّ اللَّهَ أَنزَلَ مِنَ السَّمَاءِ مَاءً فَسَلَكَهُ يَنَابِيعَ فِي الْأَرْضِ ثُمَّ يُخْرِجُ بِهِ زَرْعًا مُّخْتَلِفًا أَلْوَانُهُ ثُمَّ يَهِيجُ فَتَرَاهُ مُصْفَرًّا ثُمَّ يَجْعَلُهُ حُطَامًا ۚ إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَذِكْرَىٰ لِأُولِي الْأَلْبَابِ ﴿٢١﴾

أَفَمَن شَرَحَ اللَّهُ صَدْرَهُ لِلْإِسْلَامِ فَهُوَ عَلَىٰ نُورٍ مِّن رَّبِّهِ ۚ فَوَيْلٌ لِّلْقَاسِيَةِ قُلُوبُهُم مِّن ذِكْرِ اللَّهِ ۚ أُولَٰئِكَ فِي ضَلَالٍ مُّبِينٍ ﴿٢٢﴾

لیکن جو لوگ اپنے رب سے ڈرتے ہیں تو ان کے (رہنے کے) لیے ایسے بالاخانے ① ہیں کہ جن کے اوپر دوسرے بالاخانے بنے ہوئے ہیں، جن کے نیچے سے نہریں بہتی ہوں گی، یہ اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے، اللہ تعالیٰ اپنے وعدے کے خلاف نہیں کرتے ﴿۲۰﴾ کیا تم نے نہیں دیکھا کہ اللہ تعالیٰ نے ہی آسمان سے پانی اتارا، پھر اس (پانی) کو زمین کے چشموں میں داخل کر دیا ②، پھر اس (پانی) کے ذریعے سے ایسی کھیتیاں نکالتے (یعنی اگاتے) ہیں کہ اس کے الگ الگ رنگ ہوتے ہیں، پھر وہ (کھیتی جب پکنے لگتی ہے تب) سوکھ جاتی ہے، پھر تم اس کو دیکھو گے کہ وہ پیلی پڑ رہی ہے، پھر (اللہ تعالیٰ) اس کو چورا چورا کرتے ہیں، یقیناً اس میں عقل والوں کے لیے بڑی نصیحت ہے ﴿۲۱﴾

کیا بھلا وہ آدمی جس کا سینہ اللہ تعالیٰ نے اسلام کے لیے کھول دیا ہو ③ سو وہ اپنے رب کی طرف سے دی ہوئی روشنی میں آ چکا ہو ④، سو جن کے دل اللہ کے ذکر (یعنی احکام) کے بارے میں سخت ہوتے ہیں ⑤ ایسے ہی لوگوں کے لیے بڑی بربادی ہے، وہی لوگ کھلم کھلا گمراہی میں پڑے ہیں ﴿۲۲﴾

---

① یعنی اوپر رہنے کی منزل۔ ② (دوسرا ترجمہ) زمین کے چشموں میں چلایا۔ ③ شرح صدر: [۱] نور ایمانی کی وجہ سے قلب میں وسعت پیدا ہو جاتی ہے، احکام الٰہیہ کا سمجھنا اور اس پر عمل کرنا آسان ہوتا ہے [۲] اسلام کی حقانیت کا یقین [۳] آسمان اور زمین کو دیکھ کر دل سے سوچ کر عبرت حاصل کرے [۴] کتاب اللہ میں نازل شدہ احکام پر غور کر کے استفادہ کرے۔

④ کیا وہ آدمی اور جس کا دل اللہ تعالیٰ کے ذکر سے متاثر نہیں ہوتا دونوں برابر ہو سکتے ہیں؟ ہرگز نہیں۔

⑤ یعنی اللہ تعالیٰ کے ذکر سے ان کے دل پر کوئی اثر نہیں ہوتا ہے۔ (اسی طرح اللہ تعالیٰ کے احکام کے بارے میں جس کے دل سخت ہوتے ہیں ان کے سامنے شرعی حکم کی بات کرو تو وہ اس کو پسند نہیں کرتے۔

اَللّٰهُ نَزَّلَ اَحْسَنَ الْحَدِيْثِ كِتٰبًا مُّتَشَابِهًا مَّثَانِيَ ۖ تَقْشَعِرُّ مِنْهُ جُلُوْدُ الَّذِيْنَ يَخْشَوْنَ رَبَّهُمْ ۚ ثُمَّ تَلِيْنُ جُلُوْدُهُمْ وَقُلُوْبُهُمْ اِلٰى ذِكْرِ اللّٰهِ ۚ ذٰلِكَ هُدَى اللّٰهِ يَهْدِيْ بِهٖ مَنْ يَّشَآءُ ۚ وَمَنْ يُّضْلِلِ اللّٰهُ فَمَا لَهٗ مِنْ هَادٍ ﴿٢٣﴾ اَفَمَنْ يَّتَّقِيْ بِوَجْهِهٖ سُوْٓءَ الْعَذَابِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ۚ وَقِيْلَ لِلظّٰلِمِيْنَ ذُوْقُوْا مَا كُنْتُمْ تَكْسِبُوْنَ ﴿٢٤﴾ كَذَّبَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ فَاَتٰىهُمُ الْعَذَابُ مِنْ حَيْثُ لَا يَشْعُرُوْنَ ﴿٢٥﴾ فَاَذَاقَهُمُ اللّٰهُ الْخِزْيَ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۚ وَلَعَذَابُ الْاٰخِرَةِ اَكْبَرُ ۘ لَوْ كَانُوْا يَعْلَمُوْنَ ﴿٢٦﴾ وَلَقَدْ ضَرَبْنَا لِلنَّاسِ فِيْ هٰذَا الْقُرْاٰنِ مِنْ كُلِّ مَثَلٍ لَّعَلَّهُمْ يَتَذَكَّرُوْنَ ﴿٢٧﴾

اللہ تعالیٰ نے بہترین کلام (قرآن) اتارا ہے، جو ایسی کتاب ہے جس کی باتیں آپس میں ایک دوسرے سے ملتی جلتی ہیں (اس کی بعض باتیں سمجھانے کے لیے) بار بار دہرائی جاتی ہیں جس سے وہ لوگ جو اپنے رب سے ڈرتے ہیں ان کی کھال پر (ان کے) بال کھڑے ہوجاتے ہیں① پھر ان کی کھالیں (یعنی بدن) اور ان کے دل نرم ہوکر کے اللہ کے ذکر کی طرف لگ جاتے ہیں② یہی (قرآن) اللہ تعالیٰ کی ہدایت ہے جس کے ذریعہ وہ جس کو بھی چاہتے ہیں ہدایت پر لاتے ہیں اور جس کو اللہ تعالیٰ گمراہ کردیتے ہیں سو اس کے لیے کوئی ہدایت کرنے والا نہیں ہے ﴿۲۳﴾ بھلا (اس شخص کی کتنی بری حالت ہوگی) جو اپنے چہرے سے ہی قیامت کے دن برے عذاب کو روکنا چاہے گا③ اور ظالموں کو کہا جائے گا جو تم (برے کام) کماتے تھے اس کا مزہ چکھو ﴿۲۴﴾ جو لوگ ان سے پہلے تھے انھوں نے بھی (حق کو) جھٹلایا، پھر ان کے پاس ایسی جگہ سے عذاب آپہنچا کہ ان کو خیال بھی نہیں تھا ﴿۲۵﴾ سو اللہ تعالیٰ نے ان کو دنیا کی زندگی میں رسوائی کا مزہ چکھایا اور آخرت کا عذاب تو بہت بڑا ہے، کاش کہ وہ لوگ جان لیتے! ﴿۲۶﴾ اور پکی بات یہ ہے کہ ہم نے لوگوں کے لیے اس قرآن میں ہر قسم کی (عمدہ) مثالیں (یعنی مضامین) بیان کردیں؛ تاکہ وہ لوگ نصیحت حاصل کریں ﴿۲۷﴾

---

① یعنی کانپ اٹھتے ہیں۔ ② (دوسرا ترجمہ) پھر ان کی کھالیں (یعنی جسم) نرم ہوجاتی ہیں اور ان کے دل اللہ کی یاد میں لگ جاتے ہیں۔ ③ دنیا میں ہاتھ پاؤں سے مدافعت کی کوشش کی جاتی ہے جہنم میں صرف منہ سے مدافعت کی کوشش ہوگی۔

قُرْاٰنًا عَرَبِيًّا غَيْرَ ذِيْ عِوَجٍ لَّعَلَّهُمْ يَتَّقُوْنَ۝ ضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا رَّجُلًا فِيْهِ شُرَكَآءُ مُتَشٰكِسُوْنَ وَرَجُلًا سَلَمًا لِّرَجُلٍ ؕ هَلْ يَسْتَوِيٰنِ مَثَلًا ؕ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ ۚ بَلْ اَكْثَرُهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ۝ اِنَّكَ مَيِّتٌ وَّاِنَّهُمْ مَّيِّتُوْنَ۝ ثُمَّ اِنَّكُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ عِنْدَ رَبِّكُمْ تَخْتَصِمُوْنَ۝

یہ قرآن تو عربی زبان میں ہے، جس میں کوئی ٹیڑھی بات نہیں ہے؛ تا کہ وہ (قرآن کے احکام کے خلاف کرنے سے) بچ کر چلیں ﴿۲۸﴾ اللہ تعالیٰ نے (موحد اور مشرک کی) ایک مثال بیان فرمائی کہ ایک مرد (غلام) ہے جس میں کئی (مالک) شریک ہیں جو آپس میں جھگڑتے بھی ہیں اور دوسرا مرد (یعنی غلام) پورے پورا ایک ہی آدمی کی مالکی میں ہے کیا ان دونوں (غلاموں) کی حالت ایک جیسی ہوسکتی ہے؟ الحمد للہ!① بلکہ ان کے اکثر لوگ بات جانتے نہیں ہیں ﴿۲۹﴾ یقینی بات ہے کہ تم کو موت آنے ہی والی ہے اور یقینی بات ہے کہ ان کو بھی موت آنے والی ہے ﴿۳۰﴾ یقینا پھر تم لوگ قیامت کے دن اپنے رب کے سامنے بحث و مباحثہ کرو گے② ﴿۳۱﴾

---

① یعنی کیسی بہترین مثال سے توحید سمجھا دی۔

② جھگڑا کرو گے (تیسرا) اپنا اپنا مقدمہ پیش کرو گے (چوتھا) اپنا اپنا معاملہ پیش کرو گے۔



فَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنْ كَذَبَ عَلَى اللّٰهِ وَكَذَّبَ بِالصِّدْقِ اِذْ جَآءَهٗ ؕ اَلَیْسَ فِیْ جَهَنَّمَ مَثْوًى لِّلْكٰفِرِیْنَ ۝ وَالَّذِیْ جَآءَ بِالصِّدْقِ وَصَدَّقَ بِهٖۤ اُولٰٓىٕكَ هُمُ الْمُتَّقُوْنَ ۝ لَهُمْ مَّا یَشَآءُوْنَ عِنْدَ رَبِّهِمْ ؕ ذٰلِكَ جَزٰٓؤُا الْمُحْسِنِیْنَ ۝ لِیُكَفِّرَ اللّٰهُ عَنْهُمْ اَسْوَاَ الَّذِیْ عَمِلُوْا وَیَجْزِیَهُمْ اَجْرَهُمْ بِاَحْسَنِ الَّذِیْ كَانُوْا یَعْمَلُوْنَ ۝ اَلَیْسَ اللّٰهُ بِكَافٍ عَبْدَهٗ ؕ وَیُخَوِّفُوْنَكَ بِالَّذِیْنَ مِنْ دُوْنِهٖ ؕ وَمَنْ یُّضْلِلِ اللّٰهُ فَمَا لَهٗ مِنْ هَادٍ ۝ وَمَنْ یَّهْدِ اللّٰهُ فَمَا لَهٗ مِنْ مُّضِلٍّ ؕ اَلَیْسَ اللّٰهُ بِعَزِیْزٍ ذِی انْتِقَامٍ ۝ وَلَىٕنْ سَاَلْتَهُمْ مَّنْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ لَیَقُوْلُنَّ اللّٰهُ ؕ

اب بتاؤ! جس آدمی نے اللہ تعالیٰ پر جھوٹ بولا اور جب سچی بات① اس کے پاس آگئی تو اس کو (بھی) جھٹلا دیا اس (آدمی) سے بڑا ظالم اور کون ہو سکتا ہے؟ کیا کافروں کا ٹھکانہ جہنم میں نہیں ہوگا؟ ﴿۳۲﴾ اور جو (لوگوں کے پاس اللہ تعالیٰ کی طرف سے) سچی بات لے کر کے آئے اور (خود بھی) اس (بات) کو سچا مانے② وہی لوگ تقویٰ والے ہیں ﴿۳۳﴾ ان کے لیے ان کے رب کے پاس جو وہ چاہیں گے وہ تمام چیز ملے گی، یہی نیکی کرنے والوں کا بدلہ ہے ﴿۳۴﴾ تاکہ جو برے کام انھوں نے کیے تھے وہ اللہ تعالیٰ ان سے دور کر دیویں اور جو بہترین کام وہ کر رہے تھے وہ ان کا ثواب ان کو دیویں ﴿۳۵﴾ کیا اللہ تعالیٰ اپنے بندے③ کے لیے کافی نہیں ہیں؟ اور (اے نبی!) یہ (کافر لوگ) تم کو اس (اللہ تعالیٰ) کے سوا دوسروں سے ڈراتے ہیں اور جس کو اللہ تعالیٰ گمراہ کرتے ہیں تو کوئی اس کو ہدایت پر لانے والا نہیں ہے ﴿۳۶﴾ اور جس کو اللہ تعالیٰ ہدایت دیویں تو اس کو کوئی گمراہ کرنے والا نہیں ہے، کیا اللہ تعالیٰ بڑے زبردست، انتقام لینے والے نہیں ہیں؟ ﴿۳۷﴾ اور اگر تم ان سے سوال کرو کہ: کس نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا تو وہ جواب میں ضرور (یہ) کہیں گے کہ: اللہ ہی نے (پیدا کیا)

---

① مراد قرآن اور نبی کریم ﷺ کی پاکیزہ تعلیمات۔

② نبی اللہ تعالیٰ کے یہاں سے سچی بات لیکر آتے ہیں اور مومنین نبی کی بات کو سچ مانتے ہیں۔

③ عبد سے حضور ﷺ مراد یا عام مومنین۔

قُلۡ اَفَرَءَيۡتُمۡ مَّا تَدۡعُوۡنَ مِنۡ دُوۡنِ اللّٰهِ اِنۡ اَرَادَنِىَ اللّٰهُ بِضُرٍّ هَلۡ هُنَّ كٰشِفٰتُ ضُرِّهٖۤ اَوۡ اَرَادَنِىۡ بِرَحۡمَةٍ هَلۡ هُنَّ مُمۡسِكٰتُ رَحۡمَتِهٖ ؕ قُلۡ حَسۡبِىَ اللّٰهُ ؕ عَلَيۡهِ يَتَوَكَّلُ الۡمُتَوَكِّلُوۡنَ ۝ قُلۡ يٰقَوۡمِ اعۡمَلُوۡا عَلٰى مَكَانَتِكُمۡ اِنِّىۡ عَامِلٌ ۚ فَسَوۡفَ تَعۡلَمُوۡنَ ۝ مَنۡ يَّاۡتِيۡهِ عَذَابٌ يُّخۡزِيۡهِ وَيَحِلُّ عَلَيۡهِ عَذَابٌ مُّقِيۡمٌ ۝ اِنَّاۤ اَنۡزَلۡنَا عَلَيۡكَ الۡكِتٰبَ لِلنَّاسِ بِالۡحَـقِّ ۚ فَمَنِ اهۡتَدٰى فَلِنَفۡسِهٖ ۚ وَمَنۡ ضَلَّ فَاِنَّمَا يَضِلُّ عَلَيۡهَا ۚ وَمَاۤ اَنۡتَ عَلَيۡهِمۡ بِوَكِيۡلٍ ۝

اَللّٰهُ يَتَوَفَّى الۡاَنۡفُسَ حِيۡنَ مَوۡتِهَا وَالَّتِىۡ لَمۡ تَمُتۡ فِىۡ مَنَامِهَا ۚ فَيُمۡسِكُ الَّتِىۡ قَضٰى عَلَيۡهَا الۡمَوۡتَ وَيُرۡسِلُ الۡاُخۡرٰٓى اِلٰٓى اَجَلٍ مُّسَمًّى ؕ اِنَّ فِىۡ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّقَوۡمٍ يَّتَفَكَّرُوۡنَ ۝

(تو پھر) تم (ان سے) کہو کہ: تم ذرا (مجھے) بتاؤ کہ اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر جن (بتوں) کو تم پکارتے ہو اگر اللہ تعالیٰ مجھ کو کوئی تکلیف پہنچانے کا ارادہ کریں تو کیا وہ (بت) اس کی بھیجی ہوئی تکلیف کو دور کر سکتے ہیں یا وہ (اللہ تعالیٰ) مجھ پر کوئی مہربانی کرنا چاہے تو کیا وہ (بت) اس کی رحمت کو روک سکتے ہیں؟ تم کہہ دو کہ: مجھے تو (میرے) اللہ تعالیٰ ہی کافی ہیں، بھروسہ کرنے والے اسی (اللہ تعالیٰ) پر بھروسہ کیا کرتے ہیں ﴿۳۸﴾ (اے نبی!) تم کہہ دو کہ: اے میری قوم! تم اپنے طریقے پر عمل کرو، یقیناً میں (اپنے طریقے پر) عمل کرتا ہوں، سو عنقریب تم کو پتہ چل جائے گا ﴿۳۹﴾ کہ کس پر ایسا عذاب آتا ہے جو اس کو رسوا کر دیتا ہے اور کس پر (مرنے کے بعد) ہمیشہ رہنے والا عذاب اترتا ہے ﴿۴۰﴾ یقیناً ہم نے تمہارے اوپر لوگوں کے فائدے کے لیے ایک سچی کتاب اتاری، سو جو شخص (اس) ہدایت کے راستے پر آ جائے گا تو اس کا فائدہ اسی کو ہوگا اور جو آدمی گمراہی اختیار کرتا ہے تو وہ گمراہی سے اپنا ہی نقصان کرتا ہے اور تم ان پر کوئی ذمے دار نہیں ہو ﴿۴۱﴾

اللہ تعالیٰ (تمام) جانوں (یعنی روحوں) کو ان کے مرنے کے وقت کھینچ لیتے ہیں اور جن (جانوں) کا ابھی مرنے کا وقت آیا نہیں ہے ان کو بھی ان کی نیند کی حالت (میں قبض کر لیتے ہیں) پھر جن کے بارے میں اس نے موت کا فیصلہ کر لیا ہے ان کو (اپنے پاس) روک لیتے ہیں اور دوسری روحوں کو ایک مقررہ وقت تک بھیج دیتے ہیں، یقیناً اس میں ایسے لوگوں کے لیے (بڑی) نشانیاں ہیں جو غور و فکر کرتے ہیں ﴿۴۲﴾

اَمِ اتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ شُفَعَآءَ ؕ قُلْ اَوَلَوْ كَانُوْا لَا يَمْلِكُوْنَ شَيْـًٔا وَّلَا يَعْقِلُوْنَ ۝ قُلْ لِّلّٰهِ الشَّفَاعَةُ جَمِيْعًا ؕ لَهٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ ثُمَّ اِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ ۝ وَاِذَا ذُكِرَ اللّٰهُ وَحْدَهُ اشْمَاَزَّتْ قُلُوْبُ الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِ ۚ وَاِذَا ذُكِرَ الَّذِيْنَ مِنْ دُوْنِهٖۤ اِذَا هُمْ يَسْتَبْشِرُوْنَ ۝ قُلِ اللّٰهُمَّ فَاطِرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ عٰلِمَ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ اَنْتَ تَحْكُمُ بَيْنَ عِبَادِكَ فِيْ مَا كَانُوْا فِيْهِ يَخْتَلِفُوْنَ ۝ وَلَوْ اَنَّ لِلَّذِيْنَ ظَلَمُوْا مَا فِى الْاَرْضِ جَمِيْعًا وَّمِثْلَهٗ مَعَهٗ لَافْتَدَوْا بِهٖ مِنْ سُوْٓءِ الْعَذَابِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ؕ وَبَدَا لَهُمْ مِّنَ اللّٰهِ مَا لَمْ يَكُوْنُوْا يَحْتَسِبُوْنَ ۝

کیا ان لوگوں نے اللہ تعالیٰ کے سوا (دوسروں کو) سفارش کرنے والے بنا رکھے ہیں؟ تم (ان کو ایسا) کہو: چاہے وہ (اللہ تعالیٰ کے سوا دوسرے معبود) کسی چیز کا اختیار نہ رکھتے ہوں اور وہ (کوئی چیز) سمجھتے (بھی) نہ ہوں پھر بھی (تم ان کو سفارش کرنے والے مانو گے)؟ ﴿۴۳﴾ (اے نبی!) تم کہہ دو: سفارش تو ساری کی ساری اللہ تعالیٰ کے اختیار میں ہے، اسی کے لیے آسمانوں اور زمین کی حکومت ہے، پھر اسی کی طرف تم لوگ لوٹائے جاؤ گے ﴿۴۴﴾ اور جب صرف ایک اللہ تعالیٰ کا نام لیا جاتا ہے تو جو لوگ آخرت پر ایمان نہیں رکھتے ان کے دلوں میں نفرت (یعنی انقباض، ناخوشی) آجاتی ہے اور جب اس کے سوا دوسرے (معبودوں) کا نام لیا جاتا ہے تو وہ لوگ خوش ہونے لگتے ہیں ﴿۴۵﴾ (اے نبی!) تم دعا کرو①: اے اللہ، آسمانوں اور زمین کے پیدا کرنے والے، چھپی ہوئی اور کھلی ہوئی چیزوں کے جاننے والے! آپ تو اپنے بندوں کے درمیان میں فیصلہ کریں گے اس چیز میں جس میں وہ بندے (آپس میں) اختلاف کر رہے ہیں ﴿۴۶﴾ اور اگر ظالموں کے لیے جو کچھ بھی زمین میں ہے وہ سب کا سب ہووے اور اس کے ساتھ دوسرا اتنا اور ہو تو قیامت کے دن کے برے عذاب سے بچنے کے لیے سب کچھ فدیے میں دینے لگیں گے (پھر بھی قبول نہیں کیا جاوے گا) اور ان کے لیے اللہ تعالیٰ کی طرف سے وہ بات سامنے آجائے گی جس کا وہ لوگ خیال (یعنی گمان) بھی نہیں رکھتے تھے ﴿۴۷﴾

① کافروں کی سخت دشمنی سے محزون نہ ہوں؛ بلکہ دعا کرو۔

وَبَدَا لَهُمْ سَيِّاٰتُ مَا كَسَبُوْا وَحَاقَ بِهِمْ مَّا كَانُوْا بِهٖ يَسْتَهْزِءُوْنَ ۝ فَاِذَا مَسَّ الْاِنْسَانَ ضُرٌّ دَعَانَا ۡ ثُمَّ اِذَا خَوَّلْنٰهُ نِعْمَةً مِّنَّا ۙ قَالَ اِنَّمَآ اُوْتِيْتُهٗ عَلٰى عِلْمٍ ؕ بَلْ هِيَ فِتْنَةٌ وَّلٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ۝ قَدْ قَالَهَا الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ فَمَآ اَغْنٰى عَنْهُمْ مَّا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ ۝ فَاَصَابَهُمْ سَيِّاٰتُ مَا كَسَبُوْا ؕ وَالَّذِيْنَ ظَلَمُوْا مِنْ هٰٓؤُلَآءِ سَيُصِيْبُهُمْ سَيِّاٰتُ مَا كَسَبُوْا ۙ وَمَا هُمْ بِمُعْجِزِيْنَ ۝ اَوَلَمْ يَعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ يَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ يَّشَآءُ وَيَقْدِرُ ؕ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ ۝

اور جو (برے) کام وہ لوگ کماتے تھے ان کی برائیاں ان کے سامنے ظاہر ہو جائیں گی اور جس عذاب کا وہ لوگ مزاق اڑاتے تھے وہی ان کو (چاروں طرف سے) گھیر لے گا ﴿۴۸﴾ سو جب انسان کو کوئی تکلیف پہنچتی ہے تو وہ تو ہم کو پکارنے لگتا ہے، پھر جب ہم اس کو اپنی طرف سے کوئی (خاص) نعمت عطا کرتے ہیں تو وہ (یوں) کہتا ہے کہ یہ تو مجھ کو صرف (میری) علمی قابلیت (یعنی تدبیر، ہنر) کی وجہ سے ملا ہے ①؛ بلکہ وہ (نعمت کا ملنا) تو ایک آزمائش ہے ② لیکن ان میں کے اکثر لوگ جانتے نہیں ہیں ﴿۴۹﴾ یہی بات ہے کہ ان سے پہلے کے لوگ بھی یہ بات کہہ چکے ہیں، سو جو وہ کماتے تھے وہ ان کو کچھ کام نہیں آیا ﴿۵۰﴾ سو جو انھوں نے کمائی کی تھی اس کا وبال ان پر آپڑا اور ان لوگوں میں سے جنہوں نے بھی ظلم کیا ③ ان کے کمائے ہوئے برے کاموں کا وبال بھی عنقریب ان پر آنے ہی والا ہے اور وہ لوگ (بھاگ کر) تھکانے والے نہیں ہیں ﴿۵۱﴾ کیا ان کو یہ بات معلوم نہیں کہ اللہ تعالیٰ جس کے لیے بھی چاہتے ہیں (اس کے لیے) رزق کشادہ کرتے ہیں اور (جس کے لیے چاہتے ہیں اس کو) تنگ کرتے ہیں، یقیناً اس میں ایمان لانے والی قوم کے لیے بڑی نشانیاں ہیں ﴿۵۲﴾

---

① (دوسرا ترجمہ) یہ جو مجھ کو ملا ہے اس کا ملنا تو مجھے پہلے سے معلوم ہی تھا۔

② یہاں فتنے کا مطلب یہ ہے کہ جب نعمت ملتی ہے تو اللہ کو بھول کر کفر کرنے لگ جاتا ہے یا اللہ کو یاد رکھتا ہے، اور نعمت پر شکر کرتا ہے۔

③ ھؤلاء کا مرجع عرب کے مشرکین۔

قُلْ يٰعِبَادِيَ الَّذِيْنَ اَسْرَفُوْا عَلٰۤى اَنْفُسِهِمْ لَا تَقْنَطُوْا مِنْ رَّحْمَةِ اللّٰهِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ جَمِيْعًا ؕ اِنَّهٗ هُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ ۝ وَاَنِيْبُوْۤا اِلٰى رَبِّكُمْ وَاَسْلِمُوْا لَهٗ مِنْ قَبْلِ اَنْ يَّاْتِيَكُمُ الْعَذَابُ ثُمَّ لَا تُنْصَرُوْنَ ۝ وَاتَّبِعُوْۤا اَحْسَنَ مَاۤ اُنْزِلَ اِلَيْكُمْ مِّنْ رَّبِّكُمْ مِّنْ قَبْلِ اَنْ يَّاْتِيَكُمُ الْعَذَابُ بَغْتَةً وَّاَنْتُمْ لَا تَشْعُرُوْنَ ۝ اَنْ تَقُوْلَ نَفْسٌ يّٰحَسْرَتٰى عَلٰى مَا فَرَّطْتُّ فِيْ جَنْۢبِ اللّٰهِ وَاِنْ كُنْتُ لَمِنَ السّٰخِرِيْنَ ۝ اَوْ تَقُوْلَ لَوْ اَنَّ اللّٰهَ هَدٰىنِيْ لَكُنْتُ مِنَ الْمُتَّقِيْنَ ۝ اَوْ تَقُوْلَ حِيْنَ تَرَى الْعَذَابَ لَوْ اَنَّ لِيْ كَرَّةً فَاَكُوْنَ مِنَ الْمُحْسِنِيْنَ ۝

(اے نبی!) تم کہہ دو، اے میرے وہ بندو! جنہوں نے اپنی جانوں پر زیادتیاں ① کی ہیں، کہ: تم اللہ تعالیٰ کی رحمت سے ناامید مت ہو، یقیناً اللہ تعالیٰ تمام گناہوں کو معاف کرنے والے ہیں، یقیناً وہ (اللہ تعالیٰ) تو بہت زیادہ معاف کرنے والے، سب سے زیادہ رحم کرنے والے ہیں ﴿۵۳﴾ اور تم اپنے رب کی طرف انابت (یعنی رجوع) کرو اور تم اس (اللہ تعالیٰ) کے فرماں بردار بن جاؤ اس سے پہلے پہلے کہ تم پر عذاب آپہنچے، پھر تم لوگوں کی مدد نہیں کی جائے گی ﴿۵۴﴾ اور تمھارے رب کی طرف سے جو بہترین باتیں ② (یعنی احکام) تم پر اتاری گئی ہیں تم اس پر چلو اس سے پہلے کہ تم پر اچانک عذاب آجاوے اور تم کو پتہ بھی نہ چلے ﴿۵۵﴾ (اور) یہ کہ کوئی نفس (قیامت میں یہ بات) کہنے لگے: ہائے افسوس! کہ میں اللہ تعالیٰ کے حکموں کو پورا کرنے میں کوتاہی کرتا رہا اور میں تو (اللہ تعالیٰ کے احکام کی) مذاق اڑانے والوں میں ہی شامل رہا ﴿۵۶﴾ یا (یہ کہ وہ کہیں ایسا) کہنے لگے کہ: اگر اللہ تعالیٰ مجھے ہدایت دیتے تو میں بھی تقویٰ والوں میں سے بن جاتا ﴿۵۷﴾ یا جب عذاب کو (اپنی) آنکھوں سے دیکھ لیوے تب (ایسا) کہنے لگے کہ: اگر مجھ کو (دنیا میں ایک مرتبہ) جانے کا پھر موقع ملے تو میں نیکی کرنے والوں میں سے ہو جاؤں ﴿۵۸﴾

---

① یعنی معصیت اور خیانت کے ذریعے نفس پر زیادتی۔

② پورا قرآن بہترین مضامین کا مجموعہ ہے۔

بَلٰى قَدْ جَآءَتْكَ اٰيٰتِيْ فَكَذَّبْتَ بِهَا وَاسْتَكْبَرْتَ وَكُنْتَ مِنَ الْكٰفِرِيْنَ ﴿۵۹﴾ وَيَوْمَ الْقِيٰمَةِ تَرَى الَّذِيْنَ كَذَبُوْا عَلَى اللّٰهِ وُجُوْهُهُمْ مُّسْوَدَّةٌ ؕ اَلَيْسَ فِيْ جَهَنَّمَ مَثْوًى لِّلْمُتَكَبِّرِيْنَ ﴿۶۰﴾ وَيُنَجِّي اللّٰهُ الَّذِيْنَ اتَّقَوْا بِمَفَازَتِهِمْ ۫ لَا يَمَسُّهُمُ السُّوْٓءُ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ﴿۶۱﴾ اَللّٰهُ خَالِقُ كُلِّ شَيْءٍ ۫ وَّهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ وَّكِيْلٌ ﴿۶۲﴾ لَهٗ مَقَالِيْدُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِاٰيٰتِ اللّٰهِ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ ﴿۶۳﴾

قُلْ اَفَغَيْرَ اللّٰهِ تَاْمُرُوْٓنِّيْٓ اَعْبُدُ اَيُّهَا الْجٰهِلُوْنَ ﴿۶۴﴾

(اللہ تعالیٰ کی طرف سے جواب ملے گا:) کیوں نہیں میرے احکام تو تیرے پاس پہنچ چکے تھے، تو نے توان (احکام) کو جھٹلایا تھا اور تو نے تو (میری آیتوں کے مقابلے میں) تکبر کیا تھا اور تو تو کفر کرنے والوں میں سے تھا ﴿۵۹﴾ اور قیامت کے دن تم دیکھو گے کہ جو لوگ اللہ تعالیٰ کے بارے میں جھوٹ بولتے تھے ان کے چہرے کالے پڑ گئے ہوں گے، کیا جہنم میں تکبر کرنے والوں کا ٹھکانہ نہیں ہے؟ ﴿۶۰﴾ اور تقویٰ کے پابند لوگوں کو اللہ تعالیٰ ان کی کامیابی کے ساتھ (جہنم سے) نجات دیں گے①، (وہاں) ان کو (کسی طرح کی) کوئی تکلیف نہیں پہنچے گی اور وہ غمگین بھی نہیں ہوں گے ﴿۶۱﴾ اللہ تعالیٰ تمام چیز کے پیدا کرنے والے ہیں اور وہی ہر چیز کی حفاظت کرنے والے ہیں ﴿۶۲﴾ آسمانوں اور زمین کی کنجیاں② اسی (اللہ تعالیٰ) کے اختیار میں ہیں اور جن لوگوں نے اللہ تعالیٰ کی آیتوں کا انکار کیا ہے وہی لوگ نقصان اٹھانے والے ہیں ﴿۶۳﴾

(اے نبی!) تم (ان سے) کہہ دو کہ: اے جاہلو! کیا اب بھی تم مجھ سے یہی کہتے ہو کہ میں اللہ تعالیٰ کے سوا کی عبادت کروں③ ﴿۶۴﴾

---

① (دوسرا ترجمہ) تقویٰ کے پابند لوگوں کو (جہنم سے) نجات دیں گے، پھر ان کو ان کی کامیابی کی جگہ (جنت میں) پہنچا دیں گے۔

② یہاں تصرف کے مالک ہونے کی طرف اشارہ ہے۔

③ (دوسرا ترجمہ) (توحید کا ثبوت اور کفر کا باطل ہونا ظاہر ہو جانے کے بعد بھی) تم مجھ کو اللہ تعالیٰ کے سوا کی عبادت کرنے کے لیے کہتے ہو۔

وَلَقَدْ اُوْحِیَ اِلَیْكَ وَاِلَى الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِكَ ۚ لَىِٕنْ اَشْرَكْتَ لَیَحْبَطَنَّ عَمَلُكَ وَلَتَكُوْنَنَّ مِنَ الْخٰسِرِیْنَ۝ بَلِ اللّٰهَ فَاعْبُدْ وَكُنْ مِّنَ الشّٰكِرِیْنَ۝ وَمَا قَدَرُوا اللّٰهَ حَقَّ قَدْرِهٖ ۖۗ وَالْاَرْضُ جَمِیْعًا قَبْضَتُهٗ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ وَالسَّمٰوٰتُ مَطْوِیّٰتٌۢ بِیَمِیْنِهٖ ؕ سُبْحٰنَهٗ وَتَعٰلٰى عَمَّا یُشْرِكُوْنَ۝ وَنُفِخَ فِی الصُّوْرِ فَصَعِقَ مَنْ فِی السَّمٰوٰتِ وَمَنْ فِی الْاَرْضِ اِلَّا مَنْ شَآءَ اللّٰهُ ؕ ثُمَّ نُفِخَ فِیْهِ اُخْرٰى فَاِذَا هُمْ قِیَامٌ یَّنْظُرُوْنَ۝ وَاَشْرَقَتِ الْاَرْضُ بِنُوْرِ رَبِّهَا وَوُضِعَ الْكِتٰبُ وَجِایْٓءَ بِالنَّبِیّٖنَ وَالشُّهَدَآءِ وَقُضِیَ بَیْنَهُمْ بِالْحَقِّ وَهُمْ لَا یُظْلَمُوْنَ۝

اور پکی بات یہ ہے کہ (اے محمد ﷺ!) تمھاری طرف اور تم سے پہلے جتنے بھی (نبی) تھے ان کی طرف (یہی) وحی کی گئی کہ: اگر تم نے شرک کیا تو ضرور تمھارا عمل ضائع ہوگا اور تم ضرور نقصان میں پڑ جانے والوں میں سے ہوں گے ﴿۶۵﴾ بلکہ اللہ تعالیٰ ہی کی عبادت تم کرو اور تم شکر کرنے والوں میں سے ہو جاؤ ﴿۶۶﴾ اور ان لوگوں نے اللہ تعالیٰ کی قدر نہیں پہچانی جیسا اس (اللہ تعالیٰ) کی قدر پہچاننے کا حق تھا①؛ حالاں کہ زمین ساری کی ساری اس کی ایک مٹھی میں قیامت کے دن ہوگی اور آسمان اس کے داہنے ہاتھ میں لپٹے ہوئے ہوں گے، اس کی ذات تو پاک ہے اور جو چیز وہ لوگ شریک کرتے ہیں وہ اس سے بہت دور ہے ﴿۶۷﴾ اور (جب قیامت کے دن) صور پھونکا جائے گا تو آسمانوں اور زمین میں جو کوئی بھی ہے وہ سب بے ہوش پڑ جائیں گے؛ مگر جس کو اللہ تعالیٰ چاہے②پھر دوسری مرتبہ اس کو پھونکا جائے گا تو وہ لوگ فوراً کھڑے ہو کر (چاروں طرف) دیکھنے لگیں گے ﴿۶۸﴾ اور زمین اپنے رب کے نور سے چمک اٹھے گی اور (اعمال کے) دفتر (لاکر سامنے) رکھ دیئے جائیں گے اور نبیوں کو اور (سب) گواہوں کو (لاکر کے) حاضر کر دیا جائے گا اور ان کے درمیان انصاف سے فیصلہ کر دیا جائے گا اور ان (لوگوں) پر ظلم نہیں کیا جائے گا ﴿۶۹﴾

---

① (دوسرا ترجمہ) ان لوگوں نے اللہ تعالیٰ کی (عظمت وجلال) کا حق نہیں سمجھا جتنے وہ (بزرگی اور عظمت والے) ہیں۔

② جن کو اللہ تعالیٰ چاہیں گے ان کو اس وقت بے ہوشی اور موت نہ آوے گی؛ یعنی جب صور پھونکا جاوے گا تو اس کے اثر سے حضرت جبرئیل علیہ السلام، حضرت اسرافیل علیہ السلام، حضرت میکائیل علیہ السلام، حضرت ملک الموت اور عرش کے اٹھانے والے فرشتوں کو اس وقت موت نہیں آوے گی، ہاں! بعد میں ان کو بھی موت آجاوے گی۔

وَوُفِّيَتْ كُلُّ نَفْسٍ مَّا عَمِلَتْ وَهُوَ اَعْلَمُ بِمَا يَفْعَلُوْنَ۠ؒ
وَسِيْقَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْۤا اِلٰى جَهَنَّمَ زُمَرًا ؕ حَتّٰۤى اِذَا جَآءُوْهَا فُتِحَتْ اَبْوَابُهَا وَقَالَ لَهُمْ خَزَنَتُهَاۤ اَلَمْ يَاْتِكُمْ رُسُلٌ مِّنْكُمْ يَتْلُوْنَ عَلَيْكُمْ اٰيٰتِ رَبِّكُمْ وَيُنْذِرُوْنَكُمْ لِقَآءَ يَوْمِكُمْ هٰذَا ؕ قَالُوْا بَلٰى وَلٰكِنْ حَقَّتْ كَلِمَةُ الْعَذَابِ عَلَى الْكٰفِرِيْنَ۝ قِيْلَ ادْخُلُوْۤا اَبْوَابَ جَهَنَّمَ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ۚ فَبِئْسَ مَثْوَى الْمُتَكَبِّرِيْنَ۝ وَسِيْقَ الَّذِيْنَ اتَّقَوْا رَبَّهُمْ اِلَى الْجَنَّةِ زُمَرًا ؕ حَتّٰۤى اِذَا جَآءُوْهَا وَفُتِحَتْ اَبْوَابُهَا وَقَالَ لَهُمْ خَزَنَتُهَا سَلٰمٌ عَلَيْكُمْ طِبْتُمْ فَادْخُلُوْهَا خٰلِدِيْنَ۝

اور ہر شخص کو اس کے عمل کا پورا بدلہ دے دیا جائے گا اور وہ (اللہ تعالیٰ) وہ لوگ جو کام کرتے ہیں اس کو خوب اچھی طرح جانتے ہیں ﴿۷۰﴾

اور جن لوگوں نے کفر کیا تھا ان کو گروہوں کی شکل میں جہنم کی طرف ہانکا جائے گا؛ یہاں تک کہ جب وہ اس (جہنم) کے پاس پہنچ جائیں گے تو اس (جہنم) کے دروازے کھول دیے جائیں گے اور اس (جہنم) کی حفاظت کرنے والے ان سے کہیں گے کہ: کیا تمھارے پاس تم ہی میں سے ہی پیغمبر نہیں آئے تھے؟ جو تم کو تمھارے رب کی آیتیں پڑھ پڑھ کر سناتے تھے اور وہ تم کو تمھارے اس دن (قیامت) کا سامنا کرنے سے ڈراتے تھے؟ کافر لوگ کہیں گے: ہاں! (آئے تھے) لیکن عذاب کی بات کافروں پر پوری ہو کر کے ہی رہے گی ﴿۷۱﴾ ان (کافروں) کو کہا جائے گا: جہنم کے دروازوں میں ہمیشہ رہنے کے لیے تم داخل ہو جاؤ، سو تکبر کرنے والے کا بہت ہی برا ٹھکانہ ہے ﴿۷۲﴾ اور جو لوگ اپنے رب سے ڈرتے تھے وہ بھی جنت کی طرف گروہوں کی شکل میں لے جائے جائیں گے؛ یہاں تک کہ جب وہ اس (جنت) پر پہنچ جائیں گے اور اس (جنت) کے دروازے (پہلے سے) ان کے لیے کھولے جا چکے ہوں گے [1] اور اس (جنت) کی حفاظت کرنے والے ان سے کہیں گے: تم پر سلام ہو، مزے میں رہو، سو اس (جنت) میں ہمیشہ رہنے کے لیے داخل ہو جاؤ ﴿۷۳﴾

---

[1] جنتیوں کے استقبال میں پہلے سے دروازے کھول دیے جائیں گے، اس طرف ''واو'' سے اشارہ نکلتا ہے، جہنمیوں کے تذکرے میں ''واو'' نہیں ہے۔

وَقَالُوا الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ صَدَقَنَا وَعْدَهٗ وَاَوْرَثَنَا الْاَرْضَ نَتَبَوَّاُ مِنَ الْجَنَّةِ حَيْثُ نَشَآءُ ۚ فَنِعْمَ اَجْرُ الْعٰمِلِيْنَ ۝ وَتَرَى الْمَلٰٓئِكَةَ حَآفِّيْنَ مِنْ حَوْلِ الْعَرْشِ يُسَبِّحُوْنَ بِحَمْدِ رَبِّهِمْ ۚ وَقُضِيَ بَيْنَهُمْ بِالْحَقِّ وَقِيْلَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝

اور وہ (نیک لوگ) کہیں گے: اس اللہ تعالیٰ کا شکر ہے جس نے اپنا وعدہ ہم سے سچا کر کے دکھا دیا اور ہم کو ایسی زمین کا وارث (یعنی مالک) بنایا کہ جنت میں (رہنے کے لیے) ہم جہاں چاہیں ٹھکانہ (یعنی گھر) بنا دیں①، سو (نیک) عمل کرنے والوں کا یہ بہترین بدلہ ہے ﴿۷۴﴾ اور (قیامت کے دن) تم فرشتوں کو دیکھو گے کہ عرش کے چاروں طرف وہ حلقہ باندھے ہوئے (یعنی گھیرے ہوئے) ہوں گے، اپنے رب کی حمد کے ساتھ تسبیح کرتے ہوں گے اور ان کے درمیان انصاف سے فیصلہ کر دیا جائے گا اور کہا جائے گا کہ: تمام تعریف تو اللہ تعالیٰ ہی کے لیے ہے جو تمام عالموں کے رب ہیں ﴿۷۵﴾

① سیر و سیاحت کے لیے جہاں چاہیں وہاں جا سکیں گے، مقاماتِ عالیہ میں بھی جانے کی اجازت ہوگی، جان پہچان والوں سے ملنے کے لیے جانے کی بھی اجازت ہوگی۔



سورۃ الغافر (المکیۃ)

آیاتہا: ۸۵۔ رکوعاتہا: ۹۔

یہ سورت مکی ہے، اس میں پچاسی (۸۵) آیتیں ہیں۔ سورۂ زمر کے بعد اور سورۂ فصلت سے پہلے ساٹھ (۶۰) نمبر پر نازل ہوئی۔

یہاں سے "آلِ حٰم" کی سورتیں شروع ہوتی ہیں؛ یعنی جو سورتیں "حٰم" سے شروع ہوتی ہے اور یہ کل سات ہیں، حدیث میں آتا ہے کہ: جہنم کے سات دروازے ہیں، ہر دروازے پر سورۂ حٰم اپنے تلاوت کرنے والے کو جہنم کے عذاب سے بچانے والی ہوگی۔

اس سورت میں اللہ کے لیے "غافر الذنب" یعنی گناہوں کو بخشنے والا ہونا بیان کیا گیا ہے۔

اس کا ایک نام "سورۂ مؤمن" بھی ہے۔ اس میں ایک مردِ مؤمن کا حق کے اعلان کا واقعہ بیان کیا گیا ہے۔

ایک نام سورۂ "الطول" بھی ہے۔ شروع سورت میں اللہ کو "ذی الطول" یعنی بڑی قدرت والا ہونا بیان کیا گیا ہے۔

اس کا ایک نام "سورۂ حٰم" بھی ہے، سورت کی پہلی ہی آیت "حٰم" ہے۔

آیۃ الکرسی اور حٰم تنزیل سورۂ غافر کی ابتدائی آیات کا عمل: حضرت ابوہریرہؓ روایت ہے کہ: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ: جو شخص صبح میں سورۂ مؤمن کی پہلی تین آیتیں اور آیۃ الکرسی پڑھ لے وہ اس دن شام تک (ہر برائی اور تکلیف سے) محفوظ رہے گا اور جو شام کو پڑھ لے تو صبح تک (ہر برائی اور تکلیف سے) محفوظ رہے گا۔ (ترمذی: ۲/۱۱۵) مسنون وظائف ص ر ۴۲)

جو شخص اس سورت کی آیت نمبر (۴۴) "وافوض امری الی اللّٰہ" پڑھ لے گا تو روایت میں آتا ہے کہ: وہ لوگوں کے مکر و فریب سے مامون ہو جائے گا؛ فوقہ اللّٰہ سیئات ما مکروا۔

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ○

حٰمٓ ۚ﴿۱﴾ تَنۡزِیۡلُ الۡکِتٰبِ مِنَ اللّٰہِ الۡعَزِیۡزِ الۡعَلِیۡمِ ۙ﴿۲﴾ غَافِرِ الذَّنۡۢبِ وَ قَابِلِ التَّوۡبِ شَدِیۡدِ الۡعِقَابِ ۙ ذِی الطَّوۡلِ ؕ لَاۤ اِلٰہَ اِلَّا ہُوَ ؕ اِلَیۡہِ الۡمَصِیۡرُ ﴿۳﴾ مَا یُجَادِلُ فِیۡۤ اٰیٰتِ اللّٰہِ اِلَّا الَّذِیۡنَ کَفَرُوۡا فَلَا یَغۡرُرۡکَ تَقَلُّبُہُمۡ فِی الۡبِلَادِ ﴿۴﴾ کَذَّبَتۡ قَبۡلَہُمۡ قَوۡمُ نُوۡحٍ وَّ الۡاَحۡزَابُ مِنۡۢ بَعۡدِہِمۡ ۪ وَ ہَمَّتۡ کُلُّ اُمَّۃٍۭ بِرَسُوۡلِہِمۡ لِیَاۡخُذُوۡہُ وَ جٰدَلُوۡا بِالۡبَاطِلِ لِیُدۡحِضُوۡا بِہِ الۡحَقَّ فَاَخَذۡتُہُمۡ ۟ فَکَیۡفَ کَانَ عِقَابِ ﴿۵﴾ وَ کَذٰلِکَ حَقَّتۡ کَلِمَتُ رَبِّکَ عَلَی الَّذِیۡنَ کَفَرُوۡۤا اَنَّہُمۡ اَصۡحٰبُ النَّارِ ۘ﴿۶﴾

اللہ تعالیٰ کے نام سے (میں شروع کرتا ہوں) جن کی رحمت سب کے لیے ہے، جو بہت زیادہ رحم کرنے والے ہیں۔

حم ﴿۱﴾ ایک (خاص) کتاب (یعنی قرآن) کا اتارا جانا اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے جو بڑے زبردست ہیں، بہت زیادہ جاننے والے ہیں ﴿۲﴾ جو (اللہ) گناہ کو معاف کرنے والے اور توبہ کو قبول کرنے والے، سخت سزا دینے والے، بڑی طاقت والے ہیں، اس (اللہ تعالیٰ) کے سوا کوئی معبود نہیں ہے، اسی (اللہ تعالیٰ) کی طرف لوٹ کر جانا ہے ﴿۳﴾ اللہ تعالیٰ کی آیتوں کے بارے میں کافر لوگ ہی جھگڑا اکھڑا کرتے ہیں، سو ان (کافروں) کا (ایک) شہر سے (دوسرے) شہر پھرنا تم کو دھوکے میں نہ ڈالے① ﴿۴﴾ ان سے پہلے نوح (علیہ السلام) کی قوم نے اور ان کے بعد کے (کتنے) گروہوں (فرقوں) نے (سچے دین کو) جھٹلایا اور ہر امت نے اپنے نبی کے بارے میں یہ ارادہ کیا کہ وہ اس (نبی) کو پکڑ لیوے (اور قتل کر دیوے) اور باطل کا سہارا لے کر کے جھگڑے کیے؛ تاکہ اس کے ذریعے سچے دین کو مٹا دیویں②، سو میں نے ان (کافروں) کو پکڑ لیا، پھر (دیکھو کہ) میری سزا کیسی رہی؟ ﴿۵﴾ اور اسی طرح تمھارے رب کی بات کافروں پر پکی ہو چکی ہے کہ یقیناً وہ لوگ جہنم والے ہیں ﴿۶﴾

---

① کہ ان کافروں کو کوئی سزا نہیں ہوگی۔ ② (دوسرا ترجمہ) ڈگمگا دیویں۔

اَلَّذِيْنَ يَحْمِلُوْنَ الْعَرْشَ وَمَنْ حَوْلَهٗ يُسَبِّحُوْنَ بِحَمْدِ رَبِّهِمْ وَيُؤْمِنُوْنَ بِهٖ وَيَسْتَغْفِرُوْنَ لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ۚ رَبَّنَا وَسِعْتَ كُلَّ شَيْءٍ رَّحْمَةً وَّعِلْمًا فَاغْفِرْ لِلَّذِيْنَ تَابُوْا وَاتَّبَعُوْا سَبِيْلَكَ وَقِهِمْ عَذَابَ الْجَحِيْمِ ۝ رَبَّنَا وَاَدْخِلْهُمْ جَنّٰتِ عَدْنِ ِۨ الَّتِيْ وَعَدْتَّهُمْ وَمَنْ صَلَحَ مِنْ اٰبَآئِهِمْ وَاَزْوَاجِهِمْ وَذُرِّيّٰتِهِمْ ۭ اِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ۝ وَقِهِمُ السَّيِّاٰتِ ۭ وَمَنْ تَقِ السَّيِّاٰتِ يَوْمَىِٕذٍ فَقَدْ رَحِمْتَهٗ ۭ وَذٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ۝

وہ (فرشتے) جو عرش کو اٹھاتے ہیں اور جو (فرشتے) اس کے آس پاس ہیں وہ اپنے رب کی حمد کے ساتھ تسبیح کرتے ہی رہتے ہیں اور وہ اس (اپنے رب) پر (کامل) ایمان رکھتے ہیں اور وہ (فرشتے) ایمان والوں کے لیے استغفار کرتے ہیں (اور یوں دعا کرتے ہیں کہ): اے ہمارے رب! آپ کی رحمت اور آپ کے علم میں ہر چیز سمائی ہوئی ہے، سو جن لوگوں نے توبہ کی اور آپ کے راستے پر وہ چلے (اے اللہ!) آپ ان کو معاف کر دیجیے اور آپ ان کو جہنم کے عذاب سے بچالیجیے ﴿۷﴾ (اور یہ دعا کرتے ہیں): اے ہمارے رب! اور آپ ان کو ہمیشہ رہنے کے باغوں میں داخل کر دیجیے جن کا آپ نے ان سے وعدہ کیا ہے اور ان کے باپ دادوں میں سے اور ان کی بیویوں میں سے اور ان کی اولاد میں سے جو نیک ہوں ① (ان کو بھی جنت میں داخل کر دیجیے) یقیناً آپ تو بڑے زبردست ہیں، بڑے حکمت والے ہیں ﴿۸﴾ (اے اللہ!) آپ ان کو برائیوں (کی سزا) سے بچالیجیے ② اور جس شخص کو آپ نے اس (محشر کے) دن تکلیف سے بچالیا تو پکی بات ہے کہ آپ نے اس پر بڑی مہربانی کی اور یہی بہت بڑی کامیابی ہے ③ ﴿۹﴾

---

① (دوسرا ترجمہ) جو اس جنت کے لائق ہوں۔

② یعنی معاف کر دیجیے۔

③ (دوسرا ترجمہ) آپ ان کو برائیوں (کی عادت) سے بچالیجیے اور جس کو آپ نے اس (دنیا کے) دن میں برائی سے بچالیا تو پکی بات ہے کہ آپ نے اس پر بڑی مہربانی کی اور یہ بہت بڑی کامیابی ہے (یعنی دنیا میں جس پر اللہ تعالیٰ کا فضل ہوا اور برائیوں سے بچالیا گیا اسی کو آخرت میں اعلیٰ درجے کی کامیابی حاصل ہوگی۔

إِنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا يُنَادَوْنَ لَمَقْتُ اللَّهِ أَكْبَرُ مِن مَّقْتِكُمْ أَنفُسَكُمْ إِذْ تُدْعَوْنَ
إِلَى الْإِيمَانِ فَتَكْفُرُونَ ﴿١٠﴾ قَالُوا رَبَّنَا أَمَتَّنَا اثْنَتَيْنِ وَأَحْيَيْتَنَا اثْنَتَيْنِ فَاعْتَرَفْنَا
بِذُنُوبِنَا فَهَلْ إِلَىٰ خُرُوجٍ مِّن سَبِيلٍ ﴿١١﴾ ذَٰلِكُم بِأَنَّهُ إِذَا دُعِيَ اللَّهُ وَحْدَهُ كَفَرْتُمْ ۖ وَإِن
يُشْرَكْ بِهِ تُؤْمِنُوا ۚ فَالْحُكْمُ لِلَّهِ الْعَلِيِّ الْكَبِيرِ ﴿١٢﴾ هُوَ الَّذِي يُرِيكُمْ آيَاتِهِ وَيُنَزِّلُ لَكُم مِّنَ
السَّمَاءِ رِزْقًا ۚ وَمَا يَتَذَكَّرُ إِلَّا مَن يُنِيبُ ﴿١٣﴾ فَادْعُوا اللَّهَ مُخْلِصِينَ لَهُ الدِّينَ وَلَوْ كَرِهَ
الْكَافِرُونَ ﴿١٤﴾ رَفِيعُ الدَّرَجَاتِ ذُو الْعَرْشِ يُلْقِي الرُّوحَ مِنْ أَمْرِهِ عَلَىٰ مَن يَشَاءُ مِنْ
عِبَادِهِ لِيُنذِرَ يَوْمَ التَّلَاقِ ﴿١٥﴾

یقیناً جن لوگوں نے کفر کیا ان کو پکار کر کے کہا جائے گا: (آج) تم جتنا غصہ اپنے (خود کے) بارے میں کرتے ہو اس سے بھی زیادہ غصہ (یعنی نفرت) اللہ تعالیٰ کو (تم سے) اس وقت تھا جب تم کو ایمان کی دعوت دی جاتی تھی تو تم لوگ کفر کرتے تھے① ﴿۱۰﴾ کافر لوگ کہیں گے: اے ہمارے رب! تو نے ہم کو دو مرتبہ موت دی② اور تو نے ہم کو دو مرتبہ زندگی دی، سو ہم نے اپنے گناہوں کا اقرار کر لیا تو کیا (جہنم سے) نکلنے کا کوئی راستہ ہے؟ ﴿۱۱﴾ یہ (تمھاری حالت) اس لیے (ہوئی) ہے کہ جب (صرف) اکیلے اللہ تعالیٰ کا نام پکارا جاتا تھا تو تم کفر کرتے تھے اور اگر اس کے ساتھ کسی کو شریک ٹھہرایا جاتا تھا تو تم لوگ مان لیتے تھے، سو فیصلہ تو اللہ تعالیٰ ہی کا ہے جس کی شان بہت اونچی ہے، جس کی ذات بہت بڑی ہے ﴿۱۲﴾ وہی (اللہ تعالیٰ) ہے جو تم لوگوں کو اپنی (قدرت کی) نشانیاں دکھاتے ہیں اور تمھارے لیے آسمان سے روزی اتارتے ہیں اور جو لوگ انابت کرتے ہیں وہی لوگ نصیحت حاصل کرتے ہیں ﴿۱۳﴾ سو تم خالص اللہ تعالیٰ کے واسطے بندگی کرتے ہوئے اسی (اللہ تعالیٰ) کو پکارو اگرچہ کافر لوگ کتنا ہی برا مانیں③ ﴿۱۴﴾ (اللہ تعالیٰ وہی) اونچے درجوں والے ہیں، عرش کے مالک ہیں، اپنے بندوں میں سے جس پر چاہتے ہیں اپنے حکم سے روح (یعنی وحی، راز کی بات) اتار دیتے ہیں، تاکہ ملاقات کے دن (یعنی قیامت) سے وہ ڈراویں ﴿۱۵﴾

---

① یعنی دنیا میں ایمان کی دعوت نہ قبول کرنا یہ اللہ تعالیٰ کے غصے کا سبب بنا ہوا تھا۔ ② دو موت: (۱) پیدائش سے پہلے (۲) دنیا کی زندگی کے خاتمے پر موت۔ دو زندگی: (۱) دنیا کی زندگی (۲) آخرت کی کی زندگی۔ ③ (دوسرا ترجمہ) ناگوار ہو۔

يَوْمَ هُم بَارِزُونَ ۚ لَا يَخْفَىٰ عَلَى اللَّهِ مِنْهُمْ شَيْءٌ ۚ لِّمَنِ الْمُلْكُ الْيَوْمَ ۖ لِلَّهِ الْوَاحِدِ الْقَهَّارِ ﴿١٦﴾ الْيَوْمَ تُجْزَىٰ كُلُّ نَفْسٍ بِمَا كَسَبَتْ ۚ لَا ظُلْمَ الْيَوْمَ ۚ إِنَّ اللَّهَ سَرِيعُ الْحِسَابِ ﴿١٧﴾ وَأَنذِرْهُمْ يَوْمَ الْآزِفَةِ إِذِ الْقُلُوبُ لَدَى الْحَنَاجِرِ كَاظِمِينَ ۚ مَا لِلظَّالِمِينَ مِنْ حَمِيمٍ وَلَا شَفِيعٍ يُطَاعُ ﴿١٨﴾ يَعْلَمُ خَائِنَةَ الْأَعْيُنِ وَمَا تُخْفِي الصُّدُورُ ﴿١٩﴾ وَاللَّهُ يَقْضِي بِالْحَقِّ ۖ وَالَّذِينَ يَدْعُونَ مِن دُونِهِ لَا يَقْضُونَ بِشَيْءٍ ۗ إِنَّ اللَّهَ هُوَ السَّمِيعُ الْبَصِيرُ ﴿٢٠﴾

أَوَلَمْ يَسِيرُوا فِي الْأَرْضِ فَيَنظُرُوا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الَّذِينَ كَانُوا مِن قَبْلِهِمْ ۚ

جس دن وہ لوگ کھل کر کے سامنے آجائیں گے ① ان کی کوئی چیز اللہ تعالیٰ سے چھپی ہوئی نہیں ہوگی (پوچھا جائے گا) آج کس کی حکومت ہے؟ (تو جواب دیا جائے گا) صرف اللہ تعالیٰ کی حکومت ہے جو اکیلے ہیں، (سب پر) غالب ہیں ﴿۱۶﴾ آج کے دن ہر نفس کو اس کی کمائی کا بدلہ دیا جائے گا، آج (کسی پر) ظلم نہیں ہوگا، یقیناً اللہ تعالیٰ بہت جلدی حساب لینے والے ہیں ﴿۱۷﴾ اور آپ ان کو نزدیک آنے والے (قیامت کے) دن (کی مصیبت) سے ڈراؤ جب کہ (لوگوں کے) دل (یعنی کلیجے) گلوں (یعنی منہ) کو آجائیں گے تو وہ (اس کو) دبا رہے ہوں گے (کہ باہر نہ نکل جائے) ② ظلم کرنے والوں کے لیے کوئی دوست نہیں ہوگا اور کوئی سفارش کرنے والا نہیں ہوگا کہ جس کی بات مان لی جائے ﴿۱۸﴾ آنکھوں کی چوری کو اور جو چیز سینوں نے چھپا رکھی ہے اس کو وہ (اللہ تعالیٰ) جانتے ہیں ﴿۱۹﴾ اور اللہ تعالیٰ تو حق کا (یعنی ٹھیک) فیصلہ کرتے ہیں اور اس (اللہ تعالیٰ) کے سوا جن کو یہ لوگ پکارتے ہیں وہ کسی چیز کا فیصلہ نہیں کر سکتے، یقیناً اللہ تعالیٰ بہت زیادہ سنتے ہیں، بہت زیادہ دیکھتے ہیں ﴿۲۰﴾

کیا وہ لوگ زمین میں چلتے پھرتے نہیں کہ وہ دیکھ لیتے کہ جو (کافر) لوگ ان سے پہلے تھے ان کا انجام کیسا ہوا؟

---

① (دوسرا ترجمہ) جس (قیامت کے) دن وہ نکل کر سامنے کھڑے ہو جائیں گے۔

② (دوسرا ترجمہ) جبکہ لوگوں کے دل (کلیجے) گھٹ کر گلوں (منہ) کو آجائیں گے۔

كَانُوا هُمْ أَشَدَّ مِنْهُمْ قُوَّةً وَآثَارًا فِي الْأَرْضِ فَأَخَذَهُمُ اللَّهُ بِذُنُوبِهِمْ ۗ وَمَا كَانَ لَهُمْ مِنَ اللَّهِ مِنْ وَاقٍ ﴿٢١﴾ ذَٰلِكَ بِأَنَّهُمْ كَانَتْ تَأْتِيهِمْ رُسُلُهُمْ بِالْبَيِّنَاتِ فَكَفَرُوا فَأَخَذَهُمُ اللَّهُ ۚ إِنَّهُ قَوِيٌّ شَدِيدُ الْعِقَابِ ﴿٢٢﴾ وَلَقَدْ أَرْسَلْنَا مُوسَىٰ بِآيَاتِنَا وَسُلْطَانٍ مُبِينٍ ﴿٢٣﴾ إِلَىٰ فِرْعَوْنَ وَهَامَانَ وَقَارُونَ فَقَالُوا سَاحِرٌ كَذَّابٌ ﴿٢٤﴾ فَلَمَّا جَاءَهُمْ بِالْحَقِّ مِنْ عِنْدِنَا قَالُوا اقْتُلُوا أَبْنَاءَ الَّذِينَ آمَنُوا مَعَهُ وَاسْتَحْيُوا نِسَاءَهُمْ ۚ وَمَا كَيْدُ الْكَافِرِينَ إِلَّا فِي ضَلَالٍ ﴿٢٥﴾ وَقَالَ فِرْعَوْنُ ذَرُونِي أَقْتُلْ مُوسَىٰ وَلْيَدْعُ رَبَّهُ ۖ إِنِّي أَخَافُ أَنْ يُبَدِّلَ دِينَكُمْ أَوْ أَنْ يُظْهِرَ فِي الْأَرْضِ الْفَسَادَ ﴿٢٦﴾

وہ لوگ طاقت کے اعتبار سے اور زمین میں چھوڑی ہوئی (عمارت، باغات کی) یادگاروں کے اعتبار سے ان (عرب کے مشرکوں) سے زیادہ مضبوط تھے، سو اللہ تعالیٰ نے ان لوگوں کو ان کے گناہوں کی سزا میں پکڑ لیا اور ان لوگوں کو اللہ تعالیٰ (کے عذاب) سے کوئی بچانے والا نہیں تھا ﴿۲۱﴾ یہ اس واسطے کہ ان کے پاس ان کے پیغمبر کھلی کھلی دلیلیں لے کر آتے تھے، پھر انھوں نے انکار کیا، سو اللہ نے ان کو پکڑ لیا، یقیناً وہ (اللہ تعالیٰ) بڑی طاقت والے ہیں، سخت سزا دالے ہیں ﴿۲۲﴾ اور پکی بات ہے کہ ہم نے موسیٰ (علیہ السلام) کو اپنی نشانیاں اور کھلی دلیل لے کر فرعون اور ہامان اور قارون کی طرف بھیجا، تو وہ سب لوگ کہنے لگے: (کہ یہ) جادوگر ہے (اور) بڑا جھوٹا ہے① ﴿۲۳﴾ ﴿۲۴﴾ سو جب وہ (موسیٰ علیہ السلام) ان کے پاس ہماری طرف سے (آئی ہوئی) سچی بات لے کر آئے تو وہ لوگ کہنے لگے کہ: جو لوگ ان (موسیٰ) کے ساتھ ایمان لائے ان کے بیٹوں کو تم مار ڈالو② اور ان کی عورتوں کو زندہ چھوڑ دو اور کافروں کی تدبیر تو ناکام ہی رہی③ ﴿۲۵﴾ اور فرعون نے (اپنے درباریوں سے) کہا: مجھے چھوڑ دو④ کہ میں موسیٰ کو قتل کر دوں اور اس کو چاہیے کہ اپنے رب کو (مدد کے لیے) پکارے، مجھے یہ ڈر ہے کہ وہ تمھارے دین کو بدل ڈالے گا یا زمین میں فساد پھیلائے گا ﴿۲۶﴾

---

① اہل حق کے خلاف غلط پروپیگنڈہ کرنا سیاسی لوگوں کی پرانی عادت ہے۔ ② اولاد کے قتل کا انسان کو زیادہ غم ہوتا ہے، قتل اولاد سے نسل نہیں پھیلتی، انسان کمزور ہو جاتا ہے اور یہ جتایا گیا کہ اولاد کا قتل ایمان کے سبب سے ہے؛ تاکہ لوگ ایمان سے دور رہے۔ ③ (دوسرا ترجمہ) کافروں کا داؤ غلطی ہی میں رہا۔ ④ (دوسرا ترجمہ) مجھے موقع دو۔

وَقَالَ مُوسَىٰ إِنِّي عُذْتُ بِرَبِّي وَرَبِّكُم مِّن كُلِّ مُتَكَبِّرٍ لَّا يُؤْمِنُ بِيَوْمِ الْحِسَابِ ﴿٢٧﴾ وَقَالَ رَجُلٌ مُّؤْمِنٌ مِّنْ آلِ فِرْعَوْنَ يَكْتُمُ إِيمَانَهُ أَتَقْتُلُونَ رَجُلًا أَن يَقُولَ رَبِّيَ اللَّهُ وَقَدْ جَاءَكُم بِالْبَيِّنَاتِ مِن رَّبِّكُمْ ۖ وَإِن يَكُ كَاذِبًا فَعَلَيْهِ كَذِبُهُ ۖ وَإِن يَكُ صَادِقًا يُصِبْكُم بَعْضُ الَّذِي يَعِدُكُمْ ۖ إِنَّ اللَّهَ لَا يَهْدِي مَنْ هُوَ مُسْرِفٌ كَذَّابٌ ﴿٢٨﴾ يَا قَوْمِ لَكُمُ الْمُلْكُ الْيَوْمَ ظَاهِرِينَ فِي الْأَرْضِ فَمَن يَنصُرُنَا مِن بَأْسِ اللَّهِ إِن جَاءَنَا ۚ قَالَ فِرْعَوْنُ مَا أُرِيكُمْ إِلَّا مَا أَرَىٰ وَمَا أَهْدِيكُمْ إِلَّا سَبِيلَ الرَّشَادِ ﴿٢٩﴾ وَقَالَ الَّذِي آمَنَ يَا قَوْمِ إِنِّي أَخَافُ عَلَيْكُم مِّثْلَ يَوْمِ الْأَحْزَابِ ﴿٣٠﴾

اور موسیٰ (علیہ السلام) نے کہا کہ: یقیناً میں اپنے رب اور تمھارے رب سے ہر تکبر کرنے والے سے — جو حساب کے دن پر ایمان نہ رکھتا ہو — پناہ لے چکا ہوں ﴿۲۷﴾

اور فرعون کے خاندان کا ایک آدمی جو ایمان لا چکا تھا (اور اب تک) اپنے ایمان کو وہ چھپا رہا تھا (یہ مشورہ سن کر) وہ کہنے لگا: کیا تم ایک ایسے آدمی کو قتل کرتے ہو جو یوں کہتا ہو کہ میرے رب اللہ تعالیٰ ہیں؛ حالاں کہ وہ تمھارے پاس تمھارے رب کی طرف سے کھلی ہوئی نشانیاں لے آیا ہے اور اگر وہ جھوٹا ہے تو اس کے جھوٹ کا وبال اسی پر پڑے گا اور اگر وہ سچا ہے تو جس چیز سے وہ تم کو ڈرا رہا ہے① اس میں سے کوئی نہ کوئی حصہ تم پر پڑ کر رہے گا②، جو آدمی حد سے آگے بڑھنے والا ہو، بڑا جھوٹا ہو یقیناً اللہ تعالیٰ ایسے کو ہدایت نہیں دیتے ﴿۲۸﴾ اے میری قوم! آج تمھارا راج ہے کہ (تم اس) ملک میں غالب ہو، سو اللہ تعالیٰ کے عذاب سے (بچنے میں) کون ہماری مدد کرے گا؟ اگر وہ (اللہ تعالیٰ کا عذاب) ہمارے پاس آ جائے، فرعون کہنے لگا: میں تم کو وہی رائے دیتا ہوں جس کو میں (خود صحیح) سمجھتا ہوں اور جس میں بھلائی ہو وہی راستہ میں تم کو بتلاتا ہوں ﴿۲۹﴾ اور جو شخص ایمان لا چکا تھا اس نے کہا: اے میری قوم! یقیناً میں (تمھارے بارے میں) ڈرتا ہوں کہ تم پر دوسری قوموں کی طرح برا دن آ جائے ﴿۳۰﴾

---

① مراد عذاب کی پیشین گوئی ہے۔ ② بعض حضرات نے ”بعض“ سے دنیوی عذاب مراد لیا ہے، یا ”بعض“ تلطف اور نرمی کو بتلا رہا ہے؛ تا کہ مخاطب وحشت زدہ نہ ہو جائے، جبکہ کچھ حضرات نے ”بعض“ کو ”کل“ کے معنی میں بھی مراد لیا ہے۔

مِثْلَ دَاْبِ قَوْمِ نُوْحٍ وَّعَادٍ وَّثَمُوْدَ وَالَّذِيْنَ مِنْۢ بَعْدِهِمْ ؕ وَمَا اللّٰهُ يُرِيْدُ ظُلْمًا لِّلْعِبَادِ ۝
وَيٰقَوْمِ اِنِّيْٓ اَخَافُ عَلَيْكُمْ يَوْمَ التَّنَادِ ۝ يَوْمَ تُوَلُّوْنَ مُدْبِرِيْنَ ۚ مَا لَكُمْ مِّنَ اللّٰهِ مِنْ عَاصِمٍ ۚ
وَمَنْ يُّضْلِلِ اللّٰهُ فَمَا لَهٗ مِنْ هَادٍ ۝ وَلَقَدْ جَآءَكُمْ يُوْسُفُ مِنْ قَبْلُ بِالْبَيِّنٰتِ فَمَا زِلْتُمْ فِيْ
شَكٍّ مِّمَّا جَآءَكُمْ بِهٖ ؕ حَتّٰٓى اِذَا هَلَكَ قُلْتُمْ لَنْ يَّبْعَثَ اللّٰهُ مِنْۢ بَعْدِهٖ رَسُوْلًا ؕ كَذٰلِكَ
يُضِلُّ اللّٰهُ مَنْ هُوَ مُسْرِفٌ مُّرْتَابُ ۝ ۨالَّذِيْنَ يُجَادِلُوْنَ فِيْٓ اٰيٰتِ اللّٰهِ بِغَيْرِ سُلْطٰنٍ اَتٰىهُمْ ؕ
كَبُرَ مَقْتًا عِنْدَ اللّٰهِ وَعِنْدَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ؕ كَذٰلِكَ يَطْبَعُ اللّٰهُ عَلٰى كُلِّ قَلْبِ مُتَكَبِّرٍ جَبَّارٍ ۝

نوح کی قوم اور قومِ عاد اور قومِ ثمود اور جو لوگ ان کے بعد تھے ان کے جیسی حالت (تمھاری نہ ہو جائے) اور اللہ تعالیٰ بندوں پر (کسی طرح) ظلم کرنا نہیں چاہتے ﴿۳۱﴾ اے میری قوم! میں تمھارے بارے میں ڈرتا ہوں ایسے دن سے جس میں چیخ پکار مچی ہوئی ہوگی ﴿۳۲﴾ جس دن تم (حساب کے میدان سے) پیٹھ پھرا کر کے (جہنم کی طرف) بھاگو گے (تو اس وقت) اللہ تعالیٰ (کے عذاب) سے تم کو کوئی بچانے والا نہیں ہوگا① اور جس کو اللہ تعالیٰ گمراہ کر دیویں تو اس کو کوئی ہدایت دینے والا نہیں ہوگا ﴿۳۳﴾ اور اس سے پہلے تمھارے پاس یوسف (علیہ السلام توحید کی) کھلی ہوئی دلیلیں لے کر آ چکے تھے، سو جو بات وہ (یوسف علیہ السلام) تمھارے پاس لے کر کے آئے تھے تم اس کے بارے میں ہمیشہ (برابر) شک ہی کرتے رہے، یہاں تک کہ جب ان (یوسف علیہ السلام) کی وفات ہوگئی تو تم (ایسا) کہنے لگے کہ: (اب) اللہ تعالیٰ ان (یوسف علیہ السلام) کے بعد ہرگز کوئی رسول نہیں بھیجیں گے، اسی طرح اللہ تعالیٰ ہر ایسے آدمی کو جو حد سے آگے بڑھنے والا (یعنی بے باک) شک میں پڑا رہنے والا ہو اس کو گمراہی (یعنی غلطی) میں ڈالے رکھتے ہیں ﴿۳۴﴾ جو لوگ اپنے پاس کسی دلیل کے آئے بغیر اللہ تعالیٰ کی آیتوں میں جھگڑے نکالا کرتے ہیں یہ بات اللہ تعالیٰ کے یہاں اور ایمان والوں کے نزدیک بڑی نفرت کی ہے، اسی طریقے سے اللہ تعالیٰ ہر تکبر کرنے والے، بڑی شرارت کرنے والے کے دل پر مہر لگا دیتے ہیں ﴿۳۵﴾

---

① (دوسرا ترجمہ) جس دن تم پیٹھ پھرا کر (اس طرح) بھاگو گے کہ کوئی بھی تم کو اللہ سے بچانے والا نہیں ہوگا (باقی:ع)

وَقَالَ فِرْعَوْنُ يٰهَامٰنُ ابْنِ لِيْ صَرْحًا لَّعَلِّيْٓ اَبْلُغُ الْاَسْبَابَ ۙ﴿۳۶﴾ اَسْبَابَ السَّمٰوٰتِ فَاَطَّلِعَ اِلٰٓى اِلٰهِ مُوْسٰى وَاِنِّيْ لَاَظُنُّهٗ كَاذِبًا ۭ وَكَذٰلِكَ زُيِّنَ لِفِرْعَوْنَ سُوْۗءُ عَمَلِهٖ وَصُدَّ عَنِ السَّبِيْلِ ۭ وَمَا كَيْدُ فِرْعَوْنَ اِلَّا فِيْ تَبَابٍ ﴿۳۷﴾

وَقَالَ الَّذِيْٓ اٰمَنَ يٰقَوْمِ اتَّبِعُوْنِ اَهْدِكُمْ سَبِيْلَ الرَّشَادِ ﴿۳۸﴾ يٰقَوْمِ اِنَّمَا هٰذِهِ الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا مَتَاعٌ ۡ وَّاِنَّ الْاٰخِرَةَ هِىَ دَارُ الْقَرَارِ ﴿۳۹﴾ مَنْ عَمِلَ سَيِّئَةً فَلَا يُجْزٰٓى اِلَّا مِثْلَهَا ۚ وَمَنْ عَمِلَ صَالِحًا مِّنْ ذَكَرٍ اَوْ اُنْثٰى وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَاُولٰۗىِٕكَ يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ يُرْزَقُوْنَ فِيْهَا بِغَيْرِ حِسَابٍ ﴿۴۰﴾

اور فرعون نے کہا: اے ہامان! تو میرے لیے ایک اونچی عمارت بنا؛ تاکہ میں راستوں تک پہنچ جاؤں ﴿۳۶﴾ (یعنی) آسمانوں کے راستوں پر (پہنچ جاؤں) ① سو میں موسیٰ کے معبود کو ② جھانک کر دیکھوں اور میں تو یقینی طور پر ان (موسیٰ علیہ السلام) کو جھوٹا ہی خیال کرتا ہوں، اسی طرح فرعون کو اس کے برے اعمال اس کی نظر میں مزین کر کے دکھائے گئے اور اس کو سیدھے راستے سے روک دیا گیا تھا ③ اور فرعون نے جو بھی چال چلی وہ تباہ و برباد ہوگئی ﴿۳۷﴾

اور جو شخص ایمان لے آیا تھا اس نے کہا: اے میری قوم! تم میری بات مان لو، میں تم کو نیکی کے راستے پر لے جاؤں گا ④ ﴿۳۸﴾ اے میری قوم! یقیناً یہ دنیا کی زندگی تو تھوڑا سا مزہ اڑا لینا ہے اور یقیناً آخرت وہ جم کر (یعنی ہمیشہ) رہنے کا گھر ہے ﴿۳۹﴾ جس شخص نے بھی برا کام کیا تو اس کو صرف اس (کی برائی) کے برابر سزا دی جائے گی اور جس نے بھی نیک عمل کیا چاہے وہ مرد ہو یا عورت ہو اور وہ ایمان والا ہے تو وہ لوگ جنت میں داخل ہوں گے اور وہاں ان کو بے حساب رزق دیا جائے گا ﴿۴۰﴾

⇐ (یعنی اس میں قیامت کے دن بھاگنا بھی مراد ہوسکتا ہے کہ میدانِ قیامت سے نکل کر بھاگے گرچہ وہ ہو نہیں سکے گا اسی طرح دنیا میں جب عذاب آوے اس وقت کا بھاگنا بھی مراد ہوسکتا ہے، ظاہر ہے کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے آنے والے عذاب کے وقت کوئی بچانے والا نہیں ہوسکتا۔

① فرعون سمجھتا تھا کہ ایسی اونچی عمارت بن ہی نہیں سکتی کہ اس کے ذریعہ آسمان پر پہنچ جائے۔ یہ تو عوام کی توجہ دوسری طرف کرنے کے لیے یہ بات کہی۔ سیاست کے لوگ عوام کو بے وقوف بنا کر کام چلاتے ہیں، بنیادی مسائل سے توجہ ہٹانے کے لیے کوئی نیا مسئلہ یا حادثہ کھڑا کر دیتے ہیں۔ ② یہ طنزیہ جملہ ہے؛ اس لیے کہ وہ تو خود کو خدا مانتا تھا۔

③ (دوسرا ترجمہ) وہ سیدھے راستے سے رک گیا تھا۔ ④ کامل مؤمن کی اتباع بھی انسان کو نیکی کے راستے پر چلاتی ہے۔

وَيٰقَوْمِ مَا لِيْٓ اَدْعُوْكُمْ اِلَى النَّجٰوةِ وَتَدْعُوْنَنِيْٓ اِلَى النَّارِ ﴿۴۱﴾ تَدْعُوْنَنِيْ لِاَكْفُرَ بِاللّٰهِ وَاُشْرِكَ بِهٖ مَا لَيْسَ لِيْ بِهٖ عِلْمٌ ۡ وَّاَنَا اَدْعُوْكُمْ اِلَى الْعَزِيْزِ الْغَفَّارِ ﴿۴۲﴾ لَا جَرَمَ اَنَّمَا تَدْعُوْنَنِيْٓ اِلَيْهِ لَيْسَ لَهٗ دَعْوَةٌ فِي الدُّنْيَا وَلَا فِي الْاٰخِرَةِ وَاَنَّ مَرَدَّنَآ اِلَى اللّٰهِ وَاَنَّ الْمُسْرِفِيْنَ هُمْ اَصْحٰبُ النَّارِ ﴿۴۳﴾ فَسَتَذْكُرُوْنَ مَآ اَقُوْلُ لَكُمْ ۭ وَاُفَوِّضُ اَمْرِيْٓ اِلَى اللّٰهِ ۭ اِنَّ اللّٰهَ بَصِيْرٌۢ بِالْعِبَادِ ﴿۴۴﴾ فَوَقٰىهُ اللّٰهُ سَيِّاٰتِ مَا مَكَرُوْا وَحَاقَ بِاٰلِ فِرْعَوْنَ سُوْۗءُ الْعَذَابِ ﴿۴۵﴾

اور اے میری قوم! یہ کیا بات ہے کہ میں تو تم کو نجات (کے راستے) کی دعوت دیتا ہوں اور تم مجھے آگ کی طرف دعوت دیتے ہو ﴿۴۱﴾ تم تو مجھے یہ دعوت دیتے ہو کہ میں اللہ تعالیٰ کے ساتھ کفر کردوں اور میں اس (اللہ) کے ساتھ ایسی چیز کو شریک کروں جس کے بارے میں مجھے کوئی علم (یعنی خبر) نہیں ہے اور میں تو تم کو بڑے زبردست، بہت زیادہ معاف کرنے والے (اللہ) کی طرف دعوت دیتا ہوں ﴿۴۲﴾ یقینی بات تو یہ ہے کہ جن کی عبادت کی طرف تم مجھے بلاتے ہو وہ خود اپنی طرف دعوت دینے کی (یعنی بلانے کی) صلاحیت نہ دنیا میں رکھتا ہے اور نہ آخرت میں① اور یقیناً اللہ تعالیٰ ہی کی طرف ہمارا پھر کر جانا ہے اور یقیناً حد سے آگے بڑھنے والے ہی آگ میں پڑنے والے ہیں ﴿۴۳﴾ غرض جو بات میں تم کو کہہ رہا ہوں وہ تم (آگے چل کر) عنقریب یاد کرو گے اور میں تو اپنا کام اللہ تعالیٰ کو سونپتا ہوں، یقیناً اللہ تعالیٰ بندوں کو پورا پورا دیکھتے ہیں ﴿۴۴﴾ نتیجہ یہ ہوا کہ جو برے برے منصوبے انھوں نے بنائے تھے اللہ تعالیٰ نے ان سے اس کو بچا لیا① اور فرعون والوں کو برے عذاب نے آکر گھیر لیا ﴿۴۵﴾

---

① (دوسرا ترجمہ) دنیا و آخرت میں (کسی بھی حاجت کے لیے) پکارے جانے کے لائق ہی نہیں ہے۔

① "فَوَقٰىهُ" میں ضمیر کا مرجع حضرت موسیٰ علیہ السلام بھی ہو سکتے ہے۔ فرعون کے سامنے اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام اور ان کے مؤمن ساتھیوں کو کامیاب کیا اور فرعونیوں کی تمام سازشیں ناکام ہوئیں۔ بعض حضرات نے مرجع اسی مردِ مؤمن کو قرار دیا ہے جو حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پکے خیر خواہ ثابت ہوئے اور قوم فرعون کو علی الاعلان توحید کی دعوت دے رہے تھے ان کو بھی اللہ تعالیٰ نے غرق سے اور فرعونیوں کی سازش سے نجات دی، یہ رشتے میں فرعون کے چچا زاد بھائی تھے؛ لیکن ایمان کی سعادت نصیب ہوئی۔ شاید یہی وہ آدمی ہے جس نے قبطی کے قتل کے واقعے کے موقع پر جب فرعون کے دربار میں موسیٰ علیہ السلام سے قصاص کی بات چل رہی تھی تب دوڑ کر آئے اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کو اس کی اطلاع دی اور مصر سے روانہ ہونے کا مشورہ دیا۔ ہر دور میں اہلِ حق کو کچھ نہ کچھ مخلص، باوفا خیر خواہ مل ہی جاتے ہیں، یہ اللہ کی ایک بڑی نعمت ہے۔

اَلنَّارُ يُعْرَضُوْنَ عَلَيْهَا غُدُوًّا وَّعَشِيًّا ۚ وَيَوْمَ تَقُوْمُ السَّاعَةُ ۟ اَدْخِلُوْٓا اٰلَ فِرْعَوْنَ اَشَدَّ الْعَذَابِ ۝ وَاِذْ يَتَحَآجُّوْنَ فِي النَّارِ فَيَقُوْلُ الضُّعَفٰٓؤُا لِلَّذِيْنَ اسْتَكْبَرُوْٓا اِنَّا كُنَّا لَكُمْ تَبَعًا فَهَلْ اَنْتُمْ مُّغْنُوْنَ عَنَّا نَصِيْبًا مِّنَ النَّارِ ۝ قَالَ الَّذِيْنَ اسْتَكْبَرُوْٓا اِنَّا كُلٌّ فِيْهَآ ۙ اِنَّ اللّٰهَ قَدْ حَكَمَ بَيْنَ الْعِبَادِ ۝ وَقَالَ الَّذِيْنَ فِي النَّارِ لِخَزَنَةِ جَهَنَّمَ ادْعُوْا رَبَّكُمْ يُخَفِّفْ عَنَّا يَوْمًا مِّنَ الْعَذَابِ ۝ قَالُوْٓا اَوَلَمْ تَكُ تَاْتِيْكُمْ رُسُلُكُمْ بِالْبَيِّنٰتِ ۭ قَالُوْا بَلٰى ۭ قَالُوْا فَادْعُوْا ۚ وَمَا دُعٰۗؤُا الْكٰفِرِيْنَ اِلَّا فِيْ ضَلٰلٍ ۝

(یعنی) آگ ہے جس کے سامنے صبح شام وہ (فرعونی لوگ) لائے جاتے ہیں اور جس دن قیامت قائم ہوگی اس دن (حکم ہوگا کہ) تم فرعونیوں کو سخت عذاب میں داخل کردو ﴿۴۶﴾ اور جب وہ لوگ آپس میں ایک دوسرے سے آگ میں جھگڑ رہے ہوں گے تو (دنیا میں) جو کمزور لوگ تھے وہ (دنیا میں) بڑے بنے ہوئے لوگوں سے کہیں گے: ہم تو یقیناً تمہارے (کہنے کے مطابق دنیا میں تمہارے) پیچھے چلنے والے لوگ تھے تو کیا آگ کا کچھ حصہ ہمارے بدلے تم خود لے لوگے؟① ﴿۴۷﴾ جو لوگ (دنیا میں) بڑے بنے ہوئے تھے وہ کہیں گے: ہم سب اس (آگ) میں پڑے ہوئے ہیں، یقیناً اللہ تعالیٰ (اپنے) بندوں کے درمیان (جو فیصلہ کرنا تھا وہ) کر چکے ہیں ﴿۴۸﴾ اور جو لوگ آگ میں پڑے ہوئے ہوں گے وہ جہنم کے نگرانوں② سے کہیں گے کہ: تم اپنے رب سے دعا کرو کہ کسی دن تو ہمارے اوپر سے تھوڑا سا عذاب ہلکا کر دیوے ﴿۴۹﴾ وہ (جہنم کے نگران فرشتے) کہیں گے: کیا تمہارے پاس تمہارے پیغمبر کھلی ہوئی نشانیاں لے کر آئے نہیں تھے؟ تو وہ (جہنمی) لوگ کہیں گے کہ: ہاں (آئے تو تھے) تو وہ (جہنم کے حفاظت کرنے والے فرشتے) کہیں گے: تو تم ہی لوگ دعا کرلو اور کافروں کی دعا تو بے کار ہی جانے والی ہے③ ﴿۵۰﴾

① (دوسرا ترجمہ) ہم سے اٹھا لوگے (تیسرا) ہم سے ہٹا سکتے ہو۔
② نگرانی کرنے والے فرشتوں؛ یعنی جہنم کے داروغے "مالک" اور اس کے رفقاء۔
③ (دوسرا ترجمہ) کافروں کی دعا کا (آخرت میں) کوئی بھی اثر ہونے والا ہی نہیں ہے۔

إِنَّا لَنَنصُرُ رُسُلَنَا وَالَّذِينَ آمَنُوا فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَيَوْمَ يَقُومُ الْأَشْهَادُ ۝ يَوْمَ لَا يَنفَعُ الظَّالِمِينَ مَعْذِرَتُهُمْ ۖ وَلَهُمُ اللَّعْنَةُ وَلَهُمْ سُوءُ الدَّارِ ۝ وَلَقَدْ آتَيْنَا مُوسَى الْهُدَىٰ وَأَوْرَثْنَا بَنِي إِسْرَائِيلَ الْكِتَابَ ۝ هُدًى وَذِكْرَىٰ لِأُولِي الْأَلْبَابِ ۝ فَاصْبِرْ إِنَّ وَعْدَ اللَّهِ حَقٌّ وَاسْتَغْفِرْ لِذَنبِكَ وَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ بِالْعَشِيِّ وَالْإِبْكَارِ ۝ إِنَّ الَّذِينَ يُجَادِلُونَ فِي آيَاتِ اللَّهِ بِغَيْرِ سُلْطَانٍ أَتَاهُمْ ۙ إِن فِي صُدُورِهِمْ إِلَّا كِبْرٌ مَّا هُم بِبَالِغِيهِ ۚ فَاسْتَعِذْ بِاللَّهِ ۖ إِنَّهُ هُوَ السَّمِيعُ الْبَصِيرُ ۝ لَخَلْقُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ أَكْبَرُ مِنْ خَلْقِ النَّاسِ وَلَٰكِنَّ أَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُونَ ۝

یقیناً ہم اپنے رسولوں کی اور ایمان والوں کی دنیا کی زندگی میں مدد کرتے ہی ہیں اور جس (قیامت کے) دن گواہی دینے والے کھڑے ہوں گے اس دن بھی (مدد کریں گے) ﴿۵۱﴾ جس دن ظالموں کو ان کے بہانے کوئی فائدہ نہیں دیں گے اور ان کے لیے تو لعنت ہوگی اور ان (کے رہنے) کے لیے بہت برا گھر ہوگا ﴿۵۲﴾ اور پکی بات یہ ہے کہ ہم نے موسیٰ (علیہ السلام) کو ہدایت (نامہ یعنی تورات) عطا کی① اور ہم نے بنی اسرائیل کو (ایسی) کتاب کا وارث بنایا، جو عقل والوں کے لیے ہدایت اور نصیحت تھی ﴿۵۳﴾ ﴿۵۴﴾ سو (اے نبی!) تم صبر کرو، یقیناً (رسولوں کو مدد کرنے کا) اللہ تعالیٰ کا وعدہ سچا ہے اور اپنے گناہ پر معافی مانگتے رہو اور اپنے رب کی حمد کے ساتھ شام اور صبح تسبیح کرتے رہو ﴿۵۵﴾ یقیناً جو لوگ اللہ تعالیٰ کی آیتوں کے بارے میں جھگڑے نکالا کرتے ہیں جبکہ ان کے پاس (ان کے دعوے شرک کی) کوئی بھی دلیل پہنچی نہیں ہے، ان کے دلوں میں تو صرف بڑا بننے کی ایک چاہت ہے جس (چاہت) تک وہ کبھی پہنچنے والے نہیں ہیں، سو آپ (ان کے شر کے بارے میں) اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگو، یقیناً وہی (اللہ تعالیٰ) بڑے سننے والے، بڑے دیکھنے والے ہیں ﴿۵۶﴾ البتہ آسمانوں اور زمین کا بنانا لوگوں کو (دوبارہ) بنانے سے زیادہ بڑا کام ہے② لیکن اکثر لوگ جانتے نہیں ہیں ﴿۵۷﴾

---

① (دوسرا ترجمہ) صحیح راستے کی سمجھ عطا کی۔

② جب وہ بڑا کام اللہ تعالیٰ کے لیے کوئی مشکل نہیں تو انسان کا پیدا کرنا کیسے مشکل ہوگا؟۔

وَمَا يَسْتَوِي الْأَعْمٰى وَالْبَصِيْرُ ۙ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَلَا الْمُسِيْٓءُ ؕ قَلِيْلًا مَّا تَتَذَكَّرُوْنَ ﴿۵۸﴾ اِنَّ السَّاعَةَ لَاٰتِيَةٌ لَّا رَيْبَ فِيْهَا وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يُؤْمِنُوْنَ ﴿۵۹﴾ وَقَالَ رَبُّكُمُ ادْعُوْنِيْٓ اَسْتَجِبْ لَكُمْ ؕ اِنَّ الَّذِيْنَ يَسْتَكْبِرُوْنَ عَنْ عِبَادَتِيْ سَيَدْخُلُوْنَ جَهَنَّمَ دٰخِرِيْنَ ﴿۶۰﴾

اَللّٰهُ الَّذِيْ جَعَلَ لَكُمُ الَّيْلَ لِتَسْكُنُوْا فِيْهِ وَالنَّهَارَ مُبْصِرًا ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَذُوْ فَضْلٍ عَلَى النَّاسِ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَشْكُرُوْنَ ﴿۶۱﴾ ذٰلِكُمُ اللّٰهُ رَبُّكُمْ خَالِقُ كُلِّ شَيْءٍ ۘ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۫ فَاَنّٰى تُؤْفَكُوْنَ ﴿۶۲﴾ كَذٰلِكَ يُؤْفَكُ الَّذِيْنَ كَانُوْا بِاٰيٰتِ اللّٰهِ يَجْحَدُوْنَ ﴿۶۳﴾

اور اندھا اور دیکھنے والا دونوں برابر نہیں ہو سکتے اور نہ جو لوگ ایمان لائے اور انھوں نے نیک کام کیے اور برا کام کرنے والا (یعنی دونوں برابر نہیں ہو سکتے) تم لوگ بہت کم دھیان دیتے ہو ﴿۵۸﴾ یقیناً قیامت تو آنے ہی والی ہے، اس میں (کسی طریقے کا بھی) کوئی شک نہیں ہے؛ لیکن اکثر لوگ مانتے نہیں ہیں ﴿۵۹﴾ اور تمھارے رب نے کہا کہ: تم مجھ کو پکارو، میں تمھاری دعا کو قبول کروں گا، یقینی بات ہے کہ جو لوگ میری عبادت① سے تکبر کرتے ہیں② وہ لوگ عنقریب جہنم میں ذلیل ہو کر داخل ہوں گے ﴿۶۰﴾

اللہ تعالیٰ وہ ہے جس نے تمھارے واسطے رات بنائی ہے؛ تاکہ تم لوگ اس میں سکون حاصل کرو اور دن دیکھنے کے لیے (یا دکھانے والا، یا روشن) بنایا، یقیناً اللہ تعالیٰ لوگوں پر فضل والے ہیں؛ لیکن اکثر لوگ (نعمتوں کا) شکر ادا نہیں کرتے ﴿۶۱﴾ وہی اللہ تعالیٰ تمھارے رب ہیں، ہر چیز کے پیدا کرنے والے ہیں، اس کے سوا کوئی معبود نہیں، پھر (ایمان سے) کہاں پھرے جاتے ہو ﴿۶۲﴾ اسی طرح③ وہ (پہلے لوگ) بھی الٹے چلا کرتے تھے جو اللہ تعالیٰ کی آیتوں کا انکار کیا کرتے تھے ﴿۶۳﴾

---

① ہر عبادت دعا ہے اور عبادت کا مغز دعا ہے۔

② (دوسرا ترجمہ) منہ پھیر لیتے ہیں۔

③ یعنی جس طرح یہ لوگ الٹے پھر کر چلے جاتے ہیں اسی طرح۔

اَللّٰهُ الَّذِیْ جَعَلَ لَكُمُ الْاَرْضَ قَرَارًا وَّالسَّمَآءَ بِنَآءً وَّصَوَّرَكُمْ فَاَحْسَنَ صُوَرَكُمْ وَرَزَقَكُمْ مِّنَ الطَّیِّبٰتِ ؕ ذٰلِكُمُ اللّٰهُ رَبُّكُمْ ۚۖ فَتَبٰرَكَ اللّٰهُ رَبُّ الْعٰلَمِیْنَ ﴿۶۴﴾ هُوَ الْحَیُّ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ فَادْعُوْهُ مُخْلِصِیْنَ لَهُ الدِّیْنَ ؕ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ﴿۶۵﴾ قُلْ اِنِّیْ نُهِیْتُ اَنْ اَعْبُدَ الَّذِیْنَ تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ لَمَّا جَآءَنِیَ الْبَیِّنٰتُ مِنْ رَّبِّیْ ؗ وَاُمِرْتُ اَنْ اُسْلِمَ لِرَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ﴿۶۶﴾ هُوَ الَّذِیْ خَلَقَكُمْ مِّنْ تُرَابٍ ثُمَّ مِنْ نُّطْفَةٍ ثُمَّ مِنْ عَلَقَةٍ ثُمَّ یُخْرِجُكُمْ طِفْلًا ثُمَّ لِتَبْلُغُوْۤا اَشُدَّكُمْ ثُمَّ لِتَكُوْنُوْا شُیُوْخًا ۚ وَمِنْكُمْ مَّنْ یُّتَوَفّٰی مِنْ قَبْلُ وَلِتَبْلُغُوْۤا اَجَلًا مُّسَمًّی وَّلَعَلَّكُمْ تَعْقِلُوْنَ ﴿۶۷﴾

اللہ تعالیٰ (کی ذات) وہ ہے جس نے تمہارے لیے زمین کو ٹھہرنے کی جگہ بنایا اور آسمان کو چھت بنایا اور تمہاری صورت بنائی سو تمہاری بہترین صورت بنائی اور تم کو پاکیزہ چیزوں سے روزی دی، وہ اللہ تعالیٰ تمہارے رب ہیں، سو بڑی برکت والے ہیں① جو تمام عالموں کے رب ہیں ﴿۶۴﴾ وہی (اللہ) زندہ ہیں، اس کے سوا کوئی معبود نہیں تو تم خالص اس کے لیے بندگی کرتے ہوئے اس کو پکارو، تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لیے ہیں جو تمام عالموں کے رب ہیں ﴿۶۵﴾ (اے نبی!) تم کہہ دو کہ مجھے اس بات سے منع کر دیا گیا ہے کہ جب میرے پاس میرے رب کی طرف سے کھلی ہوئی نشانیاں آ چکیں تو پھر میں ان (بتوں) کی عبادت کروں جن کو تم اللہ تعالیٰ کے سوا پکارا کرتے ہو② اور مجھ کو تو یہ حکم دیا گیا ہے کہ میں تمام عالموں کے رب کا تابع بن کر رہوں ﴿۶۶﴾ وہی (اللہ تعالیٰ) ہے جس نے تم لوگوں کو مٹی سے پیدا کیا، پھر نطفے سے، پھر جمے ہوئے خون سے، پھر وہ تم کو بچے کی شکل میں باہر نکالتے ہیں، پھر (زندہ رکھ کر اللہ تعالیٰ تمہاری پرورش کرتے ہیں) تاکہ تم اپنی بھرپور طاقت (یعنی جوانی) کو پہنچ جاؤ، پھر تاکہ تم بوڑھے ہو جاؤ اور تم میں سے کوئی تو وہ ہے جو اس (جوانی اور بڑھاپے) سے پہلے ہی وفات پا جاتا ہے؛ اور تاکہ تم سب ایک مقرر وقت تک پہنچ جاؤ③؛ اور تاکہ تم سمجھ سے کام لو ﴿۶۷﴾

---

① (دوسرا ترجمہ) بڑی شان والے ہیں۔ ② (دوسرا ترجمہ) جب میرے پاس میرے رب کی طرف سے (توحید پر) کھلی کھلی نشانیاں آ چکی تو اب مجھے اس بات سے منع کر دیا گیا ہے کہ میں ان بتوں کی عبادت کروں جن کو تم اللہ کے سوا پکارا کرتے ہو۔ ③ ہر ایک کے لیے ایک وقت مقرر ہے۔

هُوَ الَّذِيْ يُحْيٖ وَيُمِيْتُ ۚ فَاِذَا قَضٰٓى اَمْرًا فَاِنَّمَا يَقُوْلُ لَهٗ كُنْ فَيَكُوْنُ ﴿۶۸﴾
اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ يُجَادِلُوْنَ فِيْٓ اٰيٰتِ اللّٰهِ ۭ اَنّٰى يُصْرَفُوْنَ ﴿۶۹﴾ الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِالْكِتٰبِ وَبِمَآ اَرْسَلْنَا بِهٖ رُسُلَنَا ڕ فَسَوْفَ يَعْلَمُوْنَ ﴿۷۰﴾ اِذِ الْاَغْلٰلُ فِيْٓ اَعْنَاقِهِمْ وَالسَّلٰسِلُ ۭ يُسْحَبُوْنَ ﴿۷۱﴾ فِي الْحَمِيْمِ ڏ ثُمَّ فِي النَّارِ يُسْجَرُوْنَ ﴿۷۲﴾ ثُمَّ قِيْلَ لَهُمْ اَيْنَ مَا كُنْتُمْ تُشْرِكُوْنَ ﴿۷۳﴾ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ ۭ قَالُوْا ضَلُّوْا عَنَّا بَلْ لَّمْ نَكُنْ نَّدْعُوْا مِنْ قَبْلُ شَيْـــًٔا ۭ كَذٰلِكَ يُضِلُّ اللّٰهُ الْكٰفِرِيْنَ ﴿۷۴﴾ ذٰلِكُمْ بِمَا كُنْتُمْ تَفْرَحُوْنَ فِي الْاَرْضِ بِغَيْرِ الْحَقِّ وَبِمَا كُنْتُمْ تَمْرَحُوْنَ ﴿۷۵﴾ اُدْخُلُوْٓا اَبْوَابَ جَهَنَّمَ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ۚ فَبِئْسَ مَثْوَى الْمُتَكَبِّرِيْنَ ﴿۷۶﴾

وہی (اللہ تعالیٰ) ہیں جو زندگی دیتے ہیں اور موت بھی دیتے ہیں، سو جب کسی کام کا فیصلہ کر دیتے ہیں تو اس کو بس اتنا ہی کہہ دیتے ہیں کہ "ہو جا" تو وہ کام ہو جاتا ہے ﴿۶۸﴾

کیا آپ نے ان لوگوں کو نہیں دیکھا جو اللہ تعالیٰ کی آیتوں کے بارے میں جھگڑا کرتے ہیں، کوئی کہاں سے ان کو الٹا پھرا دیتا ہے؟① ﴿۶۹﴾ جن لوگوں نے کتاب (قرآن) کو اور ان چیزوں کو (بھی) جھٹلایا جن (چیزوں) کو ہم نے اپنے رسولوں کو دے کر بھیجا تھا، سو عنقریب ان کو (اپنا انجام) معلوم ہو جائے گا ﴿۷۰﴾ جب کہ طوقیں اور زنجیریں ان کی گردنوں میں (پڑی ہوئی) ہوں گی (پھر) ان کو گھسیٹتے ہوئے گرم پانی میں پہنچایا جاوے گا ﴿۷۱﴾ پھر ان کو آگ میں ڈال دیا جائے گا ﴿۷۲﴾ پھر ان کو پوچھا جائے گا: کہاں ہیں وہ (تمہارے معبود) جن کو تم اللہ تعالیٰ کے سوا شریک مانا کرتے تھے؟ ﴿۷۳﴾ تو وہ (کافر) کہیں گے: وہ سب ہم سے غائب ہو گئے؛ بلکہ اس سے پہلے ہم کسی چیز کو نہیں پکارتے تھے، اسی طرح اللہ کافروں کو گمراہ کر دیتے ہیں② ﴿۷۴﴾ یہ (عذاب) اس لیے ہوگا کہ تم زمین میں ناحق اترایا کرتے تھے③ اور اس لیے کہ تم اکڑتے پھرتے تھے④ ﴿۷۵﴾ تم جہنم کے دروازوں میں ہمیشہ اس میں رہنے کے لیے داخل ہو جاؤ، سو تکبر کرنے والوں کا بہت ہی برا ٹھکانہ ہے ﴿۷۶﴾

---

① (دوسرا ترجمہ) (حق سے) پھر کر کہاں چلے جا رہے ہیں؟ ② (دوسرا ترجمہ) غلطی میں پھنسائے رکھتے ہیں ان کافروں کی ضد کی پاداش میں۔ ③ اللہ کو بھول کر ناحق لذت حاصل کرنا۔ ④ مال و دولت پر فخر و غرور کر کے حقوق میں تعدی کرنا۔

فَاصْبِرْ إِنَّ وَعْدَ اللّٰهِ حَقٌّ ۚ فَإِمَّا نُرِيَنَّكَ بَعْضَ الَّذِي نَعِدُهُمْ أَوْ نَتَوَفَّيَنَّكَ فَإِلَيْنَا يُرْجَعُونَ ۝ وَلَقَدْ أَرْسَلْنَا رُسُلًا مِّن قَبْلِكَ مِنْهُم مَّن قَصَصْنَا عَلَيْكَ وَمِنْهُم مَّن لَّمْ نَقْصُصْ عَلَيْكَ ۗ وَمَا كَانَ لِرَسُولٍ أَن يَأْتِيَ بِآيَةٍ إِلَّا بِإِذْنِ اللّٰهِ ۚ فَإِذَا جَاءَ أَمْرُ اللّٰهِ قُضِيَ بِالْحَقِّ وَخَسِرَ هُنَالِكَ الْمُبْطِلُونَ ۝

اللّٰهُ الَّذِي جَعَلَ لَكُمُ الْأَنْعَامَ لِتَرْكَبُوا مِنْهَا وَمِنْهَا تَأْكُلُونَ ۝ وَلَكُمْ فِيهَا مَنَافِعُ وَلِتَبْلُغُوا عَلَيْهَا حَاجَةً فِي صُدُورِكُمْ وَعَلَيْهَا وَعَلَى الْفُلْكِ تُحْمَلُونَ ۝

لہٰذا (اے نبی!) تم صبر کرو، یقیناً اللہ تعالیٰ کا وعدہ تو (بالکل) سچا ہے، اب جس عذاب سے ہم ان کو ڈرایا کرتے ہیں① اگر تھوڑا سا اس میں سے ہم تم کو (تمھاری زندگی میں) دکھلا دیں گے یا ہم تم کو (دنیا سے) اٹھالیویں، سو وہ لوگ ہمارے پاس واپس لائے جائیں گے ﴿۷۷﴾ اور پکی بات یہ ہے کہ ہم نے تم سے پہلے بہت سارے رسول بھیجے، ان میں سے کچھ (پیغمبر) تو وہ ہیں جن کے واقعات ہم نے تمھارے سامنے بیان کردیے اور ان میں سے بعض وہ ہیں کہ تمھارے سامنے ہم نے ان کے واقعات بیان نہیں کیے اور کسی رسول کو یہ اختیار نہیں ہے کہ وہ کوئی نشانی (خود) لے آوے②؛ مگر اللہ تعالیٰ ہی کے حکم سے (معجزہ آسکتا ہے) سو جب اللہ کا (دنیا یا آخرت میں عذاب کا) حکم آوے گا تو انصاف کے ساتھ فیصلہ کردیا جاوے گا اور جھوٹے لوگ اس وقت نقصان میں پڑ جاویں گے③ ﴿۷۸﴾

اللہ تعالیٰ وہ ہے جس نے تمھارے لیے چوپائے بنائے؛ تا کہ ان میں سے بعض پر تم سواری کرو اور ان میں سے بعضوں کو تم کھاتے ہو ﴿۷۹﴾ اور تمھارے لیے ان (جانوروں) میں بہت سارے (دوسرے) فائدے ہیں اور ان (جانوروں) کا مقصد یہ بھی ہے کہ تم ان پر (سوار ہو کر) تمھارے دلوں میں (کہیں جانے کی) حاجت ہو تو تم اس تک پہنچ سکو اور ان (جانوروں) پر اور کشتی پر اٹھا کر کے تم کو لے جایا جاتا ہے ﴿۸۰﴾

---

①(دوسرا ترجمہ) جس عذاب کا ہم ان سے وعدہ کیا کرتے ہیں۔②(ترجمہ کی دوسری تعبیر) کسی پیغمبر کو یہ طاقت نہیں ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کی اجازت کے بغیر کوئی معجزہ لے آوے۔③(دوسرا ترجمہ) آیا۔ ہوگیا۔ پڑ گئے (یعنی تینوں جگہ ماضی کا ترجمہ بھی ہوسکتا ہے)۔

وَيُرِيكُمْ ءَايَٰتِهِۦ فَأَىَّ ءَايَٰتِ ٱللَّهِ تُنكِرُونَ ﴿٨١﴾ أَفَلَمْ يَسِيرُوا۟ فِى ٱلْأَرْضِ فَيَنظُرُوا۟ كَيْفَ
كَانَ عَٰقِبَةُ ٱلَّذِينَ مِن قَبْلِهِمْ ۚ كَانُوٓا۟ أَكْثَرَ مِنْهُمْ وَأَشَدَّ قُوَّةً وَءَاثَارًا فِى ٱلْأَرْضِ فَمَآ أَغْنَىٰ
عَنْهُم مَّا كَانُوا۟ يَكْسِبُونَ ﴿٨٢﴾ فَلَمَّا جَآءَتْهُمْ رُسُلُهُم بِٱلْبَيِّنَٰتِ فَرِحُوا۟ بِمَا عِندَهُم مِّنَ
ٱلْعِلْمِ وَحَاقَ بِهِم مَّا كَانُوا۟ بِهِۦ يَسْتَهْزِءُونَ ﴿٨٣﴾ فَلَمَّا رَأَوْا۟ بَأْسَنَا قَالُوٓا۟ ءَامَنَّا بِٱللَّهِ وَحْدَهُۥ
وَكَفَرْنَا بِمَا كُنَّا بِهِۦ مُشْرِكِينَ ﴿٨٤﴾ فَلَمْ يَكُ يَنفَعُهُمْ إِيمَٰنُهُمْ لَمَّا رَأَوْا۟ بَأْسَنَا ۖ سُنَّتَ ٱللَّهِ
ٱلَّتِى قَدْ خَلَتْ فِى عِبَادِهِۦ ۖ وَخَسِرَ هُنَالِكَ ٱلْكَٰفِرُونَ ﴿٨٥﴾

اور وہ (اللہ تعالیٰ) تم کو (اپنی) نشانیاں دکھلاتے رہتے ہیں، سو اللہ تعالیٰ کی کون کون سی نشانیوں کا تم انکار کرو گے؟ ﴿۸۱﴾ کیا بھلا انھوں نے زمین میں چل پھر کر کے دیکھا نہیں کہ جو لوگ ان سے پہلے تھے ان کا انجام کیسا ہوا، جو (تعداد میں) ان (مکہ والوں) سے زیادہ تھے اور طاقت میں بھی (ان سے) زیادہ مضبوط تھے اور زمین پر جو نشانیاں (عمارت وغیرہ کی چھوڑ گئے ہیں) اس میں بھی (زیادہ تھے) کہ جو کمائی وہ کمایا کرتے تھے وہ ان کو کچھ بھی کام نہیں آئی ﴿۸۲﴾ سو جب ان کے پاس ان کے رسول کھلی ہوئی نشانیوں کو لے کر پہنچے تو ان کے پاس جو (دنیوی) علم تھا① اس پر وہ اترانے لگے، اور جس (عذاب) کا وہ مزاق اڑاتے تھے اس (عذاب) نے (آکر) ان کو گھیر لیا ﴿۸۳﴾ سو جب انھوں نے (جب) ہمارے عذاب کو دیکھ لیا تب کہنے لگے کہ: ہم تو ایک اللہ تعالیٰ پر ایمان لے آئے اور اس کے ساتھ جو شرک ہم کرتے تھے اس کا ہم نے انکار کر دیا ﴿۸۴﴾ سو جب انھوں نے ہمارے عذاب کو دیکھ لیا تب ان کو ان کا ایمان نفع نہیں پہنچا سکتا تھا② اللہ تعالیٰ کا یہی معمول ہے جو اس کے بندوں میں (پہلے سے) ہوتا ہوا چلا آیا ہے اور کافر لوگوں نے اس وقت سخت نقصان اٹھایا ﴿۸۵﴾

---

① دنیوی معاش کو اصلی سمجھنا اور معاشی علوم کو اصلی سمجھ کر اس پر اترانے لگے۔

② وہ اضطراری حالت کا ایمان تھا۔



سورۃ فصلت

(المکیۃ)

آیاتھا:۵۴۔ رکوعاتھا:۶۔

یہ سورت مکی ہے، اس میں چون (۵۴) آیتیں ہیں۔ سورۃ غافر کے بعد اور سورۃ زخرف سے پہلے اکسٹھ (۶۱) نمبر پر نازل ہوئی۔

فصلت: لغت میں معنیٰ آتا ہے: کھول کر بیان کردی گئی، وضاحت کردی گئی۔ اس سورت میں قرآن کے بارے میں آیا ہے کہ اس کی آیات صاف صاف بیان کی گئی ہے۔

اس کا ایک نام "سورۃ مصابیح" بھی ہے۔ اس سورت کی ایک آیت میں آسمان کے جگمگانے والے ستاروں کو مصابیح کے لفظ سے ذکر کیا گیا ہے۔ اس کو "سورۃ حم سجدہ" بھی کہتے ہیں۔ اس میں ایک سجدہ کی آیت ہے۔

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ ○

حٰمٓ ﴿۱﴾ تَنۡزِيۡلٌ مِّنَ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ ﴿۲﴾ كِتٰبٌ فُصِّلَتۡ اٰيٰتُهٗ قُرۡاٰنًا عَرَبِيًّا لِّقَوۡمٍ يَّعۡلَمُوۡنَ ﴿۳﴾ بَشِيۡرًا وَّنَذِيۡرًا ۚ فَاَعۡرَضَ اَكۡثَرُهُمۡ فَهُمۡ لَا يَسۡمَعُوۡنَ ﴿۴﴾ وَقَالُوۡا قُلُوۡبُنَا فِىۡۤ اَكِنَّةٍ مِّمَّا تَدۡعُوۡنَاۤ اِلَيۡهِ وَفِىۡۤ اٰذَانِنَا وَقۡرٌ وَّمِنۡۢ بَيۡنِنَا وَبَيۡنِكَ حِجَابٌ فَاعۡمَلۡ اِنَّنَا عٰمِلُوۡنَ ﴿۵﴾ قُلۡ اِنَّمَاۤ اَنَا بَشَرٌ مِّثۡلُكُمۡ يُوۡحٰٓى اِلَىَّ اَنَّمَاۤ اِلٰهُكُمۡ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ فَاسۡتَقِيۡمُوۡۤا اِلَيۡهِ وَاسۡتَغۡفِرُوۡهُ ؕ وَوَيۡلٌ لِّلۡمُشۡرِكِيۡنَ ﴿۶﴾ الَّذِيۡنَ لَا يُؤۡتُوۡنَ الزَّكٰوةَ وَهُمۡ بِالۡاٰخِرَةِ هُمۡ كٰفِرُوۡنَ ﴿۷﴾

اللہ تعالیٰ کے نام سے (میں شروع کرتا ہوں) جن کی رحمت سب کے لیے ہے، جو بہت زیادہ رحم کرنے والے ہیں۔

حم ﴿۱﴾ یہ (قرآن) اس (اللہ تعالیٰ) کی طرف سے اتارا گیا ہے جس کی رحمت سب کے لیے ہے، جو بہت زیادہ رحم کرنے والے ہیں ﴿۲﴾ یہ ایک ایسی کتاب ہے کہ اس کی آیتیں جدا جدا کی گئی ہیں① (یعنی یہ) قرآن عربی زبان میں (ہے) جو قوم سمجھتی ہے اس کے واسطے ﴿۳﴾ (یہ قرآن تو) خوش خبری سناتا ہے اور ڈراتا ہے، سو ان میں سے اکثر لوگ دھیان نہیں کرتے جس کی وجہ سے وہ لوگ سنتے نہیں ہیں ﴿۴﴾ اور وہ (کافر) کہنے لگے کہ: جس (توحید) کی طرف تم ہم کو بلا رہے ہو اس سے ہمارے دل غلافوں میں (لپٹے ہوئے) ہیں اور ہمارے کانوں میں ڈاٹ (لگی) ہے② اور ہمارے اور تمھارے درمیان میں ایک پردہ ہے، سو تم (تمھارا) کام کرو، ہم اپنا کام کرتے رہیں گے ﴿۵﴾ (اے نبی!) تم کہہ دو: میں تو تمھارے جیسا ایک بشر ہی ہوں، میری طرف وحی آتی ہے یہ کہ تمھارا معبود ایک ہی معبود ہے، لہذا تم اسی (اللہ تعالیٰ) کی طرف (عبادت میں) اپنا رخ سیدھا رکھو اور اس (اللہ تعالیٰ) سے معافی مانگو اور ایسے مشرکوں کے لیے بڑی بربادی ہے ﴿۶﴾ جو زکوۃ نہیں دیتے اور وہ آخرت کا (بھی) انکار کرتے ہیں ﴿۷﴾

---

① (دوسرا ترجمہ) صاف صاف بیان کی گئی ہیں (تیسرا) اس کی آیتیں تفصیل سے بیان کی گئی ہیں۔

② یعنی بہرے ہوگئے۔

اِنَّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَهُمْ اَجْرٌ غَیْرُ مَمْنُوْنٍ۠ۚ﴿۸﴾

قُلْ اَىِٕنَّكُمْ لَتَكْفُرُوْنَ بِالَّذِیْ خَلَقَ الْاَرْضَ فِیْ یَوْمَیْنِ وَ تَجْعَلُوْنَ لَهٗۤ اَنْدَادًاؕ ذٰلِكَ رَبُّ الْعٰلَمِیْنَۚ﴿۹﴾ وَ جَعَلَ فِیْهَا رَوَاسِیَ مِنْ فَوْقِهَا وَ بٰرَكَ فِیْهَا وَ قَدَّرَ فِیْهَاۤ اَقْوَاتَهَا فِیْۤ اَرْبَعَةِ اَیَّامٍؕ سَوَآءً لِّلسَّآىِٕلِیْنَ﴿۱۰﴾ ثُمَّ اسْتَوٰۤى اِلَى السَّمَآءِ وَ هِیَ دُخَانٌ فَقَالَ لَهَا وَ لِلْاَرْضِ ائْتِیَا طَوْعًا اَوْ كَرْهًاؕ قَالَتَاۤ اَتَیْنَا طَآىِٕعِیْنَ﴿۱۱﴾ فَقَضٰىهُنَّ سَبْعَ سَمٰوَاتٍ فِیْ یَوْمَیْنِ وَ اَوْحٰى فِیْ كُلِّ سَمَآءٍ اَمْرَهَاؕ وَ زَیَّنَّا السَّمَآءَ الدُّنْیَا بِمَصَابِیْحَ ۖۗ وَ حِفْظًاؕ ذٰلِكَ تَقْدِیْرُ الْعَزِیْزِ الْعَلِیْمِ﴿۱۲﴾

یقیناً جو لوگ ایمان لائے اور انھوں نے نیک کام کیے ان کے لیے ایسا ثواب ہے جو کبھی موقوف ہونے والا نہیں ہے ①﴿۸﴾

(اے نبی!) تم (ان کو) کہہ دو: کیا تم لوگ اس ذات کا انکار کرتے ہو جس نے زمین کو دو دن میں پیدا کیا اور تم لوگ اس (اللہ تعالیٰ) کے لیے دوسروں کو برابر (شریک) بناتے ہو، وہ (اللہ تعالیٰ) تو تمام عالموں کے رب ہیں ﴿۹﴾ اور اس (اللہ تعالیٰ) نے (تمھارے لیے) اس (زمین) میں اس پر جمے ہوئے پہاڑ قائم کر دیے اور اس (زمین) میں برکت رکھی اور اس میں اس (زمین پر رہنے والے جانوروں) کی خوراک ایک خاص مقدار میں رکھ دی (یہ) سب کچھ چار دن میں (ہوا) سوال پوچھنے والوں کے لیے برابر (یعنی پورا جواب) ہو گیا ﴿۱۰﴾ پھر اس (اللہ سبحانہ وتعالیٰ) نے آسمان کی طرف توجہ کی، اور (اس وقت) وہ دھواں تھا تو اس (آسمان) کو اور زمین کو کہا کہ: تم دونوں خوشی سے یا زبردستی سے آجاؤ تو (آسمان زمین) دونوں کہنے لگے: ہم دونوں خوشی خوشی آ گئے ﴿۱۱﴾ پھر اس نے (ہمارے فیصلے کے مطابق) ان کو دو دن میں سات آسمان بنائے اور ہر آسمان میں ان کے مناسب حکم بھیجا اور ہم نے قریب والے آسمان کو چراغوں (یعنی ستاروں) سے سجایا اور (ہم نے آسمان کو) محفوظ بھی کر دیا، یہ بڑے زبردست، بڑے جاننے والے (اللہ تعالیٰ) کا مقرر کیا ہوا نظام ہے ﴿۱۲﴾

---

① تندرستی کے دور میں جو نفل اعمال پابندی سے کیے اگر بیماری و سفر میں نہ کر سکے تو اللہ تعالیٰ اس کا ثواب عطا فرما دیتے ہیں۔

فَإِنْ أَعْرَضُوا فَقُلْ أَنذَرْتُكُمْ صَاعِقَةً مِّثْلَ صَاعِقَةِ عَادٍ وَثَمُودَ ﴿١٣﴾ إِذْ جَاءَتْهُمُ الرُّسُلُ مِن
بَيْنِ أَيْدِيهِمْ وَمِنْ خَلْفِهِمْ أَلَّا تَعْبُدُوا إِلَّا اللَّهَ ۖ قَالُوا لَوْ شَاءَ رَبُّنَا لَأَنزَلَ مَلَائِكَةً فَإِنَّا
بِمَا أُرْسِلْتُم بِهِ كَافِرُونَ ﴿١٤﴾ فَأَمَّا عَادٌ فَاسْتَكْبَرُوا فِي الْأَرْضِ بِغَيْرِ الْحَقِّ وَقَالُوا مَنْ
أَشَدُّ مِنَّا قُوَّةً ۖ أَوَلَمْ يَرَوْا أَنَّ اللَّهَ الَّذِي خَلَقَهُمْ هُوَ أَشَدُّ مِنْهُمْ قُوَّةً ۖ وَكَانُوا بِآيَاتِنَا
يَجْحَدُونَ ﴿١٥﴾ فَأَرْسَلْنَا عَلَيْهِمْ رِيحًا صَرْصَرًا فِي أَيَّامٍ نَّحِسَاتٍ لِّنُذِيقَهُمْ عَذَابَ الْخِزْيِ فِي
الْحَيَاةِ الدُّنْيَا ۖ وَلَعَذَابُ الْآخِرَةِ أَخْزَىٰ ۖ وَهُمْ لَا يُنصَرُونَ ﴿١٦﴾ وَأَمَّا ثَمُودُ فَهَدَيْنَاهُمْ
فَاسْتَحَبُّوا الْعَمَىٰ عَلَى الْهُدَىٰ فَأَخَذَتْهُمْ صَاعِقَةُ الْعَذَابِ الْهُونِ بِمَا كَانُوا يَكْسِبُونَ ﴿١٧﴾

سو اگر وہ لوگ منہ پھرائیں① تو تم (ان کو ایسا) کہہ دو کہ: میں تم کو (سخت) ہولناک عذاب سے ڈراتا ہوں جیسا ہولناک عذاب قومِ عاد اور ثمود پر اترا تھا ﴿۱۳﴾ جب ان کے پاس پیغمبر ان کے سامنے سے اور ان کے پیچھے سے② آئے، یہ کہ تم صرف اللہ تعالیٰ ہی کی عبادت کرو، تو وہ (قوم) کے لوگ کہنے لگے: اگر ہمارے رب چاہتے تو (رسول بنا کر) فرشتوں ہی کو اتار دیتے، سو ہم تو جس (توحید) کو دے کر تم کو بھیجا گیا ہے اس کا انکار کرتے ہیں ﴿۱۴﴾ سو بہرحال قومِ عاد کے لوگوں نے تو زمین میں ناحق تکبر کیا اور وہ لوگ کہنے لگے: کون ہم سے زیادہ طاقت والا ہے؟ بھلا کیا ان کو یہ بات معلوم نہیں جس اللہ تعالیٰ نے ان کو پیدا کیا وہ طاقت میں ان سے بھی زیادہ ہیں اور وہ ہماری آیتوں کا انکار کرتے تھے ﴿۱۵﴾ سو ہم نے منحوس (یعنی مصیبت کے) دنوں میں③ سخت تیز ہوا (یعنی آندھی) ان پر بھیجی؛ تاکہ ہم ان کو دنیا کی زندگی میں رسوائی کا عذاب چکھائیں اور آخرت کا عذاب تو اس سے بھی زیادہ رسوا کرنے والا ہے اور (عذاب کے وقت) ان لوگوں کی (کوئی) مدد نہیں کی جائے گی ﴿۱۶﴾ اور بہرحال قومِ ثمود تو ہم نے ان کو (رسول کے ذریعہ) سیدھا راستہ دکھایا تھا تو انھوں نے ہدایت کے مقابلے میں اندھا رہنے کو پسند کیا تو انھوں نے جو (بری) کمائی کر رکھی تھی اس کے بدلے میں ذلتی کے عذاب کے کڑاکے نے ان کو پکڑ لیا④ ﴿۱۷﴾

---

① یعنی بات نہیں مانیں۔ ② یعنی ہر طرف سے جان توڑ محنت کرتے ہوئے۔ نبیوں کے مسلسل آنے کا سلسلہ بھی رہا۔ ⇐

وَنَجَّيْنَا الَّذِينَ آمَنُوا وَكَانُوا يَتَّقُونَ ﴿۱۸﴾

وَيَوْمَ يُحْشَرُ أَعْدَاءُ اللَّهِ إِلَى النَّارِ فَهُمْ يُوزَعُونَ ﴿۱۹﴾ حَتَّى إِذَا مَا جَاءُوهَا شَهِدَ عَلَيْهِمْ سَمْعُهُمْ وَأَبْصَارُهُمْ وَجُلُودُهُمْ بِمَا كَانُوا يَعْمَلُونَ ﴿۲۰﴾ وَقَالُوا لِجُلُودِهِمْ لِمَ شَهِدْتُمْ عَلَيْنَا ۖ قَالُوا أَنْطَقَنَا اللَّهُ الَّذِي أَنْطَقَ كُلَّ شَيْءٍ وَهُوَ خَلَقَكُمْ أَوَّلَ مَرَّةٍ وَإِلَيْهِ تُرْجَعُونَ ﴿۲۱﴾ وَمَا كُنْتُمْ تَسْتَتِرُونَ أَنْ يَشْهَدَ عَلَيْكُمْ سَمْعُكُمْ وَلَا أَبْصَارُكُمْ وَلَا جُلُودُكُمْ وَلَٰكِنْ ظَنَنْتُمْ أَنَّ اللَّهَ لَا يَعْلَمُ كَثِيرًا مِمَّا تَعْمَلُونَ ﴿۲۲﴾ وَذَٰلِكُمْ ظَنُّكُمُ الَّذِي ظَنَنْتُمْ بِرَبِّكُمْ أَرْدَاكُمْ فَأَصْبَحْتُمْ مِنَ الْخَاسِرِينَ ﴿۲۳﴾

اور جولوگ ایمان لائے اور وہ ڈرتے رہتے تھے ان کو ہم نے بچالیا ﴿۱۸﴾

اور جس دن اللہ تعالیٰ کے دشمنوں کو جمع کر کے آگ کی طرف لے جایا جاوے گا، پھر ان کی ٹولیاں بنائی جائیں گی ① ﴿۱۹﴾ یہاں تک کہ جب وہ لوگ (جمع ہوکر) اس (آگ) کے قریب پہنچ جائیں گے تو ان کے کان اور ان کی آنکھیں اور ان کے چمڑے ان کے خلاف جو کام وہ لوگ کرتے تھے اس کی گواہی دیں گے ﴿۲۰﴾ اور وہ (دشمن) اپنی کھالوں (یعنی اعضا) سے کہیں گے کہ: تم نے ہمارے خلاف کیوں گواہی دی؟ تو وہ (کھالیں) کہیں گی کہ: ہم کو تو اس اللہ تعالیٰ نے بلوایا جس نے ہر چیز کو بلوایا اور اسی نے تم کو پہلی مرتبہ پیدا کیا اور اسی (اللہ تعالیٰ) کی طرف تم کو واپس لے جایا جائے گا ﴿۲۱﴾ اور تم لوگ (گناہ کرتے وقت) اس بات سے تو (کسی طرح) چھپ (یعنی بچ) ہی نہیں سکتے تھے کہ تمہارے کان اور تمہاری آنکھیں اور تمہارے چمڑے ② تمہارے خلاف گواہی دیں گے؛ لیکن تم نے تو یہ سمجھ رکھا تھا کہ تمہارے بہت سارے اعمال کی اللہ تعالیٰ کو خبر ہی نہیں ہے ﴿۲۲﴾ اور اپنے رب کے بارے میں تمہارا یہی تو خیال تھا جو تم رکھتے تھے جس نے تم کو برباد کر دیا جس کے نتیجے میں تم لوگ نقصان میں پڑ کر کے رہ گئے ﴿۲۳﴾

⬅ ② ان کے برے اعمال کی وجہ سے وہ دن منحوس کہے گئے ورنہ حقیقت میں کوئی دن منحوس نہیں ہوا کرتا۔

③ یعنی برے اعمال کی وجہ سے ذلت کے عذاب کی آفت نے ان کو پکڑ لیا۔

① (دوسرا ترجمہ) پھر ان کو روک دیا جائے گا (تیسرا) ان لوگوں کو دھکیل دیا جائے گا۔ ② یعنی دوسرے اعضا۔

فَإِن يَصْبِرُوا فَالنَّارُ مَثْوًى لَّهُمْ ۖ وَإِن يَسْتَعْتِبُوا فَمَا هُم مِّنَ الْمُعْتَبِينَ ﴿٢٤﴾ وَقَيَّضْنَا لَهُمْ قُرَنَاءَ فَزَيَّنُوا لَهُم مَّا بَيْنَ أَيْدِيهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ وَحَقَّ عَلَيْهِمُ الْقَوْلُ فِي أُمَمٍ قَدْ خَلَتْ مِن قَبْلِهِم مِّنَ الْجِنِّ وَالْإِنسِ ۖ إِنَّهُمْ كَانُوا خَاسِرِينَ ﴿٢٥﴾
وَقَالَ الَّذِينَ كَفَرُوا لَا تَسْمَعُوا لِهَٰذَا الْقُرْآنِ وَالْغَوْا فِيهِ لَعَلَّكُمْ تَغْلِبُونَ ﴿٢٦﴾ فَلَنُذِيقَنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا عَذَابًا شَدِيدًا وَلَنَجْزِيَنَّهُمْ أَسْوَأَ الَّذِي كَانُوا يَعْمَلُونَ ﴿٢٧﴾ ذَٰلِكَ جَزَاءُ أَعْدَاءِ اللَّهِ النَّارُ ۖ لَهُمْ فِيهَا دَارُ الْخُلْدِ ۖ جَزَاءً بِمَا كَانُوا بِآيَاتِنَا يَجْحَدُونَ ﴿٢٨﴾ وَقَالَ الَّذِينَ كَفَرُوا رَبَّنَا أَرِنَا الَّذَيْنِ أَضَلَّانَا مِنَ الْجِنِّ وَالْإِنسِ نَجْعَلْهُمَا تَحْتَ أَقْدَامِنَا لِيَكُونَا مِنَ الْأَسْفَلِينَ ﴿٢٩﴾

سواب (ان کی حالت ایسی ہے کہ) اگر وہ صبر بھی کریں تو بھی آگ ان کے لیے ٹھکانہ ہوگی اور اگر وہ عذر بھی کرنا چاہیں تو ان کا عذر قبول نہیں کیا جائے گا ﴿۲۴﴾ اور ہم نے (دنیا میں) ان (کافروں) کے لیے کچھ (ایسے شیطان) ساتھی مقرر کر دیے تھے کہ جنھوں نے ان کے آگے اور ان کے پیچھے کے (برے) کاموں کو ان کی نگاہ میں مزین کر کے دکھلایا تھا اور (دوسرے) جنات اور انسان میں سے جو فرقے ان سے پہلے گذر گئے ان کے ساتھ (اللہ تعالیٰ کے) عذاب کی بات ان پر بھی ہو کر رہی کہ یقیناً وہ سب نقصان میں پڑنے والے ہو گئے ﴿۲۵﴾

اور کافر (ایک دوسرے سے یہ) کہتے ہیں: اس قرآن کو مت سنو اور اس (کے پڑھنے کے درمیان) میں بک بک کر دیا کرو①؛ تاکہ تم لوگ غالب آجاؤ② ﴿۲۶﴾ تو ہم کافروں کو ضرور سخت عذاب چکھائیں گے اور برے سے برے کام جو وہ کرتے تھے ہم اس کا بدلہ ان کو ضرور دیں گے ﴿۲۷﴾ یہ اللہ تعالیٰ کے دشمنوں کی سزا آگ ہے، ان کے لیے اس میں ہمیشہ رہنے کا ٹھکانہ ہوگا، وہ جو ہماری آیتوں کا انکار کرتے تھے یہ اس کی سزا ہے ﴿۲۸﴾ اور کافر لوگ کہیں گے: اے ہمارے رب! جنات اور انسانوں میں سے جنھوں نے ہم کو گمراہ کیا تھا، وہ دونوں تو ہم کو (ذرا) دکھلا دے تو ہم ان دونوں کو اپنے قدموں کے نیچے ایسا ڈال دیویں کہ وہ سب سے نیچے (یعنی ذلیل) ہو جاویں ﴿۲۹﴾

---

① (دوسرا ترجمہ) شور وغل کر دیا کرو۔ ② اور پیغمبر ہار کر چپ ہو جاوے۔

إِنَّ الَّذِينَ قَالُوا رَبُّنَا اللَّهُ ثُمَّ اسْتَقَامُوا تَتَنَزَّلُ عَلَيْهِمُ الْمَلَٰئِكَةُ أَلَّا تَخَافُوا وَلَا تَحْزَنُوا وَأَبْشِرُوا بِالْجَنَّةِ الَّتِي كُنتُمْ تُوعَدُونَ ﴿۳۰﴾ نَحْنُ أَوْلِيَاؤُكُمْ فِي الْحَيَوٰةِ الدُّنْيَا وَفِي الْآخِرَةِ ۖ وَلَكُمْ فِيهَا مَا تَشْتَهِي أَنفُسُكُمْ وَلَكُمْ فِيهَا مَا تَدَّعُونَ ﴿۳۱﴾ نُزُلًا مِّنْ غَفُورٍ رَّحِيمٍ ﴿۳۲﴾

وَمَنْ أَحْسَنُ قَوْلًا مِّمَّن دَعَا إِلَى اللَّهِ وَعَمِلَ صَالِحًا وَقَالَ إِنَّنِي مِنَ الْمُسْلِمِينَ ﴿۳۳﴾ وَلَا تَسْتَوِي الْحَسَنَةُ وَلَا السَّيِّئَةُ ۚ ادْفَعْ بِالَّتِي هِيَ أَحْسَنُ فَإِذَا الَّذِي بَيْنَكَ وَبَيْنَهُ عَدَاوَةٌ كَأَنَّهُ وَلِيٌّ حَمِيمٌ ﴿۳۴﴾

یقیناً جن لوگوں نے اقرار کیا کہ: ہمارے رب تو اللہ تعالیٰ ہی ہیں، پھر وہ (اس پر) جم گئے تو ان پر فرشتے اترتے ہیں①(اور یہ کہتے ہیں) کہ تم خوف مت کرو اور تم غمگین مت ہو؛ اور تم اس جنت سے خوش ہو جاؤ جس کا تم لوگوں سے وعدہ کیا گیا تھا﴿۳۰﴾ ہم دنیا کی زندگی میں تمہارے دوست تھے ②اور آخرت میں بھی رہیں گے اور تم کو اس (جنت) میں وہ تمام چیزیں ملیں گی جو تمہارا جی چاہے گا اور جو چیز تم وہاں منگوانا چاہو گے وہ بھی تم کو ملے گی﴿۳۱﴾ یہ میزبانی ہے بہت زیادہ معاف کرنے والے، بہت زیادہ رحم کرنے والے (اللہ تعالیٰ) کی طرف سے﴿۳۲﴾

اور اس آدمی سے زیادہ اچھی بات کس کی ہوگی جو اللہ تعالیٰ کی طرف دعوت دیوے③اور نیک کام کرے④اور کہے کہ: یقیناً میں تو مسلمانوں میں سے ہوں﴿۳۳﴾ اور نیکی اور برائی دونوں برابر نہیں ہو سکتی، تم (برائی کا) جواب ایسے طریقے سے دیا کرو جو بہت اچھا ہو، جس کی وجہ سے تمہارے اور جس آدمی کے درمیان دشمنی تھی وہ دیکھتے ہی دیکھتے وہ ایسا ہو جائے گا جیسے جگری (یعنی ہمدردی کرنے والا) دوست ہو﴿۳۴﴾

---

① یعنی موت کے وقت پھر قبر میں پھر قیامت کے میدان میں۔

② ملائکہ دنیوی زندگی میں نیکی کا الہام کرتے ہے اور تکلیف کے وقت سکون کا الہام کرتے ہے، یہ فرشتوں کی مبارک صحبت کا اثر ہے اور آخرت میں تو علانیہ ساتھ ہوں گے۔

③ اس میں اذان بھی شامل ہے۔

④ اذان اور اقامت کے درمیان نفل پڑھنا بھی اس میں شامل ہے اور اس وقت دعا بھی قبول ہوتی ہے۔

وَمَا يُلَقّٰىهَآ اِلَّا الَّذِيْنَ صَبَرُوْا ۚ وَمَا يُلَقّٰىهَآ اِلَّا ذُوْ حَظٍّ عَظِيْمٍ ۝ وَاِمَّا يَنْزَغَنَّكَ مِنَ الشَّيْطٰنِ نَزْغٌ فَاسْتَعِذْ بِاللّٰهِ ۭ اِنَّهٗ هُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ۝ وَمِنْ اٰيٰتِهِ الَّيْلُ وَالنَّهَارُ وَالشَّمْسُ وَالْقَمَرُ ۭ لَا تَسْجُدُوْا لِلشَّمْسِ وَلَا لِلْقَمَرِ وَاسْجُدُوْا لِلّٰهِ الَّذِيْ خَلَقَهُنَّ اِنْ كُنْتُمْ اِيَّاهُ تَعْبُدُوْنَ ۝ فَاِنِ اسْتَكْبَرُوْا فَالَّذِيْنَ عِنْدَ رَبِّكَ يُسَبِّحُوْنَ لَهٗ بِالَّيْلِ وَالنَّهَارِ وَهُمْ لَا يَسْـَٔمُوْنَ ۝ وَمِنْ اٰيٰتِهٖٓ اَنَّكَ تَرَى الْاَرْضَ خَاشِعَةً فَاِذَآ اَنْزَلْنَا عَلَيْهَا الْمَاۗءَ اهْتَزَّتْ وَرَبَتْ ۭ اِنَّ الَّذِيْٓ اَحْيَاهَا لَمُحْيِ الْمَوْتٰى ۭ اِنَّهٗ عَلٰي كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۝

یہ بات صرف صبر کرنے والے (یعنی مستقل مزاج) کو ہی ملتی ہے اور یہ بات بڑی قسمت والے ہی کو ملتی ہے ﴿۳۵﴾ اور اگر شیطان کی طرف سے کوئی وسوسہ تم کو آنے لگے (۱) تو تم (فوراً) اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگو (۲) یقیناً وہی (اللہ تعالیٰ) بہت زیادہ سننے والے، بہت زیادہ جاننے والے ہیں ﴿۳۶﴾ اور (اللہ تعالیٰ کی قدرت) کی نشانیوں میں سے رات ہے (۳) اور دن ہے اور سورج ہے اور چاند ہے، تم لوگ نہ سورج کو اور نہ چاند کو سجدہ کرو اور تم اس اللہ تعالیٰ کے سامنے سجدہ کرو جس نے ان سب (نشانیوں) کو پیدا کیا اگر تم کو (حقیقت میں) اسی (اللہ تعالیٰ) کی عبادت کرنا ہو تو ﴿۳۷﴾ پھر بھی اگر وہ لوگ تکبر کریں (۴) تو جو (فرشتے) تمھارے رب کے پاس ہیں وہ اس (اللہ تعالیٰ) کی رات اور دن تسبیح کرتے ہیں اور وہ (فرشتے ذرا) تھکتے (یعنی اکتاتے) نہیں ہیں ﴿۳۸﴾ اور اس (اللہ کی قدرت) کی نشانیوں میں سے یہ ہے کہ تم زمین کو دیکھتے ہو کہ وہ تو مرجھائی پڑی ہوئی ہے، سو جب ہم نے اس (زمین) پر پانی اتارا تو وہ ترو تازہ ہوگئی اور بڑھ گئی، یقیناً وہ (اللہ تعالیٰ) جس نے اس (زمین) کو زندہ کر دیا وہی مردوں کو زندہ کر کے رہیں گے، یقیناً وہ (اللہ تعالیٰ) تمام چیز پر پوری قدرت رکھنے والے ہیں ﴿۳۹﴾

---

(۱) (دوسرا ترجمہ) کوئی کچوکا لگے۔

(۲) یعنی عام طور پر شیطانی اثر سے انسان غصہ ہو جاتا ہے تو اللہ تعالیٰ سے غصے سے حفاظت چاہے۔

(۳) آیت میں رات مقدم ہے، اسلامی نظام میں رات پہلے دن بعد میں ہوتا ہے۔ (۴) (دوسرا ترجمہ) کرتے ہیں۔

إِنَّ الَّذِينَ يُلْحِدُونَ فِي آيَاتِنَا لَا يَخْفَوْنَ عَلَيْنَا ۗ أَفَمَن يُلْقَىٰ فِي النَّارِ خَيْرٌ أَم مَّن يَأْتِي آمِنًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ ۚ اعْمَلُوا مَا شِئْتُمْ ۖ إِنَّهُ بِمَا تَعْمَلُونَ بَصِيرٌ ﴿٤٠﴾ إِنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا بِالذِّكْرِ لَمَّا جَاءَهُمْ ۖ وَإِنَّهُ لَكِتَابٌ عَزِيزٌ ﴿٤١﴾ لَّا يَأْتِيهِ الْبَاطِلُ مِن بَيْنِ يَدَيْهِ وَلَا مِنْ خَلْفِهِ ۖ تَنزِيلٌ مِّنْ حَكِيمٍ حَمِيدٍ ﴿٤٢﴾ مَّا يُقَالُ لَكَ إِلَّا مَا قَدْ قِيلَ لِلرُّسُلِ مِن قَبْلِكَ ۚ إِنَّ رَبَّكَ لَذُو مَغْفِرَةٍ وَذُو عِقَابٍ أَلِيمٍ ﴿٤٣﴾

یقیناً جو لوگ ہماری آیتوں کے بارے میں ٹیڑھے چلتے ہیں① وہ ہم سے چھپ نہیں سکتے، کیا بھلا جس شخص کو آگ میں ڈال دیا جائے وہ بہتر ہے یا وہ شخص جو قیامت کے دن امن کے ساتھ② آئے گا، تم لوگ جو چاہے کرتے رہو③ یقیناً وہ (اللہ تعالیٰ) جو کام تم لوگ کرتے ہو اس کو پوری طرح دیکھتے ہیں ﴿۴۰﴾ یقیناً جن لوگوں نے نصیحت (یعنی قرآن کو ماننے) سے انکار کر دیا جب کہ وہ (نصیحت) ان کے پاس آچکی تھی اور یقیناً وہ تو ایک بڑی عزت والی کتاب ہے④ ﴿۴۱﴾ باطل جس تک پہنچ نہیں سکتا آگے سے بھی نہیں اور پیچھے سے بھی نہیں⑤ یہ (قرآن) اس ذات کی طرف سے اتارا جا رہا ہے جو بڑے حکمت والے ہیں، تمام تعریف کے مالک ہیں ﴿۴۲﴾ (اے نبی!) یہ جو باتیں تم کو کہی جا رہی ہیں یہ سب وہی (باتیں) ہیں جو تم سے پہلے نبیوں کو کہی گئی تھیں⑥، یقیناً تمھارے رب تو بڑے مغفرت (کرنے) والے اور دردناک سزا (دینے) والے ہیں ﴿۴۳﴾

---

① یعنی آیتوں پر ایمان اور استقامت کے بجائے یہ لوگ تکذیب کرتے ہیں، اسی طرح آیت کے معانی قرآن وسنت کے نصوص اور جمہور امت کے خلاف گھڑے۔

② یعنی بغیر کسی خوف اور خطرے کے جنت میں۔

③ یہ اختیار نہیں دیا جا رہا ہے؛ بلکہ تنبیہ کی جا رہی ہے۔

④ (دوسرا ترجمہ) بڑی نادر کتاب ہے (تیسرا) بڑی بے نظیر کتاب ہے (چوتھا) بڑی قوت والی کتاب ہے۔

⑤ تمام جانب مراد ہے۔

⑥ تسلی اور حوصلہ افزائی کا مضمون ہے، ہر داعی کو برے القاب سے نوازنے والے ہوتے ہیں ان سے گھبرا کر اپنا کام نہ چھوڑیں۔

وَلَوْ جَعَلْنٰهُ قُرْاٰنًا اَعْجَمِيًّا لَّقَالُوْا لَوْلَا فُصِّلَتْ اٰيٰتُهٗ ؕ ءَاَعْجَمِيٌّ وَّعَرَبِيٌّ ؕ قُلْ هُوَ لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا هُدًى وَّشِفَآءٌ ؕ وَالَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ فِيْۤ اٰذَانِهِمْ وَقْرٌ وَّهُوَ عَلَيْهِمْ عَمًى ؕ اُولٰٓئِكَ يُنَادَوْنَ مِنْ مَّكَانٍۭ بَعِيْدٍ ۠ وَلَقَدْ اٰتَيْنَا مُوْسَى الْكِتٰبَ فَاخْتُلِفَ فِيْهِ ؕ وَلَوْلَا كَلِمَةٌ سَبَقَتْ مِنْ رَّبِّكَ لَقُضِيَ بَيْنَهُمْ ؕ وَاِنَّهُمْ لَفِيْ شَكٍّ مِّنْهُ مُرِيْبٍ ۝ مَنْ عَمِلَ صَالِحًا فَلِنَفْسِهٖ وَمَنْ اَسَآءَ فَعَلَيْهَا ؕ وَمَا رَبُّكَ بِظَلَّامٍ لِّلْعَبِيْدِ ۝

اور اگر ہم اس (قرآن) کو (عربی زبان کے بجائے) عجمی قرآن میں بناتے تو یہ (کافر) لوگ ضرور (یوں) کہتے کہ: اس کی آیتیں صاف صاف کیوں بیان نہیں کی گئی؟ یہ کیسی بات ہے کہ قرآن عجمی اور نبی عربی؟ تو تم کہہ دو کہ: جو لوگ ایمان لائے ہیں ان کے لیے یہ (قرآن) ہدایت اور شفا ہے اور جو لوگ ایمان نہیں لائے ہیں ان کے کانوں میں توڈاٹ (لگ گئی) ہے اور وہ (قرآن) ان کے لیے اندھیرے (میں بھٹکنے) کا سامان ہے، یہ لوگ ایسے ہیں جو کسی دور کی جگہ سے پکارے جارہے ہیں① ﴿۴۴﴾ اور پکی بات یہ ہے کہ ہم نے موسیٰ کو کتاب دی تھی تو اس (کتاب) میں اختلاف ہو گیا② اور اگر تمھارے رب کی طرف سے ایک بات پہلے طے نہ ہو چکی ہوتی③ تو ان کے درمیان میں (آخری) فیصلہ ہو چکا ہوتا، اور یقیناً وہ لوگ اس (قرآن) کے بارے میں ایسے شک میں پڑے ہوئے ہیں جو ان کو چین نہیں لینے دیتا ہے ﴿۴۵﴾ جو آدمی نیک کام کرے تو (وہ) اپنے فائدے کے لیے (کرتا) ہے اور جس آدمی نے برائی کی تو اس (کی برائی) کا وبال اسی پر پڑے گا اور تمھارے رب بندوں پر ذرا بھی ظلم کرنے والے نہیں ہیں ﴿۴۶﴾

① کوئی آدمی دور سے پکارتا ہو تو بات تو سمجھ میں نہیں آتی کہ کیا کہنا چاہتا ہے صرف آواز سنائی دیتی ہے اسی طرح ان کافروں کو حق سے کوئی نفع نہیں پہنچتا۔

② یعنی کسی نے مانا اور کسی نے نہیں مانا۔

③ کہ پورا عذاب تو آخرت میں ہوگا۔



إِلَيْهِ يُرَدُّ عِلْمُ السَّاعَةِ ۗ وَمَا تَخْرُجُ مِنْ ثَمَرَٰتٍ مِّنْ أَكْمَامِهَا وَمَا تَحْمِلُ مِنْ أُنثَىٰ وَلَا تَضَعُ إِلَّا بِعِلْمِهِ ۚ وَيَوْمَ يُنَادِيهِمْ أَيْنَ شُرَكَاءِي قَالُوٓا۟ ءَاذَنَّـٰكَ مَا مِنَّا مِن شَهِيدٍ ﴿٤٧﴾ وَضَلَّ عَنْهُم مَّا كَانُوا۟ يَدْعُونَ مِن قَبْلُ ۖ وَظَنُّوا۟ مَا لَهُم مِّن مَّحِيصٍ ﴿٤٨﴾ لَّا يَسْـَٔمُ ٱلْإِنسَـٰنُ مِن دُعَآءِ ٱلْخَيْرِ وَإِن مَّسَّهُ ٱلشَّرُّ فَيَـُٔوسٌ قَنُوطٌ ﴿٤٩﴾ وَلَئِنْ أَذَقْنَـٰهُ رَحْمَةً مِّنَّا مِنۢ بَعْدِ ضَرَّآءَ مَسَّتْهُ لَيَقُولَنَّ هَـٰذَا لِى وَمَآ أَظُنُّ ٱلسَّاعَةَ قَآئِمَةً وَلَئِن رُّجِعْتُ إِلَىٰ رَبِّىٓ إِنَّ لِى عِندَهُۥ لَلْحُسْنَىٰ ۚ

(جس) قیامت (میں نافرمانوں کو سزا ملنے والی ہے اس کے واقع ہونے) کا علم صرف اسی (اللہ تعالیٰ) کے حوالہ ہے① اور کوئی پھل اپنے غلاف (یعنی شگوفہ) سے نہیں نکلتا اور کسی بھی مادہ (یعنی عورت) کو حمل نہیں رہتا اور کسی (بھی مادہ) کو بچہ نہیں ہوتا الا یہ کہ یہ سب کام اس (اللہ تعالیٰ ہی) کے علم (یعنی اطلاع) سے ہی ہوتے ہیں اور جس (قیامت کے) دن وہ (اللہ تعالیٰ) ان (مشرکوں) کو پکار کر کے کہیں گے: میرے شریک کہاں ہیں (ان کو بلاؤ جو تم کو مصیبت سے چھڑائے) تو وہ (مشرکین) کہیں گے کہ: ہم نے تو آپ سے (یہ) عرض کر دیا کہ ہم میں سے کوئی بھی اس (شرک والے عقیدہ) کا اقرار نہیں کرتا② ﴿۴۷﴾ اور اس (قیامت سے) پہلے (دنیا میں) جن (جھوٹے معبودوں) کو یہ لوگ پکارا کرتے تھے وہ سب ان سے غائب ہو جائیں گے اور وہ سمجھ جائیں گے کہ ان کے لیے چھٹکارے (یعنی بچاؤ یا بھاگنے) کا کوئی راستہ نہیں ہے ﴿۴۸﴾ انسان بھلائی مانگنے سے تھکتا نہیں ہے③ اور اگر اس کو کوئی برائی پہنچ جائے تو مایوس ہو کر ناامید ہو جاتا ہے④ ﴿۴۹﴾ اور اگر جو تکلیف (انسان) کو پہنچی تھی اس کے بعد ہم اس کو اپنی طرف سے کسی رحمت کا مزہ چکھا دیں تو ضرور کہنے لگے گا: یہ میرے لائق ہے⑤ اور میں نہیں سمجھتا کہ قیامت (کبھی) آنے والی ہے اور اگر مجھے اپنے رب کے پاس واپس بھیجا بھی گیا تو مجھے یقین ہے کہ اس کے پاس مجھے خوش حالی ضرور ملے گی،

① (دوسرا ترجمہ) قیامت (کے واقع ہونے) کا علم اسی (اللہ) کی طرف لوٹایا جاتا ہے۔ ② (دوسرا ترجمہ) ہم میں سے کوئی بھی (شرک کی) گواہی نہیں دیتا۔ یعنی کوئی بھی شرک کا اقراری مجرم بننے تیار نہیں ہوگا، اسی طرح دلیری سے جھوٹ بھی بولنے کی کوشش کریں گے۔ ③ یعنی ہر حالت میں ترقی کی خواہش ایسی چیز ہے کہ اس سے انسان کا دل بھرتا نہیں ہے جو اس کے بڑے حریص ہونے کی نشانی ہے۔ انسان دنیا کا مال، اسباب، صحت، قوت، عزت، رفعت اور (باقی: ⟵)

فَلَنُنَبِّئَنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِمَا عَمِلُوْا ۡ وَلَنُذِيْقَنَّهُمْ مِّنْ عَذَابٍ غَلِيْظٍ ۝ وَاِذَآ اَنْعَمْنَا عَلَى
الْاِنْسَانِ اَعْرَضَ وَنَاٰ بِجَانِبِهٖ ۚ وَاِذَا مَسَّهُ الشَّرُّ فَذُوْ دُعَآءٍ عَرِيْضٍ ۝ قُلْ اَرَءَيْتُمْ اِنْ
كَانَ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ ثُمَّ كَفَرْتُمْ بِهٖ مَنْ اَضَلُّ مِمَّنْ هُوَ فِيْ شِقَاقٍۢ بَعِيْدٍ ۝ سَنُرِيْهِمْ اٰيٰتِنَا فِي
الْاٰفَاقِ وَفِيْٓ اَنْفُسِهِمْ حَتّٰى يَتَبَيَّنَ لَهُمْ اَنَّهُ الْحَقُّ ۭ اَوَلَمْ يَكْفِ بِرَبِّكَ اَنَّهٗ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ
شَهِيْدٌ ۝ اَلَآ اِنَّهُمْ فِيْ مِرْيَةٍ مِّنْ لِّقَاۗءِ رَبِّهِمْ ۭ اَلَآ اِنَّهٗ بِكُلِّ شَيْءٍ مُّحِيْطٌ ۝

سو ہم ان کافروں کو جو اعمال وہ کرتے رہے اس (کی پوری حقیقت) کو بتلا دیں گے اور ہم ان کو سخت عذاب کا مزہ ضرور چکھا دیں گے ﴿۵۰﴾ اور جب ہم انسان کو نعمتیں عطا کرتے ہیں تو وہ (ہم سے اور ہمارے احکام سے) منہ پھیر لیتا ہے ① اور اپنی کروٹ پھرا کر دور چلا جاتا ہے اور جب اس کو کوئی برائی پہنچ جاتی ہے تو (ہاتھ پھیلا پھیلا کر) لمبی چوڑی دعائیں کرنے لگ جاتا ہے ﴿۵۱﴾ (اے نبی! کافروں کو تم کہو کہ: بھلا تم (ذرا مجھے یہ) بتاؤ کہ اگر یہ (قرآن) اللہ تعالیٰ کی طرف سے (آیا) ہو پھر بھی تم اس کا انکار کرتے ہو تو اس آدمی سے زیادہ گمراہ (یعنی غلطی میں) کون ہوگا جو اس کا مخالف ہو کر بہت دور چلا جائے ﴿۵۲﴾ ہم عنقریب ان کو دنیا کے اطراف میں اور (خود) ان کی ذات میں اپنی (قدرت کی) نشانیاں دکھائیں گے ② تاکہ یہ بات کھل کر ان کے سامنے آجائے گی کہ یقیناً وہ (قرآن) حق ہے (اے نبی!) اور کیا تمھارے رب کی یہ بات کافی نہیں ہے کہ وہ ہر چیز پر گواہ ہے ﴿۵۳﴾ سنو! یہ لوگ اپنے رب کے سامنے حاضر ہونے کے بارے میں شک (یعنی دھوکے) میں (پڑے ہوئے) ہیں، یاد رکھو کہ یقیناً اس (اللہ تعالیٰ) نے ہر چیز کو گھیر رکھا ہے ﴿۵۴﴾

⊃ دیگر دنیوی نعمتیں مانگنے سے تھکتا نہیں ہے؛ بلکہ مانگتا ہی رہتا ہے، مراد انسانوں کی غالب اکثریت ہے؛ تاکہ اللہ کے نیک بندے اس عموم سے خارج ہو جائیں۔ ⑩ یہ اللہ تعالیٰ کی ناشکری کی بات ہے۔ ⑪ (دوسرا ترجمہ) یہ تو میرا حق ہے؛ یعنی یہ چیز میری تقدیر اور لیاقت اور فضیلت سے مجھ کو ملی ہے اور ایسا میرے لیے ہونا ہی چاہئے تھا، یہ بات ناشکری اور تکبر کی علامت ہے۔

① یہ انتہائی ناشکری کی علامت ہے۔

② یعنی ایسی نشانیاں جن سے قرآن کی حقانیت ظاہر ہو جائے۔

سورۃ الشوریٰ

(المکیۃ)

اٰیاتھا:۵۳۔رکوعاتھا:۵۔

یہ سورت مکی ہے، اس میں پچاس (۵۰) یا ترپن (۵۳) آیتیں ہیں۔ سورۃ حم سجدہ یا سورۃ فصلت کے بعد اور سورۃ زخرف سے پہلے باسٹھ (۶۲) نمبر پر نازل ہوئی۔

اس سورت میں مشورے کی ترغیب دی گئی ہے۔ اس کا دوسرا نام ''حم عسق'' ہے، اس سورت کی شروعات ''حم عسق'' سے ہوئی ہے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

حٰمٓ ۝ عٓسٓقٓ ۝ كَذٰلِكَ يُوْحِيْٓ اِلَيْكَ وَاِلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكَ ۙ اللّٰهُ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ۝ لَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ۭ وَهُوَ الْعَلِيُّ الْعَظِيْمُ ۝ تَكَادُ السَّمٰوٰتُ يَتَفَطَّرْنَ مِنْ فَوْقِهِنَّ وَالْمَلٰۗىِٕكَةُ يُسَبِّحُوْنَ بِحَمْدِ رَبِّهِمْ وَيَسْتَغْفِرُوْنَ لِمَنْ فِي الْاَرْضِ ۭ اَلَآ اِنَّ اللّٰهَ هُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ ۝ وَالَّذِيْنَ اتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِهٖٓ اَوْلِيَاۗءَ اللّٰهُ حَفِيْظٌ عَلَيْهِمْ ڮ وَمَآ اَنْتَ عَلَيْهِمْ بِوَكِيْلٍ ۝

اللہ تعالیٰ کے نام سے (میں شروع کرتا ہوں) جن کی رحمت سب کے لیے ہے، جو بہت زیادہ رحم کرنے والے ہیں۔

حٰم ﴿۱﴾ عسق ﴿۲﴾ (اے نبی! جس طرح آپ پر یہ سورت اتاری جارہی ہے) اللہ تعالیٰ جو زبردست، بڑے حکمت والے ہیں تم پر اور تم سے پہلے رسولوں پر اسی طرح وحی بھیجتے رہے ہیں ﴿۳﴾ جو کچھ کہ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ کہ زمین میں ہے وہ انہی کا ہے، اور وہ (اللہ تعالیٰ) سب سے اوپر ہیں، سب سے بڑے ہیں ﴿۴﴾ ایسا لگتا ہے کہ آسمان اپنے اوپر کی جانب سے[۱] پھٹ پڑے[۲] اور فرشتے اپنے رب کی حمد کے ساتھ پاکی بیان کرتے ہیں اور وہ (ملائکہ) زمین والوں کے لیے استغفار کرتے ہیں، دھیان سے سن لو! یقیناً وہی اللہ تعالیٰ بہت زیادہ معاف کرنے والے، بڑے رحم کرنے والے ہیں ﴿۵﴾ اور جنھوں نے اس (اللہ تعالیٰ) کے سوا (دوسروں کو) ولی (یعنی کام بنانے والے) بنا رکھے ہیں اللہ تعالیٰ نے ان (کے اعمال) کو محفوظ کر لیا ہے[۳] اور تم ان پر ذمے دار نہیں ہو ﴿۶﴾

---

① یعنی ہر اوپر والا آسمان پھٹ کر نیچے والے آسمان پر اترتا چلا جائے۔

② (دوسرا ترجمہ) آسمان ان (کافروں یا زمین) کے اوپر سے پھٹ پڑے۔

③ (دوسرا ترجمہ) اللہ تعالیٰ نے ان (کے اعمال) کو یاد رکھا ہے۔ (تیسرا ترجمہ) اللہ تعالیٰ ان (کے اعمال) کو دیکھ رہے ہیں۔ (چوتھا ترجمہ) اللہ تعالیٰ ان کے اعمال پر نگران ہیں۔

وَكَذَٰلِكَ أَوْحَيْنَا إِلَيْكَ قُرْآنًا عَرَبِيًّا لِتُنذِرَ أُمَّ الْقُرَىٰ وَمَنْ حَوْلَهَا وَتُنذِرَ يَوْمَ الْجَمْعِ لَا رَيْبَ فِيهِ ۚ فَرِيقٌ فِي الْجَنَّةِ وَفَرِيقٌ فِي السَّعِيرِ ۝ وَلَوْ شَاءَ اللَّهُ لَجَعَلَهُمْ أُمَّةً وَاحِدَةً وَلَٰكِن يُدْخِلُ مَن يَشَاءُ فِي رَحْمَتِهِ ۚ وَالظَّالِمُونَ مَا لَهُم مِّن وَلِيٍّ وَلَا نَصِيرٍ ۝ أَمِ اتَّخَذُوا مِن دُونِهِ أَوْلِيَاءَ ۖ فَاللَّهُ هُوَ الْوَلِيُّ وَهُوَ يُحْيِي الْمَوْتَىٰ وَهُوَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ۝
وَمَا اخْتَلَفْتُمْ فِيهِ مِن شَيْءٍ فَحُكْمُهُ إِلَى اللَّهِ ۚ ذَٰلِكُمُ اللَّهُ رَبِّي عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَإِلَيْهِ أُنِيبُ ۝

اوراسی طرح① ہم نے تم پر قرآن عربی زبان میں وحی کے ذریعہ اتارا؛ تا کہ تم مرکزی بستی (یعنی مکہ والوں) کو اور اس کے آس پاس (رہنے) والوں کو ڈراؤ② اور اس دن سے ڈراؤ جس میں سب کو جمع کیا جائے گا جس (کے آنے) میں کوئی شک نہیں ہے (اس دن) ایک فریق (مؤمنین کا) جنت میں اور ایک فریق (کافروں کا) بھڑکتی آگ میں (داخل کیا جائے گا) ﴿۷﴾ اور اگر اللہ تعالیٰ چاہتے تو ان سب کو ایک ہی جماعت (یعنی زبردستی مسلمان) بنا دیتے③؛ لیکن وہ (اللہ تعالیٰ) جس کو چاہتے ہیں اپنی رحمت میں داخل کرتے ہیں اور جو گنہگار ہیں نہ ان کا کوئی حمایت کرنے والا ہوگا اور نہ کوئی مدد کرنیوالا (ہوگا) ﴿۸﴾ کیا ان لوگوں نے اس (اللہ تعالیٰ) کے سوا (دوسروں کو اپنے) ولی (کام بنانے والے) بنا رکھے ہیں؟ تو (سچی بات تو یہ ہے کہ) وہی اللہ تعالیٰ مدد کرنے والے ہیں اور وہی مردوں کو زندہ کرنے والے ہیں اور وہ ہر چیز پر پوری قدرت رکھتے ہیں ﴿۹﴾

اور (جو لوگ توحید میں آپ سے اختلاف کرتے ہیں ان کو کہہ دیجیے کہ) جس بات میں بھی تم لوگ اختلاف کرتے ہو تو اس کا فیصلہ اللہ تعالیٰ کے حوالے ہے، وہی اللہ تعالیٰ میرے رب ہیں، انہی پر میں نے بھروسہ کیا اور انہی کی طرف میں لو لگاتا ہوں ﴿۱۰﴾

---

① یعنی جس طرح دوسرے نبیوں پر ان کی قومی زبان میں وحی نازل کی گئی اسی طرح۔
② (دوسرا ترجمہ) اس کے چاروں طرف رہنے والوں کو۔
③ (دوسرا ترجمہ) ان سب کو ایک ہی طریقے (اسلام) پر کر دیتے۔

فَاطِرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ جَعَلَ لَكُمْ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ اَزْوَاجًا وَّمِنَ الْاَنْعَامِ اَزْوَاجًا ۚ يَذْرَؤُكُمْ فِيْهِ ؕ لَيْسَ كَمِثْلِهٖ شَيْءٌ ۚ وَهُوَ السَّمِيْعُ الْبَصِيْرُ ﴿۱۱﴾ لَهٗ مَقَالِيْدُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۚ يَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ يَّشَآءُ وَيَقْدِرُ ؕ اِنَّهٗ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ ﴿۱۲﴾ شَرَعَ لَكُمْ مِّنَ الدِّيْنِ مَا وَصّٰى بِهٖ نُوْحًا وَّالَّذِيْٓ اَوْحَيْنَآ اِلَيْكَ وَمَا وَصَّيْنَا بِهٖٓ اِبْرٰهِيْمَ وَمُوْسٰى وَعِيْسٰٓى اَنْ اَقِيْمُوا الدِّيْنَ وَلَا تَتَفَرَّقُوْا فِيْهِ ؕ كَبُرَ عَلَى الْمُشْرِكِيْنَ مَا تَدْعُوْهُمْ اِلَيْهِ ؕ اَللّٰهُ يَجْتَبِيْٓ اِلَيْهِ مَنْ يَّشَآءُ وَيَهْدِيْٓ اِلَيْهِ مَنْ يُّنِيْبُ ﴿۱۳﴾

آسمانوں اور زمین کو وہی (اللہ تعالیٰ) پیدا کرنے والے ہیں، اس (اللہ تعالیٰ) نے تمھارے لیے تم ہی میں سے جوڑے بنائے اور مویشیوں کے بھی جوڑے بنائے (اور) وہ (اللہ تعالیٰ) تم کو اس میں بڑھاتے ہیں① کوئی چیز اس کے جیسی نہیں ہے اور وہی ہر بات سنتے ہیں (اور) سب کچھ دیکھتے ہیں ﴿۱۱﴾ آسمانوں اور زمین کی سب کنجیاں اسی کے اختیار میں ہیں② وہ (اللہ تعالیٰ) جس کے لیے چاہتے ہیں رزق میں وسعت کر دیتے ہیں اور (جس کی روزی چاہتے ہیں) ماپ کر دیتے ہیں، یقیناً وہ (اللہ تعالیٰ) ہر چیز کو پوری طرح جانتے ہیں ﴿۱۲﴾ اس (اللہ تعالیٰ) نے تمھارے لیے دین کا وہی طریقہ مقرر (یعنی طے) کر دیا جس (دین) کا حکم اس (اللہ تعالیٰ) نے نوح (علیہ السلام) کو دیا تھا اور جو (دین اے نبی!) ہم نے تمھارے پاس وحی کے ذریعہ بھیجا ہے اور جس (دین) کا حکم ہم نے ابراہیم اور موسیٰ اور عیسیٰ (علیہم السلام) کو (بھی) دیا تھا (اور کہا تھا) کہ: تم سب (اسی) دین کو قائم رکھنا اور اس میں اختلاف نہ ڈالنا (پھر بھی اِن) شرک کرنے والوں پر وہ چیز (یعنی توحید) بہت بھاری ہے جس کی طرف تم ان کو دعوت دیتے ہو، اللہ تعالیٰ جس کو چاہتے ہیں اپنی طرف کھینچ لیتے ہیں اور جو (اس اللہ تعالیٰ سے) لو لگاتا ہے③ اس کو اپنے پاس پہنچا دیتے ہیں ﴿۱۳﴾

---

① یعنی نر مادہ کے اختلاط سے نسل چلاتے اور زیادہ کرتے رہتے ہیں اور انسان اور جانوروں کو پوری زمین پر اپنی قدرت سے پھیلا دیا ہے۔ دوسرا: پھیلاتے ہیں۔

② یعنی آسمانوں اور زمین کے سب خزانے (اختیارات) اللہ تعالیٰ کے قبضے میں ہیں۔

③ (دوسرا ترجمہ) جو اس اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اپنی جانب اس کی رہنمائی فرماتے ہے۔

وَمَا تَفَرَّقُوۡۤا اِلَّا مِنۡۢ بَعۡدِ مَا جَآءَہُمُ الۡعِلۡمُ بَغۡیًۢا بَیۡنَہُمۡ ؕ وَلَوۡلَا کَلِمَۃٌ سَبَقَتۡ مِنۡ رَّبِّکَ اِلٰۤی اَجَلٍ مُّسَمًّی لَّقُضِیَ بَیۡنَہُمۡ ؕ وَاِنَّ الَّذِیۡنَ اُوۡرِثُوا الۡکِتٰبَ مِنۡۢ بَعۡدِہِمۡ لَفِیۡ شَکٍّ مِّنۡہُ مُرِیۡبٍ ﴿۱۴﴾ فَلِذٰلِکَ فَادۡعُ ۚ وَاسۡتَقِمۡ کَمَاۤ اُمِرۡتَ ۚ وَلَا تَتَّبِعۡ اَہۡوَآءَہُمۡ ۚ وَقُلۡ اٰمَنۡتُ بِمَاۤ اَنۡزَلَ اللّٰہُ مِنۡ کِتٰبٍ ۚ وَاُمِرۡتُ لِاَعۡدِلَ بَیۡنَکُمۡ ؕ اَللّٰہُ رَبُّنَا وَرَبُّکُمۡ ؕ لَنَاۤ اَعۡمَالُنَا وَلَکُمۡ اَعۡمَالُکُمۡ ؕ لَا حُجَّۃَ بَیۡنَنَا وَبَیۡنَکُمۡ ؕ اَللّٰہُ یَجۡمَعُ بَیۡنَنَا ۚ وَاِلَیۡہِ الۡمَصِیۡرُ ﴿ؕ۱۵﴾ وَالَّذِیۡنَ یُحَآجُّوۡنَ فِی اللّٰہِ مِنۡۢ بَعۡدِ مَا اسۡتُجِیۡبَ لَہٗ حُجَّتُہُمۡ دَاحِضَۃٌ عِنۡدَ رَبِّہِمۡ وَعَلَیۡہِمۡ غَضَبٌ وَّلَہُمۡ عَذَابٌ شَدِیۡدٌ ﴿۱۶﴾

اور جن لوگوں نے آپس میں عداوتوں (یعنی ضد) کی وجہ سے (دین میں) اختلاف ڈالا ہے وہ (صحیح) علم ان کے پاس آچکنے کے بعد ہی (ڈالا ہے)① اور اگر تمھارے رب کی طرف سے ایک معین وقت (یعنی مقررہ وعدہ) تک (کے لیے) پہلے سے ایک بات طے نہ ہوتی② تو (کب سے) ان کے درمیان (دنیا ہی میں فوری) فیصلہ ہو جاتا، اور ان (اگلے لوگوں) کے بعد جن کو (اللہ تعالیٰ کی) کتاب کا وارث بنایا گیا ہے③ وہ اس (کتاب) کے بارے میں ایسے شک میں (پڑے ہوئے) ہیں جو ان کو چین لینے نہیں دیتا ﴿۱۴﴾ لہٰذا (اے نبی!) تم (لوگوں کو) اسی (دین) کی طرف دعوت دیتے رہو اور خود بھی جس طرح تم کو حکم دیا گیا ہے اس پر جمے رہو اور ان (انکار کرنے والوں) کی خواہشات پر مت چلو اور کہہ دو: اللہ تعالیٰ نے جتنی کتاب نازل فرمائی ہیں میں تو ان سب پر ایمان لاتا ہوں اور مجھ کو حکم دیا گیا ہے کہ میں تمھارے درمیان انصاف کروں، اللہ تعالیٰ ہمارے بھی رب ہیں اور تمھارے بھی رب ہیں، ہمارے لیے ہمارے عمل ہیں، اور تمھارا کیا ہوا تمھارے لیے ہے، ہمارے تمھارے درمیان (اب) کوئی بحث (یعنی جھگڑا) نہیں ہے اللہ تعالیٰ ہم سب کو جمع کریں گے اور اسی (اللہ) کی طرف (ہم سب کو آخر) جانا ہے ﴿۱۵﴾ اور جو لوگ اللہ تعالیٰ کے (دین کے) بارے میں (مسلمانوں سے) جھگڑا اکھڑا کرتے ہیں④ جبکہ (لوگ) اس (دین) کو مان چکے ہیں⑤ تو ان کا جھگڑا ان کے رب کے پاس باطل ہے اور ان لوگوں پر (اللہ کا) غضب ہے اور ان لوگوں کے لیے سخت عذاب ہے ﴿۱۶﴾

---

① (دوسرا ترجمہ) اور لوگ صحیح (یقینی) علم (سمجھ) آنے کے بعد ہی محض آپس کی ضد سے الگ الگ ہو گئے ہیں۔ ⟵

اَللّٰهُ الَّذِيْٓ اَنْزَلَ الْكِتٰبَ بِالْحَقِّ وَالْمِيْزَانَ ۭ وَمَا يُدْرِيْكَ لَعَلَّ السَّاعَةَ قَرِيْبٌ ۝ يَسْتَعْجِلُ بِهَا الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِهَا ۚ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مُشْفِقُوْنَ مِنْهَا ۙ وَيَعْلَمُوْنَ اَنَّهَا الْحَقُّ ۭ اَلَآ اِنَّ الَّذِيْنَ يُمَارُوْنَ فِي السَّاعَةِ لَفِيْ ضَلٰلٍۭ بَعِيْدٍ ۝ اَللّٰهُ لَطِيْفٌۢ بِعِبَادِهٖ يَرْزُقُ مَنْ يَّشَاۗءُ ۚ وَهُوَ الْقَوِيُّ الْعَزِيْزُ ۝

مَنْ كَانَ يُرِيْدُ حَرْثَ الْاٰخِرَةِ نَزِدْ لَهٗ فِيْ حَرْثِهٖ ۚ وَمَنْ كَانَ يُرِيْدُ حَرْثَ الدُّنْيَا نُؤْتِهٖ مِنْهَا وَمَا لَهٗ فِي الْاٰخِرَةِ مِنْ نَّصِيْبٍ ۝

اللہ تعالیٰ ہی وہ ہیں جنھوں نے سچے دین پر مشتمل کتاب اور (انصاف کی) ترازو اتاری ①اور تم کو کیا خبر شاید قیامت کی گھڑی قریب ہی ہو ﴿۱۷﴾ جو لوگ اس (قیامت) کو مانتے نہیں ہیں وہی (لوگ) اس (قیامت) کو جلدی چاہتے ہیں اور جو لوگ (قیامت پر) ایمان رکھتے ہیں وہ اس سے ڈرتے ہیں اور وہ اس بات کا یقین رکھتے ہیں کہ یہ (قیامت کا وقوع) حق ہے، سنو! حقیقت بات یہ ہے کہ جو لوگ قیامت کے بارے میں جھگڑا (یعنی بحث) کر رہے ہیں وہ گمراہی میں بہت دور چلے گئے ہیں ﴿۱۸﴾ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں پر بڑے مہربان ہیں ② وہ (اللہ تعالیٰ) جس کو چاہتے ہیں رزق دیتے ہیں اور وہی (اللہ تعالیٰ) بڑے قوت والے، بڑے زبردست ہیں ﴿۱۹﴾

جو شخص آخرت کی کھیتی چاہتا ہو تو ہم اس کے لیے اس کی کھیتی کو بڑھا دیتے ہیں ③اور جو شخص (صرف) دنیا کی کھیتی چاہتا ہے تو ہم اسی میں سے اس کو کچھ دے دیتے ہیں اور اس کے لیے آخرت میں کوئی حصہ نہیں ہوگا ﴿۲۰﴾

ف ④ یعنی یہ کہ مکمل عذاب آخرت میں ہوگا۔ ⑤ مراد حضرت محمد ﷺ کی امت کے منکرین۔ ⑥ یعنی فضول بحثیں کرتے ہیں۔ ⑦ دوسرا: وہ دین لوگوں میں مقبول ہو چکا ہے۔

① یعنی شریعت کے احکام عدل و انصاف کی تعلیم دیتے ہیں اور انصاف کا طریقہ بھی بتاتے ہیں اور سب سے پہلے مادی ترازو حضرت نوح علیہ السلام پر اتاری گئی۔

② (دوسرا ترجمہ) نرمی رکھتے ہیں۔

③ (دوسرا ترجمہ) ہم اس کے لیے اس کی کھیتی میں ترقی دیتے ہیں۔

أَمْ لَهُمْ شُرَكَٰٓؤُا۟ شَرَعُوا۟ لَهُم مِّنَ ٱلدِّينِ مَا لَمْ يَأْذَنۢ بِهِ ٱللَّهُ ۚ وَلَوْلَا كَلِمَةُ ٱلْفَصْلِ لَقُضِىَ بَيْنَهُمْ ۗ وَإِنَّ ٱلظَّٰلِمِينَ لَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ ﴿٢١﴾ تَرَى ٱلظَّٰلِمِينَ مُشْفِقِينَ مِمَّا كَسَبُوا۟ وَهُوَ وَاقِعٌۢ بِهِمْ ۗ وَٱلَّذِينَ ءَامَنُوا۟ وَعَمِلُوا۟ ٱلصَّٰلِحَٰتِ فِى رَوْضَاتِ ٱلْجَنَّاتِ ۖ لَهُم مَّا يَشَآءُونَ عِندَ رَبِّهِمْ ۚ ذَٰلِكَ هُوَ ٱلْفَضْلُ ٱلْكَبِيرُ ﴿٢٢﴾ ذَٰلِكَ ٱلَّذِى يُبَشِّرُ ٱللَّهُ عِبَادَهُ ٱلَّذِينَ ءَامَنُوا۟ وَعَمِلُوا۟ ٱلصَّٰلِحَٰتِ ۗ قُل لَّآ أَسْـَٔلُكُمْ عَلَيْهِ أَجْرًا إِلَّا ٱلْمَوَدَّةَ فِى ٱلْقُرْبَىٰ ۗ وَمَن يَقْتَرِفْ حَسَنَةً نَّزِدْ لَهُۥ فِيهَا حُسْنًا ۚ إِنَّ ٱللَّهَ غَفُورٌ شَكُورٌ ﴿٢٣﴾

کیاان (کافروں) کے کچھ (خود طے کیے ہوئے) شریک ہیں؟ جنھوں نے ان (کافروں) کے لیے ایسا دین مقرر کردیا ہو جس (دین) کی اللہ تعالیٰ نے اجازت نہیں دی① اور اگر (اللہ تعالیٰ کی طرف سے) ایک فیصلہ کی بات (مقرر) نہ ہوتی تو ان (کافروں) میں فیصلہ ہو گیا ہوتا اور یقین رکھو! ان ظالموں کے لیے (آخرت میں) دردناک عذاب (ہونے والا) ہے ﴿۲۱﴾ (اے نبی!) تم (ان) ظالموں کو دیکھو گے جو کمائی (یعنی برے اعمال) انھوں نے کی ہے اس (کے وبال) سے ڈرتے ہوں گے؛ حالاں کہ وہ (وبال) ان پر واقع ہو کر رہے گا اور جو لوگ ایمان لائے اور نیک اعمال کیے وہ جنت کے باغوں میں ہوں گے، ان کو ان کے رب کے پاس وہ سب کچھ ملے گا جو وہ چاہیں گے، یہی بڑا فضل (یعنی انعام) ہے ﴿۲۲﴾ یہی (وہ نعمت) ہے جس کی خوش خبری اللہ تعالیٰ اپنے ان بندوں کو دیتے ہیں جو ایمان لائے ہیں اور جنھوں نے نیک عمل کیے ہیں، (اے نبی!) تم (ان کافروں سے) کہہ دو کہ: میں تم سے اس (تبلیغ) پر کوئی بدلہ نہیں مانگتا، رشتے داری کی محبت کے سوا (کوئی بدلہ نہیں چاہتا)②، جو شخص بھی کوئی نیکی کرے گا تو ہم اس کے لیے اس (نیکی) میں خوبی (یعنی ثواب) بڑھا دیں گے، یقیناً اللہ تعالیٰ بڑے بخشنے والے، بڑے قدردان ہیں ﴿۲۳﴾

① یعنی کسی میں یہ طاقت نہیں کہ دینِ الٰہی کے سوا دوسرے کسی معتبر دین کو مقرر کر سکے۔

② یعنی رشتے داری کا لحاظ رکھ کر مجھ سے عداوت میں جلدی نہ کرو اور میری توحید کی دعوت پوری طرح سن لو۔

أَمْ يَقُولُونَ افْتَرَىٰ عَلَى اللَّهِ كَذِبًا ۖ فَإِن يَشَإِ اللَّهُ يَخْتِمْ عَلَىٰ قَلْبِكَ ۗ وَيَمْحُ اللَّهُ الْبَاطِلَ وَيُحِقُّ الْحَقَّ بِكَلِمَاتِهِ ۚ إِنَّهُ عَلِيمٌ بِذَاتِ الصُّدُورِ ۝ وَهُوَ الَّذِي يَقْبَلُ التَّوْبَةَ عَنْ عِبَادِهِ وَيَعْفُو عَنِ السَّيِّئَاتِ وَيَعْلَمُ مَا تَفْعَلُونَ ۝ وَيَسْتَجِيبُ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ وَيَزِيدُهُم مِّن فَضْلِهِ ۚ وَالْكَافِرُونَ لَهُمْ عَذَابٌ شَدِيدٌ ۝ وَلَوْ بَسَطَ اللَّهُ الرِّزْقَ لِعِبَادِهِ لَبَغَوْا فِي الْأَرْضِ وَلَٰكِن يُنَزِّلُ بِقَدَرٍ مَّا يَشَاءُ ۚ إِنَّهُ بِعِبَادِهِ خَبِيرٌ بَصِيرٌ ۝ وَهُوَ الَّذِي يُنَزِّلُ الْغَيْثَ مِن بَعْدِ مَا قَنَطُوا وَيَنشُرُ رَحْمَتَهُ ۚ وَهُوَ الْوَلِيُّ الْحَمِيدُ ۝

کیا یہ (کافر) لوگ (یہ) کہتے ہیں کہ: اس (نبی نے خود قرآن بنا کر) اللہ تعالیٰ پر جھوٹ باندھا، سو اگر اللہ تعالیٰ چاہتے تو تمھارے دل پر مہر لگا دیتے① اور اللہ تعالیٰ باطل (یعنی جھوٹے دعوے) کو مٹا دیتے ہیں اور وہ (اللہ تعالیٰ) اپنے احکامات سے حق کو ثابت (یعنی غالب) کرتے ہیں، یقیناً وہ (اللہ تعالیٰ) جو بات سینوں میں چھپی ہوئی ہے اس کو بھی جانتے ہیں ﴿۲۴﴾ اور وہی (اللہ تعالیٰ) ہیں جو اپنے بندوں کی توبہ کو قبول کرتے ہیں اور وہ گناہوں کو معاف کرتے ہیں اور جو کچھ تم کرتے ہو وہ (اللہ تعالیٰ) ان کو جانتے ہیں ﴿۲۵﴾ اور جو لوگ ایمان لائے اور انھوں نے نیک کام کیے اللہ تعالیٰ ان کی دعا (اور عبادت) قبول کرتے ہیں اور ان کو اپنے فضل سے اور زیادہ دیتے ہیں اور جو کافر ہیں ان کے لیے سخت عذاب ہے ﴿۲۶﴾ اور اگر اللہ تعالیٰ اپنے (تمام) بندوں کے لیے روزی کو پھیلا دیتے تو ضرور وہ زمین (یعنی دنیا) میں شرارت (یعنی فساد) کرنے لگتے، لیکن وہ جتنا چاہتے ہیں ماپ کر (یعنی مناسب اندازے سے رزق) اتارتے ہیں، یقیناً وہ (اللہ تعالیٰ) اپنے بندوں کی پوری خبر رکھتے ہیں (اور ان پر) نظر رکھتے ہیں ﴿۲۷﴾ اور وہی اللہ تعالیٰ ہیں جو لوگوں کے ناامید ہونے کے بعد بارش برساتے ہیں اور اپنی رحمت کو پھیلاتے ہیں اور وہی (اللہ تعالیٰ سب کے) کام بنانے والے، تعریف کے لائق ہیں ﴿۲۸﴾

---

① مہر لگانے کا مطلب یہ ہے کہ قرآن اترنا ہی بند ہو جائے اور پہلے کا اترا ہوا بھول جائے۔ بعض حضرات نے "یختم" کا ترجمہ مضبوط کرنے سے بھی کیا ہے، یعنی ان کفار کی ایذاؤں کو برداشت کرنے کے لیے ہم آپ کا دل مضبوط کر دیں۔

وَمِنْ اٰیٰتِهٖ خَلْقُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا بَثَّ فِیْهِمَا مِنْ دَآبَّةٍ ؕ وَهُوَ عَلٰی جَمْعِهِمْ اِذَا یَشَآءُ قَدِیْرٌ ۝

وَمَآ اَصَابَكُمْ مِّنْ مُّصِیْبَةٍ فَبِمَا كَسَبَتْ اَیْدِیْكُمْ وَیَعْفُوْا عَنْ كَثِیْرٍ ۝ وَمَآ اَنْتُمْ بِمُعْجِزِیْنَ فِی الْاَرْضِ ۚۖ وَمَا لَكُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ مِنْ وَّلِیٍّ وَّلَا نَصِیْرٍ ۝ وَمِنْ اٰیٰتِهِ الْجَوَارِ فِی الْبَحْرِ كَالْاَعْلَامِ ۝ اِنْ یَّشَاْ یُسْكِنِ الرِّیْحَ فَیَظْلَلْنَ رَوَاكِدَ عَلٰی ظَهْرِهٖ ؕ اِنَّ فِیْ ذٰلِكَ لَاٰیٰتٍ لِّكُلِّ صَبَّارٍ شَكُوْرٍ ۝ اَوْ یُوْبِقْهُنَّ بِمَا كَسَبُوْا وَیَعْفُ عَنْ كَثِیْرٍ ۝ وَّیَعْلَمَ الَّذِیْنَ یُجَادِلُوْنَ فِیْٓ اٰیٰتِنَا ؕ مَا لَهُمْ مِّنْ مَّحِیْصٍ ۝

اور اس (اللہ تعالیٰ) کی نشانیوں میں سے آسمانوں اور زمین کو پیدا کرنا اور ان دونوں میں ①جو جانور اللہ تعالیٰ نے پھیلار کھے ہیں ان کو بھی (پیدا کرنا ہے) ②اور وہ (اللہ تعالیٰ) جب چاہیں ان سب کو جمع کرنے کی پوری قدرت رکھتے ہیں ﴿۲۹﴾

اور تم کو جو مصیبت (یعنی سختی) پہنچتی ہے سو وہ تمھارے ہی ہاتھوں کے کیے ہوئے کاموں کی وجہ سے (پہنچتی) ہے اور بہت سے گناہوں کو وہ (اللہ تعالیٰ) معاف ہی کر دیتے ہیں اور تمھاری مجال نہیں کہ تم زمین میں (کہیں بھاگ کر اللہ تعالیٰ کو) تھکا (یعنی عاجز کر) سکو اور تمھارے لیے اللہ تعالیٰ کے سوا نہ کوئی حمایت کرنے والا اور نہ کوئی مدد کرنے والا ہے ﴿۳۰﴾ اور اسی (اللہ تعالیٰ) کی (قدرت کی) نشانیوں میں سے سمندر میں (چلنے والے) جہاز ہیں جو پہاڑوں جیسے (اونچے) ہیں، اگر وہ (اللہ تعالیٰ) چاہیں تو ہوا کو ٹھہرا دیویں جس سے وہ (جہاز) اس (سمندر) کی پیٹھ پر کھڑے کے کھڑے رہ جاویں، یقیناً اس میں ہر بڑے صبر کرنے والے کے لیے، بڑے شکر کرنے والے کے لیے بڑی بڑی نشانیاں ہیں ﴿۳۱﴾ یا (اگر اللہ تعالیٰ چاہیں تو) ان کے (برے) اعمال کی وجہ سے ان کو تباہ ہی کر ڈالیں اور بہت سے لوگوں کو معاف فرما دیویں ﴿۳۲﴾ اور جو لوگ ہماری آیتوں (یعنی قدرتوں) میں جھگڑتے ہیں ان کو پتہ چل جاوے کہ ان کے لیے کوئی بھاگنے (یعنی بچاؤ) کی جگہ نہیں ہے ﴿۳۵﴾

---

① اس ترجمے سے ظاہر ہوتا ہے کہ زمین کی طرح آسمان میں بھی جانور یا جانور جیسی کوئی مخلوق ہے ② (دوسرا) زمین اور آسمان کے درمیان جو جانور پھیلار کھے ہیں (اس ترجمہ سے ظاہر ہوتا ہے کہ زمین اور آسمان کے درمیان بہت سے جانور پھیلے ہیں۔

فَمَآ اُوۡتِیۡتُمۡ مِّنۡ شَیۡءٍ فَمَتَاعُ الۡحَیٰوةِ الدُّنۡیَا ۚ وَمَا عِنۡدَ اللّٰهِ خَیۡرٌ وَّاَبۡقٰی لِلَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا وَعَلٰی رَبِّهِمۡ یَتَوَکَّلُوۡنَ ﴿ۚ۳۶﴾ وَالَّذِیۡنَ یَجۡتَنِبُوۡنَ کَبٰٓئِرَ الۡاِثۡمِ وَالۡفَوَاحِشَ وَاِذَا مَا غَضِبُوۡا هُمۡ یَغۡفِرُوۡنَ ﴿ۚ۳۷﴾ وَالَّذِیۡنَ اسۡتَجَابُوۡا لِرَبِّهِمۡ وَاَقَامُوا الصَّلٰوةَ ۪ وَاَمۡرُهُمۡ شُوۡرٰی بَیۡنَهُمۡ ۪ وَمِمَّا رَزَقۡنٰهُمۡ یُنۡفِقُوۡنَ ﴿ۚ۳۸﴾ وَالَّذِیۡنَ اِذَاۤ اَصَابَهُمُ الۡبَغۡیُ هُمۡ یَنۡتَصِرُوۡنَ ﴿۳۹﴾ وَجَزٰٓؤُا سَیِّئَةٍ سَیِّئَةٌ مِّثۡلُهَا ۚ فَمَنۡ عَفَا وَاَصۡلَحَ فَاَجۡرُهٗ عَلَی اللّٰهِ ؕ اِنَّهٗ لَا یُحِبُّ الظّٰلِمِیۡنَ ﴿۴۰﴾ وَلَمَنِ انۡتَصَرَ بَعۡدَ ظُلۡمِهٖ فَاُولٰٓئِکَ مَا عَلَیۡهِمۡ مِّنۡ سَبِیۡلٍ ﴿ؕ۴۱﴾ اِنَّمَا السَّبِیۡلُ عَلَی الَّذِیۡنَ یَظۡلِمُوۡنَ النَّاسَ وَیَبۡغُوۡنَ فِی الۡاَرۡضِ بِغَیۡرِ الۡحَقِّ ؕ اُولٰٓئِکَ لَهُمۡ عَذَابٌ اَلِیۡمٌ ﴿۴۲﴾ وَلَمَنۡ صَبَرَ وَغَفَرَ اِنَّ ذٰلِکَ لَمِنۡ عَزۡمِ الۡاُمُوۡرِ ﴿۴۳﴾

سوتم کو جو کوئی چیز دی گئی ہے وہ تو محض دنیوی زندگی کا سامان ہے ① اور جو کچھ اللہ تعالیٰ کے پاس ہے وہ اس (دنیوی سامان) سے بہتر اور ہمیشہ باقی رہنے والا ہے ان لوگوں کے لیے جو ایمان لائے اور وہ اپنے رب پر بھروسہ کرتے ہیں ﴿۳۶﴾ اور جو لوگ بڑے گناہوں سے اور بے حیائی کے کاموں سے بچتے ہیں اور جب ان کو غصہ آتا ہے تو وہ (قصوروار کو) معاف فرمادیتے ہیں ﴿۳۷﴾ اور وہ لوگ جو اپنے رب کا حکم مانتے ہیں اور وہ نماز کی پابندی کرتے ہیں اور ان کا ہر کام آپس کے مشورے سے ہوتا ہے اور ہم نے اُن کو جو رزق دیا ہے وہ اس میں سے (نیکی کے کاموں میں) خرچ کرتے ہیں ﴿۳۸﴾ اور وہ ایسے لوگ ہیں کہ جب ان پر ظلم ہوتا ہے تو وہ (مناسب) بدلہ لیتے ہیں ﴿۳۹﴾ اور کسی برائی کا بدلہ اسی جیسی برائی ہے، پھر بھی جو شخص معاف کردیوے اور (آپس میں) صلح (صفائی) کرلیوے تو اس کا ثواب اللہ تعالیٰ کے ذمے ہے، یقیناً اللہ تعالیٰ ظلم کرنے والوں کو پسند نہیں کرتے ﴿۴۰﴾ اور البتہ جو شخص اپنے اوپر ظلم کیے جانے کے بعد (مناسب) بدلہ لیوے تو ایسے لوگوں پر کوئی الزام (یعنی پکڑ) نہیں ہے ﴿۴۱﴾ الزام (یعنی پکڑ) تو صرف ان لوگوں پر ہے جو لوگوں پر ظلم کرتے ہیں اور زمین میں ناحق زیادتی کرتے ہیں، ایسے ہی لوگوں کے لیے دردناک عذاب ہے ﴿۴۲﴾ اور حقیقت یہ ہے کہ جو شخص صبر کرے اور معاف کردیوے تو یقین جانو کہ یہ تو بڑے ہمت کے کاموں میں سے ہے ② ﴿۴۳﴾

---

① (دوسرا ترجمہ) دنیوی زندگی میں فائدہ اٹھانا ہے (یعنی جیسے ہی دنیا کی زندگی ختم وہ سامان کا فائدہ بھی ختم۔ ⇐

وَمَنۡ يُّضۡلِلِ اللّٰهُ فَمَا لَهٗ مِنۡ وَّلِىٍّ مِّنۡۢ بَعۡدِهٖ‌ؕ وَتَرَى الظّٰلِمِيۡنَ لَمَّا رَاَوُا الۡعَذَابَ يَقُوۡلُوۡنَ هَلۡ اِلٰى مَرَدٍّ مِّنۡ سَبِيۡلٍ‌ۚ﴿۴۴﴾ وَتَرٰٮهُمۡ يُعۡرَضُوۡنَ عَلَيۡهَا خٰشِعِيۡنَ مِنَ الذُّلِّ يَنۡظُرُوۡنَ مِنۡ طَرۡفٍ خَفِىٍّ‌ؕ وَقَالَ الَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡۤا اِنَّ الۡخٰسِرِيۡنَ الَّذِيۡنَ خَسِرُوۡۤا اَنۡفُسَهُمۡ وَاَهۡلِيۡهِمۡ يَوۡمَ الۡقِيٰمَةِ‌ ؕ اَلَاۤ اِنَّ الظّٰلِمِيۡنَ فِىۡ عَذَابٍ مُّقِيۡمٍ‏ ﴿۴۵﴾ وَمَا كَانَ لَهُمۡ مِّنۡ اَوۡلِيَآءَ يَنۡصُرُوۡنَهُمۡ مِّنۡ دُوۡنِ اللّٰهِ‌ؕ وَمَنۡ يُّضۡلِلِ اللّٰهُ فَمَا لَهٗ مِنۡ سَبِيۡلٍؕ‏ ﴿۴۶﴾ اِسۡتَجِيۡبُوۡا لِرَبِّكُمۡ مِّنۡ قَبۡلِ اَنۡ يَّاۡتِىَ يَوۡمٌ لَّا مَرَدَّ لَهٗ مِنَ اللّٰهِ‌ؕ

اور جس شخص کو اللہ تعالیٰ گمراہ کر دیویں تو اس کے بعد (یعنی اس کے سوا) اس کی کوئی مدد کرنے والا نہیں ① اور جب ظالم لوگ عذاب کو دیکھ لیں گے تو (اے نبی!) تم ان کو یہ بات کہتا ہوا دیکھو گے کہ کیا (یہاں سے دنیا میں) واپس جانے کا کوئی راستہ (یعنی صورت) ہے ﴿۴۴﴾ (اے نبی!) اور تم ان کو دیکھو گے کہ ان کو اس (آگ) کے سامنے اس طرح لایا جائے گا کہ وہ ذلت سے جھکے ہوئے چھپی ہوئی (یعنی نیچی) نظروں سے (جہنم کو) دیکھ رہے ہوں گے ② اور ایمان والے لوگ کہیں گے کہ: ③ اصلی نقصان میں وہ لوگ ہیں جنھوں نے قیامت کے دن اپنے آپ کو اور اپنے گھر والوں کو نقصان میں ڈالا، سن لو! یقیناً ظالم لوگ ہمیشہ رہنے والے عذاب میں ہوں گے ﴿۴۵﴾ اور (وہاں) ان کو کوئی ایسے مدد کرنے والے نہیں ملیں گے جو اللہ تعالیٰ کے سوا ان کی مدد کریں اور جس کو اللہ تعالیٰ گمراہ کر دیویں ④ تو اس کے لیے (ہدایت کا) کوئی راستہ نہیں (ملتا) ﴿۴۶﴾ تم لوگ اپنے رب کا حکم اس دن کے آنے سے پہلے پہلے مان لو جس کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے ٹالا نہیں جائے گا ⑤

ﺟ ⑦ ظلم وزیادتی پر صبر کر کے اس کو معاف کر دے یہ حقیقی ہمت کا کام ہے اگرچہ آج دنیا کے لوگ ایسے شخص کو بزدل کہتے ہیں۔

① یعنی جو اس کو گمراہی سے بچا کر صحیح راستے پر لاوے۔ ② (دوسرا ترجمہ) آنکھ کے کنارے سے جہنم کو دیکھ رہے ہوں گے۔

③ ایمان والوں کا یہ قول کہ "خود بچ گئے" اس پر شکر کرتے ہوئے اور کافروں پر ملامت کرتے ہوئے کہیں گے۔

④ یعنی رہنمائی نہ فرمائیں۔ ⑤ دنیا کی سزا تو کسی طرح ٹل بھی سکتی ہے۔ دوسرا: تم لوگ اپنے رب کا حکم مان لو اس سے پہلے کہ تم پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے وہ دن آجائے جو واپس ہونے والا نہیں۔

مَا لَكُمْ مِّنْ مَّلْجَاٍ یَّوْمَىٕذٍ وَّ مَا لَكُمْ مِّنْ نَّكِیْرٍ ﴿۴۷﴾ فَاِنْ اَعْرَضُوْا فَمَاۤ اَرْسَلْنٰكَ عَلَیْهِمْ حَفِیْظًا ؕ اِنْ عَلَیْكَ اِلَّا الْبَلٰغُ ؕ وَ اِنَّاۤ اِذَاۤ اَذَقْنَا الْاِنْسَانَ مِنَّا رَحْمَةً فَرِحَ بِهَا ۚ وَ اِنْ تُصِبْهُمْ سَیِّئَةٌۢ بِمَا قَدَّمَتْ اَیْدِیْهِمْ فَاِنَّ الْاِنْسَانَ كَفُوْرٌ ﴿۴۸﴾ لِلّٰهِ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ ؕ یَخْلُقُ مَا یَشَآءُ ؕ یَهَبُ لِمَنْ یَّشَآءُ اِنَاثًا وَّ یَهَبُ لِمَنْ یَّشَآءُ الذُّكُوْرَ ﴿۴۹﴾ اَوْ یُزَوِّجُهُمْ ذُكْرَانًا وَّ اِنَاثًا ۚ وَ یَجْعَلُ مَنْ یَّشَآءُ عَقِیْمًا ؕ اِنَّهٗ عَلِیْمٌ قَدِیْرٌ ﴿۵۰﴾

اس دن تمہارے لیے کوئی بچاؤ (یعنی پناہ) کی جگہ نہیں ہوگی اور تمہارے لیے انکار کرنے کی گنجائش نہیں ہوگی ① ﴿۴۷﴾ (اے نبی!) پھر بھی یہ لوگ اگر منہ پھرا دیں ② تو ہم نے تم کو ان پر نگران بنا کر نہیں بھیجا ہے، تمہارے ذمے تو صرف (بات) پہنچا دینا ہی ہے اور جب ہم اپنی طرف سے انسان کو (اپنی) کسی رحمت (یعنی عنایتوں) کا مزہ چکھاتے ہیں تو وہ اس پر اِتراتا ہے اور اگر (خود) اپنے ہاتھوں کے (برے) کاموں کی وجہ سے ان لوگوں کو کوئی مصیبت پیش آجائے تو انسان بڑی ناشکری کرنے لگتا ہے ③ ﴿۴۸﴾ آسمانوں اور زمین کی حکومت اللہ تعالیٰ ہی کی ہے، وہ (اللہ تعالیٰ) جو چاہتے ہیں پیدا کرتے ہیں، جس کو چاہتے ہیں (اس کو) بیٹیاں عطا کرتے ہیں اور جس کو چاہتے ہیں بیٹے عطا کرتے ہیں ﴿۴۹﴾ یا ان کو لڑکے اور لڑکیاں (دونوں) جمع کر دیتے ہیں اور جس کو چاہتے ہیں (اس کو) بانجھ (یعنی بے اولاد) رکھتے ہیں، یقیناً وہ (اللہ تعالیٰ) بڑے جاننے والے، بڑے قدرت والے ہیں ﴿۵۰﴾

---

① "نکیر" کا دوسرا ترجمہ ناصر بھی ہے یعنی وہاں کوئی مدد کرنے والا نہ ہوگا۔ تیسرا ترجمہ نجات دلانے والے کا بھی ہے یعنی کوئی نجات دلانے والا نہ ہوگا، اسی طرح نکارت سے بھی ہوسکتا ہے کہ دنیا میں جس طرح مجرم کو کوئی پہچان نہ سکے اور چھوٹ جائے اس طرح اجنبیت کی وجہ سے بھی وہ چھوٹ نہ سکے گا۔

② یعنی ایمان نہ لاویں۔

③ (دوسرا ترجمہ) ان کے ہاتھ جو برے کام کر چکے ہیں اس کی وجہ سے کوئی مصیبت پیش آجائے تو انسان تو پکا ناشکرا بن جاتا ہے۔

وَمَا كَانَ لِبَشَرٍ أَنْ يُكَلِّمَهُ اللَّهُ إِلَّا وَحْيًا أَوْ مِنْ وَرَاءِ حِجَابٍ أَوْ يُرْسِلَ رَسُولًا فَيُوحِيَ بِإِذْنِهِ مَا يَشَاءُ ۚ إِنَّهُ عَلِيٌّ حَكِيمٌ ﴿٥١﴾ وَكَذَٰلِكَ أَوْحَيْنَا إِلَيْكَ رُوحًا مِنْ أَمْرِنَا ۚ مَا كُنْتَ تَدْرِي مَا الْكِتَابُ وَلَا الْإِيمَانُ وَلَٰكِنْ جَعَلْنَاهُ نُورًا نَهْدِي بِهِ مَنْ نَشَاءُ مِنْ عِبَادِنَا ۚ وَإِنَّكَ لَتَهْدِي إِلَىٰ صِرَاطٍ مُسْتَقِيمٍ ﴿٥٢﴾ صِرَاطِ اللَّهِ الَّذِي لَهُ مَا فِي السَّمَاوَاتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ ۗ أَلَا إِلَى اللَّهِ تَصِيرُ الْأُمُورُ ﴿٥٣﴾

اور کسی انسان کے لیے یہ ممکن نہیں ہے کہ اللہ تعالیٰ اس سے (دنیا میں رو بہ رو) بات کریں؛ الا یہ کہ وحی (یا الہام یا سچے خواب) کے ذریعے سے ہو یا پردے کے پیچھے سے ہو یا کوئی پیغام لانے والا (فرشتہ) بھیج دیویں اور وہ (فرشتہ) اس (اللہ تعالیٰ) کے حکم سے جو وہ چاہیں پیغام بھیج دیوے، یقیناً وہ (اللہ تعالیٰ) بڑی اونچی شان والے ہیں، بڑی حکمت کے مالک ہیں ﴿۵۱﴾ اور اسی طرح[۱] (اے نبی!) ہم نے تمھارے پاس اپنے حکم سے ایک روح[۲] بطور وحی بھیجی ہے (اور) تم کو (اِس سے پہلے) خبر نہیں تھی کہ کتاب کیا چیز ہے اور یہ بھی نہیں جانتے تھے کہ ایمان کیا چیز ہے؛ لیکن ہم نے اس (قرآن) کو ایک نور بنایا ہے، اس کے ذریعہ اپنے بندوں میں سے جس کو چاہتے ہیں ہدایت (یعنی روشنی) دیتے ہیں اور یقیناً تم (لوگوں) کو سیدھا راستہ دکھا رہے ہو ﴿۵۲﴾ اس اللہ تعالیٰ کا راستہ ہے، جن کی مالکی میں وہ سب کچھ ہے جو آسمانوں میں ہے اور وہ سب کچھ ہے جو زمین میں ہے اور سن لو! تمام کام اللہ تعالیٰ ہی کی طرف لوٹتے ہیں (یا لوٹیں گے) ﴿۵۳﴾

---

[۱] یعنی جس طرح بشر کے ساتھ ہمارے ہم کلام ہونے کا طریقہ بیان کیا گیا ہے اسی طرح۔

[۲] روح سے مراد قرآن ہے اس سے مردہ دلوں کو روحانی زندگی ملتی ہے یا حضرت جبرئیل علیہ السلام مراد ہے جو روحانی احکام سے بھرا قرآن لاتے ہیں۔



سورۃ الزخرف

(المکیۃ)

آیاتھا:۸۹۔رکوعاتھا:۷۔

یہ سورت مکی ہے،اس میں نواسی (۸۹) آیتیں ہیں۔سورۃ فصلت یا سورۃ شوریٰ کے بعد اور سورۃ دخان سے پہلے باسٹھ(۶۲)یا(۶۳)نمبر پر نازل ہوئی۔

کسی چیز کے کامل حسن کو زخرف کہتے ہیں۔اسی لیے صانع کو زخرف کہتے ہے،رونق،زینت ،چمک،سنگار یہ سب بھی اس کے معانی ہیں،جب بات کی طرف اس کی نسبت ہوتی ہے تو ’’زخرف القول‘‘جھوٹی اور ملمع کی ہوئی بات کو کہتے ہے۔اس طرح کی دنیوی زینتوں کا اس سورت میں ذکر کیا گیا ہے۔

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ○

حٰمٓ ﴿۱﴾ وَ الۡکِتٰبِ الۡمُبِیۡنِ ﴿۲﴾ اِنَّا جَعَلۡنٰہُ قُرۡءٰنًا عَرَبِیًّا لَّعَلَّکُمۡ تَعۡقِلُوۡنَ ﴿۳﴾ وَ اِنَّہٗ فِیۡۤ اُمِّ الۡکِتٰبِ لَدَیۡنَا لَعَلِیٌّ حَکِیۡمٌ ﴿۴﴾ اَفَنَضۡرِبُ عَنۡکُمُ الذِّکۡرَ صَفۡحًا اَنۡ کُنۡتُمۡ قَوۡمًا مُّسۡرِفِیۡنَ ﴿۵﴾ وَ کَمۡ اَرۡسَلۡنَا مِنۡ نَّبِیٍّ فِی الۡاَوَّلِیۡنَ ﴿۶﴾ وَ مَا یَاۡتِیۡہِمۡ مِّنۡ نَّبِیٍّ اِلَّا کَانُوۡا بِہٖ یَسۡتَہۡزِءُوۡنَ ﴿۷﴾ فَاَہۡلَکۡنَاۤ اَشَدَّ مِنۡہُمۡ بَطۡشًا وَّ مَضٰی مَثَلُ الۡاَوَّلِیۡنَ ﴿۸﴾ وَ لَئِنۡ سَاَلۡتَہُمۡ مَّنۡ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَ الۡاَرۡضَ لَیَقُوۡلُنَّ خَلَقَہُنَّ الۡعَزِیۡزُ الۡعَلِیۡمُ ﴿۹﴾

اللہ تعالیٰ کے نام سے (میں شروع کرتا ہوں) جن کی رحمت سب کے لیے ہے، جو بہت زیادہ رحم کرنے والے ہیں۔

حٰمٓ ﴿۱﴾ قسم ہے واضح کتاب کی① ﴿۲﴾ یقیناً ہم نے اس کو عربی زبان کا قرآن بنایا ہے؛ تاکہ تم (آسانی سے) سمجھ سکو② ﴿۳﴾ اور پکی بات یہ ہے کہ وہ (قرآن) ہمارے پاس لوحِ محفوظ میں اونچے مرتبے کی حکمت سے بھری ہوئی (مستحکم) کتاب ہے ﴿۴﴾ بھلا کیا ہم تم سے (اس) نصیحت (سے بھری کتاب قرآن) کو صرف اس بات پر ہٹا لیں گے کہ تم (اطاعت کی) حد سے نکلنے والے لوگ ہو ﴿۵﴾ اور ہم پہلے لوگوں میں بہت سارے نبی بھیج چکے ہیں ﴿۶﴾ اور ان کے پاس کوئی نبی ایسے نہیں آئے جن کی وہ مذاق نہ اڑاتے ہوں ﴿۷﴾ پھر ہم نے ان (اگلے لوگوں) کو جو ان (مشرکوں) سے کہیں زیادہ زور والے تھے ہلاک کردیا اور پچھلے لوگوں کا حال (پیچھے) گزر چکا ہے③ ﴿۸﴾ اور اگر تم ان (مشرکوں) سے پوچھو کہ آسمانوں اور زمین کو کس نے پیدا کیا ہے تو وہ جواب میں ضرور (یہی بات) کہیں گے کہ: ان کو بڑے زبردست، بڑے جاننے والے نے پیدا کیا ہے ﴿۹﴾

---

① (دوسرا ترجمہ) سچائی کو ظاہر کرنے والی کتاب کی۔

② اس میں قرآن کے مخاطبین اولین عربوں کو خطاب ہے، مادری زبان میں بات سمجھنا آسان ہوتا ہے اور انسیت بھی ہوتی ہے، اسی طرح کسی بھی مضمون کو سمجھنے کے لیے عربی زبان میں جو الفاظ کی وسعت اور عمدہ تعبیرات ہیں وہ دوسری زبان میں نہیں، اس لیے عربی زبان سیکھنے کے بعد قرآنی مضامین کو سمجھنا آسان ترین ہو جاتا ہے۔

③ (دوسرا ترجمہ) اور پہلے لوگوں کی یہ حالت ہو چکی ہے۔

الَّذِي جَعَلَ لَكُمُ الْأَرْضَ مَهْدًا وَجَعَلَ لَكُمْ فِيهَا سُبُلًا لَعَلَّكُمْ تَهْتَدُونَ ﴿١٠﴾ وَالَّذِي نَزَّلَ
مِنَ السَّمَاءِ مَاءً بِقَدَرٍ ۚ فَأَنْشَرْنَا بِهِ بَلْدَةً مَيْتًا ۚ كَذَٰلِكَ تُخْرَجُونَ ﴿١١﴾ وَالَّذِي خَلَقَ الْأَزْوَاجَ
كُلَّهَا وَجَعَلَ لَكُمْ مِنَ الْفُلْكِ وَالْأَنْعَامِ مَا تَرْكَبُونَ ﴿١٢﴾ لِتَسْتَوُوا عَلَىٰ ظُهُورِهِ ثُمَّ تَذْكُرُوا
نِعْمَةَ رَبِّكُمْ إِذَا اسْتَوَيْتُمْ عَلَيْهِ وَتَقُولُوا سُبْحَانَ الَّذِي سَخَّرَ لَنَا هَٰذَا وَمَا كُنَّا لَهُ مُقْرِنِينَ ﴿١٣﴾
وَإِنَّا إِلَىٰ رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُونَ ﴿١٤﴾ وَجَعَلُوا لَهُ مِنْ عِبَادِهِ جُزْءًا ۚ إِنَّ الْإِنْسَانَ لَكَفُورٌ مُبِينٌ ﴿١٥﴾
أَمِ اتَّخَذَ مِمَّا يَخْلُقُ بَنَاتٍ وَأَصْفَاكُمْ بِالْبَنِينَ ﴿١٦﴾

جس (اللہ تعالیٰ) نے تمھارے لیے زمین کو بچھونا بنادیا اور تمھارے لیے اس (زمین) میں راستے بنا دیے؛ تاکہ تم منزلِ مقصود تک پہنچ سکو① ﴿۱۰﴾ اور وہی (اللہ تعالیٰ) ہیں جس نے تمھارے لیے آسمان سے ایک خاص اندازے سے پانی برسایا، پھر ہم نے اس (پانی) کے ذریعہ مردہ زمین (یعنی علاقے) کو نئی زندگی دے دی، اسی طرح تم (بھی قبر سے) نکالے جاؤ گے ﴿۱۱﴾ وہی (اللہ تعالیٰ) ہے جس نے (تمھارے لیے) ہر چیز کے جوڑے پیدا کیے② اور تمھارے لیے وہ کشتیاں اور چوپائے بنائے جن پر تم سواری کرتے ہو ﴿۱۲﴾ تاکہ تم ان (کشتیوں اور جانوروں) کی پیٹھ پر خوب جم کر بیٹھو، پھر جب تم (اطمینان سے) ان پر بیٹھ جاؤ تو اپنے رب کی نعمت (یعنی احسان) کو یاد کرو اور (ایسا) کہو (یعنی دعا پڑھو) کہ: پاک ہے وہ ذات جس نے اس (سواری) کو ہمارے بس (یعنی قابو) میں دے دیا، اور ہم تو ایسے (طاقت والے) نہیں تھے کہ اس کو (اپنے) قابو میں کرسکتے ﴿۱۳﴾ اور یقیناً ہم اپنے رب کی طرف لوٹ کر جانے ہی والے ہیں ﴿۱۴﴾ اور اِن لوگوں نے اللہ تعالیٰ کے بندوں میں سے بعض کو اس کا ایک جز (یعنی اولاد) بنا رکھا ہے، حقیقت یہ ہے کہ انسان کھلم کھلا ناشکرا ہے ﴿۱۵﴾

کیا اس (اللہ تعالیٰ) نے اپنی مخلوق میں سے (تمھارے خیال میں اپنے لیے) بیٹیاں پسند کی ہیں اور تم کو چن کر بیٹے دے دیے ﴿۱۶﴾

---

① (دوسرا ترجمہ) تاکہ تم منزل کا راستہ پاسکو۔

② (دوسرا ترجمہ) اور اسی (اللہ تعالیٰ) نے تمھارے لیے تمام چیزوں کی مختلف قسمیں بنائی۔

وَاِذَا بُشِّرَ اَحَدُهُمْ بِمَا ضَرَبَ لِلرَّحْمٰنِ مَثَلًا ظَلَّ وَجْهُهٗ مُسْوَدًّا وَّهُوَ كَظِيْمٌ ﴿۱۷﴾ اَوَمَنْ يُّنَشَّؤُا فِي الْحِلْيَةِ وَهُوَ فِي الْخِصَامِ غَيْرُ مُبِيْنٍ ﴿۱۸﴾ وَجَعَلُوا الْمَلٰٓئِكَةَ الَّذِيْنَ هُمْ عِبٰدُ الرَّحْمٰنِ اِنَاثًا ؕ اَشَهِدُوْا خَلْقَهُمْ ؕ سَتُكْتَبُ شَهَادَتُهُمْ وَيُسْئَلُوْنَ ﴿۱۹﴾ وَقَالُوْا لَوْ شَآءَ الرَّحْمٰنُ مَا عَبَدْنٰهُمْ ؕ مَا لَهُمْ بِذٰلِكَ مِنْ عِلْمٍ ۗ اِنْ هُمْ اِلَّا يَخْرُصُوْنَ ﴿۲۰﴾ اَمْ اٰتَيْنٰهُمْ كِتٰبًا مِّنْ قَبْلِهٖ فَهُمْ بِهٖ مُسْتَمْسِكُوْنَ ﴿۲۱﴾

حالاں کہ ان میں سے کسی کو جب اس (بیٹی) کی (ولادت کی) خوش خبری دی جاتی ہے جس کی وہ (اللہ) رحمٰن کے لیے مثال بیان کرتا ہے تو (وہ اتنا ناراض ہوتا ہے کہ) اس کا چہرا کالا پڑ جاتا ہے اور وہ دل ہی دل میں گھٹتا (یعنی غم زدہ) رہتا ہے① ﴿۱۷﴾ اور کیا وہ (لڑکی) جو زیوروں میں پرورش پاتی ہے② اور جو بحث و مباحثہ میں (عادتاً) اپنی بات صاف طور پر بتا بھی نہیں سکتی ﴿۱۸﴾ اور (اس کے علاوہ) ان کافروں نے فرشتوں کو جو (اللہ) رحمٰن کے بندے (یعنی مخلوق) ہیں — عورتیں مان رکھا ہے کیا وہ (کافر) لوگ ان (فرشتوں) کی پیدائش کے وقت موجود تھے؟ اب اُن کی شہادت کو (یعنی ان کا بے دلیل دعویٰ) لکھ لیا جائے گا اور اُن سے (قیامت میں) پوچھ ہوگی ﴿۱۹﴾ اور یہ (کافریوں) کہتے ہیں کہ: اگر (اللہ) رحمٰن چاہتے تو ہم ان (فرشتوں) کی (کبھی) عبادت نہ کرتے③ ان کو اس بات (کی حقیقت) کا ذرا بھی علم نہیں ہے④ وہ (سب کافر) تخمینے ہی کیا کرتے ہیں⑤ ﴿۲۰﴾ کیا ہم نے اُن (مشرکوں) کو اس (قرآن) سے پہلے کوئی اور کتاب دی تھی کہ انھوں نے اس کو مضبوط پکڑ رکھا ہے؟⑥ ﴿۲۱﴾

---

① یعنی تم بیٹی کی ولادت سے بہت نفرت کرتے ہو۔ ② یعنی پالی پوسی جاتی ہے۔

③ یعنی اللہ تعالیٰ ہم کو جبراً روک دیتے۔

④ دنیا میں بندے کو کوئی کام تقدیری فیصلہ کے مطابق کرنے دینا اس بات کی دلیل نہیں ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کام سے راضی ہے، ہر تقدیری امر پر رضائے الٰہی ہونا ضروری نہیں۔

⑤ (دوسرا ترجمہ) بے تحقیق بات کرتے ہیں۔

⑥ (دوسرا ترجمہ) وہ اس کتاب سے (شرک پر) استدلال کرتے ہو؟

بَلْ قَالُوْٓا اِنَّا وَجَدْنَآ اٰبَآءَنَا عَلٰٓی اُمَّةٍ وَّاِنَّا عَلٰٓی اٰثٰرِهِمْ مُّهْتَدُوْنَ ۝ وَكَذٰلِكَ مَآ اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ فِيْ قَرْيَةٍ مِّنْ نَّذِيْرٍ اِلَّا قَالَ مُتْرَفُوْهَآ ۙ اِنَّا وَجَدْنَآ اٰبَآءَنَا عَلٰٓی اُمَّةٍ وَّاِنَّا عَلٰٓی اٰثٰرِهِمْ مُّقْتَدُوْنَ ۝ قٰلَ اَوَلَوْ جِئْتُكُمْ بِاَهْدٰى مِمَّا وَجَدْتُّمْ عَلَيْهِ اٰبَآءَكُمْ ۭ قَالُوْٓا اِنَّا بِمَآ اُرْسِلْتُمْ بِهٖ كٰفِرُوْنَ ۝ فَانْتَقَمْنَا مِنْهُمْ فَانْظُرْ كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُكَذِّبِيْنَ ۝

وَاِذْ قَالَ اِبْرٰهِيْمُ لِاَبِيْهِ وَقَوْمِهٖٓ اِنَّنِيْ بَرَاۗءٌ مِّمَّا تَعْبُدُوْنَ ۝ اِلَّا الَّذِيْ فَطَرَنِيْ فَاِنَّهٗ سَيَهْدِيْنِ ۝ وَجَعَلَهَا كَلِمَةًۢ بَاقِيَةً فِيْ عَقِبِهٖ لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُوْنَ ۝

بلکہ ان (کافروں) کا (تو یہ) کہنا ہے کہ ہم نے اپنے باپ دادوں کو (کفر یا شرک کے) ایک طریقہ پر پایا ہے اور ہم ان کے نقش قدم پر ٹھیک راستے پر جا رہے ہیں① ﴿۲۲﴾ اور اسی طرح (اے نبی!) ہم نے تم سے پہلے جب بھی کسی بستی میں ڈر سنانے والا (پیغمبر) بھیجا تو وہاں کے خوش حال (یعنی دولت والے، عیاش) لوگوں نے یہی کہا: کہ ہم نے اپنے باپ دادوں کو ایک طریقے پر پایا، اور ہم بھی ان ہی کے نقش قدم پر چلتے ہیں② ﴿۲۳﴾ (اس پر ان سے) اس (نبی) نے کہا کہ: جس (طریقے) پر تم نے اپنے باپ دادوں کو پایا ہے کیا اگر میں تمھارے پاس اس سے زیادہ ہدایت کی بات③ لے آیا ہوں تب بھی (باپ دادوں کے غلط طریقہ پر چلو گے؟) تب وہ کافر کہنے لگے: تم جو پیغام (یعنی دین) دے کر بھیجے گئے ہو ہم اس کو ماننے والے نہیں ہیں ﴿۲۴﴾ نتیجہ یہ ہوا کہ ہم نے ان (کافروں) سے بدلہ لیا، سو (اب) دیکھ لو! جھٹلانے والوں کا (برا) انجام کیسا ہوا؟ ﴿۲۵﴾

اور (وہ واقعہ بھی دھیان میں رکھنے کے لائق ہے) جب ابراہیم (علیہ السلام) نے اپنے باپ اور اپنی قوم سے کہا کہ: جن چیزوں کی عبادت تم کرتے ہو میں ان سے الگ (یعنی بیزار، بے تعلق) ہوں ﴿۲۶﴾ مگر ہاں! جس ذات نے مجھ کو پیدا کیا (اس اللہ تعالیٰ سے تعلق رکھتا ہوں) سو وہی (اللہ تعالیٰ) مجھ کو راستہ سمجھائیں گے ﴿۲۷﴾ اور اس (توحید) کو اس (ابراہیم) نے اپنی اولاد میں قائم (یعنی باقی) رہنے والی بات بنا گئے؛ تا کہ وہ لوگ (شرک سے) باز رہیں ﴿۲۸﴾

---

① (دوسرا ترجمہ) ہم بھی ان ہی کے قدم کے نشانات پر راہ سے لگے ہوئے ہیں۔

② (دوسرا ترجمہ) ہم بھی ان کی اقتدا کرتے ہیں۔ ③ یعنی اس سے زیادہ اچھا طریقہ۔

بَلۡ مَتَّعۡتُ هٰۤؤُلَآءِ وَ اٰبَآءَهُمۡ حَتّٰی جَآءَهُمُ الۡحَقُّ وَ رَسُوۡلٌ مُّبِیۡنٌ ﴿۲۹﴾ وَ لَمَّا جَآءَهُمُ الۡحَقُّ قَالُوۡا هٰذَا سِحۡرٌ وَّ اِنَّا بِهٖ کٰفِرُوۡنَ ﴿۳۰﴾ وَ قَالُوۡا لَوۡ لَا نُزِّلَ هٰذَا الۡقُرۡاٰنُ عَلٰی رَجُلٍ مِّنَ الۡقَرۡیَتَیۡنِ عَظِیۡمٍ ﴿۳۱﴾ اَهُمۡ یَقۡسِمُوۡنَ رَحۡمَتَ رَبِّکَ ؕ نَحۡنُ قَسَمۡنَا بَیۡنَهُمۡ مَّعِیۡشَتَهُمۡ فِی الۡحَیٰوۃِ الدُّنۡیَا وَ رَفَعۡنَا بَعۡضَهُمۡ فَوۡقَ بَعۡضٍ دَرَجٰتٍ لِّیَتَّخِذَ بَعۡضُهُمۡ بَعۡضًا سُخۡرِیًّا ؕ وَ رَحۡمَتُ رَبِّکَ خَیۡرٌ مِّمَّا یَجۡمَعُوۡنَ ﴿۳۲﴾ وَ لَوۡ لَاۤ اَنۡ یَّکُوۡنَ النَّاسُ اُمَّۃً وَّاحِدَۃً لَّجَعَلۡنَا لِمَنۡ یَّکۡفُرُ بِالرَّحۡمٰنِ لِبُیُوۡتِهِمۡ سُقُفًا مِّنۡ فِضَّۃٍ وَّ مَعَارِجَ عَلَیۡهَا یَظۡهَرُوۡنَ ﴿۳۳﴾

(پھر بھی بہت سارے شرک سے باز نہ رہے) اس کے باوجود بھی میں نے اِن کو اور اِن کے باپ دادوں (یعنی بڑوں) کو (زندگی میں) فائدہ اٹھانے کا (ہر قسم کا) سامان دیا، یہاں تک کہ ان کے پاس حق (یعنی سچا دین یا قرآن) اور (سچی بات) کھول کر کے سنانے والے رسول آگئے ﴿۲۹﴾ اور جب ان کے پاس حق آگیا تو وہ کہنے لگے کہ: یہ تو جادو ہے، اور ہم اس کو نہیں مانیں گے ﴿۳۰﴾ اور وہ (کافر لوگ) کہنے لگے کہ: یہ قرآن (ان) دونوں بستیوں (یعنی مکہ اور طائف) کے کسی (بڑے) آدمی پر کیوں نہیں اتارا گیا؟① ﴿۳۱﴾ کیا تمہارے رب کی رحمت (یعنی نبوت) کو یہ لوگ (اپنی رائے اور مرضی کے مطابق) تقسیم کرنا چاہتے ہیں؛ حالاں کہ دنیوی زندگی میں بھی ان کی روزی (کے اسباب) کو ہم نے ہی ان کے درمیان تقسیم کر رکھا ہے، ہم نے ان میں سے بعض کو بعض پر (دنیوی رزق کی تقسیم میں) بلند درجے عطا فرمائے؛ تاکہ ان میں کا ایک دوسرے سے خدمت (یعنی کام) لے سکیں اور تمہارے رب کی رحمت اس (دنیوی نعمت) سے بہت بہتر ہے جس کو یہ لوگ جمع کر رہے ہیں ﴿۳۲﴾ اور اگر یہ اندیشہ نہ ہوتا کہ تمام انسان ایک ہی دین (یعنی کفر) پر ہو جائیں گے تو جو لوگ (اللہ) رحمٰن کا انکار کرنے والے ہیں ہم ان کے گھروں کی چھتوں کو چاندی کی کر دیتے اور جن سیڑھیوں پر وہ چڑھتے ہیں ان کو (بھی چاندی کی بنا دیتے) ﴿۳۳﴾

---

① قرآن بڑی شان والے آدمی پر اترنا چاہیے تھا اور ان کی نظر میں حضور ﷺ ظاہری مال دار نہیں تھے؛ اس لیے نبوت نہ ملنی چاہیے (نعوذ باللہ)۔

وَلِبُيُوتِهِمْ أَبْوَابًا وَسُرُرًا عَلَيْهَا يَتَّكِئُونَ ۝ وَزُخْرُفًا ۚ وَإِنْ كُلُّ ذَٰلِكَ لَمَّا مَتَاعُ الْحَيَاةِ الدُّنْيَا ۚ وَالْآخِرَةُ عِنْدَ رَبِّكَ لِلْمُتَّقِينَ ۝

وَمَنْ يَعْشُ عَنْ ذِكْرِ الرَّحْمَٰنِ نُقَيِّضْ لَهُ شَيْطَانًا فَهُوَ لَهُ قَرِينٌ ۝ وَإِنَّهُمْ لَيَصُدُّونَهُمْ عَنِ السَّبِيلِ وَيَحْسَبُونَ أَنَّهُمْ مُهْتَدُونَ ۝ حَتَّىٰ إِذَا جَاءَنَا قَالَ يَا لَيْتَ بَيْنِي وَبَيْنَكَ بُعْدَ الْمَشْرِقَيْنِ فَبِئْسَ الْقَرِينُ ۝ وَلَنْ يَنْفَعَكُمُ الْيَوْمَ إِذْ ظَلَمْتُمْ أَنَّكُمْ فِي الْعَذَابِ مُشْتَرِكُونَ ۝ أَفَأَنْتَ تُسْمِعُ الصُّمَّ أَوْ تَهْدِي الْعُمْيَ وَمَنْ كَانَ فِي ضَلَالٍ مُبِينٍ ۝

اور ان کے گھروں کے دروازے بھی اور ان تختوں کو بھی (چاندی کے بنا ڈالتے) جن پر وہ تکیہ لگا کر بیٹھتے ہیں ﴿۳۴﴾ اور (اتنا ہی نہیں بلکہ اُن سب کو) سونے کی بنا دیتے اور یہ سب کچھ صرف دنیوی زندگی کا سامان ہے اور آخرت تمھارے رب کے نزدیک تقویٰ والوں کے لیے ہے ﴿۳۵﴾

اور جو شخص بھی (اللہ) رحمٰن کے ذکر (یعنی قرآن) سے آنکھیں بند کر لیوے ① تو ہم اس پر ایک شیطان مسلط (یعنی مقرر) کر دیتے ہیں، سو وہ (شیطان) اس کے ساتھ رہتا ہے ② ﴿۳۶﴾ اور وہ (ساتھ رہنے والے شیطان) ان (کافروں) کو (ہدایت کے) راستے سے برابر روکتے ہیں اور وہ (کافر) یہ سمجھتے ہیں کہ وہ (یعنی ہم ٹھیک) سیدھے راستے پر ہیں ﴿۳۷﴾ یہاں تک کہ جب وہ (نصیحت بھولنے والا) ہمارے پاس آئے گا تو (اپنے ساتھی شیطان سے) کہے گا: اے کاش کہ! میرے اور تیرے درمیان (دنیا میں) مشرق و مغرب کا فاصلہ ہوتا کیوں کہ تو تو بہت بُرا ساتھی تھا ﴿۳۸﴾ اور (اُن سے کہا جائے گا کہ) جب تم ظلم (یعنی شرک) کر چکے ہو تو تم کو آج (قیامت میں) یہ بات ہرگز کوئی فائدہ نہیں پہنچائے گی کہ تم عذاب میں ایک دوسرے کے شریک ہو ③ ﴿۳۹﴾ کیا پھر (اے نبی!) (جب تم کو ان کی ایسی حالت کا پتہ چل گیا تو اب) تم بہروں کو سناؤ گے یا اندھوں کو اور ان لوگوں کو جو کھلی ہوئی گمراہی میں (پڑے) ہیں (ان کو) صحیح راستے پر لاؤ گے؟ ﴿۴۰﴾

---

① (دوسرا ترجمہ) اور جو شخص رحمٰن کی نصیحت سے اندھا بن جاوے۔ ② یعنی ساتھی بن جاتا ہے۔

③ دنیا میں جب کوئی تکلیف پہنچتی ہے اور اس میں کوئی شریک بھی ہو تو تخفیف محسوس ہوتی ہے، آخرت میں ایسا نہ ہوگا، اسی طرح جب دنیا میں کفر کیا تھا تو آج عذاب کی حسرت اور عذاب میں شرکت کوئی کام نہیں آوے گی۔

فَإِمَّا نَذْهَبَنَّ بِكَ فَإِنَّا مِنْهُمْ مُنْتَقِمُونَ ۝ أَوْ نُرِيَنَّكَ الَّذِي وَعَدْنَاهُمْ فَإِنَّا عَلَيْهِمْ مُقْتَدِرُونَ ۝ فَاسْتَمْسِكْ بِالَّذِي أُوحِيَ إِلَيْكَ ۖ إِنَّكَ عَلَىٰ صِرَاطٍ مُسْتَقِيمٍ ۝ وَإِنَّهُ لَذِكْرٌ لَكَ وَلِقَوْمِكَ ۖ وَسَوْفَ تُسْأَلُونَ ۝ وَاسْأَلْ مَنْ أَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ مِنْ رُسُلِنَا أَجَعَلْنَا مِنْ دُونِ الرَّحْمَٰنِ آلِهَةً يُعْبَدُونَ ۝

وَلَقَدْ أَرْسَلْنَا مُوسَىٰ بِآيَاتِنَا إِلَىٰ فِرْعَوْنَ وَمَلَئِهِ فَقَالَ إِنِّي رَسُولُ رَبِّ الْعَالَمِينَ ۝ فَلَمَّا جَاءَهُمْ بِآيَاتِنَا إِذَا هُمْ مِنْهَا يَضْحَكُونَ ۝ وَمَا نُرِيهِمْ مِنْ آيَةٍ إِلَّا هِيَ أَكْبَرُ مِنْ أُخْتِهَا ۖ وَأَخَذْنَاهُمْ بِالْعَذَابِ لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُونَ ۝

اب (تو یہ ہوگا کہ) اگر ہم تم کو (دنیا سے) اٹھالیں تب بھی ہم ان (کافروں) سے ضرور بدلہ لینے والے ہیں ﴿۴۱﴾ یا اُن (کافروں) سے ہم نے جو (عذاب کا) وعدہ کر رکھا ہے وہ تم کو (بھی) دکھلا دیویں تب بھی (ہر حال میں) ہم ان پر پوری طرح قدرت رکھتے ہیں① ﴿۴۲﴾ لہذا تم پر جو وحی (یعنی قرآن) نازل کی گئی ہے اس کو مضبوطی سے پکڑے رہو، یقیناً تم سیدھے راستے پر ہو ﴿۴۳﴾ اور یقیناً وہ (قرآن) تمھارے لیے اور تمھاری قوم کے لیے بڑی نیک نامی کی چیز ہے② اور عنقریب تم سے (قیامت کے دن) پوچھا جائے گا ﴿۴۴﴾ اور اپنے جو پیغمبر ہم نے تم سے پہلے بھیجے ہیں اُن سے پوچھ لو کہ③ کیا ہم نے (اللہ) رحمٰن کے سوا (دوسرے) معبود مقرر کیے تھے کہ جن کی عبادت کی جاوے ﴿۴۵﴾

اور پکی بات یہ ہے کہ ہم نے موسیٰ (علیہ السلام) کو اپنی نشانیاں دے کر فرعون اور اس کے سرداروں (یعنی درباریوں) کے پاس بھیجا تو اس (موسیٰ) نے (جا کر) کہا: یقیناً میں عالمین کے رب کا (بھیجا ہوا) پیغمبر ہوں ﴿۴۶﴾ پھر جب اس (موسیٰ علیہ السلام) نے ان کے پاس ہماری نشانیاں پیش کیں تو دفعۃً وہ اس کا مزاق اڑانے لگے ﴿۴۷﴾ اور ہم ان کو جو نشانی بھی دکھاتے تھے وہ پچھلی نشانی سے بڑھ چڑھ کر (یعنی بڑی) ہوتی تھی اور ہم نے اُن کو (الگ الگ قسم کے) عذاب (یعنی سزاؤں) میں پکڑا، تاکہ وہ (کفر سے) باز آجاویں ﴿۴۸﴾

---

① (دوسرا ترجمہ) طاقت رکھتے ہیں۔

② (دوسرا ترجمہ) بڑی شرافت کی چیز ہے۔ ③ یعنی انبیائے سابقین کے ادیان کی اصلی تعلیمات اور کتابوں میں غور کرلو۔

وَقَالُوْا يٰٓاَيُّهَ السّٰحِرُ ادْعُ لَنَا رَبَّكَ بِمَا عَهِدَ عِنْدَكَ ۚ اِنَّنَا لَمُهْتَدُوْنَ ۝ فَلَمَّا كَشَفْنَا عَنْهُمُ الْعَذَابَ اِذَا هُمْ يَنْكُثُوْنَ ۝ وَنَادٰى فِرْعَوْنُ فِيْ قَوْمِهٖ قَالَ يٰقَوْمِ اَلَيْسَ لِيْ مُلْكُ مِصْرَ وَهٰذِهِ الْاَنْهٰرُ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِيْ ۚ اَفَلَا تُبْصِرُوْنَ ۝ اَمْ اَنَا خَيْرٌ مِّنْ هٰذَا الَّذِيْ هُوَ مَهِيْنٌ ۙ وَّلَا يَكَادُ يُبِيْنُ ۝ فَلَوْلَآ اُلْقِيَ عَلَيْهِ اَسْوِرَةٌ مِّنْ ذَهَبٍ اَوْ جَآءَ مَعَهُ الْمَلٰٓئِكَةُ مُقْتَرِنِيْنَ ۝ فَاسْتَخَفَّ قَوْمَهٗ فَاَطَاعُوْهُ ۭ اِنَّهُمْ كَانُوْا قَوْمًا فٰسِقِيْنَ ۝

اور وہ (موسیٰ علیہ السلام کو) کہنے لگے: اے جادوگر!① تمھارے رب نے تم سے جو عہد کر رکھا ہے② اس کے واسطے سے تم اس سے ہمارے لیے دعا کرو۔③ ہم یقیناً سیدھے راستہ پر آجائیں گے ﴿۴۹﴾ پھر جب بھی ہم ان سے عذاب (یعنی سزائیں) دور کر دیتے تو فوراً وہ اپنا وعدہ توڑ ڈالتے تھے ﴿۵۰﴾ اور فرعون نے اپنی قوم میں پکار کر کہا: اے میری قوم! کیا (پورے) مصر کی حکومت میرے ہاتھ (یعنی قبضے) میں نہیں ہے؟ اور (دیکھو!) یہ نہریں میرے (محل کے) نیچے جاری ہیں، کیا پھر بھی تم دیکھتے نہیں ہو؟③ ﴿۵۱﴾ بلکہ (صحیح بات یہ ہے کہ) میں اس شخص (یعنی موسیٰ) سے (مال و عزت و حکومت میں) بہت زیادہ اچھا ہوں جس کی کوئی عزت نہیں ہے④ اور وہ (اپنی بات) صاف طور پر بول بھی نہیں سکتا ﴿۵۲﴾ پھر (اگر یہ اللہ تعالیٰ کا رسول ہے تو) اس پر (یعنی ہاتھ میں) سونے کے کنگن کیوں نہیں ڈالے گئے یا (پھر) اس کے ساتھ فرشتے جمع ہو کر کیوں نہیں آتے⑤ ﴿۵۳﴾ اس طرح اس فرعون نے اپنی قوم کو بے وقوف بنایا⑥ اور انھوں نے اس (فرعون) کا کہنا مان لیا⑦ حقیقت یہ ہے کہ وہ سب گنہگار لوگ تھے ﴿۵۴﴾

---

① (دوسرا ترجمہ) اے بڑے مولانا صاحب!۔② یعنی کفر سے توبہ پر عذاب دور کر دیا جاوے گا۔

③ (دوسرا ترجمہ) تمھارے رب نے تم کو جو سکھلا رکھا ہے اس کے مطابق ہمارے لیے دعا کر دو۔

③ (دوسرا ترجمہ) کیا تم کو (یہ سب) دکھائی نہیں دیتا۔④ (دوسرا ترجمہ) جو حقیر (جیسا) ہے۔

⑤ جیسے دنیوی حکمرانوں کے اردگرد گارڈ ہوتے ہیں۔

⑥ یعنی متأثر کر دیا مغلوب العقل کر دیا۔

⑦ (دوسرا ترجمہ) اور وہ فرعون کی بات میں آگئے۔

فَلَمَّاۤ اٰسَفُوۡنَا انۡتَقَمۡنَا مِنۡہُمۡ فَاَغۡرَقۡنٰہُمۡ اَجۡمَعِیۡنَ ﴿۵۵﴾ فَجَعَلۡنٰہُمۡ سَلَفًا وَّ مَثَلًا لِّلۡاٰخِرِیۡنَ ﴿۵۶﴾ وَ لَمَّا ضُرِبَ ابۡنُ مَرۡیَمَ مَثَلًا اِذَا قَوۡمُکَ مِنۡہُ یَصِدُّوۡنَ ﴿۵۷﴾ وَ قَالُوۡۤا ءَاٰلِہَتُنَا خَیۡرٌ اَمۡ ہُوَ ؕ مَا ضَرَبُوۡہُ لَکَ اِلَّا جَدَلًا ؕ بَلۡ ہُمۡ قَوۡمٌ خَصِمُوۡنَ ﴿۵۸﴾ اِنۡ ہُوَ اِلَّا عَبۡدٌ اَنۡعَمۡنَا عَلَیۡہِ وَ جَعَلۡنٰہُ مَثَلًا لِّبَنِیۡۤ اِسۡرَآءِیۡلَ ﴿ؕ۵۹﴾ وَ لَوۡ نَشَآءُ لَجَعَلۡنَا مِنۡکُمۡ مَّلٰٓئِکَۃً فِی الۡاَرۡضِ یَخۡلُفُوۡنَ ﴿۶۰﴾ وَ اِنَّہٗ لَعِلۡمٌ لِّلسَّاعَۃِ فَلَا تَمۡتَرُنَّ بِہَا وَ اتَّبِعُوۡنِ ؕ ہٰذَا صِرَاطٌ مُّسۡتَقِیۡمٌ ﴿۶۱﴾

پھر جب انھوں نے ہم کو غصہ دلایا تو ہم نے ان سے بدلہ لیا، سو ہم نے ان سب کو غرق کر دیا ﴿۵۵﴾ اور ہم نے ان کو ایک گئی گذری قوم (بنا دیا) اور بعد میں آنے والے لوگوں کے لیے (عبرت کا) نمونہ بنا دیا ﴿۵۶﴾۔

اور جب (عیسیٰ) مریم کے بیٹے کی مثال بیان کی گئی① تو فوراً تمھاری قوم کے لوگ اس سے (خوشی کے مارے) شور مچانے لگے ﴿۵۷﴾ اور وہ کہنے لگے کہ: ہمارے معبود بہتر ہیں یا وہ (عیسیٰ ابن مریم) یہ (اعتراض کی) بات انھوں نے تمھارے سامنے محض جھگڑے کی غرض سے بیان کی ہے، اصل بات یہ ہے کہ وہ لوگ ہی (اپنی عادت سے) جھگڑالو ہیں ﴿۵۸﴾ وہ (عیسیٰ علیہ السلام) تو بس ہمارے ایک بندے تھے جن پر ہم نے اپنا فضل (یعنی انعام) کیا تھا② اور ہم نے بنی اسرائیل کے لیے ان کو (ہماری قدرت کا) نمونہ بنایا تھا ﴿۵۹﴾ اور اگر ہم چاہیں تو تم سے فرشتے پیدا کر دیں③ جو زمین میں تمھارے قائم مقام ہوں④ ﴿۶۰﴾ اور یقین رکھو! وہ (عیسیٰ) تو قیامت کی ایک علامت ہے⑤، اس لیے تم اس (بات کے صحیح ہونے) میں شک مت کرو اور میرا کہنا مانو، یہی سیدھا راستہ ہے ﴿۶۱﴾

---

① (دوسرا ترجمہ) اور جب عیسیٰ مریم کے بیٹے کے متعلق ایک عجیب بات بیان کی گئی۔ ② یعنی عبدیت اور نبوت کے کمالات دے کر۔ ③ یعنی جس طرح تم سے بچے پیدا ہوتے ہیں اس طرح فرشتے پیدا کر دیں۔

④ یعنی جس طرح انسان ایک دوسرے کے جانشین ہوتے ہیں اس طرح ملائکہ ایک کے بعد ایک رہا کریں۔

⑤ اس کے دو مطلب ہے: (۱) جو اللہ تعالیٰ بغیر مرد کے انسان کو دنیا میں پیدا کر سکتے ہیں وہ قیامت کے دن تمام انسانوں کو بغیر کسی ظاہری اسباب پیدا کر سکتے ہیں (۲) حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا قیامت سے قبل نزول وہ قیامت کی آخری نشانیوں میں سے ہے۔

وَلَا يَصُدَّنَّكُمُ الشَّيْطٰنُ ۚ اِنَّهٗ لَكُمْ عَدُوٌّ مُّبِيْنٌ ۝ وَلَمَّا جَآءَ عِيْسٰى بِالْبَيِّنٰتِ قَالَ قَدْ
جِئْتُكُمْ بِالْحِكْمَةِ وَلِاُبَيِّنَ لَكُمْ بَعْضَ الَّذِيْ تَخْتَلِفُوْنَ فِيْهِ ۚ فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوْنِ ۝ اِنَّ
اللّٰهَ هُوَ رَبِّيْ وَرَبُّكُمْ فَاعْبُدُوْهُ ۭ هٰذَا صِرَاطٌ مُّسْتَقِيْمٌ ۝ فَاخْتَلَفَ الْاَحْزَابُ مِنْۢ
بَيْنِهِمْ ۚ فَوَيْلٌ لِّلَّذِيْنَ ظَلَمُوْا مِنْ عَذَابِ يَوْمٍ اَلِيْمٍ ۝ هَلْ يَنْظُرُوْنَ اِلَّا السَّاعَةَ اَنْ
تَاْتِيَهُمْ بَغْتَةً وَّهُمْ لَا يَشْعُرُوْنَ ۝ اَلْاَخِلَّاۗءُ يَوْمَىِٕذٍۢ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ عَدُوٌّ اِلَّا الْمُتَّقِيْنَ ۝
يٰعِبَادِ لَا خَوْفٌ عَلَيْكُمُ الْيَوْمَ وَلَآ اَنْتُمْ تَحْزَنُوْنَ ۝

اور ایسا کبھی نہ ہو کہ شیطان تم کو (صحیح راستہ سے) روک دے، یقیناً وہ تمھارا کھلا ہوا دشمن ہے① ﴿۶۲﴾ اور جب عیسیٰ (علیہ السلام) کھلی ہوئی نشانیاں (یعنی دلائل) لے کر آئے تھے تو انھوں نے (لوگوں سے) کہا تھا کہ: میں تمھارے پاس حکمت② کی بات لے کر آیا ہوں اور (نشانیاں اس لیے ساتھ لایا ہوں) تا کہ جن بعض باتوں میں تم اختلاف کر رہے ہو ان کی حقیقت تم کو بتلا دوں، سو تم اللہ تعالیٰ سے ڈرو اور میری بات مانو ﴿۶۳﴾ یقیناً اللہ تعالیٰ ہی میرے رب ہیں اور تمھارے بھی رب ہیں، سو تم اس کی عبادت کرو، یہی سیدھا راستہ ہے ﴿۶۴﴾ پھر بھی ان (بنی اسرائیل) میں سے بہت سے گروہوں (یعنی فرقوں) نے آپس میں اختلاف ڈال دیا، سو ایسے ظالم لوگوں کے لیے ایک دردناک دن کے عذاب (یعنی آفت) کی وجہ سے بڑی تباہی ہوگی ﴿۶۵﴾ اب یہ لوگ صرف (حق ظاہر ہونے کے بعد) اس بات کا انتظار کر رہے ہیں کہ قیامت ان کے سامنے اچانک آ کھڑی ہووے اور ان کو خبر بھی نہ ہو ﴿۶۶﴾ جتنے (دنیا کے) دوست ہیں اس دن آپس میں ایک دوسرے کے دشمن ہوں گے؛ سوائے تقویٰ والوں کے③ ﴿۶۷﴾

(جن کو کہا جائے گا کہ) اے میرے بندو! آج تم پر کوئی خوف نہیں ہوگا اور تم کو کوئی غم بھی نہیں ہوگا ﴿۶۸﴾

---

① (دوسرا ترجمہ) یقیناً وہ تمھارا ایسا دشمن ہے جس کی عداوت کھلی ہوئی ہے۔ ② حکمت: [۱] پکی باتیں [۲] سمجھ داری کی باتیں [۳] نبوی احکام۔ ③ یعنی جو دوستی اللہ تعالیٰ کے واسطے ہوگی وہ کام آوے گی۔

اَلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا بِاٰیٰتِنَا وَ كَانُوْا مُسْلِمِیْنَۚ﴿۶۹﴾ اُدْخُلُوا الْجَنَّةَ اَنْتُمْ وَ اَزْوَاجُكُمْ تُحْبَرُوْنَ﴿۷۰﴾ یُطَافُ عَلَیْهِمْ بِصِحَافٍ مِّنْ ذَهَبٍ وَّ اَكْوَابٍۚ وَ فِیْهَا مَا تَشْتَهِیْهِ الْاَنْفُسُ وَ تَلَذُّ الْاَعْیُنُۚ وَ اَنْتُمْ فِیْهَا خٰلِدُوْنَۚ﴿۷۱﴾ وَ تِلْكَ الْجَنَّةُ الَّتِیْۤ اُوْرِثْتُمُوْهَا بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ﴿۷۲﴾ لَكُمْ فِیْهَا فَاكِهَةٌ كَثِیْرَةٌ مِّنْهَا تَاْكُلُوْنَ﴿۷۳﴾ اِنَّ الْمُجْرِمِیْنَ فِیْ عَذَابِ جَهَنَّمَ خٰلِدُوْنَۚ﴿۷۴﴾ لَا یُفَتَّرُ عَنْهُمْ وَ هُمْ فِیْهِ مُبْلِسُوْنَۚ﴿۷۵﴾ وَ مَا ظَلَمْنٰهُمْ وَ لٰكِنْ كَانُوْا هُمُ الظّٰلِمِیْنَ﴿۷۶﴾ وَ نَادَوْا یٰمٰلِكُ لِیَقْضِ عَلَیْنَا رَبُّكَؕ قَالَ اِنَّكُمْ مّٰكِثُوْنَ﴿۷۷﴾ لَقَدْ جِئْنٰكُمْ بِالْحَقِّ وَ لٰكِنَّ اَكْثَرَكُمْ لِلْحَقِّ كٰرِهُوْنَ﴿۷۸﴾

جو ہماری آیتوں پر ایمان لائے تھے اور (ظاہر میں بھی اللہ تعالیٰ کا) ہر حکم پورا کرتے تھے ﴿۶۹﴾ تم اور تمھاری بیویاں خوشی خوشی سے (یا چمکتے چہروں کے ساتھ) جنت میں داخل ہو جاؤ ﴿۷۰﴾ سونے کی رکابیاں اور گلاس ان (جنت والوں) کے سامنے پھرائے جائیں گے① اور اس (جنت) میں جو دل چاہے ہر وہ چیز ملے گی جس سے آنکھوں کو لذت ملے گی اور تم اس (جنت) میں ہمیشہ رہو گے ﴿۷۱﴾ اور یہ وہ جنت ہے جس کا تم کو تمھارے اعمال کے بدلے میں وارث (یعنی مالک) بنا دیا گیا ہے ﴿۷۲﴾ تمھارے لیے اس میں بہت میوے ہیں جن میں سے تم کھاؤ گے ﴿۷۳﴾ یقیناً جو لوگ مجرم ہیں وہ جہنم کے عذاب میں ہمیشہ رہیں گے ﴿۷۴﴾ ان پر سے وہ عذاب (کسی وقت) ہلکا نہیں کیا جائے گا اور وہ اس (عذاب) میں مایوس پڑے رہیں گے ﴿۷۵﴾ اور ہم نے ان پر ظلم نہیں کیا؛ لیکن وہ خود ہی ظلم کرنے والے تھے ﴿۷۶﴾ اور وہ (کافر جہنم کے داروغہ فرشتے کو) پکار کر کہیں گے کہ: اے مالک! (تم ہی سفارش کر دو کہ) تمھارا رب (ہم کو موت دے کر) ہمارا کام ہی تمام کر دے تو وہ (مالک) جواب دے گا کہ: تم کو ہمیشہ اسی میں رہنا ہے ﴿۷۷﴾ اور حقیقت یہ ہے کہ ہم تمھارے پاس سچا دین لائے تھے؛ لیکن تم میں سے اکثر لوگ حق کو برا مانتے ہیں② ﴿۷۸﴾

---

① (دوسرا ترجمہ) پیش کیے جا رہے ہوں گے۔ ② (دوسرا ترجمہ) اور حقیقت یہ ہے کہ ہم نے تمھارے پاس سچا دین پہنچایا تھا؛ لیکن تم میں سے اکثر لوگ حق سے نفرت کرتے تھے۔

اَمۡ اَبۡرَمُوۡۤا اَمۡرًا فَاِنَّا مُبۡرِمُوۡنَ ﴿ۚ۷۹﴾ اَمۡ یَحۡسَبُوۡنَ اَنَّا لَا نَسۡمَعُ سِرَّہُمۡ وَ نَجۡوٰىہُمۡ ؕ بَلٰی وَ رُسُلُنَا لَدَیۡہِمۡ یَکۡتُبُوۡنَ ﴿۸۰﴾ قُلۡ اِنۡ کَانَ لِلرَّحۡمٰنِ وَلَدٌ ٭ۖ فَاَنَا اَوَّلُ الۡعٰبِدِیۡنَ ﴿۸۱﴾ سُبۡحٰنَ رَبِّ السَّمٰوٰتِ وَ الۡاَرۡضِ رَبِّ الۡعَرۡشِ عَمَّا یَصِفُوۡنَ ﴿۸۲﴾ فَذَرۡہُمۡ یَخُوۡضُوۡا وَ یَلۡعَبُوۡا حَتّٰی یُلٰقُوۡا یَوۡمَہُمُ الَّذِیۡ یُوۡعَدُوۡنَ ﴿۸۳﴾ وَ ہُوَ الَّذِیۡ فِی السَّمَآءِ اِلٰہٌ وَّ فِی الۡاَرۡضِ اِلٰہٌ ؕ وَ ہُوَ الۡحَکِیۡمُ الۡعَلِیۡمُ ﴿۸۴﴾ وَ تَبٰرَکَ الَّذِیۡ لَہٗ مُلۡکُ السَّمٰوٰتِ وَ الۡاَرۡضِ وَ مَا بَیۡنَہُمَا ۚ وَ عِنۡدَہٗ عِلۡمُ السَّاعَۃِ ۚ وَ اِلَیۡہِ تُرۡجَعُوۡنَ ﴿۸۵﴾

کیا انھوں نے (یعنی کافروں نے رسول کو تکلیف دینے کی) کچھ (کارروائی) کرنے کا فیصلہ کرلیا ہے تو ہم نے بھی ایک کام (یعنی رسول کی حفاظت کرنے) کا فیصلہ کرلیا ہے ﴿۷۹﴾ کیا انھوں نے یہ سمجھ رکھا ہے کہ ہم ان کی خفیہ باتوں کو اور ان کے آپس کے مشوروں کو سنتے نہیں ہیں؟ ہاں! (ہم ضرور سنتے ہیں) اور ہمارے بھیجے ہوئے فرشتے جو ان کے پاس ہیں وہ (سب کچھ) لکھتے رہتے ہیں ﴿۸۰﴾ (اے نبی!) تم (ان سے) کہو کہ: اگر (بالفرض والمحال اللہ) رحمٰن کی کوئی اولاد ہوتی تو سب سے پہلے میں عبادت کرنے والا ہوتا ﴿۸۱﴾ پاک ہیں وہ (اللہ تعالیٰ) جو آسمانوں اور زمین کے مالک ہیں، عرش کے (بھی) مالک ہیں ان ساری باتوں سے جو وہ (مشرک) لوگ بیان کرتے ہیں ﴿۸۲﴾ لہذا (اے نبی!) ان کو (اپنے حال پر) چھوڑ دو، وہ بک بک کرتے رہیں① اور کھیل کرتے رہیں، یہاں تک کہ وہ اپنے اس (قیامت کے) دن سے ملاقات کرلیں جس کا ان سے وعدہ کیا گیا ہے ﴿۸۳﴾ اور وہی (اللہ تعالیٰ) ہیں جو آسمان میں بھی عبادت کے لائق ہیں، اور زمین میں بھی عبادت کے لائق ہیں اور وہ بڑے حکمت کے مالک، بڑے جاننے والے ہیں ﴿۸۴﴾ اور بڑی برکت (یعنی شان) ہے اس (اللہ تعالیٰ) کی جس کے قبضے میں آسمانوں اور زمین اور جو کچھ اس کے درمیان ہے اس کی حکومت ہے اور اللہ تعالیٰ کے پاس ہی قیامت کا علم ہے اور اسی (اللہ تعالیٰ) کے پاس تم سب کو واپس لوٹایا جائے گا ﴿۸۵﴾

---

① (دوسرا ترجمہ) اور (اس طرح کی باطل) باتوں میں ڈوبا رہے۔

وَلَا يَمۡلِكُ الَّذِيۡنَ يَدۡعُوۡنَ مِنۡ دُوۡنِهِ الشَّفَاعَةَ اِلَّا مَنۡ شَهِدَ بِالۡحَقِّ وَهُمۡ يَعۡلَمُوۡنَ۝وَلَئِنۡ سَاَلۡتَهُمۡ مَّنۡ خَلَقَهُمۡ لَيَقُوۡلُنَّ اللّٰهُ فَاَنّٰى يُؤۡفَكُوۡنَ۝وَقِيۡلِهٖ يٰرَبِّ اِنَّ هٰۤؤُلَآءِ قَوۡمٌ لَّا يُؤۡمِنُوۡنَ۝فَاصۡفَحۡ عَنۡهُمۡ وَقُلۡ سَلٰمٌ ؕ فَسَوۡفَ يَعۡلَمُوۡنَ۝

اور یہ (مشرک لوگ) اس (اللہ تعالیٰ) کو چھوڑ کر جن (بتوں) کو پکارتے ہیں اُن کو سفارش (تک) کا کوئی اختیار نہ ہوگا؛ مگر ہاں وہ لوگ جو (زبان سے) حق بات کی گواہی دیتے ہیں اور وہ (اس حق کا دل سے) یقین رکھتے ہیں① ﴿۸۶﴾ اور اگر تم ان سے پوچھو کہ: ان کو کس نے پیدا کیا؟ تو وہ ضرور (یہی) جواب دیں گے کہ: اللہ تعالیٰ ہی نے (پیدا کیا)، اس کے باوجود کوئی اُن کو کہاں سے الٹا چلا دیتا ہے② ﴿۸۷﴾ اور قسم ہے اس (رسول) کی بات کی کہ: اے میرے رب! یہ (کفار) ایسے لوگ ہیں جو ایمان لاتے نہیں ﴿۸۸﴾ لہٰذا اے نبی! تم ان کی پرواہ مت کرو اور کہہ دو کہ: "سلام"③ سو عنقریب (تھوڑے دنوں میں) خود ان کو سب پتہ چل جائے گا ﴿۸۹﴾

---

① یعنی جن کے پاس ایمان ویقین ہے وہ سفارش کر سکیں گے۔

② (دوسرا ترجمہ) اس کے باوجود الٹے پھر کر کہاں جاتے ہیں (یعنی توحید کو ماننا چھوڑ کر شرک کی الٹی راہ پر کیوں چلے جاتے ہیں)۔

③ یعنی ہماری دعوت نہیں مانتے تو تم تمہارے راستے ہم ہمارے راستے پر۔



سورۃ الدخان

(المکیۃ)

آیاتھا:۵۹۔رکوعاتھا:۳۔

یہ سورت مکی ہے، اس میں انسٹھ (۵۹) یا (۵۷) آیتیں ہیں۔سورۂ زخرف کے بعد اور سورۂ جاثیہ سے پہلے تریسٹھ (۶۳) یا (۶۴) نمبر پر نازل ہوئی۔

دخان کے معنیٰ آتا ہے: دھواں، اس سورت میں دخان یعنی دھواں کا ذکر آیا ہے۔ایک دھواں نبیٔ کریم ﷺ کے زمانے میں ظاہر ہوچکا، جب کفارِ قریش نے بہت شدت سے مخالفت کی تو ان پر قحط سالی مسلط کردی گئی جس کی وجہ سے وہ اتنے کمزور ہوگئے کہ جب بھی آسمان کی طرف سر اٹھا کر دیکھتے تو کمزوری کی وجہ سے آنکھوں کے سامنے ایک بادل اور دھواں سا نظر آتا۔اور ایک دھواں قیامت سے پہلے ظاہر ہوگا جو قیامت کی آخری علامتوں میں سے ہے۔

نبیٔ کریم ﷺ اس سورت کو فجر کی نماز میں پڑھا کرتے تھے۔

احادیث سے معلوم ہوتا ہے کہ جو آدمی سورۂ دخان کو جمعہ کے دن رات کو پڑھے تو اس کی مغفرت ہوجاتی ہے۔ستر ہزار ملائکہ اس کے لیے دعائے مغفرت کرتے ہیں، جنت میں اس کے لیے محل بنائے جاتے ہیں، حورِعین سے اس کی شادی کردی جاتی ہے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

حٰمٓ ۚ﴿١﴾ وَالْكِتٰبِ الْمُبِيْنِ ۙ﴿٢﴾ اِنَّآ اَنْزَلْنٰهُ فِيْ لَيْلَةٍ مُّبٰرَكَةٍ اِنَّا كُنَّا مُنْذِرِيْنَ ﴿٣﴾ فِيْهَا يُفْرَقُ كُلُّ اَمْرٍ حَكِيْمٍ ۙ﴿٤﴾ اَمْرًا مِّنْ عِنْدِنَا ؕ اِنَّا كُنَّا مُرْسِلِيْنَ ۚ﴿٥﴾ رَحْمَةً مِّنْ رَّبِّكَ ؕ اِنَّهٗ هُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ۙ﴿٦﴾ رَبِّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا ۘ اِنْ كُنْتُمْ مُّوْقِنِيْنَ ﴿٧﴾ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ يُحْيٖ وَيُمِيْتُ ؕ رَبُّكُمْ وَرَبُّ اٰبَآىِٕكُمُ الْاَوَّلِيْنَ ﴿٨﴾ بَلْ هُمْ فِيْ شَكٍّ يَّلْعَبُوْنَ ﴿٩﴾ فَارْتَقِبْ يَوْمَ تَاْتِي السَّمَآءُ بِدُخَانٍ مُّبِيْنٍ ۙ﴿١٠﴾ يَّغْشَى النَّاسَ ؕ هٰذَا عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴿١١﴾ رَبَّنَا اكْشِفْ عَنَّا الْعَذَابَ اِنَّا مُؤْمِنُوْنَ ﴿١٢﴾

اللہ تعالیٰ کے نام سے (میں شروع کرتا ہوں) جن کی رحمت سب کے لیے ہے، جو بہت زیادہ رحم کرنے والے ہیں۔

حٰمٓ ﴿١﴾ قسم ہے اس کتاب کی جو (حق کو) واضح (یعنی ظاہر) کرنے والی ہے ﴿٢﴾ یقیناً ہم نے اس (قرآن) کو ایک مبارک رات (یعنی شبِ قدر) میں اتارا ہے؛ (کیوں کہ) ہم ہی (لوگوں کو) خبردار کرنے والے تھے ﴿٣﴾ اس (رات) میں ہر حکیمانہ کام ہمارے حکم سے طے کر دیا جاتا ہے ﴿٤﴾ یقیناً ہم ہی (نبی محمد ﷺ کو) بھیجنے والے ہیں (٥) تمھارے رب کی (طرف سے جو) رحمت (ہوتی ہے اس کی وجہ) سے①، یقیناً وہ (اللہ تعالیٰ) باتوں کو سننے والے، بڑے جاننے والے ہیں ﴿٦﴾ آسمانوں اور زمین اور جو کچھ ان کے درمیان میں ہیں ان کے رب ہیں، اگر تم واقعی یقین کرتے ہو ﴿٧﴾ اس (اللہ تعالیٰ) کے سوا کوئی معبود نہیں ہے وہی زندگی دیتے ہیں اور وہی موت دیتے ہیں ﴿٨﴾ تمھارے بھی رب ہیں اور تمھارے اگلے باپ دادوں کے بھی رب ہیں ﴿٩﴾ بلکہ وہ لوگ شک (یعنی دھوکے) میں کھیل کر رہے ہیں ﴿١٠﴾ لہٰذا تم (اے نبی!) اس دن کا انتظار کرو جب آسمان سے ایک کھلا ہوا (یعنی نظر آنے والا) دھواں ظاہر ہوگا ﴿١١﴾ جو (ان) سب لوگوں پر چھا جائے گا، یہ (دھواں) ایک دردناک سزا ہے ﴿١٢﴾ (اس وقت وہ لوگ کہیں گے:) اے ہمارے رب! ہم سے (یہ) عذاب (یعنی آفت) دور کر دیجیے، ہم ضرور ایمان لے آئیں گے ﴿١٣﴾

---

① (دوسرا ترجمہ) تمھارے رب کی رحمت کی وجہ سے ہم ہی آپ کو رسول بنانے والے ہیں۔

اَنّٰى لَهُمُ الذِّكْرٰى وَقَدْ جَآءَهُمْ رَسُوْلٌ مُّبِيْنٌ ﴿۱۳﴾ ثُمَّ تَوَلَّوْا عَنْهُ وَقَالُوْا مُعَلَّمٌ مَّجْنُوْنٌ ﴿۱۴﴾ اِنَّا كَاشِفُوا الْعَذَابِ قَلِيْلًا اِنَّكُمْ عَآئِدُوْنَ ﴿۱۵﴾ يَوْمَ نَبْطِشُ الْبَطْشَةَ الْكُبْرٰى ۚ اِنَّا مُنْتَقِمُوْنَ ﴿۱۶﴾ وَلَقَدْ فَتَنَّا قَبْلَهُمْ قَوْمَ فِرْعَوْنَ وَجَآءَهُمْ رَسُوْلٌ كَرِيْمٌ ﴿۱۷﴾ اَنْ اَدُّوْٓا اِلَيَّ عِبَادَ اللّٰهِ ۖ اِنِّيْ لَكُمْ رَسُوْلٌ اَمِيْنٌ ﴿۱۸﴾ وَّاَنْ لَّا تَعْلُوْا عَلَى اللّٰهِ ۚ اِنِّيْٓ اٰتِيْكُمْ بِسُلْطٰنٍ مُّبِيْنٍ ﴿۱۹﴾ وَاِنِّيْ عُذْتُ بِرَبِّيْ وَرَبِّكُمْ اَنْ تَرْجُمُوْنِ ﴿۲۰﴾ وَاِنْ لَّمْ تُؤْمِنُوْا لِيْ فَاعْتَزِلُوْنِ ﴿۲۱﴾

(بھلا!) ان کو نصیحت کہاں نصیب ہوتی ہے (جس کی وجہ سے وہ ایمان لا دیں؟) حالاں کہ ان کے پاس ایک رسول آئے جنھوں نے (حقیقت کو) کھول کر رکھ دیا ﴿۱۳﴾ پھر انھوں نے اس (رسول) سے منہ پھیر لیا① اور کہنے لگے کہ: (یہ تو دوسرے انسان کا) سکھایا ہوا② دیوانہ ہے ﴿۱۴﴾ (اچھا) ہم عذاب کو تھوڑی مدت کے لیے ہٹا دیتے ہیں (مگر) پھر بھی تم اپنی (پہلی) حالت پر لوٹ آؤ گے ﴿۱۵﴾ جس (قیامت کے) دن ہماری طرف سے بڑی پکڑ ہوگی تو پکی بات ہے کہ ہم پورا بدلہ لے لیں گے ﴿۱۶﴾ اور پکی بات یہ ہے کہ ہم نے ان (مکہ کے لوگوں) سے پہلے فرعون کی قوم کو آزمایا تھا اور ان کے پاس ایک معزز پیغمبر آئے تھے ﴿۱۷﴾ (اور اس رسول نے تم سے کہا تھا) کہ: تم اللہ تعالیٰ کے بندوں کو میرے حوالے کر دو③، یقیناً میں تمھارے لیے ایک معتبر (یعنی امانت دار) پیغمبر ہوں ﴿۱۸﴾ اور یہ کہ تم اللہ تعالیٰ کے مقابلے میں سرکشی مت کرو، میں تمھارے سامنے (اپنی نبوت کی) کھلی ہوئی دلیل پیش کرتا ہوں ﴿۱۹﴾ اور میں اپنے رب اور تمھارے رب کی اس بات سے پناہ (یعنی حفاظت) لیتا ہوں کہ تم مجھے پتھر مار کر مار ڈالو ﴿۲۰﴾ اور اگر تم مجھ پر ایمان (یعنی یقین) نہیں رکھتے ہو تو مجھ سے الگ ہو جاؤ④ ﴿۲۱﴾

---

① یعنی نافرمانی کی۔

② (دوسرا ترجمہ) پڑھایا ہوا۔

③ یعنی بنی اسرائیل جن کو اس دور میں فرعونیوں نے تکالیف میں پھنسا رکھا تھا۔ نوٹ: آزادی کی جدوجہد بھی کار نبوت میں سے ہے۔ ④ یعنی میری دعوت نہیں مانتے تو مجھے تکلیف دے کر تم اپنے جرم کو زیادہ سنگین نہ کرو اور میری دعوت کے کام میں رکاوٹ نہ بنو۔

فَدَعَا رَبَّهُ أَنَّ هَٰؤُلَاءِ قَوْمٌ مُجْرِمُونَ ﴿٢٢﴾ فَأَسْرِ بِعِبَادِي لَيْلًا إِنَّكُمْ مُتَّبَعُونَ ﴿٢٣﴾ وَاتْرُكِ الْبَحْرَ رَهْوًا ۖ إِنَّهُمْ جُنْدٌ مُغْرَقُونَ ﴿٢٤﴾ كَمْ تَرَكُوا مِنْ جَنَّاتٍ وَعُيُونٍ ﴿٢٥﴾ وَزُرُوعٍ وَمَقَامٍ كَرِيمٍ ﴿٢٦﴾ وَنَعْمَةٍ كَانُوا فِيهَا فَاكِهِينَ ﴿٢٧﴾ كَذَٰلِكَ ۖ وَأَوْرَثْنَاهَا قَوْمًا آخَرِينَ ﴿٢٨﴾ فَمَا بَكَتْ عَلَيْهِمُ السَّمَاءُ وَالْأَرْضُ وَمَا كَانُوا مُنْظَرِينَ ﴿٢٩﴾

وَلَقَدْ نَجَّيْنَا بَنِي إِسْرَائِيلَ مِنَ الْعَذَابِ الْمُهِينِ ﴿٣٠﴾ مِنْ فِرْعَوْنَ ۚ إِنَّهُ كَانَ عَالِيًا مِنَ الْمُسْرِفِينَ ﴿٣١﴾ وَلَقَدِ اخْتَرْنَاهُمْ عَلَىٰ عِلْمٍ عَلَى الْعَالَمِينَ ﴿٣٢﴾ وَآتَيْنَاهُمْ مِنَ الْآيَاتِ مَا فِيهِ بَلَاءٌ مُبِينٌ ﴿٣٣﴾

سو (آخر) اس (نبی) نے اپنے رب سے دعا کی کہ: یہ لوگ بڑے ہی گنہگار ہیں ﴿۲۲﴾ تو (اللہ تعالیٰ نے فرمایا: تم اے موسیٰ!) میرے بندوں کو لے کر راتوں رات نکل جاؤ (کیوں کہ) تم لوگوں کا پیچھا ضرور کیا جائے گا ﴿۲۳﴾ اور سمندر کو ٹھہرا ہوا چھوڑ جانا①: (اس لیے) کہ ان (فرعونیوں) کا لشکر ڈبو دیا جائے گا ﴿۲۴﴾ وہ (لوگ) کتنے ہی باغات اور چشمیں چھوڑ گئے ﴿۲۵﴾ اور (کتنی ساری) کھیتیاں اور عمدہ عمدہ مکانات ﴿۲۶﴾ اور عیش (وآرام) کا سامان جن میں وہ مزے کر رہے تھے② ﴿۲۷﴾ اسی طرح سے (ان کا انجام) ہوا اور ہم نے ان سب چیزوں کا وارث (یعنی مالک) ایک دوسری قوم کو بنا دیا ﴿۲۸﴾ پھر ان لوگوں پر نہ آسمان رویا اور نہ زمین اور نہ ان کو کوئی مہلت (یعنی ڈھیل) دی گئی ﴿۲۹﴾

اور (اس طرح فرعونیوں کو ڈبو کر) پکی بات یہ ہے کہ ہم نے بنی اسرائیل کو ذلیل کرنے والی مصیبت سے نجات دی ﴿۳۰﴾ جو (مصیبت) فرعون کی طرف سے تھی، واقعی بات ہے کہ وہ (فرعون) بڑا سرکش (یعنی متکبر) حد سے نکل جانے والے لوگوں میں سے تھا ﴿۳۱﴾ اور ہم نے ان (بنی اسرائیل) کو جان بوجھ کر کے تمام دنیا والوں پر (بعض چیزوں میں) فضیلت دی ﴿۳۲﴾ اور ہم نے ان (بنی اسرائیل) کو ایسی نشانیاں دیں جن میں کھلا ہوا انعام تھا③ ﴿۳۳﴾

---

① یعنی پانی کے بیچ میں جو راستے بن جاویں گے ان کو اسی حال پر چھوڑ دینا۔

② (دوسرا ترجمہ) جن میں بیٹھ کر باتیں بنایا کرتے تھے۔ ③ (دوسرا ترجمہ) کھلی ہوئی مدد تھی۔

إِنَّ هَٰؤُلَاءِ لَيَقُولُونَ ۝ إِنْ هِيَ إِلَّا مَوْتَتُنَا الْأُولَىٰ وَمَا نَحْنُ بِمُنشَرِينَ ۝ فَأْتُوا بِآبَائِنَا إِن كُنتُمْ صَادِقِينَ ۝ أَهُمْ خَيْرٌ أَمْ قَوْمُ تُبَّعٍ وَالَّذِينَ مِن قَبْلِهِمْ ۚ أَهْلَكْنَاهُمْ ۖ إِنَّهُمْ كَانُوا مُجْرِمِينَ ۝ وَمَا خَلَقْنَا السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ وَمَا بَيْنَهُمَا لَاعِبِينَ ۝ مَا خَلَقْنَاهُمَا إِلَّا بِالْحَقِّ وَلَٰكِنَّ أَكْثَرَهُمْ لَا يَعْلَمُونَ ۝ إِنَّ يَوْمَ الْفَصْلِ مِيقَاتُهُمْ أَجْمَعِينَ ۝ يَوْمَ لَا يُغْنِي مَوْلًى عَن مَّوْلًى شَيْئًا وَلَا هُمْ يُنصَرُونَ ۝ إِلَّا مَن رَّحِمَ اللَّهُ ۚ إِنَّهُ هُوَ الْعَزِيزُ الرَّحِيمُ ۝ إِنَّ شَجَرَتَ الزَّقُّومِ ۝ طَعَامُ الْأَثِيمِ ۝ كَالْمُهْلِ ۚ يَغْلِي فِي الْبُطُونِ ۝ كَغَلْيِ الْحَمِيمِ ۝

یقیناً یہ (مکہ کے کفار قیامت کا انکار کرتے ہوئے) کہتے ہیں ﴿۳۴﴾ کہ بس یہی ہمارا پہلی ہی مرتبہ کا مر جانا ہے (اور دنیوی موت ہوگی) اور ہم کو دوسری مرتبہ زندہ نہیں کیا جائے گا ﴿۳۵﴾ سو اگر تم سچے ہو تو ہمارے اگلے باپ دادوں کو (زندہ کرکے) لے آؤ ﴿۳۶﴾ بھلا وہ (قریش کے کفار) بہتر ہیں یا (یمن کے بادشاہ) تبع کی قوم؟ اور وہ لوگ جو ان (تبع کی قوم) سے پہلے تھے، ہم نے ان سب کو ہلاک کردیا (کیوں کہ) وہ لوگ یقینی طور پر (بڑے) گنہگار تھے ﴿۳۷﴾ اور ہم نے آسمانوں اور زمین اور ان کے درمیان کی چیزیں (بے فائدہ) کھیل کے لیے نہیں بنائی ﴿۳۸﴾ ہم نے ان دونوں (آسمان و زمین) کو برحق مقصد ہی کے لیے (بڑی حکمت سے) پیدا کیا؛ لیکن ان میں کے اکثر لوگ سمجھتے نہیں ہیں ﴿۳۹﴾ پکی بات یہ ہے کہ فیصلے کا دن ان سب لوگوں کے (دوسری مرتبہ زندہ ہو کر جزا و سزا پانے کے) وعدہ کا وقت ہے ﴿۴۰﴾ جس دن کوئی حمایت کرنے والا کسی حمایتی کو ذرا بھی کام نہیں آئے گا اور ان کی کوئی مدد بھی نہیں کی جائے گی ﴿۴۱﴾ مگر جس پر اللہ تعالیٰ رحم (یعنی مہربانی) فرمائے① یقیناً وہ (اللہ تعالیٰ) بڑے زبردست، بڑے رحم والے ہیں ﴿۴۲﴾

یقینی بات ہے کہ زقوم کا درخت ﴿۴۳﴾ (بڑے) گنہگار (یعنی کافر) کا کھانا ہوگا ﴿۴۴﴾ (وہ زقوم) سیاہ تیل کی تلچھٹ جیسا ہوگا② وہ (لوگوں کے) پیٹوں میں کھولتے ہوئے پانی کی طرح جوش مارے گا ﴿۴۵﴾﴿۴۶﴾

---

① یعنی تب ہی اللہ تعالیٰ کی اجازت سے سفارش کام آئے گی۔ ② (دوسرا ترجمہ) پگھلے ہوئے تانبے کے جیسا ہوگا۔

خُذُوْهُ فَاعْتِلُوْهُ اِلٰى سَوَآءِ الْجَحِیْمِ ﴿۴۷﴾ ثُمَّ صُبُّوْا فَوْقَ رَاْسِهٖ مِنْ عَذَابِ الْحَمِیْمِ ﴿۴۸﴾ ذُقْ اِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِیْزُ الْكَرِیْمُ ﴿۴۹﴾ اِنَّ هٰذَا مَا كُنْتُمْ بِهٖ تَمْتَرُوْنَ ﴿۵۰﴾ اِنَّ الْمُتَّقِیْنَ فِیْ مَقَامٍ اَمِیْنٍ ﴿۵۱﴾ فِیْ جَنّٰتٍ وَّ عُیُوْنٍ ﴿۵۲﴾ یَّلْبَسُوْنَ مِنْ سُنْدُسٍ وَّ اِسْتَبْرَقٍ مُّتَقٰبِلِیْنَ ﴿۵۳﴾ كَذٰلِكَ وَ زَوَّجْنٰهُمْ بِحُوْرٍ عِیْنٍ ﴿۵۴﴾ یَدْعُوْنَ فِیْهَا بِكُلِّ فَاكِهَةٍ اٰمِنِیْنَ ﴿۵۵﴾ لَا یَذُوْقُوْنَ فِیْهَا الْمَوْتَ اِلَّا الْمَوْتَةَ الْاُوْلٰى ۚ وَ وَقٰىهُمْ عَذَابَ الْجَحِیْمِ ﴿۵۶﴾ فَضْلًا مِّنْ رَّبِّكَ ؕ ذٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِیْمُ ﴿۵۷﴾ فَاِنَّمَا یَسَّرْنٰهُ بِلِسَانِكَ لَعَلَّهُمْ یَتَذَكَّرُوْنَ ﴿۵۸﴾ فَارْتَقِبْ اِنَّهُمْ مُّرْتَقِبُوْنَ ﴿۵۹﴾

(اور فرشتوں کو حکم دیا جائے گا کہ) اس کو پکڑو اور گھسیٹ کر اس کو جہنم کے درمیانی حصے تک (بیچ و بیچ) لے جاؤ ﴿۴۷﴾ پھر اس کے سر پر سخت کھولتے ہوئے پانی کا عذاب ڈال دو ﴿۴۸﴾ تو (عذاب کا مزہ) چکھ، یقیناً تو بڑا عزت والا① (سردار) تھا ﴿۴۹﴾ یہی وہ چیز ہے جس کے بارے میں تم شک کیا کرتے تھے ﴿۵۰﴾ (دوسری طرف) تقویٰ والے لوگ امن و امان والی جگہ میں ہوں گے ﴿۵۱﴾ باغیچوں اور چشموں میں ہوں گے ﴿۵۲﴾ وہ باریک اور گاڑھی ریشم کے کپڑے پہنے ہوئے اور ایک دوسرے کے سامنے بیٹھے ہوں گے (ان کے ساتھ) اسی طرح (اکرام کا برتاؤ) کیا جائے گا ﴿۵۳﴾ اور ہم گوری گوری، بڑی بڑی آنکھوں والی (حوروں) کے ساتھ ان کو جوڑ دیں گے ﴿۵۴﴾ وہ ان (باغوں) میں اطمینان سے ہر قسم کے میوے منگواتے ہوں گے ﴿۵۵﴾ جو موت ان کو پہلے (دنیا میں) آچکی تھی اس کے علاوہ وہاں کسی (دوسری) موت کا مزہ نہیں چکھیں گے اور وہ (اللہ تعالیٰ) ان کو جہنم کے عذاب سے محفوظ (یعنی سلامت) رکھیں گے ﴿۵۶﴾ (یہ سب کچھ ان کو) تمھارے رب کے فضل سے (ملے گا) یہی بڑی کامیابی ہے ﴿۵۷﴾ سو (اے نبی! محمد ﷺ) ہم نے اس (قرآن) کو تمھاری زبان (یعنی عربی) میں آسان کر دیا؛ تاکہ وہ لوگ (اس کو سمجھ کر) نصیحت حاصل کریں ﴿۵۸﴾ (اے نبی!) اب تم بھی انتظار کرو②، وہ لوگ بھی انتظار کر رہے ہیں③ ﴿۵۹﴾

---

① (دوسرا ترجمہ) بڑے مرتبہ والا (اقتدار والا)۔ ② یعنی ان کے ایمان نہ لانے کی وجہ سے عذاب کا انتظار کرو۔

③ یعنی تم پر کوئی مصیبت پڑے اس کا، حالاں کہ نبی پر مصیبت آنے والی نہیں ہے۔

سورة الجاثية

(المكية)

اٰیاتھا: ۳۷۔ رکوعاتھا: ۴۔

یہ سورت مکی ہے، اس میں سینتیس (۳۷) آیتیں ہیں۔ سورۂ دخان کے بعد اور سورۂ احقاف سے پہلے چونسٹھ (۶۴) یا (۶۵) نمبر پر نازل ہوئی۔

اس سورت میں "جاثیہ" کا تذکرہ ہے، زانو پر بیٹھنے والی یا گرنے والی کو جاثیہ کہا جاتا ہے۔

آیت میں جاثیہ کا لفظ واحد ہونے کے باوجود جمع کی جگہ پر استعمال ہوا ہے۔ کافروں کے سامنے جب جہنم ظاہر کی جائے گی اس کے شعلے بھڑکتے ہوں گے شعلوں کی آواز سمندر کے طوفانی تھپیڑوں کی طرح اٹھتی ہوئی نظر آئے گی تو سب لوگ گھٹنوں کے بل بیٹھ جائیں گے۔

اس سورت کا دوسرا نام "شریعۃ" بھی ہے، اس سورت میں شریعت کا تذکرہ ہے، دین کے دستور کو شریعت کہتے ہیں، انسان اپنی ذات سے خود کوئی کام انجام نہیں دے سکتا، انسانی زندگی شریعت اور شارع کی محتاج ہے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

حٰمٓ ﴿۱﴾ تَنْزِيْلُ الْكِتٰبِ مِنَ اللّٰهِ الْعَزِيْزِ الْحَكِيْمِ ﴿۲﴾ اِنَّ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ لَاٰيٰتٍ
لِّلْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۳﴾ وَفِيْ خَلْقِكُمْ وَمَا يَبُثُّ مِنْ دَآبَّةٍ اٰيٰتٌ لِّقَوْمٍ يُّوْقِنُوْنَ ﴿۴﴾ وَاخْتِلَافِ
الَّيْلِ وَالنَّهَارِ وَمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ مِنَ السَّمَآءِ مِنْ رِّزْقٍ فَاَحْيَا بِهِ الْاَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا
وَتَصْرِيْفِ الرِّيٰحِ اٰيٰتٌ لِّقَوْمٍ يَّعْقِلُوْنَ ﴿۵﴾ تِلْكَ اٰيٰتُ اللّٰهِ نَتْلُوْهَا عَلَيْكَ بِالْحَقِّ ۚ فَبِاَيِّ
حَدِيْثٍۭ بَعْدَ اللّٰهِ وَاٰيٰتِهٖ يُؤْمِنُوْنَ ﴿۶﴾ وَيْلٌ لِّكُلِّ اَفَّاكٍ اَثِيْمٍ ﴿۷﴾ يَّسْمَعُ اٰيٰتِ اللّٰهِ تُتْلٰى عَلَيْهِ
ثُمَّ يُصِرُّ مُسْتَكْبِرًا كَاَنْ لَّمْ يَسْمَعْهَا ۚ فَبَشِّرْهُ بِعَذَابٍ اَلِيْمٍ ﴿۸﴾

اللہ تعالیٰ کے نام سے (میں شروع کرتا ہوں) جن کی رحمت سب کے لیے ہے، جو بہت زیادہ رحم کرنے والے ہیں۔

حٰمٓ ﴿۱﴾ یہ کتاب اللہ تعالیٰ کی طرف سے اتاری جارہی ہے جو بڑے زبردست، بڑے حکمت والے ہیں ﴿۲﴾ یقیناً آسمانوں اور زمین میں ایمان والوں (یعنی ماننے والوں) کے لیے بہت ساری نشانیاں ہیں ﴿۳﴾ اور (خود) تمھارے پیدا کرنے میں اور جو جانور اس (اللہ تعالیٰ) نے (زمین میں) پھیلا رکھے ہیں ان میں یقین رکھنے والوں کے لیے نشانیاں ہیں ﴿۴﴾ اور رات اور دن کے آنے جانے میں اور اس روزی (یعنی بارش) میں جو اللہ تعالیٰ آسمان کی جانب سے اتارتے ہیں، پھر اس (بارش) کے ذریعہ زمین کو اس کے مردہ (یعنی خشک) ہوجانے کے بعد زندہ کرتے ہیں اور ہواؤں کے بدلنے میں ان لوگوں کے لیے (بڑی) نشانیاں ہیں جو عقل سے کام لیتے ہیں ﴿۵﴾ یہ اللہ تعالیٰ کی آیتیں ہیں ① جو ہم تم کو ٹھیک ٹھیک (یعنی صحیح صحیح) پڑھ کر کے سناتے ہیں، پھر اللہ تعالیٰ اور اُن کی آیتوں کے بعد اب وہ لوگ کونسی بات پر ایمان لائیں گے ﴿۶﴾ ہر اس بڑے جھوٹے گنہگار کے لیے بڑی تباہی ہوگی ﴿۷﴾ جو اللہ تعالیٰ کی آیتوں کو سنتا بھی ہے جو وہ آیتیں اس کے سامنے پڑھ کر سنائی جاتی ہیں، پھر بھی تکبر کرتے ہوئے اس طرح (کفر پر) اڑا رہتا ہے جیسے اس نے اُن (آیتوں) کو سنا ہی نہیں؛ سو اس (شخص) کو دردناک عذاب کی خوش خبری سنادو ﴿۸﴾

---

① (دوسرا ترجمہ) قدرت کی نشانیاں ہیں۔

وَإِذَا عَلِمَ مِنْ اٰيٰتِنَا شَيْـًٔا اتَّخَذَهَا هُزُوًا ؕ اُولٰٓئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ مُّهِيْنٌ ۟ؕ مِنْ وَّرَآئِهِمْ جَهَنَّمُ ۚ وَلَا يُغْنِيْ عَنْهُمْ مَّا كَسَبُوْا شَيْـًٔا وَّلَا مَا اتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ اَوْلِيَآءَ ۚ وَلَهُمْ عَذَابٌ عَظِيْمٌ ۟ؕ هٰذَا هُدًى ۚ وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِاٰيٰتِ رَبِّهِمْ لَهُمْ عَذَابٌ مِّنْ رِّجْزٍ اَلِيْمٌ ۟۠ اَللّٰهُ الَّذِيْ سَخَّرَ لَكُمُ الْبَحْرَ لِتَجْرِيَ الْفُلْكُ فِيْهِ بِاَمْرِهٖ وَلِتَبْتَغُوْا مِنْ فَضْلِهٖ وَلَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ۟ۚ وَسَخَّرَ لَكُمْ مَّا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ جَمِيْعًا مِّنْهُ ؕ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يَّتَفَكَّرُوْنَ ۟ قُلْ لِّلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا يَغْفِرُوْا لِلَّذِيْنَ لَا يَرْجُوْنَ اَيَّامَ اللّٰهِ

اور جب ہماری آیتوں میں سے کوئی آیت ایسے شخص کے علم میں آتی ہے تو وہ اس کا مزاق اڑاتا ہے، ایسے لوگوں کے لیے عذاب ہوگا جو ان کو ذلیل کر کے رکھ دے گا ﴿٩﴾ (اور) ان کے آگے جہنم (کی آگ) ہوگی اور جو کچھ انھوں نے (دنیا میں) کمایا تھا وہ ان کو کچھ کام نہیں آئے گا اور اللہ تعالیٰ کے سوا جن (معبودوں) کو انھوں نے (اپنے) مدد کرنے والے بنا رکھے تھے وہ بھی (کچھ کام نہیں آئیں گے) اور ان لوگوں کو بڑا عذاب ہوگا ﴿١٠﴾ (اور) یہ (قرآن تو) ہدایت سے بھرا ہوا (ہی) ہے اور جن لوگوں نے اپنے رب کی آیتوں کا انکار کیا ان لوگوں کے لیے ایک (بری) بلا کا دردناک عذاب ہے ﴿١١﴾

اللہ تعالیٰ وہ ہے جنھوں نے تمھارے (فائدہ کے) لیے سمندر کو کام میں لگا دیا ہے؛ تاکہ اس (اللہ تعالیٰ) کے حکم سے اس میں کشتیاں چلیں؛ اور تاکہ تم اس کا فضل (یعنی حلال روزی) تلاش کرو؛ اور تاکہ (روزی ملنے پر) تم شکر ادا کرو ﴿١٢﴾ اور جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے ان سب کو اس (اللہ تعالیٰ) نے اپنی طرف (یعنی اپنے حکم) سے تمھارے کام میں لگا دیا ہے، یقیناً اس میں ان لوگوں کے لیے بڑی نشانیاں (یعنی دلائل) ہیں جو غور و فکر کرتے رہتے ہیں ﴿١٣﴾ (اے نبی!) جو لوگ ایمان لائے ہیں تم ان کو کہہ دو کہ: جو لوگ اللہ تعالیٰ کے دنوں کی امید نہیں رکھتے ① ان لوگوں سے درگزر کریں؛

---

① [دوسرا ترجمہ] یقین نہیں رکھتے [تیسرا] خطرہ نہیں رکھتے [چوتھا] اندیشہ نہیں رکھتے۔
(ایام اللہ سے مراد وہ دن ہیں جن میں اللہ تعالیٰ دین کے دشمنوں کو خاص سزا دیوے یا اللہ تعالیٰ اپنے ماننے والوں کو خاص انعام و اکرام سے نوازے؛ گویا خاص عذاب یا اکرام سے وہ دن یادگار بن گیا ہو)

لِيَجْزِيَ قَوْمًا بِمَا كَانُوا يَكْسِبُونَ ۝ مَنْ عَمِلَ صَالِحًا فَلِنَفْسِهٖ ۚ وَمَنْ اَسَآءَ فَعَلَيْهَا ۚ ثُمَّ اِلٰى رَبِّكُمْ تُرْجَعُوْنَ ۝ وَلَقَدْ اٰتَيْنَا بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ الْكِتٰبَ وَالْحُكْمَ وَالنُّبُوَّةَ وَرَزَقْنٰهُمْ مِّنَ الطَّيِّبٰتِ وَفَضَّلْنٰهُمْ عَلَى الْعٰلَمِيْنَ ۝ وَاٰتَيْنٰهُمْ بَيِّنٰتٍ مِّنَ الْاَمْرِ ۚ فَمَا اخْتَلَفُوْٓا اِلَّا مِنْۢ بَعْدِ مَا جَآءَهُمُ الْعِلْمُ ۙ بَغْيًۢا بَيْنَهُمْ ۭ اِنَّ رَبَّكَ يَقْضِيْ بَيْنَهُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فِيْمَا كَانُوْا فِيْهِ يَخْتَلِفُوْنَ ۝ ثُمَّ جَعَلْنٰكَ عَلٰي شَرِيْعَةٍ مِّنَ الْاَمْرِ فَاتَّبِعْهَا وَلَا تَتَّبِعْ اَهْوَآءَ الَّذِيْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ ۝ اِنَّهُمْ لَنْ يُّغْنُوْا عَنْكَ مِنَ اللّٰهِ شَيْـــًٔا ۭ وَاِنَّ الظّٰلِمِيْنَ بَعْضُهُمْ اَوْلِيَآءُ بَعْضٍ ۚ وَاللّٰهُ وَلِيُّ الْمُتَّقِيْنَ ۝ هٰذَا بَصَاۗىِٕرُ لِلنَّاسِ وَهُدًى وَّرَحْمَةٌ لِّقَوْمٍ يُّوْقِنُوْنَ ۝

تا کہ وہ (اللہ تعالیٰ) ایک قوم کو ان کاموں کا بدلہ دیوے جو وہ لوگ کرتے تھے ﴿۱۴﴾ جو شخص بھی نیک کام کرتا ہے تو وہ اپنے ہی (فائدہ کے) لیے کرتا ہے اور جو شخص برائی کرتا ہے تو وہ اپنا ہی نقصان کرتا ہے، پھر تم سب کو اپنے ہی رب کی طرف واپس لایا جائے گا ﴿۱۵﴾ اور پکی بات یہ ہے کہ ہم نے بنی اسرائیل کو کتاب اور حکومت اور نبوت دی تھی اور ہم نے ان کو عمدہ عمدہ چیزیں کھانے کے لیے دی تھی اور ہم نے ان کو اقوامِ عالم پر (بعض چیزوں میں) فضلیت (یعنی اونچا مرتبہ) دی تھی ﴿۱۶﴾ اور ہم نے ان کو (دین کے بارے میں) کھلے کھلے احکام دیے تھے، پھر انھوں نے (صحیح) علم ان کے پاس آجانے کے بعد ہی (محض) آپس کی ضد سے (ایک دوسرے سے) اختلاف کیا، یقیناً تمھارے رب ان کے درمیان قیامت کے دن ان باتوں میں فیصلہ کردیں گے جن میں وہ (آپس میں) اختلاف کرتے تھے ﴿۱۷﴾ پھر (اے نبی!) ہم نے تم کو دین کے ایک خاص راستے پر قائم کردیا ہے لہذا تم اسی (راستے) پر چلو اور ان لوگوں کی خواہشات پر مت چلنا جو (صحیح) علم نہیں رکھتے ﴿۱۸﴾ کیوں کہ وہ (کافر) لوگ اللہ تعالیٰ کے سامنے (یا مقابلے میں) تم کو ذرا بھی کام نہیں آئیں گے اور یقیناً ظالم لوگ ایک دوسرے کے دوست ہوا کرتے ہیں اور اللہ تعالیٰ تو تقویٰ والوں کے دوست ہیں ﴿۱۹﴾ یہ (قرآن) تمام لوگوں کے لیے بصیرت (یعنی سمجھ کی باتوں) کا مجموعہ ہے اور جو لوگ یقین کرتے ہیں ان کے لیے ہدایت ہے اور (بڑی) رحمت (کا ذریعہ) ہے ﴿۲۰﴾

اَمۡ حَسِبَ الَّذِیۡنَ اجۡتَرَحُوا السَّیِّاٰتِ اَنۡ نَّجۡعَلَہُمۡ کَالَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ ۙ سَوَآءً مَّحۡیَاہُمۡ وَ مَمَاتُہُمۡ ؕ سَآءَ مَا یَحۡکُمُوۡنَ ﴿۲۱﴾

وَ خَلَقَ اللّٰہُ السَّمٰوٰتِ وَ الۡاَرۡضَ بِالۡحَقِّ وَ لِتُجۡزٰی کُلُّ نَفۡسٍۭ بِمَا کَسَبَتۡ وَ ہُمۡ لَا یُظۡلَمُوۡنَ ﴿۲۲﴾ اَفَرَءَیۡتَ مَنِ اتَّخَذَ اِلٰـہَہٗ ہَوٰىہُ وَ اَضَلَّہُ اللّٰہُ عَلٰی عِلۡمٍ وَّ خَتَمَ عَلٰی سَمۡعِہٖ وَ قَلۡبِہٖ وَ جَعَلَ عَلٰی بَصَرِہٖ غِشٰوَۃً ؕ فَمَنۡ یَّہۡدِیۡہِ مِنۡۢ بَعۡدِ اللّٰہِ ؕ اَفَلَا تَذَکَّرُوۡنَ ﴿۲۳﴾ وَ قَالُوۡا مَا ہِیَ اِلَّا حَیَاتُنَا الدُّنۡیَا نَمُوۡتُ وَ نَحۡیَا وَ مَا یُہۡلِکُنَاۤ اِلَّا الدَّہۡرُ ۚ وَ مَا لَہُمۡ بِذٰلِکَ مِنۡ عِلۡمٍ ۚ اِنۡ ہُمۡ اِلَّا یَظُنُّوۡنَ ﴿۲۴﴾

کیا جن لوگوں نے بُرے کام کر رکھے ہیں وہ یہ سمجھتے ہیں کہ ہم اُن کو اُن لوگوں کے برابر کر دیں گے جو ایمان لائے ہیں اور انہوں نے نیک کام کیے ہیں کہ (جس کے نتیجے میں) ان کا جینا اور مرنا ایک جیسا ہو جاوے؟ کتنا برا وہ فیصلہ کرتے ہیں!﴿۲۱﴾

اور اللہ تعالیٰ نے آسمانوں اور زمین کو (پوری) حکمت کے ساتھ پیدا کیا① اور تا کہ ہر شخص کو اس کی کمائی کا بدلہ دیا جاوے اور (بدلہ دیتے وقت) ان پر (کسی قسم کا) ظلم نہیں کیا جائے گا﴿۲۲﴾ (اے نبی!) کیا بھلا تم نے اس شخص کو بھی دیکھا جس نے اپنی نفسانی خواہش کو اپنا خدا بنا رکھا ہے اور علم کے باوجود اللہ تعالیٰ نے اس کو گمراہ کر دیا② اور اس کے کان اور اس کے دل پر مہر لگا دی اور اس کی آنکھ پر پردہ ڈال دیا، اب اللہ تعالیٰ کے بعد کون ہے جو اس کو ہدایت (کے راستے) پر لاوے؟ کیا پھر بھی تم دھیان نہیں دیتے؟③﴿۲۳﴾ اور وہ (قیامت کا انکار کرنے والے یوں) کہتے ہیں کہ: ہماری (اس) دنیوی زندگی کے سوا کوئی زندگی نہیں ہے، ہم (یہی دنیا میں) مرتے اور جیتے ہیں اور زمانہ ہی ہم کو ہلاک کرتا ہے؛ حالاں کہ ان (انکار کرنے والوں) کے پاس اس (بات کے کہنے) پر کوئی دلیل (یعنی علم) نہیں ہے، وہ لوگ محض خیالی باتیں کرتے ہیں﴿۲۴﴾

---

① [دوسرا ترجمہ] حق مقصد کے لیے پیدا کیا [تیسرا] جیسا بنانا چاہیے ویسا بنایا۔
② یعنی حق بات کو سنا، سمجھا، پھر نفسانی خواہشات کی پیروی میں وہ گمراہ ہو گیا۔
③ (دوسرا ترجمہ) کیا پھر بھی تم نصیحت حاصل نہیں کرتے۔

وَاِذَا تُتۡلٰی عَلَیۡہِمۡ اٰیٰتُنَا بَیِّنٰتٍ مَّا کَانَ حُجَّتَہُمۡ اِلَّاۤ اَنۡ قَالُوا ائۡتُوۡا بِاٰبَآئِنَاۤ اِنۡ کُنۡتُمۡ صٰدِقِیۡنَ ﴿۲۵﴾ قُلِ اللّٰہُ یُحۡیِیۡکُمۡ ثُمَّ یُمِیۡتُکُمۡ ثُمَّ یَجۡمَعُکُمۡ اِلٰی یَوۡمِ الۡقِیٰمَۃِ لَا رَیۡبَ فِیۡہِ وَلٰکِنَّ اَکۡثَرَ النَّاسِ لَا یَعۡلَمُوۡنَ ﴿۲۶﴾

وَلِلّٰہِ مُلۡکُ السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضِ ؕ وَیَوۡمَ تَقُوۡمُ السَّاعَۃُ یَوۡمَئِذٍ یَّخۡسَرُ الۡمُبۡطِلُوۡنَ ﴿۲۷﴾ وَتَرٰی کُلَّ اُمَّۃٍ جَاثِیَۃً ۟ کُلُّ اُمَّۃٍ تُدۡعٰۤی اِلٰی کِتٰبِہَا ؕ اَلۡیَوۡمَ تُجۡزَوۡنَ مَا کُنۡتُمۡ تَعۡمَلُوۡنَ ﴿۲۸﴾ ہٰذَا کِتٰبُنَا یَنۡطِقُ عَلَیۡکُمۡ بِالۡحَقِّ ؕ اِنَّا کُنَّا نَسۡتَنۡسِخُ مَا کُنۡتُمۡ تَعۡمَلُوۡنَ ﴿۲۹﴾

اور جب ان کو ہماری آیتیں پوری وضاحت کے ساتھ پڑھ کر سنائی جاتی ہیں تو ان کی کوئی دلیل نہیں مگر یہی کہ وہ کہتے ہیں کہ (اچھا) اگر تم سچے ہو تو ہمارے باپ دادوں کو (زندہ کر کے) لے آؤ ﴿۲۵﴾ (اے نبی!) تم (ان سے جواب میں) کہہ دو کہ: اللہ تعالیٰ ہی تم کو زندگی دیتے ہیں، پھر وہی (اللہ تعالیٰ) تم کو موت دیں گے، پھر تم سب کو قیامت کے دن میں جمع کریں گے جس (قیامت کے آنے) میں ذرا بھی شک نہیں؛ لیکن اکثر لوگ سمجھتے نہیں ہیں ﴿۲۶﴾

اور آسمانوں اور زمین میں اللہ تعالیٰ ہی کی حکومت (یعنی راج) ہے اور جس دن قیامت قائم ہوگی اس دن باطل والے لوگ سخت نقصان اٹھائیں گے ﴿۲۷﴾ اور (اے نبی!) تم ہر فرقے کو گھٹنوں پر گرا ہوا دیکھو گے، ہر فرقے کو اپنے اعمال نامے کی طرف بلایا جائے گا (اور ان کو کہا جائے گا کہ) آج تم کو ان اعمال کا بدلہ دیا جائے گا جو تم کیا کرتے تھے ﴿۲۸﴾ یہ ہمارا (لکھوایا ہوا) دفتر (یعنی اعمال نامہ) ہے جو تمہارے (کاموں کے) بارے میں ٹھیک ٹھیک بولتا ہے (اس لیے کہ) جو اعمال تم (دنیا میں) کیا کرتے تھے ہم ان کو (اپنے فرشتوں سے) لکھوالیا کرتے تھے① ﴿۲۹﴾

---

① [دوسرا ترجمہ] یہ (اعمال نامہ) ہماری کتاب ہے جو تمہارے مقابلے میں حقیقت کو ظاہر کر رہی ہے کیوں کہ تم جو اعمال کیا کرتے تھے ہم ان کو لکھواتے جاتے تھے۔

فَاَمَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ فَيُدْخِلُهُمْ رَبُّهُمْ فِيْ رَحْمَتِهٖ ؕ ذٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْمُبِيْنُ ۝ وَاَمَّا الَّذِيْنَ كَفَرُوْا ۟ اَفَلَمْ تَكُنْ اٰيٰتِيْ تُتْلٰى عَلَيْكُمْ فَاسْتَكْبَرْتُمْ وَكُنْتُمْ قَوْمًا مُّجْرِمِيْنَ ۝ وَاِذَا قِيْلَ اِنَّ وَعْدَ اللّٰهِ حَقٌّ وَّالسَّاعَةُ لَا رَيْبَ فِيْهَا قُلْتُمْ مَّا نَدْرِيْ مَا السَّاعَةُ ۙ اِنْ نَّظُنُّ اِلَّا ظَنًّا وَّمَا نَحْنُ بِمُسْتَيْقِنِيْنَ ۝ وَبَدَا لَهُمْ سَيِّاٰتُ مَا عَمِلُوْا وَحَاقَ بِهِمْ مَّا كَانُوْا بِهٖ يَسْتَهْزِءُوْنَ ۝ وَقِيْلَ الْيَوْمَ نَنْسٰىكُمْ كَمَا نَسِيْتُمْ لِقَآءَ يَوْمِكُمْ هٰذَا وَمَاْوٰىكُمُ النَّارُ وَمَا لَكُمْ مِّنْ نّٰصِرِيْنَ ۝

(حساب کے بعد یہ فیصلہ ہوگا کہ) سو جو لوگ ایمان لائے اور انھوں نے نیک کام کیے تو ان کے رب ان کو اپنی رحمت (یعنی جنت) میں داخل کریں گے (اور) یہی کھلی ہوئی کامیابی ہوگی ﴿۳۰﴾ اور جن لوگوں نے (دنیا میں) کفر اپنالیا تھا (اُن کو کہا جائے گا کہ) بھلا کیا تمھارے سامنے میری آیتیں پڑھ کر سنائی نہیں جاتی تھی؟ پھر بھی تم نے (ان کو قبول کرنے سے) تکبر کیا تھا اور تم تو بڑے ہی گنہگار لوگ تھے ﴿۳۱﴾ اور جب (تم سے دنیا میں) کہا جاتا تھا کہ اللہ تعالیٰ کا وعدہ سچا ہے اور قیامت (کے آنے) میں کوئی شک نہیں ہے تو تم (جواب میں) کہتے تھے کہ: ہم نہیں جانتے کہ قیامت کیا چیز ہے؟ ہم کو (قیامت کے بارے میں) ایک ہلکا سا خیال تو ہوتا ہے اور ہم کو (قیامت کے آنے کا) یقین ہوتا نہیں ہے ﴿۳۲﴾ اور (اس موقع پر) انھوں نے جو اعمال کیے تھے ان کی برائیاں (کھل کر) ان کے سامنے آجائیں گی① اور جس (عذاب) کا وہ مذاق اڑایا کرتے تھے وہی ان کو گھیر لے گا② ﴿۳۳﴾ اور (اُن سے) کہا جائے گا کہ: آج ہم تم کو اسی طرح بھلا دیں گے③ جس طرح تم نے اپنے اس دن کے سامنے آنے کو بھلا دیا تھا④ اور تمھارا ٹھکانا آگ ہے اور تمھارے لیے کوئی مدد کرنے والا نہیں ہوگا ﴿۳۴﴾

---

① [دوسرا ترجمہ] اور (اس وقت) ان پر اپنے تمام برے اعمال ظاہر ہوجائیں گے۔

② [دوسرا ترجمہ] وہی اتر آئے گا۔

③ یعنی ہم اپنی رحمت، رضا اور جنت سے محروم کردیں گے۔

④ آج کی اس ملاقات کو بھلا دیا تھا۔

ذٰلِكُمْ بِاَنَّكُمُ اتَّخَذْتُمْ اٰيٰتِ اللّٰهِ هُزُوًا وَّغَرَّتْكُمُ الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا ۚ فَالْيَوْمَ لَا يُخْرَجُوْنَ مِنْهَا وَلَا هُمْ يُسْتَعْتَبُوْنَ ۝ فَلِلّٰهِ الْحَمْدُ رَبِّ السَّمٰوٰتِ وَرَبِّ الْاَرْضِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝ وَلَهُ الْكِبْرِيَآءُ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۪ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ۝

یہ سب اس لیے کہ تم نے اللہ تعالیٰ کی آیتوں کو مزاق بنایا تھا اور دنیوی زندگی نے تم کو دھوکے میں ڈال دیا تھا، سو آج ایسے لوگ اس (آگ) سے نکالے نہیں جائیں گے اور ان کو معافی مانگنے کے لیے نہیں کہا جائے گا①﴿٣٥﴾ سو اللہ تعالیٰ ہی کے واسطے تمام تعریفیں ہیں جو آسمانوں کے رب ہیں اور زمین کے رب ہیں، تمام عالموں کے رب ہیں﴿٣٦﴾ اور آسمانوں اور زمین میں (ہر قسم کی) بڑائی اُسی کے لیے ہے اور وہی (اللہ تعالیٰ) بڑے زبردست، بڑے حکمت والے ہیں﴿٣٧﴾

① یعنی قیامت میں توبہ استغفار کے ذریعہ اللہ تعالیٰ کو راضی کرنے کا موقع نہیں دیا جائے گا۔



سورة الأحقاف

(المكية)

اٰیاتھا:۳۵۔ رکوعاتھا:۴۔

یہ سورت مکی ہے، اس میں چونتیس (۳۴) یا پینتیس (۳۵) آیتیں ہیں۔ سورۃ جاثیہ کے بعد اور سورۃ ذاریات سے پہلے پینسٹھ (۶۵) یا (۶۶) نمبر پر نازل ہوئی۔

اس سورت میں احقاف کا ذکر آیا ہے۔

احقاف: ریت کے لمبے، اونچے ذرا موڑے ہوئے ٹیلوں کو کہتے ہیں۔ قومِ عاد کا یہ مرکزی مقام تھا۔ نجران، حضر موت کے قریب یہ علاقہ تھا، آج کل جو ''الربع الخالی'' یعنی دنیا کا عظیم صحرا ہے، وہاں یہ علاقہ تھا۔

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ○

حٰمٓ ۚ﴿۱﴾ تَنۡزِیۡلُ الۡکِتٰبِ مِنَ اللّٰہِ الۡعَزِیۡزِ الۡحَکِیۡمِ ﴿۲﴾ مَا خَلَقۡنَا السَّمٰوٰتِ وَ الۡاَرۡضَ وَ مَا بَیۡنَہُمَاۤ اِلَّا بِالۡحَقِّ وَ اَجَلٍ مُّسَمًّی ؕ وَ الَّذِیۡنَ کَفَرُوۡا عَمَّاۤ اُنۡذِرُوۡا مُعۡرِضُوۡنَ ﴿۳﴾ قُلۡ اَرَءَیۡتُمۡ مَّا تَدۡعُوۡنَ مِنۡ دُوۡنِ اللّٰہِ اَرُوۡنِیۡ مَاذَا خَلَقُوۡا مِنَ الۡاَرۡضِ اَمۡ لَہُمۡ شِرۡکٌ فِی السَّمٰوٰتِ ؕ اِیۡتُوۡنِیۡ بِکِتٰبٍ مِّنۡ قَبۡلِ ہٰذَاۤ اَوۡ اَثٰرَۃٍ مِّنۡ عِلۡمٍ اِنۡ کُنۡتُمۡ صٰدِقِیۡنَ ﴿۴﴾ وَ مَنۡ اَضَلُّ مِمَّنۡ یَّدۡعُوۡا مِنۡ دُوۡنِ اللّٰہِ مَنۡ لَّا یَسۡتَجِیۡبُ لَہٗۤ اِلٰی یَوۡمِ الۡقِیٰمَۃِ وَ ہُمۡ عَنۡ دُعَآئِہِمۡ غٰفِلُوۡنَ ﴿۵﴾

اللہ تعالیٰ کے نام سے (میں شروع کرتا ہوں) جن کی رحمت سب کے لیے ہے، جو بہت زیادہ رحم کرنے والے ہیں۔

حم ﴿۱﴾ یہ کتاب اللہ تعالیٰ کی طرف سے اتاری جا رہی ہے جو بڑے زبردست، بڑے حکمت والے ہیں ﴿۲﴾ آسمانوں اور زمین اور ان کے درمیان کی چیزوں کو برحق مقصد① ہی کے لیے اور ایک متعین وعدہ (یعنی قیامت) تک کے لیے ہی بنایا ہے اور جن لوگوں نے کفر اپنا لیا ہے ان کو جس چیز سے ڈرایا جا رہا ہے اس سے منہ پھیر لیتے ہیں② ﴿۳﴾ تم (ان سے) کہو کہ: کیا تم نے (ان چیزوں کو) دھیان سے دیکھا③ جن (بتوں) کی تم اللہ تعالیٰ کے سوا عبادت کرتے ہو ذرا مجھے دکھاؤ کہ انھوں نے زمین کا کونسا حصہ پیدا کیا یا آسمانوں (کے بنانے) میں ان کی کوئی شرکت (یعنی حصہ) ہے؟ میرے پاس اس (قرآن) سے پہلے کی کوئی (صحیح) کتاب لے آؤ یا (پچھلے نبی کی کوئی) نقل ہوتی ہوئی علمی روایت④ ہو تو لے آؤ اگر تم لوگ سچے ہو ﴿۴﴾ اور اس آدمی سے بڑا گمراہ کون ہوگا؟ جو اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر ان (من گھڑت معبودوں) کو پکارے جو قیامت کے دن تک بھی اس (کی پکار) کا جواب نہیں دے سکتے اور وہ (خود بنائے ہوئے معبود) ان (مشرکوں) کے پکارنے سے (بھی بالکل) بے خبر ہیں ﴿۵﴾

---

① حق مقصد: یعنی حکمت اور خاص مصلحت۔ ② (دوسرا ترجمہ) یعنی بے رخی برتتے ہیں۔

③ (دوسرا ترجمہ) تم نے ان چیزوں میں غور بھی کیا۔ (تیسرا) تم مجھ کو یہ تو بتلاؤ۔

④ (دوسرا ترجمہ) نقل ہوتے ہوئے چلا آتا ہوا علم۔ (یعنی کوئی معتبر علمی مضمون جو زبانی نقل ہوتا ہوا چلا آتا ہو لے آؤ۔

وَإِذَا حُشِرَ النَّاسُ كَانُوا لَهُمْ أَعْدَاءً وَكَانُوا بِعِبَادَتِهِمْ كَافِرِينَ ﴿٦﴾ وَإِذَا تُتْلَىٰ عَلَيْهِمْ آيَاتُنَا بَيِّنَاتٍ قَالَ الَّذِينَ كَفَرُوا لِلْحَقِّ لَمَّا جَاءَهُمْ ۙ هَٰذَا سِحْرٌ مُبِينٌ ﴿٧﴾ أَمْ يَقُولُونَ افْتَرَاهُ ۖ قُلْ إِنِ افْتَرَيْتُهُ فَلَا تَمْلِكُونَ لِي مِنَ اللَّهِ شَيْئًا ۖ هُوَ أَعْلَمُ بِمَا تُفِيضُونَ فِيهِ ۖ كَفَىٰ بِهِ شَهِيدًا بَيْنِي وَبَيْنَكُمْ ۖ وَهُوَ الْغَفُورُ الرَّحِيمُ ﴿٨﴾

اور جب لوگوں کو (محشر میں) جمع کیا جائے گا تو وہ (معبود) ان (مشرکوں) کے دشمن بن جائیں گے اور وہ (معبود) ان کی عبادت ہی سے انکار کر دیں گے ① ﴿٦﴾ اور جب ہماری آیتیں اُن (کافروں) کے سامنے پوری وضاحت کے ساتھ سنائی جاتی ہیں تو (یہ) کافر لوگ حق (یعنی قرآن) کے ان تک پہنچ جانے کے بعد (یوں) کہتے ہیں کہ: یہ (تو) کھلا ہوا جادو ہے ﴿٧﴾ کیا ان (کافروں) کا (یہ) کہنا ہے کہ اس (قرآن) کو اس شخص (یعنی حضرت محمد ﷺ) نے از خود بنا لیا ہے؟ (اے نبی جواب میں) تم کہہ دو کہ: اگر میں نے اس (قرآن) کو اپنی طرف سے بنا لیا ہے تو مجھ کو تم لوگ اللہ تعالیٰ (کی پکڑ) سے ذرا بھی بچا نہیں سکتے، جو باتیں (قرآن اور میرے بارے میں) تم بنا رہے ہو② وہ (اللہ تعالیٰ) ان کو خوب جانتے ہیں (اس لیے وہ تم کو سزا دیں گے) میرے اور تمھارے درمیان گواہ بننے کے لیے وہی (اللہ تعالیٰ) کافی ہے اور وہی (اللہ تعالیٰ) بڑے معاف کرنے والے، بڑے رحم کرنے والے ہیں ﴿٨﴾

---

①: [١] بعض انسان دنیا سے گذر جانے والے دوسرے انسانوں کی عبادت کرتے ہیں، ان انسانوں کو بسا اوقات پتہ بھی نہیں ہوتا کہ ان کی عبادت ہو رہی ہے؛ اس لیے وہ محشر میں صاف انکار کر دیں گے [٢] جن انسانوں کو پتہ ہوا ہوگا کہ ہماری عبادت کی جا رہی ہے تو وہ محشر میں کہیں گے کہ: درحقیقت ہماری عبادت نہیں کی جا رہی ہے؛ بلکہ یہ لوگ اپنی نفسانی خواہش کی عبادت کرتے تھے [٣] بعض انسان ملائکہ کی عبادت کرتے ہیں تو ملائکہ صاف انکار کر دیں گے، یہ تو شیاطین کے بہکانے سے ان کی عبادت کرتے تھے [٤] اور بے جان بتوں کی جو عبادت کی جاتی ہے، لگتا ایسا ہے کہ قیامت میں اللہ تعالیٰ ان سے بلوائیں گے اور وہ واقعی خبر دیں گے کہ ہماری دنیا میں عبادت کی جاتی تھی اس کی ہم کو خبر ہی نہ تھی، یہ بھی ہو سکتا ہے کہ زبانِ حال سے بتلا دے کہ ہم تو بے جان ہیں ہم کو کیا خبر ہمارے ساتھ کون کیا کر رہا ہے۔

②: (دوسرا ترجمہ) جن باتوں میں تم لگے ہوئے ہو (تیسرا) جو نکتہ چینی تم لوگ کر رہے ہو۔

قُلْ مَا كُنْتُ بِدْعًا مِّنَ الرُّسُلِ وَمَآ اَدْرِيْ مَا يُفْعَلُ بِيْ وَلَا بِكُمْ ؕ اِنْ اَتَّبِعُ اِلَّا مَا يُوْحٰٓى اِلَيَّ وَمَآ اَنَا اِلَّا نَذِيْرٌ مُّبِيْنٌ ۝ قُلْ اَرَءَيْتُمْ اِنْ كَانَ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ وَكَفَرْتُمْ بِهٖ وَشَهِدَ شَاهِدٌ مِّنْۢ بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ عَلٰى مِثْلِهٖ فَاٰمَنَ وَاسْتَكْبَرْتُمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ ۝ وَقَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَوْ كَانَ خَيْرًا مَّا سَبَقُوْنَآ اِلَيْهِ ؕ وَاِذْ لَمْ يَهْتَدُوْا بِهٖ فَسَيَقُوْلُوْنَ هٰذَآ اِفْكٌ قَدِيْمٌ ۝ وَمِنْ قَبْلِهٖ كِتٰبُ مُوْسٰٓى اِمَامًا وَّرَحْمَةً ؕ

اے نبی! تم (ان سے) کہہ دو کہ: میں کوئی نیا (یعنی انوکھا) رسول نہیں ہوں اور میں نہیں جانتا کہ میرے ساتھ کیا کیا جائے گا اور نہ یہ جانتا ہوں کہ تمھارے ساتھ کیا ہوگا① اور میں تو صرف اسی وحی (یعنی حکم) پر چلتا ہوں (یعنی عمل کرتا ہوں) جو میرے پاس بھیجی جاتی ہے اور میں تو صرف ایک صاف صاف ڈرانے والا ہوں ﴿۹﴾ تم (ان سے) کہو کہ: مجھے ذرا یہ بتاؤ! اگر وہ (قرآن) اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے اور تم نے اس (قرآن) کا انکار کر دیا اور بنی اسرائیل میں سے ایک گواہ نے اس جیسی کتاب کے حق ہونے کی گواہی دے دی② پھر وہ اس پر ایمان بھی لے آیا اور تم لوگ اپنے تکبر میں پڑے رہے (تو یہ کتنا بڑا تمھارا ظلم ہے؟) یقین رکھو! اللہ تعالیٰ ایسے ظالم (لوگوں) کو ہدایت تک نہیں پہنچاتا ﴿۱۰﴾

اور جن لوگوں نے کفر اپنا لیا وہ ایمان لانے والے کے بارے میں (یوں) کہتے ہیں: اگر یہ (ایمان لانا) بہتر ہوتا تو یہ (مسلمان خاص کر فقراء) اس بارے میں ہم سے آگے نہ نکلتے اور جب ان (کافر) لوگوں نے اس (قرآن) سے ہدایت حاصل نہیں کی تو پھر یہی کہیں گے کہ: یہ تو پرانے زمانے کا جھوٹ ہے ﴿۱۱﴾ اور اس (قرآن) سے پہلے موسیٰ کی کتاب امام (یعنی راستہ بتانے والی) اور رحمت بن کر آچکی ہے،

---

① یعنی وحی کے نزول کے بغیر ذاتی طور پر مجھے یہ پتہ نہیں چلتا کہ میرے اور تمھارے ساتھ دنیا و آخرت میں کیا معاملہ کیا جائے گا، جو کچھ پتہ چلتا ہے وہ صرف وحی کی برکت سے ہے۔

② (دوسرا ترجمہ) اس جیسی بات کے حق میں (یعنی اللہ کے طرف سے ہونے کی) گواہی دے دی۔

وَهٰذَا كِتٰبٌ مُّصَدِّقٌ لِّسَانًا عَرَبِيًّا لِّيُنْذِرَ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا ۖ وَبُشْرٰى لِلْمُحْسِنِيْنَ ﴿١٢﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ قَالُوْا رَبُّنَا اللّٰهُ ثُمَّ اسْتَقَامُوْا فَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ﴿١٣﴾ اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ الْجَنَّةِ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ۚ جَزَآءًۢ بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿١٤﴾ وَوَصَّيْنَا الْاِنْسَانَ بِوَالِدَيْهِ اِحْسٰنًا ۖ حَمَلَتْهُ اُمُّهٗ كُرْهًا وَّوَضَعَتْهُ كُرْهًا ۖ وَحَمْلُهٗ وَفِصٰلُهٗ ثَلٰثُوْنَ شَهْرًا ۖ حَتّٰٓى اِذَا بَلَغَ اَشُدَّهٗ وَبَلَغَ اَرْبَعِيْنَ سَنَةً ۙ قَالَ رَبِّ اَوْزِعْنِيْٓ اَنْ اَشْكُرَ نِعْمَتَكَ الَّتِيْٓ اَنْعَمْتَ عَلَيَّ وَعَلٰى وَالِدَيَّ وَاَنْ اَعْمَلَ صَالِحًا تَرْضٰىهُ وَاَصْلِحْ لِيْ فِيْ ذُرِّيَّتِيْ ۚ اِنِّيْ تُبْتُ اِلَيْكَ وَاِنِّيْ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ ﴿١٥﴾

اور یہ (قرآن) ایسی کتاب ہے جو عربی زبان میں ہوتے ہوئے (اس تورات کو) سچا بتا رہی ہے؛ تاکہ گنہگاروں کو ڈرائے اور نیک کام کرنے والوں کو خوش خبری سنائے ﴿۱۲﴾ یقیناً جن لوگوں نے (سچے دل سے) کہا① کہ ہمارے رب اللہ تعالیٰ ہیں، پھر وہ اس پر مضبوطی سے قائم رہے② تو ایسے لوگوں پر کسی قسم کا خوف نہیں اور وہ لوگ غمگین بھی نہیں ہوں گے ﴿۱۳﴾ وہ جنت (میں جانے) والے لوگ ہیں، اس میں ہمیشہ رہیں گے، جو عمل وہ کرتے تھے یہ اس کا بدلہ ہے ﴿۱۴﴾ اور ہم نے انسان کو اپنے ماں باپ کے ساتھ نیک سلوک کرنے کی تاکید کی ہے (خاص طور پر ماں کے ساتھ؛ کیوں کہ) اس کی ماں نے اس کو بڑی تکلیف سے (پیٹ میں) اٹھائے رکھا اور بڑی تکلیف سے اس کو جنا اور اس (انسان) کو پیٹ میں رکھنے اور دودھ چھڑانے کی مدت تیس مہینے ہوتی ہیں، یہاں تک کہ جب وہ (بچہ) اپنی جوانی (یعنی بالغ ہونے کی عمر) کو پہنچا اور (پھر آہستہ آہستہ) چالیس سال (کی عمر) کو پہنچ گیا تو وہ (بچہ دعا میں) کہنے لگا: اے میرے رب! مجھے توفیق دیجیے کہ میں آپ کی اس نعمت کا شکر ادا کروں جو آپ نے مجھے اور میرے والدین کو عطا فرمائی اور میں وہ نیک کام کرتا رہوں جن سے آپ راضی ہو جائیں اور میرے لیے میری اولاد میں صلاحیت دے دیجیے③ میں آپ کے دربار میں (گناہوں سے) توبہ کرتا ہوں اور میں (آپ کا) حکم پورا کرنے والوں میں سے ہوں ﴿۱۵﴾

---

① یعنی اقرار کیا۔ ② یعنی توحید کو کبھی نہ چھوڑا اور اس کے تقاضوں پر ہمیشہ عمل کیا۔

③ یعنی اولاد میں ایسی دینی صلاحیت عطا فرما دیجیے جو دنیا و آخرت میں عزت کا ذریعہ بنے اور دنیوی نفع سے بھی راحت پہنچے۔

أُولَٰئِكَ الَّذِينَ نَتَقَبَّلُ عَنْهُمْ أَحْسَنَ مَا عَمِلُوا وَنَتَجَاوَزُ عَن سَيِّئَاتِهِمْ فِي أَصْحَابِ الْجَنَّةِ ۖ وَعْدَ الصِّدْقِ الَّذِي كَانُوا يُوعَدُونَ ﴿١٦﴾ وَالَّذِي قَالَ لِوَالِدَيْهِ أُفٍّ لَّكُمَا أَتَعِدَانِنِي أَنْ أُخْرَجَ وَقَدْ خَلَتِ الْقُرُونُ مِن قَبْلِي ۖ وَهُمَا يَسْتَغِيثَانِ اللَّهَ وَيْلَكَ آمِنْ ۚ إِنَّ وَعْدَ اللَّهِ حَقٌّ ۚ فَيَقُولُ مَا هَٰذَا إِلَّا أَسَاطِيرُ الْأَوَّلِينَ ﴿١٧﴾ أُولَٰئِكَ الَّذِينَ حَقَّ عَلَيْهِمُ الْقَوْلُ فِي أُمَمٍ قَدْ خَلَتْ مِن قَبْلِهِم مِّنَ الْجِنِّ وَالْإِنسِ ۖ إِنَّهُمْ كَانُوا خَاسِرِينَ ﴿١٨﴾ وَلِكُلٍّ دَرَجَاتٌ مِّمَّا عَمِلُوا ۖ وَلِيُوَفِّيَهُمْ أَعْمَالَهُمْ وَهُمْ لَا يُظْلَمُونَ ﴿١٩﴾

یہی وہ لوگ ہیں کہ جن سے ان کے نیک اعمال ہم قبول کرلیں گے اور ان کے برے کاموں کو ہم معاف کردیں گے (جس کی وجہ سے) وہ جنت والوں میں شامل ہوں گے (یہ سلوک) اس سچے وعدے کے بنا پر ہوگا جو ان سے (دنیا میں) کیا جاتا تھا ﴿۱۶﴾ اور جس شخص نے اپنے ماں باپ کو کہا کہ تم پر تُف ہے① کہ کیا تم مجھ کو خبر دیتے ہو② کہ میں (قبر سے) نکالا جاؤں گا؛ حالاں کہ مجھ سے پہلے بہت ساری قومیں گزر چکی ہیں اور وہ دونوں (ماں باپ) اللہ تعالیٰ سے فریاد کرتے ہیں (اور درد مندی سے بیٹے کو کہتے ہیں کہ) افسوس تجھ پر! تو ایمان لے آ، یقین رکھ! اللہ تعالیٰ کا وعدہ سچا ہے تو وہ (بیٹا جواب میں) کہتا ہے: یہ سب تو محض اگلے لوگوں کے (چلے آرہے) افسانے (یعنی کہانیاں) ہیں ﴿۱۷﴾ یہی وہ لوگ ہیں جن کے بارے میں جناتوں اور انسانوں کے جو فرقے ان سے پہلے گزر چکے ہیں ان کے ساتھ (عذاب کی) بات پوری ہو کر رہی، حقیقت میں وہ سب بڑا نقصان اٹھانے والے ہیں ﴿۱۸﴾ اور ہر ایک (فرقے) کے لیے اپنے اعمال کی وجہ سے (مختلف) درجے ہوں گے③ اور (یہ اس لیے ہوگا) تا کہ وہ (اللہ تعالیٰ) ان سب کو ان کے اعمال کا پورا بدلہ دیویں اور ان پر (کوئی) ظلم نہیں کیا جائے گا ﴿۱۹﴾

---

① (دوسرا ترجمہ) یعنی میں تم سے بیزار ہوں۔

② (دوسرا ترجمہ) یہ دھمکی دیتے ہو۔

③ یعنی نیک لوگوں کے لیے اعمال کے اعتبار سے جنت کے درجات میں تفاوت ہوگا، اسی طرح نافرمانوں کے لیے جہنم کے درجات میں تفاوت ہوگا۔

وَيَوْمَ يُعْرَضُ الَّذِينَ كَفَرُوا عَلَى النَّارِ ؕ أَذْهَبْتُمْ طَيِّبَاتِكُمْ فِي حَيَاتِكُمُ الدُّنْيَا وَاسْتَمْتَعْتُمْ بِهَا ۚ فَالْيَوْمَ تُجْزَوْنَ عَذَابَ الْهُونِ بِمَا كُنْتُمْ تَسْتَكْبِرُونَ فِي الْأَرْضِ بِغَيْرِ الْحَقِّ وَبِمَا كُنْتُمْ تَفْسُقُونَ ﴿٢٠﴾

وَاذْكُرْ أَخَا عَادٍ ۖ إِذْ أَنْذَرَ قَوْمَهُ بِالْأَحْقَافِ وَقَدْ خَلَتِ النُّذُرُ مِنْ بَيْنِ يَدَيْهِ وَمِنْ خَلْفِهِ أَلَّا تَعْبُدُوا إِلَّا اللَّهَ ۖ إِنِّي أَخَافُ عَلَيْكُمْ عَذَابَ يَوْمٍ عَظِيمٍ ﴿٢١﴾ قَالُوا أَجِئْتَنَا لِتَأْفِكَنَا عَنْ آلِهَتِنَا ۖ فَأْتِنَا بِمَا تَعِدُنَا إِنْ كُنْتَ مِنَ الصَّادِقِينَ ﴿٢٢﴾ قَالَ إِنَّمَا الْعِلْمُ عِنْدَ اللَّهِ ۖ وَأُبَلِّغُكُمْ مَا أُرْسِلْتُ بِهِ وَلَٰكِنِّي أَرَاكُمْ قَوْمًا تَجْهَلُونَ ﴿٢٣﴾

اور اس دن (کو یاد رکھو جب) ان کافروں کو آگ کے سامنے پیش کیا جائے گا (اور ان کو کہا جائے گا) تم نے اپنے (حصے کے) مزے اپنی دنیوی زندگی میں حاصل کر لیے اور ان (مزے کی چیزوں) سے (دنیا میں) خوب فائدہ اٹھالیا بلہذا آج تم کو ذلیل کرنے والے عذاب کی سزا دی جائے گی ؛ کیوں کہ تم زمین میں ناحق تکبر کیا کرتے تھے ① اور اس وجہ سے (بھی) کہ تم (برابر) نافرمانی کرتے تھے ﴿۲۰﴾

اور (اے نبی !) قوم عاد کے بھائی (یعنی ہودؑ) کا تذکرہ کرو جب انھوں نے اپنی قوم کو احقاف میں ڈرایا تھا ② اور یہی بات ہے کہ ان سے پہلے اور ان کے بعد میں بھی بہت سارے ڈرانے والے (یعنی انبیاء) گزر چکے ہیں (نبی کی دعوت کا خلاصہ یہ ہے) کہ تم صرف اللہ تعالیٰ کی عبادت کرو ؛ اس لیے کہ میں تم پر ایک بڑے دن کی آفت (یعنی عذاب) سے ڈرتا ہوں ﴿۲۱﴾ وہ (قوم کے لوگ) بولے (اے ہود !) کیا تو ہمارے پاس اس لیے آیا ہے کہ ہم کو ہمارے (خود بنائے ہوئے) خداؤں سے پھرا دیوے ، اچھا ! اگر تم سچے ہو تو وہ (عذاب) لے آؤ جس سے تم ہم کو ڈراتے ہو ③ ﴿۲۲﴾ اس (نبی) نے کہا : (اس عذاب کے آنے کے وقت کا) علم تو صرف اللہ تعالیٰ ہی کے پاس ہے اور میں تم کو وہی پیغام پہنچا رہا ہوں جو (پیغام) دے کر مجھ کو بھیجا گیا ہے ؛ لیکن میں تم کو دیکھتا ہوں کہ تم لوگ جہالت (یعنی نادانی) کی باتیں کر رہے ہو ﴿۲۳﴾

---

① یہاں ایسا تکبر مراد ہے جو ایمان سے محروم رکھے ۔ ② جس علاقے میں اس قوم کی آبادی تھی وہاں اونچے اونچے ریت کے ٹیلے بہت تھے ، ریگستانی علاقہ تھا وہ علاقہ احقاف کے نام سے معروف ہو گیا ③ دوسرا : جس کی تم (ہم کو) دھمکی دیتے ہو ۔

فَلَمَّا رَاَوْهُ عَارِضًا مُّسْتَقْبِلَ اَوْدِيَتِهِمْ ۙ قَالُوْا هٰذَا عَارِضٌ مُّمْطِرُنَا ؕ بَلْ هُوَ مَا اسْتَعْجَلْتُمْ بِهٖ ؕ رِيْحٌ فِيْهَا عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴿۲۴﴾ تُدَمِّرُ كُلَّ شَيْءٍۢ بِاَمْرِ رَبِّهَا فَاَصْبَحُوْا لَا يُرٰۤى اِلَّا مَسٰكِنُهُمْ ؕ كَذٰلِكَ نَجْزِي الْقَوْمَ الْمُجْرِمِيْنَ ﴿۲۵﴾ وَلَقَدْ مَكَّنّٰهُمْ فِيْمَاۤ اِنْ مَّكَّنّٰكُمْ فِيْهِ وَجَعَلْنَا لَهُمْ سَمْعًا وَّاَبْصَارًا وَّاَفْـِٕدَةً ۖ فَمَاۤ اَغْنٰى عَنْهُمْ سَمْعُهُمْ وَلَاۤ اَبْصَارُهُمْ وَلَاۤ اَفْـِٕدَتُهُمْ مِّنْ شَيْءٍ اِذْ كَانُوْا يَجْحَدُوْنَ ۙ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ وَحَاقَ بِهِمْ مَّا كَانُوْا بِهٖ يَسْتَهْزِءُوْنَ ﴿۲۶﴾ وَلَقَدْ اَهْلَكْنَا مَا حَوْلَكُمْ مِّنَ الْقُرٰى وَصَرَّفْنَا الْاٰيٰتِ لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُوْنَ ﴿۲۷﴾

پھر جب اُن لوگوں نے اس (عذاب) کو بادل کی شکل میں اپنے میدانوں کی جانب آتا ہوا دیکھا تو کہنے لگے کہ: یہ بادل ہے جو ہم پر بارش برسائے گا، ایسی بات نہیں، یہ تو وہ (عذاب) ہے جس کو تم نے جلدی مانگا تھا، ایک آندھی ہے جس میں دردناک عذاب ہے ﴿۲۴﴾ وہ (آندھی) ہر چیز کو اپنے رب کے حکم سے اکھاڑ کر پھینک رہی تھی ① پھر وہ لوگ ایسے ہو گئے کہ ان کے گھروں کے سوا کچھ نظر نہیں آتا تھا ②، مجرم لوگوں کو ہم اسی طرح عذاب دیا کرتے ہیں ﴿۲۵﴾ اور (اے عرب کے لوگو!) ہم نے اُن (قومِ عاد کے) لوگوں کو ان چیزوں کی طاقت دی تھی جن چیزوں کی ہم نے تم کو طاقت نہیں دی اور ہم نے ان کو کان اور آنکھیں اور دل (سب کچھ) دے رکھے تھے، لیکن وہ لوگ چوں کہ اللہ تعالیٰ کی آیتوں کا انکار کرتے تھے؛ اس لیے نہ ان کے کان اور نہ ان کی آنکھیں اور نہ ان کے دل ان کو کچھ کام آئے اور جس (عذاب) کا وہ مذاق اڑایا کرتے تھے اسی نے (آکر) ان کو گھیر لیا ﴿۲۶﴾

اور پکی بات ہے کہ ہم نے تمھارے آس پاس کی (دوسری) بستیوں کو بھی (کفر کی وجہ سے) ہلاک کیا ہے اور ہم نے طرح طرح کی (اپنی) نشانیاں دکھلائیں؛ تاکہ وہ (نافرمانی سے) باز آجائیں ③ ﴿۲۷﴾

---

① (دوسرا ترجمہ) تہس نہس کررہی تھی۔ درہم برہم کررہی تھی۔

② یعنی انسان، جانور کچھ بھی نظر نہ آتا، کھنڈر مکانات کے نشانات بطورِ عبرت رہ گئے تھے۔

③ (دوسرا ترجمہ) اور ہم نے (ہلاک کرنے سے پہلے) بار بار (اپنی) نشانیاں ان کو بتلا دی تھیں۔

فَلَوۡلَا نَصَرَهُمُ الَّذِيۡنَ اتَّخَذُوۡا مِنۡ دُوۡنِ اللّٰهِ قُرۡبَانًا اٰلِهَةً ؕ بَلۡ ضَلُّوۡا عَنۡهُمۡ ۚ وَذٰلِكَ اِفۡكُهُمۡ وَمَا كَانُوۡا يَفۡتَرُوۡنَ ۝ وَاِذۡ صَرَفۡنَاۤ اِلَيۡكَ نَفَرًا مِّنَ الۡجِنِّ يَسۡتَمِعُوۡنَ الۡقُرۡاٰنَ ۚ فَلَمَّا حَضَرُوۡهُ قَالُوۡۤا اَنۡصِتُوۡا ۚ فَلَمَّا قُضِىَ وَلَّوۡا اِلٰى قَوۡمِهِمۡ مُّنۡذِرِيۡنَ ۝ قَالُوۡا يٰقَوۡمَنَاۤ اِنَّا سَمِعۡنَا كِتٰبًا اُنۡزِلَ مِنۡۢ بَعۡدِ مُوۡسٰى مُصَدِّقًا لِّمَا بَيۡنَ يَدَيۡهِ يَهۡدِىۡۤ اِلَى الۡحَقِّ وَاِلٰى طَرِيۡقٍ مُّسۡتَقِيۡمٍ ۝ يٰقَوۡمَنَاۤ اَجِيۡبُوۡا دَاعِىَ اللّٰهِ وَاٰمِنُوۡا بِهٖ يَغۡفِرۡ لَكُمۡ مِّنۡ ذُنُوۡبِكُمۡ وَيُجِرۡكُمۡ مِّنۡ عَذَابٍ اَلِيۡمٍ ۝

پھر انھوں نے (اللہ تعالیٰ کی) نزدیکی حاصل کرنے کے لیے جن کو اللہ تعالیٰ کے سوا معبود بنا رکھا تھا انھوں نے ان (مشرکین) کی مدد کیوں نہیں کی؟ بلکہ وہ سب (جھوٹے معبود) ان سے غائب (یعنی گم یا بےنشان) ہو گئے اور (ان غیر اللہ کو اللہ تعالیٰ کے تقرب کے لیے معبود بنانا) یہ ان (مشرکین) کا سراسر جھوٹ تھا اور بہتان تھا جو انھوں نے باندھ رکھا تھا ﴿۲۸﴾ اور (اے نبی! وہ وقت یاد کرو) جب ہم نے جنات کی ایک جماعت کو تمھاری طرف متوجہ کیا[1] (اور) وہ قرآن سننے لگے، پھر جب وہ (جنات) وہاں (یعنی قرآن سننے کی جگہ) پہنچ گئے تو انھوں نے (آپس میں ایک دوسرے سے) کہا کہ: خاموش ہو جاؤ، پھر جب (قرآن کی) تلاوت ہو چکی تو وہ اپنی قوم کے پاس ڈرانے کی غرض سے واپس گئے[2] ﴿۲۹﴾ (وہاں جا کر) انھوں نے کہا اے ہماری قوم کے لوگو! یقین جانو! ہم نے ایک ایسی (عجیب) کتاب (یعنی قرآن) سنی جو موسیٰ (کی کتاب) کے بعد اتاری گئی ہے، وہ (کتاب) اپنے سے پہلے کی (تمام آسمانی) کتابوں کو سچا بتاتی ہے، وہ (کتاب) حق (یعنی سچا دین) اور سیدھے راستے کی طرف رہنمائی کرتی ہے ﴿۳۰﴾ اے ہماری قوم کے لوگو! تم اللہ تعالیٰ کے داعی (یعنی محمد ﷺ) کی بات مان لو اور اس پر ایمان لے آؤ (اگر ایسا کرو گے تو) وہ (اللہ تعالیٰ) تمھارے گناہوں کو معاف کر دیں گے اور تم کو ایک دردناک عذاب سے بچا لیں گے ﴿۳۱﴾

---

[1] (دوسرا ترجمہ) جنات کی ایک جماعت کو تمھاری طرف لے آئے۔

[2] (دوسرا ترجمہ) اپنی قوم کے پاس (نزولِ قرآن اور نبی کی بعثت کی) خبر پہنچانے کے واسطے واپس چلے گئے۔

وَمَنْ لَّا يُجِبْ دَاعِيَ اللّٰهِ فَلَيْسَ بِمُعْجِزٍ فِي الْاَرْضِ وَلَيْسَ لَهٗ مِنْ دُوْنِهٖۤ اَوْلِيَآءُ ؕ اُولٰٓئِكَ فِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ﴿۳۲﴾ اَوَلَمْ يَرَوْا اَنَّ اللّٰهَ الَّذِيْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَلَمْ يَعْيَ بِخَلْقِهِنَّ بِقٰدِرٍ عَلٰۤى اَنْ يُّحْيِۦَ الْمَوْتٰى ؕ بَلٰۤى اِنَّهٗ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ﴿۳۳﴾ وَيَوْمَ يُعْرَضُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا عَلَى النَّارِ ؕ اَلَيْسَ هٰذَا بِالْحَقِّ ؕ قَالُوْا بَلٰى وَرَبِّنَا ؕ قَالَ فَذُوْقُوا الْعَذَابَ بِمَا كُنْتُمْ تَكْفُرُوْنَ ﴿۳۴﴾ فَاصْبِرْ كَمَا صَبَرَ اُولُوا الْعَزْمِ مِنَ الرُّسُلِ وَلَا تَسْتَعْجِلْ لَّهُمْ ؕ كَاَنَّهُمْ يَوْمَ يَرَوْنَ مَا يُوْعَدُوْنَ ۙ لَمْ يَلْبَثُوْۤا اِلَّا سَاعَةً مِّنْ نَّهَارٍ ؕ بَلٰغٌ ۚ فَهَلْ يُهْلَكُ اِلَّا الْقَوْمُ الْفٰسِقُوْنَ ﴿۳۵﴾

اور جو شخص اللہ تعالیٰ کی طرف بلانے والے (داعی) کی بات نہ مانے تو وہ (ساری) زمین میں (کہیں بھی بھاگ کر اللہ تعالیٰ کو) عاجز نہیں کر سکتا اور اس کے لیے اس (اللہ تعالیٰ) کے سوا مدد کرنے والے نہیں ہوں گے، وہی لوگ کھلم کھلی گمراہی میں پڑے ہیں ﴿۳۲﴾ کیا اُن (قیامت کا انکار کرنے والے) لوگوں نے اس بات کو نہیں سمجھا کہ جس اللہ تعالیٰ نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا اور ان کو پیدا کرنے میں ذرا بھی نہیں تھکے وہ (اللہ تعالیٰ بدرجہ اولیٰ) اس بات پر پوری قدرت رکھتے ہیں کہ مُردوں کو زندہ کر دیویں (اور) کیوں (قدرت) نہ ہووے؟ یقیناً وہ (اللہ تعالیٰ) ہر چیز پر پوری قدرت رکھتے ہیں ﴿۳۳﴾ اور جس دن کافر لوگ آگ کے سامنے لائے جائیں گے (اس دن اُن سے سوال کیا جائے گا) کیا یہ (جہنم کی آگ) سچ نہیں ہے؟ وہ (کافر) کہیں گے کہ: کیوں نہیں؟ ہمارے رب کی قسم! (یہ تو واقعۃً سچ ہے) تو وہ (اللہ تعالیٰ) فرمائیں گے: سو جو کفر تم کرتے تھے اس کے بدلے عذاب کا مزہ چکھو ﴿۳۴﴾ سو (اے نبی!) ہمت والے پیغمبروں نے جس طرح صبر کیا اسی طرح تم صبر کرتے رہو اور اُن (کافروں کے عذاب) کے بارے میں جلدی مت کرو، جس دن وہ (کافر) اس (عذاب) کو دیکھ لیں گے جس کا ان سے وعدہ کیا جا رہا ہے① تو (وہاں کے بھیانک مناظر دیکھ کر) وہ ایسا خیال کریں گے جیسے وہ (دنیا میں) دن کی ایک گھڑی کے برابر رہے ہوں② یہ (قرآن کی شکل میں محمد ﷺ کے واسطے سے) پیغام پہنچا دیا گیا ہے، بس اب وہی لوگ برباد ہوں گے جو نافرمان ہیں ﴿۳۵﴾

---

①(دوسرا ترجمہ) جس کی ان کو دھمکی دی جاری تھی۔ ②(دوسرا ترجمہ) وہ (دنیا میں) دن بھر میں ایک گھڑی رہے ہو۔

سورۃ محمد (المدنیۃ)

اٰیاتہا:۳۸۔رکوعاتہا:۴۔

یہ سورت مدنی ہے، اس میں اڑتیس (۳۸) یا (۳۹) آیتیں ہیں۔سورۃ حدید کے بعد اور سورۃ رعد سے پہلے پچانوے (۹۵) یا چھیانوے (۹۶) نمبر پر نازل ہوئی۔

اس سورت میں حضرت نبی کریم ﷺ کا اسمِ بابرکت صراحتاً آیا ہے۔پورے قرآنِ مجید میں نبی کریم ﷺ کا نام مبارک صراحتاً چار مرتبہ آیا ہے۔

اس سورت کا دوسرا نام "الذین کفروا" بھی ہے سورت کی شروعات الذین کفروا سے ہوئی ہے۔

تیسرا نام "قتال" بھی ہے، اس میں کافروں کے ساتھ قتال کا ذکر ہے۔

بعض حضرات کہتے ہیں کہ: یومِ بدر کے بعد یہ سورت نازل ہوئی اور بعض کہتے ہیں کہ: غزوۂ احد میں اس کا نزول ہوا۔

محمد کے معنی آتا ہے: وہ شخص جس کے اندر اچھی عادتیں، پسندیدہ صفات بہت زیادہ ہوں، نام ہونے کے باوجود اس میں صفات کی طرف اشارہ ہے۔

ایک ضروری نوٹ: مفسرین کی مقررہ اصطلاح کے مطابق جو آیتیں ہجرت کے موقع پر مکہ مکرمہ سے روانگی کے بعد نازل ہوئیں؛ یہاں تک کہ مدینہ پہنچنے سے پہلے نازل ہوئیں، وہ سب بھی مکی کہلاتی ہیں، اس سورت کی آیت نمبر ۱۳ مکہ سے روانگی کے بعد نازل ہوئی ہے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝

اَلَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَصَدُّوْا عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَضَلَّ اَعْمَالَهُمْ ۝١ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَاٰمَنُوْا بِمَا نُزِّلَ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّهُوَ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّهِمْ ۙ كَفَّرَ عَنْهُمْ سَيِّاٰتِهِمْ وَاَصْلَحَ بَالَهُمْ ۝٢ ذٰلِكَ بِاَنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوا اتَّبَعُوا الْبَاطِلَ وَاَنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّبَعُوا الْحَقَّ مِنْ رَّبِّهِمْ ۭ كَذٰلِكَ يَضْرِبُ اللّٰهُ لِلنَّاسِ اَمْثَالَهُمْ ۝٣ فَاِذَا لَقِيْتُمُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا فَضَرْبَ الرِّقَابِ ۭ حَتّٰٓى اِذَآ اَثْخَنْتُمُوْهُمْ فَشُدُّوا الْوَثَاقَ ۙ فَاِمَّا مَنًّۢا بَعْدُ وَاِمَّا فِدَاۗءً حَتّٰى تَضَعَ الْحَرْبُ اَوْزَارَهَا ڃ

اللہ تعالیٰ کے نام سے (میں شروع کرتا ہوں) جن کی رحمت سب کے لیے ہے، جو بہت زیادہ رحم کرنے والے ہیں۔

جن لوگوں نے (خود) کفر اپنا لیا ہے اور (دوسروں کو) اللہ تعالیٰ کے راستے سے روکا ہے تو اس (اللہ تعالیٰ) نے ان کے اعمال کو ضائع کر دیا ہے ① ﴿۱﴾ اور جو لوگ ایمان لائے اور انھوں نے نیک کام کیے اور جو (قرآن) محمد (ﷺ) پر اتارا گیا اس کو (دل سے) مانا اور وہی حق (یعنی سچا دین) ہے جو ان کے رب کی طرف سے (آیا) ہے، اللہ تعالیٰ نے ان کی برائیوں کو معاف کر دیا اور ان کی حالت کو درست کر دیا ② ﴿۲﴾ یہ اس لیے ہوا کہ جن لوگوں نے کفر اپنا لیا ہے وہ باطل (یعنی جھوٹی بات) پر چلے ہیں اور جو ایمان والے ہیں وہ اس سچے دین پر چلے ہیں جو ان کے رب کی طرف سے (آیا) ہے، اسی طرح اللہ تعالیٰ لوگوں کے فائدے کے لیے ان کے حالات بتلاتے ہیں ﴿۳﴾ پھر جب تمھارا کفر اپنانے والوں سے مقابلہ ہو جائے تو تم (ان کی) گردنے مارو، یہاں تک کہ جب تم ان کو خوب قتل کر چکو ③ تو مضبوطی سے (باندھ کر) قید کر لو، پھر اس کے بعد چاہے احسان کر کے (بغیر بدلہ لیے ہوئے چھوڑ دو) یا فدیہ لے کر چھوڑ دو؛ یہاں تک کہ لڑائی اپنے ہتھیار رکھ دیوے ④

---

① یعنی صدقہ خیرات جیسے نیک کام جو وہ کرتے تھے آخرت میں ایمان نہ ہونے کی وجہ سے کام نہ آویں گے یا ان کی خفیہ تدبیروں کو ختم کر دیا۔ ② یعنی دین بھی درست ہوگا، دنیا میں عزت ملے گی، معاصی سے حفاظت کی جاوے گی۔

③ یعنی خون بہا چکو اور ان کی طاقت کمزور پڑ جائے۔ ④ یعنی لڑائی ختم ہو جائے (دوسرا ترجمہ) جب تک لڑنے والے (دشمن) اپنے ہتھیار نہ رکھ دیں۔

ذٰلِكَ ۛ وَلَوْ يَشَآءُ اللّٰهُ لَانْتَصَرَ مِنْهُمْ وَلٰكِنْ لِّيَبْلُوَا۟ بَعْضَكُمْ بِبَعْضٍ ؕ وَالَّذِيْنَ قُتِلُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَلَنْ يُّضِلَّ اَعْمَالَهُمْ ۝۴ سَيَهْدِيْهِمْ وَيُصْلِحُ بَالَهُمْ ۝۵ وَيُدْخِلُهُمُ الْجَنَّةَ عَرَّفَهَا لَهُمْ ۝۶ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اِنْ تَنْصُرُوا اللّٰهَ يَنْصُرْكُمْ وَيُثَبِّتْ اَقْدَامَكُمْ ۝۷ وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا فَتَعْسًا لَّهُمْ وَاَضَلَّ اَعْمَالَهُمْ ۝۸ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ كَرِهُوْا مَاۤ اَنْزَلَ اللّٰهُ فَاَحْبَطَ اَعْمَالَهُمْ ۝۹ اَفَلَمْ يَسِيْرُوْا فِي الْاَرْضِ فَيَنْظُرُوْا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ ؕ دَمَّرَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ ۫ وَلِلْكٰفِرِيْنَ اَمْثَالُهَا ۝۱۰

یہ (جہاد کا) حکم تم کو دیا گیا، اگر اللہ تعالیٰ چاہتے تو (خود) ان (کافروں) سے انتقام لے لیتے① لیکن (یہ قتال کا حکم تم کو دیا گیا) تا کہ تمھارا ایک دوسرے کے ذریعہ امتحان لیویں② اور جو لوگ اللہ تعالیٰ کے راستے میں مارے گئے تو وہ (اللہ تعالیٰ) ان کے اعمال کو ہر گز ضائع نہیں کریں گے ﴿۴﴾ وہ (اللہ تعالیٰ) ان کو منزل (یعنی جنت) تک پہنچا دیں گے اور (دنیا آخرت کی تمام منزلوں میں) ان کی حالت درست رکھیں گے ﴿۵﴾ اور وہ (اللہ تعالیٰ) ان کو اس جنت میں داخل کر دیں گے جس کی انھیں پہچان کرادی ہے③ ﴿۶﴾ اے ایمان والو! اگر تم اللہ تعالیٰ (کے دین) کی مدد کرو گے تو وہ (اللہ تعالیٰ) تمھاری مدد کریں گے اور تمھارے قدم جما دیں گے ﴿۷﴾ اور جن لوگوں نے کفر اپنا لیا ہے سو ان کے لیے تباہی ہے④ اور اللہ تعالیٰ (آخرت میں) ان کے اعمال برباد کر دیں گے ﴿۸﴾ یہ اس لیے کہ ان (کافر) لوگوں نے اللہ تعالیٰ کے اتارے ہوئے احکام کو ناپسند کیا؛ لہٰذا اس (اللہ تعالیٰ) نے ان کے اعمال کو ضائع کر دیا ﴿۹﴾ کیا بھلا ان لوگوں نے زمین میں چل پھر کر نہیں دیکھا کہ جو لوگ ان سے پہلے (گزر چکے) تھے ان کا انجام کیسا ہوا؟ اللہ تعالیٰ نے ان کے اوپر بربادی ڈالی اور کافروں کے بھی اسی جیسے انجام ہونے والے ہیں ﴿۱۰﴾

---

① قدرتی عذاب کے ذریعہ۔

② جنگ میں مسلمان کافر دونوں کا امتحان ہے، مسلمان کا اس طرح کہ اللہ تعالیٰ کے حکم پر کون جان دیوے اور کافر اس طرح کہ قتال کی تکلیف سے اس کو تنبیہ ہو اور کفر سے توبہ کرے اور ایمان قبول کرے۔ ③ (دوسرا ترجمہ) جو ان کو معلوم کرا دی گئی ہے (تیسرا) جس کی خوشبو مہکا دی گئی ہے۔ ④ (دوسرا ترجمہ) وہ ٹھوکریں کھائیں گے۔

ذٰلِكَ بِاَنَّ اللّٰهَ مَوْلَى الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَ اَنَّ الْكٰفِرِیْنَ لَا مَوْلٰى لَهُمْ۠ ﴿۱۱﴾

اِنَّ اللّٰهَ یُدْخِلُ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ جَنّٰتٍ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ؕ وَ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا یَتَمَتَّعُوْنَ وَ یَاْكُلُوْنَ كَمَا تَاْكُلُ الْاَنْعَامُ وَ النَّارُ مَثْوًى لَّهُمْ ﴿۱۲﴾ وَ كَاَیِّنْ مِّنْ قَرْیَةٍ هِیَ اَشَدُّ قُوَّةً مِّنْ قَرْیَتِكَ الَّتِیْۤ اَخْرَجَتْكَ ۚ اَهْلَكْنٰهُمْ فَلَا نَاصِرَ لَهُمْ ﴿۱۳﴾ اَفَمَنْ كَانَ عَلٰى بَیِّنَةٍ مِّنْ رَّبِّهٖ كَمَنْ زُیِّنَ لَهٗ سُوْٓءُ عَمَلِهٖ وَ اتَّبَعُوْۤا اَهْوَآءَهُمْ ﴿۱۴﴾ مَثَلُ الْجَنَّةِ الَّتِیْ وُعِدَ الْمُتَّقُوْنَ ؕ فِیْهَاۤ اَنْهٰرٌ مِّنْ مَّآءٍ غَیْرِ اٰسِنٍ ۚ وَ اَنْهٰرٌ مِّنْ لَّبَنٍ لَّمْ یَتَغَیَّرْ طَعْمُهٗ ۚ

یہ (سلوک) اس لیے کہ جو لوگ ایمان لائے ہیں اللہ تعالیٰ ان کے رفیق (یعنی مدد کرنے والے) ہیں اور جن لوگوں نے کفر اپنا لیا ہے ان کی کوئی مدد کرنے والا نہیں ہے ﴿۱۱﴾

یقیناً اللہ تعالیٰ ان لوگوں کو جو ایمان لائے اور انھوں نے نیک کام کیے ایسے باغات میں داخل کریں گے جن کے نیچے سے نہریں بہتی ہوں گی اور جن لوگوں نے کفر (یعنی انکار) کیا وہ (یہاں دنیا میں) عیش کر رہے ہیں اور اس طرح (آخرت سے بے فکر ہو کر) کھا رہے ہیں جیسے چوپائے کھاتے ہیں اور (جہنم کی) آگ ان (کافروں) کا (آخری) ٹھکانہ ہے ﴿۱۲﴾ اور (اے نبی!) کتنی ہی بستیاں ہیں جو قوت (اور طاقت) میں تمھاری اس بستی (کے رہنے والوں) سے زیادہ زور والی (یعنی مضبوط) تھی، جس (بستی والوں) نے تم کو جلاوطن کیا ہے ہم نے ان سب (بستیوں) کو (وہاں کے رہنے والوں کے ساتھ) ہلاک کر دیا، پھر ان کا کوئی مدد کرنے والا نہ ہوا ﴿۱۳﴾ اب بتاؤ کہ جو لوگ اپنے رب کی طرف سے ایک روشن (یعنی صاف) راستہ پر (چلتے) ہیں کیا وہ لوگ ان لوگوں کے برابر ہو سکتے ہیں جن کے لیے ان کا برا عمل خوش نما بنا دیا گیا ہو اور وہ اپنی نفسانی خواہشات پر چلتے ہوں ﴿۱۴﴾ تقویٰ والے لوگوں کے لیے جس جنت کا وعدہ کیا گیا ہے اس کا حال یہ ہے کہ اس میں ایسے پانی کی نہریں (چلتی) ہیں جو پانی خراب ہونے والا نہیں ① اور (بہت ساری) ایسے دودھ کی نہریں ہیں جس کا ذائقہ (ذرا) بھی نہیں بدلے گا،

---

① دوسرا ترجمہ: جس پانی کے رنگ، بو، مزہ، ذرا بھی بدلنے والا نہیں۔

وَاَنْهٰرٌ مِّنْ خَمْرٍ لَّذَّةٍ لِّلشّٰرِبِيْنَ ۚ وَاَنْهٰرٌ مِّنْ عَسَلٍ مُّصَفًّى ؕ وَلَهُمْ فِيْهَا مِنْ كُلِّ الثَّمَرٰتِ
وَمَغْفِرَةٌ مِّنْ رَّبِّهِمْ ؕ كَمَنْ هُوَ خَالِدٌ فِى النَّارِ وَسُقُوْا مَآءً حَمِيْمًا فَقَطَّعَ اَمْعَآءَهُمْ ﴿۱۵﴾
وَمِنْهُمْ مَّنْ يَّسْتَمِعُ اِلَيْكَ ۚ حَتّٰۤى اِذَا خَرَجُوْا مِنْ عِنْدِكَ قَالُوْا لِلَّذِيْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ
مَاذَا قَالَ اٰنِفًا ۫ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ طَبَعَ اللّٰهُ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ وَاتَّبَعُوْۤا اَهْوَآءَهُمْ ﴿۱۶﴾ وَالَّذِيْنَ
اهْتَدَوْا زَادَهُمْ هُدًى وَّاٰتٰىهُمْ تَقْوٰىهُمْ ﴿۱۷﴾ فَهَلْ يَنْظُرُوْنَ اِلَّا السَّاعَةَ اَنْ تَاْتِيَهُمْ
بَغْتَةً ۚ فَقَدْ جَآءَ اَشْرَاطُهَا ۚ فَاَنّٰى لَهُمْ اِذَا جَآءَتْهُمْ ذِكْرٰىهُمْ ﴿۱۸﴾ فَاعْلَمْ اَنَّهٗ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا
اللّٰهُ وَاسْتَغْفِرْ لِذَنْۢبِكَ وَلِلْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ ؕ

اور ایسی شراب کی نہریں ہیں جو پینے والوں کے لیے (بہت ہی) مزے دار ہوں گی اور ایسے شہد کی نہریں ہیں جو بالکل صاف (شفاف اور خالص) ہوگا اور اُن (جنت والوں) کے لیے وہاں ہر قسم کے پھل ہوں گے اور ان کے رب کی طرف سے مغفرت ہوگی، کیا یہ (متقی جنتی) لوگ ان (کافروں) کے برابر ہو سکتے ہیں جو ہمیشہ جہنم میں رہیں گے اور ان کو گرم پانی پلایا جائے گا تو وہ (پانی) ان کے آنتوں کے ٹکڑے ٹکڑے کر ڈالے گا ﴿۱۵﴾ اور (اے نبی!) ان (کافروں) میں سے بعض ایسے لوگ ہیں جو تمھاری باتوں کو کان سے سنتے ہیں (یعنی منافق لوگ) لیکن جب تمھارے پاس (یعنی مجلس) سے باہر جاتے ہیں تو وہ (منافق) جن کو علم ملا ہے ان سے پوچھتے ہیں کہ: اس شخص (یعنی محمد) نے ابھی (مجلس میں) کیا کہا تھا؟ یہ وہی لوگ ہیں جن کے دلوں پر اللہ تعالیٰ نے مہر لگا دی اور وہ اپنی نفسانی خواہشات پر چلتے ہیں ﴿۱۶﴾ اور جن لوگوں نے ہدایت کا راستہ اختیار کیا ہے ان کو وہ (اللہ تعالیٰ) ہدایت میں ترقی دیتے ہے اور انھیں ان کے تقویٰ کی توفیق عطا کرتے ہے ﴿۱۷﴾ کیا اب یہ (کافر) لوگ صرف قیامت کا انتظار کر رہے ہیں کہ وہ ان کے پاس اچانک آ جائے (اگر قیامت ہی کا انتظار ہے) تو اس کی علامتیں تو آ ہی چکی ہیں، پھر جب وہ (قیامت) ان کے پاس آ ہی جائے گی تب ان کے لیے نصیحت حاصل کرنے کا موقع کہاں سے آئے گا؟ ﴿۱۸﴾ لہٰذا (اے نبی!) تم (پورا) یقین رکھو کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں اور اپنی (کچھ ظاہری) خطاؤں پر معافی مانگتے رہو اور سب ایمان والے مردوں اور عورتوں کے لیے بھی (معافی مانگا کرو)

وَاللّٰهُ يَعْلَمُ مُتَقَلَّبَكُمْ وَمَثْوٰىكُمْ ﴿١٩﴾

وَيَقُولُ الَّذِينَ اٰمَنُوا لَوْلَا نُزِّلَتْ سُورَةٌ ۚ فَإِذَا اُنْزِلَتْ سُورَةٌ مُّحْكَمَةٌ وَّذُكِرَ فِيهَا الْقِتَالُ ۙ رَاَيْتَ الَّذِينَ فِي قُلُوبِهِمْ مَّرَضٌ يَّنْظُرُونَ اِلَيْكَ نَظَرَ الْمَغْشِيِّ عَلَيْهِ مِنَ الْمَوْتِ ۖ فَاَوْلٰى لَهُمْ ﴿٢٠﴾ طَاعَةٌ وَّقَوْلٌ مَّعْرُوفٌ ۚ فَإِذَا عَزَمَ الْاَمْرُ ۚ فَلَوْ صَدَقُوا اللّٰهَ لَكَانَ خَيْرًا لَّهُمْ ﴿٢١﴾ فَهَلْ عَسَيْتُمْ اِنْ تَوَلَّيْتُمْ اَنْ تُفْسِدُوا فِي الْاَرْضِ وَتُقَطِّعُوا اَرْحَامَكُمْ ﴿٢٢﴾

اور اللہ تعالیٰ تمھارے آنے جانے کو① اور تمھارے آخری ٹھکانے② کو جانتے ہیں ﴿۱۹﴾

اور ایمان والے کہتے رہتے ہیں کہ: کیا اچھی بات ہو کہ کوئی (نئی) سورت (اللہ تعالیٰ کے یہاں سے) اترے③ پھر جب کوئی محکم④ سورت (اللہ تعالیٰ کی طرف سے) اتاری جاوے اور اس میں لڑائی (یعنی جہاد) کا ذکر ہو تو جن لوگوں کے دلوں میں (نفاق کی) بیماری ہے (اے نبی!) تم ان کو دیکھو گے کہ وہ تمھاری طرف (بھیانک نظروں سے) تاکنے لگتے ہیں جیسے وہ شخص تاکتا ہے جس پر موت کی بے ہوشی تاری ہو⑤ سو ایسے (منافقوں) کے لیے بڑی خرابی ہے ﴿۲۰﴾ (جہاد کی) بات مان لینا چاہیے اور بھلی بات کہنا چاہیے پھر جب (جہاد کا) حکم لازم ہو جاوے⑥ تو (اس وقت) وہ اگر اللہ تعالیٰ کے ساتھ (جہاد کا حکم پورا کرنے میں) سچے رہیں تو یہ ان کے لیے بہت اچھا ہو ﴿۲۱﴾ پھر کیا تم سے (ایسی) توقع (لگائی جا سکتی) ہے کہ⑦ اگر تم کو حکومت مل جاوے تو تم زمین میں فساد مچاؤ⑧ اور اپنے رشتوں کو کاٹ ڈالو⑨ ﴿۲۲﴾

---

① (دوسرا ترجمہ) تمھارے نقل و حرکت کو (تیسرا) تمھارے چلنے پھرنے کو۔ ② یعنی رہنے سہنے اور تمام اعمال۔

③ صحابہ کو اللہ تعالیٰ سے اور قرآن سے کامل محبت تھی؛ اس لیے نزولِ قرآن کے دور میں ان کی چاہت یہ رہتی تھی کہ نئی آیت یا سورت اترے جس سے ایمان میں تازگی ہو، ثواب حاصل ہو، نئے احکام پر عمل کریں۔ دوسرا کیوں نہیں نازل ہوئی؟

④ یعنی جو منسوخ نہ ہو معنی بالکل ظاہر ہو، جچی تلی ہو۔ ⑤ دشمنوں کا خوف بزدلی اور موت سے نفرت کی وجہ سے ہوتا تھا۔

⑥ (دوسرا ترجمہ) پھر جب جہاد کے کام کی تیاری ہو جائے۔ ⑦ (دوسرا ترجمہ) پھر تم سے یہ بھی کچھ بعید نہیں کہ۔

⑧ یعنی یہ حکومت کے نشے میں آ کر یہ شرارتیں کرو گے۔ ⑨ (دوسرا ترجمہ) اگر تم لوگ (ایمان یا جہاد سے) منہ پھیرا و گے تو تم سے کیا یہی توقع رکھی جائے کہ تم زمین میں فساد مچا دو گے اور تم لوگ رشتوں کو کاٹ دو گے (یعنی جہاد چھوڑنے کے نتیجہ میں یہ مظالم عام ہوں گے یا ایمان چھوڑ دو گے تو جاہلیت والی برائیاں آ جائے گی)

أُولَٰٓئِكَ الَّذِينَ لَعَنَهُمُ اللَّهُ فَأَصَمَّهُمْ وَأَعْمَىٰٓ أَبْصَارَهُمْ ﴿٢٣﴾ أَفَلَا يَتَدَبَّرُونَ الْقُرْآنَ أَمْ عَلَىٰ قُلُوبٍ أَقْفَالُهَا ﴿٢٤﴾ إِنَّ الَّذِينَ ارْتَدُّوا عَلَىٰٓ أَدْبَارِهِم مِّن بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُمُ الْهُدَى ۙ الشَّيْطَانُ سَوَّلَ لَهُمْ ۙ وَأَمْلَىٰ لَهُمْ ﴿٢٥﴾ ذَٰلِكَ بِأَنَّهُمْ قَالُوا لِلَّذِينَ كَرِهُوا مَا نَزَّلَ اللَّهُ سَنُطِيعُكُمْ فِي بَعْضِ الْأَمْرِ ۖ وَاللَّهُ يَعْلَمُ إِسْرَارَهُمْ ﴿٢٦﴾ فَكَيْفَ إِذَا تَوَفَّتْهُمُ الْمَلَائِكَةُ يَضْرِبُونَ وُجُوهَهُمْ وَأَدْبَارَهُمْ ﴿٢٧﴾ ذَٰلِكَ بِأَنَّهُمُ اتَّبَعُوا مَا أَسْخَطَ اللَّهَ وَكَرِهُوا رِضْوَانَهُ فَأَحْبَطَ أَعْمَالَهُمْ ﴿٢٨﴾

یہ وہ لوگ ہیں کہ ان کو اللہ تعالیٰ نے اپنی رحمت سے دور کر دیا، پھر ان کو (اللہ تعالیٰ کی باتیں سننے سے) بہرا کر دیا اور ان کی آنکھیں اندھی کر دی ﴿۲۳﴾ کیا وہ لوگ قرآن میں غور نہیں کرتے یا ان کے دلوں پر تالے لگ گئے ﴿۲۴﴾ یقیناً جو لوگ بھی ہدایت کے ان کے سامنے (اچھی طرح) ظاہر ہو چکنے کے بعد بھی مرتد ہو گئے① شیطان نے ان کو پٹی پڑائی② اور ان کی امیدوں کو لمبا کر دیا ہے ﴿۲۵﴾ اس کا سبب یہ ہوا کہ ان (منافق) لوگوں نے ایسے لوگوں سے جو اللہ تعالیٰ کے اتارے ہوئے احکام کو پسند نہیں کرتے ان سے (خفیہ طور پر) یوں کہا کہ: بعض کاموں میں ہم تمھاری بات مانیں گے③ اور اللہ تعالیٰ ان کی چھپی باتوں کو (اچھی طرح) جانتے ہیں ﴿۲۶﴾ پھر (ان مرتد ہونے والوں کا) اس وقت کیا حال ہوگا جب فرشتے ان (کی روح) کو (اس طرح) قبض کریں گے④ کہ ان کے چہروں اور پیٹھوں پر مارتے جاتے ہوں گے ﴿۲۷﴾ یہ (سلوک) اس لیے ہوا کہ وہ اس راستہ پر چلے جو اللہ تعالیٰ کو ناراض کرنے والا تھا اور اس (اللہ تعالیٰ) کی رضا (حاصل کرنے) کو خود انھوں نے ناپسند کیا: اس لیے (اللہ تعالیٰ نے) اُن کے اعمال مٹا دیے ﴿۲۸﴾

---

① یعنی دین چھوڑ کر الٹے پھر کر کفر میں چلے گئے۔

② (دوسرا ترجمہ) اور شیطان نے ان کو چکمہ دیا ہے۔ (تیسرا) یہ بات ان کو آراستہ کر کے دکھائی ہے۔

③ اسلام اور نبی ﷺ کی دشمنی اور لوگوں کو اسلام سے روکنے والی بات۔

④ (دوسرا ترجمہ) نکالیں گے۔

أَمْ حَسِبَ الَّذِينَ فِي قُلُوبِهِم مَّرَضٌ أَن لَّن يُخْرِجَ اللَّهُ أَضْغَانَهُمْ ۝ وَلَوْ نَشَاءُ
لَأَرَيْنَاكَهُمْ فَلَعَرَفْتَهُم بِسِيمَاهُمْ ۚ وَلَتَعْرِفَنَّهُمْ فِي لَحْنِ الْقَوْلِ ۚ وَاللَّهُ يَعْلَمُ
أَعْمَالَكُمْ ۝ وَلَنَبْلُوَنَّكُمْ حَتَّىٰ نَعْلَمَ الْمُجَاهِدِينَ مِنكُمْ وَالصَّابِرِينَ ۙ وَنَبْلُوَا
أَخْبَارَكُمْ ۝ إِنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا وَصَدُّوا عَن سَبِيلِ اللَّهِ وَشَاقُّوا الرَّسُولَ مِن بَعْدِ مَا
تَبَيَّنَ لَهُمُ الْهُدَىٰ ۙ لَن يَضُرُّوا اللَّهَ شَيْئًا ۚ وَسَيُحْبِطُ أَعْمَالَهُمْ ۝ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا
أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ وَلَا تُبْطِلُوا أَعْمَالَكُمْ ۝ إِنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا وَصَدُّوا عَن
سَبِيلِ اللَّهِ ثُمَّ مَاتُوا وَهُمْ كُفَّارٌ فَلَن يَغْفِرَ اللَّهُ لَهُمْ ۝

کیا جن لوگوں کے دلوں میں (نفاق کی) بیماری ہے وہ یہ سمجھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ان کے (چھپے ہوئے) کینوں (یعنی عداوتوں) کو کبھی ظاہر نہیں کریں گے ﴿۲۹﴾ اور اگر ہم چاہتے تو تم کو وہ (منافق) اس طرح دکھائی دیتے کہ تم ان کو ان کی صورت (یعنی علامت) سے پہنچان جاؤ اور اب بھی تم اُن کو (ان کی) بات کے لہجے (یعنی ڈھب، انداز) سے ضرور پہچان ہی جاؤ گے اور اللہ تعالیٰ تمھارے کام کو جانتے ہیں ﴿۳۰﴾ اور ہم ضرور تم سب کی آزمائش کریں گے؛ تاکہ ہم (ظاہر کر کے) دیکھ لیویں کہ تم میں کون جہاد کرنے والے ہیں اور (مصیبت میں) ثابت قدم رہنے والے ہیں اور (تاکہ) ہم تمھارے (دوسرے) حالات (یعنی اطاعت اور نافرمانی) کو جانچ لیویں ﴿۳۱﴾ یقیناً جن لوگوں نے کفر کیا اور اللہ تعالیٰ کے (دین کے) راستے سے (دوسروں کو) روکا اور رسول کی مخالفت کی باوجود یہ کہ ان کے سامنے ہدایت (یعنی دین کی راہ) پوری طرح کھل کر آ گئی تو یہ لوگ اللہ تعالیٰ (کے دین) کو ذرا سا بھی نقصان نہیں پہنچا سکتے اور عنقریب اللہ تعالیٰ ان کے اعمال کو مٹا دیں گے ﴿۳۲﴾ اے ایمان والو! تم اللہ تعالیٰ کی اطاعت کرو اور تم رسول کی اطاعت کرو اور تم اپنے اعمال کو برباد مت کرو ﴿۳۳﴾ یقیناً جن لوگوں نے کفر کیا اور (دوسروں کو) اللہ تعالیٰ کے راستے سے روکا، پھر وہ کفر ہی کی حالت میں مر گئے، تو اللہ تعالیٰ ان کو کبھی معاف نہیں کریں گے ﴿۳۴﴾

فَلَا تَهِنُوْا وَتَدْعُوْٓا اِلَى السَّلْمِ ۖ وَاَنْتُمُ الْاَعْلَوْنَ ۖ وَاللّٰهُ مَعَكُمْ وَلَنْ يَّتِرَكُمْ اَعْمَالَكُمْ ﴿۳۵﴾ اِنَّمَا الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا لَعِبٌ وَّلَهْوٌ ۭ وَاِنْ تُؤْمِنُوْا وَتَتَّقُوْا يُؤْتِكُمْ اُجُوْرَكُمْ وَلَا يَسْــَٔـلْكُمْ اَمْوَالَكُمْ ﴿۳۶﴾ اِنْ يَّسْــَٔـلْكُمُوْهَا فَيُحْفِكُمْ تَبْخَلُوْا وَيُخْرِجْ اَضْغَانَكُمْ ﴿۳۷﴾ هٰٓاَنْتُمْ هٰٓؤُلَاۗءِ تُدْعَوْنَ لِتُنْفِقُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ۚ فَمِنْكُمْ مَّنْ يَّبْخَلُ ۚ وَمَنْ يَّبْخَلْ فَاِنَّمَا يَبْخَلُ عَنْ نَّفْسِهٖ ۭ وَاللّٰهُ الْغَنِيُّ وَاَنْتُمُ الْفُقَرَاۗءُ ۚ وَاِنْ تَتَوَلَّوْا يَسْتَبْدِلْ قَوْمًا غَيْرَكُمْ ۙ ثُمَّ لَا يَكُوْنُوْٓا اَمْثَالَكُمْ ﴿۳۸﴾

سو (اے مسلمانو!) تم ہمت مت ہارو① اور تم (خود کافروں کو) صلح کی دعوت مت دو اور تم ہی سر بلند (یعنی غالب) رہوں گے اور اللہ تعالیٰ تمھارے ساتھ ہیں اور وہ (اللہ تعالیٰ) تمھارے اعمال (کا ثواب) ہر گز کم نہیں کریں گے ﴿۳۵﴾ (اور) دنیا کی زندگی تو بس کھیل اور تماشا ہے اور اگر تم ایمان لے آؤ گے اور تقویٰ والے بن جاؤ گے تو وہ (اللہ تعالیٰ) تمھارے اجر (اور ثواب) تم کو دے دیں گے اور تم سے تمھارے (کل) مال کو نہیں مانگیں گے② ﴿۳۶﴾ (اور) اگر وہ (اللہ تعالیٰ) تم سے (تمھارے) وہ (کل) مال طلب کرنے لگیں اور تمھارا سب کچھ سمیٹ لیویں③ تو تم (میں سے اکثر لوگ) بخیلی کرنے لگو اور وہ (اللہ تعالیٰ) تمھارے دل کی ناگواریوں کو ظاہر کر دیں ﴿۳۷﴾ (اے مسلمانو!) سنو! تم ایسے لوگ ہو کہ تم کو اللہ تعالیٰ کے راستے میں خرچ کرنے کے لیے بلایا جاتا ہے تب تم میں سے کچھ لوگ (خود) بخیلی کرتے ہیں④ اور جو شخص بھی بخیلی کرتا ہے وہ اپنی ذات (کے نقصان) سے ہی بخیلی کرتا ہے اور اللہ تعالیٰ بے نیاز (یعنی کسی کے محتاج نہیں) ہے اور تم لوگ (اسی کے) محتاج ہو، اور اگر تم (اللہ کے دین سے) منہ پھیرو گے تو وہ تمھاری جگہ دوسری (غیر) قوم کو لے آئیں گے پھر وہ تمھارے جیسے (بخیل اور نافرمان) نہیں ہوں گے ﴿۳۸﴾

---

① (دوسرا ترجمہ) تم کمزور (یعنی کم ہمت) مت بنو۔ ② یعنی کل مال اللہ تعالیٰ نہیں مانگتے، بس ایک حصہ یعنی زکوٰۃ، صدقہ، قربانی وغیرہ چاہتے ہیں، اسی طرح اللہ تعالیٰ اپنے فائدے کے لیے کبھی تم سے مال طلب نہیں فرماتے، وہ تو تمھارے ہی فائدے کے لیے مال طلب فرماتے ہیں کہ صدقات کا دنیا آخرت میں بڑا فائدہ ہے۔ ③ (دوسرا ترجمہ) طلب کرنے میں مبالغہ سے کام لیوے۔ ④ یعنی مال ظاہر میں طلب کیا جاتا ہے تو اس سے دین کے متعلق دل کی ناراضگی ظاہر ہوتی ہے۔

سورۃ الفتح

(المدنیة)

آیاتھا:۲۹۔رکوعاتھا:۴۔

یہ سورت مدنی ہے، اس میں انتیس (۲۹) آیتیں ہیں۔ سورۃ صف یا سورۃ جمعہ کے بعد اور سورۃ توبہ سے پہلے ایک سوتین (۱۰۳) یا (۱۱۱) نمبر پر نازل ہوئی۔

اس سورت میں فتحِ مکہ کی عظیم بشارت کا تذکرہ ہے۔

فتح کا معنی آتا ہے جو بندش ظاہر میں نظر آتی ہے اس کو کھول دینا، دور کردینا، مصیبتوں کو دور کردینا اور واقعۃً مکہ کی فتح مسلمانوں کے لیے بہت ساری بندشوں اور مصیبتوں کے دائمی ازالے کا ذریعہ بنی۔

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ○

اِنَّا فَتَحۡنَا لَکَ فَتۡحًا مُّبِیۡنًا ۙ﴿۱﴾ لِّیَغۡفِرَ لَکَ اللّٰہُ مَا تَقَدَّمَ مِنۡ ذَنۡۢبِکَ وَ مَا تَاَخَّرَ وَ یُتِمَّ نِعۡمَتَہٗ عَلَیۡکَ وَ یَہۡدِیَکَ صِرَاطًا مُّسۡتَقِیۡمًا ۙ﴿۲﴾ وَّ یَنۡصُرَکَ اللّٰہُ نَصۡرًا عَزِیۡزًا ﴿۳﴾ ہُوَ الَّذِیۡۤ اَنۡزَلَ السَّکِیۡنَۃَ فِیۡ قُلُوۡبِ الۡمُؤۡمِنِیۡنَ لِیَزۡدَادُوۡۤا اِیۡمَانًا مَّعَ اِیۡمَانِہِمۡ ؕ وَ لِلّٰہِ جُنُوۡدُ السَّمٰوٰتِ وَ الۡاَرۡضِ ؕ وَ کَانَ اللّٰہُ عَلِیۡمًا حَکِیۡمًا ۙ﴿۴﴾

اللہ تعالیٰ کے نام سے (میں شروع کرتا ہوں) جن کی رحمت سب کے لیے ہے، جو بہت زیادہ رحم کرنے والے ہیں۔

(اے نبی!) یقیناً ہم نے تم کو (حدیبیہ کی صلح کے ذریعہ) ایک کھلی ہوئی (مکہ کی) فتح دے دی① ﴿۱﴾ تاکہ تمھاری اگلی اور پچھلی کوتاہیوں کو اللہ تعالیٰ معاف کردیں② اور (تاکہ) اپنی نعمت تم پر مکمل کردیں؛ اور (تاکہ) تم کو سیدھے راستے پر چلاوے③ ﴿۲﴾ اور (تاکہ) اللہ تعالیٰ تمھاری زبردست مدد کرے④ ﴿۳﴾ وہی (اللہ تعالیٰ) تو ہیں جنھوں نے ایمان والوں کے دلوں میں اطمینان (یعنی رحمت، یا وقار، یا تحمل، یا ضبط) پیدا کردیا؛ تاکہ جو ایمان پہلے سے ان کو حاصل تھا اس کے ساتھ ایمان میں اور بڑھ جاویں اور آسمانوں اور زمین کے تمام لشکر اللہ تعالیٰ ہی کے لیے ہیں اور اللہ تعالیٰ (تو ہر چیز کو) جاننے والے، بڑی حکمت والے ہیں ﴿۴﴾

---

① (دوسرا ترجمہ) اے نبی! یقیناً ہم نے تمھارے واسطے صاف صاف فیصلہ کرڈالا۔

② کبھی غیر افضل بات پر عمل ہوگیا ہو جو نبوت کی عالی شان کے پیش نظر خلاف اولیٰ ہے، اس طرح کی کچھ بات نبوت ملنے سے پہلے اور بعد میں پیش آئی، صلح کی برکت سے جب راستے پر امن ہوگئے، لوگ اسلام میں کثرت سے داخل ہونے لگے تو ثواب کی زیادتی اور بعثت کے مقاصد خوب پورے ہورہے ہیں، اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس طرح کی خلاف افضل چیزوں کو معاف کرنے کی بات فرمائی گئی۔

③ آپ ﷺ پہلے ہی سے سیدھے راستے پر تھے، اب مزید ثابت قدمی میں ترقی ہورہی ہے اور بتایا جارہا ہے کہ کفار کی روک ٹوک آپ کی دعوت سے ختم ہورہی ہے۔

④ دوسرا: اللہ تعالیٰ تم کو ایسا غلبہ دیوے جس میں عزت ہی عزت ہو۔ تیسرا: اللہ تعالیٰ تمہاری ایسی مدد فرمائے جو مدد باعزت (فتح کو شامل) ہو۔

لِّيُدْخِلَ الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ جَنَّاتٍ تَجْرِي مِن تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ خَالِدِينَ فِيهَا وَيُكَفِّرَ
عَنْهُمْ سَيِّئَاتِهِمْ ۚ وَكَانَ ذَٰلِكَ عِندَ اللَّهِ فَوْزًا عَظِيمًا ﴿٥﴾ وَيُعَذِّبَ الْمُنَافِقِينَ وَالْمُنَافِقَاتِ
وَالْمُشْرِكِينَ وَالْمُشْرِكَاتِ الظَّانِّينَ بِاللَّهِ ظَنَّ السَّوْءِ ۚ عَلَيْهِمْ دَائِرَةُ السَّوْءِ ۖ وَغَضِبَ
اللَّهُ عَلَيْهِمْ وَلَعَنَهُمْ وَأَعَدَّ لَهُمْ جَهَنَّمَ ۖ وَسَاءَتْ مَصِيرًا ﴿٦﴾ وَلِلَّهِ جُنُودُ السَّمَاوَاتِ
وَالْأَرْضِ ۚ وَكَانَ اللَّهُ عَزِيزًا حَكِيمًا ﴿٧﴾ إِنَّا أَرْسَلْنَاكَ شَاهِدًا وَمُبَشِّرًا وَنَذِيرًا ﴿٨﴾ لِّتُؤْمِنُوا
بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ وَتُعَزِّرُوهُ وَتُوَقِّرُوهُ ۚ وَتُسَبِّحُوهُ بُكْرَةً وَأَصِيلًا ﴿٩﴾

تا کہ وہ (اللہ تعالیٰ) ایمان والے مردوں اور ایمان والی عورتوں کو ایسے باغات میں داخل کر دیویں جن کے نیچے سے نہریں بہتی ہوں گی جہاں وہ ہمیشہ رہیں گے اور ان سے اُن کی برائیوں کو زائل کر دیں اور یہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک بہت بڑی کامیابی ہے ﴿۵﴾ اور تا کہ نفاق والے مردوں کو اور نفاق والی عورتوں کو اور شرک کرنے والے مردوں کو اور شرک کرنے والی عورتوں کو سخت سزا (یعنی عذاب) دیویں جو اللہ تعالیٰ کے بارے میں (طرح طرح کی) بدگمانیاں کیا کرتے ہیں، برائی کا چکر (مصیبت کی شکل میں) انہی پر پڑنے والا ہے① اور اللہ تعالیٰ ان پر غضب ناک ہوں گے اور ان کو اپنی رحمت سے دور کر دیں گے اور ان کے لیے جہنم تیار کر رکھی ہے اور وہ بہت بُرا ٹھکانہ ہے ﴿۶﴾ اور آسمانوں اور زمین کے سب لشکر اللہ تعالیٰ ہی کے لیے ہیں اور اللہ تعالیٰ بڑے زبردست، بڑی حکمت کے مالک ہیں ﴿۷﴾ (اے نبی!) ہم نے تم کو (قیامت کے دن امت کے اعمال پر) گواہی دینے والا اور خوش خبری دینے والا اور ڈرانے والا بنا کر بھیجا ہے ﴿۸﴾ تا کہ (اے انسانو!) تم اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول پر ایمان لاؤ اور اس کی مدد کرو اور اس کی تعظیم کرو② اور صبح و شام اس (اللہ تعالیٰ) کی تسبیح کرتے رہو ﴿۹﴾

---

① (دوسرا ترجمہ) برا وقت انہی پر آنے والا ہے۔ (تیسرا ترجمہ) ان لوگوں پر بری گردش واقع ہونے والی ہے۔

② اللہ تعالیٰ کی مدد یعنی اللہ تعالیٰ کے دین اسلام کی مدد اور خود نبی کریم ﷺ کی بھی مدد کرنی ہے اور اللہ تعالیٰ اور ان کے رسول کی تعظیم کرنی ہے۔

اِنَّ الَّذِیْنَ یُبَایِعُوْنَكَ اِنَّمَا یُبَایِعُوْنَ اللّٰهَ ؕ یَدُ اللّٰهِ فَوْقَ اَیْدِیْهِمْ ۚ فَمَنْ نَّكَثَ فَاِنَّمَا یَنْكُثُ عَلٰى نَفْسِهٖ ۚ وَمَنْ اَوْفٰى بِمَا عٰهَدَ عَلَیْهُ اللّٰهَ فَسَیُؤْتِیْهِ اَجْرًا عَظِیْمًا ﴿۱۰﴾

سَیَقُوْلُ لَكَ الْمُخَلَّفُوْنَ مِنَ الْاَعْرَابِ شَغَلَتْنَاۤ اَمْوَالُنَا وَاَهْلُوْنَا فَاسْتَغْفِرْ لَنَا ۚ یَقُوْلُوْنَ بِاَلْسِنَتِهِمْ مَّا لَیْسَ فِیْ قُلُوْبِهِمْ ؕ قُلْ فَمَنْ یَّمْلِكُ لَكُمْ مِّنَ اللّٰهِ شَیْـًٔا اِنْ اَرَادَ بِكُمْ ضَرًّا اَوْ اَرَادَ بِكُمْ نَفْعًا ؕ بَلْ كَانَ اللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِیْرًا ﴿۱۱﴾ بَلْ ظَنَنْتُمْ اَنْ لَّنْ یَّنْقَلِبَ الرَّسُوْلُ وَالْمُؤْمِنُوْنَ اِلٰۤى اَهْلِیْهِمْ اَبَدًا وَّزُیِّنَ ذٰلِكَ فِیْ قُلُوْبِكُمْ وَظَنَنْتُمْ ظَنَّ السَّوْءِ ۖۚ وَكُنْتُمْ قَوْمًۢا بُوْرًا ﴿۱۲﴾

(اے نبی!) یقیناً جولوگ تم سے بیعت کر رہے ہیں وہ حقیقت میں اللہ تعالیٰ سے بیعت کر رہے ہیں، اللہ تعالیٰ کا ہاتھ ان کے ہاتھوں پر ہے، اس کے بعد بھی جو کوئی عہد توڑتا ہے ① تو اس عہد توڑنے کا نقصان اسی پر پڑے گا اور جو کوئی شخص اللہ تعالیٰ سے کیے ہوئے عہد (یعنی قرار) کو پورا کرے گا تو اللہ تعالیٰ ان کو عنقریب بڑا ثواب دیں گے ﴿۱۰﴾

گاؤں کے رہنے والے جو (حدیبیہ کے سفر سے) پیچھے رہ گئے تھے وہ عنقریب (مدینہ پہنچتے ہی) تم سے کہیں گے کہ: ہمارے مال (دولت) اور ہمارے گھر والوں نے ہم کو مشغول کر دیا تھا، سو آپ ہمارے لیے (اللہ تعالیٰ سے اس کوتاہی پر) معافی کی دعا کر دیجیے، وہ اپنی زبانوں سے وہ بات کہتے ہیں جو ان کے دلوں میں نہیں ہے، تم (ان سے) کہو: اگر اللہ تعالیٰ تم کو کوئی نقصان پہنچانا چاہے یا تم کو فائدہ پہنچانا چاہے تو کون ہے جو اللہ تعالیٰ کے سامنے تمہارے معاملے میں کچھ بھی کرنے کا اختیار رکھتا ہو؛ بلکہ جو کچھ بھی تم کرتے ہو اس کی اللہ تعالیٰ کو پوری خبر ہے ﴿۱۱﴾ بلکہ (حقیقت ایسی ہے کہ) تم نے تو یہ سمجھ لیا تھا کہ رسول (یعنی محمد ﷺ) اور (دوسرے) ایمان والے اپنے گھر والوں کے پاس کبھی لوٹ کر ہی نہیں آئیں گے اور یہی بات تمہارے دلوں کو اچھی بھی لگتی تھی اور تم نے (طرح طرح کے) بدگمانیاں کی تھی اور تم لوگ (اس طرح کے کفریہ گمان کی وجہ سے) برباد ہونے والی قوم بن گئے ﴿۱۲﴾

---

① یعنی اطاعت کے بجائے نافرمانی کرے۔

وَمَنْ لَّمْ يُؤْمِنْۢ بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ فَاِنَّاۤ اَعْتَدْنَا لِلْكٰفِرِيْنَ سَعِيْرًا ﴿۱۳﴾ وَلِلّٰهِ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ يَغْفِرُ لِمَنْ يَّشَآءُ وَيُعَذِّبُ مَنْ يَّشَآءُ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ﴿۱۴﴾ سَيَقُوْلُ الْمُخَلَّفُوْنَ اِذَا انْطَلَقْتُمْ اِلٰى مَغَانِمَ لِتَاْخُذُوْهَا ذَرُوْنَا نَتَّبِعْكُمْ ۚ يُرِيْدُوْنَ اَنْ يُّبَدِّلُوْا كَلٰمَ اللّٰهِ ؕ قُلْ لَّنْ تَتَّبِعُوْنَا كَذٰلِكُمْ قَالَ اللّٰهُ مِنْ قَبْلُ ۚ فَسَيَقُوْلُوْنَ بَلْ تَحْسُدُوْنَنَا ؕ بَلْ كَانُوْا لَا يَفْقَهُوْنَ اِلَّا قَلِيْلًا ﴿۱۵﴾ قُلْ لِّلْمُخَلَّفِيْنَ مِنَ الْاَعْرَابِ سَتُدْعَوْنَ اِلٰى قَوْمٍ اُولِيْ بَاْسٍ شَدِيْدٍ تُقَاتِلُوْنَهُمْ اَوْ يُسْلِمُوْنَ ۚ

اورر جو شخص بھی اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول پر ایمان نہیں لائے گا تو (وہ شخص یاد رکھے) یقیناً ہم نے کافروں کے لیے بھڑکتی آگ تیار کر رکھی ہے ﴿۱۳﴾ اور آسمانوں اور زمین کی حکومت اللہ تعالیٰ ہی کے لیے ہے، وہ (اللہ تعالیٰ) جس کو چاہے معاف کر دیویں اور جس کو چاہے عذاب دیویں اور اللہ تعالیٰ (تو) بہت معاف کرنے والے، بڑے رحم والے ہیں ﴿۱۴﴾ جو لوگ (حدیبیہ کے سفر سے) پیچھے رہ گئے تھے عنقریب جب تم (خیبر کی فتح اور) غنیمت کا مال لینے کے لیے چلو گے تب وہ (تم سے) کہیں گے کہ: ہم کو بھی تمھارے ساتھ چلنے کی اجازت دو، وہ چاہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کی (فرمائی ہوئی) بات (یعنی حکم) کو بدل دیں تم کہہ دینا: تم ہرگز ہمارے ساتھ نہیں چل سکتے، اللہ تعالیٰ نے پہلے ہی اس طرح فرما دیا ہے① اس پر وہ کہیں گے (کہ: یہ بات نہیں)؛ بلکہ تم لوگ ہم سے حسد کرتے ہو② (حقیقت ایسی نہیں ہے) بلکہ یہ لوگ خود ہی بات کو بہت کم سمجھتے ہیں ﴿۱۵﴾ (اے نبی! ان) پیچھے رہ جانے والے دیہاتیوں سے تم کہہ دو کہ: تم کو عنقریب ایسے لوگوں کے مقابلے کی دعوت دی جائے گی جو بڑے سخت لڑنے والے ہوں گے③ تم ان سے جنگ کرتے رہو یا وہ اطاعت قبول کر لیں،

① حدیبیہ سے واپسی میں اللہ تعالیٰ نے یہ فرما دیا تھا کہ غزوۂ خیبر میں وہی لوگ ساتھ چلیں گے جو حدیبیہ کے سفر میں تھے۔
② یعنی ہم کو فائدہ ملے اس سے تم کو جلن ہے۔
③ اس دور کی دنیا کی بڑی طاقت خاص کر روم اور فارس کی سلطنت کی طرف اشارہ ہے اور یہ جنگیں زیادہ تر خلافتِ راشدہ میں ہوئی؛ اس لیے کہ تبوک میں باقاعدہ جنگ کی نوبت نہیں آئی۔ اس سے حضراتِ خلفائے راشدین کی دعوت نہ ماننے والوں کے لیے وعید بھی معلوم ہوئی جس سے ان حضرات رضی اللہ عنہم کی فضیلت بھی ثابت ہوتی ہے۔

فَاِنْ تُطِيْعُوْا يُؤْتِكُمُ اللّٰهُ اَجْرًا حَسَنًا ۚ وَاِنْ تَتَوَلَّوْا كَمَا تَوَلَّيْتُمْ مِّنْ قَبْلُ يُعَذِّبْكُمْ عَذَابًا اَلِيْمًا ﴿۱۶﴾ لَيْسَ عَلَى الْاَعْمٰى حَرَجٌ وَّلَا عَلَى الْاَعْرَجِ حَرَجٌ وَّلَا عَلَى الْمَرِيْضِ حَرَجٌ ؕ وَمَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ يُدْخِلْهُ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ۚ وَمَنْ يَّتَوَلَّ يُعَذِّبْهُ عَذَابًا اَلِيْمًا ﴿۱۷﴾

لَقَدْ رَضِيَ اللّٰهُ عَنِ الْمُؤْمِنِيْنَ اِذْ يُبَايِعُوْنَكَ تَحْتَ الشَّجَرَةِ فَعَلِمَ مَا فِيْ قُلُوْبِهِمْ فَاَنْزَلَ السَّكِيْنَةَ عَلَيْهِمْ وَاَثَابَهُمْ فَتْحًا قَرِيْبًا ﴿۱۸﴾ وَّمَغَانِمَ كَثِيْرَةً يَّاْخُذُوْنَهَا ؕ وَكَانَ اللّٰهُ عَزِيْزًا حَكِيْمًا ﴿۱۹﴾ وَعَدَكُمُ اللّٰهُ مَغَانِمَ كَثِيْرَةً تَاْخُذُوْنَهَا فَعَجَّلَ لَكُمْ هٰذِهٖ وَكَفَّ اَيْدِيَ النَّاسِ عَنْكُمْ ۚ وَلِتَكُوْنَ اٰيَةً لِّلْمُؤْمِنِيْنَ وَيَهْدِيَكُمْ صِرَاطًا مُّسْتَقِيْمًا ﴿۲۰﴾

پھر اگر تم (اس وقت جہاد کا) حکم مانو گے تو اللہ تعالیٰ تم کو اچھا بدلہ عطا کریں گے اور اگر تم منہ پھرا لو گے جیسا تم نے اس سے پہلے (حدیبیہ میں) منہ پھرا لیا تھا تو وہ (اللہ تعالیٰ) تم کو دردناک عذاب دیں گے ﴿۱۶﴾ اندھے پر کوئی گناہ نہیں ہے اور لنگڑے پر بھی کوئی گناہ نہیں ہے اور بیمار پر بھی کوئی گناہ نہیں اور جو شخص بھی اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کی بات مانے گا وہ (اللہ تعالیٰ) اس کو ایسے باغات میں داخل کریں گے کہ جن کے نیچے سے نہریں بہتی ہوں گی اور جو شخص منہ پھرائے گا وہ (اللہ تعالیٰ) اس کو دردناک عذاب دیں گے ﴿۱۷﴾

یقیناً اللہ تعالیٰ (ان) ایمان والوں سے خوش ہو گئے جب کہ وہ تم سے (ایک) درخت کے نیچے (جہاد میں جم کر رہنے پر) بیعت کرنے لگے، سو ان کے دلوں میں جو کچھ تھا اس (اللہ تعالیٰ) کو وہ معلوم تھا، پھر اس (اللہ تعالیٰ) نے ان (مسلمانوں) پر دل کا اطمینان اتارا اور ان کو نزدیک کی ایک فتح (یعنی خیبر کی) انعام میں عنایت فرمائی ﴿۱۸﴾ اور بہت ساری غنیمتیں بھی (دیں) جن کو وہ حاصل کر رہے ہیں اور اللہ تعالیٰ بڑے زبردست، بڑے حکمت والے ہیں ﴿۱۹﴾ اور اللہ تعالیٰ تم سے بہت ساری غنیمتوں کا وعدہ فرما چکے ہیں جن کو تم حاصل کرو گے اور فوری طور پر اس (اللہ تعالیٰ) نے تم کو یہ (خیبر کی غنیمت) عطا کر دی اور لوگوں کے ہاتھوں کو تم سے روک دیا؛ اور تا کہ یہ (واقعہ) ایمان والوں کے لیے (اللہ تعالیٰ کی قدرت کا) نمونہ بن جائے اور (اس لیے بھی) وہ (اللہ تعالیٰ) تم کو (آئندہ ہر کام میں) سیدھے راہ پر چلائیں ﴿۲۰﴾

وَّاُخْرٰى لَمْ تَقْدِرُوْا عَلَيْهَا قَدْ اَحَاطَ اللّٰهُ بِهَا ؕ وَكَانَ اللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ قَدِيْرًا ﴿۲۱﴾ وَلَوْ قٰتَلَكُمُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَوَلَّوُا الْاَدْبَارَ ثُمَّ لَا يَجِدُوْنَ وَلِيًّا وَّلَا نَصِيْرًا ﴿۲۲﴾ سُنَّةَ اللّٰهِ الَّتِیْ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلُ ۚۖ وَلَنْ تَجِدَ لِسُنَّةِ اللّٰهِ تَبْدِيْلًا ﴿۲۳﴾ وَهُوَ الَّذِیْ كَفَّ اَيْدِيَهُمْ عَنْكُمْ وَاَيْدِيَكُمْ عَنْهُمْ بِبَطْنِ مَكَّةَ مِنْۢ بَعْدِ اَنْ اَظْفَرَكُمْ عَلَيْهِمْ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرًا ﴿۲۴﴾ هُمُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَصَدُّوْكُمْ عَنِ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ وَالْهَدْیَ مَعْكُوْفًا اَنْ يَّبْلُغَ مَحِلَّهٗ ؕ وَلَوْلَا رِجَالٌ مُّؤْمِنُوْنَ وَنِسَآءٌ مُّؤْمِنٰتٌ لَّمْ تَعْلَمُوْهُمْ اَنْ تَطَئُوْهُمْ فَتُصِيْبَكُمْ مِّنْهُمْ مَّعَرَّةٌۢ بِغَيْرِ عِلْمٍ ۚ لِيُدْخِلَ اللّٰهُ فِیْ رَحْمَتِهٖ مَنْ يَّشَآءُ ۚ

اور دوسری (ایک فتح) بھی ہے جو ابھی تمھارے قابو (یعنی بس) میں نہیں آئی (لیکن) اللہ تعالیٰ نے اس کو (بھی) اپنی قدرت میں لے رکھا ہے اور اللہ تعالیٰ ہر چیز پر پوری قدرت رکھتے ہیں ﴿۲۱﴾ اور اگر یہ کافر لوگ تم سے لڑتے تو یقیناً وہ پیٹھ پھیر کر بھاگ جاتے، پھر اُن کو کوئی حمایت کرنے والا نہ ملتا اور نہ مدد کرنے والا (ملتا) ﴿۲۲﴾ اللہ تعالیٰ کا یہی دستور ہے جو پہلے سے چلا آرہا ہے اور تم اللہ تعالیٰ کے دستور میں کسی قسم کی تبدیلی ہرگز نہیں پاؤ گے ﴿۲۳﴾ اور وہی (اللہ تعالیٰ) ہیں جنہوں نے مکہ کی وادی میں[1] اُن (کافروں) کے ہاتھوں کو تم (مسلمانوں) سے اور تمھارے ہاتھوں کو اُن سے روک دیا، اُن (کافروں) پر تم کو قابو دے چکنے کے باوجود اور جو کچھ تم کر رہے تھے اللہ تعالیٰ اس کو دیکھ رہے تھے ﴿۲۴﴾ یہ (مکہ والے) وہی تو (لوگ) ہیں جنھوں نے کفر اپنایا اور تم کو مسجدِ حرام سے (روکا) اور قربانی کے جو جانور (حدیبیہ میں) رکے ہوئے تھے اُن کو اپنی جگہ (منیٰ) تک پہنچنے سے روک دیا اور اگر کچھ ایمان والے مرد اور کچھ ایمان والی عورتیں (مکہ میں) نہ ہوتیں جن کو تم پہچانتے نہیں تھے کہ (خطرہ یہ تھا کہ خبر نہ ہونے کی وجہ سے) تم ان کو پیس ڈالتے، پھر ان (بے گناہ مسلمانوں) کی وجہ سے تم کو بے خبری میں نقصان (یعنی رنج اور افسوس) پہنچتا (تب تو لڑائی ہو جاتی اسی طرح جنگ سے روکنے کی یہ حکمت بھی تھی) تاکہ اللہ تعالیٰ جس کو چاہیں اپنی رحمت (یعنی ایمان) میں داخل کریں،

---

[1] یعنی مکہ کے قریب حدیبیہ میں۔

لَوْ تَزَيَّلُوْا لَعَذَّبْنَا الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْهُمْ عَذَابًا اَلِيْمًا ۝ اِذْ جَعَلَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا فِيْ قُلُوْبِهِمُ الْحَمِيَّةَ حَمِيَّةَ الْجَاهِلِيَّةِ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ سَكِيْنَتَهٗ عَلٰى رَسُوْلِهٖ وَعَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ وَاَلْزَمَهُمْ كَلِمَةَ التَّقْوٰى وَكَانُوْا اَحَقَّ بِهَا وَاَهْلَهَا ؕ وَكَانَ اللّٰهُ بِكُلِّ شَیْءٍ عَلِيْمًا ۝

لَقَدْ صَدَقَ اللّٰهُ رَسُوْلَهُ الرُّؤْيَا بِالْحَقِّ ۚ لَتَدْخُلُنَّ الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ اٰمِنِيْنَ ۙ مُحَلِّقِيْنَ رُءُوْسَكُمْ وَمُقَصِّرِيْنَ ۙ لَا تَخَافُوْنَ ؕ فَعَلِمَ مَا لَمْ تَعْلَمُوْا فَجَعَلَ مِنْ دُوْنِ ذٰلِكَ فَتْحًا قَرِيْبًا ۝

(ہاں!) اگر (اس طرح کہ) وہ (ایمان والے) الگ ہوگئے ہوتے تو ہم اِن (مکہ والوں) میں سے جو کافر تھے اُن کو دردناک سزا دیتے ﴿٢٥﴾ پھر جب اِن کافروں نے اپنے دلوں میں حمیت (یعنی ضد، یا عار، یا غیرت) کو جگہ دی جو جاہلیت (یعنی نادانی) کی حمیت تھی تو اللہ تعالیٰ نے اپنی طرف سے اپنے رسول اور ایمان والوں پر سکینت (یعنی ضبط، یا تحمل، یا اطمینان) کو اتارا اور اُن (مسلمانوں) کو تقویٰ کی بات پر جمائے رکھا[1] اور وہ اسی (تقویٰ کی بات) کے زیادہ حق دار اور اسی کے لائق تھے اور اللہ تعالیٰ ہر چیز کو پوری طرح جانتے ہیں ﴿٢٦﴾

پکی بات یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول کو سچا خواب دکھلایا جو حقیقت کے بالکل مطابق ہوا کہ تم ضرور ان شاء اللہ! مسجدِ حرام میں امن وامان کے ساتھ داخل ہوں گے (اس طرح کہ تم میں سے بعض حضرات) اپنے سر منڈواتے اور (کچھ حضرات) بال کٹواتے ہوں گے (اور) تم کو (کسی طرح کا) خوف نہیں ہوگا، سو وہ (اللہ تعالیٰ) ان باتوں کو جانتے ہیں جو تم نہیں جانتے[2] پھر اللہ تعالیٰ نے اس (مسجدِ حرام میں داخل ہونے کے خواب کو پورا ہونے) سے پہلے ایک بہت قریب کی فتح (یعنی خیبر کی) عنایت کر دی ﴿٢٧﴾

---

[1] کلمہ طیبہ کا تقاضا طاعت پر جمنا مراد ہے۔

[2] یعنی سن ٦ ہجری میں عمرہ کیوں نہ ہو سکا اور ٧ ہجری میں ہی کیوں ہوا جو تم نہیں جانتے۔

هُوَ الَّذِيْٓ اَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ بِالْهُدٰى وَدِيْنِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهٗ عَلَى الدِّيْنِ كُلِّهٖ ؕ وَكَفٰى بِاللّٰهِ شَهِيْدًا ۞ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ ؕ وَالَّذِيْنَ مَعَهٗٓ اَشِدَّآءُ عَلَى الْكُفَّارِ رُحَمَآءُ بَيْنَهُمْ تَرٰىهُمْ رُكَّعًا سُجَّدًا يَّبْتَغُوْنَ فَضْلًا مِّنَ اللّٰهِ وَرِضْوَانًا ؗ سِيْمَاهُمْ فِيْ وُجُوْهِهِمْ مِّنْ اَثَرِ السُّجُوْدِ ؕ ذٰلِكَ مَثَلُهُمْ فِي التَّوْرٰىةِ ۖۚ وَمَثَلُهُمْ فِي الْاِنْجِيْلِ ۚ كَزَرْعٍ اَخْرَجَ شَطْـَٔهٗ فَاٰزَرَهٗ فَاسْتَغْلَظَ فَاسْتَوٰى عَلٰى سُوْقِهٖ يُعْجِبُ الزُّرَّاعَ لِيَغِيْظَ بِهِمُ الْكُفَّارَ ؕ وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ مِنْهُمْ مَّغْفِرَةً وَّاَجْرًا عَظِيْمًا ۞

وہ (اللہ تعالیٰ) ایسے ہیں جنھوں نے اپنے رسول کو ہدایت (کا سامان یعنی قرآن) اور سچا دین دے کر بھیجا؛ تا کہ اس (دین) کو (دوسرے) تمام ادیان (باطلہ) پر غالب کردیں اور (اس بات کی) گواہی دینے کے لیے اللہ تعالیٰ کافی ہیں ﴿۲۸﴾ (کہ) محمد (ﷺ) اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں اور جو لوگ (یعنی صحابہ) ان کے ساتھ ہیں وہ کافروں کے مقابلے میں سخت اور آپس میں (ایک دوسرے کے لیے) رحم دل ہیں، تم ان کو دیکھو گے (کبھی) رکوع میں ہیں (کبھی) سجدے میں ہیں (خلاصہ یہ ہے کہ) وہ اللہ تعالیٰ کے فضل اور رضا (یعنی خوشنودی) کی تلاش میں لگے ہوئے ہیں، ان کی علامت سجدوں کے اثر (یعنی تاثیر) سے اُن کے چہروں پر (صاف ظاہر ہو رہی) ہیں یہ ان (صحابہ) کے اوصاف ہیں جو توراۃ میں ذکر کیے گئے ہیں اور ان کے اوصاف انجیل میں بھی (ذکر کیے گئے) ہیں کہ جیسے ایک کھیتی ہو جس نے (پہلے زمین سے) اپنی کونپل نکالی، پھر اس کو مضبوط کیا، پھر (اور بڑھ کر) موٹی ہوگئی، پھر اپنے تنے پر اس طرح سیدھی کھڑی ہوگئی کہ کھیتی کرنے والے (یعنی کسان) خوش ہوتے ہیں؛ تا کہ اللہ تعالیٰ اِن (کی اس ترقی) سے کافروں (کے دلوں) کو غصے میں مبتلا کریں (یا حسد میں جلائے) اور اللہ تعالیٰ نے ان میں سے جو ایمان لائے اور نیک کام کیے اُن کے لیے مغفرت کا اور بڑے ثواب کا وعدہ کیا ہے ﴿۲۹﴾



سورۃ الحجرات

(المدنیۃ)

آیاتھا:۱۸۔رکوعاتھا:۲۔

یہ سورت مدنی ہے، اس میں اٹھارہ (۱۸) آیتیں ہیں۔ سورۃ مجادلہ کے بعد اور سورۃ تحریم سے پہلے ایک سو چھ (۱۰۶) یا ایک سو آٹھ (۱۰۸) نمبر پر نازل ہوئی۔

بنی تمیم کے کچھ لوگوں نے آ کر حضرت نبی کریم ﷺ کو حجرے کے پیچھے سے آواز لگائی، اس واقعہ کا اس سورت میں تذکرہ ہے۔

چہار دیواری کے ذریعہ جس کو گھیر لیا جائے اس کو حجرہ کہتے ہیں۔ یہ چہار دیواری دوسروں کو آنے سے ''حجر'' یعنی رکاوٹ کا ذریعہ بنتی ہے اور یہ دیوار بنانے میں ''حجر'' یعنی پتھر کا استعمال ہوتا ہے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تُقَدِّمُوْا بَيْنَ يَدَيِ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَاتَّقُوا اللّٰهَ ۭ اِنَّ اللّٰهَ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ① يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَرْفَعُوْٓا اَصْوَاتَكُمْ فَوْقَ صَوْتِ النَّبِيِّ وَلَا تَجْهَرُوْا لَهٗ بِالْقَوْلِ كَجَهْرِ بَعْضِكُمْ لِبَعْضٍ اَنْ تَحْبَطَ اَعْمَالُكُمْ وَاَنْتُمْ لَا تَشْعُرُوْنَ ② اِنَّ الَّذِيْنَ يَغُضُّوْنَ اَصْوَاتَهُمْ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ امْتَحَنَ اللّٰهُ قُلُوْبَهُمْ لِلتَّقْوٰى ۭ لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ وَّاَجْرٌ عَظِيْمٌ ③ اِنَّ الَّذِيْنَ يُنَادُوْنَكَ مِنْ وَّرَاۗءِ الْحُجُرٰتِ اَكْثَرُهُمْ لَا يَعْقِلُوْنَ ④ وَلَوْ اَنَّهُمْ صَبَرُوْا حَتّٰى تَخْرُجَ اِلَيْهِمْ لَكَانَ خَيْرًا لَّهُمْ ۭ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ⑤

اللہ تعالیٰ کے نام سے (میں شروع کرتا ہوں) جن کی رحمت سب کے لیے ہے، جو بہت زیادہ رحم کرنے والے ہیں۔

اے ایمان والو! اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کے آگے نہ بڑھا کرو اور تم اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہو، یقیناً اللہ تعالیٰ (ہر بات کو) سننے والے، (ہر چیز کو) جاننے والے ہیں ﴿۱﴾ اے ایمان والو! اپنی آوازوں کو نبی کی آواز سے بلند نہ ہونے دو اور اس (نبی) سے بات کرتے ہوئے اس طرح پکار کر نہ بولو جس طرح تم ایک دوسرے سے پکار کر بولتے ہو[①] کہیں تمھارے اعمال برباد نہ ہو جاویں اور تم کو پتہ بھی نہ چلے ﴿۲﴾ یقین رکھو جو لوگ اللہ تعالیٰ کے رسول (ﷺ) کے سامنے اپنی آوازیں نیچی رکھتے ہیں یہ وہ لوگ ہیں جن کے دلوں کو اللہ تعالیٰ نے تقویٰ کے لیے جانچ لیا ہے، ان کے لیے (بڑی) مغفرت ہے اور بڑا ثواب بھی ﴿۳﴾ (اے نبی!) جو لوگ آپ کو حجروں کے پیچھے (یا باہر) سے آواز دیتے ہیں ان میں سے اکثر کو عقل نہیں ہے ﴿۴﴾ اور اگر وہ لوگ اس وقت تک (ذرا) صبر کرتے جب تک (خود) تم باہر نکل کر ان کے پاس تشریف لے آتے تو یہ ان کے لیے بہتر ہوتا اور اللہ تعالیٰ تو بہت معاف کرنے والے، (سب پر) بہت رحم کرنے والے ہیں ﴿۵﴾

---

① (دوسرا ترجمہ) اور نبی سے بات کرتے ہوئے اس طرح جس طرح تم ایک دوسرے سے کھل کر بات کرتے ہو۔

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِنْ جَآءَكُمْ فَاسِقٌۢ بِنَبَاٍ فَتَبَيَّنُوْٓا اَنْ تُصِيْبُوْا قَوْمًۢا بِجَهَالَةٍ فَتُصْبِحُوْا عَلٰى مَا فَعَلْتُمْ نٰدِمِيْنَ ۞ وَاعْلَمُوْٓا اَنَّ فِيْكُمْ رَسُوْلَ اللّٰهِ ؕ لَوْ يُطِيْعُكُمْ فِيْ كَثِيْرٍ مِّنَ الْاَمْرِ لَعَنِتُّمْ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ حَبَّبَ اِلَيْكُمُ الْاِيْمَانَ وَزَيَّنَهٗ فِيْ قُلُوْبِكُمْ وَكَرَّهَ اِلَيْكُمُ الْكُفْرَ وَالْفُسُوْقَ وَالْعِصْيَانَ ؕ اُولٰٓئِكَ هُمُ الرّٰشِدُوْنَ ۞ فَضْلًا مِّنَ اللّٰهِ وَنِعْمَةً ؕ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ ۞ وَاِنْ طَآئِفَتٰنِ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ اقْتَتَلُوْا فَاَصْلِحُوْا بَيْنَهُمَا ۚ فَاِنْۢ بَغَتْ اِحْدٰىهُمَا عَلَى الْاُخْرٰى فَقَاتِلُوا الَّتِيْ تَبْغِيْ حَتّٰى تَفِيْٓءَ اِلٰٓى اَمْرِ اللّٰهِ ۚ فَاِنْ فَآءَتْ فَاَصْلِحُوْا بَيْنَهُمَا بِالْعَدْلِ وَاَقْسِطُوْا ؕ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُقْسِطِيْنَ ۞ اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ اِخْوَةٌ فَاَصْلِحُوْا بَيْنَ اَخَوَيْكُمْ وَاتَّقُوا اللّٰهَ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ ۞

اے ایمان والو! اگر کوئی فاسق (یعنی گنہگار یا شریر) تمھارے پاس کوئی خبر لے آئے تو (اس کی) اچھی طرح تحقیق کرلیا کرو، کہیں ایسا نہ ہو کہ تم نادانی سے کسی قوم کو نقصان پہنچا بیٹھو، پھر تم اپنے کیے پر پچھتاتے پھرو ﴿۶﴾ اور جان لو کہ تمھارے درمیان اللہ کے رسول موجود ہیں، بہت سی باتیں ایسی ہوتی ہیں کہ ان میں، اگر وہ (رسول) تمھاری بات مان لیں تو (خود) تم بڑی مشکل میں پڑ جاؤ؛ لیکن اللہ نے تمھارے لیے (دل میں) ایمان کی محبت بٹھادی اور اس کو تمھارے دلوں کے اندر خوش نما بنادیا اور تمھارے اندر کفر کی اور گناہوں اور نافرمانی کی نفرت بٹھادی، یہی وہ لوگ ہیں جو سیدھے راستہ پر آچکے ہیں ﴿۷﴾ یہ (سب کچھ) اللہ تعالیٰ کی طرف سے فضل اور نعمت ہے اور اللہ تعالیٰ بڑے جاننے والے، بڑی حکمت والے ہیں ﴿۸﴾ اور اگر مسلمانوں کے دو فریق آپس میں لڑ پڑے تو (اختلاف ختم کراکے) ان کے درمیان صلح کرادو، پھر اگر ان میں سے ایک (فریق) دوسرے پر زیادتی کرے تو جو (فریق) زیادتی کررہا ہے تم اس سے لڑو، یہاں تک کہ وہ (فریق) اللہ تعالیٰ کے حکم کی طرف لوٹ آئے، پھر اگر وہ (زیادتی کرنے والا فریق) لوٹ آوے تو ان دونوں کے درمیان انصاف کے ساتھ صلح کرادو اور تم (ہر حال میں) انصاف کرو، یقیناً اللہ تعالیٰ انصاف کرنے والوں کو پسند فرماتے ہیں ﴿۹﴾ حقیقت تو یہ ہے کہ ایمان والے (آپس میں) بھائی بھائی ہیں؛ اس لیے اپنے دو بھائیوں میں صلح کرادو اور تم (صلح کرانے میں) اللہ سے ڈرتے رہو؛ تاکہ تم لوگوں پر رحم کیا جاوے ﴿۱۰﴾

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا يَسْخَرْ قَوْمٌ مِّنْ قَوْمٍ عَسٰٓى اَنْ يَّكُوْنُوْا خَيْرًا مِّنْهُمْ وَلَا نِسَآءٌ مِّنْ نِّسَآءٍ عَسٰٓى اَنْ يَّكُنَّ خَيْرًا مِّنْهُنَّ ۚ وَلَا تَلْمِزُوْٓا اَنْفُسَكُمْ وَلَا تَنَابَزُوْا بِالْاَلْقَابِ ۭ بِئْسَ الِاسْمُ الْفُسُوْقُ بَعْدَ الْاِيْمَانِ ۚ وَمَنْ لَّمْ يَتُبْ فَاُولٰۗىِٕكَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ ⑪ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اجْتَنِبُوْا كَثِيْرًا مِّنَ الظَّنِّ ۡ اِنَّ بَعْضَ الظَّنِّ اِثْمٌ وَّلَا تَجَسَّسُوْا وَلَا يَغْتَبْ بَّعْضُكُمْ بَعْضًا ۭ اَيُحِبُّ اَحَدُكُمْ اَنْ يَّاْكُلَ لَحْمَ اَخِيْهِ مَيْتًا فَكَرِهْتُمُوْهُ ۭ وَاتَّقُوا اللّٰهَ ۭ اِنَّ اللّٰهَ تَوَّابٌ رَّحِيْمٌ ⑫ يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ اِنَّا خَلَقْنٰكُمْ مِّنْ ذَكَرٍ وَّاُنْثٰى وَجَعَلْنٰكُمْ شُعُوْبًا وَّقَبَاۗىِٕلَ لِتَعَارَفُوْا ۭ اِنَّ اَكْرَمَكُمْ عِنْدَ اللّٰهِ اَتْقٰىكُمْ ۭ اِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمٌ خَبِيْرٌ ⑬

اے ایمان والو! مردوں کی کوئی جماعت (دوسرے) مردوں کی کسی جماعت کا مذاق نہ اڑائے، ہوسکتا ہے کہ وہ (جن کا مذاق اڑایا جارہا ہے) ان (مذاق اڑانے والوں) سے (اللہ تعالیٰ کے یہاں) بہتر ہو اور نہ عورتیں دوسری عورتوں کا مذاق اڑائیں، ہوسکتا ہے کہ وہ (جن عورتوں کا مذاق اڑایا جارہا ہے) اُن (مذاق اڑانے والیوں) سے (اللہ تعالیٰ کے یہاں) بہتر ہوں اور تم ایک دوسرے کو طعنہ نہ دیا کرو اور ایک دوسرے کو برے القاب سے نہ پکارو، ایمان لانے کے بعد فسق (یعنی گناہ) کا نام بہت بُرا ہے اور جو شخص (ایسی عادت سے) توبہ نہیں کرے گا سو وہی لوگ ظلم کرنے والے ہیں ﴿۱۱﴾ اے ایمان والو! بہت گمان کرنے سے بچو؛ کیوں کہ بعض گمان گناہ ہوا کرتے ہیں اور (کسی کے) عیب کی تلاش میں مت لگے رہو اور تم میں سے ایک دوسرے کی غیبت نہ کیا کریں، کیا تم میں کوئی یہ پسند کرتا ہے کہ وہ اپنے مرے ہوئے بھائی کا گوشت کھائے؟ تم (خود) اس کو تو برا سمجھتے ہو اور تم اللہ تعالیٰ سے ڈرو، یقیناً اللہ تعالیٰ بڑے توبہ قبول کرنے والے، (سب پر) بہت رحم کرنے والے ہیں ﴿۱۲﴾ اے لوگو! حقیقت یہ ہے کہ ہم نے تم سب کو ایک مرد (یعنی آدمؑ) اور ایک عورت (یعنی حوّاؑ) سے پیدا کیا ہے اور تم کو مختلف (قوموں کی) شاخوں اور خاندانوں میں اس لیے تقسیم کیا ہے؛ تاکہ تم ایک دوسرے کی پہچان کرسکو، یقیناً اللہ تعالیٰ کے نزدیک تم سب میں بڑا عزت والا وہ ہے جو تم میں سے سب سے زیادہ تقویٰ والا ہو، یقیناً اللہ تعالیٰ بڑے جاننے والے، بڑے خبر رکھنے والے ہیں ﴿۱۳﴾

قَالَتِ الْاَعْرَابُ اٰمَنَّا ؕ قُلْ لَّمْ تُؤْمِنُوْا وَلٰكِنْ قُوْلُوْۤا اَسْلَمْنَا وَلَمَّا یَدْخُلِ الْاِیْمَانُ فِیْ قُلُوْبِكُمْ ؕ وَاِنْ تُطِیْعُوا اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ لَا یَلِتْكُمْ مِّنْ اَعْمَالِكُمْ شَیْـًٔا ؕ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ ۝۱۴ اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ ثُمَّ لَمْ یَرْتَابُوْا وَجٰهَدُوْا بِاَمْوَالِهِمْ وَاَنْفُسِهِمْ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ ؕ اُولٰٓىِٕكَ هُمُ الصّٰدِقُوْنَ ۝۱۵ قُلْ اَتُعَلِّمُوْنَ اللّٰهَ بِدِیْنِكُمْ ؕ وَاللّٰهُ یَعْلَمُ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الْاَرْضِ ؕ وَاللّٰهُ بِكُلِّ شَیْءٍ عَلِیْمٌ ۝۱۶ یَمُنُّوْنَ عَلَیْكَ اَنْ اَسْلَمُوْا ؕ قُلْ لَّا تَمُنُّوْا عَلَیَّ اِسْلَامَكُمْ ۚ بَلِ اللّٰهُ یَمُنُّ عَلَیْكُمْ اَنْ هَدٰىكُمْ لِلْاِیْمَانِ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِیْنَ ۝۱۷ اِنَّ اللّٰهَ یَعْلَمُ غَیْبَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ وَاللّٰهُ بَصِیْرٌۢ بِمَا تَعْمَلُوْنَ ۝۱۸

(بعض) گاؤں (کے رہنے) والے کہتے ہیں کہ: ہم ایمان لے آئے ہیں، تم (اُن سے جواب میں) کہہ دو: تم ایمان تو نہیں لائے ہو، البتہ (یوں) کہو کہ: ہم (کچھ اعمال کی وجہ سے ظاہر میں) مسلمان ہوئے ہیں① اور ابھی تک ایمان تمھارے دلوں میں داخل نہیں ہوا اور اگر تم اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی (صحیح طور پر) اطاعت کرو تو (اللہ تعالیٰ) تمھارے اعمال (کے ثواب) میں ذرا بھی کمی نہیں کریں گے، یقیناً اللہ تعالیٰ بڑے معاف کرنے والے (سب پر) بہت رحم کرنے والے ہیں ﴿۱۴﴾ یقیناً (کامل) ایمان والے تو وہ لوگ ہیں جو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول پر ایمان لائے، پھر انھوں نے (پوری زندگی اسلام کے بارے میں کبھی) شک نہیں کیا اور اپنے مال (و دولت) اور اپنی جانوں سے اللہ تعالیٰ کے راستے میں جہاد کیا، وہی لوگ ہیں جو (ایمان کی بابت میں) سچے ہیں ﴿۱۵﴾ (ان گاؤں والوں سے) تم کہو کہ: کیا تم اللہ تعالیٰ کو اپنے دین کی خبر دے رہے ہو؛ حالاں کہ آسمانوں میں جو کچھ ہے اور زمین میں جو کچھ ہے اللہ تعالیٰ جانتے ہیں اور اللہ تعالیٰ ہر چیز کو پوری طرح جانتے ہیں ﴿۱۶﴾ (اے نبی!) یہ لوگ اپنے اسلام لانے کا تم پر احسان جتلاتے ہیں، تم (اُن سے) کہہ دو کہ: اپنے اسلام لانے کا مجھ پر احسان مت جتلاؤ؛ بلکہ اگر تم (اپنے ایمان کے دعوے میں) سچے ہو تو یہ اللہ تعالیٰ کا تم پر احسان ہے کہ اس نے تم کو ایمان کی ہدایت دی ﴿۱۷﴾ یقیناً اللہ تعالیٰ آسمانوں اور زمین کی ہر چھپی چیز کو جانتے ہیں اور جو کام تم لوگ کر رہے ہو اللہ تعالیٰ اچھی طرح دیکھ رہے ہیں ﴿۱۸﴾

---

① (دوسرا ترجمہ) لیکن ایسا کہو کہ: ہم (مخالفت چھوڑ کر) بات ماننے والے بن گئے ہیں۔

سورۃ ق

(المکیۃ)

ایاتھا:۴۵۔رکوعاتھا:۳۔

یہ سورت مکی ہے، اس میں پینتالیس (۴۵) آیتیں ہیں۔سورۂ مرسلات کے بعد اور سورۂ بلد سے پہلے چونتیس (۳۴) یا انتالیس (۳۹) نمبر پر نازل ہوئی۔

اس سورت کے شروع ہی میں ''ق'' حروفِ مقطعات میں سے ہے۔

نبیٔ کریم ﷺ اس سورت کو جمعہ اور عیدین کی نمازیں پڑھتے تھے، اسی طرح جمعہ کے خطبے میں بھی پڑھتے تھے، فجر کی نماز میں بھی اس کو پڑھتے تھے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝

قٓ ۚ وَالْقُرْاٰنِ الْمَجِيْدِ ۝۱ بَلْ عَجِبُوْۤا اَنْ جَآءَهُمْ مُّنْذِرٌ مِّنْهُمْ فَقَالَ الْكٰفِرُوْنَ هٰذَا شَيْءٌ عَجِيْبٌ ۝۲ ءَاِذَا مِتْنَا وَكُنَّا تُرَابًا ۚ ذٰلِكَ رَجْعٌۢ بَعِيْدٌ ۝۳ قَدْ عَلِمْنَا مَا تَنْقُصُ الْاَرْضُ مِنْهُمْ ۚ وَعِنْدَنَا كِتٰبٌ حَفِيْظٌ ۝۴ بَلْ كَذَّبُوْا بِالْحَقِّ لَمَّا جَآءَهُمْ فَهُمْ فِيْۤ اَمْرٍ مَّرِيْجٍ ۝۵ اَفَلَمْ يَنْظُرُوْۤا اِلَى السَّمَآءِ فَوْقَهُمْ كَيْفَ بَنَيْنٰهَا وَزَيَّنّٰهَا وَمَا لَهَا مِنْ فُرُوْجٍ ۝۶ وَالْاَرْضَ مَدَدْنٰهَا وَاَلْقَيْنَا فِيْهَا رَوَاسِيَ وَاَنْۢبَتْنَا فِيْهَا مِنْ كُلِّ زَوْجٍۭ بَهِيْجٍ ۝۷

اللہ تعالیٰ کے نام سے (میں شروع کرتا ہوں) جن کی رحمت سب کے لیے ہے، جو بہت زیادہ رحم کرنے والے ہیں۔

ق، قسم ہے قرآن مجید کی① ﴿۱﴾ (نبوت کا انکار کرنے کی ان کے پاس کوئی دلیل نہیں ہے) بلکہ اُن (کافروں) کو اس بات پر تعجب ہوا کہ اُن کے پاس انھیں (انسانوں) میں سے (ایمان نہ لانے پر عذاب سے) ایک ڈرانے والا (کیسے) آ گیا؟ اس پر (یہ) کافر لوگ کہنے لگے: یہ تو بڑی عجیب بات ہے ﴿۲﴾ کیا جب ہم مر جائیں گے اور ہم مٹی ہو جائیں گے (اس وقت پھر سے ہم کو زندہ کیا جائے گا؟) یہ دوبارہ زندہ ہونا تو (ہماری سمجھ سے) بہت دور کی بات ہے ﴿۳﴾ حقیقت یہ ہے کہ زمین ان کے (بدن کے) جن حصوں کو (کھا کر) گھٹا دیتی ہے ہم اس کو (اچھی طرح) جانتے ہیں اور ہمارے پاس ایک کتاب ہے جس میں سب کچھ محفوظ ہے ﴿۴﴾ بلکہ (بات یہ ہے کہ) جب حق ان کے پاس پہنچا تو (اسی وقت) انھوں نے اس کو جھٹلا دیا تھا، غرض یہ کہ وہ لوگ ایک الجھی ہوئی بات میں پڑے ہوئے ہیں② ﴿۵﴾ بھلا کیا انھوں نے اپنے اوپر آسمان کو نہیں دیکھا کہ ہم نے اس کو کیسے (اونچا اور بڑا) بنایا ہے اور ہم نے اس کو رونق (یعنی خوب صورتی) دی ہے اور اس میں (کہیں) کسی قسم کے سوراخ (یا رخنے یعنی پھٹن) نہیں ﴿۶﴾ اور ہم نے زمین کو پھیلا دیا ہے اور اس (زمین) میں (پہاڑ کے) بھاری بوجھ ڈال دیے ہیں اور اس میں ہر قسم کی خوش نما چیزیں اگائی ہیں ﴿۷﴾

---

① (دوسرا ترجمہ) بڑی شان والے قرآن کی قسم [تیسرا] قسم ہے اس قرآن شریف کی۔

② نبی کریم ﷺ اور قرآن کو کبھی شاعر، شاعری، کبھی جادوگر، جادو اس طرح الگ الگ باتیں کہتے رہتے ہیں۔

تَبْصِرَةً وَّذِكْرٰى لِكُلِّ عَبْدٍ مُّنِيْبٍ ﴿٨﴾ وَنَزَّلْنَا مِنَ السَّمَآءِ مَآءً مُّبٰرَكًا فَاَنْۢبَتْنَا بِهٖ جَنّٰتٍ وَّحَبَّ الْحَصِيْدِ ﴿٩﴾ وَالنَّخْلَ بٰسِقٰتٍ لَّهَا طَلْعٌ نَّضِيْدٌ ﴿١٠﴾ رِّزْقًا لِّلْعِبَادِ ۙ وَاَحْيَيْنَا بِهٖ بَلْدَةً مَّيْتًا ۭ كَذٰلِكَ الْخُرُوْجُ ﴿١١﴾ كَذَّبَتْ قَبْلَهُمْ قَوْمُ نُوْحٍ وَّاَصْحٰبُ الرَّسِّ وَثَمُوْدُ ﴿١٢﴾ وَعَادٌ وَّفِرْعَوْنُ وَاِخْوَانُ لُوْطٍ ﴿١٣﴾ وَّاَصْحٰبُ الْاَيْكَةِ وَقَوْمُ تُبَّعٍ ۭ كُلٌّ كَذَّبَ الرُّسُلَ فَحَقَّ وَعِيْدِ ﴿١٤﴾ اَفَعَيِيْنَا بِالْخَلْقِ الْاَوَّلِ ۭ بَلْ هُمْ فِيْ لَبْسٍ مِّنْ خَلْقٍ جَدِيْدٍ ﴿١٥﴾

تاکہ اللہ تعالیٰ سے لو لگانے والے ہر بندے کے لیے (توحید کو) سمجھنے کا ذریعہ بنے اور نصیحت کا سامان بنے① ﴿۸﴾ اور ہم نے آسمان سے برکت والا پانی اتارا، پھر ہم نے اس (پانی) سے باغات اور اناج کے دانے اگائے جس کا کھیت کاٹا جاتا ہے ﴿۹﴾ اور کھجور کے اونچے اونچے درخت (اگائے) کہ جن کے خوشے تہ بہ تہ ہوتے ہیں② ﴿۱۰﴾ (یہ سب کچھ) بندوں کو رزق دینے کے لیے (اگایا ہے) اور (اسی طرح) ہم نے اس (پانی) سے ایک مردہ پڑے ہوئے شہر کو زندہ کر دیا، اسی طرح (مردوں کو زندہ ہو کر مٹی سے) نکلنا ہوگا ﴿۱۱﴾ اِن (مکہ کے کافروں) سے پہلے نوح کی قوم اور کنویں والوں اور ثمود نے بھی (رسولوں کو) جھٹلایا تھا ﴿۱۲﴾ اور عاد اور فرعون اور لوط کے بھائیوں نے (یعنی برادرانِ وطن نے) ﴿۱۳﴾ اور ایکہ والوں نے اور تبع کی قوم نے بھی اِن سب نے رسولوں کو جھٹلایا تھا؛ اس لیے میرے عذاب کا وعدہ (اُن پر) پورا ہو کر رہا③ ﴿۱۴﴾ بھلا کیا ہم پہلی بار پیدا کر کے تھک گئے ہیں (ایسی بات نہیں) بلکہ یہ لوگ نئی پیدائش کے بارے میں دھوکے (یعنی شک) میں (پڑے ہوئے) ہیں ﴿۱۵﴾

---

① (دوسرا ترجمہ) اللہ تعالیٰ سے لو لگانے والے ہر بندے کے لیے (دل کی) آنکھیں کھولنے کا اور نصیحت کا ذریعہ بنے۔

② (دوسرا ترجمہ) جن کے گچھے خوب ملے ہوئے ہوتے ہیں۔

(تیسرا ترجمہ) ان کا گھا بھا خوب گھنا ہوا ہوتا ہے۔

③ (دوسرا ترجمہ) اس لیے میں نے جس عذاب کی دھمکی دی تھی وہ (ان پر) پکی ہو کر کے رہی۔

وَلَقَدْ خَلَقْنَا الْإِنْسَانَ وَنَعْلَمُ مَا تُوَسْوِسُ بِهٖ نَفْسُهٗ ۚ وَنَحْنُ أَقْرَبُ إِلَيْهِ مِنْ حَبْلِ الْوَرِيْدِ ﴿۱۶﴾ إِذْ يَتَلَقَّى الْمُتَلَقِّيَانِ عَنِ الْيَمِيْنِ وَعَنِ الشِّمَالِ قَعِيْدٌ ﴿۱۷﴾ مَا يَلْفِظُ مِنْ قَوْلٍ إِلَّا لَدَيْهِ رَقِيْبٌ عَتِيْدٌ ﴿۱۸﴾ وَجَآءَتْ سَكْرَةُ الْمَوْتِ بِالْحَقِّ ۚ ذٰلِكَ مَا كُنْتَ مِنْهُ تَحِيْدُ ﴿۱۹﴾ وَنُفِخَ فِي الصُّوْرِ ۚ ذٰلِكَ يَوْمُ الْوَعِيْدِ ﴿۲۰﴾ وَجَآءَتْ كُلُّ نَفْسٍ مَّعَهَا سَآئِقٌ وَّشَهِيْدٌ ﴿۲۱﴾ لَقَدْ كُنْتَ فِيْ غَفْلَةٍ مِّنْ هٰذَا فَكَشَفْنَا عَنْكَ غِطَآءَكَ فَبَصَرُكَ الْيَوْمَ حَدِيْدٌ ﴿۲۲﴾

اور پکی بات یہ ہے کہ انسان کو ہم (ہی) نے پیدا کیا ہے اور جو باتیں اس کے دل میں آتی رہتی ہیں ان (خیالات) کو بھی ہم جانتے ہیں اور ہم دھڑکتی رگ (یعنی شہ رگ، جس رگ میں جان ہوتی ہے) سے بھی زیادہ اس (انسان) کے قریب ہیں ﴿۱۶﴾ اس وقت بھی جب (انسان کے عمال کو) لکھنے والے دو فرشتے لکھ رہے ہوتے ہیں ایک دائیں جانب دوسرا بائیں جانب بیٹھا ہوتا ہے[1] ﴿۱۷﴾ انسان کوئی لفظ بھی (زبان سے) بول نہیں پاتا؛ مگر اس کے پاس ایک انتظار کرنے والا (یعنی نگران فرشتہ) بالکل تیار (رہتا) ہے ﴿۱۸﴾ اور موت کی سختی سچ مچ آنے ہی والی ہے، (اے انسان!) یہی تو وہ چیز ہے جس سے تو بچتا پھرتا تھا[2] ﴿۱۹﴾ اور صور پھونکا جائے گا، یہی وہ دن ہے جس سے ڈرایا جاتا تھا ﴿۲۰﴾ اور ہر شخص اس طرح آئے گا کہ اس کے ساتھ (ایک میدانِ قیامت میں) ہانک کر لانے والا (فرشتہ) اور (دوسرا اس کے ساتھ) گواہی دینے والا ہوگا ﴿۲۱﴾ (اور کہا جائے گا) پکی بات یہ ہے کہ تو اس (قیامت کے دن) سے غفلت میں (پڑا ہوا) تھا اب ہم نے تجھ پر سے تیرا پردہ ہٹادیا ہے[3] سو آج تیری نظر خوب تیز ہوگئی[4] ﴿۲۲﴾

---

① (دوسرا ترجمہ) جب دائیں اور بائیں جانب بیٹھے دو (فرشتے اعمال کو) لکھ کر لیتے رہتے ہیں [تیسرا] جب دو لینے والے (فرشتے) انسان جس عمل میں بھی ہوتا ہے اس کو لیتے رہتے ہیں جو دائیں اور بائیں طرف بیٹھے رہتے ہیں۔

② (دوسرا ترجمہ) بھاگتا پھرتا تھا۔

③ یعنی سے غفلت اور قیامت سے انکار کا پردہ مراد ہے۔

④ اس لیے اب قیامت کے مناظر دیکھنے میں کوئی رکاوٹ نہیں رہی۔

وَقَالَ قَرِيْنُهٗ هٰذَا مَا لَدَيَّ عَتِيْدٌ ۝ اَلْقِيَا فِيْ جَهَنَّمَ كُلَّ كَفَّارٍ عَنِيْدٍ ۝ مَّنَّاعٍ لِّلْخَيْرِ مُعْتَدٍ مُّرِيْبِۨ ۝ الَّذِيْ جَعَلَ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ فَاَلْقِيٰهُ فِي الْعَذَابِ الشَّدِيْدِ ۝ قَالَ قَرِيْنُهٗ رَبَّنَا مَاۤ اَطْغَيْتُهٗ وَلٰكِنْ كَانَ فِيْ ضَلٰلٍۭ بَعِيْدٍ ۝ قَالَ لَا تَخْتَصِمُوْا لَدَيَّ وَقَدْ قَدَّمْتُ اِلَيْكُمْ بِالْوَعِيْدِ ۝ مَا يُبَدَّلُ الْقَوْلُ لَدَيَّ وَمَاۤ اَنَا بِظَلَّامٍ لِّلْعَبِيْدِ ۝

يَوْمَ نَقُوْلُ لِجَهَنَّمَ هَلِ امْتَلَـْٔتِ وَتَقُوْلُ هَلْ مِنْ مَّزِيْدٍ ۝ وَاُزْلِفَتِ الْجَنَّةُ لِلْمُتَّقِيْنَ غَيْرَ بَعِيْدٍ ۝

اور جو (فرشتہ) اس کے ساتھ رہتا تھا وہ کہے گا کہ: یہ وہ (اعمال نامہ) ہے جو میرے پاس تیار ہے[۱] ﴿۲۳﴾ (فرشتوں کو حکم دیا جائے گا کہ) تم دونوں ہر ایسے شخص کو جہنم میں ڈال دو جو کٹر کافر (حق کا) پکا دشمن تھا ﴿۲۴﴾ جو (دوسروں کو) بھلائی سے روکنے کا عادی تھا (جو بندگی کی) حد سے باہر جانے والا[۲] (دین میں) شک پیدا کرنے والا تھا ﴿۲۵﴾ جس نے اللہ تعالیٰ کے ساتھ دوسرا معبود بنا رکھا تھا؛ لہٰذا تم دونوں اس (شخص) کو سخت عذاب میں ڈال دو ﴿۲۶﴾ اس کا ساتھی (یعنی شیطان) بولے گا: اے ہمارے رب! میں نے تو اس کو گمراہ نہیں کیا تھا[۳] لیکن وہ خود گمراہی میں دور پڑا ہوا تھا ﴿۲۷﴾ اللہ تعالیٰ فرمائیں گے: میرے سامنے تم جھگڑے (کی باتیں) مت کرو اور میں پہلے ہی تمھارے پاس عذاب کا وعدہ (یعنی دھمکی) بھیج چکا تھا ﴿۲۸﴾ میرے سامنے بات بدلی نہیں جاسکتی اور میں بندوں پر ذرا بھی ظلم نہیں کرتا ہوں ﴿۲۹﴾

(اے نبی! وہ وقت یاد رکھنے کے لائق ہے) جس دن ہم جہنم سے کہیں گے: کیا تو بھر چکی؟ اور وہ بولے گی: کیا کچھ اور بھی ہے؟[۴] ﴿۳۰﴾ اور جنت تقویٰ والوں کے لیے اتنی نزدیک کر دی جائے گی کہ وہ کچھ بھی دور نہیں رہے گی ﴿۳۱﴾

---

۱ (دوسرا ترجمہ) اور اس کا ساتھی کہے گا: یہ وہ (اعمال نامہ) ہے جو میرے پاس تھا حاضر ہے۔

۲ (دوسرا ترجمہ) (شریعت کی حد میں) زیادتی کرنے والا۔

۳ (دوسرا ترجمہ) میں نے اس کو شرارت میں نہیں ڈالا تھا۔

۴ (دوسرا ترجمہ) کیا کچھ زیادہ بھی ہے۔

هٰذَا مَا تُوْعَدُوْنَ لِكُلِّ اَوَّابٍ حَفِيْظٍ ۝ مَنْ خَشِيَ الرَّحْمٰنَ بِالْغَيْبِ وَجَآءَ بِقَلْبٍ مُّنِيْبٍ ۝ ادْخُلُوْهَا بِسَلٰمٍ ۭ ذٰلِكَ يَوْمُ الْخُلُوْدِ ۝ لَهُمْ مَّا يَشَآءُوْنَ فِيْهَا وَلَدَيْنَا مَزِيْدٌ ۝ وَكَمْ اَهْلَكْنَا قَبْلَهُمْ مِّنْ قَرْنٍ هُمْ اَشَدُّ مِنْهُمْ بَطْشًا فَنَقَّبُوْا فِي الْبِلَادِ ۭ هَلْ مِنْ مَّحِيْصٍ ۝ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَذِكْرٰى لِمَنْ كَانَ لَهٗ قَلْبٌ اَوْ اَلْقَى السَّمْعَ وَهُوَ شَهِيْدٌ ۝ وَلَقَدْ خَلَقْنَا السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَمَا بَيْنَهُمَا فِيْ سِتَّةِ اَيَّامٍ ڰ وَّمَا مَسَّنَا مِنْ لُّغُوْبٍ ۝ فَاصْبِرْ عَلٰى مَا يَقُوْلُوْنَ وَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ قَبْلَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ وَقَبْلَ الْغُرُوْبِ ۝

(اور کہا جائے گا کہ) یہی وہ (جنت) ہے جس کا تم سے دنیا میں وعدہ کیا گیا تھا ہر اس شخص کے لیے جو (اللہ تعالیٰ سے) خوب لو لگانے والا (اور اللہ تعالیٰ کے حقوق کی) حفاظت کرنے والا ہو① ﴿۳۲﴾ جو رحمٰن سے بغیر دیکھے ڈرتا ہو اور (اللہ تعالیٰ کی طرف) انابت (یعنی رجوع ہونے) والا دل لے کر آیا ہو ﴿۳۳﴾ تم سب اس (جنت) میں سلامتی سے داخل ہو جاؤ، یہ ہمیشہ کی زندگی (کے فیصلے) کا دن ہوگا ﴿۳۴﴾ ان (جنتیوں) کے واسطے اس (جنت) میں جو وہ چاہیں گے وہ ملے گا اور ہمارے پاس اس سے بھی زیادہ ہے② ﴿۳۵﴾ اور ہم ان (مکہ کے کافروں) سے پہلے کتنی قوموں کو ہلاک کر چکے ہیں جن کی طاقت ان (مکہ والوں) سے زیادہ سخت تھی، پھر وہ بہت سارے شہروں میں تلاش کرتے پھرے کہ کیا (ان کے لیے) کوئی بھاگنے کی جگہ ہے؟ ﴿۳۶﴾ یقیناً اس میں اس شخص کے لیے بڑی نصیحت (یعنی عبرت) ہے جس کے پاس (حق سمجھنے والا) دل ہو یا پورے دھیان کے ساتھ (سننے کے لیے) کان لگا دیتا ہو ﴿۳۷﴾ اور پکی بات یہ ہے کہ ہم نے آسمانوں اور زمین کو اور ان کے درمیان کی چیزوں کو چھ دن میں پیدا کیا ہے اور ہم کو تھکان نے چھوا تک نہیں③ ﴿۳۸﴾ سو (اے نبی!) یہ (کافر لوگ) جو کچھ کہہ رہے ہیں اس پر تم صبر کرو اور سورج نکلنے سے پہلے اور سورج ڈوبنے سے پہلے اپنے رب کی حمد کے ساتھ تسبیح کرو ﴿۳۹﴾

---

① (دوسرا ترجمہ) جو (معاصی سے) بہت رجوع کرنے والا ہو (اور اعمال کی) پابندی کرنے والا ہو۔

② جنتیوں کی چاہی ہوئی نعمتوں سے بھی زیادہ اللہ تعالیٰ ایسی نعمتیں عطا فرمائیں گے (جہاں) اس جنتی کا ذہن کبھی بھی نہیں گیا ہوگا۔ ③ (دوسرا ترجمہ) اور ہم کو تھکان بھی نہیں ہوئی۔

وَمِنَ الَّيۡلِ فَسَبِّحۡهُ وَاَدۡبَارَ السُّجُوۡدِ۝ وَاسۡتَمِعۡ يَوۡمَ يُنَادِ الۡمُنَادِ مِنۡ مَّكَانٍ قَرِيۡبٍۙ۝ يَّوۡمَ يَسۡمَعُوۡنَ الصَّيۡحَةَ بِالۡحَقِّ ؕ ذٰلِكَ يَوۡمُ الۡخُرُوۡجِ۝ اِنَّا نَحۡنُ نُحۡىٖ وَنُمِيۡتُ وَاِلَيۡنَا الۡمَصِيۡرُۙ۝ يَوۡمَ تَشَقَّقُ الۡاَرۡضُ عَنۡهُمۡ سِرَاعًا ؕ ذٰلِكَ حَشۡرٌ عَلَيۡنَا يَسِيۡرٌ۝ نَحۡنُ اَعۡلَمُ بِمَا يَقُوۡلُوۡنَ وَمَاۤ اَنۡتَ عَلَيۡهِمۡ بِجَبَّارٍ فَذَكِّرۡ بِالۡقُرۡاٰنِ مَنۡ يَّخَافُ وَعِيۡدِ۝

اور رات کے کچھ حصوں میں بھی اس کی تسبیح کرو اور سجدوں (یعنی نماز) کے بعد بھی (تسبیح کرو)① ﴿۴۰﴾ اور (اس دن کی بات) ذرا دھیان سے سن جس دن ایک پکارنے والا قریب کی جگہ سے پکارے گا② ﴿۴۱﴾ جس دن لوگ یقینی طور پر پکار کی آواز سن لیں گے③ یہ (دن قبروں سے) نکلنے کا دن ہوگا ﴿۴۲﴾ یقیناً ہم ہی زندگی دیتے ہیں اور ہم ہی موت دیتے ہیں اور سب کو ہم تک پہنچنا ہے، ﴿۴۳﴾ جس دن زمین ان (مردوں) پر پھٹ پڑے گی④ کہ وہ جلدی سے نکلتے ہوں گے⑤ یہ (زندہ کرکے) جمع کرنا ہمارے لیے آسان ہوگا ﴿۴۴﴾ وہ (کافر) جو باتیں کرتے ہیں ہم ان کو خوب جانتے ہیں اور (اے نبی!) تم ان پر (دین کے خاطر) زبردستی کرنے والے نہیں ہو لہٰذا تم قرآن کے ذریعہ سے ہر اس شخص کو نصیحت کرتے رہو جو میری وعید سے ڈرتا ہے ﴿۴۵﴾

---

① فرض کے بعد سنن ونوافل کا اہتمام کرو اور فرض نماز کے بعد کی تسبیحات پڑھنا بھی مراد ہو سکتا ہے۔

② حضرت اسرافیل علیہ السلام جب صور پھونکیں گے تو اس کی آواز ایسی بھیانک ہوگی کہ ہر ایک کو نہایت قریب سے وہ آواز آتی ہوئی معلوم ہوگی۔

③ (دوسرا ترجمہ) جس دن لوگ سچ مچ پکار کی آواز سن لیں گے۔

④ (دوسرا ترجمہ) اس دن زمین (ان مُردوں) پر سے کھل جائے گی۔

⑤ (دوسرا ترجمہ) کہ وہ (قبر سے قیامت کے میدان کی طرف) دوڑتے ہوں گے۔



سورة الذاريات

(المكية)

اٰياتها:٦٠۔رکوعاتها:٣۔

یہ سورت مکی ہے، اس میں ساٹھ (٦٠) آیتیں ہیں۔سورۃ احقاف کے بعد اور سورۃ غاشیہ سے پہلے چھیاسٹھ (٦٦) یا (٦٧) نمبر پر نازل ہوئی۔

جو ہوائیں غبار اور ذرات کو بکھیرتی ہیں اس کو ''ذاریات'' کہا جاتا ہے اور سورت کی پہلی آیت میں اس کی قسم کھائی گئی ہے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ○

وَالذّٰرِیٰتِ ذَرْوًا ۙ﴿۱﴾ فَالْحٰمِلٰتِ وِقْرًا ۙ﴿۲﴾ فَالْجٰرِیٰتِ یُسْرًا ۙ﴿۳﴾ فَالْمُقَسِّمٰتِ اَمْرًا ۙ﴿۴﴾ اِنَّمَا تُوْعَدُوْنَ لَصَادِقٌ ۙ﴿۵﴾ وَّ اِنَّ الدِّیْنَ لَوَاقِعٌ ؕ﴿۶﴾ وَالسَّمَآءِ ذَاتِ الْحُبُكِ ۙ﴿۷﴾ اِنَّكُمْ لَفِیْ قَوْلٍ مُّخْتَلِفٍ ۙ﴿۸﴾ یُّؤْفَكُ عَنْهُ مَنْ اُفِكَ ؕ﴿۹﴾ قُتِلَ الْخَرّٰصُوْنَ ۙ﴿۱۰﴾ الَّذِیْنَ هُمْ فِیْ غَمْرَةٍ سَاهُوْنَ ۙ﴿۱۱﴾ یَسْـَٔلُوْنَ اَیَّانَ یَوْمُ الدِّیْنِ ؕ﴿۱۲﴾

اللہ تعالیٰ کے نام سے (میں شروع کرتا ہوں) جن کی رحمت سب کے لیے ہے، جو بہت زیادہ رحم کرنے والے ہیں۔

قسم ہے ان (ہواؤں) کی جو (غبار وغیرہ کو) اڑا کر بکھیر دیتی ہیں ﴿۱﴾ پھر ان کی قسم جو بوجھ اٹھانے والیاں ہیں ﴿۲﴾ پھر نرمی (یعنی آسانی) سے چلنے والیوں کی قسم ﴿۳﴾ پھر ان کی قسم جو حکم سے تقسیم کرتی ہیں ﴿۴﴾ کہ یقیناً تم سے جو (قیامت کا) وعدہ کیا جارہا ہے وہ سچ ہے① ﴿۵﴾ اور بیشک انصاف کا ہونا یقینی چیز ہے② ﴿۶﴾ قسم ہے راستوں والے آسمان کی③ ﴿۷﴾ کہ تم لوگ مختلف باتیں کرنے میں لگے ہوئے ہو④ ﴿۸﴾ اس (قیامت کو ماننے) سے وہی پھرتا ہے جس کو (سعادت سے) پھیر دیا گیا⑤ ﴿۹﴾ جو لوگ (عقیدوں کے متعلق) تخمینے لگاتے ہیں⑥ (اللہ تعالیٰ کی طرف سے) ہلاک کردیے جاویں ﴿۱۰﴾ جو غفلت میں ایسے (ڈوبے) ہیں کہ (سب کچھ) بھول رہے ہیں ﴿۱۱﴾ وہ پوچھتے ہیں کہ انصاف (یعنی جزا، سزا) کا دن کب ہوگا ﴿۱۲﴾

---

① (دوسرا ترجمہ) وہ یقینی طور پر ہونے والا ہے۔

② (دوسرا ترجمہ) اور (اعمال کا) بدلہ یقیناً ملنے والا ہے۔

③ آسمان میں فرشتوں کے لیے آنے جانے کے لیے راستے بنے ہوئے ہیں، اسی طرح آسمان کے نیچے کھلی فضا میں ستاروں کے راستے بھی متعین ہیں۔

④ آخرت اور قرآن کے متعلق کفار متضاد باتیں کرتے ہیں۔

⑤ (دوسرا ترجمہ) (اس نبی، قرآن یا آخرت) کو ماننے سے وہی منہ پھرتا ہے جس کو (ہدایت سے) پھیر دیا گیا ہے۔
(تیسرا ترجمہ) جو (حق سے) بالکل ہی پھرا ہوا ہوتا ہے۔

⑥ (دوسرا ترجمہ) اٹکل کی باتیں کرتے ہیں۔

يَوْمَ هُمْ عَلَى النَّارِ يُفْتَنُوْنَ ۝ ذُوْقُوْا فِتْنَتَكُمْ ۭ هٰذَا الَّذِيْ كُنْتُمْ بِهٖ تَسْتَعْجِلُوْنَ ۝ اِنَّ الْمُتَّقِيْنَ فِيْ جَنّٰتٍ وَّعُيُوْنٍ ۝ اٰخِذِيْنَ مَآ اٰتٰىهُمْ رَبُّهُمْ ۭ اِنَّهُمْ كَانُوْا قَبْلَ ذٰلِكَ مُحْسِنِيْنَ ۝ كَانُوْا قَلِيْلًا مِّنَ الَّيْلِ مَا يَهْجَعُوْنَ ۝ وَبِالْاَسْحَارِ هُمْ يَسْتَغْفِرُوْنَ ۝ وَفِيْٓ اَمْوَالِهِمْ حَقٌّ لِّلسَّاۗىِٕلِ وَالْمَحْرُوْمِ ۝ وَفِي الْاَرْضِ اٰيٰتٌ لِّلْمُوْقِنِيْنَ ۝ وَفِيْٓ اَنْفُسِكُمْ ۭ اَفَلَا تُبْصِرُوْنَ ۝ وَفِي السَّمَاۗءِ رِزْقُكُمْ وَمَا تُوْعَدُوْنَ ۝ فَوَرَبِّ السَّمَاۗءِ وَالْاَرْضِ اِنَّهٗ لَحَقٌّ مِّثْلَ مَآ اَنَّكُمْ تَنْطِقُوْنَ ۝

جس دن وہ لوگ آگ پر تپائے جائیں گے① ﴿۱۳﴾ (اور کہا جائے گا کہ) تم اپنی شرارت کا مزہ چکھو، یہی تو وہ (عذاب) ہے جس کو تم جلدی مانگا کرتے تھے ﴿۱۴﴾ یقیناً تقویٰ والے لوگ باغیچوں اور چشموں میں ہوں گے ﴿۱۵﴾ (اس طرح) ان کے رب نے جو کچھ ان کو دیا اس کو وہ (خوشی خوشی) لے رہے ہوں گے؛ اس لیے کہ وہ اس (آخرت) سے پہلے ہی نیک عمل کرنے والے تھے ﴿۱۶﴾ وہ رات کے وقت کم سوتے تھے ﴿۱۷﴾ اور رات کے آخری حصہ میں وہ استغفار کیا کرتے تھے ﴿۱۸﴾ اور ان کے مال و دولت میں سوال کرنے والوں کا اور محروم② لوگوں کا حق ہوتا تھا③ ﴿۱۹﴾ اور یقین کرنے والوں کے لیے زمین میں (اللہ تعالیٰ کی قدرت کی) بہت ساری نشانیاں ہیں ﴿۲۰﴾ اور خود تمہاری ذات میں بھی (نشانیاں موجود ہیں) کیا پھر بھی تم کو دکھائی نہیں دیتا؟④ ﴿۲۱﴾ اور آسمان ہی میں تمہارا رزق اور جو تم سے (جنت، جہنم اور عذاب کا) وعدہ کیا جاتا ہے وہ سب کچھ ہے ﴿۲۲﴾ سو آسمان اور زمین کے رب کی قسم! (قیامت کی) یہ بات بالکل ایسی ہی حق ہے جیسی کہ تم بول رہے ہو ﴿۲۳﴾

---

① (دوسرا ترجمہ) جس دن وہ آگ پر الٹے سیدھے پڑیں گے۔
② یعنی سوال سے بچنے والے واقعی محتاج۔
③ زکوۃ و صدقات ضرورت مند لوگوں کا حق ہے جو حق پہنچانے کی مال والوں کو توفیق ہو رہی ہے، ورنہ ان ضرورت مندوں پر مال والوں کا کوئی احسان نہیں ہے۔
④ (دوسرا ترجمہ) پھر بھی تم کو سمجھ میں نہیں آتا۔

هَلْ اَتٰىكَ حَدِيْثُ ضَيْفِ اِبْرٰهِيْمَ الْمُكْرَمِيْنَ ۝ اِذْ دَخَلُوْا عَلَيْهِ فَقَالُوْا سَلٰمًا ۭ قَالَ سَلٰمٌ ۚ قَوْمٌ مُّنْكَرُوْنَ ۝ فَرَاغَ اِلٰٓى اَهْلِهٖ فَجَاۗءَ بِعِجْلٍ سَمِيْنٍ ۝ فَقَرَّبَهٗٓ اِلَيْهِمْ قَالَ اَلَا تَاْكُلُوْنَ ۝ فَاَوْجَسَ مِنْهُمْ خِيْفَةً ۭ قَالُوْا لَا تَخَفْ ۭ وَبَشَّرُوْهُ بِغُلٰمٍ عَلِيْمٍ ۝ فَاَقْبَلَتِ امْرَاَتُهٗ فِيْ صَرَّةٍ فَصَكَّتْ وَجْهَهَا وَقَالَتْ عَجُوْزٌ عَقِيْمٌ ۝ قَالُوْا كَذٰلِكِ ۙ قَالَ رَبُّكِ ۭ اِنَّهٗ هُوَ الْحَكِيْمُ الْعَلِيْمُ ۝

(اے نبی!) کیا ابراہیم کے عزت والے مہمانوں کا واقعہ تم کو پہنچا ہے؟ ﴿۲۴﴾ جب وہ (مہمان) اس (ابراہیم) کے پاس آئے تو انھوں نے سلام کہا، (اس پر) ابراہیم نے بھی (جواب میں) سلام کہا (اور ابراہیم دل میں یا کسی سے یوں کہنے لگے کہ): یہ انجان (یعنی اجنبی) لوگ ہیں ﴿۲۵﴾ پھر وہ (ابراہیم) خاموشی سے اپنے گھر والوں کے پاس گئے اور ایک موٹا بچھڑا (بھونا ہوا) لے کر آئے ﴿۲۶﴾ پھر وہ (بچھڑا) ان کے سامنے رکھا (اور) کہا کہ: تم لوگ کھاتے کیوں نہیں؟ ﴿۲۷﴾ پھر وہ (ابراہیم) اپنے دل میں ان سے ڈرنے لگے (تب) ان مہمانوں نے کہا کہ: آپ ڈریئے نہیں اور انھوں نے اس (ابراہیم) کو ایک بڑے عالم لڑکے (یعنی اسحاق) کی خوش خبری دی ﴿۲۸﴾ اتنے میں اس (ابراہیم) کی بیوی (سارہ) زور سے بولتی ہوئی آئی اور اس نے اپنے چہرے پر ہاتھ مارا اور کہنے لگی کہ: (کیا) ایک بڑھیا (جو) بانجھ (بھی ہو کیا وہ بچہ جنے گی؟) ﴿۲۹﴾ وہ (مہمان) کہنے لگے کہ: تیرے رب نے اسی طرح فرمادیا ہے، یقیناً وہ اللہ بڑی حکمت والے، بڑے جاننے والے ہیں ﴿۳۰﴾



قَالَ فَمَا خَطْبُكُمْ اَيُّهَا الْمُرْسَلُوْنَ ۝ قَالُوْٓا اِنَّآ اُرْسِلْنَآ اِلٰى قَوْمٍ مُّجْرِمِيْنَ ۝ لِنُرْسِلَ عَلَيْهِمْ حِجَارَةً مِّنْ طِيْنٍ ۝ مُّسَوَّمَةً عِنْدَ رَبِّكَ لِلْمُسْرِفِيْنَ ۝ فَاَخْرَجْنَا مَنْ كَانَ فِيْهَا مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ ۝ فَمَا وَجَدْنَا فِيْهَا غَيْرَ بَيْتٍ مِّنَ الْمُسْلِمِيْنَ ۝ وَتَرَكْنَا فِيْهَآ اٰيَةً لِّلَّذِيْنَ يَخَافُوْنَ الْعَذَابَ الْاَلِيْمَ ۝ وَفِيْ مُوْسٰٓى اِذْ اَرْسَلْنٰهُ اِلٰى فِرْعَوْنَ بِسُلْطٰنٍ مُّبِيْنٍ ۝ فَتَوَلّٰى بِرُكْنِهٖ وَقَالَ سٰحِرٌ اَوْ مَجْنُوْنٌ ۝ فَاَخَذْنٰهُ وَجُنُوْدَهٗ فَنَبَذْنٰهُمْ فِى الْيَمِّ وَهُوَ مُلِيْمٌ ۝ وَفِيْ عَادٍ اِذْ اَرْسَلْنَا عَلَيْهِمُ الرِّيْحَ الْعَقِيْمَ ۝

ابراہیم (علیہ السلام) نے کہا: اے (اللہ تعالیٰ کے) بھیجے ہوئے فرشتو! تم کس مہم (یعنی مشن) پر ہو؟﴿۳۱﴾ اُنھوں نے جواب دیا کہ: ہم ایک مجرم قوم (یعنی قومِ لوط) کے پاس بھیجے گئے ہیں ﴿۳۲﴾ تاکہ ہم ان پر مٹی کے پتھر برسائے ﴿۳۳﴾ ان (پتھروں) پر حد سے گزرے ہوئے لوگوں کے لیے تمھارے رب کے پاس سے خاص نشان بھی لگا ہوگا﴿۳۴﴾ پھر (جب عذاب کا وقت آیا تب) اس (بستی) میں جتنے ایمان والے تھے ہم نے ان کو (وہاں سے بچاکر) نکال دیا ﴿۳۵﴾ اور ہم نے اس (بستی) میں مسلمانوں کے ایک گھر کے سوا اور کوئی گھر نہیں پایا﴿۳۶﴾ اور ہم نے اس (برباد ہو چکی بستی) میں ایسے لوگوں کے لیے (عبرت کی) ایک نشانی چھوڑ دی جو دردناک عذاب سے ڈرتے ہیں ﴿۳۷﴾ اور موسیٰ (کے قصے) میں بھی (ہم نے ایسی ہی نشانی چھوڑی) ﴿۳۸﴾ جب ہم نے اس (موسیٰ) کو فرعون کے پاس کھلی دلیل کے ساتھ بھیجا تھا، پھر اس (فرعون) نے اپنے طاقت کے بل پر منہ موڑ لیا① اور وہ (فرعون) کہنے لگا: یہ (موسیٰ) یا تو جادوگر ہے یا دیوانہ ہے﴿۳۹﴾ پھر ہم نے اس (فرعون) کو اور اس کے لشکر کو پکڑ کر سب کو سمندر میں پھینک دیا اور وہ ملامت کے لائق تھا②﴿۴۰﴾ اور عاد کی قوم میں بھی (ہم نے ایسی ہی نشانی چھوڑی تھی) جب ہم نے ان پر ایسی آندھی بھیجی جو خیر (یعنی ہر قسم کے نفع اور برکت) سے خالی تھی﴿۴۱﴾

---

① [دوسرا ترجمہ] پھر فرعون نے اپنی حکومت کے امیروں کے ساتھ منہ موڑ لیا۔

② [دوسرا ترجمہ] اس نے کام ہی ملامت کا کیا تھا (یعنی بربادی کا الزام اس پر ہے)۔

مَا تَذَرُ مِنْ شَيْءٍ اَتَتْ عَلَيْهِ اِلَّا جَعَلَتْهُ كَالرَّمِيْمِ ۝ وَفِيْ ثَمُوْدَ اِذْ قِيْلَ لَهُمْ تَمَتَّعُوْا حَتّٰى حِيْنٍ ۝ فَعَتَوْا عَنْ اَمْرِ رَبِّهِمْ فَاَخَذَتْهُمُ الصّٰعِقَةُ وَهُمْ يَنْظُرُوْنَ ۝ فَمَا اسْتَطَاعُوْا مِنْ قِيَامٍ وَّمَا كَانُوْا مُنْتَصِرِيْنَ ۝ وَقَوْمَ نُوْحٍ مِّنْ قَبْلُ ؕ اِنَّهُمْ كَانُوْا قَوْمًا فٰسِقِيْنَ ۝

وَالسَّمَآءَ بَنَيْنٰهَا بِاَيْىدٍ وَّاِنَّا لَمُوْسِعُوْنَ ۝ وَالْاَرْضَ فَرَشْنٰهَا فَنِعْمَ الْمٰهِدُوْنَ ۝ وَمِنْ كُلِّ شَيْءٍ خَلَقْنَا زَوْجَيْنِ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُوْنَ ۝ فَفِرُّوْٓا اِلَى اللّٰهِ ؕ اِنِّيْ لَكُمْ مِّنْهُ نَذِيْرٌ مُّبِيْنٌ ۝

وہ (آندھی) جس کسی چیز پر سے گزرتی تھی اس کو چورا چورا جیسا کر کے چھوڑتی تھی ﴿۴۲﴾ اور ثمود میں بھی (ایسی ہی نشانی چھوڑی تھی) جب ان سے کہا گیا تھا کہ تھوڑے وقت تک مزہ اڑا لو ﴿۴۳﴾ اس پر بھی انھوں نے اپنے رب کا حکم ماننے سے شرارت اختیار کی ① پھر ایک ہولناک کڑک نے آ کر ان کو پکڑ لیا اور وہ دیکھتے رہ گئے ② ﴿۴۴﴾ انجام یہ ہوا کہ وہ کھڑے بھی نہیں ہو سکے اور اپنا بچاؤ بھی نہیں کر سکے ③ ﴿۴۵﴾ اور ان (قوموں) سے پہلے نوح علیہ السلام کی قوم کو بھی (ہم ہلاک کر چکے تھے) یقین جانو! وہ (بھی) بڑے نافرمان لوگ تھے ﴿۴۶﴾

اور آسمان کو ہم نے (اپنی) قدرت سے بنایا ہے اور یقیناً ہم (خود) ہی (آسمان میں) وسعت پیدا کرنے والے ہیں ④ ﴿۴۷﴾ اور زمین کو ہم نے ہی بچھایا ہے، سو ہم بہت اچھا بچھانے والے ہیں ﴿۴۸﴾ اور ہر چیز کے ہم نے جوڑے پیدا کیے؛ تاکہ تم دھیان دو ⑤ ﴿۴۹﴾ سو تم اللہ تعالیٰ کی طرف دوڑو ① یقیناً میں تم سب کے لیے اس (اللہ تعالیٰ) کی طرف سے کھلم کھلا ڈرانے والا ہوں ﴿۵۰﴾

---

① یعنی مہلت ملی پھر بھی تکبر کرتے رہے۔

② [دوسرا ترجمہ] پھر ان کے دیکھتے ہی دیکھتے ایک ہولناک کڑک نے آ کر پکڑ لیا۔

③ [دوسرا ترجمہ] ہم سے بدلہ بھی نہ لے سکے۔ ④ [دوسرا ترجمہ] اور ہم تو بڑی قدرت والے ہیں۔

⑤ [دوسرا ترجمہ] تاکہ تم سمجھ سے کام لو [تیسرا] تاکہ تم نصیحت حاصل کرو۔

① یعنی توحید کے دلائل اور سابقہ امتوں کے واقعات میں غور کر کے توحید اور اطاعت کی طرف پورے متوجہ ہو جاؤ، گناہوں کو چھوڑ کر توبہ میں جلدی کرو، معاصی کی دعوت دینے والوں سے دور بھاگو اور اللہ تعالیٰ کی اطاعت میں رہو۔

وَلَا تَجْعَلُوْا مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ ؕ اِنِّیْ لَكُمْ مِّنْهُ نَذِیْرٌ مُّبِیْنٌ ۚ﴿۵۱﴾ كَذٰلِكَ مَاۤ اَتَی الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ مِّنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا قَالُوْا سَاحِرٌ اَوْ مَجْنُوْنٌ ۚ﴿۵۲﴾ اَتَوَاصَوْا بِهٖ ۚ بَلْ هُمْ قَوْمٌ طَاغُوْنَ ۚ﴿۵۳﴾ فَتَوَلَّ عَنْهُمْ فَمَاۤ اَنْتَ بِمَلُوْمٍ ﴿۫۵۴﴾ وَّ ذَكِّرْ فَاِنَّ الذِّكْرٰی تَنْفَعُ الْمُؤْمِنِیْنَ ﴿۵۵﴾ وَ مَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَ الْاِنْسَ اِلَّا لِیَعْبُدُوْنِ ﴿۵۶﴾ مَاۤ اُرِیْدُ مِنْهُمْ مِّنْ رِّزْقٍ وَّ مَاۤ اُرِیْدُ اَنْ یُّطْعِمُوْنِ ﴿۵۷﴾ اِنَّ اللّٰهَ هُوَ الرَّزَّاقُ ذُو الْقُوَّةِ الْمَتِیْنُ ﴿۵۸﴾ فَاِنَّ لِلَّذِیْنَ ظَلَمُوْا ذَنُوْبًا مِّثْلَ ذَنُوْبِ اَصْحٰبِهِمْ فَلَا یَسْتَعْجِلُوْنِ ﴿۵۹﴾ فَوَیْلٌ لِّلَّذِیْنَ كَفَرُوْا مِنْ یَّوْمِهِمُ الَّذِیْ یُوْعَدُوْنَ ﴿۶۰﴾

اور تم اللہ تعالیٰ کے ساتھ دوسرا معبود نہ بناؤ، یقیناً میں تمھارے لیے اس (اللہ تعالیٰ) کی طرف سے صاف صاف ڈرانے والا ہوں ﴿۵۱﴾ (جس طرح یہ کافر لوگ آپ سے کہتے ہیں) اسی طرح ان سے پہلے جو (کافر) لوگ تھے ان کے پاس جو رسول بھی آتے اس کو وہ لوگ جادوگر یا دیوانہ ہی کہتے تھے① ﴿۵۲﴾ کیا وہ ایک دوسرے کو اسی بات کی وصیت کرتے چلے آئے ہیں؟ (نہیں!) بلکہ وہ سب کے سب شریر لوگ ہیں ﴿۵۳﴾ لہٰذا (اے نبی!) آپ ان سے بے رخی کا برتاؤ کرو② کیوں کہ (اب) تم پر کوئی الزام نہیں ﴿۵۴﴾ اور نصیحت کرتے رہو؛ کیوں کہ نصیحت ایمان والوں کو فائدہ دیتی ہے ﴿۵۵﴾ اور میں نے جنات اور انسانوں کو اپنی عبادت ہی کے لیے پیدا کیا ہے③ ﴿۵۶﴾ میں ان سے کسی قسم کا رزق نہیں چاہتا اور یہ نہیں چاہتا کہ وہ مجھے کھلائیں ﴿۵۷﴾ اللہ تعالیٰ تو خود ہی رزاق (یعنی روزی بہت ہی دینے والے) زور والے، مضبوط ہیں ﴿۵۸﴾ تو جن لوگوں نے ظلم کیا ان کی بھی (سزا کی) باری آئے گی، جیسے ان کے ساتھیوں کی (پہلے زمانے میں) باری آئی تھی؛ اس لیے وہ مجھ سے مانگنے میں جلدی نہ کریں ﴿۵۹﴾ سو جن لوگوں نے کفر اختیار کیا ہے ان کے لیے ان کے اس دن (یعنی قیامت کے آنے) سے بڑی خرابی ہوگی جس کا ان سے وعدہ کیا جارہا ہے ﴿۶۰﴾

---

① دوسرا: اسی طرح جو (کافر) لوگ ان سے پہلے گزرے ہیں ان کے پاس کوئی رسول ایسے نہیں آئے جس کو ان (کافروں) نے جادوگر یا مجنون نہ کہا ہو۔ ② دوسرا: دھیان ہٹالو (یعنی آپ کی زیادہ توجہ ایمان والوں کی طرف ہو، نہ ماننے والے ضدی کافروں کا زیادہ فکر نہ کرو، سمجھانے کا سلسلہ جاری رہے یہ کافی ہے۔

③ دوسرا: اور میں نے جنات اور انسانوں کو اسی واسطے پیدا کیا ہے کہ وہ میری عبادت کیا کریں۔

سورۃ الطور

(المکیۃ)

ایاتھا:۴۹۔رکوعاتھا:۲۔

یہ سورت مکی ہے، اس میں اڑتالیس (۴۸) یا انچاس (۴۹) آیتیں ہیں۔ سورہ نوح یا سورہ سجدہ کے بعد اور سورہ مؤمنون سے پہلے پچھتر (۷۵) یا (۷۶) نمبر پر نازل ہوئی۔

سریانی اور نبطی زبان میں لفظ طور پہاڑ کے لیے استعمال ہوتا ہے، وادی سینا میں مصر اور مدین کے درمیان واقع ایک مخصوص پہاڑ کی قسم سورت کی پہلی آیت میں کھائی گئی ہے۔

طور کی مزید تفصیل کے لیے دیکھی ہوئی دنیا جلد چہارم میں ملاحظہ کیجیے۔

آپ ﷺ نے لوگوں کو (حجۃ الوداع کے موقع پر) صبح کی نماز میں سورہ والطور پڑھائی تھی جس کو ام سلمہؓ نے طواف کرتے وقت سنا تھا۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۝

وَالطُّوْرِ ۝ وَكِتٰبٍ مَّسْطُوْرٍ ۝ فِیْ رَقٍّ مَّنْشُوْرٍ ۝ وَّالْبَیْتِ الْمَعْمُوْرِ ۝ وَالسَّقْفِ الْمَرْفُوْعِ ۝ وَالْبَحْرِ الْمَسْجُوْرِ ۝ اِنَّ عَذَابَ رَبِّكَ لَوَاقِعٌ ۝ مَّا لَهٗ مِنْ دَافِعٍ ۝ یَّوْمَ تَمُوْرُ السَّمَآءُ مَوْرًا ۝ وَّتَسِیْرُ الْجِبَالُ سَیْرًا ۝ فَوَیْلٌ یَّوْمَىِٕذٍ لِّلْمُكَذِّبِیْنَ ۝ الَّذِیْنَ هُمْ فِیْ خَوْضٍ یَّلْعَبُوْنَ ۝ یَوْمَ یُدَعُّوْنَ اِلٰى نَارِ جَهَنَّمَ دَعًّا ۝ هٰذِهِ النَّارُ الَّتِیْ كُنْتُمْ بِهَا تُكَذِّبُوْنَ ۝ اَفَسِحْرٌ هٰذَاۤ اَمْ اَنْتُمْ لَا تُبْصِرُوْنَ ۝ اِصْلَوْهَا فَاصْبِرُوْۤا اَوْ لَا تَصْبِرُوْا ۚ سَوَآءٌ عَلَیْكُمْ ؕ اِنَّمَا تُجْزَوْنَ مَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ۝

اللہ تعالیٰ کے نام سے (میں شروع کرتا ہوں) جن کی رحمت سب کے لیے ہے، جو بہت زیادہ رحم کرنے والے ہیں۔

قسم ہے طور (پہاڑ) کی ﴿۱﴾ اور اس کتاب کی ① جو ایک کھلے ہوئے صحیفے (یعنی کاغذ) میں لکھی ہوئی ہے ﴿۲﴾ ﴿۳﴾ اور آباد گھر کی ② ﴿۴﴾ اور اونچی چھت کی ﴿۵﴾ اور جوش مارتے ہوئے سمندر کی ③ ﴿۶﴾ یقیناً آپ کے رب کا عذاب واقع ہو کر رہے گا ﴿۷﴾ کوئی اس کو ٹال نہیں سکے گا ﴿۸﴾ جس دن آسمان زور زور سے لرزنے لگے گا ﴿۹﴾ اور پہاڑ تیزی سے چلیں گے ﴿۱۰﴾ سو اس دن (حق کو) جھٹلانے والوں کے لیے بڑی بربادی ہوگی ﴿۱۱﴾ جو بے ہودہ نکتہ چینیوں میں مشغول رہتے ہیں ④ ﴿۱۲﴾ جس دن اُن لوگوں کو دھکے دے کر جہنم کی آگ کی طرف دھکیل دیا جائے گا ﴿۱۳﴾ (کہا جائے گا کہ) یہی آگ ہے جس کو تم (دنیا میں) جھٹلایا کرتے تھے ﴿۱۴﴾ بھلا کیا یہ جادو ہے یا تم کو (اب بھی) نظر نہیں آتا؟ ⑤ ﴿۱۵﴾ اس (آگ) میں داخل ہو جاؤ، پھر تم صبر کرو یا نہ کرو تمھارے لیے دونوں برابر ہے، جیسے اعمال تم کرتے تھے ویسا ہی تم کو بدلہ دیا جائے گا ﴿۱۶﴾

---

① مراد انسانوں کے اعمال نامے یا قرآن ہے۔ ② یعنی ساتویں آسمان پر ملائکہ کا کعبہ۔

③ (دوسرا ترجمہ) پانی سے بھرے ہوئے سمندر کی (جو قیامت کے دن آگ سا بنا دیا جاوے گا۔

④ (دوسرا ترجمہ) جو بے ہودہ باتوں میں کھیلتے رہتے ہیں۔

⑤ دنیا میں نظر میں نہ آنے کی وجہ سے انکار کرتے تھے اب بولو۔ (دوسرا ترجمہ) کیا تم کو اب بھی سمجھ میں نہیں آتا۔

إِنَّ الْمُتَّقِينَ فِي جَنّٰتٍ وَّنَعِيمٍ ﴿١٧﴾ فٰكِهِينَ بِمَآ اٰتٰىهُمْ رَبُّهُمْ ۚ وَوَقٰىهُمْ رَبُّهُمْ عَذَابَ الْجَحِيمِ ﴿١٨﴾ كُلُوْا وَاشْرَبُوْا هَنِيْٓـًٔا بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿١٩﴾ مُتَّكِـِٕيْنَ عَلٰى سُرُرٍ مَّصْفُوْفَةٍ ۚ وَزَوَّجْنٰهُمْ بِحُوْرٍ عِيْنٍ ﴿٢٠﴾ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَاتَّبَعَتْهُمْ ذُرِّيَّتُهُمْ بِاِيْمَانٍ اَلْحَقْنَا بِهِمْ ذُرِّيَّتَهُمْ وَمَآ اَلَتْنٰهُمْ مِّنْ عَمَلِهِمْ مِّنْ شَيْءٍ ۭ كُلُّ امْرِئٍۢ بِمَا كَسَبَ رَهِيْنٌ ﴿٢١﴾ وَاَمْدَدْنٰهُمْ بِفَاكِهَةٍ وَّلَحْمٍ مِّمَّا يَشْتَهُوْنَ ﴿٢٢﴾ يَتَنَازَعُوْنَ فِيْهَا كَاْسًا لَّا لَغْوٌ فِيْهَا وَلَا تَاْثِيْمٌ ﴿٢٣﴾ وَيَطُوْفُ عَلَيْهِمْ غِلْمَانٌ لَّهُمْ كَاَنَّهُمْ لُؤْلُؤٌ مَّكْنُوْنٌ ﴿٢٤﴾ وَاَقْبَلَ بَعْضُهُمْ عَلٰى بَعْضٍ يَّتَسَآءَلُوْنَ ﴿٢٥﴾

یقیناً تقویٰ والے لوگ باغیچوں میں اور (مختلف قسم کی) نعمتوں میں ہوں گے ﴿۱۷﴾ ان کے رب نے ان کو جس طرح نوازا اور ان کے رب ہی نے ان کو دوزخ کے عذاب سے بچا لیا، اس پر وہ لطف اٹھا رہے ہوں گے ① ﴿۱۸﴾ (ان سے کہا جائے گا کہ) خوب مزے سے کھاؤ اور پیو ان اعمال کے بدلے میں جو تم کرتے تھے ﴿۱۹﴾ برابر بچھے ہوئے تختوں پر ② تکیے لگائے ہوئے ہوں گے اور بڑی بڑی آنکھوں والی حوروں سے ہم ان کی شادی کرا دیں گے ﴿۲۰﴾ اور جو لوگ ایمان لائے اور ان کی اولاد بھی ایمان میں ان کے راستے پر چلی تو ہم ان کی اولاد کو ان کے ساتھ (اوپر والے درجہ میں) ملا دیں گے اور ہم ان سے ان (متبوعین) کے اعمال میں سے کوئی عمل کم نہیں کریں گے، ہر آدمی اپنے کمائے ہوئے کاموں میں پھنسا ہوا ہے ③ ﴿۲۱﴾ اور ہم لگا تار میوے اور گوشت جو بھی ان کا دل چاہے گا دیتے رہیں گے ﴿۲۲﴾ وہ اس (جنت) میں شراب کے جام پر (مزے لینے کے لیے) آپس میں چھینا جھپٹی (بھی) کریں گے، اس (شراب) میں نہ بکواس ہے اور نہ کوئی گناہ ہوگا ﴿۲۳﴾ اور ان کے آس پاس ان کے چھوکرے (ان کی خدمت کے لیے) پھرتے ہوں گے، وہ ایسے (خوب صورت) ہوں گے جیسے چھپے ہوئے موتی ④ ﴿۲۴﴾ اور وہ (جنتی لوگ) ایک دوسرے کی طرف متوجہ ہو کر آپس میں (حال واحوال) پوچھتے ہوں گے ﴿۲۵﴾

---

① (دوسرا ترجمہ) وہ خوش ہوں گے (تیسرا) میوے کھا رہے ہوں گے۔

② (دوسرا ترجمہ) قطار میں بچھے ہوئے تختوں پر (تیسرا) نہایت سلیقے سے بچھی ہوئی اونچی بیٹھکوں پر۔

③ یعنی جیسی کرنی ویسی بھرنی، کسی کے گناہ کسی پر نہیں ڈالے جاویں گے۔ ④ غلمان سے مراد کم عمر کھلتے نوجوان لڑکے۔

قَالُوْٓا اِنَّا كُنَّا قَبْلُ فِيْٓ اَهْلِنَا مُشْفِقِيْنَ ۝ فَمَنَّ اللّٰهُ عَلَيْنَا وَوَقٰىنَا عَذَابَ السَّمُوْمِ ۝ اِنَّا كُنَّا مِنْ قَبْلُ نَدْعُوْهُ ۭ اِنَّهٗ هُوَ الْبَرُّ الرَّحِيْمُ ۝

فَذَكِّرْ فَمَآ اَنْتَ بِنِعْمَتِ رَبِّكَ بِكَاهِنٍ وَّلَا مَجْنُوْنٍ ۝ اَمْ يَقُوْلُوْنَ شَاعِرٌ نَّتَرَبَّصُ بِهٖ رَيْبَ الْمَنُوْنِ ۝ قُلْ تَرَبَّصُوْا فَاِنِّىْ مَعَكُمْ مِّنَ الْمُتَرَبِّصِيْنَ ۝ اَمْ تَاْمُرُهُمْ اَحْلَامُهُمْ بِهٰذَآ اَمْ هُمْ قَوْمٌ طَاغُوْنَ ۝ اَمْ يَقُوْلُوْنَ تَقَوَّلَهٗ ۚ بَلْ لَّا يُؤْمِنُوْنَ ۝ فَلْيَاْتُوْا بِحَدِيْثٍ مِّثْلِهٖٓ اِنْ كَانُوْا صٰدِقِيْنَ ۝ اَمْ خُلِقُوْا مِنْ غَيْرِ شَيْءٍ اَمْ هُمُ الْخٰلِقُوْنَ ۝ اَمْ خَلَقُوا السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ ۚ بَلْ لَّا يُوْقِنُوْنَ ۝

وہ کہیں گے کہ: ہم اس سے پہلے (یعنی دنیا میں) اپنے گھر والوں میں (آخرت کے انجام کے بارے میں) ڈرتے رہتے تھے ﴿۲۶﴾ آخر اللہ تعالیٰ نے ہم پر احسان کیا اور ہم کو جھلسا دینے والی ہوا کے عذاب سے بچالیا ﴿۲۷﴾ یقیناً ہم اس (آخرت) سے پہلے (دنیا میں) ان (اللہ تعالیٰ) کو پکارا کرتے تھے، حقیقت یہ ہے کہ وہی (اللہ تعالیٰ) بڑا محسن، بہت رحم کرنے والے ہیں ﴿۲۸﴾

سو (اے نبی!) تم نصیحت کرتے رہو، کیوں کہ تم اپنے رب کے فضل سے نہ تو کاہن ہو، نہ تو مجنون ہو ﴿۲۹﴾ کیا وہ لوگ (یوں) کہتے ہیں کہ: یہ (شخص) شاعر ہے جس پر ہم زمانے کی گردش (یعنی موت) کا انتظار کر رہے ہیں ﴿۳۰﴾ (اے نبی!) تم (ان کو) کہو کہ: تم انتظار کرو، سو میں بھی تمھارے ساتھ انتظار کرتا ہوں ﴿۳۱﴾ کیا ان کی عقلیں ان کو اس طرح کی باتیں سکھلاتی ہیں① یا وہ خود شریر لوگ ہیں ﴿۳۲﴾ یا وہ (یوں) کہتے ہیں کہ: اس (نبی) نے وہ (قرآن) خود سے گھڑ لیا ہے؛ بلکہ وہ لوگ (ضد میں) ایمان نہیں لا رہے ہیں ﴿۳۳﴾ سو اگر وہ (اپنے اس دعوے میں) سچے ہوں تو اس (قرآن) جیسا کوئی کلام وہ (خود بنا کر) لے آویں ﴿۳۴﴾ کیا وہ بغیر کسی (پیدا کرنے والے) کے خود بخود پیدا ہو گئے ہیں یا وہ خود (اپنے) پیدا کرنے والے ہیں ﴿۳۵﴾ کیا انھوں نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا ہے؛ بلکہ (اصل بات یہ ہے کہ) وہ یقین نہیں کرتے ﴿۳۶﴾

---

① [دوسرا ترجمہ] کیا ان کو ان کی عقلیں ایسی چیز کرنے کو کہتی ہیں۔

أَمْ عِندَهُمْ خَزَائِنُ رَبِّكَ أَمْ هُمُ الْمُصَيْطِرُونَ ۝ أَمْ لَهُمْ سُلَّمٌ يَسْتَمِعُونَ فِيهِ ۖ فَلْيَأْتِ مُسْتَمِعُهُم بِسُلْطَانٍ مُّبِينٍ ۝ أَمْ لَهُ الْبَنَاتُ وَلَكُمُ الْبَنُونَ ۝ أَمْ تَسْأَلُهُمْ أَجْرًا فَهُم مِّن مَّغْرَمٍ مُّثْقَلُونَ ۝ أَمْ عِندَهُمُ الْغَيْبُ فَهُمْ يَكْتُبُونَ ۝ أَمْ يُرِيدُونَ كَيْدًا ۖ فَالَّذِينَ كَفَرُوا هُمُ الْمَكِيدُونَ ۝ أَمْ لَهُمْ إِلَٰهٌ غَيْرُ اللَّهِ ۚ سُبْحَانَ اللَّهِ عَمَّا يُشْرِكُونَ ۝ وَإِن يَرَوْا كِسْفًا مِّنَ السَّمَاءِ سَاقِطًا يَقُولُوا سَحَابٌ مَّرْكُومٌ ۝ فَذَرْهُمْ حَتَّىٰ يُلَاقُوا يَوْمَهُمُ الَّذِي فِيهِ يُصْعَقُونَ ۝

کیا ان (لوگوں) کے پاس تمھارے رب (کی نعمتوں اور رحمتوں) کے خزانے ہیں یا وہ داروغے (یعنی تصرف کرنے کا اختیار رکھنے والے) بنے ہوئے ہیں ﴿۳۷﴾ کیا ان لوگوں کے پاس کوئی سیڑھی ہے جس پر (چڑھ کر آسمان کی باتیں) سن لیتے ہیں، (اگر ایسا ہے) تو ان میں سے جو (آسمان کی باتیں) سن کر آتا ہے وہ (اس پر) کھلی ہوئی دلیل پیش کردے ﴿۳۸﴾ کیا اس (اللہ تعالیٰ) کے حصے میں بیٹیاں ہیں اور تمھارے حصے میں بیٹے ہیں؟ ﴿۳۹﴾ (اے نبی!) کیا تم ان سے (تبلیغ پر بدلہ (یعنی معاوضہ) مانگتے ہو جس کی وجہ سے وہ تاوان کی بوجھ میں دبے جا رہے ہوں؟ ﴿۴۰﴾ یا ان کے پاس کوئی غیب کا علم ہے جس کو وہ لکھ لیتے ہوں؟ ﴿۴۱﴾ یا وہ لوگ کوئی مکر (یعنی برائی کا داؤ) کرنا چاہتے ہیں؟ تو (حقیقت میں) جو لوگ کافر ہیں وہ خود ہی برائی کے داؤ میں پڑیں گے① ﴿۴۲﴾ کیا ان کے لیے اللہ تعالیٰ کے سوا اور کوئی خدا ہے؟ تو اللہ تعالیٰ ان (مشرکوں) کے شرک سے پاک ہیں ﴿۴۳﴾ اور اگر وہ آسمان سے کوئی ٹکڑا گرتے ہوئے دیکھ بھی لیں تو یہی کہیں گے کہ: یہ تو گھرا بادل ہے② ﴿۴۴﴾ سو (اے نبی!) ان کو (ان کے حال پر) چھوڑ دو، یہاں تک کہ وہ اپنے اس دن کو دیکھ لیں جس میں ان کے ہوش گم کردیے جائیں گے③ ﴿۴۵﴾

---

① [دوسرا ترجمہ] یا وہ کوئی چال چلنا چاہتے ہیں، سو جو لوگ کافر ہیں وہ خود ہی برائی کی چال میں پڑیں گے (یعنی پھنسیں گے)۔

② [دوسرا ترجمہ] یہ تو تہ بہ تہ جما ہوا بادل ہے (یعنی وہ لوگ تاویل کے ماہر ہیں)۔

③ دوسرا ترجمہ: اڑادیے جائیں گے۔

يَوْمَ لَا يُغْنِيْ عَنْهُمْ كَيْدُهُمْ شَيْـًٔا وَّلَا هُمْ يُنْصَرُوْنَ۝ وَاِنَّ لِلَّذِيْنَ ظَلَمُوْا عَذَابًا دُوْنَ ذٰلِكَ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ۝ وَاصْبِرْ لِحُكْمِ رَبِّكَ فَاِنَّكَ بِاَعْيُنِنَا وَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ حِيْنَ تَقُوْمُ۝ وَمِنَ الَّيْلِ فَسَبِّحْهُ وَاِدْبَارَ النُّجُوْمِ۝

جس دن ان کی مکاری ان کو کچھ کام نہیں آئے گی اور (کہیں سے) ان کو مدد بھی نہیں پہنچے گی ﴿۴۶﴾ اور ظالموں کو اس سے پہلے بھی ایک عذاب (دنیا میں) ہونے والا ہے؛ لیکن ان میں سے اکثر لوگوں کو پتہ نہیں ہے ﴿۴۷﴾ اور تم اپنے رب کے حکم پر جمے رہو؛ کیوں کہ تم ہماری نگرانی میں ہو① اور جب تم (آرام یا مجلس سے) اٹھتے ہو اس وقت اپنے رب کی حمد کے ساتھ تسبیح کرو ﴿۴۸﴾ اور رات کے کسی حصے میں بھی اور ستارے ڈوبتے ہیں اس وقت بھی اس (اپنے رب) کی تسبیح کرو ﴿۴۹﴾

---

① [دوسرا ترجمہ] آپ اپنے رب کے حکم کے انتظار میں صبر سے کام لیجیے کیوں کہ آپ ہماری حفاظت میں ہو۔



سورة النجم

(المكية)

اياتها: ۶۲۔ رکوعاتها: ۳۔

یہ سورت مکی ہے، اس میں باسٹھ (۶۲) آیتیں ہیں۔ سورۂ اخلاص کے بعد اور سورۂ عبس سے پہلے تیئیس (۲۳) نمبر پر نازل ہوئی۔

کہتے ہیں کہ: معراج کے بعد یہ سورت نازل ہوئی، اس سورت کی پہلی ہی آیت میں نجم کی قسم کھائی گئی ہے۔ نجم تارے کو کہتے ہیں۔

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ○

وَالنَّجْمِ اِذَا هَوٰى ۙ﴿۱﴾ مَا ضَلَّ صَاحِبُكُمْ وَمَا غَوٰى ۚ﴿۲﴾ وَمَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوٰى ؕ﴿۳﴾ اِنْ هُوَ اِلَّا وَحْیٌ يُّوْحٰى ۙ﴿۴﴾ عَلَّمَهٗ شَدِيْدُ الْقُوٰى ۙ﴿۵﴾ ذُوْ مِرَّةٍ ؕ فَاسْتَوٰى ۙ﴿۶﴾ وَهُوَ بِالْاُفُقِ الْاَعْلٰى ؕ﴿۷﴾ ثُمَّ دَنَا فَتَدَلّٰى ۙ﴿۸﴾ فَكَانَ قَابَ قَوْسَيْنِ اَوْ اَدْنٰى ۚ﴿۹﴾ فَاَوْحٰۤى اِلٰى عَبْدِهٖ مَاۤ اَوْحٰى ؕ﴿۱۰﴾ مَا كَذَبَ الْفُؤَادُ مَا رَاٰى ﴿۱۱﴾ اَفَتُمٰرُوْنَهٗ عَلٰى مَا يَرٰى ﴿۱۲﴾ وَلَقَدْ رَاٰهُ نَزْلَةً اُخْرٰى ۙ﴿۱۳﴾ عِنْدَ سِدْرَةِ الْمُنْتَهٰى ﴿۱۴﴾ عِنْدَهَا جَنَّةُ الْمَاْوٰى ؕ﴿۱۵﴾ اِذْ يَغْشَى السِّدْرَةَ مَا يَغْشٰى ۙ﴿۱۶﴾

اللہ تعالیٰ کے نام سے (میں شروع کرتا ہوں) جن کی رحمت سب کے لیے ہے، جو بہت زیادہ رحم کرنے والے ہیں۔

قسم ہے ستارے کی جب وہ گرے① ﴿۱﴾ (اے مکہ والو!) تمھارے ساتھ رہنے والے (یعنی حضرت محمد ﷺ) نہ تو راستہ بھولے اور نہ تو غلط راستہ پر چلے ﴿۲﴾ اور نہ وہ اپنے نفس کی خواہش سے کچھ بولتے ﴿۳﴾ وہ تو ایک وحی ہے جو (ان کی طرف) بھیجی جاتی ہے ﴿۴﴾ ایک مضبوط طاقت والا (فرشتہ) ان کو سکھلاتا ہے ﴿۵﴾ جو زور والا ہے، پھر وہ سیدھا کھڑا ہو گیا② ﴿۶﴾ اور وہ آسمان کے اونچے کنارے پر تھا ﴿۷﴾ پھر وہ (فرشتہ) نزدیک آیا اور جھک پڑا③ ﴿۸﴾ یہاں تک کہ وہ دو کمانوں کے فاصلے کے برابر رہ گیا؛ بلکہ اس سے بھی کم ﴿۹﴾ پھر اس (اللہ تعالیٰ) نے اپنے بندے پر جو وحی بھیجنی تھی بھیجی ﴿۱۰﴾ جو کچھ اس (رسول) نے دیکھا دل نے (اس کو سمجھنے میں) غلطی نہیں کی ﴿۱۱﴾ کیا پھر بھی تم اس (رسول) سے اس کی دیکھی ہوئی چیز کے بارے میں جھگڑتے ہو؟ ﴿۱۲﴾ اور پکی بات ہے کہ اس (رسول) نے اس (فرشتے) کو (اصلی شکل میں) ایک اور مرتبہ بھی دیکھا ہے ﴿۱۳﴾ سدرۃ المنتھیٰ کے پاس④ ﴿۱۴﴾ اس (بیری) کے پاس آرام سے رہنے کی جنت ہے ﴿۱۵﴾ اس وقت اس بیری پر وہ چیزیں چھائی ہوئی تھیں جو بھی (اس پر) چھائی ہوئی تھیں⑤ ﴿۱۶﴾

---

① یعنی غروب ہونے لگے۔ ② (دوسرا ترجمہ) پھر وہ سامنے آ گیا۔ ③ (دوسرا ترجمہ) اتر آیا۔
④ (دوسرا ترجمہ) اس بیر کے درخت کے پاس جو حد کی انتہا کے پاس واقع ہے۔
⑤ (دوسرا ترجمہ) جس وقت اس (بیری) کو ڈھانک رکھا تھا اس نے جس نے ڈھانک رکھا تھا۔

مَا زَاغَ الْبَصَرُ وَمَا طَغٰى ﴿۱۷﴾ لَقَدْ رَاٰى مِنْ اٰيٰتِ رَبِّهِ الْكُبْرٰى ﴿۱۸﴾ اَفَرَءَيْتُمُ اللّٰتَ وَالْعُزّٰى ﴿۱۹﴾ وَمَنٰوةَ الثَّالِثَةَ الْاُخْرٰى ﴿۲۰﴾ اَلَكُمُ الذَّكَرُ وَلَهُ الْاُنْثٰى ﴿۲۱﴾ تِلْكَ اِذًا قِسْمَةٌ ضِيْزٰى ﴿۲۲﴾ اِنْ هِيَ اِلَّآ اَسْمَآءٌ سَمَّيْتُمُوْهَآ اَنْتُمْ وَاٰبَآؤُكُمْ مَّآ اَنْزَلَ اللّٰهُ بِهَا مِنْ سُلْطٰنٍ ؕ اِنْ يَّتَّبِعُوْنَ اِلَّا الظَّنَّ وَمَا تَهْوَى الْاَنْفُسُ ۚ وَلَقَدْ جَآءَهُمْ مِّنْ رَّبِّهِمُ الْهُدٰى ﴿۲۳﴾ اَمْ لِلْاِنْسَانِ مَا تَمَنّٰى ﴿۲۴﴾ فَلِلّٰهِ الْاٰخِرَةُ وَالْاُوْلٰى ﴿۲۵﴾

وَكَمْ مِّنْ مَّلَكٍ فِي السَّمٰوٰتِ لَا تُغْنِيْ شَفَاعَتُهُمْ شَيْـًٔا اِلَّا مِنْۢ بَعْدِ اَنْ يَّاْذَنَ اللّٰهُ لِمَنْ يَّشَآءُ وَيَرْضٰى ﴿۲۶﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِ لَيُسَمُّوْنَ الْمَلٰٓئِكَةَ تَسْمِيَةَ الْاُنْثٰى ﴿۲۷﴾

(رسول کی) آنکھ نہ ہٹی اور نہ (مقصد سے) آگے بڑھی ① ﴿۱۷﴾ پکی بات یہ کہ اس (رسول) نے اپنے رب (کی قدرت کے عجائبات یا نشانیوں کو یا اس) کے بڑے بڑے نمونے دیکھے ﴿۱۸﴾ کیا بھلا تم نے لات اور عزیٰ ﴿۱۹﴾ اور اس ایک اور تیسرے منات (کے حال) پر غور کیا؟ ﴿۲۰﴾ کیا تمھارے لیے بیٹے (طے کر کے رکھے) ہیں اور اس (اللہ تعالیٰ) کے لیے بیٹیاں ہیں؟ ﴿۲۱﴾ یہ تو بہت کھونڈی (یعنی انصاف سے دور) تقسیم ہوئی ﴿۲۲﴾ یہ سب تو بس نام ہی ہیں جو تم نے اور تمھارے باپ دادوں نے رکھ لیے ہیں، اللہ تعالیٰ نے اس کے بارے میں کوئی ثبوت نہیں اتارا، یہ (کافر) لوگ محض گمان (یعنی بے بنیاد خیالات) اور نفسانی خواہشات کے پیچھے چلتے ہیں اور پکی بات یہ ہے کہ ان کے پاس ان کے رب کی طرف سے (صحیح) ہدایت آچکی ہے ﴿۲۳﴾ کیا انسان کی ہر تمنا (یعنی چاہی ہوئی بات) پوری ہوا کرتی ہے؟ ﴿۲۴﴾ (ایسا نہیں ہے) کیونکہ آخرت اور دنیا اللہ تعالیٰ کے اختیار میں ہیں ﴿۲۵﴾

اور آسمانوں میں کتنے فرشتے ہیں جن کی سفارش ذرا بھی کام نہیں آسکتی؛ مگر اس کے بعد کہ اللہ تعالیٰ جس کے حق میں (سفارش کو) چاہیں اور پسند کریں (سفارش کرنے کی) اجازت دیوے ﴿۲۶﴾ یقینی بات یہ ہے کہ جو لوگ آخرت پر ایمان نہیں رکھتے وہ فرشتوں کے عورتوں والے نام رکھتے ہیں ﴿۲۷﴾

---

① [دوسرا ترجمہ] نہ چکرائی نہ آگے بڑھی۔

وَمَا لَهُمْ بِهٖ مِنْ عِلْمٍ ؕ اِنْ يَّتَّبِعُوْنَ اِلَّا الظَّنَّ ۚ وَاِنَّ الظَّنَّ لَا يُغْنِيْ مِنَ الْحَقِّ شَيْـًٔا ۚ﴿۲۸﴾ فَاَعْرِضْ عَنْ مَّنْ تَوَلّٰى ۙ عَنْ ذِكْرِنَا وَلَمْ يُرِدْ اِلَّا الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا ؕ﴿۲۹﴾ ذٰلِكَ مَبْلَغُهُمْ مِّنَ الْعِلْمِ ؕ اِنَّ رَبَّكَ هُوَ اَعْلَمُ بِمَنْ ضَلَّ عَنْ سَبِيْلِهٖ ۙ وَهُوَ اَعْلَمُ بِمَنِ اهْتَدٰى ﴿۳۰﴾ وَلِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ۙ لِيَجْزِيَ الَّذِيْنَ اَسَآءُوْا بِمَا عَمِلُوْا وَيَجْزِيَ الَّذِيْنَ اَحْسَنُوْا بِالْحُسْنٰى ۚ﴿۳۱﴾ اَلَّذِيْنَ يَجْتَنِبُوْنَ كَبٰٓئِرَ الْاِثْمِ وَالْفَوَاحِشَ اِلَّا اللَّمَمَ ؕ اِنَّ رَبَّكَ وَاسِعُ الْمَغْفِرَةِ ؕ هُوَ اَعْلَمُ بِكُمْ اِذْ اَنْشَاَكُمْ مِّنَ الْاَرْضِ وَاِذْ اَنْتُمْ اَجِنَّةٌ فِيْ بُطُوْنِ اُمَّهٰتِكُمْ ۚ فَلَا تُزَكُّوْٓا اَنْفُسَكُمْ ؕ هُوَ اَعْلَمُ بِمَنِ اتَّقٰى ﴿۳۲﴾

حالاں کہ ان کو اس (بات) کا ذرا بھی علم (یعنی خبر) نہیں ہے، وہ لوگ صرف (بے بنیاد) خیالات (یعنی وہم وگمان) پر چلتے ہیں اور حق کے مقابلے میں بے بنیاد خیالات ذرا بھی کام نہیں آسکتے ﴿۲۸﴾ سو تم ایسے شخص پر دھیان مت دو جس نے ہماری نصیحت سے منہ پھرا لیا اور وہ دنیوی زندگی کے سوا کچھ نہیں چاہتا① ﴿۲۹﴾ بس ان (لوگوں) کے علم (یعنی سمجھ) کی یہیں تک پہنچ ہے، یقینا تمھارے رب خوب اچھی طرح جانتے ہیں اس کو جو اس کے راستے سے بھٹک چکا ہے اور وہی خوب جانتے ہیں کہ کس نے (صحیح) راستہ پایا ﴿۳۰﴾ اور آسمانوں میں جو کچھ ہے اور زمین میں جو کچھ ہے وہ اللہ تعالیٰ ہی کا ہے، نتیجہ یہ ہے کہ جن لوگوں نے برے کام کیے ان کو ان کے کیے کی سزا دیوے اور جنھوں نے نیک کام کیے ان کو بہترین بدلہ دیوے ﴿۳۱﴾ جو لوگ بڑے گناہوں سے اور بے حیائی کے کاموں سے بچتے ہیں؛ الا یہ کہ کوئی معمولی گناہ (کبھی ہو جاوے)، یقین رکھو! تمہارے رب کی مغفرت بہت وسیع ہے، وہ (اللہ تعالیٰ) تم کو اس وقت سے اچھی طرح سے جانتے ہیں جب اس نے تم کو زمین سے پیدا کیا تھا اور جب تم اپنی ماؤں کے پیٹ میں بچہ (کی شکل میں) تھے؛ لہذا تم اپنی خوبیاں بیان مت کرو② وہ (اللہ تعالیٰ) خوب اچھی طرح جانتے ہیں کون متقی ہے ﴿۳۲﴾

---

① [دوسرا ترجمہ] اور دنیوی زندگی کے سوا (اس کا) کوئی مقصد ہی نہیں ہے۔

② [دوسرا ترجمہ] لہذا اپنے آپ کو پاکیزہ مت بتاؤ [تیسرا] تم اپنے آپ کو مقدس مت بتاؤ۔

أَفَرَءَيْتَ الَّذِي تَوَلَّىٰ ۝ وَأَعْطَىٰ قَلِيلًا وَأَكْدَىٰ ۝ أَعِندَهُۥ عِلْمُ الْغَيْبِ فَهُوَ يَرَىٰ ۝ أَمْ لَمْ يُنَبَّأْ بِمَا فِي صُحُفِ مُوسَىٰ ۝ وَإِبْرَٰهِيمَ الَّذِي وَفَّىٰ ۝ أَلَّا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِزْرَ أُخْرَىٰ ۝ وَأَن لَّيْسَ لِلْإِنسَٰنِ إِلَّا مَا سَعَىٰ ۝ وَأَنَّ سَعْيَهُۥ سَوْفَ يُرَىٰ ۝ ثُمَّ يُجْزَىٰهُ الْجَزَآءَ الْأَوْفَىٰ ۝ وَأَنَّ إِلَىٰ رَبِّكَ الْمُنتَهَىٰ ۝ وَأَنَّهُۥ هُوَ أَضْحَكَ وَأَبْكَىٰ ۝ وَأَنَّهُۥ هُوَ أَمَاتَ وَأَحْيَا ۝ وَأَنَّهُۥ خَلَقَ الزَّوْجَيْنِ الذَّكَرَ وَالْأُنثَىٰ ۝ مِن نُّطْفَةٍ إِذَا تُمْنَىٰ ۝ وَأَنَّ عَلَيْهِ النَّشْأَةَ الْأُخْرَىٰ ۝ وَأَنَّهُۥ هُوَ أَغْنَىٰ وَأَقْنَىٰ ۝ وَأَنَّهُۥ هُوَ رَبُّ الشِّعْرَىٰ ۝

(اے نبی!) کیا بھلا تم نے اس شخص کو بھی دیکھا جس نے (دینِ حق سے) منہ پھرا لیا؟ ﴿۳۳﴾ اور تھوڑا سا (مال) دیا، پھر (دینا) بند کر دیا ﴿۳۴﴾ کیا اس کے پاس غیب کا علم (کسی صحیح ذریعے سے آیا) ہے کہ وہ اس کو دیکھ رہا ہو؟ ﴿۳۵﴾ کیا اس کو ان (مضامین) کی خبر نہیں پہنچی جو موسیٰ ؑ کے صحیفوں میں مذکور ہیں ﴿۳۶﴾ اور ابراہیم ؑ کے (صحیفوں میں بھی ہیں) جو مکمل وفادار تھے ① ﴿۳۷﴾ (وہ) یہ کہ کوئی بوجھ اٹھانے والا کسی دوسرے کے گناہ کا بوجھ نہیں اٹھائے گا ﴿۳۸﴾ اور یہ کہ انسان کو صرف اپنی کوشش کا بدلہ ہی ملتا ہے ② ﴿۳۹﴾ اور یہ کہ اس (انسان) کی کوشش عنقریب ضرور دیکھی جائے گی ③ ﴿۴۰﴾ پھر اس کو پورے پورا بدلہ دیا جائے گا ﴿۴۱﴾ اور یہ کہ آخر (سب کو) تمھارے رب ہی کے پاس پہنچنا ہے ﴿۴۲﴾ اور یہ کہ وہی (اللہ تعالیٰ) ہنساتے اور رلاتے ہیں ﴿۴۳﴾ اور یہ کہ وہی (اللہ تعالیٰ) موت دیتے ہیں اور زندگی بخشتے ہیں ﴿۴۴﴾ اور یہ کہ وہی (اللہ تعالیٰ) جوڑا یعنی نر اور مادہ پیدا کرتے ہیں ﴿۴۵﴾ ایک نطفے سے (پیدا کرتے ہیں) جب وہ رحم میں ڈالا جاتا ہے ﴿۴۶﴾ اور یہ کہ دوسری مرتبہ پیدا کرنا بھی انھوں نے اپنے ذمے میں لے لیا ہے ﴿۴۷﴾ اور یہ کہ وہی (اللہ تعالیٰ) مال دار بناتے ہیں اور (دولت دے کر اس کو) محفوظ کراتے ہیں ﴿۴۸﴾ اور یہ کہ وہی (اللہ تعالیٰ) شعریٰ ستارے کے رب ہیں ﴿۴۹﴾

---

① [دوسرا ترجمہ] جس نے ہر حکم کو پورا کیا۔ ② ابن عباس ؓ فرماتے ہیں کہ: یہ آیت "والذین امنوا واتبعتھم ذریتھم بایمان الخ" سے منسوخ ہے۔ اور بعض لوگوں نے سعی سے سعیِ ایمانی مراد لی ہے۔ ③ [دوسرا ترجمہ] دکھائی جائے گی۔

وَأَنَّهُ أَهْلَكَ عَادًا الْأُولَىٰ ﴿٥٠﴾ وَثَمُودَا فَمَا أَبْقَىٰ ﴿٥١﴾ وَقَوْمَ نُوحٍ مِّن قَبْلُ ۖ إِنَّهُمْ كَانُوا هُمْ أَظْلَمَ وَأَطْغَىٰ ﴿٥٢﴾ وَالْمُؤْتَفِكَةَ أَهْوَىٰ ﴿٥٣﴾ فَغَشَّاهَا مَا غَشَّىٰ ﴿٥٤﴾ فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكَ تَتَمَارَىٰ ﴿٥٥﴾ هَٰذَا نَذِيرٌ مِّنَ النُّذُرِ الْأُولَىٰ ﴿٥٦﴾ أَزِفَتِ الْآزِفَةُ ﴿٥٧﴾ لَيْسَ لَهَا مِن دُونِ اللَّهِ كَاشِفَةٌ ﴿٥٨﴾ أَفَمِنْ هَٰذَا الْحَدِيثِ تَعْجَبُونَ ﴿٥٩﴾ وَتَضْحَكُونَ وَلَا تَبْكُونَ ﴿٦٠﴾ وَأَنتُمْ سَامِدُونَ ﴿٦١﴾ فَاسْجُدُوا لِلَّهِ وَاعْبُدُوا ۩ ﴿٦٢﴾

اور یہ کہ اسی (اللہ تعالیٰ) نے پہلے زمانے کی قومِ عاد کو ہلاک کیا ﴿۵۰﴾ اور ثمود کو بھی (اسی اللہ تعالیٰ نے ہلاک کیا) پھر (اُن قوموں میں سے) کسی کو باقی نہیں چھوڑا ﴿۵۱﴾ اور (عاد اور ثمود سے) پہلے نوح علیہ السلام کی قوم کو بھی (ہلاک کیا) یقینا وہ سب کے سب بڑے ظالم اور بہت زیادہ شریر تھے ﴿۵۲﴾ اور (اللہ تعالیٰ نے) الٹی ہوئی بستیوں کو بھی پھینک مارا① ﴿۵۳﴾ پھر ان (بستی) کو جس (خوفناک) چیز نے ڈھانپا وہ ان کو ڈھانپ کر ہی رہی② ﴿۵۴﴾ لہٰذا (اے انسان!) تو اپنے رب کی کون کونسی نعمتوں میں شک (وانکار) کرتا رہے گا؟ ﴿۵۵﴾ یہ (نبی بھی) پہلے ڈرانے والے (نبیوں) کی طرح ایک ڈرانے والے ہیں ﴿۵۶﴾ جو (قیامت) جلدی آنے والی ہے وہ قریب آ پہنچی ہے ﴿۵۷﴾ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی اس کو ہٹانے والا نہیں③ ﴿۵۸﴾ کیا بھلا تم اس بات (یعنی قرآن) سے تعجب کرتے ہو؟ ﴿۵۹﴾ اور (مذاق کرتے ہوئے) تم ہنستے ہو اور تم لوگ روتے نہیں ہو ﴿۶۰﴾ اور تم لوگ (تکبر کے ساتھ) غفلت (یعنی بے فکری) کا برتاؤ کرتے ہو④ ﴿۶۱﴾ بس اب اللہ تعالیٰ کے سامنے سجدہ کرو اور تم (اس کی) عبادت کرو ﴿۶۲﴾

---

① [دوسرا ترجمہ] اور الٹی ہوئی بستیوں کو پٹخ دیا۔

② [دوسرا ترجمہ] (بستی) پر (خوفناک چیز) آپڑی جو آ کر ہی رہی۔

③ [دوسرا ترجمہ] اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی اس کو کھولنے والا نہیں (یعنی وقتِ مقررہ پر قیامت کو اللہ تعالیٰ ہی ظاہر فرمائیں گے اور اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی اس کو ٹال نہیں سکتا۔

④ [دوسرا ترجمہ] اور تم (اطاعت کے بجائے) گانے بجانے (یا کھیل تماشے) میں پڑے رہتے ہو۔



سورۃ القمر

(المکیۃ)

اٰیاتھا:۵۵۔رکوعاتھا:۳۔

یہ سورت مکی ہے،اس میں پچپن(۵۵) آیتیں ہیں۔سورۃ طارق کے بعد اور سورۃ ص سے پہلے سینتیس(۳۷)نمبر پر نازل ہوئی۔

چاند کے دو ٹکڑے ہونے کا واقعہ اس سورت میں بیان کیا گیا ہے۔

ہر مہینے کی تیسری تاریخ سے یا تیسری تاریخ کے بعد سے مہینے کی آخری تاریخ تک کے چاند کو"قمر" کہتے ہیں۔ہاں!چودھویں تاریخ کے چاند کو"بدر"اور شروع کی تاریخ کے چاند کو"ہلال" کہا جاتا ہے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

اِقْتَرَبَتِ السَّاعَةُ وَانْشَقَّ الْقَمَرُ ﴿۱﴾ وَاِنْ يَّرَوْا اٰيَةً يُّعْرِضُوْا وَيَقُوْلُوْا سِحْرٌ مُّسْتَمِرٌّ ﴿۲﴾ وَكَذَّبُوْا وَاتَّبَعُوْٓا اَهْوَآءَهُمْ وَكُلُّ اَمْرٍ مُّسْتَقِرٌّ ﴿۳﴾ وَلَقَدْ جَآءَهُمْ مِّنَ الْاَنْۢبَآءِ مَا فِيْهِ مُزْدَجَرٌ ﴿۴﴾ حِكْمَةٌۢ بَالِغَةٌ فَمَا تُغْنِ النُّذُرُ ﴿۵﴾ فَتَوَلَّ عَنْهُمْ ۘ يَوْمَ يَدْعُ الدَّاعِ اِلٰى شَيْءٍ نُّكُرٍ ﴿۶﴾ خُشَّعًا اَبْصَارُهُمْ يَخْرُجُوْنَ مِنَ الْاَجْدَاثِ كَاَنَّهُمْ جَرَادٌ مُّنْتَشِرٌ ﴿۷﴾ مُّهْطِعِيْنَ اِلَى الدَّاعِ ؕ يَقُوْلُ الْكٰفِرُوْنَ هٰذَا يَوْمٌ عَسِرٌ ﴿۸﴾

اللہ تعالیٰ کے نام سے (میں شروع کرتا ہوں) جن کی رحمت سب کے لیے ہے، جو بہت زیادہ رحم کرنے والے ہیں۔

قیامت قریب آچکی ہے اور چاند پھٹ گیا ﴿۱﴾ اور (اِن کافرلوگوں کا حال یہ ہے کہ) اگر کوئی معجزہ وہ دیکھتے بھی ہیں تو منہ پھرا لیتے ہیں اور کہتے ہیں کہ: یہ تو پہلے سے چلا آتا ہوا جادو ہے ﴿۲﴾ اور انھوں نے (حق کو) جھٹلایا اور اپنے نفس کی خواہشات پر چلے اور ہر کام کی ایک حد ہے جہاں وہ ٹھہرنے والا ہے① ﴿۳﴾ اور پکی بات یہ ہے کہ ان (کافرلوگوں) کے پاس (پچھلی قوموں کے) اتنے واقعات پہنچ چکے ہیں کہ ان میں تنبیہ کی بڑی باتیں ہیں ﴿۴﴾ (یعنی دل میں) اتر جانے والی حکمت کی باتیں موجود تھیں② پھر بھی ڈرانے والی باتوں نے (ان کو) کوئی نفع نہیں دیا③ ﴿۵﴾ لہٰذا (اے نبی!) تم ان کی پرواہ مت کرو، جس دن ایک پکارنے والا (فرشتہ) ایک سخت ناگوار چیز کی طرف بلائے گا ﴿۶﴾ یہ اپنی آنکھیں جھکائے ہوئے قبروں سے اس طرح نکل پڑیں گے جیسے ٹڈی ہر طرف پھیل جاتی ہے ﴿۷﴾ (قیامت کو نہ ماننے والے اس) پکارنے والے کی طرف دوڑ رہے ہوں گے، کافرلوگ کہتے جائیں گے: یہ بڑا سخت دن آگیا ﴿۸﴾

---

① دوسرا ترجمہ: ہر کام ایک وقت پر ٹھہرا رکھا ہے (یعنی ان پر عذاب ایک وقت پر آئے گا، اللہ کے علم میں ان کی گمراہی اور ہلاکت جو طے شدہ ہے وہ کسی طرح ٹلنے والی نہیں، ہر کام کا ایک انجام ہوتا ہے: لہٰذا حضور ﷺ جو فرما رہے ہیں اور کافر جو کر رہے ہیں اس کا انجام عنقریب معلوم ہو جائے گا، ہر کام اپنی انتہا پر پہنچ کر صاف ہو جاتا ہے اور بناوٹ کا پردہ زائل ہو جاتا ہے۔

② دوسرا ترجمہ: اعلیٰ درجے کی حکمت کی باتیں موجود ہیں۔ ③ دوسرا ترجمہ: پھر ڈرانے والوں نے ان کو کوئی نفع نہیں پہنچایا۔

كَذَّبَتْ قَبْلَهُمْ قَوْمُ نُوْحٍ فَكَذَّبُوْا عَبْدَنَا وَقَالُوْا مَجْنُوْنٌ وَّازْدُجِرَ ﴿۹﴾ فَدَعَا رَبَّهٗٓ اَنِّيْ
مَغْلُوْبٌ فَانْتَصِرْ ﴿۱۰﴾ فَفَتَحْنَآ اَبْوَابَ السَّمَآءِ بِمَآءٍ مُّنْهَمِرٍ ﴿۱۱﴾ وَّفَجَّرْنَا الْاَرْضَ عُيُوْنًا فَالْتَقَى
الْمَآءُ عَلٰٓى اَمْرٍ قَدْ قُدِرَ ﴿۱۲﴾ وَحَمَلْنٰهُ عَلٰى ذَاتِ اَلْوَاحٍ وَّدُسُرٍ ﴿۱۳﴾ تَجْرِيْ بِاَعْيُنِنَا ۚ جَزَآءً لِّمَنْ
كَانَ كُفِرَ ﴿۱۴﴾ وَلَقَدْ تَّرَكْنٰهَآ اٰيَةً فَهَلْ مِنْ مُّدَّكِرٍ ﴿۱۵﴾ فَكَيْفَ كَانَ عَذَابِيْ وَنُذُرِ ﴿۱۶﴾ وَلَقَدْ
يَسَّرْنَا الْقُرْاٰنَ لِلذِّكْرِ فَهَلْ مِنْ مُّدَّكِرٍ ﴿۱۷﴾ كَذَّبَتْ عَادٌ فَكَيْفَ كَانَ عَذَابِيْ وَنُذُرِ ﴿۱۸﴾ اِنَّآ
اَرْسَلْنَا عَلَيْهِمْ رِيْحًا صَرْصَرًا فِيْ يَوْمِ نَحْسٍ مُّسْتَمِرٍّ ﴿۱۹﴾

ان (موجودہ کافروں) سے پہلے نوح علیہ السلام کی قوم جھٹلانے کا کام کر چکی ہے، سو انھوں نے ہمارے بندے (نوح علیہ السلام) کو جھٹلایا اور کہنے لگے کہ: یہ تو دیوانہ ہے اور ان کو دھمکیاں دی گئی① ﴿۹﴾ پس اس (نوح علیہ السلام) نے اپنے رب سے دعا کی کہ: میں عاجز (یعنی بے بس) ہو گیا ہوں② اب آپ ہی ان سے بدلے لیجیے ﴿۱۰﴾ سو ہم نے بہت زیادہ برسنے والے پانی سے آسمان کے دروازے کھول ڈالے ﴿۱۱﴾ اور ہم نے زمین کو پھاڑ کر چشمے بہادیے③ پھر (بارش اور زمین کا) پانی (مل کر) اس (عذاب کے) کام کے لیے جمع ہو گیا جو مقدر ہو چکا تھا ﴿۱۲﴾ اور ہم نے اس (نوح) کو ایک تختوں اور کیلوں والی کشتی پر سوار کر دیا ﴿۱۳﴾ جو کشتی ہماری حفاظت (یعنی نگرانی) میں چلتی تھی اس (نبی) کی طرف سے بدلہ لینے کے لیے جن کے ساتھ کفر (یعنی انکار) کیا گیا④ ﴿۱۴﴾ اور حقیقت یہ ہے کہ ہم نے اس (کشتی اور طوفان کے واقعے) کو (عبرت حاصل ہو سکے ایسی) نشانی کے طور پر چھوڑ دیا تو کیا کوئی ہے نصیحت حاصل کرنے والا ﴿۱۵﴾ سو میرا عذاب اور میرا ڈرانا کیسا ہوا؟ ﴿۱۶﴾ اور حقیقت یہ ہے کہ ہم نے قرآن کو نصیحت حاصل کرنے کے لیے آسان بنا دیا ہے، اب کیا کوئی ہے نصیحت حاصل کرنے والا؟ ﴿۱۷﴾ عاد (کی قوم) نے بھی (نبی کو) جھٹلانے کا کام کیا، سو (دیکھو!) میرا عذاب اور میرا ڈرانا کیسا رہا؟ ﴿۱۸﴾ یقیناً ہم نے ایک مسلسل نحوست کے دن میں ان پر تیز آندھی والی ہوا بھیجی ﴿۱۹﴾

---

① [دوسرا ترجمہ] ان کو جھڑک ڈالا۔ ② یعنی میں مقابلہ نہیں کر سکتا۔ ③ [دوسرا ترجمہ] اور ہم نے زمین کے چشموں کو جاری کر دیا۔ ④ [دوسرا ترجمہ] جن کی قدر نہ کی گئی (یعنی ناشکری کی گئی)۔

تَنْزِعُ النَّاسَ ۙ كَاَنَّهُمْ اَعْجَازُ نَخْلٍ مُّنْقَعِرٍ ﴿۲۰﴾ فَكَيْفَ كَانَ عَذَابِيْ وَنُذُرِ ﴿۲۱﴾ وَلَقَدْ يَسَّرْنَا الْقُرْاٰنَ لِلذِّكْرِ فَهَلْ مِنْ مُّدَّكِرٍ ﴿۲۲﴾

كَذَّبَتْ ثَمُوْدُ بِالنُّذُرِ ﴿۲۳﴾ فَقَالُوْٓا اَبَشَرًا مِّنَّا وَاحِدًا نَّتَّبِعُهٗٓ ۙ اِنَّآ اِذًا لَّفِيْ ضَلٰلٍ وَّسُعُرٍ ﴿۲۴﴾ ءَاُلْقِيَ الذِّكْرُ عَلَيْهِ مِنْۢ بَيْنِنَا بَلْ هُوَ كَذَّابٌ اَشِرٌ ﴿۲۵﴾ سَيَعْلَمُوْنَ غَدًا مَّنِ الْكَذَّابُ الْاَشِرُ ﴿۲۶﴾ اِنَّا مُرْسِلُوا النَّاقَةِ فِتْنَةً لَّهُمْ فَارْتَقِبْهُمْ وَاصْطَبِرْ ﴿۲۷﴾ وَنَبِّئْهُمْ اَنَّ الْمَاۗءَ قِسْمَةٌۢ بَيْنَهُمْ ۚ كُلُّ شِرْبٍ مُّحْتَضَرٌ ﴿۲۸﴾ فَنَادَوْا صَاحِبَهُمْ فَتَعَاطٰى فَعَقَرَ ﴿۲۹﴾

جو (ہوا) لوگوں کو (اس طرح) اکھاڑ پھینک دیتی تھی جیسے کہ وہ کھجور کے اکھڑے ہوئے تنے ہوں ﴿۲۰﴾ سو میرا عذاب اور میرا ڈرانا کیسا رہا؟ ﴿۲۱﴾ پکی بات یہ ہے کہ ہم نے قرآن کو نصیحت حاصل کرنے کے لیے آسان بنا دیا، اب کیا کوئی ہے کوئی نصیحت حاصل کرنے والا؟ ﴿۲۲﴾

قومِ ثمود نے بھی ڈرانے والوں کو جھٹلانے کا کام کیا ﴿۲۳﴾ چناں چہ وہ کہنے لگے کہ: کیا ہم اپنے ہی میں سے ایک ایسے آدمی کی بات ماننے لگیں؟ جو تن تنہا ہے، (ایسا کریں گے تو) اس وقت ہم بڑی غلطی (یعنی گمراہی) اور دیوانگی میں پڑ جائیں گے ① ﴿۲۴﴾ کیا ہم سب میں سے اسی (ایک آدمی) پر نصیحت (یعنی وحی) اتار دی گئی (یہ بات نہیں) بلکہ وہ شخص بڑا جھوٹا، بڑائی مارنے والا ہے ② ﴿۲۵﴾ (ہم نے نبی صالح سے کہا) عنقریب کل ہی ان کو پتہ چل جائے گا کہ کون بڑا جھوٹا اور بڑائی مارنے والا ہے؟ ﴿۲۶﴾ ہم ان کی آزمائش کے طور پر (ان کے پاس ان کے مانگنے کے مطابق) اونٹنی بھیج رہے ہیں؛ اس لیے تم (ہوشیاری سے) ان کو دیکھتے رہو اور تم صبر سے کام لو ﴿۲۷﴾ اور ان لوگوں کو بتلا دو کہ پانی ان کے درمیان تقسیم کر دیا گیا ہے، ہر (پانی کے) باری والے کو (اپنی باری پر) حاضر ہونا ہے ﴿۲۸﴾ پھر انھوں نے اپنے ساتھی (یعنی رفیق قدار) کو پکارا، پھر اس نے (اونٹنی پر) ہاتھ چلایا ③ اور (اونٹنی کو) کاٹ ڈالا ﴿۲۹﴾

---

① [دوسرا ترجمہ] اور (ہم) آگ میں پڑ جائیں گے (اللہ تعالیٰ کے نبی ان کو فرماتے کہ: میری بات مان لو؛ ورنہ آگ میں ڈالے جاؤ گے تو وہ جواب میں کہنے لگے: اگر ہم نے تمھاری بات مانی تو ہم آگ میں ڈالے جائیں گے ایسی الٹی بات کہی۔

② دوسرا: خود پسند، شیخی مارنے والا۔ ③ یعنی تلوار سے وار کیا۔

فَكَيْفَ كَانَ عَذَابِيْ وَنُذُرِ ۝ اِنَّآ اَرْسَلْنَا عَلَيْهِمْ صَيْحَةً وَّاحِدَةً فَكَانُوْا كَهَشِيْمِ الْمُحْتَظِرِ ۝ وَلَقَدْ يَسَّرْنَا الْقُرْاٰنَ لِلذِّكْرِ فَهَلْ مِنْ مُّدَّكِرٍ ۝ كَذَّبَتْ قَوْمُ لُوْطٍۢ بِالنُّذُرِ ۝ اِنَّآ اَرْسَلْنَا عَلَيْهِمْ حَاصِبًا اِلَّآ اٰلَ لُوْطٍ ؕ نَجَّيْنٰهُمْ بِسَحَرٍ ۝ نِّعْمَةً مِّنْ عِنْدِنَا ؕ كَذٰلِكَ نَجْزِيْ مَنْ شَكَرَ ۝ وَلَقَدْ اَنْذَرَهُمْ بَطْشَتَنَا فَتَمَارَوْا بِالنُّذُرِ ۝ وَلَقَدْ رَاوَدُوْهُ عَنْ ضَيْفِهٖ فَطَمَسْنَآ اَعْيُنَهُمْ فَذُوْقُوْا عَذَابِيْ وَنُذُرِ ۝ وَلَقَدْ صَبَّحَهُمْ بُكْرَةً عَذَابٌ مُّسْتَقِرٌّ ۝ فَذُوْقُوْا عَذَابِيْ وَنُذُرِ ۝ وَلَقَدْ يَسَّرْنَا الْقُرْاٰنَ لِلذِّكْرِ فَهَلْ مِنْ مُّدَّكِرٍ ۝

سو (تم دیکھو!) میرا عذاب اور میرا ڈرانا کیسا رہا؟ ﴿۳۰﴾ یقینی بات ہے کہ ہم نے ان پر ایک ہولناک آواز (یعنی فرشتہ کی چنگھاڑ) کو مسلط کیا جس سے وہ ایسے ہو گئے جیسے (کسی باڑھ لگانے والے کی) باڑھ کا چورا ہو جاتا ہے ﴿۳۱﴾ اور حقیقت یہ ہے کہ ہم نے قرآن کو نصیحت حاصل کرنے کے لیے آسان بنا دیا، اب کیا کوئی ہے نصیحت حاصل کرنے والا؟ ﴿۳۲﴾ لوط علیہ السلام کی قوم نے بھی ڈرانے والوں کو جھٹلایا ﴿۳۳﴾ یقیناً ہم نے ان پر پتھر برسانے والی آندھی بھیجی سوائے لوط کے گھر والوں کے، ان کو ہم نے رات کے آخری وقت میں بچا لیا① ﴿۳۴﴾ یہ ہماری طرف سے ایک نعمت تھی② جو لوگ شکر کرتے ہیں ہم اُن کو ایسا ہی بدلہ دیتے ہیں ﴿۳۵﴾ اور پکی بات یہ ہے کہ اس (لوط علیہ السلام) نے ان کو ہماری پکڑ سے ڈرایا تھا؛ مگر انھوں نے ڈرانے میں جھگڑے کھڑے کیے③ ﴿۳۶﴾ اور پکی بات یہ ہے کہ وہ بری نیت سے اس (لوط) کے مہمانوں کو اس (لوط) سے مانگنے لگے، جس پر ہم نے ان کی آنکھیں مٹا دیں④ سو تم میرے عذاب اور میرے ڈرانے کا مزہ چکھو ﴿۳۷﴾ اور پکی بات یہ ہے کہ صبح سویرے ہی ان پر ایسا عذاب آپڑا جو جم کر (یعنی ٹھہر کر) رہ گیا⑤ ﴿۳۸﴾ سو تم میرے عذاب اور میرے ڈرانے کا مزہ چکھو ﴿۳۹﴾ اور حقیقت یہ ہے کہ ہم نے قرآن کو نصیحت حاصل کرنے کے لیے آسان بنا دیا، اب کیا کوئی ہے نصیحت حاصل کرنے والا؟ ﴿۴۰﴾

---

① مراد مؤمنین جو آپ کی نبوت کو ماننے والے تھے۔ ② یعنی اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے بچا لیا۔
③ یعنی بے کار شک اور جھگڑے کر کے انکار کرنے لگے۔ ④ [دوسرا ترجمہ] اندھی کر دی [تیسرا] چوپٹ کر دی۔
⑤ [دوسرا ترجمہ] اور صبح سویرے ہی ان پر ہمیشہ رہنے والا عذاب آپڑا۔

وَلَقَدْ جَآءَ اٰلَ فِرْعَوْنَ النُّذُرُ ۝۴۱ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا كُلِّهَا فَاَخَذْنٰهُمْ اَخْذَ عَزِيْزٍ مُّقْتَدِرٍ ۝۴۲ اَكُفَّارُكُمْ خَيْرٌ مِّنْ اُولٰٓئِكُمْ اَمْ لَكُمْ بَرَآءَةٌ فِي الزُّبُرِ ۝۴۳ اَمْ يَقُوْلُوْنَ نَحْنُ جَمِيْعٌ مُّنْتَصِرٌ ۝۴۴ سَيُهْزَمُ الْجَمْعُ وَيُوَلُّوْنَ الدُّبُرَ ۝۴۵ بَلِ السَّاعَةُ مَوْعِدُهُمْ وَالسَّاعَةُ اَدْهٰى وَاَمَرُّ ۝۴۶ اِنَّ الْمُجْرِمِيْنَ فِيْ ضَلٰلٍ وَّسُعُرٍ ۝۴۷ يَوْمَ يُسْحَبُوْنَ فِي النَّارِ عَلٰى وُجُوْهِهِمْ ؕ ذُوْقُوْا مَسَّ سَقَرَ ۝۴۸ اِنَّا كُلَّ شَيْءٍ خَلَقْنٰهُ بِقَدَرٍ ۝۴۹ وَمَآ اَمْرُنَآ اِلَّا وَاحِدَةٌ كَلَمْحٍ بِالْبَصَرِ ۝۵۰

اور پکی بات یہ ہے کہ فرعونیوں کے پاس بھی ڈرانے والے (یعنی رسول) پہنچے① ﴿۴۱﴾ (مگر) انھوں نے ہماری سب نشانیوں کو جھٹلایا، پھر ہم نے ان کو ایسی پکڑ میں لے لیا جو ایک زبردست اقتدار والے کی پکڑ ہوتی ہے② ﴿۴۲﴾ کیا تمھارے کافران (گزرے ہوئے کافروں) سے اچھے ہیں؟③ کیا تمھارے لیے (آسمانی) کتابوں میں کوئی معافی کا پروانہ (لکھ دیا گیا) ہے؟ ﴿۴۳﴾ یا اِن کا (یہ) کہنا ہے کہ ہم بدلہ لینے والی جماعت ہیں④ ﴿۴۴﴾ سو عنقریب اس مجمع (یعنی جماعت) کو شکست دی جائے گی اور وہ سب پیٹھ پھرا کر بھاگیں گے⑤ ﴿۴۵﴾ (یہی نہیں)؛ بلکہ ان کے (اصلی) وعدے کا وقت تو قیامت ہے اور قیامت بڑی ہی سخت، بہت کڑوی (یعنی ناگوار) ہے ﴿۴۶﴾ حقیقت میں گنہگار لوگ (بڑی) گمراہی اور جہالت میں پڑے ہوئے ہیں⑥ اور حقیقت میں گنہگار لوگ (دنیا میں) بڑی غلطی میں ہیں ﴿۴۷﴾ جس دن وہ آگ میں اوندھے منہ گھسیٹے جائیں گے (اور ان کو کہا جائے گا کہ) آگ کے لپٹنے کا مزہ چکھو ﴿۴۸﴾ یقیناً ہم نے ہر چیز کو ایک (خاص) اندازے کے ساتھ پیدا کیا ہے ﴿۴۹﴾ اور ہمارا حکم تو بس ایک ہی مرتبہ آنکھ جھپکنے کی طرح ہو جاتا ہے ﴿۵۰﴾

---

① [دوسرا ترجمہ] اور پکی بات یہ ہے کہ فرعونیوں کے پاس بھی ڈرانے والی (چیزیں) پہنچیں۔

② [دوسرا ترجمہ] پھر ہم نے ان کو زبردست قابو میں کر کے پکڑ لیا۔

③ [دوسرا ترجمہ] کہ یہ موجودہ کافر کفر اور نافرمانی کرے پھر بھی ان کو سزا نہ ہو؟۔

④ [دوسرا ترجمہ] یا ان کا یہ کہنا ہے کہ ہم ایسی جماعت ہیں جو اپنا بچاؤ خود کر لیں گے [تیسرا] یا ان کا یہ کہنا ہے کہ ہم ایسی جماعت ہے جو غالب ہی رہیں گے۔

⑤ جیسے غزوۂ احزاب میں ہوا۔ ⑥ [دوسرا ترجمہ] (آخرت میں) بھڑکتی ہوئی آگ میں ہیں۔

وَلَقَدْ اَهْلَكْنَاۤ اَشْیَاعَكُمْ فَهَلْ مِنْ مُّدَّكِرٍ ۝ وَكُلُّ شَیْءٍ فَعَلُوْهُ فِی الزُّبُرِ ۝ وَكُلُّ صَغِیْرٍ وَّ كَبِیْرٍ مُّسْتَطَرٌ ۝ اِنَّ الْمُتَّقِیْنَ فِیْ جَنّٰتٍ وَّ نَهَرٍ ۝ فِیْ مَقْعَدِ صِدْقٍ عِنْدَ مَلِیْكٍ مُّقْتَدِرٍ ۝

اور پکی بات یہ ہے کہ ہم تمھاری جماعت کے لوگوں کو پہلے ہی (اپنے عذاب سے) ہلاک کر چکے ہیں ① تو (بتاؤ) کیا کوئی نصیحت حاصل کرنے والا ہے؟ ﴿۵۱﴾ اور جو چیز انھوں نے کی وہ اعمال ناموں میں (لکھی گئی) ہے ﴿۵۲﴾ اور ہر چھوٹی اور بڑی بات لکھی ہوئی ہے ﴿۵۳﴾ یقینا تقویٰ والے لوگ باغوں اور نہروں میں ہوں گے ﴿۵۴﴾ سچی عزت والی بیٹھک میں ② ایسے بادشاہ کے نزدیک جن کا سب پر قبضہ ہے ③ ﴿۵۵﴾

① [دوسرا ترجمہ] پکی بات یہ ہے کہ ہم تمھارے جیسے کافر لوگوں کو (پہلے ہی عذاب میں) ہلاک کر چکے ہیں۔

② [دوسرا ترجمہ] عمدہ مقام میں۔

③ [دوسرا ترجمہ] جن کے قبضے میں سارا اقتدار ہے [تیسرا] جو بڑے قدرت والے ہیں۔



سورۃ الرحمن

(المدنیۃ)

آیاتھا:۷۸۔رکوعاتھا:۳۔

یہ سورت مکی ہے؛ لیکن اکثر حضرات کی رائے یہ ہے کہ یہ مدنی ہے، اس میں اٹھہتر (۷۸) یا (۷۹) آیتیں ہیں۔ سورۂ فرقان یا سورۂ رعد کے بعد اور سورۂ فاطر سے پہلے تینتالیس (۴۳) نمبر پر نازل ہوئی۔

یہ سورت رحمٰن ہی کے لفظ سے شروع ہوتی ہے۔ پورے قرآن میں سے یہ ایک ایسی سورت ہے جو اللہ کے اسمائے حسنٰی میں سے کسی ایک سے شروع ہوتی ہے۔

اس سورت میں رحمٰن تعالیٰ شانہٗ کی رحمت کے عجیب عجیب کرشموں کو بیان کیا گیا ہے۔

اس سورت کو حدیث میں ''عروس'' کہا گیا ہے۔

اس سورت میں ''فَبِاَیِّ اٰلَاءِ رَبِّکُمَا تُکَذِّبٰنِ'' ۳۱ مرتبہ آیا ہے، جب بھی یہ آیت تلاوت کی جائے تو سنت ہے کہ سننے والے کو چاہیے کہ جواباً یہ کلمہ پڑھے ''لا بشیء من نعمتک ربنا نکذب فلک الحمد''۔ البتہ نماز میں جب یہ آیت سنے تو دل ہی دل میں اس مضمون کا تصور کریں۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ○

اَلرَّحْمٰنُ ۙ﴿۱﴾ عَلَّمَ الْقُرْاٰنَ ؕ﴿۲﴾ خَلَقَ الْاِنْسَانَ ۙ﴿۳﴾ عَلَّمَهُ الْبَیَانَ ﴿۴﴾ اَلشَّمْسُ وَالْقَمَرُ بِحُسْبَانٍ ۪﴿۵﴾ وَّالنَّجْمُ وَالشَّجَرُ یَسْجُدٰنِ ﴿۶﴾ وَالسَّمَآءَ رَفَعَهَا وَوَضَعَ الْمِیْزَانَ ۙ﴿۷﴾ اَلَّا تَطْغَوْا فِی الْمِیْزَانِ ﴿۸﴾ وَاَقِیْمُوا الْوَزْنَ بِالْقِسْطِ وَلَا تُخْسِرُوا الْمِیْزَانَ ﴿۹﴾ وَالْاَرْضَ وَضَعَهَا لِلْاَنَامِ ۙ﴿۱۰﴾ فِیْهَا فَاکِهَةٌ ۪ۙ وَّالنَّخْلُ ذَاتُ الْاَکْمَامِ ۖ﴿۱۱﴾ وَالْحَبُّ ذُو الْعَصْفِ وَالرَّیْحَانُ ۚ﴿۱۲﴾ فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّکُمَا تُکَذِّبٰنِ ﴿۱۳﴾ خَلَقَ الْاِنْسَانَ مِنْ صَلْصَالٍ کَالْفَخَّارِ ۙ﴿۱۴﴾ وَخَلَقَ الْجَآنَّ مِنْ مَّارِجٍ مِّنْ نَّارٍ ۚ﴿۱۵﴾

اللہ تعالیٰ کے نام سے (میں شروع کرتا ہوں) جن کی رحمت سب کے لیے ہے، جو بہت زیادہ رحم کرنے والے ہیں۔

رحمٰن ہی نے ﴿۱﴾ قرآن سکھایا ﴿۲﴾ اسی (اللہ تعالیٰ) نے انسان کو پیدا کیا ﴿۳﴾ اسی نے اس (انسان) کو (صفائی سے) بولنا سکھایا① ﴿۴﴾ سورج اور چاند مقررہ حساب سے (چلتے) ہیں ﴿۵﴾ اور (چھوٹے) جھاڑ اور (بڑے) درخت② سب (اس اللہ تعالیٰ کے آگے) سجدہ کرتے ہیں ﴿۶﴾ اور آسمان کو اسی (اللہ تعالیٰ) نے اونچا کیا اور اسی (اللہ تعالیٰ) نے ترازو رکھی ہے ﴿۷﴾ کہ تم تولنے میں زیادتی (یعنی ظلم، بے اعتدالی یا کمی بیشی) نہ کرو ﴿۸﴾ اور تم انصاف کے ساتھ وزن کو ٹھیک رکھو اور تم تول میں کمی مت کرو ﴿۹﴾ اور اسی نے زمین کو ساری مخلوق کے نفع کے لیے (اس جگہ) رکھ دیا ہے ﴿۱۰﴾ اسی (زمین) میں میوے اور کھجور کے درخت ہیں جن (کے پھلوں) پر غلاف ہوتے ہیں③ ﴿۱۱﴾ اور (اسی میں) بھوسے والا اناج (یعنی غلہ) اور خوشبو والے پھول بھی ہیں ﴿۱۲﴾ سو (اے انسانوں اور جنات! اب بتاؤ کہ) تم دونوں اپنے رب کی کون کون سی نعمتوں کو جھٹلاؤ گے؟ ﴿۱۳﴾ اسی (اللہ تعالیٰ) نے انسان کو ٹھیکرے کی طرح (کھن کھن) بجنے والی (خشک) مٹی سے پیدا کیا ﴿۱۴﴾ اور جنات (یعنی جناتوں کے اول فرد) کو (بغیر دھوئیں کی) خالص آگ سے پیدا کیا ﴿۱۵﴾

---

① [دوسرا ترجمہ] اسی نے انسان کو (سمجھ میں آئے) ایسا بولنا سکھایا۔ ② [دوسرا ترجمہ] بغیر تنے کے درخت اور تنے والے درخت [تیسرا] سجدہ کا مفہوم اطاعت بھی لے سکتے ہے۔ ③ [دوسرا ترجمہ] اور کھجور کے گابھوں والے درخت بھی ہیں۔

فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿۱۶﴾ رَبُّ الْمَشْرِقَيْنِ وَرَبُّ الْمَغْرِبَيْنِ ﴿۱۷﴾ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿۱۸﴾ مَرَجَ الْبَحْرَيْنِ يَلْتَقِيٰنِ ﴿۱۹﴾ بَيْنَهُمَا بَرْزَخٌ لَّا يَبْغِيٰنِ ﴿۲۰﴾ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿۲۱﴾ يَخْرُجُ مِنْهُمَا اللُّؤْلُؤُ وَالْمَرْجَانُ ﴿۲۲﴾ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿۲۳﴾ وَلَهُ الْجَوَارِ الْمُنْشَئٰتُ فِي الْبَحْرِ كَالْاَعْلَامِ ﴿۲۴﴾ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿۲۵﴾

كُلُّ مَنْ عَلَيْهَا فَانٍ ﴿۲۶﴾ وَّيَبْقٰى وَجْهُ رَبِّكَ ذُو الْجَلٰلِ وَالْاِكْرَامِ ﴿۲۷﴾ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿۲۸﴾ يَسْئَلُهُ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۔ كُلَّ يَوْمٍ هُوَ فِيْ شَاْنٍ ﴿۲۹﴾

سو (اے انسانوں اور جنات! اب بتاؤ کہ) تم دونوں اپنے رب کی کون کون سی نعمتوں کو جھٹلاؤ گے؟ ﴿۱۶﴾ دونوں مشرقوں کے حقیقی مالک اور دونوں مغربوں کے حقیقی مالک وہی ہیں ﴿۱۷﴾ سو (اے انسانوں اور جنات! اب بتاؤ کہ) تم دونوں اپنے رب کی کون کون سی نعمتوں کو جھٹلاؤ گے؟ ﴿۱۸﴾ اسی نے دو سمندروں کو اس طرح جاری کیا کہ دونوں (ظاہر میں) آپس میں ملے ہوئے ہیں ﴿۱۹﴾ (پھر بھی) ان کے درمیان ایک آڑ (یعنی پردہ) ہے کہ (جس سے) وہ ایک دوسرے کی حد (یعنی جگہ) سے بڑھ نہیں سکتے ﴿۲۰﴾ سو (اے انسانوں اور جنات! اب بتاؤ کہ) تم دونوں اپنے رب کی کون کون سی نعمتوں کو جھٹلاؤ گے؟ ﴿۲۱﴾ ان دونوں (سمندروں) سے موتی اور مونگا نکلتا ہے ﴿۲۲﴾ سو (اے انسانوں اور جنات! اب بتاؤ کہ) تم دونوں اپنے رب کی کون کون سی نعمت کو جھٹلاؤ گے؟ ﴿۲۳﴾ اور اسی (اللہ تعالیٰ) کے اختیار میں ہے وہ جہاز جو سمندر میں پہاڑوں کی طرح اونچے (معلوم ہوتے) ہیں ﴿۲۴﴾ سو (اے انسانوں اور جنات! اب بتاؤ کہ) تم دونوں اپنے رب کی کون کون سی نعمتوں کو جھٹلاؤ گے؟ ﴿۲۵﴾

جو کوئی بھی (اس) زمین پر ہے وہ سب فنا ہونے والے ہیں ﴿۲۶﴾ اور صرف تمہارے رب کی ذات جو عظمت اور فضل و کرم والی ہے وہ باقی رہ جائے گی ﴿۲۷﴾ سو (اے انسانوں اور جنات! اب بتاؤ کہ) تم دونوں اپنے رب کی کون کون سی نعمتوں کو جھٹلاؤ گے؟ ﴿۲۸﴾ آسمانوں اور زمین میں جو (مخلوق) بھی ہیں اسی (اللہ تعالیٰ) سے (اپنی حاجتیں) مانگتے ہیں، وہ (اللہ تعالیٰ) ہر روز ایک نئی شان میں ہے ﴿۲۹﴾

فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ۝ سَنَفْرُغُ لَكُمْ اَيُّهَ الثَّقَلٰنِ ۝ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ۝ يٰمَعْشَرَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ اِنِ اسْتَطَعْتُمْ اَنْ تَنْفُذُوْا مِنْ اَقْطَارِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ فَانْفُذُوْا ؕ لَا تَنْفُذُوْنَ اِلَّا بِسُلْطٰنٍ ۝ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ۝ يُرْسَلُ عَلَيْكُمَا شُوَاظٌ مِّنْ نَّارٍ ۙ وَّنُحَاسٌ فَلَا تَنْتَصِرٰنِ ۝ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ۝ فَاِذَا انْشَقَّتِ السَّمَآءُ فَكَانَتْ وَرْدَةً كَالدِّهَانِ ۝ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ۝

سو (اے انسانوں اور جنات! اب بتاؤ کہ) تم دونوں اپنے رب کی کون کون سی نعمتوں کو جھٹلاؤ گے؟ ﴿۳۰﴾ اے (جن اور انس) دو بھاری مخلوق ہم عنقریب تمھارے (حساب کے) لیے فارغ ہونے والے ہیں① ﴿۳۱﴾ سو (اے انسانوں اور جنات! اب بتاؤ کہ) تم دونوں اپنے رب کی کون کون سی نعمتوں کو جھٹلاؤ گے؟ ﴿۳۲﴾ اے جنات اور انسانوں کی جماعت! اگر تم کو آسمان اور زمین کی حدود (یعنی کناروں) سے باہر نکل جانے کی قدرت ہو تو (پار) نکل جاؤ اور تم زبردست زور (یعنی طاقت) کے بغیر نہیں نکل سکتے (اور وہ تمھارے پاس نہیں ہے) ﴿۳۳﴾ سو (اے انسانوں اور جنات! اب بتاؤ کہ) تم دونوں اپنے رب کی کون کون سی نعمتوں کو جھٹلاؤ گے؟ ﴿۳۴﴾ تم پر (خالص) آگ کا شعلہ اور دھواں چھوڑا جائے گا، پھر تم اپنا بچاؤ نہیں کر سکو گے② ﴿۳۵﴾ سو (اے انسانوں اور جنات! اب بتاؤ کہ) تم دونوں اپنے رب کی کون کون سی نعمتوں کو جھٹلاؤ گے؟ ﴿۳۶﴾ پھر (قیامت کا وقت آ جائے گا کہ) جب آسمان پھٹ کر کے ایسا لال ہو جائے گا جیسے تیل کی تلچھٹ③ ﴿۳۷﴾ سو (اے انسانوں اور جنات! اب بتاؤ کہ) تم دونوں اپنے رب کی کون کون سی نعمتوں کو جھٹلاؤ گے؟ ﴿۳۸﴾

---

① فراغت سے استعارہ ہے، آیت کا خلاصہ یہ ہے کہ اس وقت اللہ تعالیٰ کائنات کے امور کی تدبیر کی طرف متوجہ ہیں، ابھی حساب کی طرف متوجہ نہیں ہیں، لیکن بہت جلد قیامت آئے گی اور اللہ تعالیٰ حساب کی طرف متوجہ ہوں گے یعنی ابھی کا ایک دور ختم ہوگا اور دوسرا نیا دور شروع ہوگا۔

② [دوسرا ترجمہ] پھر تم اس کو ہٹا نہیں سکو گے [تیسرا] پھر تم اس کا مقابلہ نہیں کر سکو گے [چوتھا] پھر تم بدلہ نہیں لے سکو گے۔

③ [دوسرا ترجمہ] جیسے لال چمڑا (لال یہ علامتِ غضب ہے)۔

فَيَوْمَئِذٍ لَّا يُسْـَٔلُ عَن ذَنۢبِهِۦٓ إِنسٌ وَلَا جَآنٌّ ﴿٣٩﴾ فَبِأَيِّ ءَالَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ ﴿٤٠﴾ يُعْرَفُ ٱلْمُجْرِمُونَ بِسِيمَٰهُمْ فَيُؤْخَذُ بِٱلنَّوَٰصِى وَٱلْأَقْدَامِ ﴿٤١﴾ فَبِأَيِّ ءَالَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ ﴿٤٢﴾ هَٰذِهِۦ جَهَنَّمُ ٱلَّتِى يُكَذِّبُ بِهَا ٱلْمُجْرِمُونَ ﴿٤٣﴾ يَطُوفُونَ بَيْنَهَا وَبَيْنَ حَمِيمٍ ءَانٍ ﴿٤٤﴾ فَبِأَيِّ ءَالَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ ﴿٤٥﴾

وَلِمَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهِۦ جَنَّتَانِ ﴿٤٦﴾ فَبِأَيِّ ءَالَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ ﴿٤٧﴾ ذَوَاتَآ أَفْنَانٍ ﴿٤٨﴾ فَبِأَيِّ ءَالَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ ﴿٤٩﴾ فِيهِمَا عَيْنَانِ تَجْرِيَانِ ﴿٥٠﴾

پھر اس دن کسی انسان سے اور کسی جن سے اس کے گناہوں کے بارے میں سوال نہیں کیا جائے گا[1] ﴿۳۹﴾ سو (اے انسانوں اور جنات! اب بتاؤ کہ) تم دونوں اپنے رب کی کون کون سی نعمتوں کو جھٹلاؤ گے؟ ﴿۴۰﴾ مجرم لوگ ان (کے چہروں) کی علامتوں[2] سے پہچان لیے جائیں گے، پھر ان کو پیشانی کے بال اور پاؤں ملا کر پکڑا جائے گا ﴿۴۱﴾ سو (اے انسانوں اور جنات! اب بتاؤ کہ) تم دونوں اپنے رب کی کون کون سی نعمتوں کو جھٹلاؤ گے؟ ﴿۴۲﴾ یہی ہے وہ جہنم جس کو مجرم لوگ جھٹلایا کرتے تھے ﴿۴۳﴾ وہ (مجرمین) اس (آگ) کے اور گرم کھولتے پانی کے بیچ میں چکر لگائیں گے ﴿۴۴﴾ سو (اے انسانوں اور جنات! اب بتاؤ کہ) تم دونوں اپنے رب کی کون کون سی نعمتوں کو جھٹلاؤ گے؟ ﴿۴۵﴾

جو شخص (دنیا میں) اپنے رب کے سامنے کھڑے ہونے سے (ہر وقت) ڈرتا تھا اس کے لیے دو باغ ہوں گے ﴿۴۶﴾ سو (اے انسانوں اور جنات! اب بتاؤ کہ) تم دونوں اپنے رب کی کون کون سی نعمتوں کو جھٹلاؤ گے؟ ﴿۴۷﴾ وہ دونوں (باغ) کثرت سے ٹہنیوں والے ہوں گے ﴿۴۸﴾ سو (اے انسانوں اور جنات! اب بتاؤ کہ) تم دونوں اپنے رب کی کون کون سی نعمتوں کو جھٹلاؤ گے؟ ﴿۴۹﴾ ان دونوں (باغوں) میں دو چشمے بہتے ہوئے ہوں گے ﴿۵۰﴾

---

[1] جرم ایسا واضح اور دوسرے ثبوت موجود ہوں گے کہ جرم کو ثابت کرنے کے لیے سوال کرنے کی ضرورت ہی نہیں۔ اسی طرح قیامت میں الگ الگ مواقع ہوں گے، ابتدائی وقت میں سوال نہ ہوں گے، بعد میں سوالات کا سلسلہ شروع ہوگا۔

[2] یعنی کالا چہرہ اور آسمانی رنگ کی آنکھ۔

فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ۝ فِيْهِمَا مِنْ كُلِّ فَاكِهَةٍ زَوْجٰنِ۝ۚ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ۝ مُتَّكِـِٕيْنَ عَلٰى فُرُشٍۭ بَطَآىِٕنُهَا مِنْ اِسْتَبْرَقٍ ؕ وَجَنَا الْجَنَّتَيْنِ دَانٍ۝ۚ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ۝ فِيْهِنَّ قٰصِرٰتُ الطَّرْفِ ۙ لَمْ يَطْمِثْهُنَّ اِنْسٌ قَبْلَهُمْ وَلَا جَآنٌّ۝ۚ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ۝ۚ كَاَنَّهُنَّ الْيَاقُوْتُ وَالْمَرْجَانُ۝ۚ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ۝ هَلْ جَزَآءُ الْاِحْسَانِ اِلَّا الْاِحْسَانُ۝ۚ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ۝ وَمِنْ دُوْنِهِمَا جَنَّتٰنِ۝ۚ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ۝ۙ

سو (اے انسانوں اور جنات! اب بتاؤ کہ) تم دونوں اپنے رب کی کون کون سی نعمتوں کو جھٹلاؤ گے؟ ﴿۵۱﴾ ان دونوں (باغوں) میں ہر پھل کی دو، دو قسمیں ہوں گی① ﴿۵۲﴾ سو (اے انسانوں اور جنات! اب بتاؤ کہ) تم دونوں اپنے رب کی کون کون سی نعمتوں کو جھٹلاؤ گے؟ ﴿۵۳﴾ وہ (جنتی لوگ) ایسے بچھونوں پر تکیہ لگائے (بیٹھے) ہوں گے جن کے استر موٹے ریشم کے ہوں گے اور ان دونوں باغوں کے پھل بہت ہی قریب ہوں گے② ﴿۵۴﴾ سو (اے انسانوں اور جنات! اب بتاؤ کہ) تم دونوں اپنے رب کی کون کون سی نعمتوں کو جھٹلاؤ گے؟ ﴿۵۵﴾ ان (جنتوں) میں نیچی نگاہوں والی (ایسی عورتیں) ہوں گی جن کو ان (جنتیوں) سے پہلے نہ کسی انسان نے استعمال کیا ہوگا اور نہ کسی جن نے (استعمال کیا ہوگا) ﴿۵۶﴾ سو (اے انسانوں اور جنات! اب بتاؤ کہ) تم دونوں اپنے رب کی کون کون سی نعمتوں کو جھٹلاؤ گے؟ ﴿۵۷﴾ وہ (عورتیں) ایسی (خوشنما یعنی صاف شفاف) ہوں گی جیسے یاقوت اور مرجان ہیں ﴿۵۸﴾ سو (اے انسانوں اور جنات! اب بتاؤ کہ) تم دونوں اپنے رب کی کون کون سی نعمتوں کو جھٹلاؤ گے؟ ﴿۵۹﴾ اچھائی کا بدلا اچھائی کے سوا اور کیا (ہوسکتا) ہے؟ ﴿۶۰﴾ سو (اے انسانوں اور جنات! اب بتاؤ کہ) تم دونوں اپنے رب کی کون کون سی نعمتوں کو جھٹلاؤ گے؟ ﴿۶۱﴾ اور ان دونوں (باغوں) سے ذرا کم درجے کے دو باغ دوسرے بھی ہوں گے ﴿۶۲﴾ سو (اے انسانوں اور جنات! اب بتاؤ کہ) تم دونوں اپنے رب کی کون کون سی نعمتوں کو جھٹلاؤ گے؟ ﴿۶۳﴾

---

① [دوسرا ترجمہ] ہر پھل کے دو دو جوڑے ہوں گے۔ ② [دوسرا ترجمہ] جھک پڑ رہے ہوں گے۔

مُدْهَآمَّتٰنِ ۚ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ۚ فِيْهِمَا عَيْنٰنِ نَضَّاخَتٰنِ ۚ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ۚ فِيْهِمَا فَاكِهَةٌ وَّنَخْلٌ وَّرُمَّانٌ ۚ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ۚ فِيْهِنَّ خَيْرٰتٌ حِسَانٌ ۚ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ۚ حُوْرٌ مَّقْصُوْرٰتٌ فِي الْخِيَامِ ۚ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ۚ لَمْ يَطْمِثْهُنَّ اِنْسٌ قَبْلَهُمْ وَلَا جَآنٌّ ۚ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ۚ مُتَّكِـِٕيْنَ عَلٰى رَفْرَفٍ خُضْرٍ وَّعَبْقَرِيٍّ حِسَانٍ ۚ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ۚ تَبٰرَكَ اسْمُ رَبِّكَ ذِي الْجَلٰلِ وَالْاِكْرَامِ ۚ

دونوں گہرے سبز (ہونے کی وجہ کالے جیسے) ہوں گے ﴿۶۴﴾ سو (اے انسانوں اور جنات! اب بتاؤ کہ) تم دونوں اپنے رب کی کون کون سی نعمتوں کو جھٹلاؤ گے؟ ﴿۶۵﴾ ان دونوں باغوں میں (پانی کے) ابلتے ہوئے (یعنی جوش مارتے ہوئے) دو چشمے ہوں گے ﴿۶۶﴾ سو (اے انسانوں اور جنات! اب بتاؤ کہ) تم دونوں اپنے رب کی کون کون سی نعمتوں کو جھٹلاؤ گے؟ ﴿۶۷﴾ ان دونوں (باغوں) میں میوے اور کھجوریں اور انار ہوں گے ﴿۶۸﴾ سو (اے انسانوں اور جنات! اب بتاؤ کہ) تم دونوں اپنے رب کی کون کون سی نعمتوں کو جھٹلاؤ گے؟ ﴿۶۹﴾ ان (باغوں) میں اچھی (یعنی خوب سیرت) خوب صورت عورتیں ہوں گی ﴿۷۰﴾ سو (اے انسانوں اور جنات! اب بتاؤ کہ) تم دونوں اپنے رب کی کون کون سی نعمتوں کو جھٹلاؤ گے؟ ﴿۷۱﴾ وہ حوریں جن کو خیموں میں حفاظت سے رکھا گیا ہوگا ﴿۷۲﴾ سو (اے انسانوں اور جنات! اب بتاؤ کہ) تم دونوں اپنے رب کی کون کون سی نعمتوں کو جھٹلاؤ گے؟ ﴿۷۳﴾ ان (جنت والوں) سے پہلے ان کو نہ کسی انسان نے استعمال کیا ہوگا اور نہ کسی جن نے ﴿۷۴﴾ سو (اے انسانوں اور جنات! اب بتاؤ کہ) تم دونوں اپنے رب کی کون کون سی نعمتوں کو جھٹلاؤ گے؟ ﴿۷۵﴾ وہ (جنتی لوگ) سبز رنگ کے مسندوں پر اور عجیب خوشنما (یعنی خوب صورت) فرشوں پر تکیہ لگائے ہوئے بیٹھے ہوں گے ﴿۷۶﴾ سو (اے انسانوں اور جنات! اب بتاؤ تم دونوں اپنے رب کی کون کون سی نعمتوں کو جھٹلاؤ گے؟ ﴿۷۷﴾ (اے نبی!) تمھارے رب کا نام بڑی برکت والا ہے جو (رب) عظمت (یعنی بڑائی) والے، اور کرم (یعنی انعام) والے ہیں ﴿۷۸﴾

سورة الواقعة

(المكية)

اٰیاتھا:۹۶۔رکوعاتھا:۳۔

یہ سورت مکی ہے اس میں چھیانوے (۹۶) یا(۹۷) آیتیں ہیں۔سورۃ طٰہٰ کے بعد اور سورۃ شعراء سے پہلے چھیالیس (۴۶) نمبر پر نازل ہوئی۔

اس سورت میں ''الواقعہ'' یعنی ہو پڑنے والی چیز'' قیامت کا تذکرہ ہے۔

الواقعہ: قیامت کے ناموں میں سے ایک نام ہے، قیامت یقیناً واقع ہونے والی چیز ہے۔

نبیٔ کریم ﷺ فجر کی نماز میں اس کو تلاوت فرمایا کرتے تھے۔

حدیث میں آتا ہے کہ جو آدمی رات میں سورۃ واقعہ کی تلاوت کرے اس کو کبھی فقر و فاقہ نہیں پہنچے گا۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

إِذَا وَقَعَتِ الْوَاقِعَةُ ۝۱ لَيْسَ لِوَقْعَتِهَا كَاذِبَةٌ ۝۲ خَافِضَةٌ رَّافِعَةٌ ۝۳ إِذَا رُجَّتِ الْأَرْضُ رَجًّا ۝۴ وَبُسَّتِ الْجِبَالُ بَسًّا ۝۵ فَكَانَتْ هَبَاءً مُّنْبَثًّا ۝۶ وَكُنْتُمْ أَزْوَاجًا ثَلٰثَةً ۝۷ فَأَصْحٰبُ الْمَيْمَنَةِ ۙ مَا أَصْحٰبُ الْمَيْمَنَةِ ۝۸ وَأَصْحٰبُ الْمَشْـَٔمَةِ ۙ مَا أَصْحٰبُ الْمَشْـَٔمَةِ ۝۹ وَالسّٰبِقُوْنَ السّٰبِقُوْنَ ۝۱۰ أُولٰٓئِكَ الْمُقَرَّبُوْنَ ۝۱۱ فِيْ جَنّٰتِ النَّعِيْمِ ۝۱۲ ثُلَّةٌ مِّنَ الْأَوَّلِيْنَ ۝۱۳ وَقَلِيْلٌ مِّنَ الْاٰخِرِيْنَ ۝۱۴ عَلٰى سُرُرٍ مَّوْضُوْنَةٍ ۝۱۵ مُّتَّكِـِٔيْنَ عَلَيْهَا مُتَقٰبِلِيْنَ ۝۱۶

اللہ تعالیٰ کے نام سے (میں شروع کرتا ہوں) جن کی رحمت سب کے لیے ہے، جو بہت زیادہ رحم کرنے والے ہیں۔

جب وہ (قیامت کا) ہونے والا واقعہ ہو جائے گا ﴿۱﴾ تو اس (قیامت) کے ہونے کے وقت کوئی اس کو جھٹلانے والا نہیں ہوگا ﴿۲﴾ وہ (قیامت) کسی (یعنی کافر) کو (جہنم کے درکات میں) نیچا کرے گی، کسی (یعنی مومن) کو (جنت کے درجات میں) اونچا کرے گی ﴿۳﴾ جب زمین بہت زور سے ہلا دی جائے گی ﴿۴﴾ اور پہاڑوں کو توڑ پھوڑ کر چورا کر دیا جائے گا ﴿۵﴾ یہاں تک کہ وہ (پہاڑ) بکھرا ہوا (یعنی اڑتا ہوا) غبار ہو جائیں گے ﴿۶﴾ اور (اے لوگو!) تم (اس قیامت کے دن) تین قسم پر ہو جاؤ گے ﴿۷﴾ سو دائیں طرف والے کہ کیسی اچھی حالت میں دائیں طرف والے ہوں گے؟ ﴿۸﴾ اور بائیں طرف والے، سو کیسی بری حالت میں ہوں گے بائیں طرف والے؟ ﴿۹﴾ اور آگے رہنے والے، سو وہ تو ہیں ہی آگے رہنے والے ﴿۱۰﴾ وہی لوگ تو (اللہ تعالیٰ کے) مقرب بندے ہیں ﴿۱۱﴾ وہ نعمتوں کے باغات میں ہوں گے ﴿۱۲﴾ (ان مقربین کی) ایک بڑی جماعت پہلے لوگوں میں ہوگی① ﴿۱۳﴾ اور بعد کے لوگوں میں سے تھوڑے ہوں گے ﴿۱۴﴾ سونے کے تاروں سے بنے ہوئے اونچے تختوں پر ﴿۱۵﴾ ایک دوسرے کے آمنے سامنے تکیہ لگائے ہوئے بیٹھے ہوں گے ﴿۱۶﴾

① چوں کہ پچھلی امتوں میں انبیا کی کثرت رہی۔

يَطُوفُ عَلَيْهِمْ وِلْدَانٌ مُّخَلَّدُونَ ﴿۱۷﴾ بِأَكْوَابٍ وَأَبَارِيقَ وَكَأْسٍ مِّن مَّعِينٍ ﴿۱۸﴾ لَّا يُصَدَّعُونَ عَنْهَا وَلَا يُنزِفُونَ ﴿۱۹﴾ وَفَاكِهَةٍ مِّمَّا يَتَخَيَّرُونَ ﴿۲۰﴾ وَلَحْمِ طَيْرٍ مِّمَّا يَشْتَهُونَ ﴿۲۱﴾ وَحُورٌ عِينٌ ﴿۲۲﴾ كَأَمْثَالِ اللُّؤْلُؤِ الْمَكْنُونِ ﴿۲۳﴾ جَزَاءً بِمَا كَانُوا يَعْمَلُونَ ﴿۲۴﴾ لَا يَسْمَعُونَ فِيهَا لَغْوًا وَلَا تَأْثِيمًا ﴿۲۵﴾ إِلَّا قِيلًا سَلَامًا سَلَامًا ﴿۲۶﴾ وَأَصْحَابُ الْيَمِينِ مَا أَصْحَابُ الْيَمِينِ ﴿۲۷﴾ فِي سِدْرٍ مَّخْضُودٍ ﴿۲۸﴾ وَطَلْحٍ مَّنضُودٍ ﴿۲۹﴾ وَظِلٍّ مَّمْدُودٍ ﴿۳۰﴾ وَمَاءٍ مَّسْكُوبٍ ﴿۳۱﴾ وَفَاكِهَةٍ كَثِيرَةٍ ﴿۳۲﴾ لَّا مَقْطُوعَةٍ وَلَا مَمْنُوعَةٍ ﴿۳۳﴾ وَفُرُشٍ مَّرْفُوعَةٍ ﴿۳۴﴾

ہمیشہ لڑکے ہی رہنے والے ان کے سامنے (آگے بیان ہونے والی چیزوں کو لئے) پھرتے ہوں گے ﴿۱۷﴾ ایسی صاف ستھری (یعنی بھانے والی) شراب کے پیالے اور جگ اور (بھرے ہوئے) گلاس لے کر کے ﴿۱۸﴾ جس سے ان کے سر میں درد نہیں ہوگا اور نہ ان کے ہوش اڑیں گے ① ﴿۱۹﴾ اور پھل لے کر جن کو وہ (جنتی لوگ) پسند کریں گے ﴿۲۰﴾ اور پرندوں کا ایسا گوشت لے کر جس کی ان کو رغبت ہو ﴿۲۱﴾ اور گوری بڑی آنکھوں والی عورتیں (یعنی حوریں) ہوں گی ﴿۲۲﴾ (ایسی صاف ستھری) جیسے (سیپی میں) چھپا کر رکھے ہوئے موتی ﴿۲۳﴾ جو (نیک) اعمال وہ (دنیا میں) کیا کرتے تھے اس کا بدلہ ہے ﴿۲۴﴾ وہ اس (جنت) میں نہ کوئی بکواس اور نہ کوئی بیہودہ بات سنیں گے ﴿۲۵﴾ بس (ہر طرف) سلام سلام (یعنی سلامتی) ہی کی آواز ہوگی ﴿۲۶﴾ اور جو دائیں طرف والے ہیں کیسی اچھی حالت میں ہوں گے دائیں طرف والے؟ ﴿۲۷﴾ وہ ان باغوں میں ہوں گے جن میں بغیر کانٹوں کی بیریاں ہوگی ﴿۲۸﴾ اور تہہ بہ تہہ کیلے ہوں گے ② ﴿۲۹﴾ اور دور تک پھیلے ہوئے سائے ہوں گے ﴿۳۰﴾ اور بہتا ہوا پانی ہوگا ﴿۳۱﴾ اور بہت زیادہ میوے ہوں گے ﴿۳۲﴾ جو کبھی ختم نہیں ہوں گے اور ان پر کوئی پابندی (یعنی روک ٹوک) نہیں ہوگی ﴿۳۳﴾ اونچے اونچے بچھونے ہوں گے ③ ﴿۳۴﴾

---

① [دوسرا ترجمہ] بکواس نہیں کریں گے۔ ② مراد اوپر سے نیچے تک کیلے خوب لگے ہوں گے۔
③ جنت میں اونچے تختوں پر بچھونے بچھائے گئے ہوں گے، عمدگی اور ظاہری اعتبار سے بھی اونچے ہوں گے۔

إِنَّآ أَنشَأْنَٰهُنَّ إِنشَآءً ﴿٣٥﴾ فَجَعَلْنَٰهُنَّ أَبْكَارًا ﴿٣٦﴾ عُرُبًا أَتْرَابًا ﴿٣٧﴾ لِّأَصْحَٰبِ ٱلْيَمِينِ ﴿٣٨﴾ ثُلَّةٌ مِّنَ ٱلْأَوَّلِينَ ﴿٣٩﴾ وَثُلَّةٌ مِّنَ ٱلْءَاخِرِينَ ﴿٤٠﴾ وَأَصْحَٰبُ ٱلشِّمَالِ مَآ أَصْحَٰبُ ٱلشِّمَالِ ﴿٤١﴾ فِى سَمُومٍ وَحَمِيمٍ ﴿٤٢﴾ وَظِلٍّ مِّن يَحْمُومٍ ﴿٤٣﴾ لَّا بَارِدٍ وَلَا كَرِيمٍ ﴿٤٤﴾ إِنَّهُمْ كَانُوا۟ قَبْلَ ذَٰلِكَ مُتْرَفِينَ ﴿٤٥﴾ وَكَانُوا۟ يُصِرُّونَ عَلَى ٱلْحِنثِ ٱلْعَظِيمِ ﴿٤٦﴾ وَكَانُوا۟ يَقُولُونَ أَئِذَا مِتْنَا وَكُنَّا تُرَابًا وَعِظَٰمًا أَءِنَّا لَمَبْعُوثُونَ ﴿٤٧﴾ أَوَءَابَآؤُنَا ٱلْأَوَّلُونَ ﴿٤٨﴾ قُلْ إِنَّ ٱلْأَوَّلِينَ وَٱلْءَاخِرِينَ ﴿٤٩﴾ لَمَجْمُوعُونَ إِلَىٰ مِيقَٰتِ يَوْمٍ مَّعْلُومٍ ﴿٥٠﴾ ثُمَّ إِنَّكُمْ أَيُّهَا ٱلضَّآلُّونَ ٱلْمُكَذِّبُونَ ﴿٥١﴾

یقین جانو! ہم نے ان (جنت کی عورتوں) کو (خاص) نئی اٹھان دی ہے① سوان (عورتوں) کو ہم نے ایسا بنایا ہے کہ ﴿۳۵﴾ وہ باکرہ (یعنی کنواری) ہی رہے گی ﴿۳۶﴾ (شوہروں کی) محبوبہ اور عمر میں برابر ہوں گی ﴿۳۷﴾ یہ سب کچھ داہنی طرف والوں کے لیے ہیں ﴿۳۸﴾ (ان داہنی طرف والوں کی) ایک بڑی جماعت پہلے لوگوں میں ہوگی ﴿۳۹﴾ اور ایک بڑی جماعت پچھلے لوگوں میں ہوگی ﴿۴۰﴾ اور جو بائیں طرف والے ہیں سو وہ بائیں طرف والے کیسی بری حالت میں ہیں؟ ﴿۴۱﴾ وہ لوگ آگ② اور کھولتے ہوئے گرم پانی میں ہوں گے ﴿۴۲﴾ اور کالے دھوئیں کے سایہ میں ہوں گے ﴿۴۳﴾ وہ (سایہ) ٹھنڈا (بھی) نہیں ہوگا اور نہ کوئی فائدہ پہنچائے گا③ ﴿۴۴﴾ وہ لوگ اس (آخرت) سے پہلے (دنیا میں) بڑے عیش (یعنی خوش حالی) میں تھے ﴿۴۵﴾ اور وہ بڑے بھاری گناہ (یعنی شرک) پر اصرار (یعنی ضد) کرتے تھے④ ﴿۴۶﴾ اور وہ کہا کرتے تھے کہ: کیا جب ہم مرجائیں گے اور مٹی اور ہڈیاں ہوجائیں گے تو کیا ہم دوبارہ زندہ کرکے اٹھائے جائیں گے؟ ﴿۴۷﴾ کیا ہمارے پہلے گزرے ہوئے باپ دادا بھی (اٹھائے جائیں گے) ﴿۴۸﴾ تو (اے نبی!) تم کہہ دو: یقیناً سب اگلے اور پچھلے لوگ ﴿۴۹﴾ ایک مقررہ دن کے وقت پر ضرور جمع کیے جائیں گے ﴿۵۰﴾ پھر (جمع کیے جانے کے بعد) تم اے گمراہوں، جھٹلانے والو! ﴿۵۱﴾

---

① [دوسرا ترجمہ] (خاص) طور سے بنایا ہے۔ ② سموم جہنم کی وادی ہے یا جہنم کا ایک نام ہے یا تیز آگ جیسی ہوا جس کو "لو" کہا جاتا ہے۔ ③ [دوسرا ترجمہ] فرحت (یا راحت) بخش نہیں ہوگا۔ ④ [دوسرا ترجمہ] وہ بڑے بھاری گناہ (یعنی شرک) پر اڑے رہتے تھے (حنث کا ایک مطلب دانستہ جھوٹی قسم کھانا بھی ہے)۔

لَاٰكِلُوْنَ مِنْ شَجَرٍ مِّنْ زَقُّوْمٍ ﴿٥٢﴾ فَمَالِـُٔوْنَ مِنْهَا الْبُطُوْنَ ﴿٥٣﴾ فَشٰرِبُوْنَ عَلَيْهِ مِنَ الْحَمِيْمِ ﴿٥٤﴾ فَشٰرِبُوْنَ شُرْبَ الْهِيْمِ ﴿٥٥﴾ هٰذَا نُزُلُهُمْ يَوْمَ الدِّيْنِ ﴿٥٦﴾ نَحْنُ خَلَقْنٰكُمْ فَلَوْلَا تُصَدِّقُوْنَ ﴿٥٧﴾ اَفَرَءَيْتُمْ مَّا تُمْنُوْنَ ﴿٥٨﴾ ءَاَنْتُمْ تَخْلُقُوْنَهٗٓ اَمْ نَحْنُ الْخٰلِقُوْنَ ﴿٥٩﴾ نَحْنُ قَدَّرْنَا بَيْنَكُمُ الْمَوْتَ وَمَا نَحْنُ بِمَسْبُوْقِيْنَ ﴿٦٠﴾ عَلٰٓى اَنْ نُّبَدِّلَ اَمْثَالَكُمْ وَنُنْشِئَكُمْ فِيْ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ ﴿٦١﴾ وَلَقَدْ عَلِمْتُمُ النَّشْاَةَ الْاُوْلٰى فَلَوْلَا تَذَكَّرُوْنَ ﴿٦٢﴾ اَفَرَءَيْتُمْ مَّا تَحْرُثُوْنَ ﴿٦٣﴾ ءَاَنْتُمْ تَزْرَعُوْنَهٗٓ اَمْ نَحْنُ الزّٰرِعُوْنَ ﴿٦٤﴾ لَوْ نَشَآءُ لَجَعَلْنٰهُ حُطَامًا فَظَلْتُمْ تَفَكَّهُوْنَ ﴿٦٥﴾

تم کو زقوم کے درخت سے کھانا پڑے گا ﴿۵۲﴾ پھر اسی سے (اپنے) پیٹوں کو بھرنا ہوگا ﴿۵۳﴾ پھر اس (زقوم) کے اوپر سے کھولتا ہوا گرم پانی پینا پڑے گا ﴿۵۴﴾ جس طرح پیاس کی بیماری والے اونٹ پیتے ہیں اس طرح پینا ہوگا ﴿۵۵﴾ یہ جزا و سزا (یعنی انصاف) کے دن ان کی مہمانی ہوگی ﴿۵۶﴾ ہم نے تم کو (پہلی بار) پیدا کیا ہے، پھر تم (توحید اور قیامت کو) کیوں سچ نہیں مانتے؟ ﴿۵۷﴾ ذرا یہ تو بتاؤ کہ جو منی تم (عورتوں کے رحم میں) ٹپکاتے ہو ﴿۵۸﴾ کیا تم اس (منی یا انسان) کو پیدا کرتے ہو یا ہم (اس کے) پیدا کرنے والے ہیں؟ ﴿۵۹﴾ ہم نے ہی تمہارے درمیان موت کو (معین وقت پر) مقرر کر رکھا ہے اور ہم اس بات سے عاجز نہیں ہے ﴿۶۰﴾ کہ ہم تمہاری جگہ تم ہی جیسی کوئی اور قوم لے آئیں اور تم کو ایسی جگہ اٹھا کھڑا کردیں جسے تم نہیں جانتے ہو①② ﴿۶۱﴾ اور پکی بات یہ ہے کہ تم کو پہلی پیدائش کا پورا پتہ ہے، پھر تم (توحید اور قیامت کو) کیوں نہیں سمجھتے ہو؟③ ﴿۶۲﴾ اچھا بتاؤ جو بیج تم زمین میں ڈالتے ہو ﴿۶۳﴾ کیا تم اس کو اگاتے ہو یا ہم (اس کو) اگانے والے ہیں؟ ﴿۶۴﴾ اگر ہم چاہیں تو اس (فصل) کو چورا چورا کر ڈالیں پھر تم تعجب (یا ندامت) کرتے ہی رہ جاؤ④ ﴿۶۵﴾

---

① یعنی دوسری آخرت کی دنیا جس کو تم پورے طور پر جانتے نہیں ہو وہاں تم کو لے جاویں۔ ② دوسرا مطلب: انسان والی صورت سے مسخ کرکے جانور یا پتھر کی شکل میں بنادیویں یا مرکر مٹی کی شکل میں تبدیل کردیویں۔ دوسرا اور ہم تم کو ایسی صورت میں بنادے جن کو تم جانتے بھی نہیں ہو۔ ③ [دوسرا ترجمہ] پھر تم کیوں نصیحت حاصل نہیں کرتے ہو؟ ④ [دوسرا ترجمہ] پھر تم باتیں ہی بناتے رہ جاؤ (کہ اس طرح نقصان ہوگیا جیسے عام طور پر نقصان کے وقت اس طرح باتیں بنانے کا رواج ہے)

إِنَّا لَمُغْرَمُونَ ﴿٦٦﴾ بَلْ نَحْنُ مَحْرُومُونَ ﴿٦٧﴾ أَفَرَأَيْتُمُ الْمَاءَ الَّذِي تَشْرَبُونَ ﴿٦٨﴾ أَأَنتُمْ أَنزَلْتُمُوهُ مِنَ الْمُزْنِ أَمْ نَحْنُ الْمُنزِلُونَ ﴿٦٩﴾ لَوْ نَشَاءُ جَعَلْنَاهُ أُجَاجًا فَلَوْلَا تَشْكُرُونَ ﴿٧٠﴾ أَفَرَأَيْتُمُ النَّارَ الَّتِي تُورُونَ ﴿٧١﴾ أَأَنتُمْ أَنشَأْتُمْ شَجَرَتَهَا أَمْ نَحْنُ الْمُنشِئُونَ ﴿٧٢﴾ نَحْنُ جَعَلْنَاهَا تَذْكِرَةً وَمَتَاعًا لِّلْمُقْوِينَ ﴿٧٣﴾ فَسَبِّحْ بِاسْمِ رَبِّكَ الْعَظِيمِ ﴿٧٤﴾

فَلَا أُقْسِمُ بِمَوَاقِعِ النُّجُومِ ﴿٧٥﴾ وَإِنَّهُ لَقَسَمٌ لَّوْ تَعْلَمُونَ عَظِيمٌ ﴿٧٦﴾ إِنَّهُ لَقُرْآنٌ كَرِيمٌ ﴿٧٧﴾ فِي كِتَابٍ مَّكْنُونٍ ﴿٧٨﴾ لَّا يَمَسُّهُ إِلَّا الْمُطَهَّرُونَ ﴿٧٩﴾ تَنزِيلٌ مِّن رَّبِّ الْعَالَمِينَ ﴿٨٠﴾

کہ ہم تو قرض دار رہ گئے ﴿٦٦﴾ بلکہ ہم تو بالکل ہی محروم (یعنی بے نصیب) رہ گئے ① ﴿٦٧﴾ اچھا بھلا بتاؤ جو پانی تم پیتے ہو ﴿٦٨﴾ کیا تم اس کو بادل سے برساتے ہو یا ہم برسانے والے ہیں؟ ﴿٦٩﴾ اگر ہم چاہیں تو اس (پانی) کو کھارا بنا کر رکھ دیں پھر تم شکر کیوں نہیں کرتے؟ ﴿٧٠﴾ اچھا یہ بتاؤ کہ یہ آگ جو تم سلگایا کرتے ہو ﴿٧١﴾ کیا اس (آگ) کے درخت کو تم نے پیدا کیا یا ہم پیدا کرنے والے ہیں؟ ﴿٧٢﴾ ہم نے ہی اس کو نصیحت کا ② سامان اور مسافروں کے لیے فائدہ کی چیز بنایا ہے ﴿٧٣﴾ سو (اے نبی!) تم اپنے عظیم رب کا نام لے کر تسبیح کرو ﴿٧٤﴾

سو میں ستاروں کے گرنے کی (یعنی چھپنے کی) جگہوں کی قسم کھاتا ہوں ③ ﴿٧٥﴾ اور اگر تم سمجھو تو یہ بڑی زبردست قسم ہے ﴿٧٦﴾ یقیناً وہ تو عزت والا (یعنی باوقار) قرآن ہے ﴿٧٧﴾ جو ایک چھپی ہوئی کتاب (یعنی لوحِ محفوظ) میں (پہلے سے) لکھا ہوا ہے ﴿٧٨﴾ اس کو بہت پاک لوگ ہی چھوتے ہیں ﴿٧٩﴾ یہ (قرآن) تمام عالموں کے رب کی طرف سے تھوڑا تھوڑا کر کے اتارا ہوا ہے ﴿٨٠﴾

---

① یعنی فصل برباد ہوئی مفت کا تاوان پڑا اور پورا سرمایہ برباد ہو گیا۔

② دنیوی آگ سے جہنم کی آگ کا اندازہ لگاؤ؛ حالاں کہ دنیوی آگ دوزخ کی آگ کا سترواں حصہ ہے، پھر اس سترویں حصہ کو دوبار پانی سے بجھایا گیا تب نفع اٹھانے کے قابل اور اس کے قریب جا سکو ایسی ہوئی۔

③ [دوسرا] سو میں (ستاروں سے زیادہ چمک دار) آیتوں کے اترنے کی جگہوں [نبیوں کے دلوں کی] قسم کھاتا ہوں۔

أَفَبِهٰذَا الْحَدِيْثِ أَنْتُمْ مُّدْهِنُوْنَ ﴿۸۱﴾ وَتَجْعَلُوْنَ رِزْقَكُمْ أَنَّكُمْ تُكَذِّبُوْنَ ﴿۸۲﴾ فَلَوْلَا إِذَا بَلَغَتِ الْحُلْقُوْمَ ﴿۸۳﴾ وَأَنْتُمْ حِيْنَئِذٍ تَنْظُرُوْنَ ﴿۸۴﴾ وَنَحْنُ أَقْرَبُ إِلَيْهِ مِنْكُمْ وَلٰكِنْ لَّا تُبْصِرُوْنَ ﴿۸۵﴾ فَلَوْلَا إِنْ كُنْتُمْ غَيْرَ مَدِيْنِيْنَ ﴿۸۶﴾ تَرْجِعُوْنَهَا إِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ﴿۸۷﴾ فَأَمَّا إِنْ كَانَ مِنَ الْمُقَرَّبِيْنَ ﴿۸۸﴾ فَرَوْحٌ وَّرَيْحَانٌ ۙ وَّجَنَّتُ نَعِيْمٍ ﴿۸۹﴾ وَأَمَّا إِنْ كَانَ مِنْ أَصْحٰبِ الْيَمِيْنِ ﴿۹۰﴾ فَسَلٰمٌ لَّكَ مِنْ أَصْحٰبِ الْيَمِيْنِ ﴿۹۱﴾ وَأَمَّا إِنْ كَانَ مِنَ الْمُكَذِّبِيْنَ الضَّآلِّيْنَ ﴿۹۲﴾ فَنُزُلٌ مِّنْ حَمِيْمٍ ﴿۹۳﴾ وَّتَصْلِيَةُ جَحِيْمٍ ﴿۹۴﴾ إِنَّ هٰذَا لَهُوَ حَقُّ الْيَقِيْنِ ﴿۹۵﴾ فَسَبِّحْ بِاسْمِ رَبِّكَ الْعَظِيْمِ ﴿۹۶﴾

کیا پھر بھی تم اس کلام سے بے پروائی (یعنی سستی) برتتے ہو ① ﴿۸۱﴾ اور تم نے اپنا وظیفہ ہی بنا لیا کہ تم (اس کو) جھٹلاتے رہو ﴿۸۲﴾ پھر ایسا کیوں نہیں ہوتا کہ جب (کسی کی) روح (موت کے وقت) گلے تک پہنچ جاتی ہے ﴿۸۳﴾ اور تم اس وقت (حسرت سے اس مرنے والے کو) دیکھتے رہتے ہو ﴿۸۴﴾ اور ہم اس (مرنے والے) کے تم سے زیادہ قریب ہوتے ہیں؛ مگر تم کو (ہمارا نزدیک ہونا) نظر نہیں آتا ② ﴿۸۵﴾ پھر اگر (تم اپنی سمجھ میں ایسے ہو کہ) تمھارا کوئی حساب کتاب ہونے والا نہیں ہے ③ ﴿۸۶﴾ تو اگر تم سچے ہو تو اس (کی روح) کو (بدن میں) واپس کیوں نہیں لوٹا دیتے ﴿۸۷﴾ پھر اگر وہ (مرنے والا اللہ تعالیٰ کے) مقرب بندوں میں سے ہو ﴿۸۸﴾ تو (اس کو) راحت ہی راحت ہے اور خوشبو ہی خوشبو ہے اور نعمتوں سے بھرا ہوا باغ ہے ﴿۸۹﴾ اور اگر وہ (مرنے والا) داہنی طرف والوں میں ہو ﴿۹۰﴾ تو (اس کو کہا جائے گا کہ) تمھارے لیے تو سلامتی ہی سلامتی ہے (یعنی امن وامان ہی ہے) کہ تم داہنی طرف والوں میں سے ہو ﴿۹۱﴾ اور اگر وہ (شخص) ان گمراہوں میں سے ہو جو (حق کو) جھٹلانے والے تھے ﴿۹۲﴾ تو (اس کے لیے) جلتے ہوئے پانی کی دعوت ہوگی ﴿۹۳﴾ اور دوزخ میں داخل ہونا ہوگا ﴿۹۴﴾ یقیناً یہ باتیں سراسر حق (اور) یقینی ہے ﴿۹۵﴾ لہٰذا (اے نبی!) تم اپنے عظیم رب کا نام لے کر (اس کی) تسبیح کرو ﴿۹۶﴾

---

① [دوسرا ترجمہ] کیا پھر بھی تم اس کلام کو سرسری بات سمجھتے ہو؟ ② [دوسرا ترجمہ] سمجھ میں نہیں آتا۔ ③ [دوسرا ترجمہ] پھر اگر تم (تمھاری سمجھ کے مطابق) کسی کے قابو کے تحت (یعنی کسی کا حکم پر چلتا نہ ہو، تم کسی کے اختیار میں نہ ہو) نہیں ہو۔

سورة الحديد

(المدنية)

اياتها:۲۹ ـ رکوعاتها:۴ـ

یہ سورت مدنی ہے، اس میں انتیس (۲۹) آیتیں ہیں۔ سورۃ زلزال کے بعد اور سورۃ محمد سے پہلے چورانوے (۹۴) نمبر پر نازل ہوئی۔

اس سورت میں حدید کا تذکرہ کیا گیا ہے، جو اللہ کی بہت بڑی نعمت ہے۔

سورۃ حدید، حشر، صف، جمعہ اور تغابن کو مسبحات کہا جاتا ہے۔

نبی کریم ﷺ رات کو سوتے وقت ان کی تلاوت فرماتے تھے، اور یہ بھی فرمایا کہ: ان میں ایک آیت ایسی ہے جو ہزار آیتوں سے بہتر ہے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

سَبَّحَ لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۚ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ① لَهٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۚ يُحْيٖ وَيُمِيْتُ ۚ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ② هُوَ الْاَوَّلُ وَالْاٰخِرُ وَالظَّاهِرُ وَالْبَاطِنُ ۚ وَهُوَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ ③ هُوَ الَّذِيْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ فِيْ سِتَّةِ اَيَّامٍ ثُمَّ اسْتَوٰى عَلَى الْعَرْشِ ۚ يَعْلَمُ مَا يَلِجُ فِي الْاَرْضِ وَمَا يَخْرُجُ مِنْهَا وَمَا يَنْزِلُ مِنَ السَّمَآءِ وَمَا يَعْرُجُ فِيْهَا ۚ وَهُوَ مَعَكُمْ اَيْنَ مَا كُنْتُمْ ۚ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ ④ لَهٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۚ وَاِلَى اللّٰهِ تُرْجَعُ الْاُمُوْرُ ⑤

اللہ تعالیٰ کے نام سے (میں شروع کرتا ہوں) جن کی رحمت سب کے لیے ہے، جو بہت زیادہ رحم کرنے والے ہیں۔

آسمانوں اور زمین میں جو کچھ (مخلوقات) ہیں وہ سب اللہ تعالیٰ کی تسبیح کرتی ہے اور وہ (اللہ تعالیٰ) بڑے ہی زبردست اور بڑی حکمت والے ہیں ﴿۱﴾ اسی (اللہ تعالیٰ) کے لیے آسمانوں اور زمین کی حکومت ہے، وہی (اللہ تعالیٰ) زندگی دیتے ہیں اور موت دیتے ہیں اور وہ (اللہ تعالیٰ) ہر چیز پر پوری قدرت رکھتے ہیں ﴿۲﴾ وہی (اللہ تعالیٰ) سب سے پہلے اور سب سے آخر میں ہیں، (وہی) ظاہر میں بھی ہیں چھپے ہوئے بھی ہیں اور وہی (اللہ تعالیٰ) ہر چیز کو پوری طرح جانتے ہیں ﴿۳﴾ وہی (اللہ تعالیٰ) ہیں جنھوں نے آسمان اور زمین کو چھ دن (کی مقدار) میں پیدا کیا، پھر (اپنی شان کے مطابق) عرش پر قائم ہوئے، جو چیز زمین میں داخل ہوتی ہے① اور جو اس (زمین) سے نکلتی ہے② اور جو چیز آسمان سے اترتی ہے③ اور جو اس (آسمان) میں چڑھتی ہے④ ان سب کو وہ (اللہ تعالیٰ) جانتے ہیں اور تم جہاں کہیں بھی رہو وہ (اللہ تعالیٰ علم اور قدرت اور قابو سے) تمھارے ساتھ ہے اور جو کام بھی تم کرتے ہو اللہ تعالیٰ اس کو دیکھتے ہیں ﴿۴﴾ اسی (اللہ تعالیٰ) کے لیے آسمانوں اور زمین کی حکومت ہے اور سب کام اللہ تعالیٰ کی طرف لوٹائے جاتے ہیں ﴿۵﴾

---

① یعنی بارش کا پانی، بیج، مردے وغیرہ۔ ② یعنی نباتات، معدنیات۔

③ یعنی بارش، ملائکہ، احکام، رحمت، عذاب۔ ④ یعنی نیک اور برے اعمال، ملائکہ، ارواح۔

يُوْلِجُ الَّيْلَ فِي النَّهَارِ وَيُوْلِجُ النَّهَارَ فِي الَّيْلِ ۭ وَهُوَ عَلِيْمٌۢ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ ۝ اٰمِنُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَاَنْفِقُوْا مِمَّا جَعَلَكُمْ مُّسْتَخْلَفِيْنَ فِيْهِ ۭ فَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْكُمْ وَاَنْفَقُوْا لَهُمْ اَجْرٌ كَبِيْرٌ ۝ وَمَا لَكُمْ لَا تُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ ۚ وَالرَّسُوْلُ يَدْعُوْكُمْ لِتُؤْمِنُوْا بِرَبِّكُمْ وَقَدْ اَخَذَ مِيْثَاقَكُمْ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ۝ هُوَ الَّذِيْ يُنَزِّلُ عَلٰي عَبْدِهٖٓ اٰيٰتٍۢ بَيِّنٰتٍ لِّيُخْرِجَكُمْ مِّنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ ۭ وَاِنَّ اللّٰهَ بِكُمْ لَرَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ ۝ وَمَا لَكُمْ اَلَّا تُنْفِقُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَلِلّٰهِ مِيْرَاثُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۭ لَا يَسْتَوِيْ مِنْكُمْ مَّنْ اَنْفَقَ مِنْ قَبْلِ الْفَتْحِ وَقٰتَلَ ۭ

وہی (اللہ تعالیٰ) رات کو دن میں داخل کرتے ہیں ① اور وہی دن کو رات میں داخل کرتے ہیں ② اور وہ سینوں میں چھپی ہوئی (تمام) باتوں کو جانتے ہیں ﴿٦﴾ تم لوگ اللہ تعالیٰ پر اور اس کے رسول پر ایمان لاؤ اور اس (مال) میں سے (اللہ تعالیٰ کے راستہ میں) خرچ کرو جس میں اس (اللہ تعالیٰ) نے تم کو دوسروں کا نائب (یعنی قائم مقام) بنایا ہے، سو جو لوگ تم میں سے ایمان لائے اور انھوں نے اللہ تعالیٰ کے راستے میں خرچ کیا ان کو بہت بڑا اجر ملے گا ﴿٧﴾ اور تمھارے لیے کیا وجہ ہے کہ تم (اللہ تعالیٰ پر) ایمان نہیں لاتے؛ حالانکہ رسول تم کو دعوت دے رہے ہیں کہ تم اپنے رب پر ایمان رکھو اور وہ تم سے پکا (ایمان اور نصرت کا) عہد لے چکے ہیں، اگر تم واقعی ایمان لانے والے ہو تو ﴿٨﴾ وہی (اللہ تعالیٰ) ہیں جو اپنے بندے (یعنی محمد ﷺ) پر صاف صاف آیتیں اتارتے ہیں؛ تاکہ تم کو (کفر کی) اندھیریوں سے نکال کر (ایمان کی) روشنی میں لائیں اور یقین رکھو اللہ تعالیٰ تم پر بڑے شفیق، بہت مہربان ہیں ﴿٩﴾ اور تمھارے لیے کون سی وجہ ہے کہ تم اللہ تعالیٰ کے راستے میں خرچ نہ کرو؛ حالاں کہ آسمانوں اور زمین کی ساری میراث اللہ تعالیٰ کی ہے ③ تم میں سے جن لوگوں نے (مکہ کی) فتح سے پہلے (اللہ تعالیٰ کے راستہ میں) خرچ کیا اور جہاد کیا وہ (بعد والوں کے) برابر نہیں ہو سکتے،

---

① جس سے دن لمبا ہو جاتا ہے۔

② جس سے رات لمبی ہو جاتی ہے۔

③ اس وقت کی عارضی ملکیت ختم ہوگی اور آخر سب چیزیں اللہ تعالیٰ ہی کی ملکیت میں رہے گی۔

أُولٰٓئِكَ أَعْظَمُ دَرَجَةً مِّنَ الَّذِينَ أَنفَقُوا مِنۢ بَعْدُ وَقَاتَلُوا ۚ وَكُلًّا وَعَدَ اللّٰهُ الْحُسْنٰى ۚ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُونَ خَبِيرٌ ﴿۱۰﴾

مَّن ذَا الَّذِي يُقْرِضُ اللّٰهَ قَرْضًا حَسَنًا فَيُضٰعِفَهُ لَهُ وَلَهُ أَجْرٌ كَرِيمٌ ﴿۱۱﴾ يَوْمَ تَرَى الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنٰتِ يَسْعٰى نُورُهُم بَيْنَ أَيْدِيهِمْ وَبِأَيْمٰنِهِم بُشْرٰىكُمُ الْيَوْمَ جَنّٰتٌ تَجْرِي مِن تَحْتِهَا الْأَنْهٰرُ خٰلِدِينَ فِيهَا ۚ ذٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيمُ ﴿۱۲﴾ يَوْمَ يَقُولُ الْمُنٰفِقُونَ وَالْمُنٰفِقٰتُ لِلَّذِينَ آمَنُوا انظُرُونَا نَقْتَبِسْ مِن نُّورِكُمْ قِيلَ ارْجِعُوا وَرَاءَكُمْ فَالْتَمِسُوا نُورًا ۖ فَضُرِبَ بَيْنَهُم بِسُورٍ لَّهُ بَابٌ بَاطِنُهُ فِيهِ الرَّحْمَةُ وَظٰهِرُهُ مِن قِبَلِهِ الْعَذَابُ ﴿۱۳﴾

(بلکہ) وہ (پہلے لوگ) مرتبے میں ان لوگوں سے بہت بڑھے ہوئے ہیں جنھوں نے (مکی) فتح کے بعد (اللہ تعالیٰ کے راستے میں) خرچ کیا اور جہاد کیا اور (ہاں!) اللہ تعالیٰ نے ہر ایک سے بھلائی (یعنی نیکی اور جنت) کا وعدہ کیا ہے اور جو اعمال تم کرتے ہو اس کی پوری خبر رکھتے ہیں ﴿۱۰﴾

کون ہے جو اللہ تعالیٰ کو قرض دیوے اچھی طرح (قرض دینا) ① جس کے نتیجے میں وہ (اللہ تعالیٰ) اسے اس (قرض دینے والے) کے لیے کئی گنا بڑھاتے چلے جاویں اور اس (شخص) کو بڑا عزت کا ثواب ملے گا ﴿۱۱﴾ (اے نبی!) اس دن تم ایمان والے مرد اور ایمان والی عورتوں کو دیکھو گے کہ ان کا نور ان کے سامنے اور ان کی داہنی جانب دوڑ رہا ہوگا (اور ان کو کہا جائے گا کہ): آج تم کو ایسے باغات کی خوش خبری ہے جن کے نیچے نہریں بہتی ہوں گی، ان (باغوں) میں ہمیشہ (رہو گے) یہی تو بہت بڑی کامیابی ہے ﴿۱۲﴾ اس دن نفاق والے مرد اور نفاق والی عورتیں ایمان والوں سے کہیں گے کہ: (پل صراط پر) ہمارا (ذرا) انتظار کرو کہ ہم بھی تمھارے نور (یعنی روشنی) میں سے کچھ (نور) حاصل کرلیں تو ان کو کہا جائے گا کہ: تم اپنے پیچھے کی جانب لوٹ جاؤ، پھر (وہاں) نور تلاش کرو، اتنے میں ان (مؤمنوں اور منافقوں) کے درمیان ایک (ایسی) دیوار کھڑی کردی جائے گی جس میں ایک دروازہ ہوگا، اس کے اندر کی جانب رحمت اور اس کے باہر کی جانب عذاب ہوگا ﴿۱۳﴾

① یعنی اخلاص سے اللہ تعالیٰ کے دین کے تقاضوں پر خرچ کرنا۔

يُنَادُوْنَهُمْ اَلَمْ نَكُنْ مَّعَكُمْ ؕ قَالُوْا بَلٰى وَلٰكِنَّكُمْ فَتَنْتُمْ اَنْفُسَكُمْ وَتَرَبَّصْتُمْ وَارْتَبْتُمْ وَغَرَّتْكُمُ الْاَمَانِيُّ حَتّٰى جَآءَ اَمْرُ اللّٰهِ وَغَرَّكُمْ بِاللّٰهِ الْغَرُوْرُ ﴿۱۴﴾ فَالْيَوْمَ لَا يُؤْخَذُ مِنْكُمْ فِدْيَةٌ وَّلَا مِنَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا ؕ مَاْوٰىكُمُ النَّارُ ؕ هِيَ مَوْلٰىكُمْ ؕ وَبِئْسَ الْمَصِيْرُ ﴿۱۵﴾ اَلَمْ يَاْنِ لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اَنْ تَخْشَعَ قُلُوْبُهُمْ لِذِكْرِ اللّٰهِ وَمَا نَزَلَ مِنَ الْحَقِّ ۙ وَلَا يَكُوْنُوْا كَالَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ مِنْ قَبْلُ فَطَالَ عَلَيْهِمُ الْاَمَدُ فَقَسَتْ قُلُوْبُهُمْ ؕ وَكَثِيْرٌ مِّنْهُمْ فٰسِقُوْنَ ﴿۱۶﴾ اِعْلَمُوْۤا اَنَّ اللّٰهَ يُحْيِ الْاَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا ؕ قَدْ بَيَّنَّا لَكُمُ الْاٰيٰتِ لَعَلَّكُمْ تَعْقِلُوْنَ ﴿۱۷﴾

وہ (منافق) ان (ایمان والوں) کو پکاریں گے کہ: کیا ہم تمھارے ساتھ ① نہیں تھے تو وہ (ایمان والے) جواب میں کہیں گے: ہاں! ساتھ تھے تو سہی؛ لیکن تم نے خود اپنے کو فتنہ (یعنی گمراہی) میں ڈال دیا تھا اور تم انتظار (یعنی تمنا) میں رہے اور تم شک میں پڑے رہے اور تمھاری غلط آرزوں نے تم کو دھوکے میں ڈال رکھا تھا، یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ کا حکم (یعنی موت) آپہنچا اور اللہ تعالیٰ کے بارے میں تم کو اس بڑے دھوکے باز (یعنی شیطان) نے دھوکے میں رکھا ﴿۱۴﴾ سو آج نہ تو تم (منافقوں) سے کوئی فدیہ (یعنی معاوضہ) قبول کیا جائے گا اور نہ ان لوگوں سے جنھوں نے کفر کیا اور تم سب کا ٹھکانہ (جہنم کی) آگ ہے، وہی (ہمیشہ کے لیے) تمھاری رکھوالی ہے ② اور وہ بہت بری جگہ پہنچے ﴿۱۵﴾ جو لوگ ایمان لے آئے ہیں کیا ان کے لیے ابھی تک وہ وقت نہیں آیا کہ ان کے دل اللہ تعالیٰ کے ذکر کے لیے اور جو حق نازل ہوا ہے اس کے لیے جھک جاوے ③ اور وہ ان لوگوں جیسے نہ بنے جن کو اس سے پہلے (آسمانی) کتاب دی گئی تھی، پھر ان پر لمبی مدت گزر گئی، پھر ان کے دل سخت ہوگئے اور (اب ان کی حالت یہ ہے کہ) ان میں سے اکثر نافرمان ہیں ﴿۱۶﴾ (یہ بات) جان لو کہ اللہ تعالیٰ زمین کو اس کے مرنے (یعنی خشک ہونے) کے بعد زندہ کرتے ہیں، پکی بات یہ ہے کہ ہم نے تمھارے لیے (اپنی) نشانیاں کھول کھول کر بیان کردی؛ لہذا تم عقل (یعنی سمجھ) سے کام لو ﴿۱۷﴾

---

① یعنی دنیا میں ظاہری ایمان و اطاعت میں۔ ② [دوسرا ترجمہ] وہی جہنم تمھارے لائق ہے۔ ③ [دوسرا] گڑگڑائیں۔

إِنَّ الْمُصَّدِّقِينَ وَالْمُصَّدِّقَاتِ وَأَقْرَضُوا اللَّهَ قَرْضًا حَسَنًا يُضَاعَفُ لَهُمْ وَلَهُمْ أَجْرٌ كَرِيمٌ ﴿۱۸﴾ وَالَّذِينَ آمَنُوا بِاللَّهِ وَرُسُلِهِ أُولَٰئِكَ هُمُ الصِّدِّيقُونَ ۖ وَالشُّهَدَاءُ عِنْدَ رَبِّهِمْ لَهُمْ أَجْرُهُمْ وَنُورُهُمْ ۖ وَالَّذِينَ كَفَرُوا وَكَذَّبُوا بِآيَاتِنَا أُولَٰئِكَ أَصْحَابُ الْجَحِيمِ ﴿۱۹﴾

اعْلَمُوا أَنَّمَا الْحَيَاةُ الدُّنْيَا لَعِبٌ وَلَهْوٌ وَزِينَةٌ وَتَفَاخُرٌ بَيْنَكُمْ وَتَكَاثُرٌ فِي الْأَمْوَالِ وَالْأَوْلَادِ ۖ كَمَثَلِ غَيْثٍ أَعْجَبَ الْكُفَّارَ نَبَاتُهُ ثُمَّ يَهِيجُ فَتَرَاهُ مُصْفَرًّا ثُمَّ يَكُونُ حُطَامًا ۖ وَفِي الْآخِرَةِ عَذَابٌ شَدِيدٌ وَمَغْفِرَةٌ مِنَ اللَّهِ وَرِضْوَانٌ ۚ

یقیناً صدقہ دینے والے مرد اور صدقہ دینے والی عورتیں اور جو اللہ تعالیٰ کو اچھی طرح (یعنی اخلاص کے ساتھ) قرض دیا کرتے ہیں تو ان کے لیے اس کو کئی گنا بڑھا دیا جائے گا اور ان لوگوں کو عزت کا ثواب ملے گا ﴿۱۸﴾ اور جو لوگ اللہ تعالیٰ پر اور ان کے (سب) رسولوں پر ایمان لائے تو وہی لوگ اپنے رب کے نزدیک سچے ایمان والے اور شہید ① (یعنی گواہی دینے والے) ہیں ان کے لیے ان کا اجر اور ان کا نور ہے اور جن لوگوں نے کفر اپنا لیا ہے اور ہماری آیتوں کو جھٹلایا ہے وہی دوزخ کے لوگ ہیں ﴿۱۹﴾

(اچھی طرح) جان لو کہ (آخرت کے مقابلے میں) اس دنیا کی زندگی کی حقیقت تو کھیل کود اور ظاہری سجاوٹ اور آپس میں ایک دوسرے پر فخر (یعنی بڑائی) جتانا اور مال اور اولاد میں ایک دوسرے سے بڑھنے کی کوشش کرنا ہے ② (اس کی مثال ایسی ہے) جیسے بارش کہ جس سے اگنے والی چیز کسانوں کو خوش کرتی ہے، پھر وہ (اگنے والی چیز) سوکھ جاتی ہے پھر تم اس کو دیکھتے ہو کہ وہ زرد پڑ گئی ③، پھر وہ چورہ چورہ ہو جاتی ہے اور آخرت (کی حالت یہ ہے کہ اس) میں (کافروں کے لیے) سخت عذاب ہے اور (ایمان والوں کے لیے) اللہ تعالیٰ کی طرف سے مغفرت اور رضامندی ہے،

---

① [۱] اس آیت کے لحاظ سے ہر مومن ایک حیثیت سے صدیق اور شہید ہے۔
[۲] ہر کامل ایمان والوں کو، طاعت کے پابند لوگوں کو صدیق اور شہید کا لقب دیا گیا۔
[۳] اس امت کا ہر فرد سابقہ نبیوں کی امت کے خلاف نبی کی تصدیق کے لیے گواہ بنے گا۔
② [دوسرا] ایک دوسرے سے خود کو زیادہ بتلانے کی کوشش کرنا ہے۔ ③ [دوسرا] پھر وہ اگنے والی چیز پک کر زرد دکھائی ہے۔

وَمَا الْحَيٰوةُ الدُّنْيَآ اِلَّا مَتَاعُ الْغُرُوْرِ ۝ سَابِقُوْٓا اِلٰى مَغْفِرَةٍ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَجَنَّةٍ عَرْضُهَا كَعَرْضِ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ ۙ اُعِدَّتْ لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِاللّٰهِ وَرُسُلِهٖ ۭ ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ ۭ وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ ۝ مَآ اَصَابَ مِنْ مُّصِيْبَةٍ فِي الْاَرْضِ وَلَا فِيْٓ اَنْفُسِكُمْ اِلَّا فِيْ كِتٰبٍ مِّنْ قَبْلِ اَنْ نَّبْرَاَهَا ۭ اِنَّ ذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ يَسِيْرٌ ۝ لِّكَيْلَا تَاْسَوْا عَلٰي مَا فَاتَكُمْ وَلَا تَفْرَحُوْا بِمَآ اٰتٰىكُمْ ۭ وَاللّٰهُ لَا يُحِبُّ كُلَّ مُخْتَالٍ فَخُوْرِۨ ۝ الَّذِيْنَ يَبْخَلُوْنَ وَيَاْمُرُوْنَ النَّاسَ بِالْبُخْلِ ۭ وَمَنْ يَّتَوَلَّ فَاِنَّ اللّٰهَ هُوَ الْغَنِيُّ الْحَمِيْدُ ۝ لَقَدْ اَرْسَلْنَا رُسُلَنَا بِالْبَيِّنٰتِ وَاَنْزَلْنَا مَعَهُمُ الْكِتٰبَ وَالْمِيْزَانَ لِيَقُوْمَ النَّاسُ بِالْقِسْطِ ۚ

اور دنیا کی زندگی تو دھوکے کے سوا اور کچھ نہیں ﴿۲۰﴾ تم اپنے رب کی مغفرت اور جنت کی طرف ایک دوسرے سے آگے بڑھنے کی کوشش کرو کہ اس (جنت) کی چوڑائی آسمان اور زمین کی چوڑائی جیسی ہے، وہ (جنت) ان لوگوں کے لیے تیار رکھی گئی ہے جو اللہ تعالیٰ اور ان کے رسولوں پر ایمان رکھتے ہیں، یہ (مغفرت اور جنت) اللہ تعالیٰ کا فضل ہے، وہ اپنا فضل جس کو چاہتے ہیں دیتے ہیں اور اللہ تعالیٰ بڑے فضل والے ہیں ﴿۲۱﴾ کوئی مصیبت جو زمین (یعنی دنیا) میں پڑے اور خود تمھاری جانوں کو پہنچے وہ ایک کتاب (یعنی لوح محفوظ) میں اس کو (دنیا میں) ہمارے پیدا کرنے سے پہلے ہی لکھ دیا ہے، یقین جانو یہ (پہلے سے تقدیر میں لکھ دینا) اللہ تعالیٰ کے لیے بہت آسان ہے ﴿۲۲﴾ یہ اس لیے تاکہ جو چیز① تم سے جاتی رہی اس پر تم غم میں نہ پڑو اور اس (اللہ تعالیٰ) نے جو تم کو دیا اس پر تم نہ اتراؤ اور اللہ تعالیٰ کسی اترانے والے، بڑائی مارنے والے کو پسند نہیں کرتے ﴿۲۳﴾ وہ ایسے لوگ ہیں جو خود (بھی) بخیلی کرتے ہیں اور (دوسرے) لوگوں کو کنجوسی کرنا سکھاتے ہیں اور جو شخص بھی منہ پھرالیوے تو یاد رکھو وہ اللہ تعالیٰ (سب سے) بے نیاز ہیں اور سب خوبیوں والے ہیں ﴿۲۴﴾ اور پکی بات ہے ہم نے اپنے رسولوں کو کھلی نشانیاں دے کر بھیجا اور ہم نے ان کے ساتھ کتاب اور ترازو اتاری② تاکہ لوگ انصاف پر قائم رہے،

① یعنی تندرستی، مال، اولاد، عزت کے جانے پر غم زدہ نہ ہو۔
② حضرت نوحؑ کے زمانہ میں حقیقی ترازو اتاری گئی، اسی طرح انصاف سے بھرے ہوئے قوانین اللہ تعالیٰ نے اتارے۔

وَاَنْزَلْنَا الْحَدِيْدَ فِيْهِ بَاْسٌ شَدِيْدٌ وَّمَنَافِعُ لِلنَّاسِ وَلِيَعْلَمَ اللّٰهُ مَنْ يَّنْصُرُهٗ وَرُسُلَهٗ بِالْغَيْبِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ قَوِيٌّ عَزِيْزٌ ﴿۲۵﴾

وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا نُوْحًا وَّاِبْرٰهِيْمَ وَجَعَلْنَا فِيْ ذُرِّيَّتِهِمَا النُّبُوَّةَ وَالْكِتٰبَ فَمِنْهُمْ مُّهْتَدٍ ۚ وَكَثِيْرٌ مِّنْهُمْ فٰسِقُوْنَ ﴿۲۶﴾ ثُمَّ قَفَّيْنَا عَلٰٓى اٰثَارِهِمْ بِرُسُلِنَا وَقَفَّيْنَا بِعِيْسَى ابْنِ مَرْيَمَ وَاٰتَيْنٰهُ الْاِنْجِيْلَ ۙ وَجَعَلْنَا فِيْ قُلُوْبِ الَّذِيْنَ اتَّبَعُوْهُ رَاْفَةً وَّرَحْمَةً ؕ وَرَهْبَانِيَّةَ ابْتَدَعُوْهَا مَا كَتَبْنٰهَا عَلَيْهِمْ اِلَّا ابْتِغَآءَ رِضْوَانِ اللّٰهِ فَمَا رَعَوْهَا حَقَّ رِعَايَتِهَا ۚ فَاٰتَيْنَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْهُمْ اَجْرَهُمْ ۚ وَكَثِيْرٌ مِّنْهُمْ فٰسِقُوْنَ ﴿۲۷﴾

اور ہم نے لوہا اتارا (یعنی پیدا کیا) جس میں سخت لڑائی (کا سامان) ہے اور لوگوں کے لیے (دوسرے) فائدے بھی ہیں اور تا کہ اللہ تعالیٰ (ظاہری طور پر) جان لیویں ① کہ کون بغیر دیکھے ان (اللہ کے دین) کی اور ان کے رسولوں کی مدد کرتا ہے، یقیناً اللہ تعالیٰ بہت زور والے، بڑے زبردست ہیں ﴿۲۵﴾

اور پکی بات ہے کہ ہم نے نوح علیہ السلام اور ابراہیم علیہ السلام کو (رسول بنا کر) بھیجا اور ان دونوں کی اولاد میں نبوت اور کتاب کا سلسلہ جاری رکھا، پھر ان اولاد میں سے بعض تو ہدایت پر رہے اور ان میں بہت سارے نافرمان رہے ﴿۲۶﴾ پھر ان کے بعد ان ہی کے نقش قدم پر ہم اپنے دوسرے رسولوں کو بھیجتے رہے اور ان کے بعد ہم نے عیسیٰ ابن مریم کو بھیجا اور ہم نے اس (عیسیٰ) کو انجیل عطا فرمائی اور جن لوگوں نے اس (عیسیٰ) کی اتباع کی ہم نے ان لوگوں کے دلوں میں شفقت اور رحم دلی پیدا کر دی اور رہبانیت (یعنی دنیا چھوڑ کر الگ تھلگ رہنا) تو اسے خود انھوں نے ایجاد کر لیا تھا، اس (رہبانیت) کو ہم نے ان پر لازم نہیں کیا تھا لیکن انھوں نے (رہبانیت کو) اللہ تعالیٰ کی خوشی حاصل کرنے کے لیے اختیار کیا، پھر وہ اس کی رعایت (یعنی نباہ کرنے) کا جو حق ہے ویسی رعایت نہیں کر سکے، غرض ان میں سے جو ایمان لائے ان کو ہم نے ان کا ثواب دیا اور ان میں سے بہت سارے لوگ نافرمان رہے ﴿۲۷﴾

---

① [دوسرا] تا کہ اللہ تعالیٰ ظاہر کر دیوے۔

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَاٰمِنُوْا بِرَسُوْلِهٖ يُؤْتِكُمْ كِفْلَيْنِ مِنْ رَّحْمَتِهٖ وَيَجْعَلْ لَّكُمْ نُوْرًا تَمْشُوْنَ بِهٖ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ؕ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۙ﴿۲۸﴾ لِّئَلَّا يَعْلَمَ اَهْلُ الْكِتٰبِ اَلَّا يَقْدِرُوْنَ عَلٰى شَيْءٍ مِّنْ فَضْلِ اللّٰهِ وَاَنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ ؕ وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ ﴿۲۹﴾

اے (پچھلے نبیوں پر) ایمان لانے والو! تم اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہو اور تم اس کے رسول (یعنی محمد ﷺ) پر ایمان لاؤ، وہ (اللہ تعالیٰ) تم کو اپنی رحمت سے دو حصے عطا فرمائیں گے اور تمھارے لیے ایسا نور پیدا کر دیں گے جس کو لے کر تم چلو ① اور (اللہ تعالیٰ) تمھارے گناہوں کو معاف کر دیں گے اور اللہ تعالیٰ بہت معاف کرنے والے، نہایت رحم والے ہیں ﴿۲۸﴾ تاکہ اہلِ کتاب کو معلوم ہو جاوے کہ اللہ تعالیٰ کے فضل میں سے کسی چیز پر بھی ان کو کوئی اختیار (یعنی قدرت) نہیں ہے اور یہ کہ فضل اللہ تعالیٰ ہی کے قبضے میں ہے، وہ جس کو چاہتے ہیں اپنا فضل عطا فرماتے ہیں اور اللہ تعالیٰ تو بڑے فضل والے ہیں ﴿۲۹﴾

---

① یعنی دنیا میں بھی وہ نورِ ہدایت ہر موقع پر ساتھ دے گا اور پل صراط پر بھی کام آئے گا) [دوسرا ترجمہ] جس کو لے کر کے تم چلو پھرو (یعنی اللہ تعالیٰ جس کو نورِ ہدایت عطا کرے وہ اس کی روشنی میں خود بھی چلے اور انسانیت کو وہ روشنی پہنچائے اس روشنی کو لے کر ایک جگہ بیٹھے نہ رہے)۔



سورة المجادلة

(المدنية)

اٰیاتھا:۲۲۔رکوعاتھا:۳۔

یہ سورت مدنی ہے،اس میں بائیس (۲۲) آیتیں ہیں۔سورۃ منافقون کے بعد اور سورۃ تحریم سے پہلے ایک سوتین (۱۰۳) یا (۱۰۵) نمبر پر نازل ہوئی۔

ایک عورت حضرت خولہؓ نبی کریم ﷺ کی خدمت ایک اہم مسئلہ میں سوال وجواب کرنے آئی تھی اس اہم واقعہ کا ذکر اس سورت میں کیا گیا ہے۔اس سورت کی ایک خوبی یہ ہے کہ اس کی تمام کی تمام ۲۲ آیتوں میں ہر ہر آیت میں اللہ کا مبارک نام آیا ہے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

قَدْ سَمِعَ اللّٰهُ قَوْلَ الَّتِيْ تُجَادِلُكَ فِيْ زَوْجِهَا وَتَشْتَكِيْٓ اِلَى اللّٰهِ ۖ وَاللّٰهُ يَسْمَعُ تَحَاوُرَكُمَا ۭ اِنَّ اللّٰهَ سَمِيْعٌۢ بَصِيْرٌ ① اَلَّذِيْنَ يُظٰهِرُوْنَ مِنْكُمْ مِّنْ نِّسَاۗىِٕهِمْ مَّا هُنَّ اُمَّهٰتِهِمْ ۭ اِنْ اُمَّهٰتُهُمْ اِلَّا الّٰۗـِٔيْ وَلَدْنَهُمْ ۭ وَاِنَّهُمْ لَيَقُوْلُوْنَ مُنْكَرًا مِّنَ الْقَوْلِ وَزُوْرًا ۭ وَاِنَّ اللّٰهَ لَعَفُوٌّ غَفُوْرٌ ② وَالَّذِيْنَ يُظٰهِرُوْنَ مِنْ نِّسَاۗىِٕهِمْ ثُمَّ يَعُوْدُوْنَ لِمَا قَالُوْا فَتَحْرِيْرُ رَقَبَةٍ مِّنْ قَبْلِ اَنْ يَّتَمَاۗسَّا ۭ ذٰلِكُمْ تُوْعَظُوْنَ بِهٖ ۭ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرٌ ③

اللہ تعالیٰ کے نام سے (میں شروع کرتا ہوں) جن کی رحمت سب کے لیے ہے، جو بہت زیادہ رحم کرنے والے ہیں۔

(اے نبی!) یقینی بات ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اس عورت کی بات سن لی جو اپنے شوہر کے بارے میں تم سے بحث کر رہی تھی اور اللہ تعالیٰ کے سامنے فریاد کر رہی تھی اور اللہ تعالیٰ تم دونوں کے سوال و جواب (یعنی بات چیت) کو سن رہے تھے، یقیناً اللہ تعالیٰ ہر بات کو سننے والے، ہر چیز کو دیکھنے والے ہیں ﴿۱﴾ جو لوگ تم میں سے اپنی بیویوں سے ظہار کرتے ہیں① تو (اس کہنے سے) وہ بیویاں (حقیقت میں) ان کی مائیں نہیں ہو جاتیں، ان کی (حقیقی) مائیں وہی عورتیں ہیں جنھوں نے ان کو جنم دیا اور یقیناً وہ (ظہار کرنے والے) بہت بُری اور جھوٹی بات کہتے ہیں اور یقیناً اللہ تعالیٰ تو بہت ہی معاف کرنے والے، بڑے بخشنے والے ہیں ﴿۲﴾ اور جو لوگ اپنی بیویوں سے ظہار کرتے ہیں پھر وہ اپنی کہی ہوئی بات سے رجوع کرنا چاہتے ہوں② تو ان کے ذمے ایک غلام کو آزاد کرنا (ضروری) ہے اس سے پہلے کہ وہ دونوں (میاں بیوی) آپس میں ایک دوسرے کو ہاتھ لگا دیں، اس (کفارے کے حکم) سے تم کو نصیحت کی جا رہی ہے③ اور جو کام بھی تم کرتے ہو اللہ تعالیٰ اس کی پوری خبر رکھتے ہیں ﴿۳﴾

---

① مثلاً بیوی کو کہے: تو میرے لیے ماں کی طرح ہے۔ ② یعنی جس عورت کے لیے کہا تھا اس سے بیوی والا برتاؤ کرنا چاہے۔ ③ [دوسرا ترجمہ] اس کفارے کے حکم سے تم کو نصیحت ہوگی (کہ آیندہ ایسی غلطی نہیں کرو گے)۔

فَمَنْ لَّمْ يَجِدْ فَصِيَامُ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ مِنْ قَبْلِ أَنْ يَّتَمَآسَّا ۚ فَمَنْ لَّمْ يَسْتَطِعْ فَاِطْعَامُ سِتِّيْنَ مِسْكِيْنًا ۚ ذٰلِكَ لِتُؤْمِنُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ ۚ وَتِلْكَ حُدُوْدُ اللّٰهِ ۚ وَلِلْكٰفِرِيْنَ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴿۴﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ يُحَآدُّوْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ كُبِتُوْا كَمَا كُبِتَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ وَقَدْ اَنْزَلْنَآ اٰيٰتٍۢ بَيِّنٰتٍ ۚ وَلِلْكٰفِرِيْنَ عَذَابٌ مُّهِيْنٌ ﴿۵﴾ يَوْمَ يَبْعَثُهُمُ اللّٰهُ جَمِيْعًا فَيُنَبِّئُهُمْ بِمَا عَمِلُوْا ۚ اَحْصٰىهُ اللّٰهُ وَنَسُوْهُ ۚ وَاللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ شَهِيْدٌ ﴿۶﴾

اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ۚ مَا يَكُوْنُ مِنْ نَّجْوٰى ثَلٰثَةٍ اِلَّا هُوَ رَابِعُهُمْ وَلَا خَمْسَةٍ اِلَّا هُوَ سَادِسُهُمْ

پھر جس کو (غلام یا باندی) نہ ملے تو اس کے ذمے دو مہینے کے لگاتار روزے ہیں اس سے پہلے کہ وہ دونوں (میاں بیوی) آپس میں ایک دوسرے کو ہاتھ لگاویں، پھر جس شخص کو روزے کی بھی طاقت نہ ہو تو اس کے ذمے ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلانا ہے، یہ (حکم) اس لیے (دیا جارہا) ہے تا کہ تم اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول پر ایمان لاؤ اور یہ (احکام) اللہ تعالیٰ کی (مقرر کی ہوئی) حدیں ہیں اور کافروں کے لیے دردناک عذاب ہے ﴿۴﴾ یقین رکھو! جو لوگ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی مخالفت کرتے ہیں وہ اسی طرح ذلیل کیے جائیں گے جس طرح ان سے پہلے لوگ ذلیل کیے گئے اور پکی بات یہ ہے کہ ہم نے صاف صاف آیتیں (یعنی احکام) اتاریں اور کافروں کے لیے ایسا عذاب ہے جو (ان کو) رسوا کر کے رکھ دے گا ﴿۵﴾ (یہ عذاب) اس دن ہوگا جب اللہ تعالیٰ ان سب کو دوبارہ زندہ کریں گے، پھر جو اعمال انھوں نے کیے تھے وہ ان کو بتا دیں گے، اللہ تعالیٰ نے ان (سب اعمال) کو شمار رکھا ہے؛ حالاں کہ وہ خود اسے (کر کے) بھول گئے اور اللہ تعالیٰ ہر چیز کے گواہ ہیں① ﴿۶﴾

کیا تم نے اس بات پر نظر نہیں کی کہ آسمانوں میں جو کچھ ہے اور زمین میں جو کچھ ہے اللہ تعالیٰ ان (سب) کو جانتے ہیں، کہیں تین آدمیوں کی خفیہ بات ایسی نہیں ہوتی جس میں چوتھے وہ (اللہ تعالیٰ) نہ ہوں اور پانچ آدمیوں کی خفیہ بات ایسی نہیں ہوتی جس میں اللہ تعالیٰ چھٹے نہ ہوں،

---

① [دوسرا ترجمہ] اور اللہ تعالیٰ ہر چیز کی خبر رکھتے ہیں۔

وَلَآ أَدْنٰى مِنْ ذٰلِكَ وَلَآ أَكْثَرَ إِلَّا هُوَ مَعَهُمْ أَيْنَ مَا كَانُوا ۚ ثُمَّ يُنَبِّئُهُمْ بِمَا عَمِلُوا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ۚ إِنَّ اللّٰهَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمٌ ﴿٧﴾ أَلَمْ تَرَ إِلَى الَّذِينَ نُهُوا عَنِ النَّجْوٰى ثُمَّ يَعُودُونَ لِمَا نُهُوا عَنْهُ وَيَتَنٰجَوْنَ بِالْإِثْمِ وَالْعُدْوٰنِ وَمَعْصِيَتِ الرَّسُولِ ۖ وَإِذَا جَآءُوكَ حَيَّوْكَ بِمَا لَمْ يُحَيِّكَ بِهِ اللّٰهُ ۙ وَيَقُولُونَ فِيٓ أَنْفُسِهِمْ لَوْلَا يُعَذِّبُنَا اللّٰهُ بِمَا نَقُولُ ۚ حَسْبُهُمْ جَهَنَّمُ ۚ يَصْلَوْنَهَا ۖ فَبِئْسَ الْمَصِيرُ ﴿٨﴾ يٰٓأَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوٓا إِذَا تَنٰجَيْتُمْ فَلَا تَتَنٰجَوْا بِالْإِثْمِ وَالْعُدْوٰنِ وَمَعْصِيَتِ الرَّسُولِ وَتَنٰجَوْا بِالْبِرِّ وَالتَّقْوٰى ۖ وَاتَّقُوا اللّٰهَ الَّذِيٓ إِلَيْهِ تُحْشَرُونَ ﴿٩﴾

اور خفیہ بات کرنے والے اس (تین) سے کم ہوں یا (پانچ سے) زیادہ ہوں وہ (مشورہ کرنے والے) جہاں کہیں بھی ہوں وہ (اللہ تعالیٰ) ان کے ساتھ ہوتے ہیں، پھر انھوں نے جو کچھ کیا وہ (اللہ تعالیٰ) ان کو قیامت کے دن بتلا دیں گے، یقیناً اللہ تعالیٰ ہر چیز کو پوری طرح جانتے ہیں ﴿۷﴾ کیا تم نے ان لوگوں کو نہیں دیکھا جن کو خفیہ بات (یا خفیہ مشورہ) کرنے سے منع کیا گیا تھا، پھر بھی وہ (ایک دوسرے کے ساتھ) وہی بات کرتے ہیں جس سے ان کو منع کیا گیا تھا اور وہ آپس میں گناہ اور ظلم (یعنی زیادتی) اور رسول کی نافرمانی کی باتیں چپکے چپکے کیا کرتے ہیں اور جب وہ تمھارے پاس آتے ہیں تو ایسے الفاظ سے تم کو سلام کرتے ہیں جن الفاظ سے اللہ تعالیٰ نے تم پر سلام نہیں بھیجا① اور اپنے دلوں میں کہتے ہیں کہ: ہم (نبی کی بے ادبی والی بات) جو کہتے ہیں اس پر اللہ تعالیٰ ہم کو عذاب کیوں نہیں دیتے؟ جہنم ان (کی سزا) کے لیے کافی ہے، اس (جہنم) میں وہ لوگ داخل ہوں گے، سو وہ بہت ہی برا ٹھکانہ ہے ﴿۸﴾ اے ایمان والو! جب تم آپس میں ایک دوسرے سے (کسی ضرورت سے) خفیہ بات کرو تو گناہ اور ظلم (یعنی زیادتی) اور رسول کی نافرمانی کی خفیہ بات مت کرو اور نیک کام② اور تقویٰ کی باتوں کا آپس میں مشورہ کیا کرو اور تم اللہ تعالیٰ سے ڈرو جس کے پاس تم سب کو جمع کر کے لے جایا جائے گا ﴿۹﴾

---

① یعنی یہود و منافقین حضور ﷺ کی مجلس میں آکر "السام علیک" یعنی آپ کی موت ہو (نعوذ باللہ) ایسے جملے بولتے تھے۔

② [دوسرا ترجمہ] دوسروں کو نفع پہنچانے کے کام۔

إِنَّمَا النَّجْوَىٰ مِنَ الشَّيْطَانِ لِيَحْزُنَ الَّذِينَ آمَنُوا وَلَيْسَ بِضَارِّهِمْ شَيْئًا إِلَّا بِإِذْنِ اللَّهِ ۚ
وَعَلَى اللَّهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُونَ ﴿١٠﴾ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا قِيلَ لَكُمْ تَفَسَّحُوا فِي الْمَجَالِسِ
فَافْسَحُوا يَفْسَحِ اللَّهُ لَكُمْ ۖ وَإِذَا قِيلَ انشُزُوا فَانشُزُوا يَرْفَعِ اللَّهُ الَّذِينَ آمَنُوا مِنكُمْ
وَالَّذِينَ أُوتُوا الْعِلْمَ دَرَجَاتٍ ۚ وَاللَّهُ بِمَا تَعْمَلُونَ خَبِيرٌ ﴿١١﴾ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا
نَاجَيْتُمُ الرَّسُولَ فَقَدِّمُوا بَيْنَ يَدَيْ نَجْوَاكُمْ صَدَقَةً ۚ ذَٰلِكَ خَيْرٌ لَّكُمْ وَأَطْهَرُ ۚ فَإِن لَّمْ
تَجِدُوا فَإِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ رَّحِيمٌ ﴿١٢﴾ أَأَشْفَقْتُمْ أَن تُقَدِّمُوا بَيْنَ يَدَيْ نَجْوَاكُمْ صَدَقَاتٍ ۚ
فَإِذْ لَمْ تَفْعَلُوا وَتَابَ اللَّهُ عَلَيْكُمْ فَأَقِيمُوا الصَّلَاةَ وَآتُوا الزَّكَاةَ وَأَطِيعُوا اللَّهَ وَرَسُولَهُ ۚ

یقیناً ایسی (بری) خفیہ باتیں شیطان کی طرف سے ہوتی ہے؛ تا کہ وہ ایمان والوں کو غم (یعنی رنج و تکلیف) میں ڈال دیوے اور وہ ان کو اللہ تعالیٰ کے حکم کے بغیر ذرا بھی نقصان نہیں پہنچا سکتے اور ایمان والوں کو تو اللہ تعالیٰ پر ہی بھروسہ کرنا چاہیے ﴿۱۰﴾ اے ایمان والو! جب تم کو کہا جائے کہ: مجلس میں (دوسروں کے لیے) جگہ کی گنجائش پیدا کرو تو جگہ کھول دیا کرو① اللہ تعالیٰ تمھارے لیے (جنت میں) وسعت پیدا کریں گے اور جب (تم کو) کہا جائے کہ: (مجلس سے) اٹھ جاؤ② تو اٹھ جایا کرو، تم میں سے جو لوگ ایمان لائے ہیں (ان کے) اور جن کو علم دیا گیا ہے ان کے درجوں کو اللہ تعالیٰ بلند کریں گے اور جو عمل بھی تم کرتے ہو اللہ تعالیٰ اس کی پوری خبر رکھتے ہیں ﴿۱۱﴾ اے ایمان والو! جب تم رسول سے تنہائی میں کوئی بات کرنا چاہو تو اپنی تنہائی کی بات سے پہلے (مسکینوں کو) خیرات کر دیا کرو، یہ (صدقہ دینا) تمھارے لیے بہت بہتر ہے اور صاف ستھرا طریقہ ہے، ہاں! اگر تمھارے پاس (صدقہ دینے کے لیے) کچھ نہ ہو تو یقین رکھو کہ اللہ تعالیٰ بہت معاف کرنے والے، بڑے ہی مہربان ہیں ﴿۱۲﴾ کیا تم ڈر گئے کہ تنہائی میں بات کرنے سے پہلے صدقہ دے دیا کرو؟ اب جب تم ایسا نہیں کر سکے اور اللہ تعالیٰ نے تم کو معاف کر دیا سو تم نماز کو قائم کرتے رہو اور زکوۃ دیتے رہو اور اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کا کہنا مانو③

---

① یعنی جگہ میں وسعت، گنجائش کر دو۔ ② (دوسرا ترجمہ) کھڑے ہو جاؤ۔
③ [دوسرا ترجمہ] اللہ اور اس کے رسول کے حکم پر چلو۔

وَاللّٰهُ خَبِيْرٌۢ بِمَا تَعْمَلُوْنَ ﴿۱۳﴾

اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ تَوَلَّوْا قَوْمًا غَضِبَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ ؕ مَا هُمْ مِّنْكُمْ وَلَا مِنْهُمْ ۙ وَيَحْلِفُوْنَ عَلَى الْكَذِبِ وَهُمْ يَعْلَمُوْنَ ﴿۱۴﴾ اَعَدَّ اللّٰهُ لَهُمْ عَذَابًا شَدِيْدًا ؕ اِنَّهُمْ سَآءَ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿۱۵﴾ اِتَّخَذُوْۤا اَيْمَانَهُمْ جُنَّةً فَصَدُّوْا عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَلَهُمْ عَذَابٌ مُّهِيْنٌ ﴿۱۶﴾ لَنْ تُغْنِيَ عَنْهُمْ اَمْوَالُهُمْ وَلَاۤ اَوْلَادُهُمْ مِّنَ اللّٰهِ شَيْئًا ؕ اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ النَّارِ ؕ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ﴿۱۷﴾ يَوْمَ يَبْعَثُهُمُ اللّٰهُ جَمِيْعًا فَيَحْلِفُوْنَ لَهٗ كَمَا يَحْلِفُوْنَ لَكُمْ وَيَحْسَبُوْنَ اَنَّهُمْ عَلٰى شَيْءٍ ؕ اَلَاۤ اِنَّهُمْ هُمُ الْكٰذِبُوْنَ ﴿۱۸﴾

اور جو کام تم کرتے ہو اللہ تعالیٰ کو اس کی پوری خبر ہے ﴿۱۳﴾

کیا تم نے ان (منافق) لوگوں کو نہیں دیکھا جو ایسی قوم (یعنی یہود) سے دوستی رکھتے ہیں جن پر اللہ تعالیٰ غصے ہوئے، وہ لوگ (پوری طرح) تم (مسلمانوں) میں سے نہیں ہیں اور نہ ان (کافروں) میں سے ہیں اور وہ لوگ خود بھی جانتے ہوئے جھوٹی جھوٹی قسمیں کھاتے ہیں ﴿۱۴﴾ اللہ تعالیٰ نے ان کے لیے سخت عذاب تیار کر رکھا ہے، یقیناً وہ بہت ہی برے کام کر رہے ہیں① ﴿۱۵﴾ ان منافقوں نے اپنی قسموں کو ڈھال بنا رکھا ہے، پھر (دوسروں کو بھی) اللہ تعالیٰ کے راستے (یعنی اسلام) سے روکتے ہیں، ان کے لیے ایسا عذاب ہے جو (ان کو) ذلیل کر کے رکھ دے گا ﴿۱۶﴾ ان کو ان کا مال اور ان کی اولاد اللہ تعالیٰ (کے عذاب) سے ذرا بھی بچا نہیں سکیں گے، وہی لوگ آگ (میں جانے) والے ہیں اور وہ لوگ اس (آگ) میں ہمیشہ رہیں گے ﴿۱۷﴾ جس دن اللہ تعالیٰ ان سب کو دوبارہ زندہ کریں گے، پھر وہ اس (اللہ تعالیٰ) کے سامنے اس طرح (جھوٹی) قسمیں کھائیں گے جس طرح تمہارے سامنے (جھوٹی) قسمیں کھایا کرتے ہیں اور وہ سمجھتے ہیں کہ ان کو کوئی سہارے کی چیز مل گئی② دھیان سے سنو! وہ پکے جھوٹے لوگ ہیں ﴿۱۸﴾

---

① [دوسرا ترجمہ] یقیناً بہت ہی برے ہیں جو کام وہ کر رہے ہیں۔

② [دوسرا ترجمہ] وہ کسی اچھی حالت میں ہیں۔

اِسْتَحْوَذَ عَلَيْهِمُ الشَّيْطٰنُ فَاَنْسٰىهُمْ ذِكْرَ اللّٰهِ ؕ اُولٰٓئِكَ حِزْبُ الشَّيْطٰنِ ؕ اَلَاۤ اِنَّ حِزْبَ الشَّيْطٰنِ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ ﴿۱۹﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ يُحَآدُّوْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗۤ اُولٰٓئِكَ فِي الْاَذَلِّيْنَ ﴿۲۰﴾ كَتَبَ اللّٰهُ لَاَغْلِبَنَّ اَنَا وَرُسُلِيْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ قَوِيٌّ عَزِيْزٌ ﴿۲۱﴾ لَا تَجِدُ قَوْمًا يُّؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ يُوَآدُّوْنَ مَنْ حَآدَّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَلَوْ كَانُوْۤا اٰبَآءَهُمْ اَوْ اَبْنَآءَهُمْ اَوْ اِخْوَانَهُمْ اَوْ عَشِيْرَتَهُمْ ؕ اُولٰٓئِكَ كَتَبَ فِيْ قُلُوْبِهِمُ الْاِيْمَانَ وَاَيَّدَهُمْ بِرُوْحٍ مِّنْهُ ؕ وَيُدْخِلُهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ؕ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَرَضُوْا عَنْهُ ؕ اُولٰٓئِكَ حِزْبُ اللّٰهِ ؕ اَلَاۤ اِنَّ حِزْبَ اللّٰهِ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ﴿۲۲﴾

شیطان نے ان پر پوری طرح قابو کرلیا ہے، سواس (شیطان) نے ان سے اللہ تعالیٰ کی یاد بھلادی، یہی لوگ شیطان کا لشکر ہیں، سنو! یقیناً شیطان کا لشکر ہی برباد ہونے والا ہے ﴿۱۹﴾ یقیناً جو لوگ اللہ تعالیٰ اور ان کے رسول کی مخالفت کرتے ہیں وہ بڑے ذلیل لوگوں میں سے ہیں ﴿۲۰﴾ اللہ تعالیٰ (ازل میں یہ بات) لکھ چکے ہیں کہ میں اور میرے رسول ضرور غالب آئیں گے، یقینا اللہ تعالیٰ بڑے طاقت والے، بڑے زبردست ہیں ﴿۲۱﴾ (اے نبی!) جو لوگ اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتے ہیں ان کو ایسے لوگوں کے ساتھ محبت کرتے ہوئے نہ دیکھوں گے کہ جنھوں نے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی مخالفت کی ہو، چاہے وہ ان کے باپ دادا ہوں یا ان کے بیٹے ہوں یا ان کے بھائی ہوں یا ان کے خاندان کے ہوں، یہ وہ لوگ ہیں جن کے دلوں میں اس (اللہ تعالیٰ) نے ایمان کو (پکا) لکھ دیا ہے اور اپنی روح سے ① ان کی مدد فرمائی اور اللہ تعالیٰ ان کو ایسے باغات میں داخل کریں گے جن کے نیچے نہریں بہتی ہوں گی، وہ ان میں ہمیشہ رہیں گے، اللہ تعالیٰ ان (کی اطاعت) سے راضی ہوگئے اور وہ اس (اللہ تعالیٰ کی نوازشات) سے راضی ہوگئے، وہی اللہ تعالیٰ کی جماعت ہے، سن لو! یقیناً اللہ تعالیٰ کی جماعت ہی کامیاب ہونے والی ہے ﴿۲۲﴾

① دوسرا ترجمہ: اپنے غیبی فیض سے ان کی مدد فرمائی۔ روح سے مراد: نور اور غیبی فیض جس سے دل کو ایک خاص روحانی زندگی ملتی ہے یا قرآنی دلائل جو روح ایمان ہیں یا روح القدس حضرت جبرئیل۔

سورۃ الحشر

(المدنیة)

ایاتها:۲۴۔رکوعاتها:۳۔

یہ سورت مدنی ہے، اس میں چوبیس (۲۴) آیتیں ہیں۔سورۃ بینہ کے بعد اور سورۃ نصر سے پہلے اٹھانوے (۹۸) یا (۱۰۱) نمبر پر نازل ہوئی۔

قبیلہ بنونضیر کے یہودی کا اول حشر یعنی جلاوطنی کا اس سورت میں ذکر کیا گیا ہے اور اس کو غزوہ بنونضیر بھی کہا جاتا ہے جو ۴ھ ہجری میں پیش آیا؛ اس لیے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ اس سورت کو بنونضیر بھی کہتے تھے۔

حشر کا ایک ترجمہ اجتماع کا بھی ہے؛ یعنی مسلمانوں کے لشکر کا پہلا اجتماع ہوا، اس جنگ میں مقابلہ کی ضرورت نہیں پڑی اور یہود بنونضیر قابو میں آگئے۔

اول کا لفظ یہ اشارہ دے رہا تھا کہ آئندہ بھی ان یہود کی جلاوطنی ہوگی اور وہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے دورِ خلافت میں پیش آئی۔

حدیث شریف میں ہے کہ جو "اعوذ باللہ السمیع العلیم من الشیطان الرجیم" تین مرتبہ پڑھے، پھر اس سورت کی یہ آیت "ھو اللہ الذی ۔۔۔۔ الحکیم" پڑھے تو اللہ تعالیٰ اس کے لیے ستر ہزار فرشتے مقرر فرمادیتے ہیں، جو صبح سے شام تک اور شام سے صبح تک اس پر رحمت بھیجتے رہتے ہیں۔(یعنی نیکیوں کی توفیق وغیرہ کی دعا کرتے رہتے ہیں) اور اگر اس دن یا رات میں مرجائے تو شہادت کی موت مرے گا۔ (ترمذی: حدیث نمبر:۲۹۲۲، ۱۲۰:۲، مسنون وظائف: ص ۴۸)

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ○

سَبَّحَ لِلّٰهِ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الْاَرْضِ ۚ وَهُوَ الْعَزِیْزُ الْحَكِیْمُ ① هُوَ الَّذِیْٓ اَخْرَجَ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا مِنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ مِنْ دِیَارِهِمْ لِاَوَّلِ الْحَشْرِ ؕ مَا ظَنَنْتُمْ اَنْ یَّخْرُجُوْا وَظَنُّوْٓا اَنَّهُمْ مَّانِعَتُهُمْ حُصُوْنُهُمْ مِّنَ اللّٰهِ فَاَتٰىهُمُ اللّٰهُ مِنْ حَیْثُ لَمْ یَحْتَسِبُوْا ۗ وَقَذَفَ فِیْ قُلُوْبِهِمُ الرُّعْبَ یُخْرِبُوْنَ بُیُوْتَهُمْ بِاَیْدِیْهِمْ وَاَیْدِی الْمُؤْمِنِیْنَ ۗ فَاعْتَبِرُوْا یٰٓاُولِی الْاَبْصَارِ ② وَلَوْلَآ اَنْ كَتَبَ اللّٰهُ عَلَیْهِمُ الْجَلَآءَ لَعَذَّبَهُمْ فِی الدُّنْیَا ؕ وَلَهُمْ فِی الْاٰخِرَةِ عَذَابُ النَّارِ ③

اللہ تعالیٰ کے نام سے (میں شروع کرتا ہوں) جن کی رحمت سب کے لیے ہے، جو بہت زیادہ رحم کرنے والے ہیں۔

جو (مخلوقات) آسمانوں میں اور جو (مخلوقات) زمین میں ہیں سب اللہ تعالیٰ کی تسبیح کرتی ہیں، وہی (اللہ تعالیٰ) زبردست ہیں، حکمت کے مالک ہیں ﴿۱﴾ وہی (اللہ تعالیٰ) ہیں جنھوں نے اہلِ کتاب میں سے کافروں (یعنی بنی نضیر) کو ان کے گھروں سے پہلی مرتبہ میں ہی اکھٹا کر کے نکال دیا① (اے مسلمانو!) تم کو تو یہ خیال بھی نہیں تھا کہ وہ نکل جائیں گے اور وہ خود بھی یہ خیال رکھتے تھے کہ ان کے قلعے ان کو اللہ تعالیٰ (کی پکڑ) سے بچالیں گے، پھر اللہ تعالیٰ (کا عذاب) ان کے پاس ایسی جگہ سے پہنچا جہاں سے ان کو گمان بھی نہیں تھا اور اس (اللہ تعالیٰ) نے ان کے دلوں میں (مسلمانوں کا) رعب ڈال دیا کہ ②وہ اپنے گھروں کو (خود) اپنے ہاتھوں سے اور مسلمانوں کے ہاتھوں سے (بھی) برباد کر رہے تھے، لہٰذا اے آنکھوں والو! عبرت حاصل کرلو ﴿۲﴾ اور اگر اللہ تعالیٰ نے جلاوطن ہونا ان کی قسمت میں نہ لکھا ہوتا تو ان کو دنیا ہی میں (قتل وغیرہ کی) سزا دیتے اور ان کے لیے آخرت میں آگ کا عذاب ہے ﴿۳﴾

① یعنی مسلمانوں کا پہلا حملہ ہی کامیاب ہوگیا اور وہ قابو میں آگئے یا جلاوطنی ان کی یہ پہلی مرتبہ تھی، پھر دوسری مرتبہ حضرت عمرؓ کے دور میں ہوئی۔ ② [دوسرا ترجمہ] مسلمانوں کی دھاک بٹھادی۔

ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ شَآقُّوا اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ ۚ وَمَنْ يُّشَآقِّ اللّٰهَ فَاِنَّ اللّٰهَ شَدِيْدُ الْعِقَابِ ﴿۴﴾ مَا قَطَعْتُمْ مِّنْ لِّيْنَةٍ اَوْ تَرَكْتُمُوْهَا قَآئِمَةً عَلٰٓى اُصُوْلِهَا فَبِاِذْنِ اللّٰهِ وَلِيُخْزِيَ الْفٰسِقِيْنَ ﴿۵﴾ وَمَآ اَفَآءَ اللّٰهُ عَلٰى رَسُوْلِهٖ مِنْهُمْ فَمَآ اَوْجَفْتُمْ عَلَيْهِ مِنْ خَيْلٍ وَّلَا رِكَابٍ وَّلٰكِنَّ اللّٰهَ يُسَلِّطُ رُسُلَهٗ عَلٰى مَنْ يَّشَآءُ ۚ وَاللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ﴿۶﴾ مَآ اَفَآءَ اللّٰهُ عَلٰى رَسُوْلِهٖ مِنْ اَهْلِ الْقُرٰى فَلِلّٰهِ وَلِلرَّسُوْلِ وَلِذِي الْقُرْبٰى وَالْيَتٰمٰى وَالْمَسٰكِيْنِ وَابْنِ السَّبِيْلِ ۙ كَيْ لَا يَكُوْنَ دُوْلَةًۢ بَيْنَ الْاَغْنِيَآءِ مِنْكُمْ ۚ وَمَآ اٰتٰىكُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْهُ ۚ وَمَا نَهٰىكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوْا ۚ وَاتَّقُوا اللّٰهَ ۖ اِنَّ اللّٰهَ شَدِيْدُ الْعِقَابِ ﴿۷﴾

یہ (سزا) اس لیے کہ وہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کے مخالف ہو گئے اور جو شخص اللہ تعالیٰ سے دشمنی رکھتا ہے تو اللہ تعالیٰ تو سخت عذاب دینے والے ہیں ﴿۴﴾ (اے مسلمانو!) تم نے کھجور کے جو درخت کاٹ ڈالے یا جن کو اپنی جڑوں پر کھڑے رہنے دیا① تو یہ سب اللہ تعالیٰ کے حکم سے تھا② اور تا کہ وہ (اللہ تعالیٰ) نافرمانوں کو رسوا کرے ﴿۵﴾ اور جو مال اللہ تعالیٰ نے ان (بنونضیر) کا اپنے رسول کے ہاتھ (بغیر جنگ کے) لگوا دیا③ (اس میں تم کو تصرف کا اختیار نہیں ہے؛ چوں کہ) اس پر تم نے نہ گھوڑے دوڑائے اور نہ تو اونٹ (دوڑائے) لیکن اللہ تعالیٰ اپنے رسولوں کو جن پر چاہتے ہیں مسلط (یعنی غالب) فرما دیتے ہیں اور اللہ تعالیٰ ہر چیز پر پوری قدرت رکھتے ہیں ﴿۶﴾ (بنونضیر کے اموال کی طرح) جو مال بھی اللہ تعالیٰ اپنے رسول کو (دوسری) بستیوں (کے کفر کرنے) والوں سے فَی کے طور پر دلوا دیوے تو وہ اللہ تعالیٰ کا حق ہے اور (اللہ تعالیٰ کے) رسول کا (حق ہے) اور (نبی کے) رشتے داروں کا (حق ہے) اور یتیموں کا (حق ہے) اور مسکینوں کا (حق ہے) اور مسافروں کا (حق ہے)، (یہ حکم اس لیے دیا گیا) تا کہ وہ (مال) تم میں سے صرف مال داروں کے درمیان پھرتا نہ ہو جاوے④ اور رسول جو تم کو دیوے وہ لے لو اور جس چیز سے تم کو روکے (یعنی منع کرے) اس سے رک جایا کرو اور تم اللہ تعالیٰ سے ڈرو، یقین رکھو! اللہ تعالیٰ سخت سزا دینے والے ہیں ﴿۷﴾

---

① یعنی بچا لیا۔ ② یعنی رضائے الٰہی کے موافق تھا۔ ③ [دوسرا ترجمہ] اپنے رسول کو (بغیر جنگ کے) بطور فَی دلوا دیا۔
④ (دوسرا ترجمہ) صرف مال داروں کے درمیان لینے دینے میں نہ آوے [تیسرا] صرف مال داروں کے قبضے میں نہ آ جاوے۔

لِلْفُقَرَآءِ الْمُهٰجِرِيْنَ الَّذِيْنَ اُخْرِجُوْا مِنْ دِيَارِهِمْ وَاَمْوَالِهِمْ يَبْتَغُوْنَ فَضْلًا مِّنَ اللّٰهِ وَرِضْوَانًا وَّيَنْصُرُوْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ ؕ اُولٰٓئِكَ هُمُ الصّٰدِقُوْنَ ﴿۸﴾ وَالَّذِيْنَ تَبَوَّؤُ الدَّارَ وَالْاِيْمَانَ مِنْ قَبْلِهِمْ يُحِبُّوْنَ مَنْ هَاجَرَ اِلَيْهِمْ وَلَا يَجِدُوْنَ فِيْ صُدُوْرِهِمْ حَاجَةً مِّمَّآ اُوْتُوْا وَيُؤْثِرُوْنَ عَلٰٓى اَنْفُسِهِمْ وَلَوْ كَانَ بِهِمْ خَصَاصَةٌ ؕ وَمَنْ يُّوْقَ شُحَّ نَفْسِهٖ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ﴿۹﴾ وَالَّذِيْنَ جَآءُوْ مِنْ بَعْدِهِمْ يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا وَلِاِخْوَانِنَا الَّذِيْنَ سَبَقُوْنَا بِالْاِيْمَانِ وَلَا تَجْعَلْ فِيْ قُلُوْبِنَا غِلًّا لِّلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا رَبَّنَآ اِنَّكَ رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ ﴿۱۰﴾

(اسی طرح وہ فَے کا مال) ان حاجت مند (یعنی مفلس) ہجرت کرنے والوں کا بھی حق ہے جو اپنے گھروں اور اپنے مالوں سے (ظلماً) نکال دیے گئے ہیں، وہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے فضل اور خوشی چاہتے ہیں اور وہ اللہ تعالیٰ اور ان کے رسول کی مدد کرتے ہیں، وہی لوگ حقیقت میں (ایمان میں) سچے ہیں ﴿۸﴾ اور (اسی طرح وہ فَے کا مال) ان لوگوں کو ملے گا جو ان (مہاجرین) سے پہلے ہی اس جگہ (یعنی مدینہ منورہ میں) ایمان کے ساتھ رہتے ہیں① جو کوئی ان کے پاس ہجرت کرکے آتے ہیں وہ ان سے محبت کرتے ہیں اور جو کچھ ان (مہاجرین) کو دیا جاتا ہے وہ اس سے اپنے دلوں میں کوئی تنگی (یعنی خلش) محسوس نہیں کرتے اور ان (مہاجرین) کو اپنی ذات پر ترجیح دیتے ہیں② چاہے وہ خود کتنے ہی فاقے (یعنی تنگی) میں ہو اور جو شخص بھی اپنی طبیعت کی بخیلی (یعنی لالچ) سے بچا لیا گیا سو وہی لوگ کامیاب ہونے والے ہیں ﴿۹﴾ اور (اسی طرح وہ مال ان لوگوں کو ملے گا) جو ان (مہاجرین اور انصار) کے بعد آئے وہ (دعا میں یوں) کہتے ہیں کہ: اے ہمارے رب! ہماری اور ہمارے ان بھائیوں کی مغفرت فرما دیجیے جو ایمان لانے میں ہم سے پہلے ہیں اور ہمارے دلوں میں ایمان لانے والوں کے بارے میں کوئی بغض (یعنی کینہ اور عداوت) نہ رکھیے، اے ہمارے رب! آپ تو بڑی شفقت کرنے والے ہیں، بڑے مہربان ہیں ﴿۱۰﴾

---

① [دوسرا ترجمہ] جو دار (یعنی دارالاسلام مدینہ میں) مقیم (یعنی جگہ پکڑے ہوئے) ہیں۔

② [دوسرا ترجمہ] اور ان (مہاجرین) کو اپنی ذات سے آگے رکھتے ہیں۔

أَلَمْ تَرَ إِلَى الَّذِينَ نَافَقُوا يَقُولُونَ لِإِخْوَانِهِمُ الَّذِينَ كَفَرُوا مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ لَئِنْ أُخْرِجْتُمْ لَنَخْرُجَنَّ مَعَكُمْ وَلَا نُطِيعُ فِيكُمْ أَحَدًا أَبَدًا وَإِنْ قُوتِلْتُمْ لَنَنْصُرَنَّكُمْ وَاللَّهُ يَشْهَدُ إِنَّهُمْ لَكَاذِبُونَ ﴿١١﴾ لَئِنْ أُخْرِجُوا لَا يَخْرُجُونَ مَعَهُمْ وَلَئِنْ قُوتِلُوا لَا يَنْصُرُونَهُمْ وَلَئِنْ نَصَرُوهُمْ لَيُوَلُّنَّ الْأَدْبَارَ ثُمَّ لَا يُنْصَرُونَ ﴿١٢﴾ لَأَنْتُمْ أَشَدُّ رَهْبَةً فِي صُدُورِهِمْ مِنَ اللَّهِ ذَلِكَ بِأَنَّهُمْ قَوْمٌ لَا يَفْقَهُونَ ﴿١٣﴾ لَا يُقَاتِلُونَكُمْ جَمِيعًا إِلَّا فِي قُرًى مُحَصَّنَةٍ أَوْ مِنْ وَرَاءِ جُدُرٍ بَأْسُهُمْ بَيْنَهُمْ شَدِيدٌ تَحْسَبُهُمْ جَمِيعًا وَقُلُوبُهُمْ شَتَّى ذَلِكَ بِأَنَّهُمْ قَوْمٌ لَا يَعْقِلُونَ ﴿١٤﴾ كَمَثَلِ الَّذِينَ مِنْ قَبْلِهِمْ قَرِيبًا ذَاقُوا وَبَالَ أَمْرِهِمْ

(اے نبی!) کیا تم نے اِن منافق لوگوں کو نہیں دیکھا جو اہلِ کتاب میں سے اپنے کافر (یعنی ہم مذہب) بھائیوں سے (یوں) کہتے ہیں کہ: اگر تم کو (وطن سے) نکال دیا گیا تو ہم بھی تمھارے ساتھ ضرور نکل جائیں گے اور ہم تمھارے معاملے میں کسی کا کبھی کہنا نہیں مانیں گے اور اگر تم سے لڑائی کی گئی تو ہم ضرور تمھاری مدد کریں گے، اللہ تعالیٰ گواہی دیتے ہیں کہ وہ (منافق) لوگ پکے جھوٹے ہیں ﴿۱۱﴾ پکی بات یہ ہے کہ اگر ان (کافر اہلِ کتاب) کو نکالا گیا تو وہ (منافق) ان کے ساتھ نہیں نکلیں گے اور اگر ان (اہلِ کتاب) سے لڑائی کی گئی تو وہ (منافق) ان کی مدد نہیں کریں گے اور اگر (بالفرض) وہ ان کی مدد کریں (اور لڑائی میں شریک ہو گئے) تو پیٹھ پھیر کر ضرور بھاگ جائیں گے، پھر ان (اہلِ کتاب) کی کوئی مدد نہیں کی جائے گی ﴿۱۲﴾ یقیناً (مسلمانوں) تمھارا خوف اُن (منافقوں) کے دلوں میں اللہ تعالیٰ (کے خوف) سے زیادہ ہے، یہ اس لیے کہ وہ ایسے لوگ ہیں جو (اللہ کی عظمت کو) سمجھتے نہیں ہیں ﴿۱۳﴾ وہ سب مل کر بھی تم سے جنگ نہیں کر سکتے؛ اِلّا یہ کہ قلعوں میں محفوظ بستیوں میں یا دیواروں کے پیچھے سے (چھپ کر تھوڑی بہت تمھارے خلاف کارروائی کرلیں گے) ان کی لڑائی آپس میں بڑی سخت ہے، تم سمجھتے ہو کہ وہ متحد ہیں؛ حالاں کہ ان کے دل جدا جدا ہیں، اس کی وجہ یہ ہے کہ وہ ایسی قوم ہے کہ ان کو عقل نہیں ہے ﴿۱۴﴾ ان (بنو نضیر) کی حالت ان (بنو قینقاع کے) لوگوں جیسی ہے جو ان سے پہلے قریب میں ہی اپنے (کیے ہوئے غداریوں کے) کاموں کی سزا کا مزہ (دنیا میں) چکھ چکے ہیں،

وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ۝ كَمَثَلِ الشَّيْطٰنِ اِذْ قَالَ لِلْاِنْسَانِ اكْفُرْ ۚ فَلَمَّا كَفَرَ قَالَ اِنِّيْ بَرِيْٓءٌ مِّنْكَ اِنِّيْٓ اَخَافُ اللّٰهَ رَبَّ الْعٰلَمِيْنَ ۝ فَكَانَ عَاقِبَتَهُمَآ اَنَّهُمَا فِي النَّارِ خَالِدَيْنِ فِيْهَا ۭ وَذٰلِكَ جَزٰۗؤُا الظّٰلِمِيْنَ ۝

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَلْتَنْظُرْ نَفْسٌ مَّا قَدَّمَتْ لِغَدٍ ۚ وَاتَّقُوا اللّٰهَ ۭ اِنَّ اللّٰهَ خَبِيْرٌۢ بِمَا تَعْمَلُوْنَ ۝ وَلَا تَكُوْنُوْا كَالَّذِيْنَ نَسُوا اللّٰهَ فَاَنْسٰـىهُمْ اَنْفُسَهُمْ ۭ اُولٰۗىِٕكَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ ۝ لَا يَسْتَوِيْٓ اَصْحٰبُ النَّارِ وَاَصْحٰبُ الْجَنَّةِ ۭ اَصْحٰبُ الْجَنَّةِ هُمُ الْفَاۗىِٕزُوْنَ ۝

اور ان کے لیے (آخرت میں) دردناک عذاب ہے ﴿۱۵﴾ ان (منافقوں) کی مثال شیطان جیسی ہے کہ وہ (پہلے تو) انسان کو کہتا ہے کہ: تو کافر ہو جا، پھر جب وہ (انسان) کافر ہو جاتا ہے تو کہتا ہے: میرا تجھ سے کوئی تعلق نہیں ہے① میں تو اللہ تعالیٰ سے ڈرتا ہوں جو تمام عالموں کے رب ہیں② ﴿۱۶﴾ پھر ان دونوں (یعنی شیطان اور اس کے ماننے والے انسان) کا انجام یہ ہے کہ وہ دونوں آگ میں ہوں گے، وہ دونوں اس (آگ) میں ہمیشہ رہیں گے اور ظلم کرنے والوں کی یہی سزا ہے ﴿۱۷﴾

اے ایمان والو! تم اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہو اور ہر شخص یہ دیکھ لے کہ اس نے کل (قیامت) کے لیے کیا آگے بھیجا ہے اور تم اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہو، یقیناً جو کام تم کرتے ہو اللہ تعالیٰ کو اس کی پوری خبر ہے③ ﴿۱۸﴾ اور تم ان لوگوں جیسے نہ ہو جانا جو اللہ تعالیٰ کو بھول گئے تو اس (اللہ تعالیٰ) نے ان کو خود ان کی اپنی جانوں سے بھلا دیا④ وہی لوگ نافرمان ہیں ﴿۱۹﴾ جنت والے اور آگ والے دونوں برابر نہیں ہو سکتے، جنت والے ہی (اپنے مقصد میں) کامیاب ہونے والے ہیں ﴿۲۰﴾

---

① [دوسرا ترجمہ] میں تجھ سے الگ ہوں۔

② یہ بات شیطان کی دکھاوے کی ہے، ورنہ اس کی طبیعت میں خوفِ خدا ہے ہی نہیں۔

③ تقویٰ کتنی اہم چیز ہے، ایک ہی آیت میں دو دو مرتبہ اس کا حکم آیا۔ اللھم اجعلنا من عبادک المتقین بفضلک یا رب العالمین امین۔

④ یعنی ان کی عقل ایسی ماری گئی کہ وہ اپنا حقیقی نفع یعنی آخرت کی کامیابی کو حاصل کرنا بھول گئے۔

لَوْ اَنْزَلْنَا هٰذَا الْقُرْاٰنَ عَلٰى جَبَلٍ لَّرَاَیْتَهٗ خَاشِعًا مُّتَصَدِّعًا مِّنْ خَشْیَةِ اللّٰهِؕ وَ تِلْكَ الْاَمْثَالُ نَضْرِبُهَا لِلنَّاسِ لَعَلَّهُمْ یَتَفَكَّرُوْنَ﴿۲۱﴾ هُوَ اللّٰهُ الَّذِیْ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَۚ عٰلِمُ الْغَیْبِ وَ الشَّهَادَةِۚ هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِیْمُ﴿۲۲﴾ هُوَ اللّٰهُ الَّذِیْ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَۚ اَلْمَلِكُ الْقُدُّوْسُ السَّلٰمُ الْمُؤْمِنُ الْمُهَیْمِنُ الْعَزِیْزُ الْجَبَّارُ الْمُتَكَبِّرُؕ سُبْحٰنَ اللّٰهِ عَمَّا یُشْرِكُوْنَ﴿۲۳﴾ هُوَ اللّٰهُ الْخَالِقُ الْبَارِئُ الْمُصَوِّرُ لَهُ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰىؕ یُسَبِّحُ لَهٗ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِۚ وَ هُوَ الْعَزِیْزُ الْحَكِیْمُ۠﴿۲۴﴾

اور اگر ہم نے اس قرآن کو کسی پہاڑ پر اتارا ہوتا تو تم اسے دیکھتے کہ وہ اللہ تعالیٰ کے ڈر سے دب (یعنی جھک) جاتا اور پھٹ جاتا اور یہ مثالیں ہم لوگوں کے لیے اس لیے بیان کرتے ہیں تاکہ وہ غور کریں ﴿۲۱﴾ وہ اللہ تعالیٰ ایسے ہیں کہ جن کے سوا کوئی معبود نہیں، ہر چھپی اور کھلی بات کو جانتے ہیں وہ جن کی رحمت سب کے لیے ہے جو بہت زیادہ رحم کرنے والے ہیں ﴿۲۲﴾ وہ اللہ تعالیٰ ایسے ہیں کہ ان کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ بادشاہ ہیں، پاک ذات ہیں① سلامتی دینے والے ہیں، امن دینے والے ہیں، حفاظت میں لینے والے ہیں② بڑے زبردست ہیں، ہر خرابی کو ٹھیک کرنے والے ہیں③ اور بڑائی کے مالک ہیں④ وہ (کافر) جو شرک کرتے ہیں اس سے اللہ تعالیٰ (کی ذات) پاک ہے ﴿۲۳﴾ وہی اللہ تعالیٰ ہیں جو (ہر چیز کو) پیدا کرنے والے، وجود میں لانے والے، صورت بنانے والے ہیں، عمدہ عمدہ نام اسی (اللہ تعالیٰ) کے ہیں، جتنی بھی چیزیں آسمانوں اور زمین میں ہیں وہ سب اس (اللہ تعالیٰ) کی تسبیح کرتی ہیں اور وہ اللہ تعالیٰ بڑے زبردست، بڑے حکمت والے ہیں ﴿۲۴﴾

---

① قدوس وہ ذات ہے جو تمام ان چیزوں سے جو ان کے شایانِ شان نہ ہو اس سے پاک ہو اور ہر قسم کے عیب اور کمی سے پاک ہو وہ صرف اللہ تعالیٰ ہیں۔

② [دوسرا ترجمہ] دیکھ بھال کرنے والے ہیں۔

③ [دوسرا ترجمہ] عظمت (بڑائی) والے ہیں۔

④ ہر بڑائی حقیقت میں اللہ تعالیٰ کے لیے خاص ہے، جو کسی چیز کے محتاج نہیں ہیں؛ چوں کہ جو محتاج ہوتا ہے وہ بڑا نہیں ہو سکتا۔

سورة الممتحنة

(المدنية)

اياتها:١٣۔ رکوعاتها:٢۔

یہ سورت مدنی ہے، اس میں تیرہ (١٣) آیتیں ہیں۔ سورۃ احزاب کے بعد اور سورۃ نسا سے پہلے اکیانوے (٩١) یا بانوے (٩٢) نمبر پر نازل ہوئی۔

اس سورت میں نبئ کریم ﷺ کی خدمت میں مکہ سے مدینہ ہجرت کر کے آنے والی عورتوں کا امتحان لینے کا تذکرہ کیا گیا ہے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوْا عَدُوِّيْ وَعَدُوَّكُمْ اَوْلِيَآءَ تُلْقُوْنَ اِلَيْهِمْ بِالْمَوَدَّةِ وَقَدْ كَفَرُوْا بِمَا جَآءَكُمْ مِّنَ الْحَقِّ ۚ يُخْرِجُوْنَ الرَّسُوْلَ وَاِيَّاكُمْ اَنْ تُؤْمِنُوْا بِاللّٰهِ رَبِّكُمْ ۭ اِنْ كُنْتُمْ خَرَجْتُمْ جِهَادًا فِيْ سَبِيْلِيْ وَابْتِغَآءَ مَرْضَاتِيْ ڰ تُسِرُّوْنَ اِلَيْهِمْ بِالْمَوَدَّةِ ڰ وَاَنَا اَعْلَمُ بِمَآ اَخْفَيْتُمْ وَمَآ اَعْلَنْتُمْ ۭ وَمَنْ يَّفْعَلْهُ مِنْكُمْ فَقَدْ ضَلَّ سَوَآءَ السَّبِيْلِ ① اِنْ يَّثْقَفُوْكُمْ يَكُوْنُوْا لَكُمْ اَعْدَآءً وَّيَبْسُطُوْٓا اِلَيْكُمْ اَيْدِيَهُمْ وَاَلْسِنَتَهُمْ بِالسُّوْٓءِ وَوَدُّوْا لَوْ تَكْفُرُوْنَ ②

اللہ تعالیٰ کے نام سے (میں شروع کرتا ہوں) جن کی رحمت سب کے لیے ہے، جو بہت زیادہ رحم کرنے والے ہیں۔

اے ایمان والو! تم میرے دشمنوں اور اپنے دشمنوں کو دوست مت بناؤ کہ تم ان کو محبت کے پیغام بھیجنے لگو؛ حالاں کہ جو سچا دین تمھارے پاس آیا ہے انھوں نے اس کا انکار کیا ہے، وہ رسول کو اور تم کو صرف اسی وجہ سے (مکہ سے) باہر نکالتے رہے ہیں کہ تم اپنے رب اللہ تعالیٰ پر ایمان لائے ہو، اگر تم (مسلمان) میرے راستے میں جہاد کرنے کے لیے اور میری رضا (یعنی خوشی) حاصل کرنے کے لیے (گھر سے) نکلے ہو (تو ان کافروں کو دوست مت بناؤ) تم چپکے چپکے ان سے دوستی کی باتیں کرتے ہو؛ حالاں کہ جو کچھ تم چھپا کر کے کرتے ہو اور جو کچھ ظاہر کر کے کرتے ہو میں سب کو پوری طرح جانتا ہوں اور جو کوئی بھی تم میں سے ایسا کرے گا تو پکی بات ہے کہ وہ سیدھے راستے سے بھٹک گیا ﴿۱﴾ اگر وہ (کافر) تم پر قابو پالیں گے تو وہ تمھارے دشمن بن جائیں گے ① اور تمھاری طرف اپنے ہاتھ اور اپنی زبانیں برائی کے ساتھ چلائیں گے ② اور ان کی چاہت یہی ہے کہ تم (کسی طرح) کافر بن جاؤ ﴿۲﴾

---

① [دوسرا ترجمہ] اگر تم ان کافروں کے ہاتھ میں آجاؤ تو وہ تمھارے لیے دشمنی (ظاہر) کریں گے۔

② یعنی دست درازی اور زبان درازی کریں گے۔ [دوسرا ترجمہ] اور وہ کافر اپنے ہاتھ اور زبانیں پھیلا کر تم مسلمانوں کے ساتھ برائی کریں گے۔

لَنْ تَنْفَعَكُمْ اَرْحَامُكُمْ وَلَآ اَوْلَادُكُمْ ۚ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ۚ يَفْصِلُ بَيْنَكُمْ ۭ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ ③ قَدْ كَانَتْ لَكُمْ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ فِيْٓ اِبْرٰهِيْمَ وَالَّذِيْنَ مَعَهٗ ۚ اِذْ قَالُوْا لِقَوْمِهِمْ اِنَّا بُرَءٰۗؤُا مِنْكُمْ وَمِمَّا تَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ ۡ كَفَرْنَا بِكُمْ وَبَدَا بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمُ الْعَدَاوَةُ وَالْبَغْضَاۗءُ اَبَدًا حَتّٰى تُؤْمِنُوْا بِاللّٰهِ وَحْدَهٗٓ اِلَّا قَوْلَ اِبْرٰهِيْمَ لِاَبِيْهِ لَاَسْتَغْفِرَنَّ لَكَ وَمَآ اَمْلِكُ لَكَ مِنَ اللّٰهِ مِنْ شَيْءٍ ۭ رَبَّنَا عَلَيْكَ تَوَكَّلْنَا وَاِلَيْكَ اَنَبْنَا وَاِلَيْكَ الْمَصِيْرُ ④ رَبَّنَا لَا تَجْعَلْنَا فِتْنَةً لِّلَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَاغْفِرْ لَنَا رَبَّنَا ۚ اِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ⑤

قیامت کے دن تمھاری رشتے داریاں کچھ بھی کام نہیں آئے گی اور نہ تمھاری اولاد، اللہ تعالیٰ تمھارے درمیان فیصلہ کریں گے اور جو کام بھی تم کرتے ہو اللہ تعالیٰ اس کو اچھی طرح دیکھتے ہیں ﴿۳﴾ پکی بات ہے کہ ابراہیمؑ اور جو لوگ (ایمان میں) ان کا ساتھ دینے والے تھے ان کی زندگی میں تمھارے لیے بہترین نمونہ ہے، جب انھوں نے اپنی قوم سے کہا تھا کہ: ہم تم سے اور ان (بتوں) سے جن کی اللہ تعالیٰ کے سوا تم عبادت کرتے ہو الگ (یعنی بے تعلق) ہیں، ہم تمھارے (باطل عقائد کے) منکر ہیں اور ہمارے اور تمھارے درمیان ہمیشہ کے لیے دشمنی اور بغض ظاہر ہو گیا ہے جب تک کہ تم اکیلے اللہ تعالیٰ پر ایمان نہ لے آؤ؛ لیکن ابراہیم نے تو اپنے اباسے اتنا کہا تھا: میں تمھارے لیے (اللہ تعالیٰ سے) مغفرت (کی دعا) ضرور مانگوں گا اگرچہ میں اللہ تعالیٰ کے سامنے تمھارے لیے کوئی فائدہ پہنچانے کا اختیار نہیں رکھتا، اے ہمارے رب! ہم آپ ہی پر بھروسہ کرتے ہیں اور ہم آپ ہی کی طرف رجوع کرتے ہیں اور آپ ہی کی طرف (سب کو) لوٹ کر آنا ہے ﴿۴﴾ اے ہمارے رب! ہم کو کافروں کا تختۂ مشق (یعنی محلِ آزمائش) مت بنائیے[1] اور اے ہمارے رب! ہماری مغفرت کر دیجیے، یقیناً آپ تو بڑے زبردست، بڑی حکمت والے ہیں ﴿۵﴾

---

[1] اس دعا کے مفہوم میں یہ سب باتیں شامل ہیں: (۱) کافروں کو ہمارے پر ایسا موقع نہ ملے کہ وہ ہم پر ظلم کرنے لگیں (۲) مسلمانوں کو کوئی ایسی بری حالت پیش نہ آوے کہ ان کو خوش ہونے کا موقع مل جاوے (۳) اسلام اور مسلمانوں کے خلاف آوازیں لگائیں، تحریریں لکھیں ایسا نہ ہو (۴) اسلام کے مقابلے میں اپنے باطل عقائد کی حقانیت پر دلیلیں پیش نہ کرنے لگیں (۵) کافر ہم پر مسلط ہو کر سخت ایذائیں دینے لگیں، ایسے اسباب پیدا نہ ہوں۔

لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِيْهِمْ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ لِّمَنْ كَانَ يَرْجُوا اللّٰهَ وَالْيَوْمَ الْاٰخِرَ ؕ وَمَنْ يَّتَوَلَّ فَاِنَّ اللّٰهَ هُوَ الْغَنِيُّ الْحَمِيْدُ ﴿٦﴾

عَسَى اللّٰهُ اَنْ يَّجْعَلَ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَ الَّذِيْنَ عَادَيْتُمْ مِّنْهُمْ مَّوَدَّةً ؕ وَاللّٰهُ قَدِيْرٌ ؕ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿٧﴾ لَا يَنْهٰىكُمُ اللّٰهُ عَنِ الَّذِيْنَ لَمْ يُقَاتِلُوْكُمْ فِي الدِّيْنِ وَلَمْ يُخْرِجُوْكُمْ مِّنْ دِيَارِكُمْ اَنْ تَبَرُّوْهُمْ وَتُقْسِطُوْا اِلَيْهِمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُقْسِطِيْنَ ﴿٨﴾ اِنَّمَا يَنْهٰىكُمُ اللّٰهُ عَنِ الَّذِيْنَ قٰتَلُوْكُمْ فِي الدِّيْنِ وَاَخْرَجُوْكُمْ مِّنْ دِيَارِكُمْ وَظٰهَرُوْا عَلٰۤى اِخْرَاجِكُمْ اَنْ تَوَلَّوْهُمْ ۚ وَمَنْ يَّتَوَلَّهُمْ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ ﴿٩﴾ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اِذَا جَآءَكُمُ الْمُؤْمِنٰتُ مُهٰجِرٰتٍ فَامْتَحِنُوْهُنَّ ؕ

(اے مسلمانو!) پکی بات یہ ہے کہ تمھارے لیے ان (یعنی حضرت ابراہیم اور ان کے ساتھیوں کے طرزِ عمل) میں بہترین نمونہ ہے جو شخص کہ اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن کی امید رکھتا ہو اس کے لیے اور جو شخص منہ پھیرا ئے تو یقین رکھو کہ اللہ تعالیٰ بے نیاز ہیں اور تمام تعریفوں والے ہیں ﴿٦﴾

امید ہے کہ اللہ تعالیٰ تمھارے اور جن لوگوں سے تمھاری دشمنی ہے ان کے درمیان دوستی پیدا کردے اور اللہ تعالیٰ (اس بات پر) پوری طرح قدرت رکھتے ہیں اور اللہ تعالیٰ تو بڑے معاف کرنے والے، مہربان ہیں ﴿٧﴾ اللہ تعالیٰ تم کو اس بات سے منع نہیں کرتے کہ جن لوگوں نے تم سے دین کے بارے میں جنگ نہیں کی اور تم کو تمھارے گھروں سے نہیں نکالا کہ تم ان کے ساتھ حسنِ سلوک کرو، اور ان سے انصاف کا برتاؤ کرو، یقین رکھو! اللہ تعالیٰ انصاف کرنے والوں سے محبت کرتے ہیں ﴿٨﴾ اللہ تعالیٰ تم کو صرف ایسے لوگوں سے دوستی کرنے سے منع کرتے ہیں جن لوگوں نے تمھارے ساتھ دین کے معاملے میں جنگ کی اور تم کو تمھارے گھروں سے نکالا اور تمھارے خلاف نکالنے والوں کی مدد کی① اور جو ان کے ساتھ دوستی رکھے گا سو وہی لوگ ظلم کرنے والے ہیں ﴿٩﴾ اے ایمان والو! جب تمھارے پاس ایمان والی عورتیں ہجرت کر کے آجائیں تو تم ان کا امتحان لے لیا کرو،

① [دوسرا ترجمہ] اور تم کو نکالنے میں ایک دوسرے کے ساتھ شریک ہوئے۔

اَللّٰهُ اَعْلَمُ بِاِيْمَانِهِنَّ ۚ فَاِنْ عَلِمْتُمُوْهُنَّ مُؤْمِنٰتٍ فَلَا تَرْجِعُوْهُنَّ اِلَى الْكُفَّارِ ۭ لَا هُنَّ حِلٌّ لَّهُمْ وَلَا هُمْ يَحِلُّوْنَ لَهُنَّ ۭ وَاٰتُوْهُمْ مَّآ اَنْفَقُوْا ۭ وَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ اَنْ تَنْكِحُوْهُنَّ اِذَآ اٰتَيْتُمُوْهُنَّ اُجُوْرَهُنَّ ۭ وَلَا تُمْسِكُوْا بِعِصَمِ الْكَوَافِرِ وَاسْئَلُوْا مَآ اَنْفَقْتُمْ وَلْيَسْئَلُوْا مَآ اَنْفَقُوْا ۭ ذٰلِكُمْ حُكْمُ اللّٰهِ ۭ يَحْكُمُ بَيْنَكُمْ ۭ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ ﴿۱۰﴾ وَاِنْ فَاتَكُمْ شَيْءٌ مِّنْ اَزْوَاجِكُمْ اِلَى الْكُفَّارِ فَعَاقَبْتُمْ فَاٰتُوا الَّذِيْنَ ذَهَبَتْ اَزْوَاجُهُمْ مِّثْلَ مَآ اَنْفَقُوْا ۭ وَاتَّقُوا اللّٰهَ الَّذِيْٓ اَنْتُمْ بِهٖ مُؤْمِنُوْنَ ﴿۱۱﴾

ان کے (حقیقی) ایمان کو تو اللہ تعالیٰ خوب اچھی طرح جانتے ہیں، پھر اگر تم کو معلوم ہو جائے کہ وہ (واقعی) ایمان والیاں ہیں تو تم اُن کو کافروں کے پاس واپس نہ کرو (کیوں کہ) وہ (عورتیں) ان (کافروں) کے لیے حلال نہیں ہیں اور وہ (کافر) ان (عورتوں) کے لیے حلال نہیں ہیں اور ان (کافر شوہروں) کو جو انھوں نے (مہر) خرچ کیا ہو تم واپس کر دو اور تم کو ان (ہجرت کر کے آنے والی) عورتوں سے نکاح کرنے میں کوئی گناہ نہیں ہے جب کہ تم ان کو ان (عورتوں) کا مہر ادا کر دو اور تم کافر عورتوں کی عصمتیں اپنے قبضے میں باقی نہ رکھو ① اور جو (مہر) تم نے (ان کافر بیویوں پر) خرچ کیا ہو وہ (ان کے نئے شوہروں سے) مانگ لو اور ان کافر شوہروں نے جو (مہر ایمان لانے والی بیویوں پر) خرچ کیا ہو وہ (ان عورتوں کے نئے مسلمان شوہروں سے) مانگ لے، یہ اللہ تعالیٰ کا فیصلہ ہے، وہ (اللہ تعالیٰ) تمھارے درمیان فیصلہ کرتے ہیں اور اللہ تعالیٰ سب کچھ جانتے ہیں، بڑی حکمت والے ہیں ﴿۱۰﴾ اور اگر تمھاری بیویوں میں سے کوئی کافروں کی طرف چلے جانے سے تمھارے ہاتھ سے نکل گئی ② پھر تمھاری باری آئے تو وہ (مہر کی) رقم (کافروں کے بجائے) ان (مسلمانوں) کو دے دو جن کی بیویاں جاتی رہی ہیں اتنی ہی جتنی ان مسلمانوں نے خرچ کی تھی ③ اور تم اس اللہ تعالیٰ سے ڈرو جس پر تم ایمان رکھتے ہو ﴿۱۱﴾

---

① [دوسرا ترجمہ] اور تم کافر عورتوں سے بیوی والا کوئی تعلق باقی نہ رکھو۔ ② یعنی نعوذ باللہ! کوئی مسلمان عورت مرتد ہو کر چلی گئی، اسی طرح مسلمان کی بیوی کافروں کے پاس ہی رہ گئی، دار الاسلام نہ آئی۔ (باقی اگلے صفحے پر ☜)

يٰٓاَيُّهَا النَّبِيُّ اِذَا جَآءَكَ الْمُؤْمِنٰتُ يُبَايِعْنَكَ عَلٰٓى اَنْ لَّا يُشْرِكْنَ بِاللّٰهِ شَيْئًا وَّلَا يَسْرِقْنَ وَلَا يَزْنِيْنَ وَلَا يَقْتُلْنَ اَوْلَادَهُنَّ وَلَا يَاْتِيْنَ بِبُهْتَانٍ يَّفْتَرِيْنَهٗ بَيْنَ اَيْدِيْهِنَّ وَاَرْجُلِهِنَّ وَلَا يَعْصِيْنَكَ فِيْ مَعْرُوْفٍ فَبَايِعْهُنَّ وَاسْتَغْفِرْ لَهُنَّ اللّٰهَ ۭ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿١٢﴾ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَوَلَّوْا قَوْمًا غَضِبَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ قَدْ يَىِٕسُوْا مِنَ الْاٰخِرَةِ كَمَا يَىِٕسَ الْكُفَّارُ مِنْ اَصْحٰبِ الْقُبُوْرِ ﴿١٣﴾

اے نبی! جب ایمان والی عورتیں تمھارے پاس آئے کہ اس بات پر تم سے بیعت کریں کہ وہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک نہیں کریں گی اور چوری نہیں کریں گی اور زنا بھی نہیں کریں گی اور اپنی اولاد کو قتل نہیں کریں گی اور ایسا بہتان نہیں باندھے گی جو انھوں نے اپنے ہاتھوں اور پاؤں کے درمیان گڑھ لیا ہو① اور کسی (شرعی) بھلائی کے کام میں وہ تمھاری نافرمانی نہیں کریں گی تو تم ان عورتوں کو بیعت کرلو② اور تم ان عورتوں کے لیے اللہ تعالیٰ سے استغفار کرو، یقین رکھو کہ اللہ تعالیٰ تو بہت معاف کرنے والے، بہت رحم کرنے والے ہیں ﴿۱۲﴾ اے ایمان والو! ایسے لوگوں سے دوستی نہ کرو جن پر اللہ تعالیٰ غصہ ہوئے، وہ آخرت سے اس طرح ناامید ہوگئے ہیں جس طرح کافر لوگ قبر میں دفن کیے لوگوں سے ناامید ہوگئے ہیں ﴿۱۳﴾

(گذشتہ صفحہ کا حاشیہ:) ⑪ اگر کسی مسلمان کی بیوی کافر کے پاس چلی گئی اور کافر سے نکاح کرلیا اور کافر نے شرط کے مطابق اس عورت کے سابق مسلمان شوہر کو مہر کی رقم نہ دی، اسی درمیان ایسا موقع آیا کہ ہجرت کرکے آنے والی عورت سے کسی مسلمان نے نکاح کیا اور اس مسلمان کے ذمے اس عورت کے سابق کافر شوہر کا مہر چکانا ہے تو وہ مسلمان وہ مہر کی رقم اس دوسرے مسلمان کو دے دیوے جس کی بیوی کافر کے پاس چلی گئی، اسی طرح یہ بھی ہوسکتا ہے کہ جس مسلمان کی بیوی کافر کے پاس چلی گئی اور اس کا مہر نئے کافر شوہر نے مسلمان کو ادا نہ کیا اور اسی درمیان مسلمانوں کو کافروں سے مال غنیمت ملے تو اسی سے مسلمان شوہر کو اس کی چلی جانے والی بیوی کا حق مہر دے دیا جاوے۔

اس صفحے کا حاشیہ:

① یعنی دوسرے مرد کی منی سے پیدا ہونے والے بچے کو اپنے شوہر کا بتا دیوے، یہ غلط کام ہے۔

② اصلاح اعمال کی نیت سے بیعت اس آیت سے ثابت ہوتی ہے۔

سورۃ الصف

(المدنیۃ)

ایاتھا: ۱۴۔ رکوعاتھا: ۲۔

یہ سورت مدنی ہے، اس میں چودہ (۱۴) آیتیں ہیں۔ سورۃ تغابن کے بعد اور سورۃ فتح سے پہلے ایک سو آٹھ (۱۰۸) یا (۱۰۹) نمبر پر نازل ہوئی۔

اس سورت میں اللہ کے راستے میں صف بستہ ہو کر دشمنوں سے قتال کرنے والوں کا تذکرہ ہے۔

حدیث سے پتہ چلتا ہے کہ اس سورت کی تلاوت اللہ کے نزدیک بہت محبوب چیز ہے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝

سَبَّحَ لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ۚ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ۝۱ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لِمَ تَقُوْلُوْنَ مَا لَا تَفْعَلُوْنَ ۝۲ كَبُرَ مَقْتًا عِنْدَ اللّٰهِ اَنْ تَقُوْلُوْا مَا لَا تَفْعَلُوْنَ ۝۳ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الَّذِيْنَ يُقَاتِلُوْنَ فِيْ سَبِيْلِهٖ صَفًّا كَاَنَّهُمْ بُنْيَانٌ مَّرْصُوْصٌ ۝۴ وَاِذْ قَالَ مُوْسٰى لِقَوْمِهٖ يٰقَوْمِ لِمَ تُؤْذُوْنَنِيْ وَقَدْ تَّعْلَمُوْنَ اَنِّيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِلَيْكُمْ ۚ فَلَمَّا زَاغُوْۤا اَزَاغَ اللّٰهُ قُلُوْبَهُمْ ۚ وَاللّٰهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْفٰسِقِيْنَ ۝۵

اللہ تعالیٰ کے نام سے (میں شروع کرتا ہوں) جن کی رحمت سب کے لیے ہے، جو بہت زیادہ رحم کرنے والے ہیں۔

آسمانوں میں جو کوئی مخلوق ہیں اور زمین میں جو کوئی مخلوق ہیں وہ اللہ تعالیٰ ہی کی تسبیح کرتی ہیں اور وہ (اللہ تعالیٰ) تو بڑے زبردست ہیں، بڑی حکمت والے ہیں ﴿۱﴾ اے ایمان والو! تم ایسی بات کیوں کہتے ہو جو کرتے نہیں ہو؟ ﴿۲﴾ یہ بات اللہ تعالیٰ کے نزدیک بہت ناراضگی کی ہے کہ تم ایسی بات کہو جو تم کرو نہیں ﴿۳﴾ یقیناً اللہ تعالیٰ (خاص طور پر) ان لوگوں سے محبت کرتے ہیں جو اس (اللہ تعالیٰ) کے راستے میں صف باندھ کر لڑتے ہیں جیسے وہ سیسہ پلائی ہوئی عمارت ہو① ﴿۴﴾ اور (وہ واقعہ یاد کرو) جب موسیٰ نے اپنی قوم سے کہا تھا: اے میری قوم کے لوگو! تم مجھے کیوں ستاتے ہو؟ حالاں کہ تم جانتے ہو کہ میں تمھارے پاس اللہ تعالیٰ کا رسول ہوں، پھر جب وہ ٹیڑھے ہی رہے② تو اللہ تعالیٰ نے ان کے دلوں کو اور (زیادہ) ٹیڑھا کر دیا③ اور اللہ تعالیٰ نافرمان قوم کو ہدایت تک نہیں پہنچاتے ﴿۵﴾

---

① یعنی آپس میں مل کر دشمنوں سے جنگ کرتے ہیں اور لڑائی میں اپنی جگہ سے ہلتے نہیں، جمے رہتے ہیں۔

② یعنی سمجھانے کے باوجود سچی بات انھوں نے قبول نہیں کی۔

③ [دوسرا ترجمہ] پھر جب وہ (ہدایت سے) پھر گئے تو اللہ تعالیٰ نے ان کے دلوں کو اور زیادہ پھیر دیا۔

وَإِذْ قَالَ عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ يَا بَنِي إِسْرَائِيلَ إِنِّي رَسُولُ اللَّهِ إِلَيْكُمْ مُصَدِّقًا لِمَا بَيْنَ يَدَيَّ مِنَ التَّوْرَاةِ وَمُبَشِّرًا بِرَسُولٍ يَأْتِي مِنْ بَعْدِي اسْمُهُ أَحْمَدُ ۖ فَلَمَّا جَاءَهُمْ بِالْبَيِّنَاتِ قَالُوا هَٰذَا سِحْرٌ مُبِينٌ ﴿٦﴾ وَمَنْ أَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرَىٰ عَلَى اللَّهِ الْكَذِبَ وَهُوَ يُدْعَىٰ إِلَى الْإِسْلَامِ ۚ وَاللَّهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظَّالِمِينَ ﴿٧﴾ يُرِيدُونَ لِيُطْفِئُوا نُورَ اللَّهِ بِأَفْوَاهِهِمْ وَاللَّهُ مُتِمُّ نُورِهِ وَلَوْ كَرِهَ الْكَافِرُونَ ﴿٨﴾ هُوَ الَّذِي أَرْسَلَ رَسُولَهُ بِالْهُدَىٰ وَدِينِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهُ عَلَى الدِّينِ كُلِّهِ وَلَوْ كَرِهَ الْمُشْرِكُونَ ﴿٩﴾

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا هَلْ أَدُلُّكُمْ عَلَىٰ تِجَارَةٍ تُنْجِيكُمْ مِنْ عَذَابٍ أَلِيمٍ ﴿١٠﴾

اور (وہ واقعہ بھی یاد کرو) جب مریم کے بیٹے عیسیٰ نے کہا تھا کہ: اے بنی اسرائیل! میں تمھاری طرف اللہ تعالیٰ کا رسول ہوں کہ مجھ سے پہلے جو تورات (اتاری گئی) تھی اسے میں سچا بتاتا ہوں اور ایک ایسے رسول کی خوش خبری سناتا ہوں جو میرے بعد تشریف لائیں گے جن کا نام احمد ہوگا، پھر جب وہ (رسول) ان کے پاس صاف صاف دلیل لے کر آ گئے تو وہ کہنے لگے: یہ تو کھلا ہوا جادو ہے ﴿٦﴾ اور اس شخص سے بڑا ظالم کون ہوگا جو اللہ تعالیٰ پر جھوٹ باندھے؛ حالاں کہ اس کو اسلام کی دعوت دی جاتی ہے اور اللہ تعالیٰ ظلم کرنے والی قوم کو ہدایت تک نہیں پہنچاتے ﴿٧﴾ یہ لوگ تو چاہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے نور (یعنی دینِ اسلام) کو اپنے منہ سے (پھونک مار کر) بجھا دیویں؛ حالاں کہ اللہ تعالیٰ اپنے نور کو پورا کر کے رہیں گے چاہے کافر لوگ کتنا ہی برا مانیں ﴿٨﴾ وہی اللہ تعالیٰ ہے جنھوں نے اپنے رسول کو ہدایت اور سچا دین دے کر بھیجا؛ تاکہ وہ اس کو تمام ادیان (باطلہ) پر غالب کر دیوے، چاہے شرک کرنے والے کو (یہ بات) کتنی ہی بری لگے ﴿٩﴾

اے ایمان والو! کیا میں تم کو ایسی تجارت بتلاؤں جو تم کو دردناک عذاب سے بچالیوے① ﴿١٠﴾

---

① اس میں اخروی عذاب کے ساتھ دنیوی حوادث سے بھی حفاظت ہے۔

تُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَتُجَاهِدُوْنَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ بِاَمْوَالِكُمْ وَاَنْفُسِكُمْ ؕ ذٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ﴿۱۱﴾ يَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوْبَكُمْ وَيُدْخِلْكُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ وَمَسٰكِنَ طَيِّبَةً فِيْ جَنّٰتِ عَدْنٍ ؕ ذٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ﴿۱۲﴾ وَاُخْرٰى تُحِبُّوْنَهَا ؕ نَصْرٌ مِّنَ اللّٰهِ وَفَتْحٌ قَرِيْبٌ ؕ وَبَشِّرِ الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۱۳﴾ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كُوْنُوْٓا اَنْصَارَ اللّٰهِ كَمَا قَالَ عِيْسَى ابْنُ مَرْيَمَ لِلْحَوَارِيّٖنَ مَنْ اَنْصَارِيْٓ اِلَى اللّٰهِ ؕ قَالَ الْحَوَارِيُّوْنَ نَحْنُ اَنْصَارُ اللّٰهِ فَاٰمَنَتْ طَّآئِفَةٌ مِّنْۢ بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ وَكَفَرَتْ طَّآئِفَةٌ ۚ فَاَيَّدْنَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا عَلٰى عَدُوِّهِمْ فَاَصْبَحُوْا ظٰهِرِيْنَ ﴿۱۴﴾

تم اللہ تعالیٰ پر اور اس کے رسول پر ایمان رکھو اور اللہ تعالیٰ کے راستے میں اپنے مال اور اپنی جان سے جہاد کرو، یہ تمھارے لیے بہترین بات ہے اگر تم سمجھو ﴿۱۱﴾ جس کے نتیجے میں اللہ تعالیٰ تمھارے لیے تمھارے گناہوں کو معاف کر دیں گے اور تم کو ایسے باغات میں داخل کریں گے کہ ان کے نیچے سے نہریں بہتی ہوں گی اور عمدہ مکانوں میں (داخل کریں گے) جو ہمیشہ رہنے کے باغوں میں واقع ہوں گے اور یہ بہت بڑی کامیابی ہے ﴿۱۲﴾ اور (ان نعمتوں کے علاوہ تمھارے لیے) دوسری نعمت بھی ہے جس کو تم پسند کرتے ہو (اور وہ) اللہ تعالیٰ کی طرف سے مدد① اور جلدی حاصل ہونے والی فتح ہے اور (اے نبی!) ایمان والوں کو خوش خبری سنا دو ﴿۱۳﴾ اے ایمان والو! تم اللہ تعالیٰ (کے دین) کی مدد کرنے والے بن جاؤ جس طرح عیسیٰ مریم کے بیٹے نے حواریوں سے کہا تھا: کون اللہ تعالیٰ کے (دین کی) خاطر میری مدد کرے گا؟ (اس پر) حواریوں نے جواب دیا کہ: ہم اللہ تعالیٰ (کے دین) کی مدد کرنے والے ہیں، پھر (ان کوشش کے بعد بھی) بنی اسرائیل کی ایک جماعت ایمان لے آئی اور ایک جماعت نے کفر اپنا لیا، پھر ہم نے ایمان والوں کی ان کے دشمنوں کے خلاف مدد کی جس کے نتیجے میں وہ غالب آ گئے ﴿۱۴﴾

---

① نقد فائدہ انسان کو بہت زیادہ محبوب ہوتا ہے۔



سورة الجمعة

(المدنية)

ایاتها:۱۱۔رکوعاتها:۲۔

یہ سورت مدنی ہے،اس میں گیارہ(۱۱) آیتیں ہیں۔سورۃ تحریم یا سورۃ صف کے بعد اور سورۃ تغابن سے پہلے ایک سو چھ(۱۰۶)یا(۱۱۰) نمبر پر نازل ہوئی۔

اس سورت میں جمعہ کی نماز اور جمعہ کے کچھ احکام کا تذکرہ ہے۔

جمعہ کے لفظ میں اجتماع کا معنیٰ نکلتا ہے،اس دن سب مسلمان ایک جگہ جمع ہو کر جمعہ کی نماز ادا کرتے ہیں۔

نبی کریم ﷺ جمعہ کی نماز کی پہلی رکعت میں اس سورت کو تلاوت فرماتے تھے۔

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ○

یُسَبِّحُ لِلّٰہِ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَ مَا فِی الۡاَرۡضِ الۡمَلِکِ الۡقُدُّوۡسِ الۡعَزِیۡزِ الۡحَکِیۡمِ ① ہُوَ الَّذِیۡ بَعَثَ فِی الۡاُمِّیّٖنَ رَسُوۡلًا مِّنۡہُمۡ یَتۡلُوۡا عَلَیۡہِمۡ اٰیٰتِہٖ وَ یُزَکِّیۡہِمۡ وَ یُعَلِّمُہُمُ الۡکِتٰبَ وَ الۡحِکۡمَۃَ ٭ وَ اِنۡ کَانُوۡا مِنۡ قَبۡلُ لَفِیۡ ضَلٰلٍ مُّبِیۡنٍ ② وَّ اٰخَرِیۡنَ مِنۡہُمۡ لَمَّا یَلۡحَقُوۡا بِہِمۡ ؕ وَ ہُوَ الۡعَزِیۡزُ الۡحَکِیۡمُ ③ ذٰلِکَ فَضۡلُ اللّٰہِ یُؤۡتِیۡہِ مَنۡ یَّشَآءُ ؕ وَ اللّٰہُ ذُو الۡفَضۡلِ الۡعَظِیۡمِ ④ مَثَلُ الَّذِیۡنَ حُمِّلُوا التَّوۡرٰىۃَ ثُمَّ لَمۡ یَحۡمِلُوۡہَا کَمَثَلِ الۡحِمَارِ یَحۡمِلُ اَسۡفَارًا ؕ بِئۡسَ مَثَلُ الۡقَوۡمِ الَّذِیۡنَ کَذَّبُوۡا بِاٰیٰتِ اللّٰہِ ؕ وَ اللّٰہُ لَا یَہۡدِی الۡقَوۡمَ الظّٰلِمِیۡنَ ⑤

اللہ تعالیٰ کے نام سے (میں شروع کرتا ہوں) جن کی رحمت سب کے لیے ہے، جو بہت زیادہ رحم کرنے والے ہیں۔

آسمانوں میں جتنی مخلوق ہیں اور زمین میں جتنی مخلوق ہیں وہ سب اللہ تعالیٰ کی تسبیح کرتی ہیں جو بادشاہ ہیں، پاک ذات ہیں، بڑے زبردست ہیں، بڑی حکمت کے مالک ہیں ﴿۱﴾ وہی (اللہ تعالیٰ) ہیں جنھوں نے (عرب کے) امی (یعنی ان پڑھ) لوگوں میں ان ہی میں سے ایک رسول بھیجا جو اس (اللہ تعالیٰ کے قرآن) کی آیتیں ان کے سامنے پڑھ کر سناتے ہیں اور ان کو پاکیزہ بناتے ہیں اور ان کو کتاب اور حکمت سکھلاتے ہیں؛ اگرچہ وہ اس سے پہلے کھلی گمراہی میں پڑے ہوئے تھے ﴿۲﴾ اور (یہ رسول جن کی طرف بھیجے گئے) ان میں کچھ دوسرے لوگ بھی ہیں جو ابھی تک ان میں شامل نہیں ہوئے ہیں① اور وہ اللہ تعالیٰ بڑے زبردست، بڑی حکمت والے ہیں ﴿۳﴾ یہ اللہ تعالیٰ کا فضل ہے، وہ اپنا فضل جس کو چاہتے ہیں عطا فرماتے ہیں اور اللہ تعالیٰ بڑے فضل والے ہیں ﴿۴﴾ ان لوگوں کی مثال جن پر تورات کا بوجھ ڈالا گیا پھر انھوں نے اس کا بوجھ نہیں اٹھایا② اس گدھے کی سی ہے جو بہت ساری (بڑی بڑی) کتابیں اٹھائے ہوئے ہو، جن لوگوں نے اللہ تعالیٰ کی آیتوں کو جھٹلایا ان کی بہت بری مثال ہے اور اللہ تعالیٰ ایسے ظالم لوگوں کو ہدایت نہیں دیا کرتے ﴿۵﴾

---

① بلکہ قیامت تک آنے والے زمانے میں شامل ہوتے رہیں گے۔

② یعنی تورات کے علوم پر عمل کی ذمہ داری ڈالی گئی تھی جو انھوں نے نہیں نبھائی۔

قُلْ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ هَادُوْۤا اِنْ زَعَمْتُمْ اَنَّكُمْ اَوْلِيَآءُ لِلّٰهِ مِنْ دُوْنِ النَّاسِ فَتَمَنَّوُا الْمَوْتَ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ۝٦ وَلَا يَتَمَنَّوْنَهٗۤ اَبَدًۢا بِمَا قَدَّمَتْ اَيْدِيْهِمْ ؕ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌۢ بِالظّٰلِمِيْنَ۝٧ قُلْ اِنَّ الْمَوْتَ الَّذِيْ تَفِرُّوْنَ مِنْهُ فَاِنَّهٗ مُلٰقِيْكُمْ ثُمَّ تُرَدُّوْنَ اِلٰى عٰلِمِ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ فَيُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ۝٨

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اِذَا نُوْدِيَ لِلصَّلٰوةِ مِنْ يَّوْمِ الْجُمُعَةِ فَاسْعَوْا اِلٰى ذِكْرِ اللّٰهِ وَذَرُوا الْبَيْعَ ؕ ذٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ۝٩ فَاِذَا قُضِيَتِ الصَّلٰوةُ فَانْتَشِرُوْا فِي الْاَرْضِ وَابْتَغُوْا مِنْ فَضْلِ اللّٰهِ وَاذْكُرُوا اللّٰهَ كَثِيْرًا لَّعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ۝١٠

(اے نبی!) تم کہہ دو کہ: اے یہودیو! اگر تم لوگوں کا یہ دعویٰ ہے کہ سارے لوگوں کو چھوڑ کر تم ہی اللہ تعالیٰ کے دوست ہو تو موت کی تمنا کرو، اگر تم سچے ہو ﴿۶﴾ اور ان یہودیوں نے اپنے ہاتھوں (سے کیے ہوئے) جو (برے) اعمال آگے بھیج رکھے ہیں ان کی وجہ سے کبھی بھی اس (موت) کی تمنا نہیں کریں گے اور اللہ تعالیٰ ظالموں کو خوب اچھی طرح جانتے ہیں ﴿۷﴾ (اے نبی!) تم (ان کو) کہہ دو کہ: جس موت سے تم بھاگتے ہو وہ یقیناً تم کو مل کر ہی رہے گی① پھر تم کو اس (اللہ تعالیٰ) کی طرف لوٹایا جائے گا جو ہر چھپی اور کھلی ہوئی باتوں کو جانتے ہیں، پھر وہ (اللہ تعالیٰ) جو کام تم کرتے ہو تم کو بتلا دیں گے ﴿۸﴾

اے ایمان والو! جب جمعہ کے دن نماز کے لیے اذان دے دی جائے تو اللہ کے ذکر کی طرف فوراً چل پڑو② اور خرید نا بیچنا چھوڑ دیا کرو③ یہ تمہارے لیے اچھی بات ہے اگر تم سمجھو ﴿۹﴾ پھر جب (جمعہ کی) نماز پوری ہو جائے تو (اختیار ہے کہ) تم زمین میں پھیل جاؤ (یعنی چلو، پھرو) اور اللہ تعالیٰ کا فضل (یعنی حلال روزی) تلاش کرو اور تم اللہ تعالیٰ کا بہت زیادہ ذکر کرو؛ تا کہ تم لوگ کامیاب ہو جاؤ ﴿۱۰﴾

---

① [دوسرا ترجمہ] تم کو پکڑ کر ہی رہے گی۔ تیسرا ترجمہ: پہنچ کر ہی رہے گی۔ ② یعنی خطبہ نماز کے لیے جلدی چلو۔
③ یعنی دنیوی مشاغل بھی چھوڑ دینے چاہیے۔

وَاِذَا رَاَوْا تِجَارَةً اَوْ لَهْوَا انْفَضُّوْا اِلَيْهَا وَتَرَكُوْكَ قَآئِمًا ؕ قُلْ مَا عِنْدَ اللّٰهِ خَيْرٌ مِّنَ اللَّهْوِ وَمِنَ التِّجَارَةِ ؕ وَاللّٰهُ خَيْرُ الرّٰزِقِيْنَ ﴿۱۱﴾

اور جب کچھ لوگوں نے تجارت یا کوئی کھیل (تماشا) دیکھا تو اس کی طرف دوڑ پڑے اور تم کو کھڑا ہوا چھوڑ دیا (اے نبی!) تم کہہ دو کہ: (ثواب کی) جو چیز اللہ تعالیٰ کے پاس ہے وہ کھیل (اور تماشا) اور تجارت سے بہت بہتر ہے اور اللہ تعالیٰ تو رزق دینے والوں میں سب سے اچھے ہیں [1] ﴿۱۱﴾

[1] دنیا میں کوئی انسان کسی کے لیے ظاہری رزق کا ذریعہ بنتا ہے، حقیقی رزاق تو اللہ تعالیٰ ہی ہے۔



سورۃ المنافقون

(المدنیہ)

آیاتہا: ۱۱۔ رکوعاتہا: ۲۔

یہ سورت مدنی ہے، اس میں گیارہ (۱۱) آیتیں ہیں۔ سورۃ جمعہ یا سورۃ حج کے بعد اور سورۃ مجادلہ سے پہلے ایک سو دو (۱۰۲) یا (۱۰۴) نمبر پر نازل ہوئی۔

اس سورت میں منافقین کی بری عادتوں کا ذکر کیا گیا ہے۔

حضرت نبی کریم ﷺ جمعہ کی دوسری رکعت میں سورۃ منافقون کی تلاوت فرماتے تھے۔

منافق آدمی ظاہر میں زبان سے ایمان کا اقرار کرتا ہے، دکھاوے کے لیے کچھ اسلامی اعمال بھی کرلیتا ہے، دل میں اسلام کے خلاف عقیدے رکھتا ہے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

اِذَا جَآءَكَ الْمُنٰفِقُوْنَ قَالُوْا نَشْهَدُ اِنَّكَ لَرَسُوْلُ اللّٰهِ ۘ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ اِنَّكَ لَرَسُوْلُهٗ ؕ وَاللّٰهُ يَشْهَدُ اِنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ لَكٰذِبُوْنَ ① اِتَّخَذُوْٓا اَيْمَانَهُمْ جُنَّةً فَصَدُّوْا عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ؕ اِنَّهُمْ سَآءَ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ② ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ اٰمَنُوْا ثُمَّ كَفَرُوْا فَطُبِعَ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ فَهُمْ لَا يَفْقَهُوْنَ ③ وَاِذَا رَاَيْتَهُمْ تُعْجِبُكَ اَجْسَامُهُمْ ؕ وَاِنْ يَّقُوْلُوْا تَسْمَعْ لِقَوْلِهِمْ ؕ كَاَنَّهُمْ خُشُبٌ مُّسَنَّدَةٌ ؕ يَحْسَبُوْنَ كُلَّ صَيْحَةٍ عَلَيْهِمْ ؕ هُمُ الْعَدُوُّ فَاحْذَرْهُمْ ؕ قٰتَلَهُمُ اللّٰهُ ۫ اَنّٰى يُؤْفَكُوْنَ ④

اللہ تعالیٰ کے نام سے (میں شروع کرتا ہوں) جن کی رحمت سب کے لیے ہے، جو بہت زیادہ رحم کرنے والے ہیں۔

(اے نبی!) جب منافق لوگ تمھارے پاس آتے ہیں تو کہتے ہیں کہ: ہم (اس بات کی) گواہی دیتے ہیں کہ یقیناً آپ اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں اور اللہ تعالیٰ جانتے ہیں کہ آپ واقعی اس (اللہ تعالیٰ) کے رسول ہیں اور اللہ تعالیٰ گواہی دیتے ہیں کہ یقیناً یہ منافق لوگ جھوٹے ہیں ﴿۱﴾ انھوں نے اپنی قسموں کو (اپنی جان و مال بچانے کے لیے) ڈھال بنا رکھا ہے، پھر وہ (دوسروں کو) اللہ تعالیٰ کے راستے سے روکتے ہیں، جو کام وہ لوگ کر رہے ہیں وہ واقعی بہت برے ہیں ﴿۲﴾ یہ ساری باتیں صرف اس وجہ سے ہے کہ وہ (شروع میں صرف زبان سے) ایمان لے آئے، پھر وہ کافر ہو گئے؛ لہٰذا ان کے دلوں پر مہر لگادی گئی جس کے نتیجے میں وہ لوگ (حق بات کو) سمجھتے ہی نہیں ہیں ﴿۳﴾ اور اگر تم ان کو دیکھو تو (ظاہری شان و شوکت کی وجہ سے) ان کے جسم تم کو بہت اچھے لگیں گے اور اگر وہ بات کریں تو (نہایت میٹھی اور دل چسپ ہونے کی وجہ سے) تم ان کی باتیں سنتے ہی رہ جاؤ، (ان کی مثال ایسی ہے) جیسے کہ وہ لوگ ایسی لکڑیاں ہیں جو کسی سہارے سے لگادی گئی ہو① ہر چیخ و پکار کو② وہ اپنے خلاف (خطرہ) سمجھتے ہیں، یہی لوگ (تمھارے) دشمن ہیں؛ لہٰذا تم ان سے بچتے رہو، اللہ تعالیٰ ان کو ہلاک کریں، وہ (سچے دین کو چھوڑ کر) کہاں اوندھے چلے جا رہے ہیں؟ ﴿۴﴾

---

①[۱] حضور ﷺ کی مجلس میں دیوار سے ٹیک لگا کر بیٹھ جاتے تھے اس کی طرف اشارہ ہے، اس سے معلوم ہوا کہ (باقی ⇐)

وَإِذَا قِيلَ لَهُمْ تَعَالَوْا يَسْتَغْفِرْ لَكُمْ رَسُولُ اللّٰهِ لَوَّوْا رُءُوسَهُمْ وَرَأَيْتَهُمْ يَصُدُّونَ وَهُم مُّسْتَكْبِرُونَ ﴿٥﴾ سَوَاءٌ عَلَيْهِمْ أَسْتَغْفَرْتَ لَهُمْ أَمْ لَمْ تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ ۚ لَن يَغْفِرَ اللّٰهُ لَهُمْ ۚ إِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْفَاسِقِينَ ﴿٦﴾ هُمُ الَّذِينَ يَقُولُونَ لَا تُنفِقُوا عَلَىٰ مَنْ عِندَ رَسُولِ اللّٰهِ حَتَّىٰ يَنفَضُّوا ۗ وَلِلّٰهِ خَزَائِنُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَلَٰكِنَّ الْمُنَافِقِينَ لَا يَفْقَهُونَ ﴿٧﴾ يَقُولُونَ لَئِن رَّجَعْنَا إِلَى الْمَدِينَةِ لَيُخْرِجَنَّ الْأَعَزُّ مِنْهَا الْأَذَلَّ ۚ وَلِلّٰهِ الْعِزَّةُ وَلِرَسُولِهِ وَلِلْمُؤْمِنِينَ وَلَٰكِنَّ الْمُنَافِقِينَ لَا يَعْلَمُونَ ﴿٨﴾

اور جب ان (منافقوں) کو کہا جاتا ہے کہ: آؤ! اللہ تعالیٰ کے رسول تمھارے لیے مغفرت کی دعا کریں تو وہ اپنے سروں کو مٹکاتے ہیں (یعنی ہلاتے پھراتے) اور تم ان کو دیکھو گے کہ وہ تکبر کے ساتھ بات ماننے سے رک جاتے ہیں ﴿۵﴾ (اے نبی!) ان کے لیے (دونوں باتیں) برابر ہے، چاہے تم ان کے لیے مغفرت کی دعا کرو یا نہ کرو، اللہ تعالیٰ ہرگز ان کو معاف نہیں کریں گے، یقین رکھو! اللہ تعالیٰ نافرمان لوگوں کو ہدایت تک نہیں پہنچاتے ﴿۶﴾ یہی وہ (منافق تو) ہیں جو (ایسا) کہتے ہیں: جو لوگ (یعنی مہاجرین مخلصین) اللہ تعالیٰ کے رسول کے پاس (رہتے) ہیں ان پر کچھ خرچ مت کرو، یہاں تک کہ وہ (خود رسول کے پاس سے) منتشر ہو جائیں؛ حالاں کہ آسمانوں اور زمین کے خزانے تو اللہ تعالیٰ کے پاس ہے؛ لیکن منافق لوگ سمجھتے نہیں ہیں ﴿۷﴾ وہ (منافق) کہتے ہیں: اگر ہم مدینہ واپس لوٹ کر جائیں گے تو عزت والا وہاں سے ذلت والے کو نکال دے گا① حالاں کہ عزت تو صرف اللہ تعالیٰ کے لیے ہے اور اس (اللہ تعالیٰ) کے رسول کے لیے اور ایمان والوں کے لیے؛ لیکن منافق لوگ جانتے نہیں ہیں ﴿۸﴾

⇐ دینی مجالس میں بلا عذر ٹیک لگا کر بیٹھنا بے ادبی ہے [۲] بے فائدہ لکڑی کو چھت یا دیوار میں لگانے کے بجائے دیوار سے ٹیک لگا کر کھڑی کر دی جاتی ہے اس طرح کا حال منافقین کا ہے وہ علم وعمل ایمان سے خالی ہیں۔ ④ [دوسرا] ہر اونچی آواز کو (چاہے وہ کسی وجہ سے ہو)

① [دوسرا ترجمہ] طاقت والا کمزور کو نکال دے گا۔ یعنی ان کے زعم میں ہم مدینہ والے عزت اور زور والے ہیں ہم ان پردیسی ذلیل کمزور مکہ کے لوگوں کو مدینہ سے نکال دیں گے، اس طرح کے منافقانہ، وطنی، علاقائی تعصّبات سے آج امتِ مسلمہ کی اللہ تعالیٰ ہی حفاظت فرماوے۔

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تُلْهِكُمْ اَمْوَالُكُمْ وَلَاۤ اَوْلَادُكُمْ عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ ۚ وَمَنْ يَّفْعَلْ ذٰلِكَ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ ۝٩ وَاَنْفِقُوْا مِنْ مَّا رَزَقْنٰكُمْ مِّنْ قَبْلِ اَنْ يَّاْتِيَ اَحَدَكُمُ الْمَوْتُ فَيَقُوْلَ رَبِّ لَوْلَاۤ اَخَّرْتَنِيْۤ اِلٰۤى اَجَلٍ قَرِيْبٍ ۙ فَاَصَّدَّقَ وَاَكُنْ مِّنَ الصّٰلِحِيْنَ ۝١٠ وَلَنْ يُّؤَخِّرَ اللّٰهُ نَفْسًا اِذَا جَآءَ اَجَلُهَا ۚ وَاللّٰهُ خَبِيْرٌۢ بِمَا تَعْمَلُوْنَ ۝١١

اے ایمان والو! تم کو نہ تو تمھارے مال اور نہ تمھاری اولاد اللہ تعالیٰ کی یاد (اور اطاعت) سے غافل کر دیوے اور جو ایسا کرے گا تو وہی لوگ سخت نقصان میں رہیں گے ﴿٩﴾ اور جو رزق ہم نے تم کو دیا ہے اس میں سے (اللہ تعالیٰ کے قانون کے مطابق) خرچ کرو اس سے پہلے کہ تم میں سے کسی کو موت آجائے تو وہ (موت کے آثار کو دیکھ کر) کہنے لگے: اے میرے رب! آپ نے مجھے تھوڑے دنوں کی مہلت کیوں نہیں دی کہ میں خوب صدقہ کرتا اور میں نیک لوگوں میں شامل ہو جاتا؟ ﴿١٠﴾ اور کسی بھی نفس (یعنی جان دار) کا مقرر وقت جب آجاتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کو ہرگز مہلت نہیں دیتے اور جو کام تم کرتے ہو اللہ تعالیٰ اس کی پوری خبر رکھتے ہیں ﴿١١﴾



سورة التغابن

(المدنية)

آیاتها:۱۸۔ رکوعاتها:۲۔

یہ سورت مکی ہے، اکثر حضرات کی رائے یہ ہے کہ یہ مدنی ہے، اس میں اٹھارہ (۱۸) آیتیں ہیں۔ سورۂ جمعہ یا سورۂ تحریم کے بعد اور سورۂ صف سے پہلے ستتر (۷۷) یا (۱۰۸) نمبر پر نازل ہوئی۔

ہار جیت کو عربی میں تغابن کہتے ہیں اور قیامت کے دن اہلِ ایمان کی جیت ہوگی اور وہ جنت میں چلے جائیں گے اور کافروں کی ہار ہوگی اور وہ جہنم میں چلے جائیں گے۔

تغابن کا ایک معنیٰ آتا ہے ''ایک دوسرے سے بازی لے جانا'' اور قیامت کے دن ہر ایک کو یہی تمنا ہوگی کہ میں دوسرے سے بازی لے جاؤں اور میری جیت ہوجائے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

يُسَبِّحُ لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ۚ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ ۡ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ① هُوَ الَّذِيْ خَلَقَكُمْ فَمِنْكُمْ كَافِرٌ وَّمِنْكُمْ مُّؤْمِنٌ ۚ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ ② خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ بِالْحَقِّ وَصَوَّرَكُمْ فَاَحْسَنَ صُوَرَكُمْ ۚ وَاِلَيْهِ الْمَصِيْرُ ③ يَعْلَمُ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَيَعْلَمُ مَا تُسِرُّوْنَ وَمَا تُعْلِنُوْنَ ۚ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌۢ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ ④ اَلَمْ يَاْتِكُمْ نَبَؤُا الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ قَبْلُ ۡ فَذَاقُوْا وَبَالَ اَمْرِهِمْ وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ⑤ ذٰلِكَ بِاَنَّهٗ كَانَتْ تَّاْتِيْهِمْ رُسُلُهُمْ بِالْبَيِّنٰتِ فَقَالُوْا اَبَشَرٌ يَّهْدُوْنَنَا ۡ

اللہ تعالیٰ کے نام سے (میں شروع کرتا ہوں) جن کی رحمت سب کے لیے ہے، جو بہت زیادہ رحم کرنے والے ہیں۔

آسمانوں میں جو کوئی (مخلوق) ہے اور زمین میں جو کوئی (مخلوق) ہے وہ سب اللہ تعالیٰ کی تسبیح کرتی ہے، حکومت ان ہی کی ہے اور تمام تعریفیں ان ہی کے لیے ہیں اور وہ ہر چیز پر قدرت رکھتے ہیں ﴿۱﴾ وہی (اللہ تعالیٰ) ہیں جنھوں نے تم کو پیدا کیا تو تم میں سے کوئی کافر ہے اور تم میں سے کوئی ایمان والا ہے اور جو عمل تم کرتے ہو اللہ تعالیٰ اس کو اچھی طرح دیکھتے ہیں ﴿۲﴾ اس (اللہ تعالیٰ) نے آسمانوں اور زمین کو ٹھیک طور پر پیدا کیا اور اسی نے تمھاری صورتیں بنائی، سو تمھاری بہترین صورتیں بنائی اور انہی کی طرف (سب کو) واپس پھر کر جانا ہے ﴿۳﴾ آسمانوں میں اور زمین میں جو کوئی ہے وہ (اللہ تعالیٰ) اس کو جانتے ہیں اور جو کام تم چھپ کر کرتے ہو اور جو تم کھلم کھلا کرتے ہو وہ (اللہ تعالیٰ) اس کو جانتے ہیں اور اللہ تعالیٰ تو دلوں کی باتوں کو خوب اچھی طرح جانتے ہیں ﴿۴﴾ کیا تم لوگوں کو ان لوگوں (کے حالات) کی خبر نہیں پہنچی جو تم سے پہلے کافر ہو چکے ہیں، پھر انھوں نے اپنے کاموں کا وبال (دنیا میں بھی) چکھا اور ان کو (آخرت میں) دردناک عذاب ہونے والا ہے ﴿۵﴾ یہ (دنیا آخرت کی سزا) اس لیے کہ ان کے پاس ان کے رسول کھلی ہوئی نشانیاں لے کر آتے رہے تو وہ کہتے تھے کہ: کیا (ہمارے جیسے) انسان ہماری رہنمائی کریں گے؟

فَكَفَرُوْا وَتَوَلَّوْا وَّاسْتَغْنَى اللّٰهُ ؕ وَاللّٰهُ غَنِيٌّ حَمِيْدٌ ﴿۶﴾ زَعَمَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اَنْ لَّنْ يُّبْعَثُوْا ؕ قُلْ بَلٰى وَرَبِّيْ لَتُبْعَثُنَّ ثُمَّ لَتُنَبَّؤُنَّ بِمَا عَمِلْتُمْ ؕ وَذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ يَسِيْرٌ ﴿۷﴾ فَاٰمِنُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَالنُّوْرِ الَّذِيْٓ اَنْزَلْنَا ؕ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرٌ ﴿۸﴾ يَوْمَ يَجْمَعُكُمْ لِيَوْمِ الْجَمْعِ ذٰلِكَ يَوْمُ التَّغَابُنِ ؕ وَمَنْ يُّؤْمِنْۢ بِاللّٰهِ وَيَعْمَلْ صَالِحًا يُّكَفِّرْ عَنْهُ سَيِّاٰتِهٖ وَيُدْخِلْهُ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَآ اَبَدًا ؕ ذٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ﴿۹﴾ وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَكَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَآ اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ النَّارِ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ؕ وَبِئْسَ الْمَصِيْرُ ﴿۱۰﴾

غرض انھوں نے کفر کیا اور انھوں نے (ایمان سے) منہ پھیر لیا اور اللہ تعالیٰ نے بھی (ان کی) کچھ پروا نہیں کی ① اور اللہ تعالیٰ بے نیاز ہیں، سب تعریفوں والے ہیں ﴿۶﴾ جن لوگوں نے کفر اپنایا ہے وہ یہ دعویٰ کرتے ہیں کہ ان کو کبھی دوبارہ زندہ نہیں کیا جائے گا، تم کہہ دو: کیوں نہیں؟ قسم ہے میرے رب کی! تم کو ضرور دوبارہ زندہ کیا جائے گا، پھر تم نے جو کچھ کیا تھا وہ تم کو ضرور بتا دیا جائے گا اور یہ اللہ تعالیٰ کے لیے بہت آسان ہے ﴿۷﴾ سو تم اللہ تعالیٰ پر اور اس (اللہ) کے رسول پر اور اس نور (یعنی قرآن) پر ایمان لاؤ جو ہم نے اتارا اور جو عمل تم کرتے ہو اللہ تعالیٰ اس کی پوری خبر رکھتے ہیں ﴿۸﴾ اس (قیامت کے) دن کو (یاد کرو) جس جمع ہونے کے دن میں اللہ تعالیٰ تم سب کو جمع کریں گے، یہ (ایمان والوں کے لیے) نفع اور (کافروں کے لیے) نقصان ظاہر ہونے کا دن ہوگا ② اور جو شخص اللہ تعالیٰ پر ایمان رکھتا ہے اور نیک کام کرتا ہے وہ (اللہ تعالیٰ) اس سے اس کے گناہ کو دور کر دیں گے اور اس کو ایسے باغات میں داخل کریں گے جن کے نیچے سے نہریں بہتی ہوں گی، جن میں وہ ہمیشہ رہیں گے، یہ بہت بڑی کامیابی ہے ﴿۹﴾ اور جن لوگوں نے کفر کیا اور ہماری (یعنی قرآن کی) آیتوں کو جھٹلایا یہی لوگ آگ (میں جانے) والے ہیں، اس میں وہ لوگ ہمیشہ رہیں گے اور وہ بہت بری جگہ (پہنچنے کی) ہے ﴿۱۰﴾

---

① یعنی اللہ تعالیٰ نے ان کی بے طلبی کی وجہ سے نظرِ رحمت اٹھالی۔

② [دوسرا ترجمہ] یہ (ایمان والوں کے لیے) جیت اور (کافروں کی) ہار کا دن ہوگا۔

مَآ اَصَابَ مِنْ مُّصِيْبَةٍ اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰهِ ۭ وَمَنْ يُّؤْمِنْۢ بِاللّٰهِ يَهْدِ قَلْبَهٗ ۭ وَاللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ ⑪ وَاَطِيْعُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ ۚ فَاِنْ تَوَلَّيْتُمْ فَاِنَّمَا عَلٰي رَسُوْلِنَا الْبَلٰغُ الْمُبِيْنُ ⑫ اَللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۭ وَعَلَي اللّٰهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُوْنَ ⑬ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِنَّ مِنْ اَزْوَاجِكُمْ وَاَوْلَادِكُمْ عَدُوًّا لَّكُمْ فَاحْذَرُوْهُمْ ۚ وَاِنْ تَعْفُوْا وَتَصْفَحُوْا وَتَغْفِرُوْا فَاِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ⑭ اِنَّمَآ اَمْوَالُكُمْ وَاَوْلَادُكُمْ فِتْنَةٌ ۭ وَاللّٰهُ عِنْدَهٗٓ اَجْرٌ عَظِيْمٌ ⑮

کوئی بھی مصیبت اللہ تعالیٰ کے حکم کے بغیر آیا نہیں کرتی اور جو شخص اللہ تعالیٰ پر ایمان رکھتا ہے تو وہ (اللہ تعالیٰ) اس کے دل کو صحیح راستہ دکھاتے ہیں اور اللہ تعالیٰ ہر چیز کو بہت اچھی طرح جانتے ہیں ﴿۱۱﴾ اور تم اللہ تعالیٰ کی بات مانو اور رسول (یعنی محمد ﷺ) کی بات مانو، پھر اگر تم (اطاعت سے) منہ پھیر لو گے تو ہمارے رسول کی ذمہ داری تو صرف صاف صاف (بات) پہنچا دینا ہے ﴿۱۲﴾ اللہ تعالیٰ وہ ہیں کہ ان کے سوا کوئی معبود نہیں ہے اور ایمان والوں کو تو اللہ تعالیٰ ہی پر بھروسہ کرنا چاہیے ﴿۱۳﴾ اے ایمان والو! تمھاری بیویوں اور تمھاری اولاد میں سے کچھ تمھارے دشمن ہیں ① سو تم ان (کی شریعت کے خلاف بات ماننے) سے بچتے رہو اور اگر تم معاف کرو اور درگزر کرو اور (زبان اور دل سے ان کو) بخش دو ② تو یقین رکھو کہ اللہ تعالیٰ تو بہت معاف کرنے والے، بہت زیادہ رحم کرنے والے ہیں ﴿۱۴﴾ یقیناً تمھارے مال اور تمھاری اولاد (تمھارے لیے) ایک آزمائش ہے ③ اور اللہ تعالیٰ ہی کے پاس بڑا ثواب ہے ﴿۱۵﴾

---

① یعنی جو اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کے کام کروائیں۔

② یعنی نافرمانی چھوڑ کر دین پر عمل کرنے لگیں اور اللہ تعالیٰ سے بھی معافی مانگ لیں اور تم سے بھی معافی مانگیں تو معاف کر دیا کرو، بیوی اور اولاد پر بے جا غصہ کرتے رہنے سے گھر کا نظام درہم برہم ہو جاتا ہے، اس لیے ان کی شرارت سے بے فکر بھی مت ہو اور ان کی بات مان کر دینی فرائض اور نیکیاں مت چھوڑو۔

③ یعنی مال اور اولاد کی خاطر اللہ تعالیٰ کے دین پر عمل کرنے میں کمی کوتاہی کرتے ہو یا مکمل دین پر چلتے ہو؟

فَاتَّقُوا اللّٰهَ مَا اسْتَطَعْتُمْ وَاسْمَعُوْا وَاَطِيْعُوْا وَاَنْفِقُوْا خَيْرًا لِّاَنْفُسِكُمْ ؕ وَمَنْ يُّوْقَ شُحَّ نَفْسِهٖ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ﴿۱۶﴾ اِنْ تُقْرِضُوا اللّٰهَ قَرْضًا حَسَنًا يُّضٰعِفْهُ لَكُمْ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ؕ وَاللّٰهُ شَكُوْرٌ حَلِيْمٌ ﴿۱۷﴾ عٰلِمُ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ﴿۱۸﴾

سو تم سے جتنا ہو سکے اتنا تم اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہو① اور تم (شریعت کے احکام) سنو اور مانو اور (اللہ تعالیٰ کے حکم کے مطابق) خرچ کرتے رہو، یہ تمھارے لیے بہتر ہے اور جو لوگ اپنے نفس کی لالچ (یعنی بخیلی) سے بچا لیے گئے بس وہی لوگ کامیاب ہونے والے ہیں ﴿۱۶﴾ اگر تم اللہ تعالیٰ کو اچھی طرح قرض دو گے تو وہ (اللہ تعالیٰ) اس (کے ثواب) کو تمھارے لیے کئی گنا بڑھا دیں گے اور تم کو معاف کر دیں گے اور اللہ تعالیٰ تو بہت قدر کرتے ہیں② (اور) حلیم ہے③ ﴿۱۷﴾ ہر چھپی اور کھلی چیز کے جاننے والے ہیں، بڑے زبردست، بڑی حکمت والے ہیں ﴿۱۸﴾

① تقویٰ انسان کے بس کی بات ہے، قابو سے باہر کی بات نہیں، ظاہر ہے کہ تقویٰ کا مفہوم یعنی حرام سے بچنا کوئی مشکل کام نہیں اللّٰھم وفقنا۔

② بندہ کمزور ہے؛ اس لیے اس کے نیک اعمال میں کمی کوتاہیاں رہ جاتی ہیں، پھر بھی اللہ تعالیٰ بندوں کے نیک اعمال قبول فرما کر اپنی رضا اور اجر سے نوازتے ہیں اور مزید کی توفیق عطا فرماتے ہیں، یہ کتنی بڑی قدردانی ہوئی، کوئی انسان دوسرے انسان کی صحیح قدر کر ہی نہیں سکتا؛ چوں کہ انسان کی قدردانی جس شکل میں بھی ہوگی وہ فانی ہوگی اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے جو قدردانی ہے وہ دائمی ہے۔

③ یعنی گناہ پر فوری سزا نہیں دیتے۔



سورۃ الطلاق

(المدنیۃ)

اٰیاتھا: ۱۲۔ رکوعاتھا: ۲۔

یہ سورت مدنی ہے، اس میں بارہ (۱۲) آیتیں ہیں۔ سورۃ انسان کے بعد اور سورۃ بینہ سے پہلے بیانوے (۹۲) یا چھیانوے (۹۶) نمبر پر نازل ہوئی۔

اس سورت میں طلاق کے احکام کو اہمیت کے ساتھ بیان کیا گیا ہے۔

اس سورت کا دوسرا نام "نساء صغریٰ" بھی ہے، اس میں عورت کے خرچے، رہائش، عدت وغیرہ کے احکام کا ذکر کیا گیا ہے۔

نکاح کے بندھن سے عورت باہر آجائے اسے طلاق کہتے ہیں۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

يٰٓاَيُّهَا النَّبِيُّ اِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَآءَ فَطَلِّقُوْهُنَّ لِعِدَّتِهِنَّ وَاَحْصُوا الْعِدَّةَ ۚ وَاتَّقُوا اللّٰهَ رَبَّكُمْ ۚ لَا تُخْرِجُوْهُنَّ مِنْۢ بُيُوْتِهِنَّ وَلَا يَخْرُجْنَ اِلَّآ اَنْ يَّاْتِيْنَ بِفَاحِشَةٍ مُّبَيِّنَةٍ ۭ وَتِلْكَ حُدُوْدُ اللّٰهِ ۭ وَمَنْ يَّتَعَدَّ حُدُوْدَ اللّٰهِ فَقَدْ ظَلَمَ نَفْسَهٗ ۭ لَا تَدْرِيْ لَعَلَّ اللّٰهَ يُحْدِثُ بَعْدَ ذٰلِكَ اَمْرًا ① فَاِذَا بَلَغْنَ اَجَلَهُنَّ فَاَمْسِكُوْهُنَّ بِمَعْرُوْفٍ اَوْ فَارِقُوْهُنَّ بِمَعْرُوْفٍ وَّاَشْهِدُوْا ذَوَيْ عَدْلٍ مِّنْكُمْ وَاَقِيْمُوا الشَّهَادَةَ لِلّٰهِ ۭ ذٰلِكُمْ يُوْعَظُ بِهٖ مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ ۥ

اللہ تعالیٰ کے نام سے (میں شروع کرتا ہوں) جن کی رحمت سب کے لیے ہے، جو بہت زیادہ رحم کرنے والے ہیں۔

اے نبی! (مسلمانوں کو بتلادو) جب تم (اپنی) بیویوں کو طلاق دینے کا ارادہ کرو تو ان عورتوں کو ان کی عدت کے وقت (سے پہلے پاکی کے زمانے میں) طلاق دو اور (طلاق کے بعد) عدت کو گنتے رہو اور (طلاق کے بعد) تم اللہ تعالیٰ سے ڈرو جو تمھارے رب ہیں، تم ان (طلاق دی ہوئی عورتوں) کو ان کے (رہنے کے) گھروں سے (عدت ختم ہونے تک) مت نکالو اور وہ عورتیں خود بھی نکل نہ جائیں؛ الا یہ کہ وہ کسی کھلی بے حیائی کا کام کریں (تو اس کو گھر سے روانہ کر سکتے ہو)① اور یہ اللہ تعالیٰ کی حدیں ہیں اور جو شخص اللہ تعالیٰ کی حدوں سے آگے بڑھا تو پکی بات ہے کہ اس نے اپنی جان پر ظلم کیا، تم نہیں جانتے کہ اس (طلاق دینے) کے بعد شاید اللہ تعالیٰ کوئی نئی شکل بنادیوے②(۱) پھر جب وہ (طلاق دی ہوئی) عورتیں اپنی عدت کو (پوری کرنے کے قریب) پہنچے تو ان کو اچھے طریقے سے (اپنے نکاح میں) روکے رکھو یا ان کو اچھے طریقے سے الگ کردو اور اپنے (یعنی مسلمان) میں سے دو معتبر شخص کو گواہ بنالو اور خالص اللہ تعالیٰ کے لیے ٹھیک ٹھیک گواہی دو، یہ وہ باتیں ہیں جس کی نصیحت اس شخص کو کی جاتی ہے جو اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو،

---

①[۱] چوری، زنا اس طرح کا کوئی کام کریں [۲] بدظنی کی وجہ سے ہر وقت جھگڑا ہی کرتی رہتی ہے، ایسی مجبوری میں روانہ کر سکتے ہیں۔ ② یعنی ندامت ہو اور مرد عورت شرعی طریقے سے پھر سے ساتھ ہوجانے کا ارادہ کرلیوے۔

وَمَنْ يَّتَّقِ اللّٰهَ يَجْعَلْ لَّهٗ مَخْرَجًا ۙ وَّيَرْزُقْهُ مِنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُ ۭ وَمَنْ يَّتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ فَهُوَ حَسْبُهٗ ۭ اِنَّ اللّٰهَ بَالِغُ اَمْرِهٖ ۭ قَدْ جَعَلَ اللّٰهُ لِكُلِّ شَيْءٍ قَدْرًا ۝ وَاڿ يَىِٕسْنَ مِنَ الْمَحِيْضِ مِنْ نِّسَاۗىِٕكُمْ اِنِ ارْتَبْتُمْ فَعِدَّتُهُنَّ ثَلٰثَةُ اَشْهُرٍ ۙ وَّاڿ لَمْ يَحِضْنَ ۭ وَاُولَاتُ الْاَحْمَالِ اَجَلُهُنَّ اَنْ يَّضَعْنَ حَمْلَهُنَّ ۭ وَمَنْ يَّتَّقِ اللّٰهَ يَجْعَلْ لَّهٗ مِنْ اَمْرِهٖ يُسْرًا ۝ ذٰلِكَ اَمْرُ اللّٰهِ اَنْزَلَهٗٓ اِلَيْكُمْ ۭ وَمَنْ يَّتَّقِ اللّٰهَ يُكَفِّرْ عَنْهُ سَيِّاٰتِهٖ وَيُعْظِمْ لَهٗٓ اَجْرًا ۝ اَسْكِنُوْهُنَّ مِنْ حَيْثُ سَكَنْتُمْ مِّنْ وُّجْدِكُمْ وَلَا تُضَاۗرُّوْهُنَّ لِتُضَيِّقُوْا عَلَيْهِنَّ ۭ

اور جو کوئی شخص اللہ تعالیٰ سے ڈرتا ہے تو وہ (اللہ تعالیٰ) اس کے لیے (مشکلوں سے نکلنے کا) کوئی راستہ بنا ہی دیتے ہیں ﴿۲﴾ اور اس کو ایسی جگہ سے روزی پہنچاتے ہیں جہاں سے اس کو خیال بھی نہیں ہوتا اور جو آدمی اللہ تعالیٰ پر بھروسہ کرتا ہے تو وہ (اللہ تعالیٰ) اس (کا کام بنانے) کے لیے کافی ہے، یقیناً اللہ تعالیٰ اپنا کام (جس طرح چاہتے ہیں) پورا کر کے ہی رہتے ہیں، پکی بات یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ہر چیز کا ایک اندازہ مقرر کر رکھا ہے ﴿۳﴾ اور جو تمھاری عورتیں حیض آنے سے ناامید ہو گئی ہوں (اور ایسی عورتوں کی عدت کے بارے میں) اگر تم کو شک ہو جاوے تو ان کی عدت تین مہینے ہیں اور جن (عورتوں) کو (عمر کم ہونے کی وجہ سے) حیض آنا شروع بھی نہیں ہوا ان کی عدت بھی (تین مہینے ہیں) اور جن عورتوں کے پیٹ میں حمل ہے ان کی عدت یہ ہے کہ وہ اپنے پیٹ کا بچہ جن لیویں اور جو شخص اللہ تعالیٰ سے ڈرتا ہے تو وہ (اللہ تعالیٰ) اس کے لیے اس کے کام میں آسانی پیدا کر دیتے ہیں ﴿۴﴾ یہ اللہ تعالیٰ کا حکم ہے جو اللہ تعالیٰ نے تمھاری طرف اتارا ہے اور جو شخص اللہ تعالیٰ سے ڈرتا ہے تو وہ (اللہ تعالیٰ) اس سے اس کے گناہوں کو معاف کر دیں گے اور اس کو بڑا ثواب دیں گے ﴿۵﴾ تم ان (طلاق دی ہوئی) عورتوں کو (عدت کے زمانے میں) اپنی حیثیت کے مطابق جس جگہ تم رہتے ہو اسی جگہ رہنے کا گھر دو① اور تم ان عورتوں کو تنگ کرنے کے لیے تکلیف مت پہنچاؤ،

① یعنی مکان کے ایک حصے میں پردے کے اہتمام کے ساتھ عدت کے دنوں میں رہنے دو۔

وَإِنْ كُنَّ أُولَاتِ حَمْلٍ فَأَنْفِقُوا عَلَيْهِنَّ حَتّٰى يَضَعْنَ حَمْلَهُنَّ ۚ فَإِنْ أَرْضَعْنَ لَكُمْ فَآتُوهُنَّ
أُجُورَهُنَّ ۚ وَأْتَمِرُوا بَيْنَكُمْ بِمَعْرُوفٍ ۚ وَإِنْ تَعَاسَرْتُمْ فَسَتُرْضِعُ لَهٗ أُخْرٰى ۝٦ لِيُنْفِقْ ذُو
سَعَةٍ مِّنْ سَعَتِهٖ ۚ وَمَنْ قُدِرَ عَلَيْهِ رِزْقُهٗ فَلْيُنْفِقْ مِمَّآ اٰتٰىهُ اللّٰهُ ۚ لَا يُكَلِّفُ اللّٰهُ نَفْسًا إِلَّا
مَآ اٰتٰىهَا ۚ سَيَجْعَلُ اللّٰهُ بَعْدَ عُسْرٍ يُّسْرًا ۝٧

وَكَأَيِّنْ مِّنْ قَرْيَةٍ عَتَتْ عَنْ أَمْرِ رَبِّهَا وَرُسُلِهٖ فَحَاسَبْنٰهَا حِسَابًا شَدِيْدًا ۙ
وَّعَذَّبْنٰهَا عَذَابًا نُّكْرًا ۝٨

اور اگر وہ (طلاق دی ہوئی) عورتیں حاملہ ہیں تو اپنے پیٹ کا بچہ جنے وہاں تک ان کو خرچ دیتے رہو، پھر اگر وہ (طلاق دی ہوئی) عورتیں تمہارے کہنے سے (بچے کو) دودھ پلاویں تو ان کو ان کی اجرت (یعنی دودھ پلانے کا بدل) ادا کرو اور (اجرت طے کرنے کے لیے) آپس میں مناسب طریقے سے مشورہ کر لیا کرو① اور اگر تم دونوں آپس میں ایک دوسرے کے لیے مشکلیں پیدا کرو گے تو (شوہر کے کہنے سے) کوئی دوسری عورت اس (بچے) کو دودھ پلائے گی ﴿۶﴾ مالی وسعت والا اپنی گنجائش کے مطابق خرچ دیوے اور جس شخص پر اس کی روزی تنگ کردی گئی ہو② تو اللہ تعالیٰ نے جو کچھ اس کو دیا ہے اس میں سے خرچ دیوے، اللہ تعالیٰ نے جس کو جتنا دیا ہے اس کو اس سے زیادہ تکلیف (یعنی بوجھ) نہیں دیتے، مشکل کے بعد عنقریب اللہ تعالیٰ آسانی (بھی) پیدا کردیں گے ﴿۷﴾

اور بہت سی بستیاں (یعنی وہاں کے لوگ) اپنے رب اور اس کے رسولوں کے حکم سے (شرارت کے ساتھ) نکل گئیں، سو ہم ان سے سخت حساب لیں گے③ اور ہم ان کو ایسا عذاب دیں گے جو کبھی دیکھنے میں نہ آیا ہو ﴿۸﴾

---

① (دوسرا ترجمہ) دودھ پلانے کا معاملہ آپس میں مشورہ سے طے کرو۔

② [دوسرا ترجمہ] جس شخص کو اس کی روزی ناپ کر ملتی ہو۔

③ حساب سے مراد: [۱] جس طرح حساب کتاب کے بعد مجرم کی سزا طے کردی جاتی ہے اس طرح ان کی سزا متعین کردی گئی [۲] آخرت میں ان سے سخت حساب لینا طے کردیا گیا [۳] حساب اور عذاب سے دنیوی سزا اور آخرت کا عذاب دونوں مراد ہو سکتے ہیں۔

فَذَاقَتْ وَبَالَ اَمْرِهَا وَكَانَ عَاقِبَةُ اَمْرِهَا خُسْرًا ۝ اَعَدَّ اللّٰهُ لَهُمْ عَذَابًا شَدِيْدًا ۙ فَاتَّقُوا اللّٰهَ يٰاُولِي الْاَلْبَابِ ۚ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ۚ قَدْ اَنْزَلَ اللّٰهُ اِلَيْكُمْ ذِكْرًا ۝ رَّسُوْلًا يَّتْلُوْا عَلَيْكُمْ اٰيٰتِ اللّٰهِ مُبَيِّنٰتٍ لِّيُخْرِجَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ مِنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ ؕ وَمَنْ يُّؤْمِنْ بِاللّٰهِ وَيَعْمَلْ صَالِحًا يُّدْخِلْهُ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَآ اَبَدًا ؕ قَدْ اَحْسَنَ اللّٰهُ لَهٗ رِزْقًا ۝ اَللّٰهُ الَّذِيْ خَلَقَ سَبْعَ سَمٰوٰتٍ وَّمِنَ الْاَرْضِ مِثْلَهُنَّ ؕ يَتَنَزَّلُ الْاَمْرُ بَيْنَهُنَّ لِتَعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۙ وَّاَنَّ اللّٰهَ قَدْ اَحَاطَ بِكُلِّ شَيْءٍ عِلْمًا ۝

غرض انھوں نے اپنے (بُرے) کاموں کا وبال چکھا اور ان کے کاموں کا انجام نقصان ہی نقصان ہوا ﴿۹﴾ اللہ تعالیٰ نے ان کے لیے سخت عذاب تیار کیا ہے تو اے عقل والو! جو ایمان لاچکے ہو تم اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہو، پکی بات یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے تم پر نصیحت اتاری ہے ﴿۱۰﴾ یعنی (قرآن کی شکل میں نصیحت لے کر کے اللہ تعالیٰ نے) رسول (بھیجے ہیں) جو تم کو (اللہ تعالیٰ کے احکام) کھول کھول کر بتلانے والی اللہ کی آیتیں پڑھ پڑھ کر سناتے ہیں؛ تاکہ جو لوگ ایمان لائے اور انھوں نے نیک کام کیے ان کو (کفر کی) اندھیریوں سے نکال کر (ایمان کی) روشنی کی طرف لے آویں اور جو شخص اللہ تعالیٰ پر ایمان رکھتا ہے اور نیک کام کرتا ہے وہ (اللہ تعالیٰ) اس کو ایسے باغات میں داخل کریں گے جن کے نیچے سے نہریں بہتی ہوں گی، ان میں وہ ہمیشہ ہمیشہ رہیں گے، پکی بات ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اس کے لیے بہترین روزی طے کردی ہے ﴿۱۱﴾ اللہ تعالیٰ تو وہ (قدرت والے) ہیں جنھوں نے سات آسمان پیدا کیے اور زمین بھی انہی (آسمانوں) کی طرح (سات پیدا کی اللہ تعالیٰ کا تشریعی اور تکوینی) حکم ان (آسمانوں اور زمین) کے درمیان اترتا رہتا ہے؛ تاکہ تم کو معلوم ہوجاوے کہ یقیناً اللہ تعالیٰ ہر چیز پر پوری قدرت رکھتے ہیں اور یقیناً اللہ تعالیٰ کے علم نے ہر چیز کا احاطہ کرلیا ہے ①﴿۱۲﴾

---

① [دوسرا ترجمہ] ہر چیز کو اپنے علم میں سمالیا ہے۔



سورة التحريم

(المدنية)

آیاتها: ۱۲۔ رکوعاتها: ۲۔

یہ سورت مدنی ہے، اس میں بارہ (۱۲) آیتیں ہیں۔ سورۂ حجرات کے بعد اور سورۂ جمعہ سے پہلے ایک سو پانچ (۱۰۵) یا (۱۰۷) نمبر پر نازل ہوئی۔

ایک مباح چیز جیسے کہ شہد کو اپنے اوپر حرام کرلینے کا واقعہ اس سورت میں موجود ہے۔

تحریم کا معنیٰ آتا ہے کسی چیز کو حرام قرار دینا یا کسی چیز پر حرام ہونے کا حکم لگانا۔

اس سورت کا دوسرا نام ''سورۃ النبی ﷺ'' بھی ہے، سورت کی شروعات ہی یا ایھا النبی کے پیار بھرے خطاب سے ہوتی ہے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

يٰٓاَيُّهَا النَّبِيُّ لِمَ تُحَرِّمُ مَآ اَحَلَّ اللّٰهُ لَكَ ۚ تَبْتَغِيْ مَرْضَاتَ اَزْوَاجِكَ ۭ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ① قَدْ فَرَضَ اللّٰهُ لَكُمْ تَحِلَّةَ اَيْمَانِكُمْ ۚ وَاللّٰهُ مَوْلٰىكُمْ ۚ وَهُوَ الْعَلِيْمُ الْحَكِيْمُ ② وَاِذْ اَسَرَّ النَّبِيُّ اِلٰى بَعْضِ اَزْوَاجِهٖ حَدِيْثًا ۚ فَلَمَّا نَبَّاَتْ بِهٖ وَاَظْهَرَهُ اللّٰهُ عَلَيْهِ عَرَّفَ بَعْضَهٗ وَاَعْرَضَ عَنْۢ بَعْضٍ ۚ فَلَمَّا نَبَّاَهَا بِهٖ قَالَتْ مَنْ اَنْۢبَاَكَ هٰذَا ۭ قَالَ نَبَّاَنِيَ الْعَلِيْمُ الْخَبِيْرُ ③

اللہ تعالیٰ کے نام سے (میں شروع کرتا ہوں) جن کی رحمت سب کے لیے ہے، جو بہت زیادہ رحم کرنے والے ہیں۔

اے نبی! جو چیزیں اللہ تعالیٰ نے تمھارے لیے حلال کی ہیں تم اپنی بیویوں کی خوشی حاصل کرنے کے لیے (قسم کھا کر) ان کو کیوں حرام کرتے ہو؟ اور اللہ تعالیٰ بہت معاف کرنے والے بہت رحم کرنے والے ہیں ﴿۱﴾ پکی بات یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے تمھارے لیے تمھاری قسموں (کی پابندی) سے نکلنے کا طریقہ مقرر کر دیا ہے[1] اور اللہ تعالیٰ تمھارے کام بنانے والے ہیں اور وہ (اللہ تعالیٰ ہر کام کو) پوری طرح جاننے والے، بڑی حکمت والے ہیں ﴿۲﴾ اور (وہ واقعہ بھی یاد کرو) جب نبی نے اپنی کسی بیوی (یعنی حفصہ) کو (راز کے طور پر) چپکے سے ایک بات کہی تھی، پھر جب وہ بات اس بیوی نے (کسی دوسری بیوی یعنی عائشہؓ کو) بتلادی اور اللہ تعالیٰ نے اس بات کی اس (نبی) کو خبر دی تو اس (نبی) نے (اس راز کو ظاہر کرنے والی بیوی کو) کچھ بات جتلادی اور کچھ بات نظر انداز کر دی (یعنی نہیں بتلائی) پھر جب اس (نبی) نے اس (راز ظاہر کرنے والی) بیوی کو (کچھ بات بتلادی تو وہ (تعجب سے) کہنے لگی کہ: آپ کو یہ بات کس نے بتلادی؟ تو اس (نبی) نے کہا کہ: مجھے تو (اس اللہ تعالیٰ نے جو) بڑے جاننے والے، بڑی خبر رکھنے والے نے اطلاع دی ﴿۳﴾

---

① یعنی نامناسب قسم پر کفارہ ادا کرو اور قسم کی پابندی سے نکل جاؤ۔

اِنْ تَتُوْبَاۤ اِلَى اللّٰهِ فَقَدْ صَغَتْ قُلُوْبُكُمَا ۚ وَاِنْ تَظٰهَرَا عَلَيْهِ فَاِنَّ اللّٰهَ هُوَ مَوْلٰىهُ وَجِبْرِيْلُ وَصَالِحُ الْمُؤْمِنِيْنَ ۚ وَالْمَلٰٓئِكَةُ بَعْدَ ذٰلِكَ ظَهِيْرٌ ۝٤ عَسٰى رَبُّهٗۤ اِنْ طَلَّقَكُنَّ اَنْ يُّبْدِلَهٗۤ اَزْوَاجًا خَيْرًا مِّنْكُنَّ مُسْلِمٰتٍ مُّؤْمِنٰتٍ قٰنِتٰتٍ تٰٓئِبٰتٍ عٰبِدٰتٍ سٰٓئِحٰتٍ ثَيِّبٰتٍ وَّاَبْكَارًا ۝٥ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا قُوْۤا اَنْفُسَكُمْ وَاَهْلِيْكُمْ نَارًا وَّقُوْدُهَا النَّاسُ وَالْحِجَارَةُ عَلَيْهَا مَلٰٓئِكَةٌ غِلَاظٌ شِدَادٌ لَّا يَعْصُوْنَ اللّٰهَ مَاۤ اَمَرَهُمْ وَيَفْعَلُوْنَ مَا يُؤْمَرُوْنَ ۝٦ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَا تَعْتَذِرُوا الْيَوْمَ ۖ اِنَّمَا تُجْزَوْنَ مَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ۝٧

(اے نبی کی دونوں بیویاں!) اگر تم اللہ تعالیٰ کے سامنے توبہ کرلو (تو یہ تمھارے لیے بہتر ہے) کہ تم دونوں کے دل اس کی طرف مائل ہو ہی گئے ہیں① اور اگر تم دونوں نے اس (نبی) کے مقابلے میں ایک دوسرے کی مدد کی تو (یاد رکھنا کہ) یقیناً اللہ تعالیٰ اس (نبی) کا ساتھ دینے والے ہیں اور جبرئیل اور نیک ایمان والے بھی (ساتھ دینے والے ہیں) اور ان کے علاوہ فرشتے بھی مدد کرنے والے ہیں ﴿۴﴾ اگر وہ (نبی) تم سب بیویوں کو طلاق دے دیں تو ان کے رب بہت جلدی تمھارے بدلے تم سے بہتر بیویاں ان کو دے دیں گے کہ جو مسلمان، ایمان والیاں، اطاعت کرنے والیاں، توبہ کرنے والیاں، عبادت کرنے والیاں، روزے رکھنے والیاں، پہلے شادی کر چکی ہوں ایسی اور کنواریاں ہوں ﴿۵﴾ اے ایمان والو! تم اپنے آپ کو اور اپنے گھر والوں کو (جہنم کی) آگ سے بچاؤ کہ اس (آگ) کا ایندھن انسان اور پتھر ہوں گے، اس (آگ) پر مزاج کے سخت، بہت زور والے فرشتے مقرر ہیں، جو اللہ تعالیٰ کے کسی حکم میں ان کی نافرمانی نہیں کرتے اور جو حکم ان کو دیا جاتا ہے وہی کام کرتے ہیں ﴿٦﴾ (قیامت کے دن کہا جاوے گا) اے کفر والو! آج تم کوئی بہانے مت کرو② یقیناً جو کام تم کرتے تھے اس کا بدلہ تم کو دیا ہی جائے گا ﴿۷﴾

---

① [۱] تم دونوں کے دل توبہ کی طرف مائل ہو گئے ہیں؛ اس لیے توبہ کرلو [۲] نبی کا راز بتلا دینا نامناسب تھا اس نامناسب بات کی طرف تمھارے دل مائل ہو گئے ہیں۔

② [دوسرا ترجمہ] آج کے دن تم کوئی عذر مت پیش کرو۔

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا تُوْبُوْٓا اِلَى اللّٰهِ تَوْبَةً نَّصُوْحًا ۭ عَسٰى رَبُّكُمْ اَنْ يُّكَفِّرَ عَنْكُمْ سَيِّاٰتِكُمْ وَيُدْخِلَكُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ۙ يَوْمَ لَا يُخْزِي اللّٰهُ النَّبِيَّ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مَعَهٗ ۚ نُوْرُهُمْ يَسْعٰى بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ وَبِاَيْمَانِهِمْ يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَآ اَتْمِمْ لَنَا نُوْرَنَا وَاغْفِرْ لَنَا ۚ اِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ⑧ يٰٓاَيُّهَا النَّبِيُّ جَاهِدِ الْكُفَّارَ وَالْمُنٰفِقِيْنَ وَاغْلُظْ عَلَيْهِمْ ۭ وَمَاْوٰىهُمْ جَهَنَّمُ ۭ وَبِئْسَ الْمَصِيْرُ ⑨ ضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا لِّلَّذِيْنَ كَفَرُوا امْرَاَتَ نُوْحٍ وَّامْرَاَتَ لُوْطٍ ۭ كَانَتَا تَحْتَ عَبْدَيْنِ مِنْ عِبَادِنَا صَالِحَيْنِ فَخَانَتٰهُمَا فَلَمْ يُغْنِيَا عَنْهُمَا مِنَ اللّٰهِ شَيْـًٔا وَّقِيْلَ ادْخُلَا النَّارَ مَعَ الدّٰخِلِيْنَ ⑩

اے ایمان والو! تم اللہ تعالیٰ کے سامنے سچی (یعنی صاف دل سے) توبہ کرو، امید ہے کہ تمھارے رب تم سے تمھاری برائیاں (یعنی گناہ) دور کردیویں (یعنی معاف کردیویں) اور تم کو ایسے باغیچوں میں داخل کردیویں جن کے نیچے سے نہریں بہتی ہوں گی، اس دن اللہ تعالیٰ نبی اور ان کے ساتھ ایمان والوں کو رسوا نہیں کریں گے، ان کا نور ان کے سامنے اور ان کی داہنی طرف (تیزی سے) دوڑ رہا ہوگا، وہ (یوں) دعا کرتے ہوں گے کہ: اے ہمارے رب! ہمارے لیے ہمارے نور کو پورا کر دیجیے ① اور ہم کو معاف کردیجیے، یقیناً آپ ہر چیز پر پوری قدرت رکھتے ہیں ﴿۸﴾ اے نبی! کافروں اور منافقوں سے جہاد کرو اور ان پر سختی کرو اور ان کا ٹھکانہ تو جہنم ہے اور وہ بہت بری جگہ ہے ﴿۹﴾ اللہ تعالیٰ نے کافروں کے کے لیے نوح کی بیوی کی اور لوط کی بیوی کی حالت بیان فرمائی ہے، یہ دونوں (بیویاں) ہمارے بندوں میں سے دو خاص نیک بندوں کے نکاح میں تھیں، پھر دونوں بیویوں نے ان دونوں (شوہروں) کے ساتھ بے وفائی کی تو وہ دونوں (نیک بندے) اللہ تعالیٰ (کے عذاب) کے مقابلے میں ان دونوں (بیویوں) کو کچھ بھی کام نہیں آسکے اور (ان عورتوں کو) حکم دیا گیا کہ (دوسرے آگ میں) جانے والوں کے ساتھ تم دونوں بھی آگ میں داخل ہوجاؤ ② ﴿۱۰﴾

---

① یعنی پورے پل صراط پر نور باقی رہے، راستے میں بجھ نہ جاوے۔ ② حضرت نوح علیہ السلام اور حضرت لوط علیہ السلام کی بیویوں کا تفصیلی واقعہ بندے کے خطبات ''خطباتِ محمود جلد: ۸'' میں ملاحظہ کیجیے۔

وَضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا لِّلَّذِيْنَ اٰمَنُوا امْرَاَتَ فِرْعَوْنَ ۘ اِذْ قَالَتْ رَبِّ ابْنِ لِيْ عِنْدَكَ بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ وَنَجِّنِيْ مِنْ فِرْعَوْنَ وَعَمَلِهٖ وَنَجِّنِيْ مِنَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ ﴿۱۱﴾ وَمَرْيَمَ ابْنَتَ عِمْرٰنَ الَّتِيْٓ اَحْصَنَتْ فَرْجَهَا فَنَفَخْنَا فِيْهِ مِنْ رُّوْحِنَا وَصَدَّقَتْ بِكَلِمٰتِ رَبِّهَا وَكُتُبِهٖ وَكَانَتْ مِنَ الْقٰنِتِيْنَ ﴿۱۲﴾

اور اللہ تعالیٰ نے ایمان والوں (کی تسلی) کے لیے فرعون کی بیوی کی مثال بیان فرمائی، جب اس عورت نے دعا کی: اے میرے رب! میرے لیے جنت میں آپ اپنے قریب ایک گھر بنا دیجیے① اور مجھے فرعون اور اس کے (برے) کام سے نجات دیجیے اور مجھے ظالم قوم سے نجات عطا فرمائیے② ﴿۱۱﴾ اور (اسی طرح) عمران کی بیٹی مریم (کی مثال بیان فرمائی) جس نے اپنی شرم گاہ کی (حلال و حرام سے) حفاظت کی تو ہم نے اس میں اپنی روح پھونک دی③ اور مریم نے اپنے رب کی باتوں اور اس کی کتابوں کا یقین رکھا تھا④ اور وہ بندگی کرنے والوں میں تھی⑤ ﴿۱۲﴾

---

① پہلے اللہ تعالیٰ کے قرب کا سوال کیا، پھر جنت مانگی، کیسی عشقِ الٰہی والی عورت تھی۔ **اللهم ارزقنا بفضلك۔**

② حضرت آسیہ کا مفصل قصہ "خطباتِ محمود کی جلد: ۱" میں ملاحظہ کیجیے۔

③ حضرت جبرئیل علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ کے حکم سے ان کے گریبان میں روح پھونک دی جس کے نتیجے میں وہ حاملہ ہو گئی۔

④ [دوسرا] اللہ تعالیٰ کی باتوں کو سچا جانا یعنی مانا اور یہ سچا ہے ایسا دوسروں کو بھی بتایا۔

⑤ حضرت مریم کا مفصل قصہ "خطباتِ محمود کی جلد: ۲" میں ملاحظہ کیجیے۔



سورة الملک

(المکیۃ)

ایاتھا:۳۰۔ رکوعاتھا:۲۔

یہ سورت مکی ہے، حسن بصریؒ اس کو مدنی قرار دیتے ہیں، اس میں تیس (۳۰) آیتیں ہیں۔ سورۂ طور کے بعد اور سورۂ حاقہ سے پہلے ستتر (۷۷) نمبر پہ نازل ہوئی۔

سورت کے شروع ہی میں اللہ کی عظیم سلطنت اور حکمرانی کا تذکرہ ہے۔

اس سورت کا دوسرا نام "تبارک" بھی ہے، سورت کی شروعات اللہ کی عظمت اور برکت والا ہونے کے تذکرے سے ہو رہی ہے۔

اس کا تیسرا نام "مانعہ" ہے؛ یعنی اپنے پڑھنے والے سے عذاب کو روکنے والی۔

چوتھا نام "دافعہ" ہے؛ یعنی عذاب کو دفع کرنے والی۔

پانچواں نام "واقیہ" ہے؛ یعنی عذاب سے بچانے والی۔

چھٹا نام "منجیہ" دنیا میں گمراہی اور آخرت میں عذاب سے نجات کا ذریعہ۔

حضرت نبی کریم ﷺ رات کو سوتے وقت اس کی تلاوت فرمایا کرتے تھے۔ حضرت نبی کریم ﷺ ارشاد فرماتے ہیں: میرا دل چاہتا ہے کہ یہ سورت میری امت کے ہر شخص کے دل میں محفوظ ہو، ہر مسلمان کو چاہیے کہ اس کو زبانی یاد کر لیوے۔

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ○

تَبٰرَكَ الَّذِيْ بِيَدِهِ الْمُلْكُ ۡ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرُ ۨ ۝١ الَّذِيْ خَلَقَ الْمَوْتَ وَالْحَيٰوةَ لِيَبْلُوَكُمْ اَيُّكُمْ اَحْسَنُ عَمَلًا ۭ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْغَفُوْرُ ۝٢ الَّذِيْ خَلَقَ سَبْعَ سَمٰوٰتٍ طِبَاقًا ۭ مَا تَرٰى فِيْ خَلْقِ الرَّحْمٰنِ مِنْ تَفٰوُتٍ ۭ فَارْجِعِ الْبَصَرَ ۙ هَلْ تَرٰى مِنْ فُطُوْرٍ ۝٣ ثُمَّ ارْجِعِ الْبَصَرَ كَرَّتَيْنِ يَنْقَلِبْ اِلَيْكَ الْبَصَرُ خَاسِئًا وَّهُوَ حَسِيْرٌ ۝٤ وَلَقَدْ زَيَّنَّا السَّمَاۗءَ الدُّنْيَا بِمَصَابِيْحَ وَجَعَلْنٰهَا رُجُوْمًا لِّلشَّيٰطِيْنِ وَاَعْتَدْنَا لَهُمْ عَذَابَ السَّعِيْرِ ۝٥ وَلِلَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِرَبِّهِمْ عَذَابُ جَهَنَّمَ ۭ وَبِئْسَ الْمَصِيْرُ ۝٦ اِذَآ اُلْقُوْا فِيْهَا سَمِعُوْا لَهَا شَهِيْقًا وَّهِىَ تَفُوْرُ ۝٧

اللہ تعالیٰ کے نام سے (میں شروع کرتا ہوں) جن کی رحمت سب کے لیے ہے، جو بہت زیادہ رحم کرنے والے ہیں۔

بہت بڑی شان اس (اللہ تعالیٰ) کی ہے جن کے قبضے میں (پوری) حکومت ہے اور وہ ہر چیز پر پوری قدرت رکھتے ہیں ﴿۱﴾ جنھوں نے موت اور زندگی کو پیدا کیا؛ تاکہ وہ تم کو آزمائے کہ کون تم میں سے زیادہ اچھا عمل کرتا ہے①؟ اور وہ (اللہ تعالیٰ) بڑے زبردست، بڑے معاف کرنے والے ہیں ﴿۲﴾ جس (اللہ تعالیٰ) نے ایک پر ایک (فاصلہ سے) سات آسمان پیدا کیے ہیں، تم رحمن کی تخلیق میں کوئی تفاوت نہیں دیکھو گے②، اب پھر نظر دوڑا کر دیکھو! کیا کہیں تم کو پھٹا ہوا نظر آتا ہے؟ ﴿۳﴾ پھر بار بار نظر ڈال کر کے دیکھو!③ (تو نتیجہ یہ ہوگا کہ) نظر تھک ہار کر تمھارے پاس ناکام واپس آئے گی ﴿۴﴾ اور پکی بات یہ ہے کہ ہم نے دنیا سے نظر آنے والے آسمان کو چراغوں سے سجا رکھا ہے④ اور ہم نے ان کو شیطان کے مارنے کا ذریعہ بھی بنایا ہے اور ہم نے ان کے لیے بھڑکتی ہوئی آگ کا عذاب تیار کر رکھا ہے ﴿۵﴾ اور جو لوگ اپنے رب کا انکار کرتے ہیں ان کے لیے جہنم کا عذاب ہے اور وہ بہت بری جگہ ہے ﴿۶﴾ جب وہ (کافر) اس (جہنم کی آگ) میں ڈالے جائیں گے تو اس کی خوفناک آواز سنیں گے، اور وہ (جہنم) جوش مارتی ہوگی ﴿۷﴾

---

① حرام سے پرہیز اور اللہ کی اطاعت میں ہر وقت مستعد، یہ حسن عمل ہے۔ ② تفاوت یعنی بے ضابطگی کہیں نظر نہیں آئے گی۔ ③ [دوسرا ترجمہ] پھر دو، دو بار نظر پھرا پھرا کر دیکھو۔ ④ [دوسرا ترجمہ] چراغوں سے رونق دی ہے۔

تَكَادُ تَمَيَّزُ مِنَ الْغَيْظِ ۖ كُلَّمَا أُلْقِيَ فِيهَا فَوْجٌ سَأَلَهُمْ خَزَنَتُهَا أَلَمْ يَأْتِكُمْ نَذِيرٌ ﴿٨﴾ قَالُوا بَلَىٰ قَدْ جَاءَنَا نَذِيرٌ فَكَذَّبْنَا وَقُلْنَا مَا نَزَّلَ اللَّهُ مِنْ شَيْءٍ إِنْ أَنْتُمْ إِلَّا فِي ضَلَالٍ كَبِيرٍ ﴿٩﴾ وَقَالُوا لَوْ كُنَّا نَسْمَعُ أَوْ نَعْقِلُ مَا كُنَّا فِي أَصْحَابِ السَّعِيرِ ﴿١٠﴾ فَاعْتَرَفُوا بِذَنْبِهِمْ فَسُحْقًا لِأَصْحَابِ السَّعِيرِ ﴿١١﴾ إِنَّ الَّذِينَ يَخْشَوْنَ رَبَّهُمْ بِالْغَيْبِ لَهُمْ مَغْفِرَةٌ وَأَجْرٌ كَبِيرٌ ﴿١٢﴾ وَأَسِرُّوا قَوْلَكُمْ أَوِ اجْهَرُوا بِهِ ۖ إِنَّهُ عَلِيمٌ بِذَاتِ الصُّدُورِ ﴿١٣﴾ أَلَا يَعْلَمُ مَنْ خَلَقَ وَهُوَ اللَّطِيفُ الْخَبِيرُ ﴿١٤﴾ هُوَ الَّذِي جَعَلَ لَكُمُ الْأَرْضَ ذَلُولًا فَامْشُوا فِي مَنَاكِبِهَا وَكُلُوا مِنْ رِزْقِهِ ۖ

ایسا لگتا ہوگا کہ وہ غصے کی وجہ سے (ابھی) پھٹ پڑے گی، جب بھی اس میں (نافرمانوں کی) کسی فوج کو پھینکا جائے گا تو اس (جہنم) کے حفاظت کے فرشتے ان سے پوچھیں گے کہ: کیا تمھارے پاس کوئی ڈرانے والا (پیغمبر) آئے نہیں تھا؟ ﴿۸﴾ تو وہ (نافرمان) جواب دیں گے کہ کیوں نہیں؟ (ہاں) بیشک ڈرانے والے پیغمبر ہمارے پاس آئے تھے؛ مگر ہم نے تو جھٹلا دیا تھا اور ہم نے کہا تھا: اللہ تعالیٰ نے (دین اور شریعت جیسی) کوئی چیز نہیں اتاری، تم لوگ تو بڑی بھاری گمراہی میں پڑے ہوئے ہو ﴿۹﴾ اور کافر لوگ (یہ بھی) کہیں گے کہ: اگر (دنیا میں) ہم سن لیا کرتے یا سمجھ سے کام لیا کرتے تو ہم جہنم کی آگ والوں میں سے نہ ہوتے ﴿۱۰﴾ اس طرح وہ خود اپنے گناہوں کا اقرار کرلیں گے، سو (اے) جہنم والو! تم (اللہ تعالیٰ کی) رحمت سے دور ہوجاؤ ﴿۱۱﴾ (ان کے برخلاف) جو لوگ اپنے رب سے غائبانہ (دیکھے بغیر) ڈرتے ہیں ان کے لیے مغفرت ہے اور بہت بڑا اجر ہے ﴿۱۲﴾ اور تم اپنی بات چھپا کر کرو یا زور سے کرو (اللہ تعالیٰ سب باتوں کو جانتے ہیں؛ اس لیے کہ) وہ تو سینوں میں چھپی ہوئی باتوں کو پوری طرح جانتے ہیں ﴿۱۳﴾ کیا جس نے پیدا کیا وہ اپنی مخلوق کو جانتا نہیں؟ اور وہی (اللہ تعالیٰ تو) باریکی سے دیکھنے والے ① سب خبر رکھنے والے ہیں ﴿۱۴﴾

وہی (اللہ تعالیٰ) ہیں جنھوں نے تمھارے (نفع کے) لیے زمین کو نیچے کر دیا ②؛ تاکہ تم اس کے کندھوں پر چلو پھرو ③ اور تم اس کا رزق کھاؤ،

---

① [دوسرا ترجمہ] بھید کو جاننے والے۔ ② دوسرا: مسخر، ماتحت کر دیا۔ ③ یعنی اس کے اطراف و جوانب میں چلو پھرو۔

وَاِلَيْهِ النُّشُوْرُ ﴿١٥﴾ ءَاَمِنْتُمْ مَّنْ فِي السَّمَآءِ اَنْ يَّخْسِفَ بِكُمُ الْاَرْضَ فَاِذَا هِيَ تَمُوْرُ ﴿١٦﴾ اَمْ اَمِنْتُمْ مَّنْ فِي السَّمَآءِ اَنْ يُّرْسِلَ عَلَيْكُمْ حَاصِبًا ؕ فَسَتَعْلَمُوْنَ كَيْفَ نَذِيْرِ ﴿١٧﴾ وَلَقَدْ كَذَّبَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ فَكَيْفَ كَانَ نَكِيْرِ ﴿١٨﴾ اَوَلَمْ يَرَوْا اِلَى الطَّيْرِ فَوْقَهُمْ صٰٓفّٰتٍ وَّيَقْبِضْنَ ؔۘ مَا يُمْسِكُهُنَّ اِلَّا الرَّحْمٰنُ ؕ اِنَّهٗ بِكُلِّ شَيْءٍۢ بَصِيْرٌ ﴿١٩﴾ اَمَّنْ هٰذَا الَّذِيْ هُوَ جُنْدٌ لَّكُمْ يَنْصُرُكُمْ مِّنْ دُوْنِ الرَّحْمٰنِ ؕ اِنِ الْكٰفِرُوْنَ اِلَّا فِيْ غُرُوْرٍ ﴿٢٠﴾ اَمَّنْ هٰذَا الَّذِيْ يَرْزُقُكُمْ اِنْ اَمْسَكَ رِزْقَهٗ ۚ بَلْ لَّجُّوْا فِيْ عُتُوٍّ وَّنُفُوْرٍ ﴿٢١﴾ اَفَمَنْ يَّمْشِيْ مُكِبًّا عَلٰى وَجْهِهٖٓ اَهْدٰٓى اَمَّنْ يَّمْشِيْ سَوِيًّا عَلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ﴿٢٢﴾

اور دوبارہ زندہ ہوکر ان ہی کے پاس جانا ہے ﴿۱۵﴾ کیا آسمان والے (یعنی اللہ تعالیٰ) سے تم نڈر (یعنی بے خوف) ہوگئے کہ وہ تم کو زمین میں دھنسا دیوے، پھر وہ (زمین) ایک دم لرزنے (یعنی تھر تھرانے) لگے ﴿۱۶﴾ کیا تم آسمان والے (اللہ تعالیٰ) سے بے خوف ہوکر بیٹھے ہو کہ وہ تمھارے پر پتھر برسانے والی آندھی بھیج دیوے، پھر عنقریب تم کو پتہ چل جائے گا کہ میرا (عذاب سے) ڈرانا کیسا تھا؟ ﴿۱۷﴾ اور پکی بات یہ ہے کہ ان (مکہ والوں) سے پہلے لوگوں نے بھی جھٹلانے کا کام کیا تھا، سو میرے انکار کا انجام کیسا رہا؟ ﴿۱۸﴾ اور کیا ان لوگوں نے اپنے اوپر (اڑتے ہوئے) پرندوں کو نظر اٹھا کر نہیں دیکھا جو پروں کو پھیلائے ہوئے (اڑتے پھرتے) ہیں اور (کبھی پر) سمیٹ بھی لیتے ہیں، ان کو رحمن کے سوا کوئی تھامے (روکے) ہوئے نہیں ہے① یقیناً وہ (اللہ تعالیٰ) ہر چیز کو پوری طرح دیکھتے ہیں ﴿۱۹﴾ بھلا اللہ رحمن کے سوا وہ کون ہے جو لشکر بن کر (آفتوں میں) تمھاری مدد کرے؟ کافر لوگ تو (اپنے معبودوں کے متعلق) سراسر دھوکے میں پڑے ہوئے ہیں ﴿۲۰﴾ اگر وہ (اللہ) اپنا رزق بند کردیوے تو بھلا وہ کون ہے جو تم کو روزی عطا کرسکے؟ اصل بات یہ ہے کہ یہ (کافر) شرارت اور نفرت پر اڑے ہوئے ہیں ﴿۲۱﴾ کیا جو (کافر) شخص اپنے منہ کے بل اوندھا چل رہا ہو وہ زیادہ ہدایت پر ہوگا یا وہ (مسلمان) شخص جو (اسلام کے) سیدھے راستے پر برابر چل رہا ہو② ﴿۲۲﴾

---

① یعنی اس طرح ہوا میں معلق رکھنا یہ اللہ تعالیٰ کی رحمت ہے۔ ② یعنی منزل مقصود پر کون پہنچ سکے گا) (دوسرا ترجمہ) سیدھا سیدھا چل رہا ہو۔

قُلْ هُوَ الَّذِیْۤ اَنْشَاَكُمْ وَجَعَلَ لَكُمُ السَّمْعَ وَالْاَبْصَارَ وَالْاَفْـِٕدَةَ ؕ قَلِیْلًا مَّا تَشْكُرُوْنَ۝
قُلْ هُوَ الَّذِیْ ذَرَاَكُمْ فِی الْاَرْضِ وَاِلَیْهِ تُحْشَرُوْنَ۝ وَیَقُوْلُوْنَ مَتٰى هٰذَا الْوَعْدُ اِنْ كُنْتُمْ
صٰدِقِیْنَ۝ قُلْ اِنَّمَا الْعِلْمُ عِنْدَ اللّٰهِ ۪ وَاِنَّمَاۤ اَنَا نَذِیْرٌ مُّبِیْنٌ۝ فَلَمَّا رَاَوْهُ زُلْفَةً سِیْٓـَٔتْ
وُجُوْهُ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا وَقِیْلَ هٰذَا الَّذِیْ كُنْتُمْ بِهٖ تَدَّعُوْنَ۝ قُلْ اَرَءَیْتُمْ اِنْ اَهْلَكَنِیَ اللّٰهُ
وَمَنْ مَّعِیَ اَوْ رَحِمَنَا ۙ فَمَنْ یُّجِیْرُ الْكٰفِرِیْنَ مِنْ عَذَابٍ اَلِیْمٍ۝ قُلْ هُوَ الرَّحْمٰنُ اٰمَنَّا بِهٖ
وَعَلَیْهِ تَوَكَّلْنَا ۚ فَسَتَعْلَمُوْنَ مَنْ هُوَ فِیْ ضَلٰلٍ مُّبِیْنٍ۝ قُلْ اَرَءَیْتُمْ اِنْ اَصْبَحَ مَآؤُكُمْ
غَوْرًا فَمَنْ یَّاْتِیْكُمْ بِمَآءٍ مَّعِیْنٍ۝

(اے نبی!) تم کہو: وہی (اللہ تعالیٰ) ہیں جنھوں نے تم کو پیدا کیا اور تمھارے لیے کان اور آنکھیں اور دل بنا دیا ہے (پھر بھی) تم لوگ بہت ہی کم شکر ادا کرتے ہو ﴿۲۳﴾ (اے نبی!) کہہ دو کہ: وہی (اللہ تعالیٰ) ہیں جنھوں نے تم کو زمین میں پھیلا رکھا ہے اور انھی کے پاس تم سب کو (قیامت میں) جمع کیا جائے گا ﴿۲۴﴾ اور وہ (کافر) کہتے ہیں کہ: اگر تم سچے ہو تو بتاؤ یہ (قیامت کا) وعدہ کب پورا ہوگا؟ ﴿۲۵﴾ تو (ان کو) کہہ دو: اس کا علم تو اللہ تعالیٰ ہی کے پاس ہے، بس میں تو صرف صاف صاف ڈرانے والا ہوں ﴿۲۶﴾ پھر جب وہ اس (قیامت کے عذاب) کو قریب آتا دیکھ لیں گے تو کافروں کے چہرے بگڑ جائیں گے اور (ان کو) کہا جائے گا کہ: یہ (عذاب) وہ چیز ہے جس کو تم (دنیا میں) برابر مانگتے تھے ﴿۲۷﴾ (اے نبی!) تم (ان لوگوں کو) کہہ دو کہ: ذرا یہ تو بتاؤ اگر اللہ تعالیٰ (تمھاری آرزو کے مطابق) مجھے اور میرے ساتھیوں کو ہلاک کر دیوے یا ہم پر رحم فرما دیوے (دونوں حالت میں) کافروں کو دردناک عذاب سے کون بچائے گا؟ ﴿۲۸﴾ (اے نبی!) کہہ دو: وہ رحمن ہے، ہم ان پر ایمان لائے، اور اسی (اللہ تعالیٰ) پر ہم نے بھروسہ کیا ہے، سو عنقریب تم کو معلوم ہو جائے گا کہ کون کھلی گمراہی میں پڑا ہوا ہے؟ ﴿۲۹﴾ (اے نبی! یہ بات) کہہ دو کہ: ذرا یہ بتاؤ اگر کسی صبح میں تمھارے (کنووں کا) پانی نیچے اتر کر خشک ہو جائے تو کون ہے جو (صاف شفاف) بہتا پانی① تمھارے لیے لے کر آئے؟② ﴿۳۰﴾

① [دوسرا ترجمہ] چشموں سے بہتا پانی۔ ② [جواب] اللہ تعالیٰ ہی اپنی قدرت سے لا سکتے ہیں۔

سورۃ القلم

(المکیۃ)

آیاتھا: ۵۲۔ رکوعاتھا: ۲۔

یہ سورت مکی ہے، اس میں باون (۵۲) آیتیں ہیں۔ سورۃ علق کے بعد اور سورۃ مزمل سے پہلے دوسرے (۲) نمبر پر نازل ہوئی۔

اس سورت کے بالکل شروع میں قلم کا تذکرہ ہے۔ لکھنے کے آلہ کو قلم کہتے ہیں۔ ایک قلم وہ ہے جو انسانوں کی تقدیر لکھنے کا کام کرتا ہے۔ جس کے چلنے کی آواز خود حضرت نبیٔ کریم ﷺ نے معراج کی رات میں سنی۔

اس سورت کا دوسرا نام ''ن'' ہے، اس کی شروع والی آیت میں لفظ ''ن'' آیا ہے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

نٓ وَالْقَلَمِ وَمَا يَسْطُرُوْنَ ۙ﴿۱﴾ مَآ اَنْتَ بِنِعْمَةِ رَبِّكَ بِمَجْنُوْنٍ ۚ﴿۲﴾ وَاِنَّ لَكَ لَاَجْرًا غَيْرَ مَمْنُوْنٍ ۚ﴿۳﴾ وَاِنَّكَ لَعَلٰى خُلُقٍ عَظِيْمٍ ﴿۴﴾ فَسَتُبْصِرُ وَيُبْصِرُوْنَ ۙ﴿۵﴾ بِاَيِّىكُمُ الْمَفْتُوْنُ ﴿۶﴾ اِنَّ رَبَّكَ هُوَ اَعْلَمُ بِمَنْ ضَلَّ عَنْ سَبِيْلِهٖ ۠ وَهُوَ اَعْلَمُ بِالْمُهْتَدِيْنَ ﴿۷﴾ فَلَا تُطِعِ الْمُكَذِّبِيْنَ ﴿۸﴾ وَدُّوْا لَوْ تُدْهِنُ فَيُدْهِنُوْنَ ﴿۹﴾ وَلَا تُطِعْ كُلَّ حَلَّافٍ مَّهِيْنٍ ۙ﴿۱۰﴾ هَمَّازٍ مَّشَّآءٍۢ بِنَمِيْمٍ ۙ﴿۱۱﴾ مَّنَّاعٍ لِّلْخَيْرِ مُعْتَدٍ اَثِيْمٍ ﴿۱۲﴾ عُتُلٍّۢ بَعْدَ ذٰلِكَ زَنِيْمٍ ﴿۱۳﴾ اَنْ كَانَ ذَا مَالٍ وَّبَنِيْنَ ۙ﴿۱۴﴾

اللہ تعالیٰ کے نام سے (میں شروع کرتا ہوں) جن کی رحمت سب کے لیے ہے، جو بہت زیادہ رحم کرنے والے ہیں۔

ن، قسم ہے قلم کی اور اس چیز کی جو وہ (تقدیر لکھنے والے فرشتے) لکھ رہے ہیں① ﴿۱﴾ کہ تم اپنے رب کے فضل سے دیوانے (یعنی مجنون) نہیں ہو ﴿۲﴾ اور یقیناً تمھارے لیے ایسا ثواب ہے جو کبھی ختم نہیں ہوگا ﴿۳﴾ اور یقیناً تم بڑے اونچے اخلاق پر (پیدا کیے گئے) ہو ﴿۴﴾ اب عنقریب تم بھی دیکھ لوگے اور وہ (کافر) بھی دیکھ لیں گے ﴿۵﴾ کہ تم میں سے کون (حقیقی) دیوانے پن میں تھا؟ ﴿۶﴾ یقیناً تمھارے رب اس شخص کو اچھی طرح جانتے ہیں جو ان کے راستے سے بھٹک گیا ہے اور وہ ان لوگوں کو بھی اچھی طرح جانتے ہیں جو سیدھے راستے پر ہیں ﴿۷﴾ لہٰذا تم جھٹلانے والوں کی بات مت مانو ﴿۸﴾ وہ (کافر) یہ چاہتے ہیں کہ اگر تم (بتوں کے بارے میں) نرم پڑ جاؤ تو وہ بھی (آپ کی مخالفت میں) ڈھیلے پڑ جائیں گے ﴿۹﴾ اور (کبھی) تم ایسے شخص کی بات مت ماننا جو بہت قسمیں کھانے والا ہو ذلیل ہو② ﴿۱۰﴾ طعنے دینے کی عادت رکھتا ہو، چغل خوری کرتا پھرتا ہو ﴿۱۱﴾ بھلائی (کے کام) سے روکنے والا ہو، حد سے آگے بڑھنے والا ہو③ بڑا گنہگار ہو ﴿۱۲﴾ بدمزاج ہو، ان سب برائیوں کے علاوہ نچلے نسب والا ہو ﴿۱۳﴾ صرف اس وجہ سے کہ وہ شخص مال اور اولاد والا ہو④ ﴿۱۴﴾

---

① بعض مفسرین نے "**مایسطرون**" سے علما اپنے قلم سے جو علمِ دین کی باتیں لکھتے ہیں وہ مراد لیا ہے۔
② یعنی لوگ اس کی بات پر اعتماد نہیں کرتے؛ اس لیے اس کو بار بار قسم کھانی پڑتی ہے۔③ [دوسرا ترجمہ] زیادتی کرنے والا ہو۔④ یعنی صرف مال اور اولاد کی کثرت کی وجہ سے اس کی بات نہیں مانی جانی چاہیے۔

إِذَا تُتْلَىٰ عَلَيْهِ ءَايَٰتُنَا قَالَ أَسَٰطِيرُ ٱلْأَوَّلِينَ ﴿۱۵﴾ سَنَسِمُهُۥ عَلَى ٱلْخُرْطُومِ ﴿۱۶﴾ إِنَّا بَلَوْنَٰهُمْ كَمَا بَلَوْنَآ أَصْحَٰبَ ٱلْجَنَّةِ إِذْ أَقْسَمُوا۟ لَيَصْرِمُنَّهَا مُصْبِحِينَ ﴿۱۷﴾ وَلَا يَسْتَثْنُونَ ﴿۱۸﴾ فَطَافَ عَلَيْهَا طَآئِفٌ مِّن رَّبِّكَ وَهُمْ نَآئِمُونَ ﴿۱۹﴾ فَأَصْبَحَتْ كَٱلصَّرِيمِ ﴿۲۰﴾ فَتَنَادَوْا۟ مُصْبِحِينَ ﴿۲۱﴾ أَنِ ٱغْدُوا۟ عَلَىٰ حَرْثِكُمْ إِن كُنتُمْ صَٰرِمِينَ ﴿۲۲﴾ فَٱنطَلَقُوا۟ وَهُمْ يَتَخَٰفَتُونَ ﴿۲۳﴾ أَن لَّا يَدْخُلَنَّهَا ٱلْيَوْمَ عَلَيْكُم مِّسْكِينٌ ﴿۲۴﴾ وَغَدَوْا۟ عَلَىٰ حَرْدٍ قَٰدِرِينَ ﴿۲۵﴾ فَلَمَّا رَأَوْهَا قَالُوٓا۟ إِنَّا لَضَآلُّونَ ﴿۲۶﴾ بَلْ نَحْنُ مَحْرُومُونَ ﴿۲۷﴾

جب اس کے سامنے ہماری آیتیں پڑھ کر سنائی جاتی ہیں تو کہتا ہے کہ: یہ تو پچھلے لوگوں کی کہانیاں ہیں ﴿۱۵﴾ عنقریب ہم اس کی ناک پر (رسوائی ظاہر کرنے کے لیے) داغ لگادیں گے① ﴿۱۶﴾ ہم نے ان (مکہ والوں) کی اسی طرح آزمائش کی ہے جس طرح ہم نے ان باغ والوں کی آزمائش کی تھی جب کہ انھوں نے قسم کھائی تھی کہ صبح ہوتے ہی ضرور اس باغ کا پھل توڑ لیں گے ﴿۱۷﴾ اور (یہ کہتے ہوئے) وہ استثنا بھی نہیں کر رہے تھے② ﴿۱۸﴾ پھر (ایسا ہوا کہ) جس وقت وہ سو رہے تھے اس وقت تمھارے رب کی طرف سے ایک بلا اس (باغ) پر چکر لگا گئی ﴿۱۹﴾ جس کی وجہ سے صبح ہوتے ہوتے تو وہ (باغ) کٹی ہوئی کھیتی کی طرح ہو گیا ﴿۲۰﴾ پھر صبح ہوتے ہی وہ (باغ والے) آپس میں ایک دوسرے کو پکارنے لگے ﴿۲۱﴾ کہ اگر پھل توڑنے ہے تو صبح سویرے اپنے کھیت کی طرف چلو ﴿۲۲﴾ پھر وہ آپس میں چپکے چپکے یہ بات کہتے ہوئے روانہ ہوئے ﴿۲۳﴾ کہ آج کوئی مسکین اس (باغ) میں تمھارے پاس آنے نہ پائے ﴿۲۴﴾ اور وہ خود کو (مسکینوں کو نہ دینے پر) قادر سمجھتے ہوئے صبح سویرے (کھیت کی طرف) روانہ ہوئے ﴿۲۵﴾ پھر جب (وہاں پہنچ کر) اس (باغ) کو دیکھا تو کہنے لگے: ہم ضرور راستہ بھٹک گئے ﴿۲۶﴾ (پھر کچھ دیر بعد کہا کہ: نہیں! راستہ بھولے نہیں ہے) بلکہ ہم تو (باغ ہی سے) محروم کر دیے گئے③ ﴿۲۷﴾

---

① ولید بن مغیرہ کو دنیا میں غزوۂ بدر میں ناک پر تلوار کا نشان آیا جو پوری عمر باقی رہا۔

② ان کے والد جو انتقال کر گئے تھے وہ فقراء کا حصہ الگ رکھتے تھے، انھوں نے الگ کرنے کی بات نہیں بولی یا ان شاء اللہ نہیں بولا۔ ③ بری نیت کا انجام دنیا ہی میں دیکھ لیا۔

قَالَ اَوْسَطُهُمْ اَلَمْ اَقُلْ لَّكُمْ لَوْلَا تُسَبِّحُوْنَ ﴿۲۸﴾ قَالُوْا سُبْحٰنَ رَبِّنَاۤ اِنَّا كُنَّا ظٰلِمِیْنَ ﴿۲۹﴾ فَاَقْبَلَ بَعْضُهُمْ عَلٰى بَعْضٍ یَّتَلَاوَمُوْنَ ﴿۳۰﴾ قَالُوْا یٰوَیْلَنَاۤ اِنَّا كُنَّا طٰغِیْنَ ﴿۳۱﴾ عَسٰى رَبُّنَاۤ اَنْ یُّبْدِلَنَا خَیْرًا مِّنْهَاۤ اِنَّاۤ اِلٰى رَبِّنَا رٰغِبُوْنَ ﴿۳۲﴾ كَذٰلِكَ الْعَذَابُ ؕ وَ لَعَذَابُ الْاٰخِرَةِ اَكْبَرُ ۘ لَوْ كَانُوْا یَعْلَمُوْنَ ﴿۳۳﴾

اِنَّ لِلْمُتَّقِیْنَ عِنْدَ رَبِّهِمْ جَنّٰتِ النَّعِیْمِ ﴿۳۴﴾ اَفَنَجْعَلُ الْمُسْلِمِیْنَ كَالْمُجْرِمِیْنَ ﴿۳۵﴾ مَا لَكُمْ ۫ كَیْفَ تَحْكُمُوْنَ ﴿۳۶﴾ اَمْ لَكُمْ كِتٰبٌ فِیْهِ تَدْرُسُوْنَ ﴿۳۷﴾ اِنَّ لَكُمْ فِیْهِ لَمَا تَخَیَّرُوْنَ ﴿۳۸﴾

ان (باغ کے مالکوں) میں جو درمیانی عمر والا تھا① وہ کہنے لگا: کیا میں نے تم سے کہا نہیں تھا کہ تم (اللہ تعالیٰ کی) تسبیح کیوں نہیں کرتے؟ ﴿۲۸﴾ (اس پر) سب (توبہ کے طور پر) کہنے لگے: ہمارے رب کی ذات تو ہر عیب سے پاک ہے، یقیناً ہم ہی ظلم کرنے والے ہیں ﴿۲۹﴾ پھر ایک دوسرے کی طرف منہ کرکے ایک دوسرے کو ملامت کرنے لگے② ﴿۳۰﴾ (آخر میں) سب (ایک ساتھ) کہنے لگے: ہم سب پر افسوس ہے کہ ہم ہی حد سے بڑھ جانے والے لوگ تھے ﴿۳۱﴾ امید ہے کہ ہمارے رب ہم کو (اس باغ کے بدلے) اس سے اچھا (باغ) عطا کر دیوے، یقیناً ہم ہمارے رب ہی سے آرزو رکھتے ہیں③ ﴿۳۲﴾ عذاب ایسا ہی ہوا کرتا ہے اور یقیناً (دنیا کے عذاب سے) آخرت کا عذاب سب سے بڑا ہے، کاش یہ (کافر) لوگ سمجھتے ہوتے ﴿۳۳﴾

یقیناً تقویٰ والوں کے لیے ان کے رب کے پاس نعمتوں کے باغات ہیں ﴿۳۴﴾ کیا ہم مسلمانوں کو (جزا دینے میں) مجرموں کے برابر کر دیں گے؟ ﴿۳۵﴾ تم کو کیا ہو گیا تم کیسا فیصلہ کرتے ہو؟ ﴿۳۶﴾ کیا تمہارے پاس کوئی کتاب ہے جس میں تم یہ پڑھتے ہو؟ ﴿۳۷﴾ کہ تم کو اس (آخرت) میں وہ چیز ملے گی جس کو تم پسند کرتے ہو ﴿۳۸﴾

① یہ بیچ والا بھائی رائے میں معتدل اور عمر میں درمیانی تھا اور کچھ اچھا تھا۔

② کوئی کام اچھا ہوتا ہے تو ہر ایک اس کا سہرا خود باندھنے تیار ہوتا ہے اور کام بگڑتا ہے تو ایک دوسرے پر الزام ڈالا جاتا ہے۔

③ [دوسرا ترجمہ] یقیناً ہم ہمارے رب ہی سے (توبہ کے ذریعہ معافی کی) رغبت رکھتے ہیں۔

اَمْ لَكُمْ اَیْمَانٌ عَلَیْنَا بَالِغَةٌ اِلٰى یَوْمِ الْقِیٰمَةِ ۙ اِنَّ لَكُمْ لَمَا تَحْكُمُوْنَ ۚ سَلْهُمْ اَیُّهُمْ بِذٰلِكَ زَعِیْمٌ ۚ اَمْ لَهُمْ شُرَكَآءُ ۚ فَلْیَاْتُوْا بِشُرَكَآىٕهِمْ اِنْ كَانُوْا صٰدِقِیْنَ ۝ یَوْمَ یُكْشَفُ عَنْ سَاقٍ وَّیُدْعَوْنَ اِلَى السُّجُوْدِ فَلَا یَسْتَطِیْعُوْنَ ۙ خَاشِعَةً اَبْصَارُهُمْ تَرْهَقُهُمْ ذِلَّةٌ ۚ وَقَدْ كَانُوْا یُدْعَوْنَ اِلَى السُّجُوْدِ وَهُمْ سٰلِمُوْنَ ۝ فَذَرْنِیْ وَمَنْ یُّكَذِّبُ بِهٰذَا الْحَدِیْثِ ۚ سَنَسْتَدْرِجُهُمْ مِّنْ حَیْثُ لَا یَعْلَمُوْنَ ۙ وَاُمْلِیْ لَهُمْ ۚ اِنَّ كَیْدِیْ مَتِیْنٌ ۝ اَمْ تَسْـَٔلُهُمْ اَجْرًا فَهُمْ مِّنْ مَّغْرَمٍ مُّثْقَلُوْنَ ۚ

کیا تم نے ہم سے قیامت کے دن تک باقی رہنے والی قسمیں لے لی ہے کہ تم کو وہ سب چیزیں ملے گی جو تم اپنے لیے طے کر رہے ہو ﴿۳۹﴾ (اے نبی!) ان سے پوچھو! ان میں سے کون ہے جو اس قسم کی بات کا ذمے دار ہے؟ ﴿۴۰﴾ کیا ان (مشرکوں) کے (مانے ہوئے) کچھ شریک ہیں (جنھوں نے یہ سب دلوانے کی ذمے داری لی ہو) پھر اگر وہ (مشرکین) سچے ہوں تو اپنے (ان) شریکوں کو لے آئے ﴿۴۱﴾ جس دن ساق کھول دی جائے گی ① اور ان (کافروں) کو سجدے کے لیے بلایا جائے گا تو پھر وہ سجدہ نہیں کر سکیں گے ﴿۴۲﴾ ان کی نگاہیں جھکی ہوئی ہوں گی، ان پر ذلت چھائی ہوئی ہوگی اور (اس کی وجہ یہ ہے کہ) ان کو (دنیا میں) سجدے کے لیے بلایا جاتا تھا حالاں کہ اس وقت صحیح سلامت (یعنی تندرست، طاقت دار) تھے ﴿۴۳﴾ لہذا (اے نبی!) جو لوگ اس کلام کو جھٹلا رہے ہیں ان کو اور مجھ کو چھوڑ دو، ہم ان کو اس طرح دھیرے دھیرے عذاب کی طرف لے جائیں گے کہ ان کو پتہ بھی نہیں چلے گا ﴿۴۴﴾ اور میں ان کو مہلت دے رہا ہوں، یقیناً میری تدبیر (یعنی داؤ، پکڑ) بڑی مضبوط ہے ﴿۴۵﴾ (اے نبی!) کیا تم ان سے (اس تبلیغ پر) کوئی معاوضہ مانگتے ہو کہ وہ معاوضہ کے بوجھ میں دبے جا رہے ہیں؟ ﴿۴۶﴾

---

① (۱) ساق: پنڈلی [۱] اس کی پوری کیفیت محشر میں پتہ چلے گی

[۲] قیامت کے دن کے سخت حالات کی طرف اشارہ ہے

[۳] قیامت کے دن تمام حقائق بے نقاب کر دیے جائیں گے اور لوگوں کے احوال کھل کر سامنے آ جاویں گے وہ مراد ہے۔

أَمْ عِندَهُمُ الْغَيْبُ فَهُمْ يَكْتُبُونَ ۝ فَاصْبِرْ لِحُكْمِ رَبِّكَ وَلَا تَكُن كَصَاحِبِ الْحُوتِ إِذْ نَادَىٰ وَهُوَ مَكْظُومٌ ۝ لَّوْلَا أَن تَدَارَكَهُ نِعْمَةٌ مِّن رَّبِّهِ لَنُبِذَ بِالْعَرَاءِ وَهُوَ مَذْمُومٌ ۝ فَاجْتَبَاهُ رَبُّهُ فَجَعَلَهُ مِنَ الصَّالِحِينَ ۝ وَإِن يَكَادُ الَّذِينَ كَفَرُوا لَيُزْلِقُونَكَ بِأَبْصَارِهِمْ لَمَّا سَمِعُوا الذِّكْرَ وَيَقُولُونَ إِنَّهُ لَمَجْنُونٌ ۝ وَمَا هُوَ إِلَّا ذِكْرٌ لِّلْعَالَمِينَ ۝

یا ان کے پاس (کوئی) غیب کا علم ہے جسے وہ لکھ رہے ہیں؟ ﴿۴۷﴾ غرض تم اپنے رب کا حکم آنے تک صبر کرتے رہو اور (دل تنگ کرنے میں) مچھلی والے (یونس علیہ السلام) کی طرح نہ ہو جانا، جب انھوں نے (قوم کی نافرمانی پر) غم سے گھٹ گھٹ کر ہم کو پکارا تھا ﴿۴۸﴾ اگر ان کے رب کے فضل نے ان کو سنبھالا نہ ہوتا تو ان کو چٹیل (یعنی کھلے) میدان میں پھینک دیا جاتا اور اس کا حال برا ہوتا (لیکن اللہ کے فضل سے بری حالت سے بچ گئے) ﴿۴۹﴾ پھر ان کے رب نے ان کو نوازدیا① اور ان کو (اونچے درجے کے) نیک لوگوں میں شامل کر دیا ﴿۵۰﴾ اور جن لوگوں نے کفر اپنا لیا ہے جب وہ (قرآنی) نصیحت سنتے ہیں تو ایسا لگتا ہے کہ وہ اپنی تیز آنکھوں سے تم کو پھسلا کر گرا دیں گے اور وہ (یوں) کہتے ہیں کہ: یہ شخص تو دیوانہ ہی ہے ﴿۵۱﴾ حالاں کہ وہ (قرآن) تو تمام عالم کے لوگوں کے لیے نصیحت ہی نصیحت ہے ﴿۵۲﴾

① [دوسرا ترجمہ] سو ان کے رب نے ان کو (نبوت کے لیے) چن لیا۔



سورۃ الحاقة

(المکیة)

اٰیاتها: ۵۲۔ رکوعاتها: ۲۔

یہ سورت مکی ہے، اس میں اکیاون (۵۱) یا باون (۵۲) آیتیں ہیں۔ سورہ تبارک کے بعد اور سورہ معارج سے پہلے سات (۷) نمبر پر نازل ہوئی۔

حاقّہ کے لفظ سے سورت شروع ہو رہی ہے، یہ قیامت کی صفت ہے۔ حق اور ثابت ہونے والی، چمٹنے والی، مسلط ہونے والی قیامت کے لیے لفظ ''الحاقّہ'' یہاں استعمال ہوا ہے۔

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ○

اَلْحَآقَّۃُ ۙ﴿۱﴾ مَا الْحَآقَّۃُ ۚ﴿۲﴾ وَ مَاۤ اَدْرٰىکَ مَا الْحَآقَّۃُ ؕ﴿۳﴾ کَذَّبَتْ ثَمُوْدُ وَ عَادٌۢ بِالْقَارِعَۃِ ﴿۴﴾ فَاَمَّا ثَمُوْدُ فَاُہْلِکُوْا بِالطَّاغِیَۃِ ﴿۵﴾ وَ اَمَّا عَادٌ فَاُہْلِکُوْا بِرِیْحٍ صَرْصَرٍ عَاتِیَۃٍ ۙ﴿۶﴾ سَخَّرَہَا عَلَیْہِمْ سَبْعَ لَیَالٍ وَّ ثَمٰنِیَۃَ اَیَّامٍ ۙ حُسُوْمًا فَتَرَی الْقَوْمَ فِیْہَا صَرْعٰی ۙ کَاَنَّہُمْ اَعْجَازُ نَخْلٍ خَاوِیَۃٍ ۚ﴿۷﴾ فَہَلْ تَرٰی لَہُمْ مِّنْۢ بَاقِیَۃٍ ﴿۸﴾ وَ جَآءَ فِرْعَوْنُ وَ مَنْ قَبْلَہٗ وَ الْمُؤْتَفِکٰتُ بِالْخَاطِئَۃِ ۚ﴿۹﴾ فَعَصَوْا رَسُوْلَ رَبِّہِمْ فَاَخَذَہُمْ اَخْذَۃً رَّابِیَۃً ﴿۱۰﴾ اِنَّا لَمَّا طَغَا الْمَآءُ حَمَلْنٰکُمْ فِی الْجَارِیَۃِ ۙ﴿۱۱﴾

اللہ تعالیٰ کے نام سے (میں شروع کرتا ہوں) جن کی رحمت سب کے لیے ہے، جو بہت زیادہ رحم کرنے والے ہیں۔

وہ (قیامت) جو ہو کر رہے گی ﴿۱﴾ کیا ہے وہ جو ہو کر ہی رہے گی؟ ﴿۲﴾ اور تم کو کچھ خبر ہے کہ وہ چیز کیا ہے جو ہو کر ہی رہے گی؟ ﴿۳﴾ ثمود اور عاد (کی قوم) نے (اس) جھنجھوڑنے والی (قیامت) کو جھٹلایا تھا ﴿۴﴾ نتیجہ یہ ہوا کہ ثمود تو ایک حد سے زیادہ (بھیانک) آفت سے ہلاک کردیے گئے ﴿۵﴾ اور (قوم) عاد کے لوگ تو ایسی طوفانی بے قابو ہوا سے ہلاک کردیے گئے ﴿۶﴾ جس کو اس (اللہ تعالیٰ) نے ان پر سات رات اور آٹھ دن تک لگاتار مسلط کردیا تھا، سو تم (اگر وہاں ہوتے تو) دیکھتے کہ وہاں لوگ کھجور کے (گرے ہوئے) کھوکھلے تنوں کی طرح پچھاڑے ہوئے پڑے تھے ﴿۷﴾ اب کیا تم کو ان میں سے کوئی بچا ہوا نظر آتا ہے؟ ﴿۸﴾ اور فرعون اور اس سے پہلے کے (عاد اور ثمود کے) لوگ اور (لوط علیہ السلام کی) الٹی ہوئی بستیوں (کے رہنے والوں) نے (بڑی بڑی) خطائیں کی ﴿۹﴾ سو انھوں نے اپنے رب کے پیغمبر کی نافرمانی کی تھی، آخر اس (اللہ تعالیٰ) نے ان کو سختی کے ساتھ پکڑ لیا ﴿۱۰﴾ یقیناً جس وقت پانی حد سے اونچا ہوا تو ہم نے تم کو کشتی میں سوار کردیا① ﴿۱۱﴾

---

① جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے بتائے ہوئے طریقے کے مطابق حضرت نوح علیہ السلام نے بنائی تھی۔

لِنَجْعَلَهَا لَكُمْ تَذْكِرَةً وَّتَعِيَهَآ اُذُنٌ وَّاعِيَةٌ ﴿۱۲﴾ فَاِذَا نُفِخَ فِى الصُّوْرِ نَفْخَةٌ وَّاحِدَةٌ ﴿۱۳﴾ وَّحُمِلَتِ الْاَرْضُ وَالْجِبَالُ فَدُكَّتَا دَكَّةً وَّاحِدَةً ﴿۱۴﴾ فَيَوْمَئِذٍ وَّقَعَتِ الْوَاقِعَةُ ﴿۱۵﴾ وَانْشَقَّتِ السَّمَآءُ فَهِىَ يَوْمَئِذٍ وَّاهِيَةٌ ﴿۱۶﴾ وَّالْمَلَكُ عَلٰٓى اَرْجَآئِهَا ۚ وَيَحْمِلُ عَرْشَ رَبِّكَ فَوْقَهُمْ يَوْمَئِذٍ ثَمٰنِيَةٌ ﴿۱۷﴾ يَوْمَئِذٍ تُعْرَضُوْنَ لَا تَخْفٰى مِنْكُمْ خَافِيَةٌ ﴿۱۸﴾ فَاَمَّا مَنْ اُوْتِىَ كِتٰبَهٗ بِيَمِيْنِهٖ ۙ فَيَقُوْلُ هَآؤُمُ اقْرَءُوْا كِتٰبِيَهْ ﴿۱۹﴾ اِنِّىْ ظَنَنْتُ اَنِّىْ مُلٰقٍ حِسَابِيَهْ ﴿۲۰﴾ فَهُوَ فِىْ عِيْشَةٍ رَّاضِيَةٍ ﴿۲۱﴾ فِىْ جَنَّةٍ عَالِيَةٍ ﴿۲۲﴾ قُطُوْفُهَا دَانِيَةٌ ﴿۲۳﴾

تا کہ ہم اس (واقعے) کو تمھارے لیے (عبرت سے بھری ہوئی) یادگار بنا دیوے اور یاد رکھنے والے کان اس کو (سن کر) یاد رکھیں ﴿۱۲﴾ پھر جب صور میں ایک ہی دفعہ پھونک ماردی جائے گی ﴿۱۳﴾ اور زمین اور پہاڑ (اپنی جگہ سے) اٹھا لیے جائیں گے اور ایک ہی (مرتبہ کی) چوٹ میں ریزہ ریزہ کردیے جائیں گے ﴿۱۴﴾ تو اس دن ہوجانے والی چیز (یعنی قیامت) واقع ہو ہی جائے گی① ﴿۱۵﴾ اور آسمان پھٹ جائے گا، سو وہ اس دن بالکل کمزور ہوجائے گا ﴿۱۶﴾ اور فرشتے (آسمان پھٹے اس وقت) اس کے کناروں پر ہوں گے اور تمھارے رب کے عرش کو اس دن آٹھ فرشتے اپنے اوپر اٹھائے ہوئے ہوں گے ﴿۱۷﴾ اس دن تم اس طرح حاضر کیے جاؤ گے کہ تمھاری کوئی چھپی ہوئی چیز چھپی نہیں رہے گی ﴿۱۸﴾ پھر جس کو اس کا اعمال نامہ اس کے داہنے ہاتھ میں دیا جائے گا تو وہ (لوگوں کو) کہے گا: لو! ذرا یہ میرا اعمال نامہ تو پڑھو ﴿۱۹﴾ میں (پہلے ہی) سمجھتا تھا کہ مجھے اپنے حساب کا سامنا کرنا ہوگا② ﴿۲۰﴾ سو وہ شخص پسندیدہ عیش میں ہوگا ﴿۲۱﴾ (یہ پسندیدہ عیش) اونچی جنت میں ہوگا ﴿۲۲﴾ اس کے پھل بہت قریب ہوں گے③ ﴿۲۳﴾

---

① [دوسرا ترجمہ] اس دن پیش آنے والی چیز (یعنی قیامت) پیش آہی جائے گی۔

② [دوسرا ترجمہ] مجھے میرا حساب ملنے ہی والا ہے۔

③ جو کھڑے، بیٹھے، لیٹے ہر حالت میں چنے جاسکے [دوسرا ترجمہ] جھک پڑے ہوں گے۔

كُلُوا وَاشْرَبُوا هَنِيٓئًا بِمَآ أَسْلَفْتُمْ فِى الْأَيَّامِ الْخَالِيَةِ ۝ وَأَمَّا مَنْ أُوتِىَ كِتٰبَهُۥ بِشِمَالِهِۦ ۙ فَيَقُولُ يٰلَيْتَنِى لَمْ أُوتَ كِتٰبِيَهْ ۝ وَلَمْ أَدْرِ مَا حِسَابِيَهْ ۝ يٰلَيْتَهَا كَانَتِ الْقَاضِيَةَ ۝ مَآ أَغْنٰى عَنِّى مَالِيَهْ ۝ هَلَكَ عَنِّى سُلْطٰنِيَهْ ۝ خُذُوهُ فَغُلُّوهُ ۝ ثُمَّ الْجَحِيمَ صَلُّوهُ ۝ ثُمَّ فِى سِلْسِلَةٍ ذَرْعُهَا سَبْعُونَ ذِرَاعًا فَاسْلُكُوهُ ۝ إِنَّهُۥ كَانَ لَا يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ الْعَظِيمِ ۝ وَلَا يَحُضُّ عَلٰى طَعَامِ الْمِسْكِينِ ۝ فَلَيْسَ لَهُ الْيَوْمَ هٰهُنَا حَمِيمٌ ۝ وَلَا طَعَامٌ إِلَّا مِنْ غِسْلِينٍ ۝ لَّا يَأْكُلُهُۥٓ إِلَّا الْخٰطِـُٔونَ ۝

فَلَآ أُقْسِمُ بِمَا تُبْصِرُونَ ۝ وَمَا لَا تُبْصِرُونَ ۝

(ان کو کہا جائے گا کہ): جو اعمال تم نے پہلے گزرے ہوئے دنوں میں کیے تھے اس کے بدلے میں تم مزے سے کھاؤ، پیو ﴿۲۴﴾ اور جس کو اس کا اعمال نامہ بائیں ہاتھ میں دیا جائے گا تو وہ کہے گا کہ: اے کاش کہ مجھ کو میرا اعمال نامہ دیا ہی نہ جاتا! ﴿۲۵﴾ اور مجھے خبر ہی نہ ہوتی کہ میرا حساب کیا ہے (تو بہت اچھا ہوتا) ﴿۲۶﴾ کتنا اچھا ہوتا کہ وہ (پہلی) موت ہی (میرا معاملہ) ختم کر دیتی! ﴿۲۷﴾ مجھے میرا مال کچھ کام نہیں آیا ﴿۲۸﴾ میری حکومت مجھ سے ہلاک ہو گئی ﴿۲۹﴾ (حکم ہو گا کہ) اس کو پکڑو اور اس کے گلے میں طوق ڈال دو ﴿۳۰﴾ پھر اس کو جہنم میں داخل کر دو ﴿۳۱﴾ پھر ایک ایسی زنجیر میں جس کی لمبائی ستر ہاتھ کے برابر ہے اس کو جکڑ دو ﴿۳۲﴾ کیوں کہ یہ اللہ تعالیٰ جو سب سے بڑے ہیں ان پر ایمان نہیں لاتا تھا ﴿۳۳﴾ اور محتاجوں کو کھانا کھلانے کی تاکید نہیں کرتا تھا① ﴿۳۴﴾ لہذا یہاں آج اس کا کوئی ہمدردی کرنے والا دوست نہیں ہے ﴿۳۵﴾ اور غسلین کے سوا کھانے کی کوئی چیز نہیں ہے② ﴿۳۶﴾ جس کو گنہگار لوگ ہی کھائیں گے ﴿۳۷﴾

اب میں ان چیزوں کی قسم کھاتا ہوں جن کو تم دیکھتے ہو ﴿۳۸﴾ اور ان چیزوں کی جن کو تم دیکھتے نہیں③ ﴿۳۹﴾

---

①[دوسرا ترجمہ] ترغیب نہیں دیتا تھا۔ ②زخم دھوتے وقت جو پانی گرتا ہے یا اس جیسی کوئی کھانے کی چیز۔ ③اس وقت حضور ﷺ نظر آتے تھے، حضرت جبرئیلؑ نظر نہیں آتے تھے یا نظر آنے والی اور نہ نظر آنے والی مخلوق کی قسم کھائی گئی ہے۔

إِنَّهُۥ لَقَوۡلُ رَسُولٖ كَرِيمٖ ۝ وَمَا هُوَ بِقَوۡلِ شَاعِرٖۚ قَلِيلٗا مَّا تُؤۡمِنُونَ ۝ وَلَا بِقَوۡلِ
كَاهِنٖۚ قَلِيلٗا مَّا تَذَكَّرُونَ ۝ تَنزِيلٞ مِّن رَّبِّ ٱلۡعَٰلَمِينَ ۝ وَلَوۡ تَقَوَّلَ عَلَيۡنَا بَعۡضَ
ٱلۡأَقَاوِيلِ ۝ لَأَخَذۡنَا مِنۡهُ بِٱلۡيَمِينِ ۝ ثُمَّ لَقَطَعۡنَا مِنۡهُ ٱلۡوَتِينَ ۝ فَمَا مِنكُم مِّنۡ أَحَدٍ
عَنۡهُ حَٰجِزِينَ ۝ وَإِنَّهُۥ لَتَذۡكِرَةٞ لِّلۡمُتَّقِينَ ۝ وَإِنَّا لَنَعۡلَمُ أَنَّ مِنكُم مُّكَذِّبِينَ ۝ وَإِنَّهُۥ لَحَسۡرَةٌ
عَلَى ٱلۡكَٰفِرِينَ ۝ وَإِنَّهُۥ لَحَقُّ ٱلۡيَقِينِ ۝ فَسَبِّحۡ بِٱسۡمِ رَبِّكَ ٱلۡعَظِيمِ ۝

کہ یقیناً یہ (قرآن) بہت ہی عزت والے پیغام لانے والے (فرشتے) کا کلام ہے ﴿۴۰﴾ اور وہ (قرآن) کسی شاعر کا کلام نہیں ہے؛ (مگر) تم بہت تھوڑا ایمان لاتے ہو ﴿۴۱﴾ اور وہ کسی کاہن کا کلام نہیں ہے، تم بہت کم دھیان دیتے ہو ﴿۴۲﴾ یہ (قرآن) تمام عالموں کی رب کی طرف سے اتارا جا رہا ہے ﴿۴۳﴾ اور اگر (بالفرض) یہ نبی ہماری طرف کچھ (غلط) باتیں (بیان کر کے) منسوب کر دیتے ﴿۴۴﴾ تو ہم ان کا داہنا ہاتھ پکڑ لیتے ﴿۴۵﴾ پھر ہم ان کی شہ رگ کاٹ دیتے① ﴿۴۶﴾ پھر تم میں سے کوئی بھی (ان کو) اس (قتل کی سزا) سے روکنے والا نہ ہوتا ﴿۴۷﴾ اور یقین رکھو کہ وہ (قرآن تو) تقویٰ والوں کے لیے نصیحت ہی نصیحت ہے ﴿۴۸﴾ اور ہم اچھی طرح جانتے ہیں کہ تم میں بعض (اس قرآن کو) جھٹلانے والے ہیں ﴿۴۹﴾ اور یقیناً وہ (قرآن) کافروں کے لیے حسرت کا ذریعہ ہے ﴿۵۰﴾ اور یقیناً وہی (قرآن) حق اور یقینی ہے ﴿۵۱﴾ سو تم اپنے رب جو بڑی عظمت والے ہیں ان کے نام کی تسبیح پڑھتے ﴿۵۲﴾

---

① یعنی قتل کر دیتے۔



سورة المعارج

(المكية)

اياتها: ۴۴۔ رکوعاتها: ۲۔

یہ سورت مکی ہے، اس میں چوالیس (۴۴) آیتیں ہیں۔ سورۃ حاقہ کے بعد اور سورۃ نبا سے پہلے (۷۸) نمبر پر نازل ہوئی۔

اس سورت میں اللہ کی عظمت، برتری اور درجات کی بلندی کا تذکرہ ہے، یعنی اللہ بڑے فضائل والے، بڑے بلندیوں والے ہیں۔

معارج کا دوسرا مطلب ہے: فرشتے اور ایمان والوں کی روحیں درجہ بدرجہ طے کر کے اللہ کی بارگاہ قرب تک چڑھتی ہیں۔

تیسرا مطلب یہ بھی ہے کہ اللہ کے بندے اللہ کی تابعداری میں دل وجان سے کوشش کر کے اور اچھی عادتوں سے آراستہ ہو کر اللہ کے قرب اور وصول کے روحانی مرتبوں اور درجوں سے ترقی کرتے ہوئے اللہ کی حضوری سے مشرف ہوتے ہیں۔

معارج کا ایک مطلب یہ بھی ہے کہ آسمان پر چڑھنے کے راستے، جن راستوں پر چڑھ کر فرشتے اوپر کی دنیا میں پہنچتے ہیں۔

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ○

سَاَلَ سَآئِلٌۢ بِعَذَابٍ وَّاقِعٍ ۙ﴿۱﴾ لِّلۡکٰفِرِیۡنَ لَیۡسَ لَہٗ دَافِعٌ ۙ﴿۲﴾ مِّنَ اللّٰہِ ذِی الۡمَعَارِجِ ؕ﴿۳﴾ تَعۡرُجُ الۡمَلٰٓئِکَۃُ وَ الرُّوۡحُ اِلَیۡہِ فِیۡ یَوۡمٍ کَانَ مِقۡدَارُہٗ خَمۡسِیۡنَ اَلۡفَ سَنَۃٍ ۚ﴿۴﴾ فَاصۡبِرۡ صَبۡرًا جَمِیۡلًا ﴿۵﴾ اِنَّہُمۡ یَرَوۡنَہٗ بَعِیۡدًا ۙ﴿۶﴾ وَّ نَرٰىہُ قَرِیۡبًا ؕ﴿۷﴾ یَوۡمَ تَکُوۡنُ السَّمَآءُ کَالۡمُہۡلِ ۙ﴿۸﴾ وَ تَکُوۡنُ الۡجِبَالُ کَالۡعِہۡنِ ۙ﴿۹﴾ وَ لَا یَسۡـَٔلُ حَمِیۡمٌ حَمِیۡمًا ﴿ۚۖ۱۰﴾

اللہ تعالیٰ کے نام سے (میں شروع کرتا ہوں) جن کی رحمت سب کے لیے ہے، جو بہت زیادہ رحم کرنے والے ہیں۔

ایک مانگنے والے نے وہ عذاب مانگا ہے ① جو کافروں پر آنے ہی والا ہے، اس (عذاب) کو کوئی ہٹانے والا نہیں ہے ② ﴿۱﴾ ﴿۲﴾ (وہ عذاب) اس اللہ تعالیٰ کی طرف سے (آئے گا) جو چڑھنے کے راستوں (یعنی آسمانوں) کے مالک ہیں ③ ﴿۳﴾ فرشتے اور روح اس کی طرف اس دن میں چڑھتے ہوں گے جس کی مقدار پچاس ہزار سال ہے ④ ﴿۴﴾ لہٰذا (اے نبی!) تم خوب صورتی کے ساتھ صبر کرتے جاؤ ⑤ ﴿۵﴾ یہ لوگ اس (عذاب کے دن) کو (بہت) دور سمجھ رہے ہیں ﴿۶﴾ اور ہم اس کو قریب دیکھ رہے ہیں ﴿۷﴾ (وہ عذاب) اس دن (ہوگا) جب آسمان پگھلے ہوئے تانبے کی طرح ہو جائے گا ⑥ ﴿۸﴾ اور پہاڑ رنگین اون کی طرح ہو جائیں گے ﴿۹﴾ اور کوئی جگری دوست کسی جگری دوست کو پوچھے گا بھی نہیں ﴿۱۰﴾

---

① سال کا صلہ "ب" آئے تو درخواست اور طلب کا معنی ہوتا ہے، یہ مطالبہ کرنے والا نضر بن حارث تھا۔

② [دوسرا ترجمہ] ایک مانگنے والے نے (ایسا) عذاب مانگا ہے جو (یقینا) پڑنے والا ہی ہے، کافروں پر سے اس عذاب کو کوئی روکنے والا نہیں ہے۔

③ [دوسرا ترجمہ] جو سیڑھیوں کے (یعنی آسمانوں) کے مالک ہیں۔ تیسرا۔ جو بلند درجات کے صاحب ہے۔

④ [دوسرا ترجمہ] جن سیڑھیوں سے فرشتے اور (ایمان والوں کی) روح اس کے پاس چڑھ کر جاتی ہے وہ عذاب اس دن میں واقع ہوگا جس کی مقدار پچاس ہزار سال ہے۔

⑤ یعنی ایسا صبر جس میں کوئی شکایت نہ ہو۔ ⑥ [دوسرا ترجمہ] تیل کی تلچھٹ کی طرح ہو جائے گا۔

يُبَصَّرُوْنَهُمْ ۭ يَوَدُّ الْمُجْرِمُ لَوْ يَفْتَدِيْ مِنْ عَذَابِ يَوْمِىِٕذٍۢ بِبَنِيْهِ ۝ وَصَاحِبَتِهٖ وَاَخِيْهِ ۝ وَفَصِيْلَتِهِ الَّتِيْ تُـْٔوِيْهِ ۝ وَمَنْ فِي الْاَرْضِ جَمِيْعًا ۙ ثُمَّ يُنْجِيْهِ ۝ كَلَّا ۭ اِنَّهَا لَظٰى ۝ نَزَّاعَةً لِّلشَّوٰى ۝ تَدْعُوْا مَنْ اَدْبَرَ وَتَوَلّٰى ۝ وَجَمَعَ فَاَوْعٰى ۝ اِنَّ الْاِنْسَانَ خُلِقَ هَلُوْعًا ۝ اِذَا مَسَّهُ الشَّرُّ جَزُوْعًا ۝ وَّاِذَا مَسَّهُ الْخَيْرُ مَنُوْعًا ۝ اِلَّا الْمُصَلِّيْنَ ۝ الَّذِيْنَ هُمْ عَلٰي صَلَاتِهِمْ دَاۗىِٕمُوْنَ ۝ وَالَّذِيْنَ فِيْٓ اَمْوَالِهِمْ حَقٌّ مَّعْلُوْمٌ ۝ لِّلسَّاۗىِٕلِ وَالْمَحْرُوْمِ ۝ وَالَّذِيْنَ يُصَدِّقُوْنَ بِيَوْمِ الدِّيْنِ ۝ وَالَّذِيْنَ هُمْ مِّنْ عَذَابِ رَبِّهِمْ مُّشْفِقُوْنَ ۝

حالاں کہ وہ ایک دوسرے کو دکھا بھی دیے جائیں گے، مجرم چاہے گا کہ اس دن کے عذاب سے چھٹکارا حاصل کرنے کے لیے اپنے بیٹے کو ﴿۱۱﴾ اور اپنی بیوی کو اور اپنے بھائی کو ﴿۱۲﴾ اور اپنے اس گھرانے کو جس میں وہ رہتا تھا ﴿۱۳﴾ اور زمین کے تمام رہنے والوں کو فدیہ میں دے ڈالے، پھر (فدیہ دے کر) خود کو بچائے ﴿۱۴﴾ (لیکن ایسا) ہرگز نہیں ہوگا، وہ تو ایک بھڑکتی ہوئی آگ ہے ﴿۱۵﴾ جو کھال کھینچ لینے والی ہوگی ﴿۱۶﴾ وہ (آگ) اس شخص کو پکارتی ہوگی جس نے (ایمان سے) پیٹھ پھرالی ہوگی اور منہ پھرا کر چلا گیا ہوگا ﴿۱۷﴾ اور (مال کو) جمع کیا ہوگا اور سنبھال کر (حفاظت سے) رکھ دیا ہوگا① ﴿۱۸﴾ یقیناً انسان بہت کم صبر کرنے والا پیدا کیا گیا ہے② ﴿۱۹﴾ جب اس کو کوئی تکلیف پہنچتی ہے تو بہت گھبرا جاتا ہے ﴿۲۰﴾ اور جب کوئی بھلائی اس کو پہنچتی ہے تو (مال خرچ کرنے سے) بہت منع کرتا ہے③ ﴿۲۱﴾ مگر ہاں وہ نمازی لوگ (ایسے نہیں ہے) ﴿۲۲﴾ جو اپنی نماز کی برابر پابندی رکھتے ہیں ﴿۲۳﴾ اور وہ جن کے مالوں میں متعین حصہ ہے ﴿۲۴﴾ سوال کرنے والے کا بھی اور سوال سے بچنے والے کا بھی ﴿۲۵﴾ اور وہ لوگ جو بدلے کے دن کا یقین (یعنی اعتقاد) رکھتے ہیں ﴿۲۶﴾ اور وہ جو اپنے رب کے عذاب سے ڈرتے رہتے ہیں ﴿۲۷﴾

① یعنی مال میں جو حقوق ہے وہ ادا نہیں کرتا تھا۔
② [دوسرا] کم ہمت پیدا کیا گیا [تیسرا] کم حوصلہ پیدا کیا گیا۔
③ [دوسرا ترجمہ] بہت بخیل بن جاتا ہے۔

إِنَّ عَذَابَ رَبِّهِمْ غَيْرُ مَأْمُونٍ ﴿٢٨﴾ وَالَّذِينَ هُمْ لِفُرُوجِهِمْ حَافِظُونَ ﴿٢٩﴾ إِلَّا عَلَىٰ أَزْوَاجِهِمْ أَوْ مَا مَلَكَتْ أَيْمَانُهُمْ فَإِنَّهُمْ غَيْرُ مَلُومِينَ ﴿٣٠﴾ فَمَنِ ابْتَغَىٰ وَرَاءَ ذَٰلِكَ فَأُولَٰئِكَ هُمُ الْعَادُونَ ﴿٣١﴾ وَالَّذِينَ هُمْ لِأَمَانَاتِهِمْ وَعَهْدِهِمْ رَاعُونَ ﴿٣٢﴾ وَالَّذِينَ هُمْ بِشَهَادَاتِهِمْ قَائِمُونَ ﴿٣٣﴾ وَالَّذِينَ هُمْ عَلَىٰ صَلَاتِهِمْ يُحَافِظُونَ ﴿٣٤﴾ أُولَٰئِكَ فِي جَنَّاتٍ مُكْرَمُونَ ﴿٣٥﴾

فَمَالِ الَّذِينَ كَفَرُوا قِبَلَكَ مُهْطِعِينَ ﴿٣٦﴾ عَنِ الْيَمِينِ وَعَنِ الشِّمَالِ عِزِينَ ﴿٣٧﴾ أَيَطْمَعُ كُلُّ امْرِئٍ مِنْهُمْ أَنْ يُدْخَلَ جَنَّةَ نَعِيمٍ ﴿٣٨﴾ كَلَّا ۖ إِنَّا خَلَقْنَاهُمْ مِمَّا يَعْلَمُونَ ﴿٣٩﴾

یقیناً ان کے رب کے عذاب سے نڈر (یعنی بے خوف) نہیں ہونا چاہیے ﴿۲۸﴾ اور وہ لوگ جو اپنی شرم گاہوں کی (برابر) حفاظت رکھتے ہیں (۱) ﴿۲۹﴾ سوائے اپنی بیویوں کے یا ان باندیوں کے جو ان کی مالکی میں آچکی ہوں تو ان پر کوئی ملامت نہیں ہے ﴿۳۰﴾ اور جو بھی اس کے علاوہ (شہوت پورا کرنے کا دوسرا طریقہ اپنانا) چاہے گا سو وہی لوگ (شریعت کی) حد سے آگے نکلنے والے ہیں ﴿۳۱﴾ اور وہ لوگ جو اپنی امانتوں کو اور اپنے عہدوں کو نبھاتے ہیں ﴿۳۲﴾ اور وہ لوگ جو اپنی گواہیاں ٹھیک ٹھیک ادا کرتے ہیں ﴿۳۳﴾ اور وہ لوگ جو اپنی (فرض) نمازوں کی پوری حفاظت کرتے ہیں ﴿۳۴﴾ وہی لوگ ہیں جو جنتوں میں عزت (یعنی احترام) کے ساتھ رہیں گے ﴿۳۵﴾

(اے نبی!) تو ان کافروں کو کیا ہو گیا وہ داہنی طرف سے بھی اور بائیں طرف سے بھی آپ کی طرف ٹولیاں بنا بنا کر دوڑ دوڑ کر آرہے ہیں ﴿۳۶﴾﴿۳۷﴾ کیا ان میں سے ہر شخص یہ لالچ رکھتا ہے کہ اس کو نعمتوں والی جنت میں داخل کر دیا جائے گا؟ (ایسا) ہرگز نہیں ہوگا ﴿۳۸﴾ ہم نے ان کو جس چیز سے پیدا کیا ہے (۲) اس کو وہ بھی جانتے ہیں ﴿۳۹﴾

---

(۱) یعنی قابو میں رکھتے ہیں۔

(۲) یعنی منی کے بے جان قطرے سے۔

فَلَآ اُقْسِمُ بِرَبِّ الْمَشٰرِقِ وَالْمَغٰرِبِ اِنَّا لَقٰدِرُوْنَ ﴿۴۰﴾ عَلٰٓى اَنْ نُّبَدِّلَ خَيْرًا مِّنْهُمْ ۙ وَمَا نَحْنُ بِمَسْبُوْقِيْنَ ﴿۴۱﴾ فَذَرْهُمْ يَخُوْضُوْا وَيَلْعَبُوْا حَتّٰى يُلٰقُوْا يَوْمَهُمُ الَّذِيْ يُوْعَدُوْنَ ﴿۴۲﴾ يَوْمَ يَخْرُجُوْنَ مِنَ الْاَجْدَاثِ سِرَاعًا كَاَنَّهُمْ اِلٰى نُصُبٍ يُّوْفِضُوْنَ ﴿۴۳﴾ خَاشِعَةً اَبْصَارُهُمْ تَرْهَقُهُمْ ذِلَّةٌ ۭ ذٰلِكَ الْيَوْمُ الَّذِيْ كَانُوْا يُوْعَدُوْنَ ﴿۴۴﴾

سو اب میں مشرقوں اور مغربوں ① کے رب کی قسم کھاتا ہوں کہ ہم یقیناً اس بات پر پوری قدرت رکھتے ہیں کہ ہم ان کی جگہ ان سے بہتر لوگوں کو (بدل کر کے) لے آئیں اور وہ ہمارے قابو سے نکل نہیں جائیں گے ﴿۴۰﴾ ﴿۴۱﴾ لہذا (اے نبی!) تم ان کو چھوڑ دو کہ وہ بیہودہ باتوں میں لگے رہیں اور کھیل کود کرتے رہیں، یہاں تک کہ وہ اپنے اس دن سے جا ملیں جس کا ان سے وعدہ کیا جا رہا ہے ﴿۴۲﴾ جس دن وہ (کافر) قبروں سے اس طرح جلدی جلدی نکلیں گے جیسے وہ کسی بت کے تھان کی طرف دوڑ رہے ہوں ﴿۴۳﴾ ان کی آنکھیں جھکی ہوئی ہوں گی ② ذلت ان پر چھا رہی ہوگی، یہ وہی دن ہے جس کا ان سے وعدہ کیا جا رہا ہے ﴿۴۴﴾

---

① یعنی جن جگہوں سے ستارے طلوع ہوتے ہیں اور جن جگہوں پر ستارے غروب ہوتے ہیں۔

② [دوسرا ترجمہ] ان کی آنکھیں نیچی ہو رہی ہوں گی۔



سورۃ نوح

(المکیۃ)

ایاتھا:۲۸۔رکوعاتھا:۲۔

یہ سورت مکی ہے، اس میں اٹھائیس (۲۸) آیتیں ہیں۔سورۂ نحل کے بعد اور سورۂ طور سے پہلے اکہتر (۷۱) یا تہتر (۷۳) نمبر پر نازل ہوئی۔

اس سورت میں اللہ کے ایک جلیل القدر نبی حضرت نوح بن لامک کا تذکرہ ہے۔

کہتے ہیں: نوحہ یعنی کثرت سے رونے کی وجہ سے آپ کا نام نوح سے مشہور ہو گیا، اصلی نام عبدالجبار بھی بتایا جاتا ہے۔

آپ کا لقب ''آدمِ ثانی'' ہے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

إِنَّآ أَرْسَلْنَا نُوحًا إِلٰى قَوْمِهٖٓ أَنْ أَنذِرْ قَوْمَكَ مِن قَبْلِ أَن يَأْتِيَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ ① قَالَ يٰقَوْمِ إِنِّي لَكُمْ نَذِيرٌ مُّبِينٌ ② أَنِ اعْبُدُوا اللّٰهَ وَاتَّقُوهُ وَأَطِيعُونِ ③ يَغْفِرْ لَكُم مِّن ذُنُوبِكُمْ وَيُؤَخِّرْكُمْ إِلٰٓى أَجَلٍ مُّسَمًّى ۚ إِنَّ أَجَلَ اللّٰهِ إِذَا جَآءَ لَا يُؤَخَّرُ ۘ لَوْ كُنتُمْ تَعْلَمُونَ ④ قَالَ رَبِّ إِنِّي دَعَوْتُ قَوْمِي لَيْلًا وَنَهَارًا ⑤ فَلَمْ يَزِدْهُمْ دُعَآءِيٓ إِلَّا فِرَارًا ⑥ وَإِنِّي كُلَّمَا دَعَوْتُهُمْ لِتَغْفِرَ لَهُمْ جَعَلُوٓا أَصَابِعَهُمْ فِيٓ آذَانِهِمْ وَاسْتَغْشَوْا ثِيَابَهُمْ وَأَصَرُّوا وَاسْتَكْبَرُوا اسْتِكْبَارًا ⑦

اللہ تعالیٰ کے نام سے (میں شروع کرتا ہوں) جن کی رحمت سب کے لیے ہے، جو بہت زیادہ رحم کرنے والے ہیں۔

یقیناً ہم نے نوح کو ان کی قوم کی طرف (نبی بنا کر) بھیجا کہ اپنی قوم کو (کفر کی سزا سے) ڈراؤ اس سے پہلے کہ ان پر کوئی دردناک عذاب آپہنچے ﴿۱﴾ نوح نے (اپنی قوم کو) کہا کہ: اے میری قوم! میں تمھارے لیے صاف صاف ڈرانے والا ہوں ﴿۲﴾ یہ کہ تم اللہ تعالیٰ کی عبادت کرو اور اس (اللہ تعالیٰ) سے ڈرو اور میری بات مان لو ﴿۳﴾ وہ (اللہ تعالیٰ) تمھارے کچھ گناہوں کی مغفرت کر دیں گے اور تم کو مقرر وقت (یعنی جتنی زندگی مقدر ہے وہاں) تک باقی رکھیں گے① یقیناً اللہ تعالیٰ نے جو وعدہ کیا ہے جب وہ آجائے گا تو پھر اس کو پیچھے نہیں ہٹایا جا سکتا، کاش تم یہ بات سمجھتے ہوتے ﴿۴﴾ نوح نے کہا: اے میرے رب! میں اپنی قوم کو رات اور دن (توحید کی) دعوت دیتا رہا ﴿۵﴾ لیکن میری دعوت سے وہ (ایمان سے) اور زیادہ بھاگنے لگے ﴿۶﴾ اور میں نے جب بھی ان کو (توحید کی) دعوت دی تاکہ آپ ان کی مغفرت کر دے تو انھوں نے اپنے کانوں میں اپنی انگلیاں ڈال دی اور اپنے کپڑے اپنے اوپر (اوڑھ کر) لپیٹ لیے اور (کفر پر) اڑے رہے② اور انھوں نے انتہائی تکبر کیا ﴿۷﴾

---

① [دوسرا ترجمہ] اور تم کو مقرر وقت تک ڈھیل دیں گے۔ ② [دوسرا ترجمہ] ضد کرنے لگے۔

ثُمَّ إِنِّي دَعَوْتُهُمْ جِهَارًا ﴿٨﴾ ثُمَّ إِنِّي أَعْلَنتُ لَهُمْ وَأَسْرَرْتُ لَهُمْ إِسْرَارًا ﴿٩﴾ فَقُلْتُ اسْتَغْفِرُوا رَبَّكُمْ إِنَّهُ كَانَ غَفَّارًا ﴿١٠﴾ يُرْسِلِ السَّمَاءَ عَلَيْكُم مِّدْرَارًا ﴿١١﴾ وَيُمْدِدْكُم بِأَمْوَالٍ وَبَنِينَ وَيَجْعَل لَّكُمْ جَنَّاتٍ وَيَجْعَل لَّكُمْ أَنْهَارًا ﴿١٢﴾ مَّا لَكُمْ لَا تَرْجُونَ لِلَّهِ وَقَارًا ﴿١٣﴾ وَقَدْ خَلَقَكُمْ أَطْوَارًا ﴿١٤﴾ أَلَمْ تَرَوْا كَيْفَ خَلَقَ اللَّهُ سَبْعَ سَمَاوَاتٍ طِبَاقًا ﴿١٥﴾ وَجَعَلَ الْقَمَرَ فِيهِنَّ نُورًا وَجَعَلَ الشَّمْسَ سِرَاجًا ﴿١٦﴾ وَاللَّهُ أَنبَتَكُم مِّنَ الْأَرْضِ نَبَاتًا ﴿١٧﴾

پھر میں نے ان کو بلند آواز سے دعوت دی(۱) ﴿۸﴾ پھر میں نے ان کو کھل کر (یعنی علانیہ) بھی سمجھایا اور چپکے چپکے بھی ان کو سمجھایا(۲) ﴿۹﴾ سو میں نے (ان سے) کہا کہ تم اپنے رب سے استغفار کرو، یقین رکھو وہ بہت معاف کرنے والے ہیں ﴿۱۰﴾ وہ تمھارے اوپر آسمان سے خوب بارش برسائیں گے ﴿۱۱﴾ اور تمھارے مال اور اولاد میں مدد کریں گے(۳) اور تمھارے لیے باغات پیدا کر دیں گے اور تمھارے لیے نہریں جاری کر دیں گے(۴) ﴿۱۲﴾ تم کو کیا ہو گیا کہ تم اللہ تعالیٰ کی عظمت سے بالکل ڈرتے نہیں ہو(۵) ﴿۱۳﴾ حالاں کہ اس (اللہ تعالیٰ) نے تم کو (منی کے نطفے سے انسان بننے تک) مختلف دور سے گزار کر پیدا کیا ہے ﴿۱۴﴾ کیا تم (یہ) نہیں دیکھتے کہ اللہ تعالیٰ نے کس طرح اوپر نیچے سات آسمان پیدا فرمائے ہیں؟ ﴿۱۵﴾ اور ان (آسمانوں) میں چاند کو نور اور سورج کو چراغ بنایا ہے ﴿۱۶﴾ اور اللہ تعالیٰ نے تم کو خاص طریقے سے زمین سے اگایا ہے(۱) ﴿۱۷﴾

---

(۱) یعنی مجلسوں میں جا جا کر مجمع عام میں بھی دعوت دی۔ (۲) یعنی انفرادی ملاقاتیں، تنہائی میں چپکے چپکے سمجھایا، غرض جس طرح بھی دعوت دی جا سکتی ہو ان تمام طریقوں سے دعوت دی۔ (۳) [دوسرا ترجمہ] بڑھا دیں گے۔ قرآن کی آیتوں اور احادیث میں اولاد کی کثرت کو بطور نعمت بیان کیا گیا ہے اور بعض آیتوں میں بتایا گیا کہ نافرمان لوگ بھی اولاد کی کثرت کو فخریہ انداز میں بیان کرتے ہیں، افسوس! آج کے دور میں اولاد کی کثرت کو لوگ معیوب سمجھ رہے ہیں، کیسا الٹا حال ہے؟

(۴) استغفار کے عجیب فوائد اور حضرت حسن بصری کا واقعہ خطبات محمود میں ملاحظہ فرمائیں۔

(۵) [دوسرا ترجمہ] تم کو کیا ہو گیا کہ تم اللہ تعالیٰ کی بڑائی سے بالکل امید نہیں رکھتے یعنی اللہ کی عظمت سے امید رکھو کہ اگر تم اطاعت کرو گے تو تم کو عزت ملے گی، یا بڑائی کا اعتقاد رکھ کر عظمت سے ڈرو۔

(۱) عام طور پر انسان منی سے پیدا ہوا ہے اور منی غذا سے بنی ہے اور غذا کا تعلق زمین سے اگنے والی چیزوں سے ہے اور انسانِ اول حضرت آدم تو مٹی سے پیدا کیے گئے تھے۔

ثُمَّ يُعِيْدُكُمْ فِيْهَا وَيُخْرِجُكُمْ اِخْرَاجًا ۝ وَاللّٰهُ جَعَلَ لَكُمُ الْاَرْضَ بِسَاطًا ۝ لِّتَسْلُكُوْا مِنْهَا سُبُلًا فِجَاجًا ۝

قَالَ نُوْحٌ رَّبِّ اِنَّهُمْ عَصَوْنِيْ وَاتَّبَعُوْا مَنْ لَّمْ يَزِدْهُ مَالُهٗ وَوَلَدُهٗۤ اِلَّا خَسَارًا ۝ وَمَكَرُوْا مَكْرًا كُبَّارًا ۝ وَقَالُوْا لَا تَذَرُنَّ اٰلِهَتَكُمْ وَلَا تَذَرُنَّ وَدًّا وَّلَا سُوَاعًا ۙ وَّلَا يَغُوْثَ وَيَعُوْقَ وَنَسْرًا ۝ وَقَدْ اَضَلُّوْا كَثِيْرًا ۚ وَلَا تَزِدِ الظّٰلِمِيْنَ اِلَّا ضَلٰلًا ۝ مِمَّا خَطِيْٓـٰٔتِهِمْ اُغْرِقُوْا فَاُدْخِلُوْا نَارًا ۙ فَلَمْ يَجِدُوْا لَهُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ اَنْصَارًا ۝

پھر وہ (اللہ تعالیٰ) تم کو اس (زمین) میں دوبارہ لے جائیں گے اور (قیامت میں وہیں سے) تم کو باہر نکالیں گے ﴿۱۸﴾ اور اللہ تعالیٰ نے تمھارے لیے زمین کو فرش (یعنی بچھونا) بنادیا ﴿۱۹﴾ تاکہ تم اس کے کھلے (یعنی کشادہ) راستوں پر چلو پھرو ﴿۲۰﴾

نوح علیہ السلام نے کہا کہ: اے میرے رب! حقیقت یہ ہے کہ انھوں نے میرا کہنا نہیں مانا اور ان (سرداروں) کی بات پر چلے جن کو ان کے مال اور اولاد نے نقصان ہی زیادہ پہنچایا ﴿۲۱﴾ اور انھوں نے (میرے خلاف) بڑی بھاری مکاری (یعنی تدبیریں) کی ﴿۲۲﴾ اور (ان سرداروں نے عوام سے) کہا کہ: تم اپنے معبودوں کو ہرگز مت چھوڑنا اور (خاص طور پر) بالکل مت چھوڑنا "وُد" کو اور نہ تو "سواع" کو اور نہ تو "یغوث" کو اور (نہ تو) "یعوق" کو اور (نہ تو) "نسر" کو① ﴿۲۳﴾ اور پکی بات ہے کہ (اس طرح) ان سرداروں (اور بتوں) نے بہت سو کو گمراہ کردیا؛ اور (اے رب!) آپ بھی ان ظالموں کو گمراہی میں اور زیادہ کردیجیے ﴿۲۴﴾ وہ لوگ اپنے گناہوں کی وجہ سے (پانی میں) ڈبود یئے گئے اور آگ میں داخل کردیے گئے، پھر اپنے لیے انھوں نے اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی مدد کرنے والا نہیں پایا (جو ان کو عذاب سے بچالیوے) ﴿۲۵﴾

---

① حضرت شاہ عبدالعزیز صاحب محدث دہلویؒ نے تفسیر فتح العزیز میں لکھا ہے کہ ہندوستان میں آج تک ان بتوں کی عبادت ہوتی ہے، نام یہاں بدلے ہوئے ہیں:

وُد: بشن۔ سواع: برہما۔ یغوث: اندرا۔ یعوق: شیو۔ نسر: ہنومان۔

وَقَالَ نُوحٌ رَّبِّ لَا تَذَرْ عَلَى الْأَرْضِ مِنَ الْكٰفِرِينَ دَيَّارًا ﴿۲۶﴾ إِنَّكَ إِن تَذَرْهُمْ يُضِلُّوا عِبَادَكَ وَلَا يَلِدُوا إِلَّا فَاجِرًا كَفَّارًا ﴿۲۷﴾ رَبِّ اغْفِرْ لِي وَلِوَالِدَيَّ وَلِمَن دَخَلَ بَيْتِيَ مُؤْمِنًا وَلِلْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنٰتِ ۖ وَلَا تَزِدِ الظّٰلِمِينَ إِلَّا تَبَارًا ﴿۲۸﴾

اور نوح علیہ السلام نے عرض کیا کہ: اے میرے رب! آپ کافروں میں سے زمین پر کسی بسنے والے کو باقی نہ چھوڑے ① ﴿۲۶﴾ یقیناً اگر آپ ان کو باقی رکھیں گے تو وہ آپ کے بندوں کو گمراہ کردیں گے اور ان سے بدکار، پکّی کافر اولاد ہی پیدا ہوگی ﴿۲۷﴾ اے میرے رب! آپ میری مغفرت کردیجیے اور میرے والدین کی اور جو میرے گھر میں ایمان لاکر داخل ہوجائے اس کی اور (قیامت تک آنے والے) ایمان والے مردوں کی اور ایمان والی عورتوں کی، اور ظالموں کی تو بربادی ہی زیادہ کردیجیے ﴿۲۸﴾

---

① [دوسرا ترجمہ] زمین پر ایک گھر بھی باقی نہ رکھیے۔



سورۃ الجن

(المکیۃ)

آیاتہا:۲۸۔رکوعاتہا:۲۔

یہ سورت مکی ہے، اس میں اٹھائیس (۲۸) آیتیں ہیں۔سورۂ اعراف کے بعد اور سورۂ یٰسین سے پہلے چالیس (۴۰) نمبر پر نازل ہوئی۔

جناتوں کے قرآن سننے کے واقعے کو اس سورت میں بیان کیا گیا ہے۔

''جن'' اللہ تعالیٰ کی ایک مستقل مخلوق ہے، ان کی پیدائش آگ سے ہوئی، ان کی پیدائش کی تفصیلی کیفیت ہم کو معلوم نہیں، ہماری طرح وہ بھی احکامِ شرعیہ کے مکلف ہیں، توالد وتناسل کا سلسلہ بھی ہے، ایمان والے بھی ہیں، غیر ایمان والے بھی ہیں۔

''جن'' کا لفظ ''جَنّ'' سے بنا ہے، جس کا معنیٰ آتا ہے چھپا لینا، یہ عام طور پر نظروں سے غائب رہتے ہیں؛ اسی لیے ان کو ''جن'' کہا جاتا ہے۔

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ۝

قُلۡ اُوۡحِیَ اِلَیَّ اَنَّہُ اسۡتَمَعَ نَفَرٌ مِّنَ الۡجِنِّ فَقَالُوۡۤا اِنَّا سَمِعۡنَا قُرۡاٰنًا عَجَبًا ۙ﴿۱﴾ یَّہۡدِیۡۤ اِلَی الرُّشۡدِ فَاٰمَنَّا بِہٖ ؕ وَ لَنۡ نُّشۡرِکَ بِرَبِّنَاۤ اَحَدًا ۙ﴿۲﴾ وَّ اَنَّہٗ تَعٰلٰی جَدُّ رَبِّنَا مَا اتَّخَذَ صَاحِبَۃً وَّ لَا وَلَدًا ۙ﴿۳﴾ وَّ اَنَّہٗ کَانَ یَقُوۡلُ سَفِیۡہُنَا عَلَی اللّٰہِ شَطَطًا ۙ﴿۴﴾ وَّ اَنَّا ظَنَنَّاۤ اَنۡ لَّنۡ تَقُوۡلَ الۡاِنۡسُ وَ الۡجِنُّ عَلَی اللّٰہِ کَذِبًا ۙ﴿۵﴾ وَّ اَنَّہٗ کَانَ رِجَالٌ مِّنَ الۡاِنۡسِ یَعُوۡذُوۡنَ بِرِجَالٍ مِّنَ الۡجِنِّ فَزَادُوۡہُمۡ رَہَقًا ۙ﴿۶﴾

اللہ تعالیٰ کے نام سے (میں شروع کرتا ہوں) جن کی رحمت سب کے لیے ہے، جو بہت زیادہ رحم کرنے والے ہیں۔

(اے نبی!) تم کہہ دو کہ: میرے پاس وحی بھیجی گئی ہے کہ جنات کی ایک جماعت نے (قرآن کو) غور سے سنا① پھر انھوں نے (اپنی قوم کو جاکر) کہا کہ: ہم نے تو ایک عجیب قرآن سنا ﴿۱﴾ جو نیک راستہ بتلاتا ہے؛ لہٰذا ہم اس (قرآن) پر ایمان لے آئے ہیں② اور ہم اپنے رب کے ساتھ کسی کو (عبادت میں) بالکل شریک نہیں مانیں گے ﴿۲﴾ اور یہ کہ ہمارے رب کی شان بہت اونچی ہے، اس نے نہ کسی کو بیوی بنایا اور نہ کسی کو بیٹا بنایا ﴿۳﴾ اور یہ کہ ہم میں سے بے وقوف لوگ اللہ تعالیٰ کی شان میں حقیقت سے دور باتیں کرتے تھے③ ﴿۴﴾ اور ہم تو یہ خیال کرتے تھے کہ انسان اور جنات اللہ تعالیٰ کی شان میں کبھی کوئی جھوٹی بات نہیں کہیں گے ﴿۵﴾ اور یہ کہ انسانوں میں سے کچھ لوگ جنات کے کچھ لوگوں سے پناہ لیا کرتے تھے، اس طرح ان (حفاظت لینے والے) انسانوں نے ان جناتوں کی شرارت (یعنی بد دماغی) زیادہ کردی④ ﴿۶﴾

---

① یعنی حضرت نبی کریم ﷺ سے سنا، طائف کی مشقت پر دو نقد انعام دنیا ہی میں ملے (۱) جناتوں میں ایمان پھیلنا شروع ہوا (۲) معراج۔

② یہ جناتوں کی قابلِ تقلید بات ہے کہ حق بات سنی تو فوری ایمان قبول کرلیا۔ اس سے پوچھیں گے۔ اس سے تحقیق کریں گے۔ غور کریں گے۔ اس طرح ٹالنے والے چکروں میں نہ پڑے۔

③ [دوسرا ترجمہ] (نامناسب) باتیں حد سے بڑھ کر کہتے تھے۔

④ [دوسرا ترجمہ] اس طرح جناتوں کو اور زیادہ سر پر چڑھا دیا۔

وَّاَنَّهُمْ ظَنُّوْا كَمَا ظَنَنْتُمْ اَنْ لَّنْ يَّبْعَثَ اللّٰهُ اَحَدًاۙ وَّاَنَّا لَمَسْنَا السَّمَآءَ فَوَجَدْنٰهَا مُلِئَتْ حَرَسًا شَدِيْدًا وَّشُهُبًاۙ وَّاَنَّا كُنَّا نَقْعُدُ مِنْهَا مَقَاعِدَ لِلسَّمْعِؕ فَمَنْ يَّسْتَمِعِ الْاٰنَ يَجِدْ لَهٗ شِهَابًا رَّصَدًاۙ وَّاَنَّا لَا نَدْرِيْۤ اَشَرٌّ اُرِيْدَ بِمَنْ فِي الْاَرْضِ اَمْ اَرَادَ بِهِمْ رَبُّهُمْ رَشَدًاۙ وَّاَنَّا مِنَّا الصّٰلِحُوْنَ وَمِنَّا دُوْنَ ذٰلِكَؕ كُنَّا طَرَآئِقَ قِدَدًاۙ وَّاَنَّا ظَنَنَّاۤ اَنْ لَّنْ نُّعْجِزَ اللّٰهَ فِي الْاَرْضِ وَلَنْ نُّعْجِزَهٗ هَرَبًاۙ وَّاَنَّا لَمَّا سَمِعْنَا الْهُدٰۤى اٰمَنَّا بِهٖؕ فَمَنْ يُّؤْمِنْۢ بِرَبِّهٖ فَلَا يَخَافُ بَخْسًا وَّلَا رَهَقًاۙ وَّاَنَّا مِنَّا الْمُسْلِمُوْنَ وَمِنَّا الْقٰسِطُوْنَؕ

اور یہ کہ جس طرح تم (جناتوں) نے خیال قائم کر رکھا تھا ویسا ہی ان انسانوں نے خیال قائم کر رکھا تھا کہ اللہ تعالیٰ کسی کو (مرنے کے بعد) دوسری مرتبہ ہرگز زندہ نہیں کریں گے ①﴿۷﴾ اور یہ کہ ہم نے آسمان کی تلاشی لینا چاہی ② تو اسے بڑے سخت چوکیداروں اور شعلوں سے بھرا ہوا پایا ﴿۸﴾ اور یہ کہ (پہلے) ہم تو اس (آسمان) کی کچھ جگہوں پر سننے کے لیے بیٹھا کرتے تھے ③ لیکن اب جو کوئی سننا چاہے تو وہ دیکھتا ہے کہ ایک شعلہ اس کی گھات میں لگا ہے ④﴿۹﴾ اور یہ کہ ہم (یہ) نہیں جانتے کہ (اس روک ٹوک سے) زمین کے رہنے والوں سے کوئی برا ارادہ کیا گیا ہے یا ان کے رب نے ان کو سیدھا راستہ دکھانے کا ارادہ کیا ہے؟ ﴿۱۰﴾ اور یہ کہ ہم میں سے کچھ نیک ہیں اور ہم میں سے کچھ ان کے سوا (دوسری طرح کے) بھی ہیں، (غرض) ہم الگ الگ طریقوں پر (چلے آرہے) تھے ﴿۱۱﴾ اور یہ کہ ہم سمجھ چکے ہیں کہ ہم اللہ تعالیٰ کو زمین میں بالکل عاجز نہیں کر سکتے اور نہیں بھاگ کر کے ان کو تھکا (یعنی ہرا) نہیں سکتے ﴿۱۲﴾ اور یہ کہ جب ہم نے (قرآن کی شکل میں) ہدایت کی بات سن لی تو ہم اس پر ایمان لے آئے؛ لہذا جو شخص بھی اپنے رب پر ایمان لے آئے گا تو اس کو کسی کمی (یعنی نقصان) کا ڈر نہیں ہوگا اور نہ کسی زبردستی (یا زیادتی) کا ﴿۱۳﴾ اور یہ کہ ہم میں سے کچھ تو مسلمان (ہو گئے) ہیں اور ہم میں سے کچھ (تو ابھی بھی) ظالم ہیں،

---

① [دوسرا ترجمہ] اب اللہ تعالیٰ کسی (رسول کو) ہرگز مبعوث نہیں کریں گے۔ ② [دوسرا ترجمہ] چھان بین کرنا چاہی۔
③ ملائکہ آسمان سے نیچے اتر کر بادل کے قریب جاری کیے جانے والے فیصلوں کا تذکرہ کرتے ہیں شیاطین ان باتوں کو سننے کی کوشش کرتے تھے۔ ④ [دوسرا ترجمہ] ایک شعلہ کو (انتظار میں) تیار پاتا ہے۔

فَمَنْ اَسْلَمَ فَاُولٰٓئِكَ تَحَرَّوْا رَشَدًا ﴿۱۴﴾ وَاَمَّا الْقٰسِطُوْنَ فَكَانُوْا لِجَهَنَّمَ حَطَبًا ﴿۱۵﴾ وَّاَنْ لَّوِ اسْتَقَامُوْا عَلَى الطَّرِيْقَةِ لَاَسْقَيْنٰهُمْ مَّآءً غَدَقًا ﴿۱۶﴾ لِّنَفْتِنَهُمْ فِيْهِ ؕ وَمَنْ يُّعْرِضْ عَنْ ذِكْرِ رَبِّهٖ يَسْلُكْهُ عَذَابًا صَعَدًا ﴿۱۷﴾ وَّاَنَّ الْمَسٰجِدَ لِلّٰهِ فَلَا تَدْعُوْا مَعَ اللّٰهِ اَحَدًا ﴿۱۸﴾ وَّاَنَّهٗ لَمَّا قَامَ عَبْدُ اللّٰهِ يَدْعُوْهُ كَادُوْا يَكُوْنُوْنَ عَلَيْهِ لِبَدًا ﴿۱۹﴾ قُلْ اِنَّمَآ اَدْعُوْا رَبِّيْ وَلَآ اُشْرِكُ بِهٖٓ اَحَدًا ﴿۲۰﴾ قُلْ اِنِّيْ لَآ اَمْلِكُ لَكُمْ ضَرًّا وَّلَا رَشَدًا ﴿۲۱﴾

سو جو مسلمان ہو گئے تھے تو انھوں نے نیک راستہ تلاش کر لیا ہے ① ﴿۱۴﴾ اور وہ لوگ جو ظالم ہیں سو وہ جہنم کا ایندھن بنیں گے ﴿۱۵﴾ اور (اے نبی! تم) یہ (بھی کہو) کہ: (مجھ پر یہ وحی بھی آئی ہے کہ) اگر وہ لوگ (ہدایت کے) راستے پر سیدھے رہتے تو ہم ان کو وافر پانی سے سیراب کرتے ﴿۱۶﴾ تاکہ اس میں ہم ان کو آزما دیں ② اور جو شخص بھی اپنے رب کی یاد سے منہ پھرائے گا تو وہ (اللہ تعالیٰ) اس کو ایک چڑھتے عذاب میں ڈال دیں گے ③ ﴿۱۷﴾ اور (مجھے) یہ (بھی وحی کی گئی) کہ مسجدیں اللہ تعالیٰ ہی کے لیے خاص ہیں، سو (ان میں) اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کی عبادت نہ کرو ④ ﴿۱۸﴾ اور یہ بھی کہ جب اللہ تعالیٰ کا (خاص) بندہ (یعنی حضرت محمد ﷺ) اس کی عبادت کرنے کے لیے کھڑا ہوتا ہے تو ایسا لگتا ہے جیسے وہ لوگ اس (بندے) پر ٹوٹ پڑتے ہوں ⑤ ﴿۱۹﴾ (اے نبی!) تم کہہ دو کہ میں تو اپنے رب ہی کی عبادت کرتا ہوں اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہیں کرتا ہوں ﴿۲۰﴾ (اور یہ بھی) کہہ دو کہ: تمھارا کوئی نقصان میرے اختیار میں نہیں ہے اور نہ (تمھاری) کوئی بھلائی ﴿۲۱﴾

---

① [دوسرا ترجمہ] نیکی کا راستہ اپنا لیا ہے۔ ② کہ ان نعمتوں پر کون شکر ادا کرتا ہے اور کون ناشکری کرتا ہے؟ ③ صعدا: [۱] ایسا عذاب جس میں پریشانی اور مصائب کی بلندیوں پر چڑھتے ہی رہنا پڑے [۲] مشقت بھرا عذاب [۳] جہنم کے ایک پہاڑ کا نام بھی صعدا ہے۔ ④ پوری زمین اللہ تعالیٰ ہی کی ہے، اللہ تعالیٰ کی زمین پر غیر اللہ کی عبادت ہونی ہی نہیں چاہیے، خاص کر مساجد میں تو غیر اللہ کی عبادت کا خیال تک نہ آوے، مساجد غیر اسلامی رسومات سے پاک رہیں۔ (دوسرا ترجمہ) کہ تمام سجدے تو اللہ تعالیٰ ہی کا حق ہے (یعنی انسان کے بدن کے ہر عضو سے صرف اللہ تعالیٰ ہی کی فرماں برداری ظاہر ہو) سو تم اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی دوسرے کو مت پکارو۔ ⑤ ابتدائے اسلام میں حضور ﷺ پر دورانِ نماز حملے بھی ہوتے (دوسرا ترجمہ) اس بندے پر بھیڑ لگا دیتے ہوں (کفار دشمنی میں بھیڑ لگا دیتے اور مسلمان محبت میں شوق سے بھیڑ لگاتے)

قُلْ إِنِّي لَنْ يُجِيرَنِي مِنَ اللّٰهِ أَحَدٌ ۙ وَلَنْ أَجِدَ مِنْ دُونِهِ مُلْتَحَدًا ﴿٢٢﴾ إِلَّا بَلَاغًا مِنَ اللّٰهِ وَرِسَالَاتِهِ ۚ وَمَنْ يَعْصِ اللّٰهَ وَرَسُولَهُ فَإِنَّ لَهُ نَارَ جَهَنَّمَ خَالِدِينَ فِيهَا أَبَدًا ﴿٢٣﴾ حَتّٰى إِذَا رَأَوْا مَا يُوعَدُونَ فَسَيَعْلَمُونَ مَنْ أَضْعَفُ نَاصِرًا وَأَقَلُّ عَدَدًا ﴿٢٤﴾ قُلْ إِنْ أَدْرِي أَقَرِيبٌ مَا تُوعَدُونَ أَمْ يَجْعَلُ لَهُ رَبِّي أَمَدًا ﴿٢٥﴾ عَالِمُ الْغَيْبِ فَلَا يُظْهِرُ عَلٰى غَيْبِهِ أَحَدًا ﴿٢٦﴾ إِلَّا مَنِ ارْتَضٰى مِنْ رَسُولٍ فَإِنَّهُ يَسْلُكُ مِنْ بَيْنِ يَدَيْهِ وَمِنْ خَلْفِهِ رَصَدًا ﴿٢٧﴾ لِيَعْلَمَ أَنْ قَدْ أَبْلَغُوا رِسَالَاتِ رَبِّهِمْ وَأَحَاطَ بِمَا لَدَيْهِمْ وَأَحْصٰى كُلَّ شَيْءٍ عَدَدًا ﴿٢٨﴾

(اے نبی! یہ بات) کہہ دو کہ (تمھاری چاہت کے مطابق دین میں اگر میں تبدیلی کر دوں تو) اللہ تعالیٰ (کے ہاتھ) سے مجھے کوئی بچا نہیں سکتا اور میں اس کو چھوڑ کر کوئی حفاظت کی جگہ پا نہیں سکتا ﴿۲۲﴾ (میرا تو) بس (اتنا ہی کام ہے کہ) میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے (احکامات) پہنچا دیتا ہوں اور اس کے پیغامات بھی (لا کر بندوں کو دے دیتا ہوں) اور جو شخص اللہ اور اس کے رسول کی نافرمانی کرے گا تو یقیناً اس کے لیے جہنم کی آگ ہے، وہ اس میں ہمیشہ ہمیشہ رہیں گے ﴿۲۳﴾ (اور یہ لوگ نافرمانی کرتے رہیں گے) یہاں تک کہ جب وہ (نافرمان لوگ) اس چیز کو دیکھ لیں گے جس سے ان کو ڈرایا جا رہا ہے تب ان کو پتہ چل جائے گا کہ کس کے مددگار کمزور ہیں اور تعداد کے اعتبار سے کون کم ہے؟ ﴿۲۴﴾ (اے نبی!) تم کہہ دو: میں نہیں جانتا کہ جس (عذاب) کا وعدہ تم سے کیا گیا ہے کیا وہ نزدیک (آنے والا) ہے یا میرے رب نے اس کے لیے کوئی لمبی مدت مقرر فرمائی ہے؟ ﴿۲۵﴾ (وہ اللہ تو) غیب کی باتوں کو جاننے والے ہیں، چناں چہ وہ اپنے غیب کی کسی کو خبر نہیں دیا کرتے ﴿۲۶﴾ سوائے کسی رسول کے جس کو انھوں نے پسند فرما لیا ہو، سو وہ بھی (اس اہتمام کے ساتھ کہ) اس (رسول) کے آگے اور اس کے پیچھے حفاظت کرنے والے (یعنی چوکیداروں) کو چلاتے ہیں ﴿۲۷﴾ تا کہ وہ (اللہ تعالیٰ) یہ دیکھ لیویں کہ انھوں نے اپنے رب کے پیغامات کو (پوری حفاظت سے) پہنچا دیا[1] اور اس (اللہ) نے ان کے سارے حالات کا احاطہ کر رکھا ہے اور (ان کی) ہر چیز کی پوری گنتی کر رکھی ہے ﴿۲۸﴾

---

[1] کہ اللہ تعالیٰ دیکھ لے کہ فرشتوں نے پیغمبروں کو یا پیغمبروں نے دوسرے بندوں کو اللہ تعالیٰ کے پیغامات ہو بہو کمی زیادتی کیے بغیر پہنچا دیے ہیں۔

سورۃ المزمل

(المکیۃ)

اٰیاتھا:۲۰۔رکوعاتھا:۲۔

یہ سورت مکی ہے، اس میں بیس (۲۰) آیتیں ہیں۔سورۃ مدثر کے بعد تین (۳) نمبر پر یا سورۃ نون والقلم کے بعد چار (۴) نمبر پر نازل ہوئی۔

اس سورت میں نبیٔ کریم ﷺ کو ایک خاص ادا یعنی ’’چادر میں لپٹنا‘‘ کے ذریعے خطاب کیا گیا ہے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

يٰۤاَيُّهَا الْمُزَّمِّلُ ۙ﴿۱﴾ قُمِ الَّيْلَ اِلَّا قَلِيْلًا ۙ﴿۲﴾ نِّصْفَهٗۤ اَوِ انْقُصْ مِنْهُ قَلِيْلًا ۙ﴿۳﴾ اَوْ زِدْ عَلَيْهِ وَرَتِّلِ الْقُرْاٰنَ تَرْتِيْلًا ؕ﴿۴﴾ اِنَّا سَنُلْقِيْ عَلَيْكَ قَوْلًا ثَقِيْلًا ﴿۵﴾ اِنَّ نَاشِئَةَ الَّيْلِ هِيَ اَشَدُّ وَطْاً وَّاَقْوَمُ قِيْلًا ؕ﴿۶﴾ اِنَّ لَكَ فِي النَّهَارِ سَبْحًا طَوِيْلًا ؕ﴿۷﴾ وَاذْكُرِ اسْمَ رَبِّكَ وَتَبَتَّلْ اِلَيْهِ تَبْتِيْلًا ؕ﴿۸﴾ رَبُّ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ فَاتَّخِذْهُ وَكِيْلًا ﴿۹﴾

اللہ تعالیٰ کے نام سے (میں شروع کرتا ہوں) جن کی رحمت سب کے لیے ہے، جو بہت زیادہ رحم کرنے والے ہیں۔

اے چادر میں لپٹنے والے! ﴿۱﴾ رات کا تھوڑا حصہ چھوڑ کر باقی رات (عبادت کے لیے) کھڑے ہو جایا کرو ﴿۲﴾ اس کا آدھا حصہ (عبادت کے لیے کھڑے ہو) یا اس میں سے کچھ کم کرلو ﴿۳﴾ یا اس سے کچھ زیادہ کر دیا کرو اور قرآن کو اطمینان سے صاف صاف پڑھا کرو ﴿۴﴾ ہم عنقریب تم پر ایک وزن دار کلام اتارنے والے ہیں ﴿۵﴾ (اور) یقیناً رات کو اٹھنا وہ ایسا مؤثر عمل ہے جس سے نفس بڑی اچھی طرح کچلتا ہے اور بات بھی سیدھے طریقے پر نکلتی ہے ﴿۶﴾ یقیناً دن میں تو تمھارے ساتھ لمبی مشغولیات لگی رہتی ہیں① اور اپنے رب کے نام کا ذکر کرو اور سب سے الگ ہو کر پورے طور پر اسی کی طرف متوجہ رہو② ﴿۷﴾ مشرق اور مغرب کے مالک ہیں، ان کے سوا کوئی معبود نہیں، سو انھیں کو وکیل بنالو③ ﴿۹﴾

---

① حضرت نبی کریم ﷺ کی دن بھر کی مشغولیات خالص دینی، دعوتی ہوا کرتی تھی پھر بھی رات کو عبادت کے لیے یکسوئی کا حکم ہے، دین کا کام کرنے والے حضرات اس کی طرف خصوصی توجہ دیں، رات کی عبادت اور رونا، مانگنا اور دن میں محنت کرنا یہ کامیابی کی چابی ہے سوبالليل رهبان وبالنهار فرسان۔ صحیح بات کسی نے کہی: جب تک امت میں رات کو رونے کا عام ماحول تھا اللہ تعالیٰ دن کے اجالے میں امت کو خوشی، فتح وظفر کے حالات دکھاتے تھے، جب سے رتوں کا رونا ختم یا کم ہو گیا تب سے دن کے اجالے میں رلانے والے حالات دیکھنے کو ملتے ہیں۔ کچھ ہاتھ نہیں آتا بے آہِ سحرگاہی۔

② [دوسرا ترجمہ] پورے طور پر اسی کے بن کے رہو۔

③ یعنی سارے کام اللہ تعالیٰ کو سونپ دو، وہی کام بنانے والے ہیں۔

وَاصْبِرْ عَلٰى مَا يَقُوْلُوْنَ وَاهْجُرْهُمْ هَجْرًا جَمِيْلًا ﴿١٠﴾ وَذَرْنِيْ وَالْمُكَذِّبِيْنَ اُولِي النَّعْمَةِ وَمَهِّلْهُمْ قَلِيْلًا ﴿١١﴾ اِنَّ لَدَيْنَآ اَنْكَالًا وَّجَحِيْمًا ﴿١٢﴾ وَّطَعَامًا ذَا غُصَّةٍ وَّعَذَابًا اَلِيْمًا ﴿١٣﴾ يَوْمَ تَرْجُفُ الْاَرْضُ وَالْجِبَالُ وَكَانَتِ الْجِبَالُ كَثِيْبًا مَّهِيْلًا ﴿١٤﴾ اِنَّآ اَرْسَلْنَآ اِلَيْكُمْ رَسُوْلًا شَاهِدًا عَلَيْكُمْ كَمَآ اَرْسَلْنَآ اِلٰى فِرْعَوْنَ رَسُوْلًا ﴿١٥﴾ فَعَصٰى فِرْعَوْنُ الرَّسُوْلَ فَاَخَذْنٰهُ اَخْذًا وَّبِيْلًا ﴿١٦﴾ فَكَيْفَ تَتَّقُوْنَ اِنْ كَفَرْتُمْ يَوْمًا يَّجْعَلُ الْوِلْدَانَ شِيْبَا ﴿١٧﴾ السَّمَآءُ مُنْفَطِرٌۢ بِهٖ ۭ كَانَ وَعْدُهٗ مَفْعُوْلًا ﴿١٨﴾ اِنَّ هٰذِهٖ تَذْكِرَةٌ ۚ فَمَنْ شَآءَ اتَّخَذَ اِلٰى رَبِّهٖ سَبِيْلًا ﴿١٩﴾

اور وہ (کافرلوگ) جو بات کہتے ہیں اس پر صبر کرو اور خوب صورتی کے ساتھ ان کو (ان کے حال پر) چھوڑ دو① ﴿١٠﴾ اور (تم کو) جھٹلانے والے جو عیش وآرام میں (پڑے) رہتے ہیں ان کے معاملے کو مجھ پر چھوڑ دو اور ان کو تھوڑی سی مہلت دے دو ﴿١١﴾ یقیناً ہمارے پاس بیڑیاں ہیں اور بھڑکتی آگ ہے ﴿١٢﴾ اور ایسا کھانا ہے جو گلے میں پھنس جاتا ہو اور دردناک عذاب ہے ﴿١٣﴾ (یہ سزائیں اس دن ہوں گی) جس دن زمین اور پہاڑ ہلنے لگیں گے اور (سارے) پہاڑ اڑتے ہوئے ریت کے ٹیلے ہو جائیں گے② ﴿١٤﴾ یقیناً ہم نے تمھاری طرف (اللہ تعالیٰ کے یہاں) تم پر گواہی دینے والے رسول کو بھیجا ہے جیسا ہم نے فرعون کی طرف رسول بھیجا تھا ﴿١٥﴾ سو فرعون نے رسول کا کہنا نہیں مانا تو ہم نے اس کو ایسا پکڑ لیا جو اس کے لیے ایک زبردست وبال تھا ﴿١٦﴾ سو اگر تم کفر کے اوپر رہے تو اس (قیامت کے) دن (کے عذاب) سے کیسے بچو گے جو (دن) بچوں کو بوڑھا بنا دے گا③ ﴿١٧﴾ اس (دن) میں آسمان پھٹ پڑے گا، اس (اللہ تعالیٰ) کا وعدہ پورا ہو کر رہے گا ﴿١٨﴾ یقیناً یہ ایک نصیحت کی بات ہے، اب جو چاہے اپنے رب کی طرف (پہنچنے کا) راستہ (یعنی دینِ اسلام) اپنا لیوے ﴿١٩﴾

---

① یعنی مسلسل دعوت کے بعد بھی ایمان نہ لائے تب۔

② [دوسرا ترجمہ] پھسلتے ہوئے ریت کے ٹیلے ہو جائیں گے [تیسرا] بکھرے ہوئے ریت کے ٹیلے ہو جائیں گے۔

③ یعنی قیامت کے دن لمبے وقت کی وجہ سے یا بھیانک مناظر کی وجہ سے۔

إِنَّ رَبَّكَ يَعْلَمُ أَنَّكَ تَقُومُ أَدْنَىٰ مِن ثُلُثَيِ اللَّيْلِ وَنِصْفَهُ وَثُلُثَهُ وَطَائِفَةٌ مِّنَ الَّذِينَ مَعَكَ ۚ وَاللَّهُ يُقَدِّرُ اللَّيْلَ وَالنَّهَارَ ۚ عَلِمَ أَن لَّن تُحْصُوهُ فَتَابَ عَلَيْكُمْ ۖ فَاقْرَءُوا مَا تَيَسَّرَ مِنَ الْقُرْآنِ ۚ عَلِمَ أَن سَيَكُونُ مِنكُم مَّرْضَىٰ ۙ وَآخَرُونَ يَضْرِبُونَ فِي الْأَرْضِ يَبْتَغُونَ مِن فَضْلِ اللَّهِ ۙ وَآخَرُونَ يُقَاتِلُونَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ ۖ فَاقْرَءُوا مَا تَيَسَّرَ مِنْهُ ۚ وَأَقِيمُوا الصَّلَاةَ وَآتُوا الزَّكَاةَ وَأَقْرِضُوا اللَّهَ قَرْضًا حَسَنًا ۚ وَمَا تُقَدِّمُوا لِأَنفُسِكُم مِّنْ خَيْرٍ تَجِدُوهُ عِندَ اللَّهِ هُوَ خَيْرًا وَأَعْظَمَ أَجْرًا ۚ وَاسْتَغْفِرُوا اللَّهَ ۖ إِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ رَّحِيمٌ ﴿٢٠﴾

(اے نبی!) یقیناً تمھارے رب جانتے ہیں کہ تم دوتہائی رات کے قریب اور (کبھی) آدھی رات اور (کبھی) ایک تہائی رات (تہجد پڑھنے کے لیے) کھڑے ہوتے ہو اور تمھارے ساتھیوں میں سے بھی ایک جماعت (ایسا ہی کرتی ہے) اور رات اور دن (کی صحیح مقدار) تو اللہ تعالیٰ ہی مقرر فرماتے ہیں ① اس (اللہ تعالیٰ) کو معلوم تھا کہ تم اس کا صحیح حساب ہرگز نہیں رکھ سکو گے، اس لیے اس (اللہ تعالیٰ) نے تم پر عنایت فرمائی، اب تم قرآن میں جتنا آسانی سے پڑھ سکو پڑھو، وہ (اللہ تعالیٰ) جانتے ہیں کہ تم میں سے کچھ لوگ بیمار ہوں گے اور دوسرے کتنے لوگ ایسے ہوں گے جو اللہ تعالیٰ کا فضل (یعنی حلال روزی) تلاش کرنے کے لیے زمین میں سفر کر رہے ہوں گے اور دوسرے بعض لوگ اللہ تعالیٰ کے راستے میں قتال کرتے ہوں گے، لہٰذا اب تم اس (قرآن) میں سے جتنا آسان ہو اتنا پڑھ لیا کرو ② اور تم نماز قائم کرو اور زکوٰۃ دیتے رہو اور تم اللہ تعالیٰ کو اچھے طریقے سے قرض دو اور جو نیکی تم اپنے لیے آگے بھیج دو گے اس کو اللہ تعالیٰ کے پاس پہنچ کر بہتر حالت میں اور بڑے ثواب کی شکل میں پاؤ گے اور تم اللہ تعالیٰ سے معافی مانگتے رہو ③ یقیناً اللہ تعالیٰ بڑے معاف کرنے والے، بڑے رحمت والے ہیں ﴿۲۰﴾

---

① [دوسرا ترجمہ] رات اور دن کا پورا اندازہ تو اللہ تعالیٰ ہی کر سکتے ہیں۔

② پہلے تہجد فرض تھی اور اس کے لیے مقدار بھی متعین تھی، بعد میں آسانی کر دی گئی، اب جتنی ہو سکے اتنی تہجد پڑھ لینا چاہیے، بہت ہی فائدے کی نماز ہے، آخری درجہ میں رات کو سونے سے قبل یا عشا کے ساتھ دو چار رکعت تہجد کی نیت سے پڑھ لو، اللھم وفقنا۔ ③ بہت سارے نیک اعمال کے ساتھ استغفار کا حکم ہے، کون ہے جو یہ دعویٰ کرے کہ اللہ تعالیٰ کی عبادت کا حق ادا کر سکتا ہوں؟ ایسا لگتا ہے کہ اسی وجہ سے استغفار کا حکم ہوا ہے۔

سورۃ المدثر

(المکیۃ)

آیاتھا:۵۶۔رکوعاتھا:۲۔

یہ سورت مکی ہے، اس میں چھپن (۵۶) آیتیں ہیں۔ سورۃ علق کی ابتدائی آیات کے بعد یا سورۃ مزمل کے بعد یا چار (۴) نمبر پر نازل ہوئی۔

اس سورت میں بھی خطاب کا انداز عشق و محبت کا ہے یعنی "حضور ﷺ لحاف میں لپٹے ہوئے ہیں" اس ادا کے ذریعے خطاب کیا گیا۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

يٰۤاَيُّهَا الْمُدَّثِّرُ ۙ﴿۱﴾ قُمْ فَاَنْذِرْ ۪ۙ﴿۲﴾ وَرَبَّكَ فَكَبِّرْ ۪ۙ﴿۳﴾ وَثِيَابَكَ فَطَهِّرْ ۪ۙ﴿۴﴾ وَالرُّجْزَ فَاهْجُرْ ۪ۙ﴿۵﴾ وَلَا تَمْنُنْ تَسْتَكْثِرُ ۪ۙ﴿۶﴾ وَلِرَبِّكَ فَاصْبِرْ ؕ﴿۷﴾ فَاِذَا نُقِرَ فِي النَّاقُوْرِ ۙ﴿۸﴾ فَذٰلِكَ يَوْمَئِذٍ يَّوْمٌ عَسِيْرٌ ۙ﴿۹﴾ عَلَى الْكٰفِرِيْنَ غَيْرُ يَسِيْرٍ ﴿۱۰﴾ ذَرْنِيْ وَمَنْ خَلَقْتُ وَحِيْدًا ۙ﴿۱۱﴾ وَّجَعَلْتُ لَهٗ مَالًا مَّمْدُوْدًا ۙ﴿۱۲﴾ وَّبَنِيْنَ شُهُوْدًا ۙ﴿۱۳﴾ وَّمَهَّدْتُّ لَهٗ تَمْهِيْدًا ۙ﴿۱۴﴾ ثُمَّ يَطْمَعُ اَنْ اَزِيْدَ ۙ﴿۱۵﴾ كَلَّا ؕ اِنَّهٗ كَانَ لِاٰيٰتِنَا عَنِيْدًا ؕ﴿۱۶﴾

اللہ تعالیٰ کے نام سے (میں شروع کرتا ہوں) جن کی رحمت سب کے لیے ہے، جو بہت زیادہ رحم کرنے والے ہیں۔

اے لحاف میں لپٹنے والے! ﴿۱﴾ اٹھو! اور (لوگوں کو عذاب سے) ڈراؤ① ﴿۲﴾ اور اپنے رب کی تکبیر کہو② ﴿۳﴾ اور اپنے کپڑوں کو (اچھے طریقے سے) پاک رکھو ﴿۴﴾ اور (ہر قسم کی) گندگی (یا بتوں کی گندگی) سے دور ہی رہو ﴿۵﴾ اور (کسی پر) اس غرض سے احسان مت کرو کہ زیادہ وصول کرو ﴿۶﴾ اور اپنے رب کے لیے صبر کرتے رہو ﴿۷﴾ پھر جب صور پھونکا جائے گا ﴿۸﴾ تو وہ دن بڑا مشکل دن ہوگا ﴿۹﴾ کافروں کے لیے آسان دن نہیں ہوگا ﴿۱۰﴾ اس شخص کا معاملہ میرے اوپر چھوڑ دو جس کو میں نے اکیلا پیدا کیا ﴿۱۱﴾ اور میں نے اس کو دور تک پھیلا ہوا مال دیا③ ﴿۱۲﴾ اور ایسے بیٹے (دیے) جو آنکھ کے سامنے رہتے ہیں④ ﴿۱۳﴾ اور میں نے اس کے لیے ہر کام کا راستہ آسان کر دیا⑤ ﴿۱۴﴾ پھر بھی وہ یہ لالچ کرتا ہے کہ میں (اس کو) اور زیادہ دوں؟ ﴿۱۵﴾ (ایسا) ہرگز نہیں ہوگا، وہ تو ہماری آیتوں کا دشمن بن ہی گیا ہے ﴿۱۶﴾

---

① یعنی اپنی جگہ سے اٹھو، یا مستعد ہو جاؤ۔ ② تکبیر سے دوسروں کے دل میں اللہ تعالیٰ کی عظمت آوے گی، خود کے دل میں اللہ کی بڑائی اور عظمت کا یقین پیدا ہوگا اور دوسروں کو بھی سمجھاؤ کہ اللہ تعالیٰ ہی بڑے ہیں۔ ③ یعنی میں نے اس کو بہت زیادہ مال دیا، مختلف مقامات پر اس انسان کی پھیلی ہوئی جائیداد اور مال کی طرف اشارہ معلوم ہو رہا ہے۔ ④ جو اولاد نظروں کے سامنے ہوں وہ مستقل نعمت ہے، اس نعمت کی مزید وضاحت بندے کے خطبات جلد: دوم (۲) میں ملاحظہ فرمائیں۔
⑤ (دوسرا ترجمہ) اور میں نے اس کو سب طرح کا (دنیوی) سامان مہیا کر دیا۔

سَاُرْهِقُهٗ صَعُوْدًا ﴿۱۷﴾ اِنَّهٗ فَكَّرَ وَقَدَّرَ ﴿۱۸﴾ فَقُتِلَ كَيْفَ قَدَّرَ ﴿۱۹﴾ ثُمَّ قُتِلَ كَيْفَ قَدَّرَ ﴿۲۰﴾ ثُمَّ
نَظَرَ ﴿۲۱﴾ ثُمَّ عَبَسَ وَبَسَرَ ﴿۲۲﴾ ثُمَّ اَدْبَرَ وَاسْتَكْبَرَ ﴿۲۳﴾ فَقَالَ اِنْ هٰذَاۤ اِلَّا سِحْرٌ يُّؤْثَرُ ﴿۲۴﴾ اِنْ هٰذَاۤ
اِلَّا قَوْلُ الْبَشَرِ ﴿۲۵﴾ سَاُصْلِيْهِ سَقَرَ ﴿۲۶﴾ وَمَاۤ اَدْرٰىكَ مَا سَقَرُ ﴿۲۷﴾ لَا تُبْقِيْ وَلَا تَذَرُ ﴿۲۸﴾ لَوَّاحَةٌ
لِّلْبَشَرِ ﴿۲۹﴾ عَلَيْهَا تِسْعَةَ عَشَرَ ﴿۳۰﴾ وَمَا جَعَلْنَاۤ اَصْحٰبَ النَّارِ اِلَّا مَلٰٓئِكَةً ۪ وَّمَا جَعَلْنَا عِدَّتَهُمْ
اِلَّا فِتْنَةً لِّلَّذِيْنَ كَفَرُوْا ۙ لِيَسْتَيْقِنَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ وَيَزْدَادَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اِيْمَانًا

عنقریب میں اس کو ایک مشقت والی چڑھائی پر چڑھاؤں گا ﴿۱۷﴾ اس نے (قرآن کے بارے میں) سوچ کر ایک بات طے کر لی ﴿۱۸﴾ سو اللہ تعالیٰ اس کو برباد کر دے! کیسی بات طے کر ڈالی؟! ﴿۱۹﴾ پھر (دوبارہ) اللہ تعالیٰ اس کو برباد کر ڈالے! کیسی بات طے کر ڈالی؟ ﴿۲۰﴾ پھر اس نے (حاضرین کی طرف) نظر دوڑائی ﴿۲۱﴾ پھر تیور چڑھائے اور منہ بگاڑا ﴿۲۲﴾ پھر پیٹھ پھرائی اور غرور دکھایا① ﴿۲۳﴾ پھر کہنے لگا کہ: یہ (قرآن) کچھ نہیں، یہ تو ایک جادو ہے، جو نقل ہوتا ہوا چلا آتا ہے ﴿۲۴﴾ یہ (قرآن) تو صرف (کسی) آدمی کا کلام ہے ﴿۲۵﴾ اب میں اس شخص کو (جلدی ہی) آگ میں ڈال دوں گا ﴿۲۶﴾ اور (اے نبی!) تم کو کچھ خبر ہے کہ وہ آگ کیا چیز ہے؟ ﴿۲۷﴾ وہ (داخل کیے جانے والی کسی چیز) کو باقی نہیں رکھے گی اور نہ (کسی کافر) کو چھوڑے گی ﴿۲۸﴾ کھال کو جھلس دینے والی ہے② ﴿۲۹﴾ اس (جہنم) پر انیس (۱۹) (فرشتے) مقرر ہیں ﴿۳۰﴾ اور ہم نے جہنم کے داروغے فرشتوں کے سوا اور کسی کو نہیں بنایا③ اور ان (فرشتوں) کی گنتی صرف کافروں کو آزمائش میں ڈالنے کے لیے مقرر کی ہے؛ تاکہ جن کو کتاب دی گئی ہے ان کو (سنتے ہی) یقین آجائے④ اور ایمان والوں کا ایمان اور زیادہ (قوی) ہو جاوے،

---

① تاکہ دیکھنے والوں کو لگے کہ اس کو قرآن سے نفرت ہے۔

② یعنی چمڑی کو بگاڑ دینے والی (سیاہ کر دینے والی) ہے، (دوسرا ترجمہ) (دوزخ) انسان کے سامنے ظاہر ہو جائے گی۔

③ یعنی ہم نے جہنم کے کارکن صرف فرشتے ہی کو بنایا انسان کو نہیں بنایا۔

④ اہل کتاب کے یہاں جہنم کے ملائکہ کی تعداد انیس ۱۹ مشہور تھی۔

وَّلَا يَرْتَابَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ وَالْمُؤْمِنُوْنَ ۙ وَلِيَقُوْلَ الَّذِيْنَ فِيْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ وَّالْكٰفِرُوْنَ مَاذَآ اَرَادَ اللّٰهُ بِهٰذَا مَثَلًا ؕ كَذٰلِكَ يُضِلُّ اللّٰهُ مَنْ يَّشَآءُ وَيَهْدِيْ مَنْ يَّشَآءُ ؕ وَمَا يَعْلَمُ جُنُوْدَ رَبِّكَ اِلَّا هُوَ ؕ وَمَا هِيَ اِلَّا ذِكْرٰى لِلْبَشَرِ ۝ كَلَّا وَالْقَمَرِ ۝ وَالَّيْلِ اِذْ اَدْبَرَ ۝ وَالصُّبْحِ اِذَآ اَسْفَرَ ۝ اِنَّهَا لَاِحْدَى الْكُبَرِ ۝ نَذِيْرًا لِّلْبَشَرِ ۝ لِمَنْ شَآءَ مِنْكُمْ اَنْ يَّتَقَدَّمَ اَوْ يَتَاَخَّرَ ۝ كُلُّ نَفْسٍۢ بِمَا كَسَبَتْ رَهِيْنَةٌ ۝ اِلَّآ اَصْحٰبَ الْيَمِيْنِ ۝ فِيْ جَنّٰتٍ ۛ يَتَسَآءَلُوْنَ ۝ عَنِ الْمُجْرِمِيْنَ ۝ مَا سَلَكَكُمْ فِيْ سَقَرَ ۝ قَالُوْا لَمْ نَكُ مِنَ الْمُصَلِّيْنَ ۝

اور جن کو کتاب دی گئی وہ اور ایمان والے کسی شک (یعنی دھوکے) میں نہ پڑے اور تاکہ جن لوگوں کے دلوں میں بیماری ہے اور جو لوگ کافر ہیں وہ یہ کہیں کہ: اس قسم کی عجیب بات بیان کرنے سے اللہ تعالیٰ کا کیا مقصد ہے؟ اسی طریقے سے اللہ تعالیٰ جس کو چاہتے ہیں گمراہ کردیتے ہیں اور جس کو چاہتے ہیں (اس کو) ہدایت دیتے ہیں اور تمھارے رب کے لشکر کو اس کے سوا کوئی نہیں جانتا اور وہ (جہنم کے احوال اور اس طرح کی دوسری باتیں تمام) انسان کے لیے نصیحت ہی ہے ﴿۳۱﴾

خبردار! (جہنم کا انکار مت کرو، وہ تو بالکل سچی بات ہے) قسم ہے چاند کی! ﴿۳۲﴾ اور رات کی جب وہ پیٹھ پھرا کر جانے لگے ﴿۳۳﴾ اور صبح کی جب روشنی پھیل جاوے ﴿۳۴﴾ یقیناً وہ (جہنم) تو بڑی (بھیانک) چیزوں میں سے ایک ہے ﴿۳۵﴾ جو لوگوں کو ڈرانے والی ہے ﴿۳۶﴾ اس کے لیے تم میں سے (نیکی میں) آگے بڑھنا چاہے، یا جو پیچھے ہٹنا چاہے (سب کے لیے) ﴿۳۷﴾ ہر شخص اپنے کیے ہوئے کاموں میں پھنسا ہوا ہے ① ﴿۳۸﴾ مگر داہنی طرف والے ﴿۳۹﴾ کہ وہ جنتوں میں ہوں گے ② (اور) مجرموں کے بارے میں پوچھتے ہوں گے ﴿۴۰﴾ ﴿۴۱﴾ تم کو کس چیز نے جہنم میں داخل کیا؟ ﴿۴۲﴾ وہ جواب دیں گے: ہم نماز پڑھنے والوں میں نہیں تھے ﴿۴۳﴾

---

① انسان کی ذات رہن یعنی گروی رکھی ہوئی ہے، ایمان لایا تو پوری ذات کو نجات اور جنت ملے گی، ورنہ اس کی پوری ذات جہنم میں ڈالی جاوے گی۔

② جن کے اعمال نامے داہنے ہاتھ میں دیے جائیں گے وہ نیک لوگ۔

وَلَمْ نَكُ نُطْعِمُ الْمِسْكِيْنَ ۝ وَكُنَّا نَخُوْضُ مَعَ الْخَآئِضِيْنَ ۝ وَكُنَّا نُكَذِّبُ بِيَوْمِ الدِّيْنِ ۝ حَتّٰٓى اَتٰىنَا الْيَقِيْنُ ۝ فَمَا تَنْفَعُهُمْ شَفَاعَةُ الشّٰفِعِيْنَ ۝ فَمَا لَهُمْ عَنِ التَّذْكِرَةِ مُعْرِضِيْنَ ۝ كَاَنَّهُمْ حُمُرٌ مُّسْتَنْفِرَةٌ ۝ فَرَّتْ مِنْ قَسْوَرَةٍ ۝ بَلْ يُرِيْدُ كُلُّ امْرِئٍ مِّنْهُمْ اَنْ يُّؤْتٰى صُحُفًا مُّنَشَّرَةً ۝ كَلَّا ؕ بَلْ لَّا يَخَافُوْنَ الْاٰخِرَةَ ۝ كَلَّآ اِنَّهٗ تَذْكِرَةٌ ۝ فَمَنْ شَآءَ ذَكَرَهٗ ۝ وَمَا يَذْكُرُوْنَ اِلَّآ اَنْ يَّشَآءَ اللّٰهُ ؕ هُوَ اَهْلُ التَّقْوٰى وَاَهْلُ الْمَغْفِرَةِ ۝

اور ہم مسکینوں کو کھانا نہیں کھلاتے تھے ﴿۴۴﴾ اور جو لوگ بیہودہ باتوں میں لگے رہتے تھے ہم بھی ان کے ساتھ بیہودہ باتوں میں لگے رہتے تھے① ﴿۴۵﴾ اور ہم بدلے کے دن (یعنی قیامت) کو جھٹلاتے تھے ﴿۴۶﴾ یہاں تک کہ (وہ) یقینی چیز (یعنی موت) ہمارے پاس آ ہی گئی② ﴿۴۷﴾ لہٰذا ایسے لوگوں کو سفارش کرنے والوں کی سفارش کام نہیں آئے گی ﴿۴۸﴾ سو ان (نافرمانوں) کو کیا ہو گیا کہ وہ نصیحت کی بات (یعنی قرآن) سے اس طرح منہ پھیر لیتے ہیں ﴿۴۹﴾ جیسے کہ وہ جنگلی گدھے ہوں ﴿۵۰﴾ جو کسی شیر سے (ڈر کر) بھاگ رہے ہوں ﴿۵۱﴾ بلکہ ان میں سے ہر شخص یہ چاہتا ہے کہ اس کو کھلے ہوئے (آسمانی) صحیفے دے دیے جاویں ﴿۵۲﴾ (ایسا) ہرگز نہیں ہوگا (کہ ہر ایک کو کوئی آسمانی کتاب دے دی جاوے) بلکہ (اصل بات یہ ہے کہ) وہ آخرت (کے عذاب) سے ڈرتے ہی نہیں ہیں ﴿۵۳﴾ ہرگز نہیں! وہ (قرآن) تو نصیحت ہے ﴿۵۴﴾ پھر جو شخص چاہے تو اس (نصیحت) کو قبول کرلیوے ﴿۵۵﴾ اور وہ لوگ نصیحت قبول کرنے والے نہیں ہیں؛ الا یہ کہ اللہ تعالیٰ چاہیں، تو (وہ نصیحت قبول کرلیں گے) وہی (اللہ تعالیٰ) اس بات کے لائق ہیں کہ ان (کی پکڑ) سے ڈرا جاوے اور وہی (ایمان والوں کی) مغفرت کرنے کے لائق ہیں ﴿۵۶﴾

---

① یہاں خاص طور پر کفار کے سردار مراد ہیں، جو دینِ اسلام کے متعلق نکتہ چینی اور مذاق کیا کرتے تھے اور اس کے لیے باقاعدہ مجلس قائم کرتے تھے، البتہ آیت کے عموم میں تمام قسم کی بیہودہ باتیں اور بیجا نکتہ چینیاں شامل ہیں، جو آخرت میں وبال کا ذریعہ بنے، اللہ تعالیٰ ہی اپنے فضل سے حفاظت میں رکھے۔

② دنیا کے عیش میں آخرت کا یقین نہ آیا اور موت آئی تب آخرت کا یقین ہوا، اور وہ فائدہ مند نہ ہوا۔

سورۃ القیامۃ

(المکیۃ)

ایاتھا:۴۰۔ رکوعاتھا:۲۔

یہ سورت مکی ہے، اس میں چالیس (۴۰) آیتیں ہیں۔ سورۃ القارعہ کے بعد اور سورۃ ہمزہ سے پہلے اکتیس (۳۱) نمبر پر نازل ہوئی۔

اس سورت میں قیامت کی دن کی قسم کھائی گئی ہے۔ القیامہ کا معنی آتا ہے ایک بار کھڑا ہونا، قیامت کے دن سب لوگ یک بارگی کھڑے ہوجائیں گے، قیام کے ایک معنی ثبوت کا بھی آتا ہے یعنی قیامت ثابت ہے، اٹل ہے۔

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ○

لَاۤ اُقۡسِمُ بِیَوۡمِ الۡقِیٰمَۃِ ۙ﴿۱﴾ وَ لَاۤ اُقۡسِمُ بِالنَّفۡسِ اللَّوَّامَۃِ ؕ﴿۲﴾ اَیَحۡسَبُ الۡاِنۡسَانُ اَلَّنۡ نَّجۡمَعَ عِظَامَہٗ ؕ﴿۳﴾ بَلٰی قٰدِرِیۡنَ عَلٰۤی اَنۡ نُّسَوِّیَ بَنَانَہٗ ﴿۴﴾ بَلۡ یُرِیۡدُ الۡاِنۡسَانُ لِیَفۡجُرَ اَمَامَہٗ ۚ﴿۵﴾ یَسۡـَٔلُ اَیَّانَ یَوۡمُ الۡقِیٰمَۃِ ؕ﴿۶﴾ فَاِذَا بَرِقَ الۡبَصَرُ ۙ﴿۷﴾ وَ خَسَفَ الۡقَمَرُ ۙ﴿۸﴾ وَ جُمِعَ الشَّمۡسُ وَ الۡقَمَرُ ۙ﴿۹﴾ یَقُوۡلُ الۡاِنۡسَانُ یَوۡمَئِذٍ اَیۡنَ الۡمَفَرُّ ﴿ۚ۱۰﴾ کَلَّا لَا وَزَرَ ﴿ؕ۱۱﴾ اِلٰی رَبِّکَ یَوۡمَئِذِۣ الۡمُسۡتَقَرُّ ﴿ؕ۱۲﴾

اللہ تعالیٰ کے نام سے (میں شروع کرتا ہوں) جن کی رحمت سب کے لیے ہے، جو بہت زیادہ رحم کرنے والے ہیں۔

میں قسم کھاتا ہوں قیامت کے دن کی ﴿۱﴾ اور قسم کھاتا ہوں ملامت کرنے والے نفس کی① ﴿۲﴾ کیا انسان یہ خیال کرتا ہے کہ ہم اس کی ہڈیوں کو ہرگز اکٹھا نہیں کرسکیں گے؟ ﴿۳﴾ کیوں نہیں (جب کہ) ہم کو اس پر بھی قدرت ہے کہ اس (کی انگلیوں) کے پوروں کو ٹھیک ٹھیک بنادے دیں ﴿۴﴾ بلکہ (قیامت کے انکار کی وجہ یہ ہے کہ) انسان یہ چاہتا ہے کہ اپنے آگے کی زندگی میں (بے باک ہوکر) کھلے گناہ کرتا رہے ﴿۵﴾ (انکار کرنے کے لیے) سوال کرتا ہے کہ قیامت کا دن کب آئے گا ﴿۶﴾ سو جس وقت آنکھیں چندھیا جاویں گی ﴿۷﴾ اور چاند کو گرہن لگ جاوے گا② ﴿۸﴾ اور سورج اور چاند کو اکٹھا کردیا جاوے گا③ ﴿۹﴾ اس دن انسان کہے گا کہ: کوئی جگہ ہے جہاں بھاگ کر چلا جاؤں؟ ﴿۱۰﴾ ہرگز (بھاگنا ممکن) نہیں! کوئی بچاؤ کی جگہ نہیں ہوگی ﴿۱۱﴾ اس دن (ہر ایک کو) تمھارے رب ہی کے سامنے جاکر ٹھہرنا ہوگا ﴿۱۲﴾

---

① (الف) جو نفس ہر وقت زیادہ نیکی کرنے کے لیے ٹوکتا ہو

(ب) کافروں کو اس کا نفس کفر پر ملامت کرے گا

(ج) قیامت میں مؤمن کا نفس نیکی زیادہ کیوں نہیں کی اس پر ملامت کرے گا

(د) دنیا میں دکھ سکھ کسی حال میں قرار نہیں ہے؛ اس لیے انسانی نفس احوال بدلنے پر ملامت کرتا ہے۔

② یعنی قیامت میں بے نور ہوگا۔

③ یعنی دونوں کی روشنی قیامت میں ختم ہوجاوے گی۔

يُنَبَّؤُا الْاِنْسَانُ يَوْمَئِذٍۭ بِمَا قَدَّمَ وَاَخَّرَؕ۝۱۳ بَلِ الْاِنْسَانُ عَلٰى نَفْسِهٖ بَصِيْرَةٌۙ۝۱۴ وَّلَوْ اَلْقٰى مَعَاذِيْرَهٗؕ۝۱۵ لَا تُحَرِّكْ بِهٖ لِسَانَكَ لِتَعْجَلَ بِهٖؕ۝۱۶ اِنَّ عَلَيْنَا جَمْعَهٗ وَقُرْاٰنَهٗۚۖ۝۱۷ فَاِذَا قَرَاْنٰهُ فَاتَّبِعْ قُرْاٰنَهٗۚ۝۱۸ ثُمَّ اِنَّ عَلَيْنَا بَيَانَهٗؕ۝۱۹ كَلَّا بَلْ تُحِبُّوْنَ الْعَاجِلَةَۙ۝۲۰ وَتَذَرُوْنَ الْاٰخِرَةَؕ۝۲۱ وُجُوْهٌ يَّوْمَئِذٍ نَّاضِرَةٌۙ۝۲۲ اِلٰى رَبِّهَا نَاظِرَةٌۚ۝۲۳ وَوُجُوْهٌ يَّوْمَئِذٍۭ بَاسِرَةٌۙ۝۲۴ تَظُنُّ اَنْ يُّفْعَلَ بِهَا فَاقِرَةٌؕ۝۲۵

اس دن (ہر) انسان کو اس کے اگلے پچھلے (تمام) اعمال سے آگاہ کر دیا جائے گا ﴿۱۳﴾ بلکہ انسان خود اپنی ذات سے اچھی طرح واقف ہوگا① ﴿۱۴﴾ چاہے وہ اپنے کتنے ہی بہانے بنا دے ﴿۱۵﴾ (اے نبی! اس قرآن کے اترنے کے وقت) اس کو جلدی جلدی یاد کرنے کے لیے اپنی زبان کو ہلایا (یعنی چلایا) نہ کرو② ﴿۱۶﴾ یقین رکھو! اس (قرآن) کو (دل میں) یاد کروا دینا③ اور (زبان سے) اس کو پڑھوانا ہماری ذمہ داری ہے ﴿۱۷﴾ پھر جب ہم اس کو (فرشتے کے واسطے سے) پڑھنے لگیں تو تم (ذہن اور فکر سے) اس کے پڑھنے کے ساتھ رہو④ ﴿۱۸﴾ پھر اس (کے معانی اور مطالب) کو کھول کر بتانا ہماری ذمہ داری ہے ﴿۱۹﴾ سنو! (اے کافرو!) بلکہ (اصل بات یہ ہے کہ) تم جلدی ملنے والی چیز (یعنی دنیا) سے محبت کرتے ہو ﴿۲۰﴾ اور تم آخرت کو چھوڑے بیٹھے ہو ﴿۲۱﴾ اس دن بہت سارے چہرے خوش و خرم ہوں گے⑤ ﴿۲۲﴾ وہ اپنے رب کی طرف دیکھ رہے ہوں گے ﴿۲۳﴾ اور اس دن بہت سارے چہرے اداس ہوں گے⑥ ﴿۲۴﴾ وہ سمجھ رہے ہوں گے کہ ان کے ساتھ کمر توڑنے والا معاملہ کیا جائے گا⑦ ﴿۲۵﴾

---

① (دوسرا ترجمہ) بلکہ انسان خود اپنے خلاف (یا اپنے واسطے) کھلی دلیل ہوگا۔

② (دوسرا ترجمہ) اس قرآن کے اترنے کے وقت اس قرآن کو جلدی جلدی حاصل کرنے کی غرض سے اپنی زبان کو قرآن کے ساتھ حرکت نہ دیا کرو۔

③ اس قرآن کو آپ ﷺ کے قلب اطہر میں جمع کروا دینے کی اور یاد کروا دینے کی بھی ذمے داری اللہ تعالیٰ نے لی ہے۔

④ یعنی اس کے پڑھنے کے تابع رہو۔ جس طرح جبریل علیہ السلام نے پڑھا آئندہ اسی طرح آپ کو پڑھنا ہے، وحی کے نزول کو دھیان سے سن لیجیے، الفاظ ہم آپ کو یاد کروا دیں گے، اور آیات پر عمل کی طرف متوجہ رہیے۔

⑤ یعنی بارونق چمکتے ہوئے چہرے ہوں گے۔ ⑥ (دوسرا ترجمہ) بگڑے ہوں گے، اداس ہوں گے۔

⑦ یعنی ان پر سخت عذاب ہوگا۔

كَلَّآ اِذَا بَلَغَتِ التَّرَاقِيَ ۙ﴿٢٦﴾ وَقِيْلَ مَنْ ۜ رَاقٍ ۙ﴿٢٧﴾ وَّظَنَّ اَنَّهُ الْفِرَاقُ ۙ﴿٢٨﴾ وَالْتَفَّتِ السَّاقُ بِالسَّاقِ ۙ﴿٢٩﴾ اِلٰى رَبِّكَ يَوْمَئِذِ الْمَسَاقُ ﴿٣٠﴾

فَلَا صَدَّقَ وَلَا صَلّٰى ۙ﴿٣١﴾ وَلٰكِنْ كَذَّبَ وَتَوَلّٰى ۙ﴿٣٢﴾ ثُمَّ ذَهَبَ اِلٰٓى اَهْلِهٖ يَتَمَطّٰى ﴿٣٣﴾ اَوْلٰى لَكَ فَاَوْلٰى ۙ﴿٣٤﴾ ثُمَّ اَوْلٰى لَكَ فَاَوْلٰى ﴿٣٥﴾ اَيَحْسَبُ الْاِنْسَانُ اَنْ يُّتْرَكَ سُدًى ﴿٣٦﴾ اَلَمْ يَكُ نُطْفَةً مِّنْ مَّنِيٍّ يُّمْنٰى ﴿٣٧﴾ ثُمَّ كَانَ عَلَقَةً فَخَلَقَ فَسَوّٰى ﴿٣٨﴾ فَجَعَلَ مِنْهُ الزَّوْجَيْنِ الذَّكَرَ وَالْاُنْثٰى ﴿٣٩﴾ اَلَيْسَ ذٰلِكَ بِقٰدِرٍ عَلٰٓى اَنْ يُّحْيِۦَ الْمَوْتٰى ﴿٤٠﴾

ہرگز نہیں! جب جان ہنسلیوں① تک پہنچ جاتی ہے ﴿٢٦﴾ اور (مریض کی خدمت کرنے والے کی طرف سے) کہا جاتا ہے کہ: کوئی جھاڑ پھونک کرنے والا ہے؟② ﴿٢٧﴾ اور وہ (مرنے والا) سمجھ جاتا ہے کہ جدائی کا وقت آ گیا ﴿٢٨﴾ اور (ایک) پنڈلی (دوسری) پنڈلی سے لپٹ جاتی ہے ﴿٢٩﴾ اس دن تمھارے رب کی طرف کھینچ کر چلنا ہے③ ﴿٣٠﴾

ان سب کے باوجود بھی (انسان) نے نہیں مانا اور نہ نماز پڑھی ﴿٣١﴾ بلکہ (حق کو) جھٹلایا اور (دین سے) منہ پھیر لیا ﴿٣٢﴾ پھر④ فخر کرتا ہوا اپنے گھر والوں کے پاس چل دیا ﴿٣٣﴾ (اے انسان!) تیرے لیے بربادی ہے، سو بربادی ہے ﴿٣٤﴾ پھر تیری بربادی ہے سو بربادی ہے ﴿٣٥﴾ کیا انسان یہ خیال کرتا ہے کہ اس کو یوں ہی بے کار (یعنی مہمل) چھوڑ دیا جاوے گا ﴿٣٦﴾ کیا وہ ایک منی کا قطرہ نہیں تھا جو (ماں کے رحم میں) ٹپکایا جاتا ہے ﴿٣٧﴾ پھر وہ ایک لوتھڑا بنا پھر اس (اللہ تعالیٰ) نے (اس کو انسان) بنایا، سو (اس کے اعضا کو) ٹھیک ٹھاک کیا ﴿٣٨﴾ پھر اسی سے مرد اور عورت دو قسمیں کر دی ﴿٣٩﴾ کیا (وہ خدا جنھوں نے انسان کو ابتداءً بنایا) وہ اس بات پر قادر نہیں ہیں کہ وہ مردوں کو (دوبارہ) زندہ کر دیویں؟ ﴿٤٠﴾

---

① (دوسرا ترجمہ) حلق تک۔ ② عام طور پر امراض میں علاج و معالجہ سے ہار کر لوگ عاملوں کو تلاش کرتے ہیں، عرب میں بھی اس کا بڑا دستور تھا۔ بعض حضرات نے "راق" کو "الرقی" یعنی لے کر چڑھنے کے معنی میں لیا ہے، یعنی انسان کا جب آخری وقت ہوتا ہے تب ملائکہ آپس میں بات کرتے ہیں کہ رحمت کے فرشتے یا عذاب کے فرشتے میں سے کون اس کی روح کو لیکر آسمان کی طرف چڑھے گا؟۔ ③ لفظ "مساق" میں ہنکانا کے معنی بھی نکلتے ہے۔ ④ سچے داعی کی دعوت کو چھوڑ کر۔

سورۃ الدھر

(المدنیۃ)

ایاتھا:۳۱۔رکوعاتھا:۲۔

یہ سورت مکی ہے، بعض اس کو مدنی کہتے ہیں، اس میں اکتیس (۳۱) آیتیں ہیں۔ سورۃ رحمٰن کے بعد اور سورۃ طلاق سے پہلے اٹھانوے (۹۸) نمبر پر نازل ہوئی۔

اس سورت میں دہر یعنی زمانہ اور وقت کا ذکر کیا گیا ہے۔ دہر یعنی عالم کے وجود میں آنے سے لے کر ختم ہونے تک کی مدت کو کہتے ہیں۔ اسی طرح ہر بڑی مدت کو بھی کہتے ہیں۔

اس سورت کا دوسرا نام ''انسان'' بھی ہے۔ سورت کے بالکل شروع میں انسان کا تذکرہ ہے۔

اس کا تیسرا نام ''امشاج'' بھی ہے۔ امشاج منی کے قطرے کو کہتے ہیں۔ جو مختلف غذاؤں سے مل کر اس کے خلاصے کے طور پر تیار ہوتا ہے یہ بھی کہہ سکتے ہیں کہ مرد اور عورت کی منی مل کر انسان بنتا ہے۔

نبیٔ کریم ﷺ جمعہ کے دن فجر کی دوسری رکعت میں اس سورت کی تلاوت فرمایا کرتے تھے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

هَلْ أَتٰى عَلَى الْإِنْسَانِ حِيْنٌ مِّنَ الدَّهْرِ لَمْ يَكُنْ شَيْئًا مَّذْكُوْرًا ﴿١﴾ إِنَّا خَلَقْنَا الْإِنْسَانَ مِنْ نُّطْفَةٍ أَمْشَاجٍ ۖ نَّبْتَلِيْهِ فَجَعَلْنٰهُ سَمِيْعًا بَصِيْرًا ﴿٢﴾ إِنَّا هَدَيْنٰهُ السَّبِيْلَ إِمَّا شَاكِرًا وَّإِمَّا كَفُوْرًا ﴿٣﴾ إِنَّا أَعْتَدْنَا لِلْكٰفِرِيْنَ سَلٰسِلَا۠ وَأَغْلٰلًا وَّسَعِيْرًا ﴿٤﴾ إِنَّ الْأَبْرَارَ يَشْرَبُوْنَ مِنْ كَأْسٍ كَانَ مِزَاجُهَا كَافُوْرًا ﴿٥﴾ عَيْنًا يَّشْرَبُ بِهَا عِبَادُ اللّٰهِ يُفَجِّرُوْنَهَا تَفْجِيْرًا ﴿٦﴾ يُوْفُوْنَ بِالنَّذْرِ وَيَخَافُوْنَ يَوْمًا كَانَ شَرُّهُ مُسْتَطِيْرًا ﴿٧﴾

اللہ تعالیٰ کے نام سے (میں شروع کرتا ہوں) جن کی رحمت سب کے لیے ہے، جو بہت زیادہ رحم کرنے والے ہیں۔

کیا زمانے میں انسان پر ایک ایسا وقت آیا ہے کہ وہ تذکرہ کرنے کے قابل چیز بھی نہیں تھا① ﴿۱﴾ ہم نے انسان کو (الگ الگ چیزوں سے) ملے ہوئے نطفے سے اس طرح پیدا کیا کہ ہم اس کو (مکلف بنا کر) آزماوے، پھر ہم نے اس کو سننے والا، دیکھنے والا بنا دیا ﴿۲﴾ ہم نے اس کو (رسولوں کے ذریعے) راستہ دکھا دیا② اب وہ یا تو شکر کرنے والا بنے یا تو وہ ناشکری کرنے والا بنے ﴿۳﴾ یقیناً ہم نے کافروں کے لیے زنجیریں اور (گلے کے) طوق اور بھڑکتی ہوئی آگ تیار کر رکھی ہے ﴿۴﴾ البتہ (جو) نیک لوگ (ہیں وہ) ایسے جام سے (پینے کی چیزیں) پیویں گے جس میں کافور ملی ہوئی ہوگی ﴿۵﴾ وہ ایک چشمہ ہے جس سے اللہ تعالیٰ کے (نیک) بندے پیتے ہوں گے، وہ (نیک) لوگ اس کو (جہاں چاہیں گے) آسانی سے بہا کر لے جائیں گے③ ﴿۶﴾ وہ لوگ (اپنی اپنی) منتوں کو پورا کرتے ہیں④ اور اس دن سے ڈرا کرتے ہیں جس کی سختی ہر طرف پھیلی ہوگی⑤ ﴿۷﴾

---

① دوسرا ترجمہ: یہی بات ہے کہ زمانے میں انسان پر ایک ایسا وقت آیا ہے کہ جب وہ زبان پر لانے کے قابل چیز بھی نہیں تھا۔ ② (دوسرا ترجمہ) ہم نے اس کو راستہ سمجھا دیا۔

③ وہ چشمہ ان کے اختیار میں کر دیا جائے گا جہاں دل چاہے وہاں جاری ہو جاوے گا، یہ بھی نقل کیا جاتا ہے کہ اس چشمے کا اصل منبع حضور ﷺ کا قصرِ عالی ہوگا، وہاں سے سب جگہ پانی پہنچتا ہوگا۔ ④ تمام شرعی واجبات کو پورا کرنا مراد ہے۔

⑤ (دوسرا ترجمہ) جس کی برائی (کے اثرات) ہر طرف پھیلے ہوں گے۔

وَيُطْعِمُوْنَ الطَّعَامَ عَلٰى حُبِّهٖ مِسْكِيْنًا وَّيَتِيْمًا وَّاَسِيْرًا ۝ اِنَّمَا نُطْعِمُكُمْ لِوَجْهِ اللّٰهِ لَا نُرِيْدُ مِنْكُمْ جَزَآءً وَّلَا شُكُوْرًا ۝ اِنَّا نَخَافُ مِنْ رَّبِّنَا يَوْمًا عَبُوْسًا قَمْطَرِيْرًا ۝ فَوَقٰىهُمُ اللّٰهُ شَرَّ ذٰلِكَ الْيَوْمِ وَلَقّٰىهُمْ نَضْرَةً وَّسُرُوْرًا ۝ وَجَزٰىهُمْ بِمَا صَبَرُوْا جَنَّةً وَّحَرِيْرًا ۝ مُّتَّكِـِٕيْنَ فِيْهَا عَلَى الْاَرَآىِٕكِ ۚ لَا يَرَوْنَ فِيْهَا شَمْسًا وَّلَا زَمْهَرِيْرًا ۝ وَدَانِيَةً عَلَيْهِمْ ظِلٰلُهَا وَذُلِّلَتْ قُطُوْفُهَا تَذْلِيْلًا ۝

اور وہ اس (اللہ تعالیٰ) کی محبت میں مسکینوں کو اور یتیموں کو اور قیدیوں کو کھانا کھلاتے ہیں① ﴿۸﴾ (اور وہ کھانا کھلانے والے ان سے کہتے ہیں کہ:) ہم تو تم کو محض اللہ تعالیٰ کی خوشی حاصل کرنے کے لیے کھانا کھلا رہے ہیں، ہم تم سے کسی طرح کا نہ تو بدلہ اور نہ شکریہ چاہتے ہیں ﴿۹﴾ ہم تو اپنے رب کی طرف سے (آنے والے) اس دن سے ڈرتے ہیں جو دن بڑا سخت، بڑی مصیبت والا ہوگا② ﴿۱۰﴾ سو اللہ تعالیٰ ان کو اس دن کی سختی سے بچالیں گے اور ان کو تازگی اور خوشی سے نوازیں گے ﴿۱۱﴾ اور ان لوگوں نے جو صبر کیا اس کے بدلے میں ان کو جنت اور ریشمی لباس عطا کریں گے ﴿۱۲﴾ وہاں (باغوں) میں (اونچے) تختوں پر تکیہ لگائے ہوئے (بیٹھے) ہوں گے اور اس (جنت) میں نہ سورج کی گرمی اور نہ سخت سردی دیکھیں گے ﴿۱۳﴾ اور حالت یہ ہوگی کہ ان (باغوں) کے سائے ان پر جھکے ہوئے ہوں گے③ اور اس کے پھل ان کے اختیار میں کردیے جائیں گے④ ﴿۱۴﴾

---

① (دوسرا ترجمہ) اور وہ اس کھانے کی خود کو رغبت کے باوجود مسکینوں اور یتیموں اور قیدیوں کو کھلاتے ہیں۔ (خود یتامیٰ مساکین اور قیدیوں سے بھی محبت کرتے ہیں اور ان کو کھانا کھلاتے ہیں)

② (دوسرا ترجمہ) ہم تو اپنے رب کی طرف سے (آنے والے) اس دن سے ڈرتے ہیں جس (دن) میں چہرے اداسی سے بگڑے ہوئے ہوں گے۔

③ (الف) مراد جنت کے درختوں کی ٹہنیاں ہیں وہ جھکی ہوئی ہوں گی۔

(ب) واقعی اس طرح کا سایہ ہوگا۔

(ج) جنت میں سورج کی دھوپ تو نہیں ہے بلکہ انوارات انواع و اقسام کے پھیلے ہوئے ہوں گے۔

④ (دوسرا ترجمہ) پھل ان کے قابو میں کردیے جائیں گے۔

وَيُطَافُ عَلَيۡهِمۡ بِاٰنِيَةٍ مِّنۡ فِضَّةٍ وَّاَكۡوَابٍ كَانَتۡ قَوَارِيۡرَا۠ ﴿۱۵﴾ قَوَارِيۡرَا۠ مِنۡ فِضَّةٍ قَدَّرُوۡهَا تَقۡدِيۡرًا ﴿۱۶﴾ وَيُسۡقَوۡنَ فِيۡهَا كَاۡسًا كَانَ مِزَاجُهَا زَنۡجَبِيۡلًا ﴿۱۷﴾ عَيۡنًا فِيۡهَا تُسَمّٰى سَلۡسَبِيۡلًا ﴿۱۸﴾ وَيَطُوۡفُ عَلَيۡهِمۡ وِلۡدَانٌ مُّخَلَّدُوۡنَ ۚ اِذَا رَاَيۡتَهُمۡ حَسِبۡتَهُمۡ لُؤۡلُؤًا مَّنۡثُوۡرًا ﴿۱۹﴾ وَاِذَا رَاَيۡتَ ثَمَّ رَاَيۡتَ نَعِيۡمًا وَّمُلۡكًا كَبِيۡرًا ﴿۲۰﴾ عٰلِيَهُمۡ ثِيَابُ سُنۡدُسٍ خُضۡرٌ وَّاِسۡتَبۡرَقٌ ۫ وَّحُلُّوۡۤا اَسَاوِرَ مِنۡ فِضَّةٍ ۚ وَسَقٰهُمۡ رَبُّهُمۡ شَرَابًا طَهُوۡرًا ﴿۲۱﴾ اِنَّ هٰذَا كَانَ لَكُمۡ جَزَآءً وَّكَانَ سَعۡيُكُمۡ مَّشۡكُوۡرًا ﴿۲۲﴾

اِنَّا نَحۡنُ نَزَّلۡنَا عَلَيۡكَ الۡقُرۡاٰنَ تَنۡزِيۡلًا ﴿۲۳﴾

اوران لوگوں کے سامنے (کھانے پینے کی چیزیں پہنچانے کے لیے) چاندی کے برتن اور شیشے کے پیالے پھرائے جائیں گے① ﴿۱۵﴾ شیشے بھی چاندی کے ہوں گے جن کو بھرنے والوں نے مناسب انداز سے بھرا ہوگا ﴿۱۶﴾ اوران لوگوں کو اس (جنت) میں ایسا جام پلایا جائے گا جس میں سونٹھ ملی ہوئی ہوگی ﴿۱۷﴾ اس (جنت) میں ایک چشمہ ہوگا جس کا نام سلسبیل ہوگا ﴿۱۸﴾ اوران کے سامنے (خدمت کے لیے) ایسے لڑکے پھرتے ہوں گے جو ہمیشہ لڑکے ہی رہیں گے، جب تم ان (لڑکوں) کو دیکھو گے تو ان کو بکھرے ہوئے موتی سمجھو گے ﴿۱۹﴾ اور (سچی بات یہ ہے کہ) جب تم وہ جگہ دیکھو گے تو تم کو (بے شمار) نعمتیں اور بڑی سلطنتیں نظر آئے گی ﴿۲۰﴾ ان (جنت والوں) کے اوپر باریک ریشم کے سبز رنگ کے کپڑے ہوں گے اور موٹے ریشم کے (کپڑے) بھی (پہنائے جائیں گے) اوران کو چاندی کے کنگنوں سے سجایا جائے گا اوران کو ان کے رب (نہایت) پاکیزہ شراب پلائیں گے ﴿۲۱﴾ (اوران جنت والوں کو کہا جائے گا کہ) یہ تمھارا (دنیا میں کی ہوئی نیکیوں کا) بدلہ ہے اور تمھاری محنت کی پوری قدر کی گئی② ﴿۲۲﴾

(اے نبی!) ہم نے تم پر یہ قرآن تھوڑا تھوڑا کر کے اتارا ہے ﴿۲۳﴾

① (دوسرا ترجمہ) اوران لوگوں کے سامنے چاندی کے برتن اور پیالے پیش کیے جائیں گے جو شیشے کے ہوں گے۔

② (دوسرا ترجمہ) اور تمھاری محنت مقبول ہوگئی۔

فَاصْبِرْ لِحُكْمِ رَبِّكَ وَلَا تُطِعْ مِنْهُمْ اٰثِمًا اَوْ كَفُوْرًا ۝۲۴ وَاذْكُرِ اسْمَ رَبِّكَ بُكْرَةً وَّاَصِيْلًا ۝۲۵
وَمِنَ الَّيْلِ فَاسْجُدْ لَهٗ وَسَبِّحْهُ لَيْلًا طَوِيْلًا ۝۲۶ اِنَّ هٰٓؤُلَاۗءِ يُحِبُّوْنَ الْعَاجِلَةَ وَيَذَرُوْنَ وَرَاۗءَهُمْ
يَوْمًا ثَقِيْلًا ۝۲۷ نَحْنُ خَلَقْنٰهُمْ وَشَدَدْنَآ اَسْرَهُمْ ۚ وَاِذَا شِئْنَا بَدَّلْنَآ اَمْثَالَهُمْ تَبْدِيْلًا ۝۲۸
اِنَّ هٰذِهٖ تَذْكِرَةٌ ۚ فَمَنْ شَاۗءَ اتَّخَذَ اِلٰى رَبِّهٖ سَبِيْلًا ۝۲۹ وَمَا تَشَاۗءُوْنَ اِلَّآ اَنْ يَّشَاۗءَ اللّٰهُ ۭ اِنَّ
اللّٰهَ كَانَ عَلِيْمًا حَكِيْمًا ۝۳۰ يُّدْخِلُ مَنْ يَّشَاۗءُ فِيْ رَحْمَتِهٖ ۭ وَالظّٰلِمِيْنَ اَعَدَّ لَهُمْ عَذَابًا اَلِيْمًا ۝۳۱

سو اپنے رب کے حکم پر جمے رہو اور ان میں سے کسی گنہگار یا کافر کی بات نہ مانو ﴿۲۴﴾ اور اپنے رب کے نام کا صبح وشام ذکر کیا کرو ﴿۲۵﴾ اور رات کے کچھ حصے میں بھی (اپنے) اس (رب) کے آگے سجدہ کیا کرو اور رات کے لمبے حصے میں اس (رب) کی تسبیح کرو ﴿۲۶﴾ یقیناً وہ (کافر) لوگ جلدی ملنے والی (دنیا کی) چیزوں سے محبت رکھتے ہیں اور اپنے پیچھے (قیامت کا) جو بھاری دن آ رہا ہے اس کو چھوڑ بیٹھے ہیں ﴿۲۷﴾ ہم نے ہی ان کو پیدا کیا اور ہم نے ہی ان کے جوڑ بند کو مضبوط کیا اور ہم جب چاہیں گے ان کے بدلے ان کے جیسے دوسرے لوگ پیدا کر دیں گے ﴿۲۸﴾ یقیناً یہ تو نصیحت ہے، اب جو چاہے اپنے رب کی طرف (پہنچنے کا) راستہ اختیار کر لیوے ﴿۲۹﴾ اللہ تعالیٰ کے چاہے بغیر تم کوئی بات چاہ نہیں سکتے، یقیناً اللہ تعالیٰ تو بڑے جاننے والے، بڑی حکمت والے ہیں ﴿۳۰﴾ جس کو چاہتے ہیں اپنی رحمت میں داخل کر لیتے ہیں اور ظالم لوگ کہ ان کے لیے دردناک عذاب تیار کر رکھا ہے ﴿۳۱﴾



سورۃ المرسلات

(المکیۃ)

ایاتها:۵۰۔رکوعاتها:۲۔

یہ سورت مکی ہے،اس میں پچاس (۵۰) آیتیں ہیں۔سورۃ ھمزہ کے بعد اور سورۃ ق سے پہلے تینتیس (۳۳) نمبر پر نازل ہوئی۔

حضرت نبی کریم ﷺ منٰی کے ایک کے غار میں تھے اور سورۃ مرسلات نازل ہوئی۔

مکہ کے رہنے والے حضرات نے ہم کو منٰی میں ایک غار دکھایا کہ اسی میں سورۃ مرسلات کا نزول ہوا۔

حضرت ام الفضل لبابہ بنت حارثؓ کہتی ہے کہ: میں نے مغرب کی نماز میں حضرت نبی کریم ﷺ کو سورۃ مرسلات پڑھتے ہوئے سنا جو زندگی کے آخری نماز حضور ﷺ نے پڑھائی تھی۔(بخاری، حدیث:۷۶۹)

مرسلات سے کیا مراد ہے؟(۱) ہوائیں جس کے لطیف جھونکے چلتے ہیں جن سے مخلوق کی زندگی اور منافع وابستہ ہے۔

(۲) فرشتے مراد ہیں جو عالم میں بہت ساری چیزوں کے پھیلانے پر مامور ہیں،اسی طرح احکام لے کر بھی ملائکہ بھیجے جاتے ہیں۔

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ○
وَالۡمُرۡسَلٰتِ عُرۡفًا ۙ﴿۱﴾ فَالۡعٰصِفٰتِ عَصۡفًا ۙ﴿۲﴾ وَّالنّٰشِرٰتِ نَشۡرًا ۙ﴿۳﴾ فَالۡفٰرِقٰتِ فَرۡقًا ۙ﴿۴﴾

اللہ تعالیٰ کے نام سے (میں شروع کرتا ہوں) جن کی رحمت سب کے لیے ہے، جو بہت زیادہ رحم کرنے والے ہیں۔

قسم ہے ان ہواؤں کی جو فائدہ پہنچانے کے لیے① لگاتار بھیجی جاتی ہیں②﴿۱﴾ پھر ان (ہواؤں) کی (قسم) جو (طوفانی) آندھی بن کر زور سے چلتی ہیں (جن سے خطرات پیدا ہوتے ہیں)③﴿۲﴾ پھر (قسم ہے) ان (ہواؤں) کی جو (بادلوں کو اور خوشبوؤں اور بدبوؤں کو) اچھی طرح پھیلا دیتی ہیں④﴿۳﴾ پھر (قسم ہے) ان (ہواؤں) کی جو (بادلوں کو) پھاڑ کر جدا کر دیتی ہیں⑤﴿۴﴾

① بندوں کو فائدہ پہنچے تو اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرنا چاہیے۔

② (دوسرا ترجمہ) قسم ہے ان ہواؤں کی جو (نرم نرم چل کر) دل کو خوش کر دے (اور ان سے مخلوقات کو بارش، کھیتی وغیرہ کی بڑی اچھی توقعات اور امیدیں وابستہ ہوتی ہیں) (تیسرا ترجمہ) قسم ہے ان فرشتوں کی جو نیکی کے کاموں کے لیے بھیجے جاتے ہیں۔

③ (دوسرا ترجمہ) پھر (قسم ہے) ان فرشتوں کی جو بہت تیزی سے (آنے جانے کا یا روح نکالنے کا) کام کرتے ہیں (ملائکہ آسمان سے زمین پر اور زمین سے آسمان پر بڑی تیزی سے آتے جاتے ہیں اور روح نکالنے کا کام بھی بڑی تیزی سے کرتے ہیں اور کفار کی روح بڑی سختی سے نکالتے ہیں)۔

④ (دوسرا ترجمہ) پھر (قسم ہے) ان ہواؤں کی جو (بخارات کو) اٹھا کر اوپر لے جاتے ہیں (جن سے بادل تیار ہوتے ہیں) (تیسرا ترجمہ) پھر (قسم ہے) ان فرشتوں کی جو (اپنے پروں کو ہوا میں اور شریعت کے احکام کو زمین میں) پورے طور پھیلاتے ہیں۔

⑤ (یعنی ہوائیں اللہ تعالیٰ کے حکم کے مطابق بادلوں کے حصے کر کے جہاں جہاں پہنچانا ہوتا ہے وہاں پہنچا دیتی ہیں، اسی طرح بارش جب برس جاتی ہے اس وقت بھی بادل متفرق جدا ہو جاتے ہیں) (دوسرا ترجمہ) پھر (قسم ہے) ان فرشتوں کی جو (حق اور باطل کو) جدا جدا کر دیتے ہیں (تیسرا) پھر (قسم ہے) قرآن کی آیتوں کی جو (حق و باطل اور حلال و حرام کو) جدا کر دیتی ہیں۔

فَالْمُلْقِيٰتِ ذِكْرًا ۝۵ عُذْرًا اَوْ نُذْرًا ۝۶ اِنَّمَا تُوْعَدُوْنَ لَوَاقِعٌ ۝۷ فَاِذَا النُّجُوْمُ طُمِسَتْ ۝۸
وَاِذَا السَّمَآءُ فُرِجَتْ ۝۹ وَاِذَا الْجِبَالُ نُسِفَتْ ۝۱۰ وَاِذَا الرُّسُلُ اُقِّتَتْ ۝۱۱ لِاَيِّ يَوْمٍ اُجِّلَتْ ۝۱۲

پھر ان (ہواؤں) کی (قسم) جو (دل میں خدا کی) یاد ڈالتی ہیں① ﴿۵﴾ (یہ اللہ تعالیٰ کی یاد) عذر کرنے کے لیے② یا ڈرانے کے لیے③ ﴿۶﴾ یقیناً جس چیز کا تم سے وعدہ کیا جارہا ہے وہ ضرور واقع ہوکر ہی رہے گا④ ﴿۷﴾ سو جب تارے مٹا دیے جائیں گے⑤ ﴿۸﴾ اور جب آسمان چیر دیا جائے گا⑥ ﴿۹﴾ اور جب پہاڑ (ریزہ ریزہ کرکے) اڑا دیے جائیں گے ﴿۱۰﴾ اور جب رسولوں کے (اپنی امت کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے سامنے) جمع ہونے کا وقت آجائے گا⑦ ﴿۱۱﴾ (اگر کوئی کافر سوال کرے کہ اس اللہ تعالیٰ کے سامنے پیش ہونے کا معاملہ) کس دن کے لیے ملتوی کردیا گیا ہے؟⑧ ﴿۱۲﴾

---

① (نرم خوش گوار ہواؤں سے انسان کو دل میں ترغیب پیدا ہوتی ہے اور سخت آندھی سے دل میں ڈر پیدا ہوتا ہے، دونوں صورتوں میں دل میں اللہ تعالیٰ کی یاد تازہ ہوتی ہے)، (دوسرا ترجمہ) پھر ان ہواؤں کی (قسم) جو وحی (کی آواز) کو (کانوں تک) پہنچاتی ہیں۔ (تیسرا) پھر (قسم ہے) ان فرشتوں کی جو نصیحت کی باتیں نازل کرتے ہیں (فرشتے انسانی رسولوں کو وحی پہنچاتے ہیں اور رسول تمام انسانوں اور جنات کو وحی کی باتیں پہنچاتے ہیں)

② یعنی ہواؤں کی ان کیفیات سے جب اللہ تعالیٰ کی طرف بندوں کی توجہ بڑھ جاتی ہے تو انسان اپنے گناہوں پر نادم ہوکر معذرت پیش کرتا ہے اور اللہ تعالیٰ سے ڈرتا ہے۔

③ (دوسرا ترجمہ) (وحی کے ذریعہ کافروں کا) الزام دور کرنا ہے، یا (ان کو) ڈرانا ہے (تیسرا) (نیک لوگوں کے لیے وحی) معافی مانگنے کا سبب بنتی ہے یا (برے لوگوں کو) ڈرانے کا ذریعہ بنتی ہے (یعنی وحی سے گناہوں سے معافی مانگنے کی دعوت دی جاتی ہے اور نافرمان لوگوں کو جہنم سے ڈرایا جاتا ہے)۔

نوٹ: سورۂ مرسلات کی ابتدائی آیات کے ترجمے میں جتنے اقوال زیادہ مناسب معلوم ہوئے ان کو سامنے رکھ کر تراجم پیش کیے گئے۔

④ یعنی مرنے کے بعد دوبارہ زندہ کرنے کا وعدہ۔

⑤ (دوسرا ترجمہ) سو جب تارے بجھا دیے جائیں گے (تیسرا) سو جب تارے بے نور کردیے جاویں گے۔

⑥ (دوسرا ترجمہ) اور جب آسمان میں شگاف پڑجائیں گے۔

⑦ (دوسرا ترجمہ) اور جبکہ رسولوں کو ایک مقررہ وقت پر جمع کردیا جائے گا۔

⑧ (دوسرا ترجمہ) کس دن کے لیے تاخیر (یعنی دیر) کی گئی ہے؟

لِيَوْمِ الْفَصْلِ ۝ وَمَا أَدْرَاكَ مَا يَوْمُ الْفَصْلِ ۝ وَيْلٌ يَوْمَئِذٍ لِلْمُكَذِّبِينَ ۝ أَلَمْ نُهْلِكِ
الْأَوَّلِينَ ۝ ثُمَّ نُتْبِعُهُمُ الْآخِرِينَ ۝ كَذَٰلِكَ نَفْعَلُ بِالْمُجْرِمِينَ ۝ وَيْلٌ يَوْمَئِذٍ
لِلْمُكَذِّبِينَ ۝ أَلَمْ نَخْلُقْكُمْ مِنْ مَاءٍ مَهِينٍ ۝ فَجَعَلْنَاهُ فِي قَرَارٍ مَكِينٍ ۝ إِلَىٰ قَدَرٍ
مَعْلُومٍ ۝ فَقَدَرْنَا فَنِعْمَ الْقَادِرُونَ ۝ وَيْلٌ يَوْمَئِذٍ لِلْمُكَذِّبِينَ ۝ أَلَمْ نَجْعَلِ الْأَرْضَ
كِفَاتًا ۝ أَحْيَاءً وَأَمْوَاتًا ۝ وَجَعَلْنَا فِيهَا رَوَاسِيَ شَامِخَاتٍ وَأَسْقَيْنَاكُمْ مَاءً فُرَاتًا ۝ وَيْلٌ
يَوْمَئِذٍ لِلْمُكَذِّبِينَ ۝

(تو جواب یہ ہے کہ) فیصلے کے دن کے لیے (تاخیر کی گئی ہے) ﴿۱۳﴾ اور تم کو کیا معلوم کہ وہ فیصلے کا دن کیسا ہے؟ ﴿۱۴﴾ اس دن (حق کو) جھٹلانے والوں کے لیے بڑی تباہی ہے ﴿۱۵﴾ کیا ہم نے اگلے (کافر) لوگوں کو ہلاک نہیں کر دیا؟ ﴿۱۶﴾ پھر ہم (ان) بعد میں آنے والوں کو بھی ان (اگلے لوگوں) کے پیچھے (بربادی میں) چلتا کر دیں گے① ﴿۱۷﴾ مجرموں کے ساتھ ہم ایسا ہی سلوک کیا کرتے ہیں ﴿۱۸﴾ اس دن (حق کو) جھٹلانے والوں کے لیے بڑی بربادی ہوگی ﴿۱۹﴾ کیا ہم نے تم کو حقیر پانی (یعنی منی) سے پیدا نہیں کیا؟ ﴿۲۰﴾ پھر ہم نے اس (نطفے) کو ایک مقرر وقت تک مضبوط و محفوظ جگہ (یعنی عورت کی رحم) میں رکھا② ﴿۲۱﴾ ﴿۲۲﴾ پھر ہم نے (انسان کی بناوٹ میں) توازن کیا③، سو ہم کیسے اچھے توازن کرنے والے ہیں④ ﴿۲۳﴾ اس دن (حق کو) جھٹلانے والوں کے لیے بڑی تباہی ہے ﴿۲۴﴾ کیا ہم نے زمین کو زندوں اور مردوں کو سمیٹ کر رکھنے والی نہیں بنایا⑤؟ ﴿۲۵﴾ ﴿۲۶﴾ اور ہم نے اس (زمین) میں بوجھ کے لیے اونچے پہاڑ بنا دیے اور ہم نے تم کو میٹھا پیاس بجھانے والا پانی پلایا ﴿۲۷﴾ اس دن (حق کو) جھٹلانے والوں کے لیے بڑی تباہی ہے ﴿۲۸﴾

---

① (دوسرا ترجمہ) پھر ہم بعد میں آنے والوں کو ان (اگلے لوگوں) کے ساتھ (بربادی میں) کر دیں گے۔ ② (دوسرا ترجمہ) جمے ہوئے ٹھکانے۔ ③ یعنی تمام اعضا برابر برابر بنائے۔ ④ (دوسرا ترجمہ) پھر ہم نے (نطفے میں تصرفات کا) اندازہ مقرر کیا (نطفے کو مختلف مراحل سے گزار کر کامل انسان بنانے کا اندازہ اور جسم میں کوئی ضروری چیز باقی رہ نہ جاوے اور جسم میں کوئی زائد بیکار چیز پیدا نہ ہو جائے) سو ہم کتنے اچھے اندازہ کرنے والے ہیں (تیسرا) پھر ہم نے منصوبہ بنایا، سو ہم کتنے اچھے منصوبہ بندی کرنے والے ہیں۔ ⑤ زندہ لوگ زمین پر چلتے پھرتے ہیں اور مردے زمین میں سوتے ہیں۔

اِنْطَلِقُوْٓا اِلٰى مَا كُنْتُمْ بِهٖ تُكَذِّبُوْنَ ﴿۲۹﴾ اِنْطَلِقُوْٓا اِلٰى ظِلٍّ ذِیْ ثَلٰثِ شُعَبٍ ﴿۳۰﴾ لَّا ظَلِیْلٍ وَّ لَا یُغْنِیْ مِنَ اللَّهَبِ ﴿۳۱﴾ اِنَّهَا تَرْمِیْ بِشَرَرٍ كَالْقَصْرِ ﴿۳۲﴾ كَاَنَّهٗ جِمٰلَتٌ صُفْرٌ ﴿۳۳﴾ وَیْلٌ یَّوْمَىٕذٍ لِّلْمُكَذِّبِیْنَ ﴿۳۴﴾ هٰذَا یَوْمُ لَا یَنْطِقُوْنَ ﴿۳۵﴾ وَ لَا یُؤْذَنُ لَهُمْ فَیَعْتَذِرُوْنَ ﴿۳۶﴾ وَیْلٌ یَّوْمَىٕذٍ لِّلْمُكَذِّبِیْنَ ﴿۳۷﴾ هٰذَا یَوْمُ الْفَصْلِ ۚ جَمَعْنٰكُمْ وَ الْاَوَّلِیْنَ ﴿۳۸﴾ فَاِنْ كَانَ لَكُمْ كَیْدٌ فَكِیْدُوْنِ ﴿۳۹﴾ وَیْلٌ یَّوْمَىٕذٍ لِّلْمُكَذِّبِیْنَ ﴿۴۰﴾

(ان کافروں سے کہا جائے گا کہ) جس (عذاب) کو تم جھٹلاتے تھے اس کی طرف چلو ﴿۲۹﴾ تم ایک ایسے سائبان کی طرف چلو جس کی تین شاخیں ہیں① ﴿۳۰﴾ اس (سائبان) میں ایسا گہرا سایہ نہیں ہے (جو گرمی سے بچائے) اور نہ آگ کی تپش سے بچائے ﴿۳۱﴾ وہ (جہنم) تو محل جیسے بڑے بڑے شعلے پھینکتی ہوگی② ﴿۳۲﴾ (ایسا لگے گا) جیسے وہ زرد رنگ کے اونٹ ہیں③ ﴿۳۳﴾ اس دن (حق کو) جھٹلانے والوں کے لیے بڑی تباہی ہے ﴿۳۴﴾ یہ ایسا دن ہے جس میں وہ لوگ بول بھی نہیں سکیں گے ﴿۳۵﴾ اور ان کو اس بات کی اجازت بھی نہیں ہوگی کہ وہ کوئی عذر پیش کریں④ ﴿۳۶﴾ اس دن (حق کو) جھٹلانے والوں کے لیے بڑی تباہی ہے ﴿۳۷﴾ یہ فیصلے کا دن ہے، ہم نے تم کو اور اگلے لوگوں کو جمع کر دیا ﴿۳۸﴾ پھر اگر تمھارے پاس کوئی داؤ (یعنی تدبیر) ہے؟ تو مجھ پر (اپنا) داؤ چلاؤ⑤ ﴿۳۹﴾ اس دن (حق کو) جھٹلانے والوں کے لیے بڑی تباہی ہے ﴿۴۰﴾

---

① آیت کا حاصل: دوزخ کی آگ سے بہت زیادہ دھواں اٹھے گا جو اونچا ہوگا اور سائبان کی طرح کفار کے سروں پر آجاوے گا اور اونچا ہو کر تین حصوں میں تقسیم ہوگا، ایک حصہ کفار کے سروں پر، دوسرا ان کی داہنی جانب، تیسرا حصہ بائیں جانب ہوگا جب حساب ختم ہونے تک کفار اسی دھویں کے سائبان میں رہیں گے۔ (دوسرا ترجمہ) تم (دھویں) کے ایک سایہ کی طرف چلو جس کی شاخیں تین ہیں (دوزخ کی آگ سے نکلنے والے دھویں کا سایہ ہوگا جو برائے نام سایہ ہوگا جس میں گرمی اور پیاس میں کوئی کمی نہیں آئے گی۔ مؤمنین کاملین ایسے وقت عرش کے سایہ میں ہوں گے، اللھم اجعلنا منھم بفضلک وکرمک۔

② (دوسرا ترجمہ) وہ دھوئیں کا سائبان تو محل جیسی بڑی بڑی چنگاریاں پھینکتا ہوگا۔

③ گہرا زرد کالے جیسا لگتا ہے اس لیے کالے کا ترجمہ بھی کیا گیا ہے۔

④ یعنی توبہ کرنے کا موقع نہیں دیا جائے گا۔ ⑤ عذاب کو ٹالنے کی کوئی تدبیر ہو تو کرکے دکھاؤ۔

اِنَّ الْمُتَّقِيْنَ فِيْ ظِلٰلٍ وَّعُيُوْنٍ ۝ وَّفَوَاكِهَ مِمَّا يَشْتَهُوْنَ ۝ كُلُوْا وَاشْرَبُوْا هَنِيْٓـًٔا بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ۝ اِنَّا كَذٰلِكَ نَجْزِي الْمُحْسِنِيْنَ ۝ وَيْلٌ يَّوْمَىِٕذٍ لِّلْمُكَذِّبِيْنَ ۝ كُلُوْا وَتَمَتَّعُوْا قَلِيْلًا اِنَّكُمْ مُّجْرِمُوْنَ ۝ وَيْلٌ يَّوْمَىِٕذٍ لِّلْمُكَذِّبِيْنَ ۝ وَاِذَا قِيْلَ لَهُمُ ارْكَعُوْا لَا يَرْكَعُوْنَ ۝ وَيْلٌ يَّوْمَىِٕذٍ لِّلْمُكَذِّبِيْنَ ۝ فَبِاَيِّ حَدِيْثٍۢ بَعْدَهٗ يُؤْمِنُوْنَ ۝

یقیناً تقوی والے سایوں① اور چشموں (کے درمیان) میں ہوں گے ﴿۴۱﴾ اور جن کو دل چاہتے ہوں ایسے میووں میں ہوں گے② ﴿۴۲﴾ (ان کو کہا جائے گا کہ) جو اعمال تم کرتے تھے اس کے بدلے میں مزے سے کھاؤ اور پیو ﴿۴۳﴾ ہم نیکی کرنے والوں کو ایسا ہی بدلہ دیا کرتے ہیں ﴿۴۴﴾ اس دن (حق کو) جھٹلانے والوں کے لیے بڑی تباہی ہے ﴿۴۵﴾ (اے کافرو! دنیا میں) کچھ وقت کھالو اور مزے اڑا لو، بے شک تم مجرم ہو ﴿۴۶﴾ اس دن (حق کو) جھٹلانے والوں کے لیے بڑی تباہی ہے ﴿۴۷﴾ اور جب ان (کافروں) کو کہا جاتا ہے کہ: (اللہ تعالیٰ کے آگے) جھک جاؤ تو وہ جھکتے نہیں ہیں ﴿۴۸﴾ اس دن (حق کو) جھٹلانے والوں کے لیے بڑی تباہی ہے ﴿۴۹﴾ اس (قرآن) کے بعد اب کونسی بات پر وہ ایمان لائیں گے؟ ﴿۵۰﴾

---

① پہلے عرش کا پھر جنت کا۔

② (دوسرا ترجمہ) اور اپنے من پسند میووں میں ہوں گے۔



سورة النبا

(المكية)

ایاتھا:۴۰۔رکوعاتھا:۲۔

یہ سورت مکی ہے،اس میں چالس (۴۰) آیتیں ہیں۔سورۃ معارج کے بعد اور سورۃ نازعات سے پہلے اسی (۸۰) نمبر پر نازل ہوئی۔

اس سورت میں نبأعظیم یعنی عظیم الشان خبر یاہیبت ناک بات یعنی قیامت کا تذکرہ ہے۔

اس سورت کا دوسرا نام "عم یتساءلون" بھی ہے؛سورت کے شروع ہی میں یہ لفظ آیا ہے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ○

عَمَّ یَتَسَآءَلُوْنَ ﴿١﴾ عَنِ النَّبَاِ الْعَظِیْمِ ﴿٢﴾ الَّذِیْ هُمْ فِیْهِ مُخْتَلِفُوْنَ ﴿٣﴾ كَلَّا سَیَعْلَمُوْنَ ﴿٤﴾ ثُمَّ كَلَّا سَیَعْلَمُوْنَ ﴿٥﴾ اَلَمْ نَجْعَلِ الْاَرْضَ مِهٰدًا ﴿٦﴾ وَّ الْجِبَالَ اَوْتَادًا ﴿٧﴾ وَّ خَلَقْنٰكُمْ اَزْوَاجًا ﴿٨﴾ وَّ جَعَلْنَا نَوْمَكُمْ سُبَاتًا ﴿٩﴾ وَّ جَعَلْنَا الَّیْلَ لِبَاسًا ﴿١٠﴾ وَّ جَعَلْنَا النَّهَارَ مَعَاشًا ﴿١١﴾ وَّ بَنَیْنَا فَوْقَكُمْ سَبْعًا شِدَادًا ﴿١٢﴾ وَّ جَعَلْنَا سِرَاجًا وَّهَّاجًا ﴿١٣﴾ وَّ اَنْزَلْنَا مِنَ الْمُعْصِرٰتِ مَآءً ثَجَّاجًا ﴿١٤﴾ لِّنُخْرِجَ بِهٖ حَبًّا وَّ نَبَاتًا ﴿١٥﴾ وَّ جَنّٰتٍ اَلْفَافًا ﴿١٦﴾

اللہ تعالیٰ کے نام سے (میں شروع کرتا ہوں) جن کی رحمت سب کے لیے ہے، جو بہت زیادہ رحم کرنے والے ہیں۔

وہ (آخرت کا انکار کرنے والے) آپس میں کس چیز کے بارے میں سوال کررہے ہیں؟ ﴿۱﴾ اس بڑی عظیم خبر کے متعلق (سوال کررہے ہیں)① ﴿۲﴾ جس کے بارے میں خود ان کی باتیں مختلف ہیں ﴿۳﴾ خبردار! ان کو بہت جلدی معلوم ہوجائے گا ﴿۴﴾ دوبارہ خبردار! ان کو بہت جلدی پتہ چل جائے گا ﴿۵﴾ کیا ہم نے زمین کو بچھونا نہیں بنایا؟ ﴿۶﴾ اور پہاڑوں کو میخیں نہیں بنایا؟ ﴿۷﴾ اور ہم نے ہی تم کو (مرد وعورت کا) جوڑا بنایا ﴿۸﴾ اور ہم نے تمھاری نیند کو تھکن دور کرنے (یعنی راحت حاصل کرنے) کا ذریعہ بنایا ﴿۹﴾ اور ہم نے رات کو لباس (یعنی پردے کا ذریعہ) بنایا② ﴿۱۰﴾ اور ہم نے دن کو روزی حاصل کرنے کا وقت بنایا ﴿۱۱﴾ اور ہم نے تمھارے اوپر سات مضبوط آسمان بنادیے ﴿۱۲﴾ اور ہم نے ہی ایک جگمگاتا چراغ (یعنی سورج) بنادیا ﴿۱۳﴾ اور ہم نے ہی برسنے والے بادلوں میں سے موسلا دھار پانی برسایا③ ﴿۱۴﴾ تاکہ ہم اس (پانی) کے ذریعہ سے اناج اور سبزیاں اگائیں ﴿۱۵﴾ اور (پتوں میں) لپٹے ہوئے (گھنے) باغات بنائے ﴿۱۶﴾

---

① قیامت یا قرآن کے متعلق سوالات۔

② نکتہ: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کو کسی نے سوال کیا: نکاح کی مجلس رات میں یا دن میں ہو؟ ارشاد فرمایا: رات میں؛ اس لیے کہ قرآن میں عورتوں کو بھی لباس کہا گیا اور رات کو بھی لباس کہا گیا؛ اس لیے دونوں کو ایک دوسرے سے مناسبت ہے۔

③ (دوسرا ترجمہ) اور ہم نے ہی پانی سے بھرے ہوئے بادلوں سے بکثرت پانی برسایا۔

إِنَّ يَوْمَ الْفَصْلِ كَانَ مِيقَاتًا ﴿١٧﴾ يَوْمَ يُنفَخُ فِي الصُّورِ فَتَأْتُونَ أَفْوَاجًا ﴿١٨﴾ وَفُتِحَتِ السَّمَاءُ فَكَانَتْ أَبْوَابًا ﴿١٩﴾ وَسُيِّرَتِ الْجِبَالُ فَكَانَتْ سَرَابًا ﴿٢٠﴾ إِنَّ جَهَنَّمَ كَانَتْ مِرْصَادًا ﴿٢١﴾ لِّلطَّاغِينَ مَآبًا ﴿٢٢﴾ لَّابِثِينَ فِيهَا أَحْقَابًا ﴿٢٣﴾ لَّا يَذُوقُونَ فِيهَا بَرْدًا وَلَا شَرَابًا ﴿٢٤﴾ إِلَّا حَمِيمًا وَغَسَّاقًا ﴿٢٥﴾ جَزَاءً وِفَاقًا ﴿٢٦﴾ إِنَّهُمْ كَانُوا لَا يَرْجُونَ حِسَابًا ﴿٢٧﴾ وَكَذَّبُوا بِآيَاتِنَا كِذَّابًا ﴿٢٨﴾ وَكُلَّ شَيْءٍ أَحْصَيْنَاهُ كِتَابًا ﴿٢٩﴾ فَذُوقُوا فَلَن نَّزِيدَكُمْ إِلَّا عَذَابًا ﴿٣٠﴾

إِنَّ لِلْمُتَّقِينَ مَفَازًا ﴿٣١﴾ حَدَائِقَ وَأَعْنَابًا ﴿٣٢﴾ وَكَوَاعِبَ أَتْرَابًا ﴿٣٣﴾ وَكَأْسًا دِهَاقًا ﴿٣٤﴾

یقیناً فیصلہ کا دن ایک وقت مقرر ہے ﴿۱۷﴾ جس دن صور پھونکا جائے گا تو تم سب الگ الگ جماعت ہو کر آؤ گے① ﴿۱۸﴾ اور آسمان کھول دیا جائے گا تو اس میں دروازے ہی دروازے ہو جائیں گے② ﴿۱۹﴾ اور پہاڑوں کو چلایا جائے گا تو وہ چمکتا ریت ہو جائیں گے③ ﴿۲۰﴾ یقین رکھو! جہنم تو تاک میں لگی ہوئی ہے④ ﴿۲۱﴾ وہ شریروں کا ٹھکانہ ہے ﴿۲۲﴾ وہ اس میں مدتوں (اس طرح) رہیں گے ﴿۲۳﴾ کہ اس (جہنم) میں وہ کسی ٹھنڈک (یا راحت) کا مزہ نہیں چکھیں گے اور نہ پینے کے قابل کوئی چیز کا ﴿۲۴﴾ مگر (ہاں!) سخت گرم پانی اور بہتی ہوئی پیپ (ملے گی) ﴿۲۵﴾ یہ ان کا پورا بدلہ ہوگا⑤ ﴿۲۶﴾ کیوں کہ وہ (آخرت کے) حساب کا ڈر نہیں رکھتے تھے ﴿۲۷﴾ اور انھوں نے ہماری آیتوں کو بڑھ چڑھ کر جھٹلایا تھا⑥ ﴿۲۸﴾ اور ہر چیز کو ہم نے لکھ کر ضبط (یعنی محفوظ) کر رکھا ہے ﴿۲۹﴾ (اور ان کو کہا جائے گا) اب تم (عذاب کا) مزہ چکھو! سو ہم تم پر عذاب ہی بڑھاتے رہیں گے ﴿۳۰﴾

یقیناً تقویٰ والوں کے لیے بڑی کامیابی ہے ﴿۳۱﴾ باغات اور انگور ہیں ﴿۳۲﴾ اور ابھرتی جوانی والی ہم عمر لڑکیاں ہیں ﴿۳۳﴾ اور چھلکتے ہوئے پیالے ہیں ﴿۳۴﴾

---

① یعنی مؤمن کافر سب الگ الگ جماعتوں میں ہوں گے نیک اور برے اعمال کے اعتبار سے بھی مختلف جماعتیں ہوں گی۔ ② جس طرح بہت سارے دروازے کھلنے سے بہت بڑی جگہ کھل جاتی ہے اس طرح یہ آسمان کھل جائے گا۔
③ یعنی پہاڑوں کو ان کی جگہ سے ہٹا دیا جائے گا۔ ④ (دوسرا ترجمہ) یقین رکھو! جہنم گھات میں لگی ہوئی ہے۔ ⑤ (دوسرا ترجمہ) یہ ان کا (ان کے اعمال کے) موافق بدلہ ہوگا⑥ (دوسرا ترجمہ) انھوں نے ہماری آیتوں کو بالکل ہی جھٹلا دیا تھا۔

لَا يَسْمَعُوْنَ فِيْهَا لَغْوًا وَّلَا كِذّٰبًا ۚ جَزَآءً مِّنْ رَّبِّكَ عَطَآءً حِسَابًا ۙ رَّبِّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا الرَّحْمٰنِ لَا يَمْلِكُوْنَ مِنْهُ خِطَابًا ۚ يَوْمَ يَقُوْمُ الرُّوْحُ وَالْمَلٰٓئِكَةُ صَفًّا ۞ لَّا يَتَكَلَّمُوْنَ اِلَّا مَنْ اَذِنَ لَهُ الرَّحْمٰنُ وَقَالَ صَوَابًا ۞ ذٰلِكَ الْيَوْمُ الْحَقُّ ۚ فَمَنْ شَآءَ اتَّخَذَ اِلٰى رَبِّهٖ مَاٰبًا ۞ اِنَّآ اَنْذَرْنٰكُمْ عَذَابًا قَرِيْبًا ۚ يَّوْمَ يَنْظُرُ الْمَرْءُ مَا قَدَّمَتْ يَدٰهُ وَيَقُوْلُ الْكٰفِرُ يٰلَيْتَنِيْ كُنْتُ تُرٰبًا ۞

اس (جنت) میں وہ کوئی لغوبات نہیں سنیں گے ① اور نہ جھوٹی بات (سنیں گے) ﴿۳۵﴾ تمھارے رب کی طرف سے ایسا بدلہ ہوگا اور ایسی دین ہوگی جو اعمال کے حساب سے دی جائے گی ② ﴿۳۶﴾ جو آسمانوں اور زمین اور جو کچھ ان دونوں کے درمیان میں ہے اس کے مالک ہیں، بڑی رحمت والے ہیں، کسی کو مجال نہیں ہوگی کہ ان کے سامنے بول سکے ③ ﴿۳۷﴾ جس دن روح ④ اور فرشتے (اللہ تعالیٰ کے سامنے) صف بنا کر کھڑے ہوں گے اس دن کوئی شخص بول نہیں سکے گا، مگر (ہاں!) رحمٰن جس کو اجازت دیوے اور وہ بات بھی ٹھیک (یعنی معقول) کہے ⑤ ﴿۳۸﴾ یہ (قیامت کا) دن (کہ اس کا واقع ہونا) یقینی ہے، اب جو چاہے اپنے رب کے پاس ٹھکانہ بنالیوے ⑥ ﴿۳۹﴾ حقیقت یہ ہے کہ ہم نے تم کو قریب آنے والے عذاب سے ڈرایا ہے، جس دن ہر شخص اپنے ان اعمال کو (اپنی آنکھوں سے) دیکھ لے گا جو اس کے ہاتھوں نے آگے بھیجے ہیں اور کافر (یہ) کہے گا: کاش میں (کسی طرح) مٹی ہوجاتا! ﴿۴۰﴾

① یعنی جنت بھی لغویات سے پاک ہے، کاش ہم ہماری زندگی کو لغویات سے بچانے والے بن جائے۔ ② (دوسرا ترجمہ) تمھارے رب کی طرف سے ایسا بدلہ ہوگا جو (ان کی ضروریات کے) حساب سے دیا جائے گا (تیسرا ترجمہ) تمھارے رب کی طرف سے ایسا بدلہ ہوگا جو پورا انعام ہوگا۔ (انسان کمزور ہے، اعمال میں بھی کمزوریاں ہے، وہ کہاں اس قابل کہ اس کے بدلے جنت ملے، یہ جنت کا ملنا تو محض انعام الٰہی ہے، اس پر مزید یہ کہ اس کو ہمارے اعمال کے بدلے میں بتایا جاوے۔ اللھم لک الحمد کما ینبغی لجلال وجھک وعظیم سلطانک۔ ③ (دوسرا ترجمہ) کسی کو طاقت نہیں ہوگی کہ دو ان سے بات کرسکے۔ ④ روح: (۱) تمام جاندار مراد ہیں (۲) روح اعظم مراد ہے (۳) جبرئیل علیہ السلام مراد ہے۔
⑤ اللہ تعالیٰ کی اجازت سے صرف مستحق ہی کی سفارش کریں گے اور دنیا میں جو لوگ سب سے زیادہ ٹھیک بات یعنی کلمۂ شہادت دل وزبان سے بولتے تھے وہی سفارش کے مستحق ہوں گے۔
⑥ یعنی نیک اعمال کے ذریعے آخرت میں اچھا ٹھکانہ بنالیوے۔ آخرت کی تیاری کرلیوے۔

سورۃ النازعات

(المکیۃ)

ایاتھا:۴۶۔رکوعاتھا:۲۔

یہ سورت مکی ہے،اس میں چھیالیس (۴۶) آیتیں ہیں۔سورۃ نبا کے بعد اور سورۃ انفطار سے پہلے اکیاسی (81) نمبر پر نازل ہوئی۔

اس سورت میں نازعات کی قسم کھائی گئی ہے۔نازعات سے مراد: وہ فرشتے جو کافروں کی روحوں کو سختی سے جسم کی رگوں سے گھسیٹ کر نکال لیتے ہیں، جیسے بھیگی ہوئی روئی میں کانٹوں والی سلاخ ڈال کر کھینچی جائے تو روئی کے اجزاء کو لے کر سلاخ نکلتی ہے،ویسا حال کافروں کی روحوں کا ہوتا ہے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

وَالنّٰزِعٰتِ غَرْقًا ۝۱ وَّالنّٰشِطٰتِ نَشْطًا ۝۲ وَّالسّٰبِحٰتِ سَبْحًا ۝۳ فَالسّٰبِقٰتِ سَبْقًا ۝۴ فَالْمُدَبِّرٰتِ اَمْرًا ۝۵ يَوْمَ تَرْجُفُ الرَّاجِفَةُ ۝۶ تَتْبَعُهَا الرَّادِفَةُ ۝۷ قُلُوْبٌ يَّوْمَىِٕذٍ وَّاجِفَةٌ ۝۸ اَبْصَارُهَا خَاشِعَةٌ ۝۹ يَقُوْلُوْنَ ءَاِنَّا لَمَرْدُوْدُوْنَ فِي الْحَافِرَةِ ۝۱۰ ءَاِذَا كُنَّا عِظَامًا نَّخِرَةً ۝۱۱ قَالُوْا تِلْكَ اِذًا كَرَّةٌ خَاسِرَةٌ ۝۱۲ فَاِنَّمَا هِيَ زَجْرَةٌ وَّاحِدَةٌ ۝۱۳ فَاِذَا هُمْ بِالسَّاهِرَةِ ۝۱۴

اللہ تعالیٰ کے نام سے (میں شروع کرتا ہوں) جن کی رحمت سب کے لیے ہے، جو بہت زیادہ رحم کرنے والے ہیں۔

قسم ہے ان (فرشتوں) کی جو (کافروں کی روح) نہایت سختی سے کھینچتے ہیں ﴿۱﴾ اور جو (ایمان والوں کی روح کی) گرہ نرمی سے کھول دیتے ہیں① ﴿۲﴾ اور (ہوا میں) تیرتے ہوئے (آتے) جاتے ہیں② ﴿۳﴾ پھر (جو حکم ملتا ہے اس کو پورا کرنے میں) دوڑ کر آگے بڑھتے ہیں ﴿۴﴾ پھر جو حکم ملا اس (کو پورا کرنے) کی تدبیر (یعنی انتظام) کرتے ہیں ﴿۵﴾ کہ جس دن ہلا دینے والی (ہر چیز کو) ہلا ڈالے گی③ ﴿۶﴾ جس کے بعد پیچھے آنے والی چیز آوے گی④ ﴿۷﴾ کتنے دل اس دن دھڑکتے ہوں گے ﴿۸﴾ ان کی آنکھیں جھکی ہوئی ہوں گی ﴿۹﴾ وہ (قیامت کا انکار کرنے والے) کہتے ہیں کہ: کیا ہم پہلی والی حالت پر پھر لوٹا دیے جائیں گے؟⑤ ﴿۱۰﴾ کیا جب ہم کھوکھلی (یعنی بوسیدہ) ہڈیوں میں تبدیل ہو چکے ہوں گے؟ ﴿۱۱﴾ کہتے ہیں کہ: اگر ایسا ہوا تب تو بڑی نقصان دینے والی واپسی ہوگی ﴿۱۲﴾ سو وہ تو ایک ہی سخت آواز ہوگی ﴿۱۳﴾ جس کے بعد وہ سب لوگ فوراً کھلے میدان میں آجائیں گے ﴿۱۴﴾

---

① نہایت آسانی نرمی سے صالحین کی ارواح قبض کرتے ہیں۔ اللھم ارزقنا منه بفضلک و کرمک۔

② ملائکہ بڑی تیزی اور آسانی سے آتے جاتے ہیں۔

③ پہلی صور کے وقت زلزلہ آوے گا جس سے ہر چیز ہلنے لگے گی۔

④ (دوسرا ترجمہ) پھر اس کے پیچھے دوسرا جھٹکا آئے گا۔

⑤ دنیوی موت کے بعد ایک دوسری نئی زندگی ہوگی؟

هَلْ أَتٰىكَ حَدِيثُ مُوسٰى ﴿١٥﴾ إِذْ نَادٰىهُ رَبُّهُ بِالْوَادِ الْمُقَدَّسِ طُوًى ﴿١٦﴾ اذْهَبْ إِلٰى فِرْعَوْنَ إِنَّهُ طَغٰى ﴿١٧﴾ فَقُلْ هَلْ لَّكَ إِلٰى أَنْ تَزَكّٰى ﴿١٨﴾ وَأَهْدِيَكَ إِلٰى رَبِّكَ فَتَخْشٰى ﴿١٩﴾ فَأَرٰىهُ الْآيَةَ الْكُبْرٰى ﴿٢٠﴾ فَكَذَّبَ وَعَصٰى ﴿٢١﴾ ثُمَّ أَدْبَرَ يَسْعٰى ﴿٢٢﴾ فَحَشَرَ فَنَادٰى ﴿٢٣﴾ فَقَالَ أَنَا رَبُّكُمُ الْأَعْلٰى ﴿٢٤﴾ فَأَخَذَهُ اللّٰهُ نَكَالَ الْآخِرَةِ وَالْأُولٰى ﴿٢٥﴾ إِنَّ فِي ذٰلِكَ لَعِبْرَةً لِّمَنْ يَّخْشٰى ﴿٢٦﴾

ءَأَنْتُمْ أَشَدُّ خَلْقًا أَمِ السَّمَاءُ ۚ بَنٰىهَا ﴿٢٧﴾ رَفَعَ سَمْكَهَا فَسَوّٰىهَا ﴿٢٨﴾ وَأَغْطَشَ لَيْلَهَا وَأَخْرَجَ ضُحٰىهَا ﴿٢٩﴾

(اے نبی!) کیا تم کو موسیٰ کا واقعہ پہنچا ہے؟① ﴿۱۵﴾ جب ان کو ان کے رب نے طویٰ نامی ایک مقدس میدان میں آواز دی تھی ﴿۱۶﴾ کہ (موسیٰ!) تم فرعون کے پاس جاؤ؛ کیوں کہ وہ حد سے آگے بڑھ گیا ہے ﴿۱۷﴾ پھر (اس کو) کہو کہ: کیا تیرا دل چاہتا ہے کہ تو درست ہو جاوے؟ ﴿۱۸﴾ اور میں تیرے رب کی طرف تیری رہنمائی کروں کہ تو (اس سے) ڈر جائے ﴿۱۹﴾ پھر موسیٰ نے اس کو بڑا معجزہ دکھایا ﴿۲۰﴾ پھر بھی اس (فرعون) نے (موسیٰ کو) جھٹلایا اور (اس نبی کی) بات نہیں مانی ﴿۲۱﴾ پھر پیٹھ پھرا کر چلا اور (موسیٰ کے خلاف) کوشش کرنے لگا② ﴿۲۲﴾ پھر (لوگوں کو) جمع کیا اور اونچی آواز لگائی ﴿۲۳﴾ اور (یوں) کہا کہ: میں تمھارا سب سے بڑا رب ہوں ﴿۲۴﴾ نتیجہ یہ ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے اس کو آخرت اور دنیا (دونوں) کے عذاب میں پکڑ لیا ﴿۲۵﴾ یقیناً اس (واقعے) میں اس شخص کے لیے بڑی عبرت ہے جو (اللہ تعالیٰ کا) ڈر رکھتا ہو ﴿۲۶﴾

(اے انسانو!) کیا تم کو پیدا کرنا زیادہ مشکل ہے یا آسمان کو؟ اس (اللہ تعالیٰ) نے اس (آسمان) کو بنایا ﴿۲۷﴾ اس کی چھت کو بلند کیا③ سو اس کو ٹھیک ٹھاک بنایا④ ﴿۲۸﴾ اور اس کی رات اندھیری بنائی اور اس کے دن کی دھوپ کو ظاہر کیا⑤ ﴿۲۹﴾

---

①اس قدر سمجھانے کے باوجود لوگ قیامت کو مانتے نہیں جس کی وجہ سے حضرت نبی کریم ﷺ کے قلب اطہر پر بڑا اثر ہونا لازمی بات تھی؛ اس لیے آپ ﷺ کو تسلی دینے کے لیے حضرت موسیٰ کا واقعہ سنایا جا رہا ہے۔ ②(دوسرا ترجمہ) پھر (موسیٰ کے خلاف) دوڑ دھوپ کرنے کے لیے پیٹھ پھرا کر چلا۔ ③(دوسرا ترجمہ) اس کی بلندی کو اونچا کیا۔ ④(دوسرا ترجمہ) سو (اس کی گولائی) برابر کر دی۔ ⑤رات دن کی تبدیلی سورج کے طلوع اور غروب سے ہے اور سورج آسمان میں ہے۔

وَالْاَرْضَ بَعْدَ ذٰلِكَ دَحٰىهَا ﴿۳۰﴾ اَخْرَجَ مِنْهَا مَآءَهَا وَمَرْعٰىهَا ﴿۳۱﴾ وَالْجِبَالَ اَرْسٰىهَا ﴿۳۲﴾ مَتَاعًا لَّكُمْ وَلِاَنْعَامِكُمْ ﴿۳۳﴾ فَاِذَا جَآءَتِ الطَّآمَّةُ الْكُبْرٰى ﴿۳۴﴾ يَوْمَ يَتَذَكَّرُ الْاِنْسَانُ مَا سَعٰى ﴿۳۵﴾ وَبُرِّزَتِ الْجَحِيْمُ لِمَنْ يَّرٰى ﴿۳۶﴾ فَاَمَّا مَنْ طَغٰى ﴿۳۷﴾ وَاٰثَرَ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا ﴿۳۸﴾ فَاِنَّ الْجَحِيْمَ هِيَ الْمَاْوٰى ﴿۳۹﴾ وَاَمَّا مَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهٖ وَنَهَى النَّفْسَ عَنِ الْهَوٰى ﴿۴۰﴾ فَاِنَّ الْجَنَّةَ هِيَ الْمَاْوٰى ﴿۴۱﴾ يَسْـَٔلُوْنَكَ عَنِ السَّاعَةِ اَيَّانَ مُرْسٰىهَا ﴿۴۲﴾ فِيْمَ اَنْتَ مِنْ ذِكْرٰىهَا ﴿۴۳﴾ اِلٰى رَبِّكَ مُنْتَهٰىهَا ﴿۴۴﴾ اِنَّمَآ اَنْتَ مُنْذِرُ مَنْ يَّخْشٰىهَا ﴿۴۵﴾ كَاَنَّهُمْ يَوْمَ يَرَوْنَهَا لَمْ يَلْبَثُوْٓا اِلَّا عَشِيَّةً اَوْ ضُحٰىهَا ﴿۴۶﴾

اور زمین کو اس کے بعد بچھا دیا① ﴿۳۰﴾ اور اس (زمین) سے اس کا پانی اور اس کا چارہ نکالا ﴿۳۱﴾ اور پہاڑوں کو اس پر گاڑھ دیا② ﴿۳۲﴾ تاکہ تم کو اور تمھارے جانوروں کو فائدہ پہنچاوے ﴿۳۳﴾ پھر جب وہ سب سے بڑا (قیامت کا) ہنگامہ برپا ہوگا ﴿۳۴﴾ جس دن انسان اپنے سب کیے ہوئے کاموں کو یاد کرے گا ﴿۳۵﴾ اور جہنم کو دیکھنے والوں کے سامنے ظاہر کر دیا جائے گا ﴿۳۶﴾ سو جو شخص حد سے نکلا تھا ﴿۳۷﴾ اور دنیا کی زندگی کو بہتر سمجھا تھا③ ﴿۳۸﴾ تو جہنم ہی (اس کا) ٹھکانہ ہوگا ﴿۳۹﴾ اور جو شخص اپنے رب کے سامنے کھڑے ہونے سے ڈرا تھا اور (اپنے) نفس کو (ناجائز) خواہشات سے روکا تھا ﴿۴۰﴾ تو جنت ہی (اس کا) ٹھکانہ ہوگا ﴿۴۱﴾ وہ لوگ تم سے قیامت کے بارے میں سوال کرتے ہیں کہ: وہ (قیامت) کب قائم ہوگی؟ ﴿۴۲﴾ اس کا وقت بیان کرنے سے تمھارا کیا تعلق؟④ ﴿۴۳﴾ اس (قیامت) کے (واقع ہونے کے) علم کا منتہیٰ تمھارے رب کی جانب ہے⑤ ﴿۴۴﴾ جو شخص اس (قیامت) سے ڈرتا ہو تم صرف اسی کو ڈرانے والے ہو ﴿۴۵﴾ وہ لوگ جس دن اس (قیامت) کو دیکھ لیں گے تو ان کو ایسا معلوم ہوگا کہ وہ (دنیا میں یا قبر میں) ایک شام یا اس کی ایک صبح سے زیادہ نہیں رہے ﴿۴۶﴾

---

① زمین کو رہائش کے قابل بنایا، اس کے رہنے والوں کی تمام ضروریات کے اسباب مہیا کر دیے۔ ② (دوسرا ترجمہ) اور پہاڑوں کو (اس زمین پر) قائم کر دیا۔ ③ (دوسرا ترجمہ) اور دنیا کی زندگی کو ترجیح دی تھی۔ ④ (دوسرا ترجمہ) اس کا وقت بیان کرنے سے تمھارا کیا کام ہے؟ ⑤ (دوسرا ترجمہ) اس (قیامت) کے واقع ہونے کا علم رب ہی کے حوالے ہے۔

سورۃ عبس

(المکیۃ)

ایاتھا: ۴۲۔ رکوعھا: ۱۔

یہ سورت مکی ہے، اس میں بیالیس (۴۲) آیتیں ہیں۔ سورۃ نجم کے بعد اور سورۃ قدر سے پہلے چوبیس (۲۴) نمبر پر نازل ہوئی۔

اس سورت کے شروع ہی میں لفظ "عبس" آیا ہوا ہے۔

سورت کے شروع میں حضرت نبی کریم ﷺ کی ایک خاص ادا کا تذکرہ ہے۔

"عبس" کہتے ہیں "منہ بنالینے" کو، جو انسان کے دل میں کسی چیز کے بارے میں تنگی ہوتی ہے تو اس کا ظہور پیشانی پر بل آجانے سے ہوتا ہے۔

اگر منہ بنانے کی وجہ سے دانت بھی ظاہر ہو جائے تو "کلح" کہتے ہیں۔

اور اگر منہ بنانے کا فکر اور اہتمام بھی ہو تو اس کو "بسر" کہتے ہیں۔

اور ساتھ میں غصہ بھی ہو تو "بسل" کہتے ہیں۔

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ ○

عَبَسَ وَتَوَلّٰۤىۙ ﴿۱﴾ اَنۡ جَآءَهُ الۡاَعۡمٰىؕ ﴿۲﴾ وَمَا يُدۡرِيۡكَ لَعَلَّهٗ يَزَّكّٰىۙ ﴿۳﴾ اَوۡ يَذَّكَّرُ فَتَنۡفَعَهُ الذِّكۡرٰىؕ ﴿۴﴾ اَمَّا مَنِ اسۡتَغۡنٰىۙ ﴿۵﴾ فَاَنۡتَ لَهٗ تَصَدّٰىؕ ﴿۶﴾ وَمَا عَلَيۡكَ اَلَّا يَزَّكّٰىؕ ﴿۷﴾ وَاَمَّا مَنۡ جَآءَكَ يَسۡعٰىۙ ﴿۸﴾ وَهُوَ يَخۡشٰىۙ ﴿۹﴾ فَاَنۡتَ عَنۡهُ تَلَهّٰىۚ ﴿۱۰﴾ كَلَّاۤ اِنَّهَا تَذۡكِرَةٌ ۚ ﴿۱۱﴾ فَمَنۡ شَآءَ ذَكَرَهٗ ۘ ﴿۱۲﴾ فِىۡ صُحُفٍ مُّكَرَّمَةٍ ۙ ﴿۱۳﴾ مَّرۡفُوۡعَةٍ مُّطَهَّرَةٍ ۙ ﴿۱۴﴾

اللہ تعالیٰ کے نام سے (میں شروع کرتا ہوں) جن کی رحمت سب کے لیے ہے، جو بہت زیادہ رحم کرنے والے ہیں۔

پیشانی پر بل آیا① اور منہ پھیر لیا ﴿۱﴾ اس لیے کہ ان کے پاس ایک نابینا شخص آیا تھا ﴿۲﴾ اور (اے نبی!) تم کو کیا خبر کہ (تمھاری تعلیمات کی برکت سے) شاید وہ سنور جاتا ﴿۳﴾ یا وہ کوئی نصیحت کی بات قبول کر لیتا تو اس کو نصیحت کرنا فائدہ پہنچاتا ﴿۴﴾ سو وہ شخص جو (دین سے) بے پروائی کرتا تھا ﴿۵﴾ تم اس کی فکر میں لگتے ہو (کہ وہ کسی طرح ایمان میں داخل ہو جائے) ﴿۶﴾ حالاں کہ وہ نہ سدھرے تو آپ پر کوئی ذمے داری نہیں آتی تھی ﴿۷﴾ اور جو شخص (پوری طلب سے) تمھارے پاس دوڑتا ہوا آیا ہے ﴿۸﴾ اور وہ ڈرتا بھی ہے ﴿۹﴾ تو تم اس کی طرف سے بے پروائی کرتے ہو؟ ﴿۱۰﴾ ہرگز ایسا نہ کیجیے، وہ (قرآن) تو ایک نصیحت ہے② ﴿۱۱﴾ اب جو کوئی چاہے اسے قبول کرے③ ﴿۱۲﴾ وہ (قرآن لکھا ہوا ہے) عظمت (یعنی تقدس) والے صحیفوں میں ہیں ﴿۱۳﴾ (وہ صحیفے اللہ تعالیٰ کی نظر میں) اونچے مرتبہ والے ہیں④ بڑے پاکیزہ ہیں ﴿۱۴﴾

---

① (دوسرا ترجمہ) منہ بنایا۔ حضرت نبیِ کریم ﷺ کے لیے غائب کے صیغے استعمال ہوئے ہیں، آپ کے عالی مقام اور اعزاز و اکرام کی بات ہے۔ اس سے ایک سبق ملا کہ کسی پر کسی وجہ سے عتاب کا اظہار کرنا ہو تو غائب کے صیغے یا عمومی انداز اختیار کیا جائے جس پر عتاب کیا جارہا ہے وہ شخص سمجھ ہی جائے گا؛ لیکن ان کی عزتِ نفس سلامت رہے گی، کسی کو تعیین سے اس کا قصوروار ہونا معلوم نہیں ہو سکے گا، خود حضرت نبیِ کریم ﷺ کے طرزِ بیان میں بھی یہ انداز ملتا ہے۔

② اور آپ کے ذمے اس کی تبلیغ ہے۔ ③ (دوسرا ترجمہ) اب جو کوئی چاہے اس کو یاد کرلے۔

④ اور ان کا ظاہری مقام بھی بہت اونچا ہے، ساتوں آسمان کے اوپر لوحِ محفوظ ہے۔

بِأَيْدِي سَفَرَةٍ ۝ كِرَامٍ بَرَرَةٍ ۝ قُتِلَ الْإِنْسَانُ مَا أَكْفَرَهُ ۝ مِنْ أَيِّ شَيْءٍ خَلَقَهُ ۝ مِنْ نُطْفَةٍ ۚ خَلَقَهُ فَقَدَّرَهُ ۝ ثُمَّ السَّبِيلَ يَسَّرَهُ ۝ ثُمَّ أَمَاتَهُ فَأَقْبَرَهُ ۝ ثُمَّ إِذَا شَاءَ أَنْشَرَهُ ۝ كَلَّا لَمَّا يَقْضِ مَا أَمَرَهُ ۝ فَلْيَنْظُرِ الْإِنْسَانُ إِلَىٰ طَعَامِهِ ۝ أَنَّا صَبَبْنَا الْمَاءَ صَبًّا ۝ ثُمَّ شَقَقْنَا الْأَرْضَ شَقًّا ۝ فَأَنْبَتْنَا فِيهَا حَبًّا ۝ وَعِنَبًا وَقَضْبًا ۝

جو ایسے لکھنے والوں کے ہاتھوں میں رہتے ہیں ﴿۱۵﴾ جو خود بڑی عزت والے، بڑے نیک ہیں① ﴿۱۶﴾ انسان مارا جاوے! وہ کتنا ناشکرا ہے؟ ﴿۱۷﴾ (انسان ذرا سوچے تو) اللہ تعالیٰ نے اس کو کس چیز سے پیدا کیا ہے؟ ﴿۱۸﴾ نطفے سے② اس کو پیدا کیا، پھر اس کو (ہر چیز میں) ایک خاص انداز عطا فرمایا③④ ﴿۱۹﴾ پھر اس کے لیے راستہ آسان کر دیا⑤ ﴿۲۰﴾ پھر اس کو موت دی اور اس کو قبر میں پہنچا دیا⑥ ﴿۲۱﴾ پھر اللہ تعالیٰ جب چاہیں گے اس کو دوبارہ زندہ کر دیں گے ﴿۲۲﴾ ہرگز نہیں! اللہ تعالیٰ نے اس (انسان) کو جس بات کا حکم دیا تھا ابھی تک اس نے اس کو پورا ہی نہیں کیا ﴿۲۳﴾ سو انسان کو اپنے کھانے کو دیکھ لینا چاہیے ﴿۲۴﴾ کہ ہم نے (اوپر سے) خوب پانی برسایا ﴿۲۵﴾ پھر ہم نے زمین کو عجیب طریقے سے پھاڑا ﴿۲۶﴾ پھر ہم نے اس (زمین) میں غلے اگائے ﴿۲۷﴾ اور انگور اور سبزیاں (اگائیں) ﴿۲۸﴾

---

① لوحِ محفوظ سے نقل کرنے والے ملائکہ بھی بڑے معزز نیک ہیں اور دنیا میں کاتبینِ وحی حضراتِ صحابہ بھی ملائکہ جیسے اوصاف کے حاملین ہیں۔

② یعنی منی کے ایک قطرے سے۔ ③ انسان کو رحمِ مادر سے ہی اعضا کا حسین توازن عطا فرمایا، قد وقامت، شکل وصورت کا بہترین انداز عنایت فرمایا۔ ④ (دوسرا ترجمہ) پھر اس کی تقدیر طے فرمائی۔ یعنی جب بچہ رحمِ مادر میں ہوتا ہے تب ہی سے اس کی تقدیر لکھ دی جاتی ہے۔ ⑤ فرج کے نہایت تنگ راستے سے دنیا میں آنے کا راستہ آسان فرمایا، دنیا میں ایمان، اطاعت، نیکی بھلائی یا کفر، نافرمانی سب راستے آسان ہے، اسی طرح انسان کی اپنی ضروریات کی تکمیل کی تمام راہیں بھی اللہ تعالیٰ نے آسان بنا دی۔ ⑥ نعمتوں کے بیان میں موت اور قبر کا تذکرہ ہے؛ چوں کہ حدیث شریف میں ہے کہ موت مؤمن کے لیے تحفہ ہے، دنیوی الجھنوں سے نجات پا کر راحت والی آخرت کی زندگی کا موت ذریعہ ہے اور غسل، کفن، نمازِ جنازہ، دفن یہ بھی ایک نعمت ہے، ورنہ جانوروں کا مرنے کے بعد کا حال ہمارے سامنے ہے اور کتنے انسان مرنے کے بعد اس طرح کی نعمت سے محروم رہتے ہیں، اللھم احفظنا، آمین۔

وَّزَيْتُوْنًا وَّنَخْلًاۙ وَّحَدَآئِقَ غُلْبًاۙ وَّفَاكِهَةً وَّاَبًّاۙ مَّتَاعًا لَّكُمْ وَلِاَنْعَامِكُمْؕ فَاِذَا جَآءَتِ الصَّآخَّةُۚ يَوْمَ يَفِرُّ الْمَرْءُ مِنْ اَخِيْهِۙ وَاُمِّهٖ وَاَبِيْهِۙ وَصَاحِبَتِهٖ وَبَنِيْهِؕ لِكُلِّ امْرِئٍ مِّنْهُمْ يَوْمَئِذٍ شَاْنٌ يُّغْنِيْهِؕ وُجُوْهٌ يَّوْمَئِذٍ مُّسْفِرَةٌۙ ضَاحِكَةٌ مُّسْتَبْشِرَةٌۚ وَوُجُوْهٌ يَّوْمَئِذٍ عَلَيْهَا غَبَرَةٌۙ تَرْهَقُهَا قَتَرَةٌؕ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْكَفَرَةُ الْفَجَرَةُ۠

اور زیتون اور کھجور (اگائی)﴿۲۹﴾اور گھنے باغات (اگائے)﴿۳۰﴾اور پھل فروٹ اور چارہ (پیدا کیا)﴿۳۱﴾یہ سب تم کو اور تمھارے جانوروں کو فائدہ پہنچانے کے لیے ہیں﴿۳۲﴾پھر جب وہ کان پھاڑنے والی (صور کی) سخت آواز آجائے گی﴿۳۳﴾اس دن انسان اپنے بھائی سے ﴿۳۴﴾اور اپنی ماں سے اور اپنے باپ سے﴿۳۵﴾اور اپنی رفیقۂ حیات سے اور اپنی اولاد سے بھاگے گا﴿۳۶﴾ان میں سے ہر شخص کو اس دن ایک فکر لگا ہوگا جو اس کو (دوسروں سے) بے پرواہ کر دے گا①﴿۳۷﴾ اس دن کتنے چہرے چمکتے ہوں گے؟﴿۳۸﴾ ہنستے خوشی مناتے ہوں گے ﴿۳۹﴾اور کتنے چہروں پر اس دن گرد وغبار پڑی ہوگی﴿۴۰﴾ان پر سیاہی چھائی ہوگی﴿۴۱﴾یہی وہ لوگ ہیں جو کافر بدکار تھے﴿۴۲﴾

---

①(دوسرا ترجمہ) اس کو دوسروں کی طرف سے غافل کر دے گا۔



سورة التكوير

(المكية)

اٰياتها:۲۹۔رکوعها:۱۔

یہ سورت مکی ہے،اس میں انتیس(۲۹) آیتیں ہیں۔سورۃ فاتحہ یا سورۃ مسد کے بعد اور سورۃ اعلٰی سے پہلے سات(۷) نمبر پر نازل ہوئی۔

اس سورت کی پہلی ہی آیت میں ''کچّے رت'' کا لفظ آیا ہے یعنی قیامت کے دن سورج کی شعائیں لپیٹ دی جائے گی اور سورج بے نور ہو جائے گا۔

عمرو بن حریثؓ سے مروی ہے کہ انھوں نے نبی کریم ﷺ کو یہ سورت فجر کی نماز میں پڑھتے سنا۔

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ ○

اِذَا الشَّمۡسُ كُوِّرَتۡ ۝۱ وَاِذَا النُّجُوۡمُ انۡكَدَرَتۡ ۝۲ وَاِذَا الۡجِبَالُ سُيِّرَتۡ ۝۳ وَاِذَا الۡعِشَارُ عُطِّلَتۡ ۝۴ وَاِذَا الۡوُحُوۡشُ حُشِرَتۡ ۝۵ وَاِذَا الۡبِحَارُ سُجِّرَتۡ ۝۶ وَاِذَا النُّفُوۡسُ زُوِّجَتۡ ۝۷ وَاِذَا الۡمَوۡءٗدَةُ سُئِلَتۡ ۝۸ بِاَىِّ ذَنۡۢبٍ قُتِلَتۡ ۝۹ وَاِذَا الصُّحُفُ نُشِرَتۡ ۝۱۰ وَاِذَا السَّمَآءُ كُشِطَتۡ ۝۱۱ وَاِذَا الۡجَحِيۡمُ سُعِّرَتۡ ۝۱۲

اللہ تعالیٰ کے نام سے (میں شروع کرتا ہوں) جن کی رحمت سب کے لیے ہے، جو بہت زیادہ رحم کرنے والے ہیں۔

جب سورج لپیٹ دیا جائے گا (جس کے نتیجے میں اس کی روشنی ختم ہو جائے گی) ﴿۱﴾ اور جب ستارے ٹوٹ کر گر پڑیں گے ﴿۲﴾ اور جب پہاڑوں کو چلا دیا جائے گا ﴿۳﴾ اور جب دس مہینوں کی گابھن اونٹنی (جو ولادت کے قریب ہوتی ہے اس) کو بے کار چھوڑ دیا جائے گا① ﴿۴﴾ اور جب وحشی جانور (ہولناک مناظر سے گھبرا کر) آپس میں مل جائیں گے② ﴿۵﴾ اور جب سمندروں کو بھڑکا دیا جائے گا③ ﴿۶﴾ اور جب لوگوں کے (عقائد اور اعمال کے اعتبار سے) جوڑے جوڑے بنا دیے جائیں گے④ ﴿۷﴾ اور جب جس بچی کو زندہ قبر میں گاڑ دیا گیا تھا اس سے پوچھا جائے گا ﴿۸﴾ کہ کس گناہ کے بدلے میں اس کو مار دیا گیا تھا؟ ﴿۹﴾ اور جب اعمال نامے کھول دیے جائیں گے⑤ ﴿۱۰﴾ اور جب آسمان کا پردہ ہٹا دیا جائے گا⑥ ﴿۱۱﴾ اور جب جہنم خوب بھڑکا دی جائے گی ﴿۱۲﴾

---

① یعنی اتنی قیمتی دولت کو سنبھالنے کا ہوش نہ ہوگا۔ اس کی طرف توجہ نہ رہے گی۔

② (دوسرا ترجمہ) اور جب وحشی جانور (مرنے کے بعد دوبارہ زندہ کر کے) اکٹھے کر دیے جائیں گے۔

③ (دوسرا ترجمہ) اور جب سمندروں کو خلط ملط کر دیا جائے گا (تیسرا ترجمہ) اور جب سمندروں کو بھر دیا جائے گا۔ (قیامت کے دن تمام قسم کے دریا، سمندر آپس میں ملا دیے جائیں گے، پھر سمندروں کو سورج، چاند، ستارے ڈال کر بھر دیے جائیں گے، پھر سمندروں میں آگ بھڑکا دی جاوے گی۔ ④ (دوسرا ترجمہ) اور جب لوگوں (کی روح کو جسم کے ساتھ) جوڑ دیا جاوے گا۔ ⑤ تاکہ سب لوگ اپنے اعمال کو دیکھ لیویں۔ ⑥ (دوسرا ترجمہ) اور جب آسمان کا چھلکا اتار دیا جائے گا (یعنی آسمان کھول دیا جاوے گا جس کی وجہ سے اندر کی چیزیں نظر آنے لگے گی) (تیسرا ترجمہ) جب آسمان کو لپیٹ دیا جائے گا (اس وقت آسمان سروں پر چھت کی طرح ہے اس کو لپیٹ دیا جائے گا)۔

وَاِذَا الْجَنَّةُ اُزْلِفَتْ ﴿۱۳﴾ عَلِمَتْ نَفْسٌ مَّآ اَحْضَرَتْ ﴿۱۴﴾ فَلَآ اُقْسِمُ بِالْخُنَّسِ ﴿۱۵﴾ الْجَوَارِ الْكُنَّسِ ﴿۱۶﴾ وَالَّيْلِ اِذَا عَسْعَسَ ﴿۱۷﴾ وَالصُّبْحِ اِذَا تَنَفَّسَ ﴿۱۸﴾ اِنَّهٗ لَقَوْلُ رَسُوْلٍ كَرِيْمٍ ﴿۱۹﴾ ذِيْ قُوَّةٍ عِنْدَ ذِي الْعَرْشِ مَكِيْنٍ ﴿۲۰﴾ مُّطَاعٍ ثَمَّ اَمِيْنٍ ﴿۲۱﴾ وَمَا صَاحِبُكُمْ بِمَجْنُوْنٍ ﴿۲۲﴾ وَلَقَدْ رَاٰهُ بِالْاُفُقِ الْمُبِيْنِ ﴿۲۳﴾ وَمَا هُوَ عَلَى الْغَيْبِ بِضَنِيْنٍ ﴿۲۴﴾ وَمَا هُوَ بِقَوْلِ شَيْطٰنٍ رَّجِيْمٍ ﴿۲۵﴾ فَاَيْنَ تَذْهَبُوْنَ ﴿۲۶﴾ اِنْ هُوَ اِلَّا ذِكْرٌ لِّلْعٰلَمِيْنَ ﴿۲۷﴾ لِمَنْ شَآءَ مِنْكُمْ اَنْ يَّسْتَقِيْمَ ﴿۲۸﴾ وَمَا تَشَآءُوْنَ اِلَّآ اَنْ يَّشَآءَ اللّٰهُ رَبُّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۲۹﴾

اور جب جنت قریب کردی جائے گی ﴿۱۳﴾ (اس وقت) ہر شخص جو اعمال وہ لے کر آیا ہے ان کو جان لے گا ﴿۱۴﴾ سو میں قسم کھاتا ہوں ان (ستاروں) کی جو (سیدھے چلتے ہوئے) پیچھے کی طرف چلنے لگتے ہیں ①﴿۱۵﴾ جو (پیچھے کی طرف) چلتے چلتے چھپ جاتے ہیں ﴿۱۶﴾ اور میں قسم کھاتا ہوں رات کی جب وہ جانے لگے ﴿۱۷﴾ اور صبح کی (قسم کھاتا ہوں) جب وہ سانس لیوے ②﴿۱۸﴾ یقیناً وہ (قرآن) ایک عزت والے فرشتے کا لایا ہوا کلام ہے ﴿۱۹﴾ جو بڑی قوت والا ہیں، عرش والے (اللہ تعالیٰ) کے پاس بڑے رتبے والا ہے ﴿۲۰﴾ وہاں (فرشتوں میں) اس کی بات مانی جاتی ہے، وہ امانت دار ہے ﴿۲۱﴾ اور (اے مکہ والو!) تمھارے ساتھ رہنے والے (یعنی محمد ﷺ) دیوانے نہیں ہیں ﴿۲۲﴾ اور پکی بات ہے کہ انھوں نے اس (جبریل فرشتے) کو (آسمان کے) صاف (یعنی کھلے) کنارے پر دیکھا بھی ہے ﴿۲۳﴾ اور وہ غیب کی باتوں کو بتلانے میں بخیل نہیں ہیں ﴿۲۴﴾ اور وہ (قرآن) کسی مردود شیطان کی (کہی ہوئی) بات نہیں ہے ﴿۲۵﴾ پھر بھی تم لوگ کس طرف چلے جارہے ہو؟ ﴿۲۶﴾ وہ (قرآن) تو عالموں کے واسطے ایک نصیحت ہی ہے ﴿۲۷﴾ خاص تم میں سے اس شخص کے لیے جو سیدھا راستہ چلنا چاہے ﴿۲۸﴾ اور سب عالموں کے رب اللہ تعالیٰ کے چاہے بغیر تم کچھ بھی نہیں چاہ سکتے ﴿۲۹﴾

---

① ستارے کبھی مشرق سے مغرب کی طرف اور کبھی مغرب سے مشرق کی طرف چلتے نظر آتے ہیں، پھر چلتے چلتے غائب ہو جاتے ہیں، یہ اللہ تعالیٰ کی قدرت کا عجیب کرشمہ ہے۔ ② یعنی صبح طلوع ہوجائے، اسی طرح صبح صبح "نسیمِ ہوا" چلتی ہے اس کی طرف بھی آیت میں بلیغ اشارہ ہے، ایسے بھی ایسی ہواؤں میں سانس لینا نہایت مفید ہے۔

سورۃ الانفطار

(المکیۃ)

ایاتہا:۱۹۔ رکوعہا:۱۔

یہ سورت مکی ہے، اس میں انیس (۱۹) آیتیں ہیں۔ سورۃ نازعات کے بعد اور سورۃ انشقاق سے پہلے بیاسی (۸۲) نمبر پر نازل ہوئی۔

اس سورت کی پہلی ہی آیت میں ''انفطرت'' کا لفظ آیا ہے۔ قیامت کے دن آسمان پھٹ جائے گا یعنی آسمان کا پورا نظام درہم برہم ہوجائے گا۔

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ ○

اِذَا السَّمَآءُ انۡفَطَرَتۡۙ﴿۱﴾ وَاِذَا الۡكَوَاكِبُ انۡتَثَرَتۡۙ﴿۲﴾ وَاِذَا الۡبِحَارُ فُجِّرَتۡۙ﴿۳﴾ وَاِذَا الۡقُبُوۡرُ بُعۡثِرَتۡۙ﴿۴﴾ عَلِمَتۡ نَفۡسٌ مَّا قَدَّمَتۡ وَاَخَّرَتۡؕ﴿۵﴾ يٰۤاَيُّهَا الۡاِنۡسَانُ مَا غَرَّكَ بِرَبِّكَ الۡكَرِيۡمِۙ﴿۶﴾ الَّذِىۡ خَلَقَكَ فَسَوّٰٮكَ فَعَدَلَـكَۙ﴿۷﴾ فِىۡۤ اَىِّ صُوۡرَةٍ مَّا شَآءَ رَكَّبَكَؕ﴿۸﴾ كَلَّا بَلۡ تُكَذِّبُوۡنَ بِالدِّيۡنِۙ﴿۹﴾ وَاِنَّ عَلَيۡكُمۡ لَحٰـفِظِيۡنَۙ﴿۱۰﴾ كِرَامًا كَاتِبِيۡنَۙ﴿۱۱﴾ يَعۡلَمُوۡنَ مَا تَفۡعَلُوۡنَ﴿۱۲﴾ اِنَّ الۡاَبۡرَارَ لَفِىۡ نَعِيۡمٍۚ﴿۱۳﴾

اللہ تعالیٰ کے نام سے (میں شروع کرتا ہوں) جن کی رحمت سب کے لیے ہے، جو بہت زیادہ رحم کرنے والے ہیں

جب آسمان پھٹ جائے گا﴿۱﴾ اور جب تارے (ٹوٹ کر) گر جائیں گے﴿۲﴾ اور جب سمندروں کو ابال دیا جائے گا① ﴿۳﴾ اور جب قبریں اکھاڑ دی جائیں گی② ﴿۴﴾ تو (اس وقت) ہر شخص کو پتہ چل جائے گا کہ اس نے کیا آگے بھیجا اور کیا پیچھے چھوڑا③ ﴿۵﴾ اے انسان! تیرے رب کے بارے میں جو بڑا کرم والا ہے کس چیز نے تجھے فریب میں ڈال رکھا ہے؟ ﴿۶﴾ جس نے تجھے پیدا کیا، پھر تجھ کو ٹھیک ٹھاک کیا، پھر تیرے اندر (خاص تناسب اور) اعتدال پیدا کیا ﴿۷﴾ جس صورت میں چاہا تجھے جوڑ کر تیار کیا﴿۸﴾ ہرگز (اللہ تعالیٰ کی قدرت کے بارے میں دھوکہ) نہیں (ہونا چاہیے) بلکہ تم تو (آخرت میں) بدلہ (ملنے) کو جھٹلاتے ہو﴿۹﴾ اور یقینی بات ہے کہ تم پر دیکھ بھال کرنے والے (فرشتے) مقرر ہیں④ ﴿۱۰﴾ جو بڑے عزت والے (اعمال کو) لکھنے والے ہیں﴿۱۱﴾ جو کام بھی تم لوگ کرتے ہو وہ ان سب کو جانتے ہیں﴿۱۲﴾ یقیناً نیک لوگ بڑی نعمتوں میں ہوں گے﴿۱۳﴾

---

① (دوسرا ترجمہ) اور جب (سب) سمندر (ملا کر ایک ساتھ) بہا دیے جائیں گے۔

② یعنی زمین کے اندر کی چیزیں باہر آجائیں گی، یہاں تک کہ مردے بھی باہر آجائیں گے۔

③ یعنی جو اعمال کر کے آخرت میں جمع کروا دیے اور جو اعمال نہیں کر سکا۔

④ (دوسرا ترجمہ) حالاں کہ تمھارے اوپر تمھارے (اعمال کو) یاد رکھنے والے فرشتے مقرر کیے ہیں۔

وَإِنَّ الْفُجَّارَ لَفِي جَحِيمٍ ﴿١٤﴾ يَصْلَوْنَهَا يَوْمَ الدِّينِ ﴿١٥﴾ وَمَا هُمْ عَنْهَا بِغَائِبِينَ ﴿١٦﴾ وَمَا أَدْرَاكَ مَا يَوْمُ الدِّينِ ﴿١٧﴾ ثُمَّ مَا أَدْرَاكَ مَا يَوْمُ الدِّينِ ﴿١٨﴾ يَوْمَ لَا تَمْلِكُ نَفْسٌ لِنَفْسٍ شَيْئًا ۖ وَالْأَمْرُ يَوْمَئِذٍ لِلَّهِ ﴿١٩﴾

اور یقین رکھو کہ بُرے کام کرنے والے لوگ ضرور جہنم میں ہوں گے①﴿۱۴﴾ وہ اس (جہنم) میں انصاف کے دن داخل ہوں گے ﴿۱۵﴾ اور وہ اس (جہنم) سے کبھی غائب نہیں ہوسکیں گے ﴿۱۶﴾ اور (اے نبی!) تم کو کیا خبر وہ بدلہ ملنے کا دن کیسا ہے؟ ﴿۱۷﴾ پھر (ہم دوبارہ کہتے ہیں:) تم کو کیا خبر وہ بدلہ ملنے کا دن کیسا ہے؟ ﴿۱۸﴾ جس دن کوئی شخص کسی شخص کو کوئی نفع پہنچانے کا اختیار نہیں رکھتا ہوگا، اور اس دن تمام حکم اللہ تعالیٰ ہی کا ہوگا ﴿۱۹﴾

---

① فجور کا معنی پھاڑنا، مراد جن لوگوں نے کفر و معصیت کے ہاتھ سے دین اور دیانت کا پردہ پھاڑ دیا۔



سورۃ المطففین

(المکیۃ)

آیاتہا:۳۶۔رکوعہا:۱۔

یہ سورت مکی ہے، اس میں چھتیس (۳۶) آیتیں ہیں۔سورۂ عنکبوت کے بعد اور سورۂ بقرہ سے پہلے چھیاسی (۸۶) نمبر پر نازل ہوئی۔

بعض حضرات کہتے ہیں کہ: مکہ مکرمہ میں سب سے اخیر میں یہ سورت نازل ہوئی اور بعض کے قول میں ہجرت کے بعد مدینہ منورہ میں نازل ہوئی۔

مطففین کا لفظ اس سورت کی پہلی ہی آیت میں آیا ہے جس کا معنیٰ ہے گھٹانے والے۔جس انسان کے دل میں ایمان کامل ہوتا ہے وہ لین دین میں دھوکا اور خیانت نہیں کرتا، کمی بیشی نہیں کرتا۔

اس سورت کا دوسرا نام ''تطفیف'' بھی ہے، تطفیف کا معنیٰ آتا ہے: کنارہ، کمی کرنے کو بھی تطفیف کہتے ہیں، برتن پورا نہ بھرے؛ بلکہ بھرنے کے قریب ہو اور اس کو چھوڑ دے تو اس کو تطفیف کہتے ہیں۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

وَيْلٌ لِّلْمُطَفِّفِيْنَ ۝ الَّذِيْنَ اِذَا اكْتَالُوْا عَلَى النَّاسِ يَسْتَوْفُوْنَ ۝ وَاِذَا كَالُوْهُمْ اَوْ وَّزَنُوْهُمْ يُخْسِرُوْنَ ۝ اَلَا يَظُنُّ اُولٰٓئِكَ اَنَّهُمْ مَّبْعُوْثُوْنَ ۝ لِيَوْمٍ عَظِيْمٍ ۝ يَّوْمَ يَقُوْمُ النَّاسُ لِرَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝ كَلَّآ اِنَّ كِتٰبَ الْفُجَّارِ لَفِيْ سِجِّيْنٍ ۝ وَمَآ اَدْرٰىكَ مَا سِجِّيْنٌ ۝ كِتٰبٌ مَّرْقُوْمٌ ۝ وَيْلٌ يَّوْمَئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِيْنَ ۝ الَّذِيْنَ يُكَذِّبُوْنَ بِيَوْمِ الدِّيْنِ ۝ وَمَا يُكَذِّبُ بِهٖٓ اِلَّا كُلُّ مُعْتَدٍ اَثِيْمٍ ۝ اِذَا تُتْلٰى عَلَيْهِ اٰيٰتُنَا قَالَ اَسَاطِيْرُ الْاَوَّلِيْنَ ۝

اللہ تعالیٰ کے نام سے (میں شروع کرتا ہوں) جن کی رحمت سب کے لیے ہے، جو بہت زیادہ رحم کرنے والے ہیں۔

ناپ تول میں کمی کرنے والوں کے لیے بڑی خرابی ہے ﴿۱﴾ ان کی حالت ایسی ہے کہ جب لوگوں سے خود کوئی چیز ناپ کر لیتے ہیں تو پوری پوری (بھر کر) لیتے ہیں ﴿۲﴾ اور جب ان (لوگوں) کو ناپ کر یا تول کر دیتے ہیں تو گھٹا کر دیتے ہیں ﴿۳﴾ کیا وہ لوگ خیال نہیں کرتے کہ ان کو بڑے (سخت) دن میں دوبارہ زندہ کر کے اٹھایا جائے گا ﴿۴﴾﴿۵﴾ جس دن (وہ) لوگ تمام عالموں کے رب کے سامنے کھڑے ہوں گے ﴿۶﴾ ہرگز (ایسا خیال مت کرو کہ قیامت) نہیں (آئے گی) یقین رکھو کہ برے کام کرنے والے لوگوں کا اعمال نامہ سجین میں ہوگا① ﴿۷﴾ اور تم کو کیا معلوم کہ سجین (میں رکھا ہوا اعمال نامہ) کیا چیز ہے؟ ﴿۸﴾ وہ ایک لکھی ہوئی کتاب ہے② ﴿۹﴾ اس دن (حق کو) جھٹلانے والوں کے لیے بڑی بربادی ہوگی ﴿۱۰﴾ جو بدلہ ملنے کے دن کو جھٹلاتے ہیں ﴿۱۱﴾ اور اس دن کو ہر وہ شخص ہی جھٹلاتا ہے جو حد سے آگے بڑھنے والا، بڑا گنہگار ہو ﴿۱۲﴾ جب اس کے سامنے ہماری آیتیں پڑھ کر سنائی جاتی ہیں تو وہ (ایسا) کہتا ہے کہ: پچھلے زمانے کے لوگوں کے افسانے (یعنی کہانیاں) ہیں ﴿۱۳﴾

---

① ساتویں زمین کے نیچے کافروں کی ارواح رکھنے کا قید خانہ جو تنگ اور اندھیرا ہے۔

② (دوسرا ترجمہ) وہ ایک لکھا ہوا رجسٹر ہے۔

كَلَّا بَلْ ۜ رَانَ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ مَّا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ ﴿۱۴﴾ كَلَّآ اِنَّهُمْ عَنْ رَّبِّهِمْ يَوْمَىِٕذٍ
لَّمَحْجُوْبُوْنَ ﴿۱۵﴾ ثُمَّ اِنَّهُمْ لَصَالُوا الْجَحِيْمِ ﴿۱۶﴾ ثُمَّ يُقَالُ هٰذَا الَّذِيْ كُنْتُمْ بِهٖ تُكَذِّبُوْنَ ﴿۱۷﴾
كَلَّآ اِنَّ كِتٰبَ الْاَبْرَارِ لَفِيْ عِلِّيِّيْنَ ﴿۱۸﴾ وَمَآ اَدْرٰىكَ مَا عِلِّيُّوْنَ ﴿۱۹﴾ كِتٰبٌ مَّرْقُوْمٌ ﴿۲۰﴾ يَّشْهَدُهُ
الْمُقَرَّبُوْنَ ﴿۲۱﴾ اِنَّ الْاَبْرَارَ لَفِيْ نَعِيْمٍ ﴿۲۲﴾ عَلَى الْاَرَآىِٕكِ يَنْظُرُوْنَ ﴿۲۳﴾ تَعْرِفُ فِيْ وُجُوْهِهِمْ
نَضْرَةَ النَّعِيْمِ ﴿۲۴﴾ يُسْقَوْنَ مِنْ رَّحِيْقٍ مَّخْتُوْمٍ ﴿۲۵﴾ خِتٰمُهٗ مِسْكٌ ۭ وَفِيْ ذٰلِكَ فَلْيَتَنَافَسِ
الْمُتَنَافِسُوْنَ ﴿۲۶﴾ وَمِزَاجُهٗ مِنْ تَسْنِيْمٍ ﴿۲۷﴾ عَيْنًا يَّشْرَبُ بِهَا الْمُقَرَّبُوْنَ ﴿۲۸﴾

ہر گز نہیں! بلکہ ان کے دلوں پر جو اعمال وہ کرتے ہیں انہوں نے زنگ چڑھا دیا ہے ﴿۱۴﴾ (جیسا کافروں کا خیال ہے ایسا) ہر گز نہیں! یقیناً وہ (کافر) لوگ اس دن اپنے رب کی زیارت سے روک دیے جائیں گے ﴿۱۵﴾ پھر یقیناً ان لوگوں کو جہنم میں داخل ہونا ہی پڑے گا ﴿۱۶﴾ پھر (ان سے) کہا جائے گا کہ: یہ (عذاب) وہ چیز ہے جس کو تم لوگ جھٹلایا کرتے تھے ﴿۱۷﴾ (برے اور نیک لوگوں کا انجام) ہر گز (ایک جیسا) نہیں (ہوسکتا بلکہ) نیک لوگوں کا اعمال نامہ علّیین میں ہوگا ﴿۱۸﴾ اور تم کو کچھ معلوم ہے کہ علّیین (میں رکھا ہوا اعمال نامہ) کیا چیز ہے؟ ﴿۱۹﴾ وہ ایک لکھی ہوئی کتاب ہے ﴿۲۰﴾ جس کو (اللہ تعالیٰ کے) مقرب فرشتے دیکھتے رہتے ہیں ﴿۲۱﴾ یقیناً نیک لوگ بڑی نعمتوں میں ہوں گے ﴿۲۲﴾ تختوں پر (بیٹھے ہوئے شوق سے) نظارہ کررہے ہوں گے ﴿۲۳﴾ تم ان کے چہروں پر نعمتوں کی تازگی (صاف) پہچان لو گے① ﴿۲۴﴾ ان کو ایسی خالص شراب پلائی جائے گی جو مہر لگی ہوئی ہوگی ﴿۲۵﴾ اس کی مہر بھی مشک ہوگی اور یہی وہ چیز ہے جس پر للچانے والوں کو ایک دوسرے سے بڑھ چڑھ کر کے للچانا چاہیے② ﴿۲۶﴾ اور اس (شراب) میں تسنیم کا پانی ملا ہوا ہوگا ﴿۲۷﴾ جو (تسنیم) ایسا چشمہ ہے جس میں سے (اللہ تعالیٰ کے) مقرب بندے پئیں گے ﴿۲۸﴾

---

① (دوسرا ترجمہ) تم ان کے چہروں پر نعمتوں کی رونق نمایاں پاؤ گے۔

② (دوسرا ترجمہ) اور یہی تو وہ چیز ہے جس میں رغبت کرنے والوں کو ایک دوسرے سے بڑھ چڑھ کر رغبت دکھانی چاہیے۔

إِنَّ الَّذِينَ أَجْرَمُوا كَانُوا مِنَ الَّذِينَ آمَنُوا يَضْحَكُونَ ﴿٢٩﴾ وَإِذَا مَرُّوا بِهِمْ يَتَغَامَزُونَ ﴿٣٠﴾ وَإِذَا انْقَلَبُوا إِلَىٰ أَهْلِهِمُ انْقَلَبُوا فَكِهِينَ ﴿٣١﴾ وَإِذَا رَأَوْهُمْ قَالُوا إِنَّ هَٰؤُلَاءِ لَضَالُّونَ ﴿٣٢﴾ وَمَا أُرْسِلُوا عَلَيْهِمْ حَافِظِينَ ﴿٣٣﴾ فَالْيَوْمَ الَّذِينَ آمَنُوا مِنَ الْكُفَّارِ يَضْحَكُونَ ﴿٣٤﴾ عَلَى الْأَرَائِكِ يَنْظُرُونَ ﴿٣٥﴾ هَلْ ثُوِّبَ الْكُفَّارُ مَا كَانُوا يَفْعَلُونَ ﴿٣٦﴾

یقینا جو لوگ مجرم تھے وہ (دنیا میں) ایمان والوں پر ہنسا کرتے تھے ﴿۲۹﴾ اور جب وہ (ایمان والے) ان (کافروں) کے سامنے سے گزرتے تھے تو وہ (کافر) آپس میں ایک دوسرے کو آنکھوں سے اشارہ کرتے تھے ﴿۳۰﴾ اور جب وہ (کافر) اپنے گھروں کے پاس لوٹتے تھے تو (وہاں بھی ایمان والوں کا تذکرہ کر کے) مزہ لیتے ہوئے لوٹتے تھے① ﴿۳۱﴾ اور جب وہ (کافر لوگ) ان (مسلمانوں) کو دیکھتے تو کہتے: بے شک یہ لوگ بھٹکے ہوئے ہیں② ﴿۳۲﴾ حالاں کہ ان (کافروں) کو ان (مسلمانوں) پر نگران بنا کر بھیجا نہیں گیا تھا③ ﴿۳۳﴾ سو آج (قیامت) کے دن ایمان لانے والے کافروں پر ہنس رہے ہوں گے ﴿۳۴﴾ (اور جنتی) تختوں پر (بیٹھ کر ایسی خوش حالی، اور کافروں کی بدحالی) دیکھ رہے ہوں گے ﴿۳۵﴾ کہ واقعی کافر لوگوں کو ان کے کیے ہوئے کاموں کا بدلہ مل گیا ﴿۳۶﴾

---

① (دوسرا ترجمہ) اور جب وہ (کافر) اپنے گھروں کے پاس لوٹتے تھے تو (مسلمانوں کا مذاق اڑاتے ہوئے) دل لگی کرتے جاتے تھے۔

② (دوسرا ترجمہ) بے شک یہ لوگ (اسلام قبول کر کے) بڑی غلطی میں ہیں۔

③ کہ ہر وقت مسلمانوں کو دیکھتے رہیں کہ وہ کیا کیا کرتے ہیں۔



سورة الانشقاق

(المكية)

اٰیاتھا:۲۵۔رکوعھا:۱۔

یہ سورت مکی ہے، اس میں پچیس (۲۵) آیتیں ہیں۔ سورۃ انفطار کے بعد اور سورۃ روم سے پہلے تراسی (۸۳) نمبر پر نازل ہوئی۔

"انشقت" کا لفظ اس سورت کی پہلی ہی آیت میں آیا ہے، جس میں قیامت کے دن آسمان کے پھٹ پڑنے کا تذکرہ ہے۔

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ ○

اِذَا السَّمَآءُ انۡشَقَّتۡ ۙ﴿۱﴾ وَ اَذِنَتۡ لِرَبِّهَا وَ حُقَّتۡ ۙ﴿۲﴾ وَ اِذَا الۡاَرۡضُ مُدَّتۡ ۙ﴿۳﴾ وَ اَلۡقَتۡ مَا فِيۡهَا وَ تَخَلَّتۡ ۙ﴿۴﴾ وَ اَذِنَتۡ لِرَبِّهَا وَ حُقَّتۡ ؕ﴿۵﴾ يٰۤاَيُّهَا الۡاِنۡسَانُ اِنَّكَ كَادِحٌ اِلٰى رَبِّكَ كَدۡحًا فَمُلٰقِيۡهِ ۚ﴿۶﴾ فَاَمَّا مَنۡ اُوۡتِىَ كِتٰبَهٗ بِيَمِيۡنِهٖ ۙ﴿۷﴾ فَسَوۡفَ يُحَاسَبُ حِسَابًا يَّسِيۡرًا ۙ﴿۸﴾ وَّ يَنۡقَلِبُ اِلٰٓى اَهۡلِهٖ مَسۡرُوۡرًا ؕ﴿۹﴾ وَ اَمَّا مَنۡ اُوۡتِىَ كِتٰبَهٗ وَرَآءَ ظَهۡرِهٖ ۙ﴿۱۰﴾ فَسَوۡفَ يَدۡعُوۡا ثُبُوۡرًا ۙ﴿۱۱﴾ وَّ يَصۡلٰى سَعِيۡرًا ؕ﴿۱۲﴾ اِنَّهٗ كَانَ فِىۡۤ اَهۡلِهٖ مَسۡرُوۡرًا ؕ﴿۱۳﴾ اِنَّهٗ ظَنَّ اَنۡ لَّنۡ يَّحُوۡرَ ۛۚ﴿۱۴﴾

اللہ تعالیٰ کے نام سے (میں شروع کرتا ہوں) جن کی رحمت سب کے لیے ہے، جو بہت زیادہ رحم کرنے والے ہیں۔

(صور پھونکنے کے بعد) جب آسمان پھٹ جائے گا ﴿۱﴾ اور وہ اپنے رب کا حکم (سن کر) مان لے گا اور اس پر (رب کا حکم) ماننا لازم ہے ﴿۲﴾ اور جب زمین (کھینچ کر) پھیلا دی جائے گی ﴿۳﴾ اور جو کچھ اس کے اندر ہے وہ اس کو (نکال کر) باہر پھینک دے گی اور خالی ہو جائے گی ﴿۴﴾ اور وہ اپنے رب کا حکم (سن کر) مان لے گی اور اس پر (رب کا حکم) ماننا لازم ہے ﴿۵﴾ اے انسان! تو اپنے رب کے پاس جانے تک پوری کوشش (کے ساتھ عمل) کر رہا ہے، پھر وہ اس (اپنے اعمال کی جزا) سے ملنے والا ہے① ﴿۶﴾ پھر جس شخص کو اس کا اعمال نامہ اس کے داہنے ہاتھ میں دیا جائے گا ﴿۷﴾ تو اس سے آسان حساب لیا جائے گا ﴿۸﴾ اور وہ اپنے گھر والوں کے پاس خوشی مناتے ہوئے واپس آئے گا ﴿۹﴾ اور لیکن جس شخص کو اس کا اعمال نامہ اس کی پیٹھ کے پیچھے سے دیا جائے گا ﴿۱۰﴾ تو وہ موت کو پکارے گا ﴿۱۱﴾ اور وہ بھڑکتی آگ میں داخل ہوگا ﴿۱۲﴾ (یہ) وہ شخص (ہے جو دنیا میں) اپنے گھر والوں میں بہت خوش (یعنی بے فکر) رہا کرتا تھا ﴿۱۳﴾ اس نے یہ سمجھ رکھا تھا کہ وہ کبھی پلٹ کر (اللہ تعالیٰ کے سامنے) نہیں جائے گا ﴿۱۴﴾

---

① (دوسرا ترجمہ) اے انسان! تو اپنے رب کے پاس پہنچنے تک (یعنی موت تک) بڑی تکلیف میں ہے، پھر تو اس (اللہ) سے ملنے ہی والا ہے (دنیا میں مختلف قسم کی مشقتیں، تکالیف لگی رہتی ہیں)۔

بَلٰىۚۛ اِنَّ رَبَّهٗ كَانَ بِهٖ بَصِيْرًا ﴿۱۵﴾ فَلَاۤ اُقْسِمُ بِالشَّفَقِ ﴿۱۶﴾ وَالَّيْلِ وَمَا وَسَقَ ﴿۱۷﴾ وَالْقَمَرِ اِذَا اتَّسَقَ ﴿۱۸﴾ لَتَرْكَبُنَّ طَبَقًا عَنْ طَبَقٍ ﴿۱۹﴾ فَمَا لَهُمْ لَا يُؤْمِنُوْنَ ﴿۲۰﴾ وَاِذَا قُرِئَ عَلَيْهِمُ الْقُرْاٰنُ لَا يَسْجُدُوْنَ ﴿۲۱﴾ بَلِ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا يُكَذِّبُوْنَ ﴿۲۲﴾ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَا يُوْعُوْنَ ﴿۲۳﴾ فَبَشِّرْهُمْ بِعَذَابٍ اَلِيْمٍ ﴿۲۴﴾ اِلَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَهُمْ اَجْرٌ غَيْرُ مَمْنُوْنٍ ﴿۲۵﴾

ہاں! ضرور جانا ہے یقیناً اس کے رب اس کو برابر دیکھ رہے تھے ﴿۱۵﴾ سو میں شفق کی قسم کھاتا ہوں ① ﴿۱۶﴾ اور رات کی اور ان چیزوں کی جن (چیزوں) کو وہ سمیٹ لیتی ہے ② ﴿۱۷﴾ اور چاند کی جب وہ بھر کر کے پورا ہو جاوے ③ ﴿۱۸﴾ (ان سب چیزوں کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ) ضرور تم کو ایک حالت کے بعد دوسری حالت پر پہنچنا ہے ④ ﴿۱۹﴾ پھر ان (کافروں) کو کیا ہو گیا کہ وہ ایمان نہیں لاتے؟ ﴿۲۰﴾ اور جب ان کے سامنے قرآن پڑھا جاتا ہے تو وہ سجدہ نہیں کرتے ﴿۲۱﴾ بلکہ کافر لوگ (الٹا قرآن کو) جھٹلاتے ہیں ﴿۲۲﴾ اور اللہ تعالیٰ اچھی طرح جانتے ہیں جو باتیں وہ لوگ جمع کر رہے ہیں ⑤ ﴿۲۳﴾ سو ان کو دردناک عذاب کی خوش خبری سنا دو ﴿۲۴﴾ مگر جو لوگ ایمان لائے اور انھوں نے نیک کام کیے ان کو ایسا ثواب ملےگا جو کبھی ختم نہیں ہوگا ﴿۲۵﴾

---

① سورج ڈوبنے کے بعد لالی پھر سفیدی آجاتی ہے وہ شفق ہے۔
② انسان، جانور جو دن بھر ادھر ادھر ہوتے ہیں وہ رات کو اپنے ٹھکانے پر آجاتے ہیں۔
③ مراد چودھویں کا چاند "بدر کامل"۔
④ زندگی کے مختلف مراحل ہیں: بچپن، جوانی، بڑھاپا ہر ایک سے انسان کو گزرنا ہے، اسی مختلف احوال سے دنیا قیامت تک گزرتی رہےگی اور انسانی سوچ میں بھی تبدیلیاں ہوتی رہتی ہیں۔
⑤ (دوسرا ترجمہ) بھر رہے ہیں (یعنی ان کے دل میں جو عقائد جمع ہیں اللہ تعالیٰ جانتے ہیں، ان کے اعمال ناموں میں جو اعمال ظاہری ہیں اللہ تعالیٰ ان کو بھی جانتے ہیں)۔



سورۃ البروج

(المکیۃ)

آیاتہا: ۲۲۔ رکوعہا: ۱۔

یہ سورت مکی ہے، اس میں بائیس (۲۲) آیتیں ہیں۔ سورۃ والشمس کے بعد اور سورۃ تین سے پہلے ستائیس (۲۷) نمبر پر نازل ہوئی۔

اس سورت کی پہلی ہی آیت میں اللہ تعالیٰ نے بروج والے آسمان کی قسم کھائی ہے۔

بروج سے مراد: برج کے معنی بلند عمارت اور محل کے ہے، یہاں کیا مراد ہے؟:

(۱) آسمان کے ستارے۔

(۲) آسمان کے بارہ برج جن کی مسافت سورج ایک سال میں طے کرتا ہے۔ یوں سمجھو! آسمان میں مشرق سے مغرب تک بارہ پھانک ہیں، جیسے خربوزے میں ہوتی ہیں، سورج برس بھر میں اس کو طے کرتا ہیں۔ (۳) آسمان کے وہ حصے جہاں فرشتوں کا پہرہ رہتا ہے۔

حضرت جابر سمرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضرت نبی کریم ﷺ ظہر وعصر میں "**والسماء ذات البروج**" اور "**والسماء والطارق**" اور ان ہی جیسی سورتیں پڑھا کرتے تھے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝

وَالسَّمَآءِ ذَاتِ الْبُرُوْجِ ۝ وَالْيَوْمِ الْمَوْعُوْدِ ۝ وَشَاهِدٍ وَّمَشْهُوْدٍ ۝ قُتِلَ اَصْحٰبُ الْاُخْدُوْدِ ۝ النَّارِ ذَاتِ الْوَقُوْدِ ۝ اِذْ هُمْ عَلَيْهَا قُعُوْدٌ ۝ وَّهُمْ عَلٰى مَا يَفْعَلُوْنَ بِالْمُؤْمِنِيْنَ شُهُوْدٌ ۝ وَمَا نَقَمُوْا مِنْهُمْ اِلَّآ اَنْ يُّؤْمِنُوْا بِاللّٰهِ الْعَزِيْزِ الْحَمِيْدِ ۝ الَّذِيْ لَهٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۭ وَاللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ شَهِيْدٌ ۝

اللہ تعالیٰ کے نام سے (میں شروع کرتا ہوں) جن کی رحمت سب کے لیے ہے، جو بہت زیادہ رحم کرنے والے ہیں۔

قسم ہے برجوں والے آسمان کی① ﴿۱﴾ اور اس (قیامت کے) دن کی جس کا وعدہ کیا گیا ہے ﴿۲﴾ اور اس کی جو حاضر ہوتا ہے اور اس (دن) کی جس میں حاضری ہوتی ہے② ﴿۳﴾ خندقوں والے مارے گئے ﴿۴﴾ یعنی بہت سے ایندھن کی آگ والے ﴿۵﴾ جس وقت وہ (خندق کھودنے والے) اس (آگ) کے آس پاس بیٹھے تھے ﴿۶﴾ اور وہ ایمان والوں کے ساتھ جو (ظلم) کر رہے تھے اس کو (اپنے سامنے) دیکھ رہے تھے ﴿۷﴾ اور وہ (خندق کھودنے والے) ان (ایمان والوں) کو صرف اس وجہ سے سزا دے رہے تھے کہ وہ اللہ تعالیٰ پر ایمان لائے تھے جو بڑے زبردست، تمام صفات والے ہیں③ ﴿۸﴾ جس (اللہ تعالیٰ) کے لیے آسمانوں اور زمین کی حکومت ہے اور اللہ تعالیٰ ہر چیز کو دیکھ رہے ہیں ﴿۹﴾

---

① ایک قول یہ ہے کہ آسمانی قلعے مراد ہیں جن میں ملائکہ پہرا دیتے ہیں، یا بڑے ستارے مراد ہیں، یا آسمان کی منزلیں جو سورج سال بھر میں طے کرتا ہے۔

② (دوسرا ترجمہ) اور اس (دن) کی جو حاضر ہوتا ہے۔ [۱] شاہد: یعنی جمعہ کا دن اور مشہود یعنی عرفہ کا دن [۲] شاہد سے مراد انسان اور مشہود یعنی قیامت کا دن؛ اس لیے کہ قیامت کے دن ہر انسان اللہ تعالیٰ کے سامنے ہو جائے گا [۳] شاہد یعنی گواہ اور مشہود یعنی جس کے حق میں گواہی دی جائے۔ قیامت کے دن حضرت نبی کریم ﷺ ایمان والوں کے ایمان اور اعمال صالحہ کی گواہی دیں گے۔

③ (دوسرا ترجمہ) اور ان (خندق کھودنے والوں) نے ان (ایمان والوں) میں صرف یہی قصور پایا کہ وہ اللہ تعالیٰ پر ایمان رکھتے ہیں جو بڑے زبردست خوبیوں والے ہیں۔

إِنَّ الَّذِينَ فَتَنُوا الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ ثُمَّ لَمْ يَتُوبُوا فَلَهُمْ عَذَابُ جَهَنَّمَ وَلَهُمْ عَذَابُ الْحَرِيقِ ﴿١٠﴾ إِنَّ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ لَهُمْ جَنَّاتٌ تَجْرِي مِن تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ ۚ ذَٰلِكَ الْفَوْزُ الْكَبِيرُ ﴿١١﴾ إِنَّ بَطْشَ رَبِّكَ لَشَدِيدٌ ﴿١٢﴾ إِنَّهُ هُوَ يُبْدِئُ وَيُعِيدُ ﴿١٣﴾ وَهُوَ الْغَفُورُ الْوَدُودُ ﴿١٤﴾ ذُو الْعَرْشِ الْمَجِيدُ ﴿١٥﴾ فَعَّالٌ لِّمَا يُرِيدُ ﴿١٦﴾ هَلْ أَتَاكَ حَدِيثُ الْجُنُودِ ﴿١٧﴾ فِرْعَوْنَ وَثَمُودَ ﴿١٨﴾ بَلِ الَّذِينَ كَفَرُوا فِي تَكْذِيبٍ ﴿١٩﴾ وَاللَّهُ مِن وَرَائِهِم مُّحِيطٌ ﴿٢٠﴾ بَلْ هُوَ قُرْآنٌ مَّجِيدٌ ﴿٢١﴾ فِي لَوْحٍ مَّحْفُوظٍ ﴿٢٢﴾

یقیناً جن لوگوں نے ایمان والے مردوں کو اور ایمان والی عورتوں کو فتنہ میں ڈالا① پھر انھوں نے توبہ نہیں کی تو ان کے لیے جہنم کا عذاب ہے اور ان کے لیے آگ میں جلنے کی سزا ہے ﴿۱۰﴾ یقیناً جو لوگ ایمان لائے اور انھوں نے نیک کام کیے تو ان کے لیے ایسے باغات ہیں جن کے نیچے سے نہریں بہتی ہوں گی، یہ بہت بڑی کامیابی ہے ﴿۱۱﴾ یقیناً تمھارے رب کی پکڑ بہت سخت ہے ﴿۱۲﴾ وہی پہلی مرتبہ (بھی) پیدا کرتے ہیں اور (قیامت میں) دوبارہ بھی پیدا کریں گے ﴿۱۳﴾ وہی اللہ تعالیٰ بہت معاف کرنے والے، بہت محبت کرنے والے ہیں ﴿۱۴﴾ عرش کے مالک ہیں، بڑی شان والے ہیں ﴿۱۵﴾ جو چاہتے ہیں اسے کر ہی ڈالتے ہیں ﴿۱۶﴾ (اے نبی!) کیا تمھارے پاس ان لشکروں کا واقعہ پہنچا ﴿۱۷﴾ فرعون اور ثمود کا ﴿۱۸﴾ بلکہ (ان سب کا برا انجام سن لینے کے باوجود بھی) کافر لوگ (نبی کے) جھٹلانے میں لگے ہوئے ہیں ﴿۱۹﴾ اور اللہ تعالیٰ نے ان کو ہر طرف سے گھیرے میں لے لیا ہے ﴿۲۰﴾ (ان کے کافروں سے جھٹلانے سے کوئی فرق نہیں پڑتا) بلکہ یہ تو ایک بڑی شان والا قرآن ہے ﴿۲۱﴾ جو لوح محفوظ میں لکھا ہوا ہے ﴿۲۲﴾

---

① (دوسرا ترجمہ) نشانہ بنایا (تیسرا ترجمہ) تکلیف پہنچائی۔



سورۃ الطارق

(المکیۃ)

ایاتھا: ۱۷۔ رکوعھا: ۱۔

یہ سورت مکی ہے، اس میں سترہ (۱۷) آیتیں ہیں۔ سورۃ بلد کے بعد اور سورۃ قمر سے پہلے چھتیس (۳۶) نمبر پر نازل ہوئی۔

اس سورت کی پہلی ہی آیت میں طارق کی قسم کھائی گئی ہے۔

طارق: اندھیرے میں آنے والا۔ آیت میں رات میں ظاہر ہونے والا ستارہ مراد ہے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

وَالسَّمَآءِ وَالطَّارِقِ ۝۱ وَمَآ اَدْرٰىكَ مَا الطَّارِقُ ۝۲ النَّجْمُ الثَّاقِبُ ۝۳ اِنْ كُلُّ نَفْسٍ لَّمَّا عَلَيْهَا حَافِظٌ ۝۴ فَلْيَنْظُرِ الْاِنْسَانُ مِمَّ خُلِقَ ۝۵ خُلِقَ مِنْ مَّآءٍ دَافِقٍ ۝۶ يَّخْرُجُ مِنْ بَيْنِ الصُّلْبِ وَالتَّرَآئِبِ ۝۷ اِنَّهٗ عَلٰى رَجْعِهٖ لَقَادِرٌ ۝۸ يَوْمَ تُبْلَى السَّرَآئِرُ ۝۹ فَمَا لَهٗ مِنْ قُوَّةٍ وَّلَا نَاصِرٍ ۝۱۰ وَالسَّمَآءِ ذَاتِ الرَّجْعِ ۝۱۱ وَالْاَرْضِ ذَاتِ الصَّدْعِ ۝۱۲ اِنَّهٗ لَقَوْلٌ فَصْلٌ ۝۱۳ وَّمَا هُوَ بِالْهَزْلِ ۝۱۴ اِنَّهُمْ يَكِيْدُوْنَ كَيْدًا ۝۱۵ وَّاَكِيْدُ كَيْدًا ۝۱۶ فَمَهِّلِ الْكٰفِرِيْنَ اَمْهِلْهُمْ رُوَيْدًا ۝۱۷

اللہ تعالیٰ کے نام سے (میں شروع کرتا ہوں) جن کی رحمت سب کے لیے ہے، جو بہت زیادہ رحم کرنے والے ہیں۔

قسم ہے آسمان کی اور (اندھیری) رات میں آنے والے (ستارے) کی ﴿۱﴾ اور (اے نبی!) تم کو کچھ معلوم ہے وہ رات میں آنے والا کیا ہے؟ ﴿۲﴾ وہ تو چمکتا ہوا ستارا ہے ﴿۳﴾ کہ کوئی جان ایسی نہیں ہے جس پر کوئی نگرانی کرنے والا (فرشتہ) موجود نہ ہو ﴿۴﴾ سو انسان کو یہ دیکھنا چاہیے کہ اس کو کس چیز سے پیدا کیا گیا ہے؟ ﴿۵﴾ اسے ایک اچھلتے ہوئے پانی سے پیدا کیا گیا ہے ﴿۶﴾ جو پیٹھ اور سینے (کی ہڈیوں) کے درمیان سے نکلتا ہے ① ﴿۷﴾ یقیناً اللہ تعالیٰ اس (انسان) کو دوبارہ زندہ کرنے پر پوری قدرت رکھتے ہیں ﴿۸﴾ جس دن تمام بھیدوں کی جانچ ہوگی ② ﴿۹﴾ تو اس (انسان) کے پاس (خود کی طرف سے دفاع کرنے کا) نہ تو کوئی زور ہوگا اور نہ کوئی اس کی مدد کرنے والا ہوگا ﴿۱۰﴾ قسم ہے بارش والے آسمان کی ③ ﴿۱۱﴾ اور (بیج سے کونپل نکلتے وقت) پھٹ پڑنے والی زمین کی قسم ﴿۱۲﴾ کہ یہ (قرآن) دو ٹوک فیصلہ کرنے والا کلام ہے ﴿۱۳﴾ اور وہ کوئی مذاق نہیں ہے ﴿۱۴﴾ بے شک وہ (کافر لوگ حق کے مقابلے میں) الگ الگ چالیں چل رہے ہیں ﴿۱۵﴾ میں بھی (ان کی چالوں کی توڑ کی) تدبیریں کر رہا ہوں ﴿۱۶﴾ لہذا (اے نبی!) تم ان کافروں کو مہلت دو، ان کو تھوڑے دنوں (ان کے حال پر) چھوڑ دو ﴿۱۷﴾

---

① مرد کے منی کی جگہ پیٹھ اور عورت کی منی کی جگہ سینہ کے پاس بتلاتے ہیں۔ ② (دوسرا ترجمہ) جس دن راز ظاہر ہوں گے۔ ③ ایسا معلوم ہو رہا ہے کہ بارش بار بار پلٹ کر آتی ہے اس لیے "رجع" سے تعبیر کیا گیا۔

سورۃ الأعلیٰ

(المکیۃ)

آیاتھا:۱۹۔رکوعھا:۱۔

یہ سورت مکی ہے، اس میں انیس (۱۹) آیتیں ہیں۔ سورۃ تکویر کے بعد اور سورۃ اللیل سے پہلے آٹھ (۸) نمبر پر نازل ہوئی۔

اس سورت کی پہلی ہی آیت میں اللہ تعالیٰ کے لیے لفظ اعلیٰ استعمال ہوا ہے۔ اللہ کی ذات سب سے اعلیٰ ہے، سب سے بلند ہے۔

حضرت نبی کریم ﷺ عیدین اور جمعہ کی نماز میں پہلی رکعت میں سورۃ اعلیٰ اور دوسری رکعت میں سورۃ غاشیہ تلاوت فرماتے تھے۔

نبی کریم ﷺ وتر کی پہلی رکعت میں سورۃ اعلیٰ، دوسری میں سورۃ کافرون اور تیسری رکعت میں سورۃ اخلاص پڑھتے تھے۔ اسی طرح تیسری رکعت میں سورۃ اخلاص کے ساتھ معوذتین بھی پڑھنا حدیث سے ثابت ہے۔

حضرت انس بن مالکؓ کہتے ہیں کہ: میں نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ظہر کی نماز (باجماعت) پڑھی تو آپ ﷺ نے (پہلی) دونوں رکعتوں میں ان دونوں سورتوں کی قرأت فرمائی:

سبح الاسم ربك الأعلی اور **هل اتك حديث الغاشية**۔

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ ○

سَبِّحِ اسۡمَ رَبِّكَ الۡاَعۡلَى ۙ﴿۱﴾ الَّذِىۡ خَلَقَ فَسَوّٰى ۙ﴿۲﴾ وَالَّذِىۡ قَدَّرَ فَهَدٰى ۙ﴿۳﴾ وَالَّذِىۡۤ اَخۡرَجَ الۡمَرۡعٰى ۙ﴿۴﴾ فَجَعَلَهٗ غُثَآءً اَحۡوٰى ؕ﴿۵﴾ سَنُقۡرِئُكَ فَلَا تَنۡسٰٓى ۙ﴿۶﴾ اِلَّا مَا شَآءَ اللّٰهُ ؕ اِنَّهٗ يَعۡلَمُ الۡجَهۡرَ وَمَا يَخۡفٰى ؕ﴿۷﴾ وَنُيَسِّرُكَ لِلۡيُسۡرٰى ۚ﴿۸﴾ فَذَكِّرۡ اِنۡ نَّفَعَتِ الذِّكۡرٰى ؕ﴿۹﴾

اللہ تعالیٰ کے نام سے (میں شروع کرتا ہوں) جن کی رحمت سب کے لیے ہے، جو بہت زیادہ رحم کرنے والے ہیں۔

(اے نبی اور ایمان لانے والے!) تم اپنے رب کے نام کی تسبیح (یعنی پاکی بیان) کرو جس کی شان سب سے اونچی ہے ① ﴿۱﴾ جس (اللہ تعالیٰ) نے (سب کچھ) پیدا کیا، سو ٹھیک ٹھاک بنایا ﴿۲﴾ اور جس (اللہ تعالیٰ) نے ہر چیز کو ایک خاص اندازہ دیا، پھر (دنیا میں رہنے کا) مناسب طریقہ بتلا دیا ② ﴿۳﴾ اور جس (اللہ تعالیٰ) نے (ہرا) چارہ زمین سے نکالا ﴿۴﴾ پھر اس کو کالے رنگ کا (سوکھا ہوا) کوڑا (کرکٹ) بنا ڈالا ﴿۵﴾ اے نبی! ہم تم کو پڑھائیں گے پھر تم بھولو گے نہیں ③ ﴿۶﴾ مگر ہاں! اللہ تعالیٰ جو چاہے ④ یقین رکھو! وہ (اللہ تعالیٰ) کھلی ہوئی چیزوں کو اور چھپی ہوئی چیزوں کو جانتے ہیں ﴿۷﴾ اور ہم آسان دین پر (عمل کے لیے) تم کو آسانیاں پہنچائیں گے ⑤ ﴿۸﴾ لہٰذا اگر نصیحت کا فائدہ ہوتا ہو تو تم نصیحت کرتے رہو ⑥ ﴿۹﴾

---

① اللہ تعالیٰ کے نام کی تعظیم و تکریم کرنا مراد ہے، جب بھی اللہ کا نام آئے ادب، خشوع، خضوع کا لحاظ رکھو، جو نام اللہ کے لیے نصوص میں منقول ہے انہی سے پکارو، جو نام اللہ تعالیٰ کے ساتھ خاص ہے اس کو کسی مخلوق کے لیے استعمال نہ کرو۔

② ہر چیز کو جس مقصد کے لیے بنایا اس کی سمجھ بھی عطا فرما دی۔ (دوسرا ترجمہ) اور جس (اللہ تعالیٰ) نے (اپنی مخلوق کی) تقدیر بنائی، پھر (نیکی اور برائی کا کا) راستہ بتلا دیا۔

③ یعنی جتنا قرآن نازل ہو رہا ہے ہم اتنا یاد بھی کروا دیں گے۔

④ جن آیات کا منسوخ ہونا اللہ کے یہاں طے ہے وہ بھول سکتے ہیں۔

⑤ شریعت خود آسان ہے، اس پر عمل دنیا آخرت میں آسانی کا ذریعہ ہے، شریعت کی سمجھ، اس پر عمل، اس کی تبلیغ بھی آسان ہے۔ ایک ترجمہ یہ بھی ہے کہ ہم تمھارے لیے جنت (میں لے جانے والے اعمال کا کرنا) آسان کر دیں گے۔

⑥ (دوسرا ترجمہ) سو اگر سمجھانے سے فائدہ ہو تو تم سمجھاتے رہو، نصیحت فی ذاتہ فائدے کی چیز ہے وہ کرتے رہو۔

سَيَذَّكَّرُ مَنْ يَّخْشٰى ﴿١٠﴾ وَيَتَجَنَّبُهَا الْاَشْقَى ﴿١١﴾ الَّذِيْ يَصْلَى النَّارَ الْكُبْرٰى ﴿١٢﴾ ثُمَّ لَا يَمُوْتُ فِيْهَا وَلَا يَحْيٰى ﴿١٣﴾ قَدْ اَفْلَحَ مَنْ تَزَكّٰى ﴿١٤﴾ وَذَكَرَ اسْمَ رَبِّهٖ فَصَلّٰى ﴿١٥﴾ بَلْ تُؤْثِرُوْنَ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا ﴿١٦﴾ وَالْاٰخِرَةُ خَيْرٌ وَّاَبْقٰى ﴿١٧﴾ اِنَّ هٰذَا لَفِي الصُّحُفِ الْاُوْلٰى ﴿١٨﴾ صُحُفِ اِبْرٰهِيْمَ وَمُوْسٰى ﴿١٩﴾

جو شخص (دل سے اللہ تعالیٰ سے) ڈرتا ہے وہ جلدی ہی نصیحت قبول کرے گا ﴿١٠﴾ اور جو بڑا بدبخت ہو وہی اس (نصیحت) سے دور بھاگتا ہے ﴿١١﴾ جو سب سے بڑی (جہنم کی) آگ میں داخل ہوگا ﴿١٢﴾ پھر اس (آگ) میں نہ مرے گا اور نہ (آرام سے) زندہ رہے گا ﴿١٣﴾ جو شخص (ظاہری باطنی ناپاکی سے) پاکیزہ ہوا یقیناً اس نے کامیابی حاصل کی ﴿١٤﴾ اور اس نے اپنے رب کا نام لیا پھر نماز پڑھی ﴿١٥﴾ (اے کافرو!) بلکہ تم تو دنیاوی زندگی کو آگے رکھتے ہو① ﴿١٦﴾ حالاں کہ آخرت بہت بہتر اور بہت زیادہ باقی رہنے والی ہے ﴿١٧﴾ یقیناً یہ (مضامین) پچھلے (آسمانی) صحیفوں میں موجود ہیں ﴿١٨﴾ ابراہیمؑ اور موسیٰؑ کے صحیفوں میں ﴿١٩﴾

---

① دوسرا ترجمہ:۔ بلکہ تم دنیوی زندگی کو ترجیح دیتے ہو۔



سورۃ الغاشیۃ

(المکیۃ)

آیاتھا:۲۶۔رکوعھا:۱۔

یہ سورت مکی ہے، اس میں چھبیس (۲۶) آیتیں ہیں۔سورۃ ذاریات کے بعد اور سورۃ کہف سے پہلے سڑسٹھ (۶۷) یا (۶۸) نمبر پر نازل ہوئی۔

سورت کی پہلی ہی آیت میں قیامت کے لیے ”غاشیہ“ کا لفظ استعمال ہوا ہے۔قیامت کی ہولناکیاں سب پر چھا جائیں گی۔

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ○

هَلۡ اَتٰىكَ حَدِیۡثُ الۡغَاشِیَةِؕ﴿۱﴾ وُجُوۡهٌ یَّوۡمَىٕذٍ خَاشِعَةٌۙ﴿۲﴾ عَامِلَةٌ نَّاصِبَةٌۙ﴿۳﴾ تَصۡلٰى نَارًا حَامِیَةًۙ﴿۴﴾ تُسۡقٰى مِنۡ عَیۡنٍ اٰنِیَةٍؕ﴿۵﴾ لَیۡسَ لَهُمۡ طَعَامٌ اِلَّا مِنۡ ضَرِیۡعٍۙ﴿۶﴾ لَّا یُسۡمِنُ وَ لَا یُغۡنِیۡ مِنۡ جُوۡعٍؕ﴿۷﴾ وُجُوۡهٌ یَّوۡمَىٕذٍ نَّاعِمَةٌۙ﴿۸﴾ لِّسَعۡیِهَا رَاضِیَةٌۙ﴿۹﴾ فِیۡ جَنَّةٍ عَالِیَةٍۙ﴿۱۰﴾ لَّا تَسۡمَعُ فِیۡهَا لَاغِیَةًؕ﴿۱۱﴾ فِیۡهَا عَیۡنٌ جَارِیَةٌۘ﴿۱۲﴾ فِیۡهَا سُرُرٌ مَّرۡفُوۡعَةٌۙ﴿۱۳﴾

اللہ تعالیٰ کے نام سے (میں شروع کرتا ہوں) جن کی رحمت سب کے لیے ہے، جو بہت زیادہ رحم کرنے والے ہیں۔

کیا تم کو ڈھانک لینے والی (قیامت) کی خبر پہنچی ہے؟① ﴿۱﴾ بہت سارے چہرے اس دن ذلیل ہونے والے ہیں② ﴿۲﴾ تکلیف جھیلتے ہوں گے، تھکن سے چور ہوں گے ﴿۳﴾ بہت ہی تیز گرم آگ میں داخل ہوں گے ﴿۴﴾ ان کو کھولتے ہوئے چشمے کا پانی پلایا جائے گا③ ﴿۵﴾ ان کو ضریع (یعنی ایک کانٹے والے جھاڑ) کے سوا کوئی کھانا نہیں ملے گا④ ﴿۶﴾ جو جسم کا وزن بھی نہیں بڑھائے گا اور بھوک (دور کرنے) کے کام میں (بھی) نہیں آئے گا⑤ ﴿۷﴾ بہت سے چہرے اس دن رونق دار ہوں گے ﴿۸﴾ (دنیا میں) اپنی کی ہوئی (نیک) محنتوں سے خوش ہوں گے ﴿۹﴾ عالی شان جنت میں ہوں گے ﴿۱۰﴾ جس میں وہ کوئی لغویات نہیں سنیں گے ﴿۱۱﴾ اس (جنت) میں بہتے ہوئے چشمے ہوں گے ﴿۱۲﴾ اس (جنت) میں اونچے اونچے تختے ہوں گے ﴿۱۳﴾

---

① قیامت کا اثر پورے عالم پر چھا جائے گا۔

② آخرت میں تو یہ حال کافروں کا ہوگا ہی۔ بعض حضرات نے اس کو دنیا سے بھی متعلق مانا ہے کہ بہت سارے لوگ دنیا میں ریاضت، محنتیں کرتے کرتے تھک جاتے ہیں، مگر ان سب کی محنت حق پر نہ ہونے کی وجہ سے بے کار ہو جاتی ہے۔

③ جس کے اوپر حرارت کی کوئی "ڈگری" ہی نہ ہو، اتنا گرم ہوگا۔ ④ جہنم کا ایک درخت جو بہت ہی کڑوا، بدبودار، آگ سے زیادہ گرم ہوگا۔

⑤ طعام کے دو فائدے: (۱) جسم کا وزن بڑھے۔

(۲) بھوک دور ہو۔

وَّاَكْوَابٌ مَّوْضُوْعَةٌ ﴿۱۴﴾ وَّنَمَارِقُ مَصْفُوْفَةٌ ﴿۱۵﴾ وَّزَرَابِيُّ مَبْثُوْثَةٌ ﴿۱۶﴾ اَفَلَا يَنْظُرُوْنَ اِلَى الْاِبِلِ كَيْفَ خُلِقَتْ ﴿۱۷﴾ وَاِلَى السَّمَآءِ كَيْفَ رُفِعَتْ ﴿۱۸﴾ وَاِلَى الْجِبَالِ كَيْفَ نُصِبَتْ ﴿۱۹﴾ وَاِلَى الْاَرْضِ كَيْفَ سُطِحَتْ ﴿۲۰﴾ فَذَكِّرْ اِنَّمَآ اَنْتَ مُذَكِّرٌ ﴿۲۱﴾ لَسْتَ عَلَيْهِمْ بِمُصَيْطِرٍ ﴿۲۲﴾ اِلَّا مَنْ تَوَلّٰى وَكَفَرَ ﴿۲۳﴾ فَيُعَذِّبُهُ اللّٰهُ الْعَذَابَ الْاَكْبَرَ ﴿۲۴﴾ اِنَّ اِلَيْنَآ اِيَابَهُمْ ﴿۲۵﴾ ثُمَّ اِنَّ عَلَيْنَا حِسَابَهُمْ ﴿۲۶﴾

اور (سامنے) رکھے ہوئے پیالے ہوں گے① ﴿۱۴﴾ اور ترتیب سے (قطار میں) رکھے ہوئے تکیے ہوں گے ﴿۱۵﴾ اور سب طرف غالیچے پھیلے ہوں گے ﴿۱۶﴾ تو کیا وہ لوگ اونٹوں کو نہیں دیکھتے کہ وہ کیسے (عجیب طریقے سے) پیدا کیے گئے ہیں؟ ﴿۱۷﴾ اور آسمان کو (نہیں دیکھتے) کہ کیسا اس کو اونچا کیا گیا؟ ﴿۱۸﴾ اور پہاڑوں کو (نہیں دیکھتے) کہ وہ کیسے کھڑے کر دیے گئے (کہ وہ اپنی جگہ سے ہلتے نہیں)؟ ﴿۱۹﴾ اور زمین کو (نہیں دیکھتے) کہ وہ کیسے بچھائی گئی؟ ﴿۲۰﴾ سو (اے نبی!) تم نصیحت کرتے رہو، بس تم نصیحت کرنے والے ہی ہو ﴿۲۱﴾ تم ان پر ذمے دار نہیں ہو (کہ زبردستی منواؤ) ﴿۲۲﴾ (ہاں!) مگر جو شخص منہ پھرا لیوے اور کفر کرے ﴿۲۳﴾ تو اللہ تعالیٰ اس کو بہت بڑا عذاب دیں گے ﴿۲۴﴾ یقین جانو ان سب کو ہماری ہی طرف لوٹ کر آنا ہے ﴿۲۵﴾ پھر ان کا حساب لینا ہمارے ہی ذمے ہے ﴿۲۶﴾

---

① جہاں پانی اور مشروبات ہو، وہیں اس کو پینے کے لیے گلاس، پیالے بھی ہوں؛ تاکہ تکلیف نہ ہو، ہر چیز اس کی مناسب جگہ پر رکھنا ادب ہے اور اسی میں سہولت ہے؛ ورنہ پیاس لگی، پانی ہے؛ لیکن گلاس کی تلاش میں پریشانی ہے۔



سورۃ الفجر

(المکیۃ)

ایاتھا:۳۰۔رکوعھا:۱۔

یہ سورت مکی ہے، اس میں تیس (۳۰) آیتیں ہیں۔سورۃ اللیل کے بعد اور سورۃ ضحیٰ سے پہلے دس (۱۰) نمبر پر نازل ہوئی۔

سورت کی پہلی ہی آیت میں فجر کی قسم کھائی گئی ہے۔صبح کی روشنی کو فجر کہتے ہیں۔طلوعِ صبح صادق اور طلوعِ آفتاب کی روشنی کے عالم میں پھیل جانے کا منظر جب انسان دیکھ لیوے تو اس سے یہ یقینی اندازہ لگایا جاسکتا ہے کہ بس اسی طرح کفر اور گمراہیوں کی ظلمتیں نورِ نبوت کی برکت سے دور ہو جائے گی۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

وَالْفَجْرِ ۙ﴿۱﴾ وَلَيَالٍ عَشْرٍ ۙ﴿۲﴾ وَّالشَّفْعِ وَالْوَتْرِ ۙ﴿۳﴾ وَالَّيْلِ اِذَا يَسْرِ ۚ﴿۴﴾ هَلْ فِيْ ذٰلِكَ قَسَمٌ لِّذِيْ حِجْرٍ ؕ﴿۵﴾ اَلَمْ تَرَ كَيْفَ فَعَلَ رَبُّكَ بِعَادٍ ۙ﴿۶﴾ اِرَمَ ذَاتِ الْعِمَادِ ۙ﴿۷﴾ الَّتِيْ لَمْ يُخْلَقْ مِثْلُهَا فِي الْبِلَادِ ۙ﴿۸﴾ وَثَمُوْدَ الَّذِيْنَ جَابُوا الصَّخْرَ بِالْوَادِ ۙ﴿۹﴾ وَفِرْعَوْنَ ذِي الْاَوْتَادِ ۙ﴿۱۰﴾ الَّذِيْنَ طَغَوْا فِي الْبِلَادِ ۙ﴿۱۱﴾

اللہ تعالیٰ کے نام سے (میں شروع کرتا ہوں) جن کی رحمت سب کے لیے ہے، جو بہت زیادہ رحم کرنے والے ہیں۔

فجر (کے وقت) کی قسم① ﴿۱﴾ اور دس راتوں کی② ﴿۲﴾ اور جفت کی③ اور طاق کی ﴿۳﴾ اور رات کی جب وہ رخصت ہونے لگے ﴿۴﴾ کیا یہ (جو) قسمیں (کھائی گئیں وہ) ایک عقل والے کو یقین دلانے کے لیے کافی نہیں ہے؟ ﴿۵﴾ (اے نبی!) کیا تم نے نہیں دیکھا کہ تمھارے رب نے عاد یعنی ارم قوم کے ساتھ کیسا سلوک کیا؟ ﴿۶﴾ جو اونچے اونچے ستون والے تھے④ ﴿۷﴾ کہ اس جیسی (لمبائی اور طاقت والی) کوئی اور قوم (دنیا کے تمام) شہروں میں پیدا نہیں کی گئی⑤ ﴿۸﴾ اور ثمود کے ساتھ (کیسا سلوک کیا) جنھوں نے وادی میں پتھر کی چٹانوں کو (گھر بنانے کے لیے) تراشا تھا ﴿۹﴾ اور میخوں والے فرعون کے ساتھ (کیسا سلوک کیا)⑥ ﴿۱۰﴾ جنھوں نے (دنیا کے مختلف) ملکوں میں سر اٹھایا تھا ﴿۱۱﴾

---

① ہر دن صبح کا وقت ایک تازگی اور نئے کام کی آرزو کے ساتھ آتا ہے۔

② ذی الحجہ کی ابتدائی دس راتوں میں عبادت کا بڑا ثواب ہے۔ یہ ایک تفسیر ہے۔

③ جفت یعنی عید الاضحیٰ کا دن دسویں تاریخ، طاق یعنی عرفہ نو ذی الحجہ۔ یہ ایک قول ہے۔

④ (دوسرا ترجمہ) اے نبی! کیا تم نے نہیں دیکھا کہ تمھارے رب نے عاد کے ساتھ کیسا سلوک کیا؟ جو ارم کہلاتے تھے، جو اونچے اونچے ستونوں والے تھے۔

⑤ (دوسرا ترجمہ) کہ اس جیسی آبادی (دنیا کے شہروں میں) کوئی اور نہیں بنائی گئی۔

⑥ فرعون کسی کو سزا دینا چاہتا تو اس کو زمین پر پشت کی جانب لٹا کر اس کے ہاتھ پیر میں کیلیں مار کر زمین سے جکڑ دیتا تھا، اسی طرح اس کی فوج کے لیے بہت ساری میخیں گاڑ کر خیمے بنائے جاتے تھے۔

فَأَكْثَرُوا فِيهَا الْفَسَادَ ﴿۱۲﴾ فَصَبَّ عَلَيْهِمْ رَبُّكَ سَوْطَ عَذَابٍ ﴿۱۳﴾ إِنَّ رَبَّكَ لَبِالْمِرْصَادِ ﴿۱۴﴾ فَأَمَّا الْإِنْسَانُ إِذَا مَا ابْتَلَاهُ رَبُّهُ فَأَكْرَمَهُ وَنَعَّمَهُ فَيَقُولُ رَبِّي أَكْرَمَنِ ﴿۱۵﴾ وَأَمَّا إِذَا مَا ابْتَلَاهُ فَقَدَرَ عَلَيْهِ رِزْقَهُ فَيَقُولُ رَبِّي أَهَانَنِ ﴿۱۶﴾ كَلَّا بَلْ لَا تُكْرِمُونَ الْيَتِيمَ ﴿۱۷﴾ وَلَا تَحَاضُّونَ عَلَى طَعَامِ الْمِسْكِينِ ﴿۱۸﴾ وَتَأْكُلُونَ التُّرَاثَ أَكْلًا لَمًّا ﴿۱۹﴾ وَتُحِبُّونَ الْمَالَ حُبًّا جَمًّا ﴿۲۰﴾ كَلَّا إِذَا دُكَّتِ الْأَرْضُ دَكًّا دَكًّا ﴿۲۱﴾ وَجَاءَ رَبُّكَ وَالْمَلَكُ صَفًّا صَفًّا ﴿۲۲﴾ وَجِيءَ يَوْمَئِذٍ بِجَهَنَّمَ يَوْمَئِذٍ يَتَذَكَّرُ الْإِنْسَانُ وَأَنَّى لَهُ الذِّكْرَى ﴿۲۳﴾

پھر انھوں نے ان (ملکوں) میں بہت فساد مچایا تھا ﴿۱۲﴾ (اور) انجام یہ ہوا کہ تمھارے رب نے ان پر عذاب کا کوڑا برسایا ﴿۱۳﴾ یقین رکھو! تمھارے رب (نافرمانوں کو) پوری نظر میں رکھے ہوئے ہیں① ﴿۱۴﴾ سو انسان کا حال یہ ہے کہ جب اس کو اس کے رب آزماتے ہیں، پھر اس کو (دنیا میں عزت اور) اکرام اور انعام سے نوازتے ہیں، تو کہنے لگتا ہے کہ: میرے رب نے میری عزت کی② ﴿۱۵﴾ اور جب (اس کے رب) اس کو آزماتے ہیں اور اس کی روزی اس پر تنگ کر دیتے ہیں تو کہنے لگتا ہے کہ: میرے رب نے میری توہین کی③ ﴿۱۶﴾ (جیسا تو سمجھ رہا ہے ایسا) ہرگز نہیں (ہے) بلکہ تم یتیم کی عزت نہیں کرتے ہو ﴿۱۷﴾ اور مسکینوں کو کھانا کھلانے کے لیے آپس میں ترغیب نہیں دیتے ہو ﴿۱۸﴾ اور تم میراث کا سارا مال سمیٹ کر کھا جاتے ہو ﴿۱۹﴾ اور تم مال سے بہت ہی محبت کرتے ہو ﴿۲۰﴾ (ایسا) ہرگز نہیں (ہونا چاہیے) جب زمین کو توڑ کر ریزہ ریزہ کر دیا جائے گا④ ﴿۲۱﴾ اور (جب) تمھارے رب (اپنی شان کے مطابق محشر میں) آئیں گے اور فرشتے صفیں باندھ کر (حاضر ہوں گے) ﴿۲۲﴾ اور جہنم اس دن (سامنے) لائی جائے گی اس دن انسان کو سمجھ آجائے گی؛ اور اس وقت سمجھنا فائدہ والا کہاں ہوگا؟ ﴿۲۳﴾

---

① (دوسرا ترجمہ) یقین رکھو! تمھارے رب (نافرمانوں کی) تاک میں لگے ہوئے ہے۔
② یعنی میں میرے رب کے یہاں مقبول ہوں؛ اس لیے مجھے یہ سب نعمتیں ملی ہیں۔
③ یعنی میں انعام کا حق دار ہوں پھر بھی میرے رب نے مجھے گرا دیا ہے۔
④ یعنی زمین کے اونچے حصے جیسے پہاڑوں کو توڑ کر عام زمین کے برابر کر دیا جائے گا۔

يَقُوْلُ يٰلَيْتَنِيْ قَدَّمْتُ لِحَيَاتِيْ۝ فَيَوْمَئِذٍ لَّا يُعَذِّبُ عَذَابَهٗ اَحَدٌ۝ وَّلَا يُوْثِقُ وَثَاقَهٗ اَحَدٌ۝ يٰاَيَّتُهَا النَّفْسُ الْمُطْمَئِنَّةُ۝ ارْجِعِيْ اِلٰى رَبِّكِ رَاضِيَةً مَّرْضِيَّةً۝ فَادْخُلِيْ فِيْ عِبٰدِيْ۝ وَادْخُلِيْ جَنَّتِيْ۝

وہ (انسان) کہےگا: اے کاش! میں نے اپنی (آخرت کی مزیدار) زندگی کے لیے (کوئی نیک عمل) آگے بھیج دیا ہوتا﴿۲۴﴾ پھر اس دن اس (اللہ تعالیٰ) کے عذاب کے جیسا کوئی عذاب دینے والا نہیں ہوگا﴿۲۵﴾ اور نہ اس (اللہ تعالیٰ) کے باندھنے کے جیسا کوئی باندھنے والا ہوگا﴿۲۶﴾ اے (اللہ تعالیٰ کی اطاعت میں) اطمینان (یعنی سکون، چین) پانے والی جان!﴿۲۷﴾ تو اپنے رب کی طرف اس طرح لوٹ کر آجا کہ تو اس (اللہ تعالیٰ) سے راضی ہے اور وہ (اللہ تعالیٰ) تجھ سے راضی ہیں﴿۲۸﴾ اور تو میرے (خاص نیک) بندوں میں شامل ہوجا﴿۲۹﴾ اور تو میری جنت میں داخل ہوجا﴿۳۰﴾



سورة البلد

(المكية)

اٰیاتھا: ۲۰۔ رکوعھا: ۱۔

یہ سورت مکی ہے، اس میں بیس (۲۰) آیتیں ہیں۔ سورۂ ق کے بعد اور سورۂ طارق سے پہلے پینتیس (۳۵) نمبر پر نازل ہوئی۔

سورت کی پہلی ہی آیت میں بلدِ مقدس مکہ مکرمہ کی قسم کھائی گئی ہے۔ یہ مکہ مکرمہ کے لیے بہت ہی شرف کی بات ہے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۝

لَآ اُقْسِمُ بِهٰذَا الْبَلَدِ ۝ وَاَنْتَ حِلٌّۢ بِهٰذَا الْبَلَدِ ۝ وَوَالِدٍ وَّمَا وَلَدَ ۝ لَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ فِیْ كَبَدٍ ۝ اَیَحْسَبُ اَنْ لَّنْ یَّقْدِرَ عَلَیْهِ اَحَدٌ ۝ یَقُوْلُ اَهْلَكْتُ مَالًا لُّبَدًا ۝ اَیَحْسَبُ اَنْ لَّمْ یَرَهٗۤ اَحَدٌ ۝

اللہ تعالیٰ کے نام سے (میں شروع کرتا ہوں) جن کی رحمت سب کے لیے ہے، جو بہت زیادہ رحم کرنے والے ہیں۔

میں اس (مکہ) شہر کی قسم کھاتا ہوں ﴿۱﴾ اور تمھارے لیے اس شہر میں لڑائی حلال ہونے والی ہے ① ﴿۲﴾ اور (قسم کھاتا ہوں) باپ (آدم) کی اور اس کی اولاد (بنی آدم) کی ② ﴿۳﴾ پکی بات یہ ہے کہ ہم نے انسان کو بڑی مشقت (تکلیف) میں (رہنے والا) پیدا کیا ہے ③ ﴿۴﴾ کیا وہ یہ سمجھتا ہے کہ اس پر کسی کا بس (یعنی قابو) نہیں چلے گا؟ ﴿۵﴾ کہتا ہے کہ: میں نے بہت زیادہ مال (اللہ تعالیٰ کی نافرمانی اور رسول کی مخالفت میں) خرچ کر ڈالا ﴿۶﴾ کیا وہ یہ سمجھتا ہے کہ اس کو کسی نے نہیں دیکھا ہے ④ ﴿۷﴾

---

① (دوسرا ترجمہ) اور تم (ابھی) اس شہر میں اترے ہوئے (یعنی مقیم) ہو:

[۱] مکہ شہر پہلے سے ہی بابرکت ہے؛ لیکن حضرت نبی کریم ﷺ کی اس شہر میں ولادت باسعادت اور پھر آپ ﷺ کے مکہ میں قیام نے مکہ شہر کی برکتوں کو اور خوب بڑھا دیا۔ (تیسرا ترجمہ) اور تمھارا (قتل) اس شہر والوں (کی نظر میں) حلال (سمجھا جا رہا) ہے۔

[۲] مکہ والوں نے حرم کا بھی لحاظ نہیں کیا اور اللہ تعالیٰ کے آخری نبی کو قتل کرنے کے منصوبہ بنایا جس کے نتیجہ میں ہجرت کا واقعہ پیش آیا۔ مکہ ہمیشہ حرم ہے، صرف فتح مکہ کے دن حضرت نبی کریم ﷺ کے لیے جنگ کو حلال کیا گیا، گرچہ باقاعدہ جنگ کی نوبت نہیں آئی، یہ حضور ﷺ کی خصوصیت ہے۔

② یہ انسان کے لیے بڑی شرافت کی بات ہے کہ خود باری تعالیٰ اس کی قسم کھاوے، کاش انسان اپنی اس شرافت کی خود قدر کر لیوے، اور اللہ تعالیٰ کی فرمانبرداری کرے۔

③ کسی نہ کسی طرح دنیا میں مشقتیں لگی ہوئی ہیں۔

④ انسان گناہ کرے اور اس پر بے خوف ہو کر اترائے۔

أَلَمْ نَجْعَل لَّهُ عَيْنَيْنِ ﴿٨﴾ وَلِسَانًا وَشَفَتَيْنِ ﴿٩﴾ وَهَدَيْنَاهُ النَّجْدَيْنِ ﴿١٠﴾ فَلَا اقْتَحَمَ الْعَقَبَةَ ﴿١١﴾ وَمَا أَدْرَاكَ مَا الْعَقَبَةُ ﴿١٢﴾ فَكُّ رَقَبَةٍ ﴿١٣﴾ أَوْ إِطْعَامٌ فِي يَوْمٍ ذِي مَسْغَبَةٍ ﴿١٤﴾ يَتِيمًا ذَا مَقْرَبَةٍ ﴿١٥﴾ أَوْ مِسْكِينًا ذَا مَتْرَبَةٍ ﴿١٦﴾ ثُمَّ كَانَ مِنَ الَّذِينَ آمَنُوا وَتَوَاصَوْا بِالصَّبْرِ وَتَوَاصَوْا بِالْمَرْحَمَةِ ﴿١٧﴾ أُولَٰئِكَ أَصْحَابُ الْمَيْمَنَةِ ﴿١٨﴾ وَالَّذِينَ كَفَرُوا بِآيَاتِنَا هُمْ أَصْحَابُ الْمَشْأَمَةِ ﴿١٩﴾ عَلَيْهِمْ نَارٌ مُّؤْصَدَةٌ ﴿٢٠﴾

کیا ہم نے اس کو دو آنکھیں نہیں دیں؟ ﴿۸﴾ اور ایک زبان اور دو ہونٹ نہیں دیے؟ ﴿۹﴾ اور ہم نے اس کو (خیر و شر) دونوں راستے بتلادیے ہیں ﴿۱۰﴾ پھر بھی وہ (ثواب کی) گھاٹی میں داخل نہیں ہوسکا ① ﴿۱۱﴾ اور تم کو معلوم ہے وہ گھاٹی کیا ہے؟ ﴿۱۲﴾ کسی (غلام) کی گردن چھڑا دینا ہے ﴿۱۳﴾ یا بھوک کے دن میں کھانا کھلادینا ہے ﴿۱۴﴾ کسی رشتے دار یتیم کو ﴿۱۵﴾ یا کسی مسکین کو جو مٹی پر بیٹھا رہتا ہو ﴿۱۶﴾ پھر وہ ان لوگوں میں سے نہ ہوا جو ایمان لائے ہوئے ہیں ② اور ایک دوسرے کو صبر کی تاکید کرتے ہیں اور ایک دوسرے کو (مخلوق پر) رحم کرنے کی تاکید کرتے ہیں ﴿۱۷﴾ وہی لوگ داہنی جانب والے ہیں ③ ﴿۱۸﴾ اور جن لوگوں نے ہماری آیتوں کا انکار کیا وہ بائیں جانب والے ہیں ④ ﴿۱۹﴾ ان پر ہر طرف سے بند کی ہوئی آگ مسلط کردی جائے گی (تاکہ وہ نکل ہی نہ سکے) ﴿۲۰﴾

---

① نیکی اور ثواب کو گھاٹی سے تعبیر فرمایا؛ اس لیے کہ دین کا کام کرنا، ثواب کمانا اس میں ہر طرح کے شیطانوں کی مخالفت کا سامنا کرنا اور حرام سے دور رہنا جو خود نفس کے لیے شاق ہے۔ یہ ''گھاٹی'' میں چلنے سے کچھ کم مشکل کام نہیں ہے۔

② تمام نیکیوں کی مقبولیت کا مدار ایمان پر ہے۔

③ عرش کی داہنی جانب والے جن کو داہنے ہاتھوں میں اعمال نامہ دیا جائے گا۔ (دوسرا ترجمہ) اور وہی لوگ اچھے نصیب والے ہیں۔

④ عرش کی بائیں جانب والے جن کو بائیں ہاتھ میں اعمال نامہ دیا جائے گا۔ (دوسرا ترجمہ) اور جن لوگوں نے ہماری آیتوں کا انکار کیا وہی لوگ برے نصیب والے ہیں۔ (تیسرا) نحوست والے ہیں۔



سورة الشمس

(المكية)

اٰیاتها: ۱۵۔ رکوعها: ۱۔

یہ سورت مکی ہے، اس میں پندرہ (۱۵) آیتیں ہیں۔ سورۃ قدر کے بعد اور سورۃ بروج سے پہلے چھبیس (۲۶) نمبر پر نازل ہوئی۔

شمس: سورج کو کہتے ہیں اور دھوپ کو بھی کہتے ہیں، دونوں چیزیں اللہ تعالیٰ کی بہت بڑی نعمتوں میں سے ہیں۔

حضرت نبی کریم ﷺ نے حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ: جب تم امامت کرو تو ''**والشمس وضحها**'' اور ''**اقرأ باسم ربك**'' اور ''**والليل اذا يغشى**'' (وغیرہ) پڑھا کرو۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ○

وَالشَّمْسِ وَضُحٰىهَا ۝ۙ وَالْقَمَرِ اِذَا تَلٰىهَا ۝ۙ وَالنَّهَارِ اِذَا جَلّٰىهَا ۝ۙ وَالَّیْلِ اِذَا یَغْشٰىهَا ۝ۙ وَالسَّمَآءِ وَمَا بَنٰىهَا ۝ۙ وَالْاَرْضِ وَمَا طَحٰىهَا ۝ۙ وَنَفْسٍ وَّمَا سَوّٰىهَا ۝ۙ فَاَلْهَمَهَا فُجُوْرَهَا وَتَقْوٰىهَا ۝ۙ قَدْ اَفْلَحَ مَنْ زَكّٰىهَا ۝ۙ وَقَدْ خَابَ مَنْ دَسّٰىهَا ۝ؕ

اللہ تعالیٰ کے نام سے (میں شروع کرتا ہوں) جن کی رحمت سب کے لیے ہے، جو بہت زیادہ رحم کرنے والے ہیں۔

قسم ہے سورج اور اس کی (پھیلی ہوئی) دھوپ کی ﴿۱﴾ اور چاند کی (قسم) جب وہ سورج کے پیچھے آوے ﴿۲﴾ اور (قسم ہے) دن کی جب وہ اس (سورج) کو روشن کر دیوے ﴿۳﴾ اور رات کی (قسم) جب وہ اس پر چھا جاوے① ﴿۴﴾ اور (قسم ہے) آسمان کی اور اس ذات کی جس نے اس کو بنایا ہے② ﴿۵﴾ اور زمین کی (قسم) اور اس ذات کی جس نے اس کو بچھایا ہے③ ﴿۶﴾ اور (انسان کی) جان④ کی اور اس کی جس نے اس کو درست بنایا ہے ﴿۷﴾ پھر جو چیز اس کے لیے برائی کی ہے اور جو اس کے تقویٰ کی ہے وہ اس کے دل میں ڈال دی⑤ ﴿۸﴾ پکی بات ہے جس نے اس (نفس) کو پاکیزہ رکھا وہ کامیاب ہو گیا⑥ ﴿۹﴾ اور پکی بات ہے جس نے اس (نفس) کو (گناہ میں) چھپا دیا وہ ناکام ہو گیا⑦ ﴿۱۰﴾

---

① رات کی تاریکی ہر چیز کو چھا جاتی ہے۔

② (دوسرا ترجمہ) اور (قسم) ہے آسمان کی اور جیسی شان والا اس کو بنایا ہے۔

③ (دوسرا ترجمہ) اور (قسم ہے) زمین کی اور جیسی عمدہ اس کو بچھایا ہے اس کی۔

④ (دوسرا ترجمہ) اور (انسان کی) جان کی (قسم) اور جیسا اس کو بنایا ہے اس کی۔

⑤ یعنی نیکی اور برائی دونوں سمجھائی، انسان اپنی مرضی سے جو چاہے اپناوے۔

⑥ (دوسرا ترجمہ) پکی بات ہے جس نے اس (نفس) کو سنوارا وہ فلاح پانے والا ہو گیا۔

⑦ (دوسرا ترجمہ) اور پکی بات ہے جس نے اس نفس کو (نافرمانی میں) دھنسا دیا (یا، دبا دیا) وہ ناکام ہو گیا (تیسرا) اور جس نے اس (نفس) کو خراب کیا وہ ناکام ہو گیا۔

كَذَّبَتْ ثَمُوْدُ بِطَغْوٰىهَآ ۝ اِذِ انْۢبَعَثَ اَشْقٰىهَا ۝ فَقَالَ لَهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ نَاقَةَ اللّٰهِ وَسُقْيٰهَا ۝ فَكَذَّبُوْهُ فَعَقَرُوْهَا ۙ فَدَمْدَمَ عَلَيْهِمْ رَبُّهُمْ بِذَنْۢبِهِمْ فَسَوّٰىهَا ۝ وَلَا يَخَافُ عُقْبٰهَا ۝

ثمود قوم نے اپنی شرارت سے (حضرت صالح علیہ السلام کو) جھٹلایا ﴿۱۱﴾ جب کہ اس قوم میں (جو) سب سے زیادہ بدبخت (تھا وہ اونٹنی کو مارنے) اٹھ کھڑا ہوا① ﴿۱۲﴾ اس پر اللہ تعالیٰ کے رسول نے قوم کے لوگوں کو کہا کہ: اللہ تعالیٰ کی اونٹنی اور اس کی پانی پینے کی باری کا پورا خیال رکھنا ﴿۱۳﴾ پھر بھی انھوں نے اس (رسول) کو جھٹلایا، سو اس (اونٹنی) کو کاٹ ڈالا، انجام یہ ہوا کہ ان کے گناہ کی وجہ سے ان کے رب نے ان پر عذاب بھیج دیا②، پھر سب کو (مٹا کر) برابر کر دیا③ ﴿۱۴﴾ اور اس (اللہ تعالیٰ) کو اس (ثمود) کے انجام سے کوئی ڈر نہیں ﴿۱۵﴾

---

① اس کا نام "قدار" تھا، شاید اسی کی طرف نسبت کرتے ہوئے آج بھی "قدار اشور" کی پرستش کی جاتی ہے۔

② (دوسرا ترجمہ) عذاب الٹ دیا۔

③ اور اس ہلاکت کو سب پر برابر کر دیا۔



سورة الليل

(المكية)

اٰیاتھا:۲۱۔رکوعھا:۱۔

یہ سورت مکی ہے، اس میں اکیس (۲۱) آیتیں ہیں۔ سورۃ اعلیٰ کے بعد اور سورۃ فجر سے پہلے نو (۹) نمبر پر نازل ہوئی۔

رات اللہ تعالیٰ کی بہت بڑی نعمت ہے۔ سورت کی پہلی ہی آیت میں رات کی قسم کھائی گئی ہے۔

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ ○

وَالَّيۡلِ اِذَا يَغۡشٰىۙ ۝۱ وَالنَّهَارِ اِذَا تَجَلّٰىۙ ۝۲ وَمَا خَلَقَ الذَّكَرَ وَالۡاُنۡثٰٓىۙ ۝۳ اِنَّ سَعۡيَكُمۡ لَشَتّٰىؕ ۝۴ فَاَمَّا مَنۡ اَعۡطٰى وَاتَّقٰىۙ ۝۵ وَصَدَّقَ بِالۡحُسۡنٰىۙ ۝۶ فَسَنُيَسِّرُهٗ لِلۡيُسۡرٰىؕ ۝۷ وَاَمَّا مَنۡۢ بَخِلَ وَاسۡتَغۡنٰىۙ ۝۸ وَكَذَّبَ بِالۡحُسۡنٰىۙ ۝۹ فَسَنُيَسِّرُهٗ لِلۡعُسۡرٰىؕ ۝۱۰ وَمَا يُغۡنِىۡ عَنۡهُ مَالُهٗۤ اِذَا تَرَدّٰىؕ ۝۱۱ اِنَّ عَلَيۡنَا لَلۡهُدٰىۖ ۝۱۲

اللہ تعالیٰ کے نام سے (میں شروع کرتا ہوں) جن کی رحمت سب کے لیے ہے، جو بہت زیادہ رحم کرنے والے ہیں۔

قسم ہے رات کی جب کہ وہ ڈھانک لیوے ① ﴿۱﴾ اور دن کی (قسم) جب خوب روشن ہو جاوے ﴿۲﴾ اور اس ذات کی (قسم) جس نے مذکر (یعنی نر) اور مؤنث (یعنی مادہ) کو پیدا کیا ﴿۳﴾ یقیناً تمھاری کوششیں الگ الگ قسم کی ہے ② ﴿۴﴾ سو جس شخص نے (اللہ تعالیٰ کے راستے میں مال) دیا اور تقویٰ اختیار کیا ﴿۵﴾ اور اچھی بات (اسلام) کو دل سے مانا ﴿۶﴾ تو ہم اس کو آسان چیز تک آسانی سے پہنچادیں گے ③ ﴿۷﴾ اور جس شخص نے بخیلی کی اور (دین پر عمل کرنے میں) بے پرواہی کی ﴿۸﴾ اور اچھی بات (اسلام) کو جھٹلادیا ﴿۹﴾ تو ہم اس کو مشکل چیز (جہنم) تک آسانی سے پہنچادیں گے ﴿۱۰﴾ اور ایسا شخص جب (آگ میں) گرے گا تب اس کا مال اس کو کچھ کام نہیں آئے گا ﴿۱۱﴾ یقیناً (ہدایت کا) راستہ بتلادینا ہمارے ہی ذمے ہے ﴿۱۲﴾

---

① رات آفتاب اور دن کو اپنے اندھیرے میں چھپالیتی ہے۔

② انسان کی دینی اور دنیوی کوششیں اور نیک اور برے اعمال الگ الگ قسم کے ہیں؛ اس لیے اس کا نتیجہ جنت اور جہنم الگ الگ قسم کا ہوگا۔

③ یعنی اس کے لیے نیکی کا راستہ آسان کردیا جائے گا اور اس کی برکت سے جنت میں پہنچادیا جائے گا۔ دنیا میں شریعت پر عمل اور اس کی برکت سے آخرت میں جنت سب سے زیادہ راحت والی چیز ہے۔

وَإِنَّ لَنَا لَلْآخِرَةَ وَالْأُولَىٰ ﴿١٣﴾ فَأَنذَرْتُكُمْ نَارًا تَلَظَّىٰ ﴿١٤﴾ لَا يَصْلَاهَا إِلَّا الْأَشْقَى ﴿١٥﴾ الَّذِي كَذَّبَ وَتَوَلَّىٰ ﴿١٦﴾ وَسَيُجَنَّبُهَا الْأَتْقَى ﴿١٧﴾ الَّذِي يُؤْتِي مَالَهُ يَتَزَكَّىٰ ﴿١٨﴾ وَمَا لِأَحَدٍ عِندَهُ مِن نِّعْمَةٍ تُجْزَىٰ ﴿١٩﴾ إِلَّا ابْتِغَاءَ وَجْهِ رَبِّهِ الْأَعْلَىٰ ﴿٢٠﴾ وَلَسَوْفَ يَرْضَىٰ ﴿٢١﴾

اور یقینی بات ہے کہ آخرت اور دنیا ہمارے ہی ہاتھ میں ہیں ﴿۱۳﴾ لہٰذا میں نے تم کو ایک بھڑکتی آگ سے ڈرا دیا ﴿۱۴﴾ اس میں سب سے بڑا بدبخت ہی داخل ہوگا① ﴿۱۵﴾ جس نے (اسلام کو) جھٹلایا اور منہ پھیر لیا ﴿۱۶﴾ اور اس (آگ) سے بڑے تقویٰ والے کو دور رکھا جائے گا② ﴿۱۷﴾ جو اپنا مال پاک کرنے کی غرض سے (اللہ کے راستے میں) دیتا رہا③ ﴿۱۸﴾ حالاں کہ اس پر کسی کا احسان نہیں تھا کہ جس کا بدلہ دیا جائے ﴿۱۹﴾ اس کا مقصد تو صرف اپنے رب کی خوشی حاصل کرنا ہے جن کی شان سب سے اونچی ہے ﴿۲۰﴾ اور یقین رکھو④ کہ ایسا شخص عنقریب خوش ہوجائے گا ﴿۲۱﴾

---

① ایمان سے محرومی سب سے بڑی بدبختی ہے۔

② کفر سے بچالیا جانا اور ایمان ملنا سب سے بڑا تقویٰ ہے۔

③ اللہ کے راستے میں مال خرچ کرنے سے خود مال بھی پاک ہوتا ہے، اور انسان کا نفس مال کی ناپاک محبت سے پاک ہوتا ہے۔

④ ان آیات کا نزول حضرت صدیق اکبرؓ کے لیے ہوا، مظلوم مؤمن غلاموں کو خرید خرید کر آزاد فرمایا کرتے تھے، اگرچہ آیت میں بیان کیے ہوئے صفات والا ہر مؤمن اس کا مصداق ہے۔



سورۃ الضحیٰ

(المکیۃ)

اٰیاتہا: ۱۱۔ رکوعہا: ۱۔

یہ سورت مکی ہے، اس میں گیارہ (۱۱) آیتیں ہیں۔ سورۃ فجر کے بعد اور سورۃ انشراح سے پہلے گیارہ (۱۱) نمبر پر نازل ہوئی۔

چڑھتی دھوپ کے وقت کو ''ضحیٰ'' کہتے ہیں، جس کو ہم ہمارے عرف میں چاشت کا وقت بھی کہتے ہیں، سورت کی پہلی ہی آیت میں اس چڑھتی دھوپ کی قسم کھائی گئی ہے۔ یہ وقت بھی بڑا اثر والا وقت ہے، حضرت موسیٰ کا جادوگروں سے مقابلہ ایک کھلے میدان میں اسی وقت ہوا تھا، وان یحشر الناس ضحیٰ۔

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ○

وَالضُّحٰی ۙ﴿۱﴾ وَالَّیۡلِ اِذَا سَجٰی ۙ﴿۲﴾ مَا وَدَّعَکَ رَبُّکَ وَمَا قَلٰی ؕ﴿۳﴾ وَلَلۡاٰخِرَۃُ خَیۡرٌ لَّکَ مِنَ الۡاُوۡلٰی ؕ﴿۴﴾ وَلَسَوۡفَ یُعۡطِیۡکَ رَبُّکَ فَتَرۡضٰی ؕ﴿۵﴾ اَلَمۡ یَجِدۡکَ یَتِیۡمًا فَاٰوٰی ۪﴿۶﴾ وَوَجَدَکَ ضَآلًّا فَہَدٰی ۪﴿۷﴾ وَوَجَدَکَ عَآئِلًا فَاَغۡنٰی ؕ﴿۸﴾ فَاَمَّا الۡیَتِیۡمَ فَلَا تَقۡہَرۡ ؕ﴿۹﴾ وَاَمَّا السَّآئِلَ فَلَا تَنۡہَرۡ ﴿ؕ۱۰﴾ وَاَمَّا بِنِعۡمَۃِ رَبِّکَ فَحَدِّثۡ ﴿۱۱﴾

اللہ تعالیٰ کے نام سے (میں شروع کرتا ہوں) جن کی رحمت سب کے لیے ہے، جو بہت زیادہ رحم کرنے والے ہیں۔

میں قسم کھاتا ہوں دن کے چڑھنے کے وقت کی ﴿۱﴾ اور رات کی (قسم) جب (اس کا اندھیرا) پوری طرح چھا جائے① ﴿۲﴾ تمھارے رب نے تم کو چھوڑا بھی نہیں اور ناراض بھی نہیں ہوئے ﴿۳﴾ اور یقیناً آگے آنے والی حالت تمھارے لیے پہلی حالت سے بہتر ہے② ﴿۴﴾ اور یہ بات طے ہے کہ آگے چل کر تمھارے رب تم کو اتنا دیں گے کہ تم خوش ہو جاؤ گے ﴿۵﴾ کیا اس نے تم کو یتیم نہیں پایا تھا؟ پھر (تم کو) ٹھکانہ دیا③ ﴿۶﴾ اور تم کو (شریعت کے راستے سے) ناواقف پایا تو (تم کو) شریعت کا راستہ دکھا دیا④ ﴿۷﴾ اور تم کو نادار پایا تو غنی کر دیا⑤ ﴿۸﴾ سو اب جو یتیم ہو تو اس پر سختی نہ کرنا ﴿۹﴾ اور جو سوال کرنے والا ہے تو اس کو جھڑکنا نہیں⑥ ﴿۱۰﴾ اور اپنے رب کی نعمت کا تذکرہ کرتے رہنا⑦ ﴿۱۱﴾

---

① (دوسرا ترجمہ) میں قسم کھاتا ہوں چاشت کے وقت کی روشنی کی۔

② (دوسرا ترجمہ) یقیناً آخرت تمھارے لیے دنیا سے بہت بہتر ہے۔

③ آپ ﷺ پیدائش کے وقت سے یتیم تھے۔ دادا جان اور چچا جان کی شفقتوں میں بڑے ہوئے۔

④ (دوسرا ترجمہ) تو تم کو (شریعت کی) منزل پر پہنچا دیا۔

⑤ اللہ تعالیٰ کی طرف سے قلب غنی تو حضور ﷺ کو ملا ہی تھا۔ ساتھ میں حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا جیسی باوفا زوجہ محترمہ نے اپنی دولت کے دہانے آپ کے لیے کھول دیے۔

⑥ سوال کرنے والا مال کا ہو یا علم کا ہو۔

⑦ (دوسرا ترجمہ) اس کو بیان کرتے رہنا۔

سورۃ الم نشرح

(المکیۃ)

ایاتھا:۸۔رکوعھا:۱۔

یہ سورت مکی ہے، اس میں آٹھ (۸) آیتیں ہیں۔ سورۃ والضحیٰ کے بعد اور سورۃ عصر سے پہلے بارہ (۱۲) نمبر پر نازل ہوئی۔

اس سورت کی پہلی ہی آیت میں نبیٔ کریم ﷺ کے سینۂ اطہر کو کشادہ کرنے کا بیان ہے۔ یہ حضور ﷺ کی محبوبیت کی بات ہے کہ آپ کے جسدِ اطہر کے مختلف اعضاء کا قرآنِ مجید میں تذکرہ آیا ہے۔

یہاں سینۂ مبارک کا ذکر ہے۔ دوسری جگہ قلب اطہر کا تذکرہ ہے۔ ایک جگہ آپ کی پشت مبارک کا تذکرہ ہے تو کہیں آپ کے ہاتھ مبارک کا تذکرہ ہے، کہیں آپ کے چہرۂ منور کا ذکر ہے، کہیں آپ کے عمر مبارک کی قسم کھائی گئی ہے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ○

اَلَمْ نَشْرَحْ لَكَ صَدْرَكَ ﴿۱﴾ وَوَضَعْنَا عَنْكَ وِزْرَكَ ﴿۲﴾ الَّذِیْٓ اَنْقَضَ ظَهْرَكَ ﴿۳﴾ وَرَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ ﴿۴﴾ فَاِنَّ مَعَ الْعُسْرِ یُسْرًا ﴿۵﴾ اِنَّ مَعَ الْعُسْرِ یُسْرًا ﴿۶﴾ فَاِذَا فَرَغْتَ فَانْصَبْ ﴿۷﴾ وَاِلٰى رَبِّكَ فَارْغَبْ ﴿۸﴾

اللہ تعالیٰ کے نام سے (میں شروع کرتا ہوں) جن کی رحمت سب کے لیے ہے، جو بہت زیادہ رحم کرنے والے ہیں۔

(اے نبی!) کیا ہم نے تمہارے لیے تمہارے سینے کو کھول نہیں دیا؟①﴿۱﴾ اور ہم نے تم پر سے تمہارا وہ بوجھ اتار دیا②﴿۲﴾ جس نے تمہاری کمر توڑ رکھی تھی ﴿۳﴾ اور ہم نے تمہارے لیے تمہارے تذکرے کو بلند کیا③﴿۴﴾ سو یقیناً (ہر) مشکل کے ساتھ آسانی ہوتی ہے ﴿۵﴾ یقیناً (ہر) مشکل کے ساتھ آسانی ہوتی ہے④﴿۶﴾ لہذا جب تم (مخلوق کی خدمت سے) فارغ رہو تب خود کو تھکاؤ⑤﴿۷﴾ اور اپنے رب ہی سے دل لگاؤ (یعنی عبادت اور دعا) ﴿۸﴾

---

① یعنی علوم ومعارف کے لیے اور مخالفین کی ایذاؤں پر تحمل کے لیے اور اخلاقِ حسنہ کے لیے قلب کو وسیع کر دیا۔

② نبوت کی ذمہ داریاں بہت مشکل تھیں، اللہ تعالیٰ نے اس مشکل کام کو آسان کر دیا۔

③ اذان واقامت میں، کلمہ میں، خطبہ میں، مجالس میں ہر جگہ حضور ﷺ کا ذکرِ خیر ہے، پورے عالم کے اوقات پر غور کیا جاوے تو ۲۴ گھنٹے میں ہر وقت دنیا میں کسی نہ کسی جگہ اذان واقامت میں اللہ تعالیٰ کے مبارک نام کے ساتھ حضور ﷺ کا ذکرِ خیر بلند کیا جاتا ہے: **اللھم صل وسلم وبارک علی سیدنا محمد وعلی الہ وصحبہ وعلی من تبعھم باحسان الی یوم الدین۔**

④ دعوت کے کام میں سختیوں کے بعد آسانیاں نصیب ہوں گی، مادرِ علمی جامعہ ڈابھیل میں جن کے متبرک حجرے میں قیام پذیر ہو کر قرآنِ مجید کا ترجمہ اور حواشی کا اکثر حصہ لکھنے کی سعادت حاصل ہوئی وہ حضرت علامہ شبیر احمد عثمانیؒ بہت خوب لکھتے ہیں: اب بھی عادۃ اللہ یہی ہے کہ جو شخص سختی پر صبر کرے اور سچے دل سے اللہ پر اعتماد رکھے اور ہر طرف سے ٹوٹ کر اسی سے لو لگائے، اسی کے فضل ورحمت کا امیدوار رہے، امتدادِ زمانہ سے گھبرا کر آس نہ توڑ بیٹھے تو ضرور اللہ اس کے حق میں آسانی کرے گا، ایک طرح کی نہیں کئی طرح کی۔

⑤ دن میں محنت، رات کی عبادت، اور دعا یہ ہر داعی کے لیے ضروری ہے۔

سورۃ التین (المکیۃ)

آیاتہا:۸۔ رکوعہا:۱۔

یہ سورت مکی ہے، اس میں آٹھ (۸) آیتیں ہیں۔ سورۃ بروج کے بعد اور سورۃ ایلاف سے پہلے اٹھائیس (۲۸) نمبر پر نازل ہوئی۔

سورت کی پہلی ہی آیت میں تین یعنی انجیر کی قسم کھائی گئی ہے۔

قاضی بیضاویؒ لکھتے ہیں: ''انجیر اور زیتون'' اللہ تعالیٰ نے پھلوں میں خصوصیت کے ساتھ ان ہی دو کی قسم کھائی ہے؛ کیوں کہ انجیر ایک عمدہ میوہ ہے جس میں فضلہ نہیں ہوتا اور غذائے لطیف، سریع الہضم اور کثیر النفع ہے، طبیعت کو نرم کرتا ہے اور بلغم کو تحلیل کرتا ہے، گردوں کو صاف کرتا ہے، ریگ مثانہ کو نکالتا ہے، جگر اور تلی کے سدے کھولتا ہے، بدن کو فربہ کرتا ہے اور زیتون پھل کا پھل، سالن کا سالن اور دوا کی دوا ہے، اس کا تیل لطیف ہوتا ہے، جس کے فائدے بہت ہیں۔

(۱) تین سے انجیر کا درخت یا پھل اور زیتون نے زیتون کا درخت یا پھل مراد ہے، ان دونوں کی قسم سے ان کے فائدوں کی طرف اشارہ ہے، انجیر ایک ایسا پھل ہے جس میں گٹھلی بھی نہیں ہوتی ہے اور چھلکا نکالنے کی ضرورت نہیں ہوتی، غذا بھی ہے اور دوا بھی، اس کے درخت پر کانٹے بھی نہیں ہوتے، انجیر کا درخت اتنا اونچا بھی نہیں ہوتا کہ پھل حاصل ہونے کے لیے تکلیف ہو۔

(۲) تین اور زیتون دو شہروں کے نام ہیں، تین دمشق کو کہتے ہیں اور زیتون بیت المقدس کو کہتے ہیں۔ (۳) دو پہاڑوں کے نام مراد ہے، بیت المقدس جس پہاڑ پر واقع ہے اس کے دو ٹکڑے ہیں، ایک جبلِ زیتون، دوسرا جبلِ تین۔

حضرت نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو آدمی سورۃ تین پڑھے اور ''**الیس اللہ باحکم الحاکمین**'' پر پہنچے تو ''بلیٰ وانا علیٰ ذلک لمن الشاہدین'' پڑھے۔

براء بن عازبؓ سے روایت ہے کہ حضور ﷺ سفر میں تھے تو آپ نے عشا کی دو رکعتوں میں ایک میں سورۃ ''**والتین**'' پڑھی۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

وَالتِّيْنِ وَالزَّيْتُوْنِ ۙ﴿۱﴾ وَطُوْرِ سِيْنِيْنَ ۙ﴿۲﴾ وَهٰذَا الْبَلَدِ الْاَمِيْنِ ۙ﴿۳﴾ لَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ فِيْٓ اَحْسَنِ تَقْوِيْمٍ ۡ﴿۴﴾ ثُمَّ رَدَدْنٰهُ اَسْفَلَ سٰفِلِيْنَ ۙ﴿۵﴾ اِلَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ فَلَهُمْ اَجْرٌ غَيْرُ مَمْنُوْنٍ ۭ﴿۶﴾ فَمَا يُكَذِّبُكَ بَعْدُ بِالدِّيْنِ ۭ﴿۷﴾ اَلَيْسَ اللّٰهُ بِاَحْكَمِ الْحٰكِمِيْنَ ۧ﴿۸﴾

اللہ تعالیٰ کے نام سے (میں شروع کرتا ہوں) جن کی رحمت سب کے لیے ہے، جو بہت زیادہ رحم کرنے والے ہیں

قسم کھاتا ہوں انجیر کی اور زیتون کی ﴿۱﴾ اور طور (پہاڑ جو) سینا (کے صحراء میں ہے اس) کی ﴿۲﴾ اور اس امن والے شہر (مکہ) کی ﴿۳﴾ کہ ہم نے انسان کو اچھے سے اچھے انداز (یعنی اسلوب) پر بنایا ہے① ﴿۴﴾ پھر ہم اس کو نچلی حالت والوں میں سب سے زیادہ نچلی حالت میں کر دیتے ہیں② ﴿۵﴾ مگر جو لوگ ایمان لائے اور نیک کام کیے تو ان کے لیے ایسا ثواب ہے جو کبھی ختم ہونے والا نہیں ہے ﴿۶﴾ پھر (اے انسان!) وہ کونسی چیز ہے جو اس کے بعد تجھ کو بدلے کے دن (قیامت) کو جھٹلانے پر آمادہ کرتی ہے؟③ ﴿۷﴾ کیا اللہ تعالیٰ سب حکمرانوں سے بڑھ کر حاکم نہیں ہے؟④ ﴿۸﴾

① (دوسرا ترجمہ) کہ ہم نے انسان کو بہت اچھے سانچے میں ڈھال کر پیدا کیا ہے (تیسرا) کہ ہم نے انسان کو بہت خوبصورت بناوٹ کے ساتھ پیدا کیا ہے (چوتھا) یقیناً ہم نے انسان کو بہترین صورت میں پیدا کیا ہے۔

② انسان جب حق کا انکار کرے تو گرتے گرتے جانور سے بھی بدتر ہو جاتا ہے، ایک جانور دو باسی روٹی کھلانے والے کے لیے جان تک دے دیتا ہے، لیکن یہ انسان اپنے خالق و مالک کی تمام تر نعمت استعمال کر کے نافرمان بنتا ہے اور جہنم کی پستی میں دھکیلا جاتا ہے (**نعوذ باللہ من ذلک**) دنیا میں اس کا بھی تجربہ ہوتا رہتا ہے کہ جوان تندرست آدمی بڑھا ضعیف ہو کر ذلیل ترین عمر کی طرف لوٹ جاتا ہے۔

③ (دوسرا ترجمہ) پھر اے انسان! اس (قدر دلیلوں) کے بعد تو بدلہ ملنے کے دن (قیامت) کو کیوں جھٹلاتا ہے؟

④ نوٹ:۔ ابوداؤد اور ترمذی کی ایک حدیث شریف سے معلوم ہوتا ہے کہ اس آیت کو پڑھنے کے وقت یہ کہنا مستحب ہے ”**بلی و انا علی ذلک من الشاھدین**“ (کیوں نہیں؟ میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ سارے حکمرانوں سے بڑھ کر حکمران ہے)۔

سورۃ العلق

(المکیۃ)

ایاتھا:۱۹۔ رکوعھا:۱۔

یہ سورت مکی ہے، ابتدائی پانچ آیتیں سب سے پہلے غارِ حراء میں نازل ہوئی، اس میں انیس (۱۹) آیتیں ہیں۔ سورۂ قلم سے پہلے ایک (۱) نمبر پر نازل ہوئی۔

علق: جما ہوا خون، یا عام خون، یا جو خون بہت زیادہ سرخ ہو۔ اس سورت کی دوسری آیت میں انسان کو علق یعنی جمے ہوئے خون سے پیدا کرنے کا تذکرہ ہے۔ ایک منی کا نطفہ جو چند دنوں میں جمے ہوئے خون کی شکل اختیار کرتا ہے، اس میں مختلف تغیرات کے بعد کامل انسان کی شکل میں تیار ہوتا ہے، یہ اللہ کی عظیم قدرت کا نشان ہے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

اِقْرَاْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِيْ خَلَقَ ۚ﴿١﴾ خَلَقَ الْاِنْسَانَ مِنْ عَلَقٍ ۚ﴿٢﴾ اِقْرَاْ وَرَبُّكَ الْاَكْرَمُ ۙ﴿٣﴾ الَّذِيْ عَلَّمَ بِالْقَلَمِ ۙ﴿٤﴾ عَلَّمَ الْاِنْسَانَ مَا لَمْ يَعْلَمْ ؕ﴿٥﴾ كَلَّاۤ اِنَّ الْاِنْسَانَ لَيَطْغٰۤى ۙ﴿٦﴾ اَنْ رَّاٰهُ اسْتَغْنٰى ؕ﴿٧﴾ اِنَّ اِلٰى رَبِّكَ الرُّجْعٰى ؕ﴿٨﴾ اَرَءَيْتَ الَّذِيْ يَنْهٰى ۙ﴿٩﴾ عَبْدًا اِذَا صَلّٰى ؕ﴿١٠﴾ اَرَءَيْتَ اِنْ كَانَ عَلَى الْهُدٰۤى ۙ﴿١١﴾ اَوْ اَمَرَ بِالتَّقْوٰى ؕ﴿١٢﴾ اَرَءَيْتَ اِنْ كَذَّبَ وَتَوَلّٰى ؕ﴿١٣﴾ اَلَمْ يَعْلَمْ بِاَنَّ اللّٰهَ يَرٰى ؕ﴿١٤﴾ كَلَّا لَئِنْ لَّمْ يَنْتَهِ ۙ۬ لَنَسْفَعًاۢ بِالنَّاصِيَةِ ۙ﴿١٥﴾ نَاصِيَةٍ كَاذِبَةٍ خَاطِئَةٍ ۚ﴿١٦﴾ فَلْيَدْعُ نَادِيَهٗ ۙ﴿١٧﴾ سَنَدْعُ الزَّبَانِيَةَ ۙ﴿١٨﴾ كَلَّا ؕ لَا تُطِعْهُ وَاسْجُدْ وَاقْتَرِبْ ۩﴿١٩﴾

اللہ تعالیٰ کے نام سے (میں شروع کرتا ہوں) جن کی رحمت سب کے لیے ہے، جو بہت زیادہ رحم کرنے والے ہیں۔

(اے نبی!) اپنے رب کا نام لے کر (قرآن) پڑھو جس نے (سب کچھ) پیدا کیا ﴿١﴾ جس (رب) نے انسان کو جمے ہوئے خون سے پیدا کیا ﴿٢﴾ (اے نبی!) تم پڑھو اور تمھارے رب سب سے زیادہ کرم والے ہیں ﴿٣﴾ جس نے قلم کے ذریعہ تعلیم دی ﴿٤﴾ اس (رب) نے انسان کو وہ باتیں سکھائی جن کو وہ جانتا نہیں تھا ﴿٥﴾ سچ بات یہ ہے کہ انسان حد سے نکل جاتا ہے ① ﴿٦﴾ کیوں کہ اس نے خود کو بےنیاز (مال دار) سمجھ لیا ہے ﴿٧﴾ یقیناً تمھارے رب ہی کی طرف (سب کو) لوٹ کر جانا ہے ﴿٨﴾ کیا تم نے اس شخص کو دیکھا جو ایک (خاص) بندے کو روکتا ہے ﴿٩﴾ جب کہ وہ بندہ نماز پڑھتا ہے ﴿١٠﴾ بھلا بتاؤ اگر وہ (نماز پڑھنے والا بندہ) صحیح راستے پر قائم ہو ﴿١١﴾ یا تقویٰ سکھلاتا ہو (تو کیا اس کو نماز سے روکنا ظلم نہیں ہے؟) ﴿١٢﴾ بھلا یہ بھی بتاؤ کہ اگر وہ (روکنے والا حق کو) جھٹلاتا اور منہ پھراتا ہو ﴿١٣﴾ کیا اس شخص کو معلوم نہیں کہ اللہ تعالیٰ دیکھ رہے ہیں ﴿١٤﴾ (نماز سے) ہرگز (روکنا) نہیں (چاہیے) اگر وہ (روکنے والا) باز نہیں آیا تو ہم اس کو پیشانی کے بال پکڑ کر گھسیٹیں گے ﴿١٥﴾ وہ پیشانی جو گنہگار ہے (اور) خطاکار ہے ﴿١٦﴾ سو وہ اپنی مجلس والوں کو بلا لیوے ﴿١٧﴾ ہم زبانیہ ② کو بلا لیں گے ﴿١٨﴾ ہرگز نہیں اس کی بات نہ مانو ③ اور (اللہ کے سامنے) سجدہ کرو، اور (اس کا) قرب (یعنی نزدیکی) حاصل کرو ﴿١٩﴾

① (دوسرا) کھلم کھلی شرارت کرتا ہے ② دوزخ کے سخت فرشتے ③ جیسے آج تک بات نہ مانی آئندہ بھی اس کی بات ماننا نہیں۔

سورۃ القدر (المکیۃ)

آیاتھا:۵۔ رکوعھا:۱۔

یہ سورت مکی ہے، اس میں پانچ (۵) آیتیں ہیں۔ سورۂ عبس کے بعد اور سورۂ شمس سے پہلے پچیس (۲۵) نمبر پر نازل ہوئی۔

اس سورت میں بار بار لفظ قدر آیا ہے۔ قدر کا ایک معنیٰ آتا ہے اندازہ اور دوسرا معنیٰ آتا ہے شرافت، عظمت۔ شب قدر واقعی بڑے عظیم مرتبے والی رات ہے اور اس رات میں جو کتاب قرآن اتاری گئی وہ بھی بڑی عظیم المرتبت کتاب ہے اور جس نبی پر یہ کتاب اتاری گئی وہ بھی بڑے عظیم المرتبت ہے اور جس امت کے لیے یہ کتاب اتاری گئی وہ بھی قابلِ قدر اور خیر الامم ہے۔

اس رات میں بندے جو اعمالِ صالحہ کرتے ہیں اس کی اللہ کے یہاں بڑی قدر و منزلت ہے اور اس رات میں سال بھر میں پیش آنے والی باتوں کا اندازہ کر دیا جاتا ہے یعنی تقدیری فیصلہ کر دیا جاتا ہے۔

یہ نکتہ بھی ہے اس طرح کی قدر اور عظمتوں کی طرف اشارہ کرنے کے لیے سورت میں تین مرتبہ قدر کا لفظ آیا ہے۔

بعض حضرات کہتے ہیں کہ: لفظ "قدر" تنگی کے معنیٰ میں بھی آتا ہے جیسے "ومن قدر علیہ رزقہ" اور اس رات کو لیلۃ القدر اس لیے کہا گیا کہ زمین پر اور فضا میں اتنے زیادہ انوار اور برکات پھیل جاتے ہیں کہ زمین اور فضا اس کے لیے تنگ ہو جاتی ہے۔

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ۝

اِنَّاۤ اَنۡزَلۡنٰهُ فِیۡ لَیۡلَةِ الۡقَدۡرِ ۝ۚۖ وَ مَاۤ اَدۡرٰىكَ مَا لَیۡلَةُ الۡقَدۡرِ ۝ؕ لَیۡلَةُ الۡقَدۡرِ ۙ۬ خَیۡرٌ مِّنۡ اَلۡفِ شَهۡرٍ ۝ؕ تَنَزَّلُ الۡمَلٰٓئِكَةُ وَ الرُّوۡحُ فِیۡهَا بِاِذۡنِ رَبِّهِمۡ ۚ مِنۡ كُلِّ اَمۡرٍ ۝ۙۛ سَلٰمٌ ۟ۛ هِیَ حَتّٰی مَطۡلَعِ الۡفَجۡرِ ۝ؒ

اللہ تعالیٰ کے نام سے (میں شروع کرتا ہوں) جن کی رحمت سب کے لیے ہے، جو بہت زیادہ رحم کرنے والے ہیں۔

یقیناً ہم نے اس (قرآن) کو شب قدر (یعنی عظمت والی رات) میں اتارا ہے①﴿۱﴾ اور تم کو معلوم ہے شب قدر کیا چیز ہے؟﴿۲﴾ شب قدر ایک ہزار مہینوں سے بہتر ہے﴿۳﴾ اس میں فرشتے اور روح② اپنے رب کے حکم سے ہر معاملہ کو لے کر اترتے ہیں③﴿۴﴾ وہ پوری رات سلامتی ہے صبح کے طلوع ہونے تک﴿۵﴾

---

① دوسرا ترجمہ: یقیناً ہم نے اس (قرآن) کو تقدیر لکھی جانے والی رات میں اتارا ہے۔ یعنی جس رات میں بڑے بڑے کاموں کا تقدیری فیصلہ کیا جاتا ہے۔

② روح سے مراد:

(۱) حضرت جبریل علیہ السلام۔

(۲) ایک بڑا فرشتہ جس کے سامنے آسمان اور زمین ایک لقمہ کے بقدر ہے۔

(۳) اللہ تعالیٰ کی کوئی خاص مخلوق جو کھاتے پیتے ہیں؛ لیکن انسان اور فرشتے نہیں ہیں۔

(۴) حضرت عیسیٰ مراد ہے۔

(۵) فرشتوں کی ایک خاص جماعت جو لیلۃ القدر میں ہی نظر آتی ہے۔

(۶) اللہ تعالیٰ کی خاص رحمت مراد ہے۔

③ (دوسرا ترجمہ) ہر کام کے لیے اترتے ہیں (پورے سال کے تقدیری فیصلے ملائکہ کے حوالے کردیے جاتے ہیں اور پھر وہ موقع کے مطابق عمل کرتے ہیں)



سورۃ البینۃ

(المدنیۃ)

ایاتھا: ۸۔ رکوعھا: ۱۔

یہ سورت مدنی ہے، بعض حضرات اس کو مکی کہتے ہیں، اس میں آٹھ (۸) آیتیں ہیں۔ سورۃ طلاق کے بعد اور سورۃ حشر سے پہلے سو (۱۰۰) یا ایک سو ایک (۱۰۱) نمبر پر نازل ہوئی۔

"بینہ" کھلی دلیل کو کہتے ہیں، اسی طرح عقلی، محسوس یا واضح دلالت کو بھی کہتے ہیں۔

اس سورت کی پہلی ہی آیت میں اللہ کی ایک واضح دلیل اور حجت اللہ کے رسول حضرت محمد ﷺ تذکرہ ہے۔

ہمارے اکابر میں سے حضرت شاہ عبدالعزیز صاحبؒ نے "بینہ" سے حضرت عیسیٰؑ کو مراد لیا ہے، جو کھلی ہوئی نشانیاں لے کر آئے اور انھوں نے حضور ﷺ بعثت کی بشارت سنائی تھی۔

اس سورت کا ایک نام بخاری و مسلم کی حدیث سے "لم یکن الذین کفروا" بھی آیا ہے، سورت کی شروعات اسی کلمے سے ہو رہی ہے۔

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ۝

لَمۡ یَکُنِ الَّذِیۡنَ کَفَرُوۡا مِنۡ اَہۡلِ الۡکِتٰبِ وَ الۡمُشۡرِکِیۡنَ مُنۡفَکِّیۡنَ حَتّٰی تَاۡتِیَہُمُ الۡبَیِّنَۃُ ۙ﴿۱﴾ رَسُوۡلٌ مِّنَ اللّٰہِ یَتۡلُوۡا صُحُفًا مُّطَہَّرَۃً ﴿۲﴾ۙ فِیۡہَا کُتُبٌ قَیِّمَۃٌ ؕ﴿۳﴾ وَ مَا تَفَرَّقَ الَّذِیۡنَ اُوۡتُوا الۡکِتٰبَ اِلَّا مِنۡۢ بَعۡدِ مَا جَآءَتۡہُمُ الۡبَیِّنَۃُ ؕ﴿۴﴾ وَ مَاۤ اُمِرُوۡۤا اِلَّا لِیَعۡبُدُوا اللّٰہَ مُخۡلِصِیۡنَ لَہُ الدِّیۡنَ ۬ۙ حُنَفَآءَ وَ یُقِیۡمُوا الصَّلٰوۃَ وَ یُؤۡتُوا الزَّکٰوۃَ وَ ذٰلِکَ دِیۡنُ الۡقَیِّمَۃِ ؕ﴿۵﴾

اللہ تعالیٰ کے نام سے (میں شروع کرتا ہوں) جن کی رحمت سب کے لیے ہے، جو بہت زیادہ رحم کرنے والے ہیں

اہلِ کتاب اور مشرکین میں سے جو لوگ (حضرت محمد ﷺ کی بعثت سے پہلے) کافر تھے وہ اس وقت تک (کفر سے) باز آنے والے نہیں تھے، جب تک ان کے پاس کھلی دلیل نہ آجاتی ﴿۱﴾ (وہ کھلی دلیل) اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایک رسول ہے جو پاک صحیفے (یعنی قرآن) پڑھ کر سنائے① ﴿۲﴾ جن میں سیدھی سچی تحریریں (لکھی ہوئی) ہوں② ﴿۳﴾ اور جو اہلِ کتاب ہیں ان کے پاس کھلی ہوئی دلیل آچکنے کے بعد ہی انھوں نے جدا راستا اپنایا③ ﴿۴﴾ حالاں کہ ان کو یہی حکم دیا گیا تھا کہ اللہ تعالیٰ کی اس طرح عبادت کریں کہ عبادت اسی کے لیے خالص رکھے، سیدھے راستے پر چلتے ہوئے اور وہ نماز کو قائم رکھیں اور زکوۃ دیا کریں اور یہی طریقہ مضبوط ہے④ ﴿۵﴾

---

① قرآن کی ہر سورت ایک مستقل آسمانی صحیفے کی طرح ہے، سابقہ تمام آسمانی کتب اور صحائف کا خلاصہ قرآن مجید میں ہے۔

② (دوسرا ترجمہ) جن (صحائف) میں درست مضامین لکھے ہوئے ہو (تیسرا) جس میں صحیح صحیح احکام لکھے ہوئے ہیں (چوتھا) جن میں مضبوط کتابیں ہیں۔

③ دوسرا ترجمہ: وہ متفرق ہوگئے۔

④ (دوسرا ترجمہ) یہی مضبوط امت کا دین ہے (تیسرا) اور یہی سیدھی سچی امت کا دین ہے (چوتھا) اور یہی صحیح دین کا طریقہ ہے (پانچواں) مضبوط لوگوں کا یہی راستہ ہے۔

إِنَّ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ ۙ أُولَٰئِكَ هُمْ خَيْرُ الْبَرِيَّةِ ﴿٧﴾ جَزَاؤُهُمْ عِندَ رَبِّهِمْ جَنَّاتُ عَدْنٍ تَجْرِي مِن تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ خَالِدِينَ فِيهَا أَبَدًا ۖ رَّضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ وَرَضُوا عَنْهُ ۚ ذَٰلِكَ لِمَنْ خَشِيَ رَبَّهُ ﴿٨﴾

یقیناً اہل کتاب اور مشرکوں میں سے جنھوں نے کفر کیا وہ جہنم کی آگ میں (داخل) ہوں گے، اس میں ہمیشہ رہیں گے، وہی ساری مخلوق میں سب سے برے ہیں ﴿٦﴾ یقیناً جو لوگ ایمان لائے اور نیک کام کیے وہ ساری مخلوق میں سب سے اچھے ہیں ﴿٧﴾ ان کا بدلہ ان کے رب کے پاس ہمیشہ رہنے کے ایسے باغات ہیں جن کے نیچے سے نہریں بہتی ہوں گی، وہ ان میں ہمیشہ ہمیشہ رہیں گے، اللہ تعالیٰ ان سے خوش ہوگا اور وہ اللہ تعالیٰ سے خوش ہوں گے، یہ بدلہ اس شخص کے لیے ہے جو اپنے رب سے (دل سے) ڈرتا ہو ﴿٨﴾



سورۃ الزلزال

(المدنیة)

ایاتها:۸۔رکوعها:۱۔

یہ سورت مدنی ہے۔بعض حضرات مکی کہتے ہیں،اس میں آٹھ(۸) آیتیں ہیں۔سورۃ نساء کے بعداورسورۃ حدید سے پہلے ترانویں(۹۳) یاچورانویں(۹۴) نمبرپرنازل ہوئی۔

اس سورت کی شروعات ہی میں قیامت کے موقع پرپیش آنے والے زلزلوں کاتذکرہ ہے۔

زلزلہ:زمین کاہل جانا۔بعض حضرات کاقول ہے:اس میں حروف جومکررآئے ہیں اس سے معنی نکلتاہے بار بار ہلانا۔

ایک حدیث میں آتاہے کہ سورۃ اذازلزلت پڑھنے سے آدھے قرآن کے بقدرثواب ملتاہے۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعدکی دونفل بیٹھ کراداءفرماتے توپہلی رکعت میں سورۃ فاتحہ کے بعداذازلزلت اوردوسری میں قل یاایہاالکافرون پڑھتے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

إِذَا زُلْزِلَتِ الْأَرْضُ زِلْزَالَهَا ۝ وَأَخْرَجَتِ الْأَرْضُ أَثْقَالَهَا ۝ وَقَالَ الْإِنْسَانُ مَا لَهَا ۝ يَوْمَئِذٍ تُحَدِّثُ أَخْبَارَهَا ۝ بِأَنَّ رَبَّكَ أَوْحَىٰ لَهَا ۝ يَوْمَئِذٍ يَصْدُرُ النَّاسُ أَشْتَاتًا لِيُرَوْا أَعْمَالَهُمْ ۝ فَمَنْ يَعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَيْرًا يَرَهُ ۝ وَمَنْ يَعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ شَرًّا يَرَهُ ۝

اللہ تعالیٰ کے نام سے (میں شروع کرتا ہوں) جن کی رحمت سب کے لیے ہے، جو بہت زیادہ رحم کرنے والے ہیں

جب زمین اپنے زلزلے سے خوب ہلائی جائے گی ﴿۱﴾ اور زمین اپنے بوجھ (یعنی دفینے اور مردوں) کو باہر نکال دے گی ﴿۲﴾ اور انسان کہنے لگے گا کہ: اس (زمین) کو کیا ہو گیا؟ ﴿۳﴾ اس روز زمین اپنی ساری باتیں (اور خبریں) بتادے گی ﴿۴﴾ اس لیے کہ تمھارے رب نے اس کو یہی حکم دیا ہوگا ﴿۵﴾ اس دن لوگ الگ الگ جماعت بن کر واپس ہوں گے؛ تا کہ ان کو ان کے اعمال دکھا دیے جاویں ① ﴿۶﴾ سو جس شخص نے ذرہ برابر نیکی کی ہوگی وہ (اس کا بدلہ) دیکھ لے گا ﴿۷﴾ اور جس شخص نے ذرہ برابر برائی کی ہوگی وہ (اس کی سزا) دیکھ لے گا ﴿۸﴾

①: [۱] قبر سے قیامت کی طرف لوگوں کو لایا جاوے گا۔

[۲] ہر خاندان کا ہر فرد تتر بتر ہو جائے گا اور خود کے غم میں ایسا ہوگا کہ وہ کسی دوسرے کے کام نہیں آسکے گا۔

[۳] حساب کے بعد الگ الگ جماعت کی شکل میں اپنا اچھے یا برے نتائج دیکھ لیں گے۔



سورة العاديات

(المكية)

آیاتها:۱۱۔رکوعها:۱۔

یہ سورت مکی ہے، بعض حضرات مدنی کہتے ہیں، اس میں گیارہ (۱۱) آیتیں ہیں۔ سورۃ عصر کے بعد اور سورۃ کوثر سے پہلے چودہ (۱۴) نمبر پر نازل ہوئی۔

سورت کی پہلی ہی آیت میں عادیات کی قسم کھائی گئی ہے۔ عادیات سے گھوڑے مراد ہیں یا اونٹنیاں۔

جو اللہ کی راہ میں چلے وہ اس قدر مبارک ہو جاتا ہے کہ اس کی مختلف اداؤں کو بھی قدر و منزلت کے ساتھ بیان کیا جاتا ہے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ○
وَالْعٰدِیٰتِ ضَبْحًا ۙ﴿۱﴾ فَالْمُوْرِیٰتِ قَدْحًا ۙ﴿۲﴾ فَالْمُغِیْرٰتِ صُبْحًا ۙ﴿۳﴾ فَاَثَرْنَ بِهٖ نَقْعًا ۙ﴿۴﴾ فَوَسَطْنَ بِهٖ جَمْعًا ۙ﴿۵﴾ اِنَّ الْاِنْسَانَ لِرَبِّهٖ لَكَنُوْدٌ ۚ﴿۶﴾ وَاِنَّهٗ عَلٰی ذٰلِكَ لَشَهِیْدٌ ۚ﴿۷﴾ وَاِنَّهٗ لِحُبِّ الْخَیْرِ لَشَدِیْدٌ ؕ﴿۸﴾ اَفَلَا یَعْلَمُ اِذَا بُعْثِرَ مَا فِی الْقُبُوْرِ ۙ﴿۹﴾ وَحُصِّلَ مَا فِی الصُّدُوْرِ ۙ﴿۱۰﴾ اِنَّ رَبَّهُمْ بِهِمْ یَوْمَئِذٍ لَّخَبِیْرٌ ؑ﴿۱۱﴾

اللہ تعالیٰ کے نام سے (میں شروع کرتا ہوں) جن کی رحمت سب کے لیے ہے، جو بہت زیادہ رحم کرنے والے ہیں۔

قسم ہے ان گھوڑوں کی جو ہانپتے ہوئے دوڑتے ہیں ﴿۱﴾ پھر جو (پتھر یا پتھریلی زمین پر اپنی) ٹاپ مار کر چنگاریاں اڑاتے ہیں ﴿۲﴾ پھر جو صبح سویرے (دشمن پر) چھاپا مارتے ہیں① ﴿۳﴾ تو وہ اس وقت غبار اڑاتے ہیں ﴿۴﴾ پھر وہ اس وقت (دشمنوں کے) جمگھٹے کے بیچ میں گھس جاتے ہیں ﴿۵﴾ بے شک انسان اپنے رب کا بڑا ہی ناشکرا ہے ﴿۶﴾ اور بے شک وہ (انسان)② اپنی ناشکری پر خود گواہ بھی ہے③ ﴿۷﴾ اور یقیناً وہ انسان مال کی محبت (اور چاہت) میں بہت پکا ہے ﴿۸﴾ کیا بھلا اس (انسان) کو وہ وقت معلوم نہیں جب وہ مردے جو قبروں میں ہیں ان کو زندہ کر کے اٹھایا جائے گا ﴿۹﴾ اور سینوں میں جو کچھ (چھپا) ہے اس کو ظاہر کر دیا جائے گا ﴿۱۰﴾ یقیناً ان کے رب اس دن ان کی (اس) حالت سے پوری خبر رکھتے ہوں گے ﴿۱۱﴾

---

① (دوسرا ترجمہ) جو یلغار کرتے ہیں (تیسرا) حملہ کرتے ہیں۔
② خاص کر کافر انسان۔
③ (دوسرا ترجمہ) اور یقیناً اس (انسان) کو اپنی اس ناشکری کی خبر ہے ہی (تیسرا) اور یقیناً اس (رب) کو (انسان کی اس (ناشکری) کی پوری خبر ہے۔



سورۃ القارعة

(المكية)

أياتها:۱۱۔ رکوعها:۱۔

یہ سورت مکی ہے، اس میں گیارہ (۱۱) آیتیں ہیں۔ سورۃ قریش کے بعد اور سورۃ قیامہ سے پہلے تیس (۳۰) نمبر پر نازل ہوئی۔

سورت کی پہلی ہی آیت میں لفظ ''القارعۃ'' آیا ہے۔ اچانک آنے والی مصیبت اسی طرح حادثہ کو قارعہ کہتے ہیں، قیامت بھی اچانک آنے والی مصیبت اور عظیم حادثہ ہے؛ اسی لیے اس کو قیامت کہتے ہیں۔

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ○

اَلۡقَارِعَۃُ ۙ﴿۱﴾ مَا الۡقَارِعَۃُ ۚ﴿۲﴾ وَ مَاۤ اَدۡرٰىکَ مَا الۡقَارِعَۃُ ؕ﴿۳﴾ یَوۡمَ یَکُوۡنُ النَّاسُ کَالۡفَرَاشِ الۡمَبۡثُوۡثِ ۙ﴿۴﴾ وَ تَکُوۡنُ الۡجِبَالُ کَالۡعِہۡنِ الۡمَنۡفُوۡشِ ؕ﴿۵﴾ فَاَمَّا مَنۡ ثَقُلَتۡ مَوَازِیۡنُہٗ ۙ﴿۶﴾ فَہُوَ فِیۡ عِیۡشَۃٍ رَّاضِیَۃٍ ؕ﴿۷﴾ وَ اَمَّا مَنۡ خَفَّتۡ مَوَازِیۡنُہٗ ۙ﴿۸﴾ فَاُمُّہٗ ہَاوِیَۃٌ ؕ﴿۹﴾ وَ مَاۤ اَدۡرٰىکَ مَا ہِیَہۡ ﴿ؕ۱۰﴾ نَارٌ حَامِیَۃٌ ﴿۱۱﴾

اللہ تعالیٰ کے نام سے (میں شروع کرتا ہوں) جن کی رحمت سب کے لیے ہے، جو بہت زیادہ رحم کرنے والے ہیں۔

وہ کھٹکھٹانے والی (قیامت کو یاد کرو)① ﴿۱﴾ وہ کھٹکھٹانے والی کیا ہے؟ ﴿۲﴾ اور تم کو کیا معلوم وہ کھٹکھٹانے والی (قیامت) کیا (چیز) ہے؟ ﴿۳﴾ جس دن لوگ (پریشان حال) پھیلے ہوئے پروانوں کی طرح ہو جائیں گے ② ﴿۴﴾ اور پہاڑ دھنکی ہوئی رنگین اون کی طرح ہو جائیں گے ﴿۵﴾ سو جس شخص کے (نیک اعمال کے) پلے بھاری ہوں گے ﴿۶﴾ تو وہ من پسند زندگی میں ہوگا ﴿۷﴾ اور جس شخص کے پلے ہلکے ہوں گے ﴿۸﴾ تو اس کا ٹھکانہ ایک گہرا گڑھا ہوگا ﴿۹﴾ اور تم کو کچھ خبر ہے وہ گہرا گڑھا کیا چیز ہے ③؟ ﴿۱۰﴾ وہ تو ایک بھڑکتی ہوئی آگ ہے ﴿۱۱﴾

---

① سخت حادثہ، بڑی بھاری مصیبت کو ''قارعہ'' کہتے ہیں، قیامت کے دن سخت گھبراہٹ ہونے کی وجہ سے دل مچل اٹھیں گے اور کان کڑاکے کی وجہ سے پھٹ پڑیں گے۔ (دوسرا ترجمہ) وہ کھڑکھڑانے والی چیز کو یاد کرو۔

② ہر پروانہ بے تاب چلا جاتا ہے اس طرح انسانوں کا حال ہوگا، اسی طرح پروانوں کی کمزوری یا کثرت یا بے انتظامی سے بھی تشبیہ ہو سکتی ہے۔

③ جہنم کا ایک نام ہاویہ بھی ہے، جہنم کے ایک طبقے کا نام بھی ہاویہ ہے۔



سورۃ التکاثر (المکیۃ)

آیاتھا:۸۔رکوعھا:۱۔

یہ سورت مکی ہے،بعض حضرات کی رائے یہ ہے کہ یہ مدنی ہے،اس میں آٹھ (۸) آیتیں ہیں۔سورۃ کوثر کے بعداور سورۃ ماعون سے پہلے سولہ (۱۶) نمبر پر نازل ہوئی۔

سورت کی پہلی ہی آیت میں لفظ تکاثر کا تذکرہ ہے۔

تکاثر:مال اور دولت کوزیادہ جمع کرنے کی لالچ،اور مال اوراولاد پر فخر کرنا۔

اس سورت کوایک مرتبہ پڑھنے سے ایک ہزار آیتوں کے پڑھنے کاثواب ملتا ہے۔

سورۃ العصر (المکیۃ)

آیاتھا:۳۔رکوعھا:۱۔

یہ سورت مکی ہے،بعض حضرات مدنی کہتے ہیں،اس میں تین (۳) آیتیں ہیں۔سورۃ انشراح کے بعداور سورۃ عادیات سے پہلے تیرہ (۱۳) نمبر پر نازل ہوئی۔

سورت کی پہلی ہی آیت میں زمانے کی قسم کھا کرانسان کو یہ بتایا گیا کہ زندگی کا وقت ایک عظیم سرمایہ ہے،فطری اورطبعی کمزوریوں کی وجہ سے انسان اس گراں قدرسرمایہ کوضائع نہ کرجائے۔

حضراتِ صحابہ میں سے دوصحابی کا معمول تھا کہ جب آپس میں ملتے تو یہ سورت ایک دوسرے کوضرورسناتے۔

لفظ عصرکاایک معنیٰ ہے پچھلا پہر یعنی دن کا آخری حصہ اور مراداس سے عصرکی نماز بھی ہے۔

ایک اہم نوٹ:قرآن میں بہت سی چیزوں کی قسم اللہ نے کھائی ہے،اس کا ایک مقصد یہ ہوسکتا ہے کہ قسم کے ذریعے مخلوق کی عظمت ظاہرکر کے اللہ خود اپنی عظمت کوثابت فرمارہے ہیں۔اسی طرح ان چیزوں کے فائدے کی طرف بندوں کوتوجہ دلانا بھی مقصد ہوسکتا ہے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝

أَلْهٰىكُمُ التَّكَاثُرُ ۝١ حَتّٰى زُرْتُمُ الْمَقَابِرَ ۝٢ كَلَّا سَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ۝٣ ثُمَّ كَلَّا سَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ۝٤ كَلَّا لَوْ تَعْلَمُوْنَ عِلْمَ الْيَقِيْنِ ۝٥ لَتَرَوُنَّ الْجَحِيْمَ ۝٦ ثُمَّ لَتَرَوُنَّهَا عَيْنَ الْيَقِيْنِ ۝٧ ثُمَّ لَتُسْـَٔلُنَّ يَوْمَئِذٍ عَنِ النَّعِيْمِ ۝٨

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝

وَالْعَصْرِ ۝١ إِنَّ الْإِنْسَانَ لَفِيْ خُسْرٍ ۝٢ إِلَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَتَوَاصَوْا بِالْحَقِّ ۙ وَتَوَاصَوْا بِالصَّبْرِ ۝٣

اللہ تعالیٰ کے نام سے (میں شروع کرتا ہوں) جن کی رحمت سب کے لیے ہے، جو بہت زیادہ رحم کرنے والے ہیں۔

تم لوگوں کو ایک دوسرے سے بڑھ چڑھ کر (دنیا کا عیش) حاصل کرنے کی لالچ نے غفلت میں ڈال رکھا ہے ﴿١﴾ یہاں تک کہ تم قبرستانوں میں پہنچ جاتے ہو ﴿٢﴾ ہرگز (ایسا) نہیں (کرنا چاہیے!) تم کو عنقریب پتہ چل جائے گا ﴿٣﴾ پھر (سن لو! تم کو) ہرگز ایسا نہیں (کرنا چاہیے!) تم کو عنقریب پتہ چل جائے گا ﴿٤﴾ اگر تم یقینی علم کے ساتھ جان لیتے تو ہرگز (ایسی لالچ) نہیں کرتے ﴿٥﴾ بیشک تم جہنم کو ضرور دیکھو گے ﴿٦﴾ پھر تم اس (جہنم) کو بالکل یقین کی آنکھ سے دیکھ ہی لوگے ﴿٧﴾ پھر تم سے اس دن نعمتوں کے بارے میں ضرور سوال کیا جائے گا (کہ تم نے اس کا کیا حق ادا کیا؟) ﴿٨﴾



اللہ تعالیٰ کے نام سے (میں شروع کرتا ہوں) جن کی رحمت سب کے لیے ہے، جو بہت زیادہ رحم کرنے والے ہیں۔

زمانے کی قسم ﴿١﴾ یقینا انسان بڑے نقصان میں ہے ﴿٢﴾ ان لوگوں کے سوا جو ایمان لائے اور انھوں نے نیک کام کیے اور آپس میں ایک دوسرے کو حق (یعنی سچے دین پر قائم رہنے) کی تاکید کرتے رہے اور آپس میں ایک دوسرے کو صبر (یعنی تحمل پر قائم رہنے) کی تاکید کرتے رہے ﴿٣﴾

سورۃ الھمزۃ

(المکیۃ)

ایاتھا:۹۔رکوعھا:۱۔

یہ سورت مکی ہے،اس میں نو(۹) آیتیں ہیں۔سورۂ قیامہ کے بعد اور سورۂ مرسلات سے پہلے بتیس(۳۲)نمبر پر نازل ہوئی۔

سورت کی پہلی ہی آیت میں ہمزہ کا تذکرہ ہے۔عیب گوئی کرنے والے اور کثرت سے غیبت کرنے والے کو ہمزہ کہا جاتا ہے۔طعنہ دینا،عیب جوئی کرنا یہ تکبر کا نتیجہ ہے۔

بعض حضرات کہتے ہیں کہ''ہمزہ''ایسے شخص کو کہتے ہیں جو رو برو عیب گوئی کرتا ہو اور''لمزہ''جو پیٹھ پیچھے برائی کرتا ہو۔بعض نے اس کا عکس بھی کہا ہے۔ایک رائے یہ بھی ہے کہ''ہمزہ''وہ شخص ہے جو کسی کے نسب میں طعنہ دیوے،جیسے فلاں کی ماں ایسی ہے،باپ ایسا تھا۔اور''لمزہ''وہ شخص ہے جو ہاتھ پاؤں کے اشارے اور حرکتوں سے دوسروں کی تحقیر اور توہین کرے،اسی طرح ''ہمزہ''ایسے شخص کو کہتے ہیں جو کسی کی زبان سے برائی کرے اور''لمزہ''ایسے شخص کو کہتے ہیں جو کام کے ذریعے کسی کے دل کو تکلیف پہنچائے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝

وَيْلٌ لِّكُلِّ هُمَزَةٍ لُّمَزَةِۨ ۝ الَّذِىْ جَمَعَ مَالًا وَّعَدَّدَهٗ ۝ يَحْسَبُ اَنَّ مَالَهٗۤ اَخْلَدَهٗ ۝ كَلَّا لَيُنْۢبَذَنَّ فِى الْحُطَمَةِ ۝ وَمَاۤ اَدْرٰىكَ مَا الْحُطَمَةُ ۝ نَارُ اللّٰهِ الْمُوْقَدَةُ ۝ الَّتِىْ تَطَّلِعُ عَلَى الْاَفْـِٕدَةِ ۝ اِنَّهَا عَلَيْهِمْ مُّؤْصَدَةٌ ۝ فِىْ عَمَدٍ مُّمَدَّدَةٍ ۝

اللہ تعالیٰ کے نام سے (میں شروع کرتا ہوں) جن کی رحمت سب کے لیے ہے، جو بہت زیادہ رحم کرنے والے ہیں۔

بڑی خرابی ہے ہر اس شخص کے لیے جو پیٹھ پیچھے دوسروں پر عیب لگانے والا اور منہ پر طعنہ دینے والا ہو ﴿۱﴾ جو مال جمع کرتا ہو اور اس کو بار بار گنتا رہتا ہو① ﴿۲﴾ وہ (یوں) سمجھتا ہے کہ اس کا مال (اس کے پاس) ہمیشہ رہے گا② ﴿۳﴾ (ایسا) ہرگز نہیں (ہوگا)، اس کو تو ایسی جگہ میں پھینک دیا جائے گا جو ہر چیز کو چورا چورا کرنے والی ہے ﴿۴﴾ اور کیا تم کو معلوم ہے وہ چورا چورا کر دینے والی چیز کیا ہے؟ ﴿۵﴾ وہ اللہ تعالیٰ کی سلگائی ہوئی آگ ہے ﴿۶﴾ جو دلوں تک پہنچ جائے گی③ ﴿۷﴾ یقینا وہ (آگ) ان (جہنم والوں) پر (ہر طرف سے) بند کر دی جائے گی ﴿۸﴾ ان کی حالت یہ ہوگی کہ وہ لمبے لمبے ستون کے ساتھ (بندھے ہوئے) ہوں گے④ ﴿۹﴾

---

① انسان جس چیز کو بار بار دیکھتا ہے اس کی محبت دل میں ہوتی ہے؛ اس لیے مال جیسی چیز بلا ضرورت بار بار نہ دیکھے۔

② (دوسرا ترجمہ) وہ یوں سمجھتا ہے کہ اس کا مال اس کو ہمیشہ زندہ رکھے گا۔

③ (دوسرا ترجمہ) جو دلوں پر چڑھ جائے گی۔

④ [۱] آگ کے شعلے لمبے ستونوں کی طرح ہوں گے۔

[۲] نافرمانوں کو ان ستونوں کے ساتھ باندھ دیا جائے گا؛ تاکہ حرکت نہ کر سکے۔

[۳] یا چاروں طرف آگ کے ستون ہوں گے جس کی وجہ سے باہر نکلنے کا راستہ نہ ہوگا۔ یا جہنم پر آگ کے لمبے ستون رکھ دیے جائیں گے۔

سورۃ الفیل (المکیۃ)

آیاتھا: ۵۔ رکوعھا: ۱۔

یہ سورت مکی ہے، اس میں پانچ (۵) آیتیں ہیں۔ سورۃ کافرون کے بعد اور سورۃ فلق سے پہلے انیس (۱۹) نمبر پر نازل ہوئی۔

اس سورت میں کعبۃ اللہ پر ناکام حملہ کرنے والے اور تباہ ہونے والے ہاتھی والوں کا واقعہ بیان کیا گیا ہے۔ یہ واقعہ نبی کریم ﷺ کی ولادت با سعادت سے ۵۰ یا ۵۵ دن پہلے پیش آیا، یہ واقعہ ایک طرف قدرتِ الٰہیہ کا نمونہ ہے تو دوسری طرف نبی کریم ﷺ کی عظمت کی بھی دلیل ہے، گویا یہ واقعہ آپ کی ولادت کا ایک غیبی اشارہ اور اعلان تھا جس کو اصطلاح میں ارہاص کہا جاتا ہے۔

سورۃ القریش (المکیۃ)

آیاتھا: ۴۔ رکوعھا: ۱۔

یہ سورت مکی ہے، اس میں چار (۴) آیتیں ہیں۔ سورۃ تین کے بعد اور سورۃ قارعہ سے پہلے انتیس (۲۹) نمبر پر نازل ہوئی۔

عرب کا معزز خاندان قریش کا اس سورت میں تذکرہ ہے۔ نضر ابن کنانہ کی اولاد عرب میں قریش کے نام سے مشہور ہوئی، اسی خاندان میں نضر ابن کنانہ کی تیرھویں پشت میں نبی کریم ﷺ کی ولادت با سعادت ہوئی۔ قریش: سمندر کے ایک طاقتور جانور کو کہتے ہیں، اور خاندان قریش بھی بڑا بہادر تھا۔ قریش کا ایک معنیٰ ہے جمع کرنا، خاندانِ قریش کے ایک محترم بزرگ "قصی" نے متفرق قوموں کو مکہ میں جمع کیا تھا۔

قریش کا ایک معنیٰ کسب یعنی کمائی کے بھی ہے، اور قریشی لوگ بڑے تجارت پیشہ تھے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

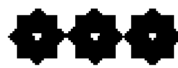
اَلَمْ تَرَ كَيْفَ فَعَلَ رَبُّكَ بِاَصْحٰبِ الْفِيْلِ ۝ اَلَمْ يَجْعَلْ كَيْدَهُمْ فِيْ تَضْلِيْلٍ ۝ وَّاَرْسَلَ عَلَيْهِمْ طَيْرًا اَبَابِيْلَ ۝ تَرْمِيْهِمْ بِحِجَارَةٍ مِّنْ سِجِّيْلٍ ۝ فَجَعَلَهُمْ كَعَصْفٍ مَّاْكُوْلٍ ۝

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

لِاِيْلٰفِ قُرَيْشٍ ۝ اٖلٰفِهِمْ رِحْلَةَ الشِّتَآءِ وَالصَّيْفِ ۝ فَلْيَعْبُدُوْا رَبَّ هٰذَا الْبَيْتِ ۝ الَّذِيْٓ اَطْعَمَهُمْ مِّنْ جُوْعٍ ۙ وَّاٰمَنَهُمْ مِّنْ خَوْفٍ ۝

اللہ تعالیٰ کے نام سے (میں شروع کرتا ہوں) جن کی رحمت سب کے لیے ہے، جو بہت زیادہ رحم کرنے والے ہیں۔

(اے نبی!) کیا تم نے دیکھا نہیں کہ تمھارے رب نے ہاتھی والوں کے ساتھ کیا برتاؤ کیا؟ ﴿۱﴾ کیا اس نے ان (ہاتھی والوں) کی تمام چالیں بیکار (یعنی ضائع) نہیں کر دی تھی ﴿۲﴾ اور ان پر پرندوں کی بہت ساری ٹکریاں بھیجی① ﴿۳﴾ جو ان پر پکی مٹی کے پتھر پھینکتے تھے ﴿۴﴾ انجام یہ ہوا کہ ان (ہاتھی والوں) کو اس (اللہ تعالیٰ) نے کھائے ہوئے بھوسے کی طرح (پامال) کر دیا ﴿۵﴾



اللہ تعالیٰ کے نام سے (میں شروع کرتا ہوں) جن کی رحمت سب کے لیے ہے، جو بہت زیادہ رحم کرنے والے ہیں۔

چوں کہ قریش کے لوگ مانوس ہیں، ﴿۱﴾ وہ سردی اور گرمی میں (یمن اور شام کا) سفر کرنے سے مانوس ہیں ﴿۲﴾ اس لیے ان کو چاہیے کہ وہ اس گھر (یعنی کعبہ) کے مالک کی عبادت کریں ﴿۳﴾ جس نے ان کو بھوک کی حالت میں کھانا دیا، اور خوف سے ان کو امن دیا ﴿۴﴾

---

① ہمارے یہاں اردو گجراتی میں جن کو ابابیل کہتے ہیں وہ مراد نہیں، یہ کوئی خاص پرندے تھے جو کبوتر سے چھوٹے سمندر کی طرف سے آئے تھے، لال ہرے رنگ کے تھے، ہر ایک کے پاس تین کنکر تھی، ایک چونچ میں اور ہر پنجے میں ایک ایک۔

سورۃ الماعون (المکیۃ)

آیاتھا: ۷۔ رکوعھا: ۱۔

یہ سورت مکی ہے، بعض لوگ کہتے ہیں کہ: نصفِ اول مکہ میں اور نصفِ آخر مدینہ میں نازل ہوئی ہے۔ اس میں سات (۷) آیتیں ہیں۔ سورۃ تکاثر کے بعد اور سورۃ کافرون سے پہلے سترہ (۱۷) نمبر پر نازل ہوئی۔

اس سورت میں ماعون کا تذکرہ ہے۔ ماعون سے کیا مراد ہے؟

(۱) جو چیز کسی مانگنے والے کو مدد کے لیے دی جاوے یا روک دی جاوے (از قبیلِ اضداد) جو چیز کسی کو دی جاتی ہے وہ دوسرے کے لیے معونۃ (مدد) بن جاتی ہے۔ اور جو نہیں دی جاتی ہے وہ اپنے لیے باعثِ معونت بن جاتی ہے۔

(۲) زکوۃ مراد ہے۔ دراصل قلیل چیز کو ماعون کہتے ہیں اور کثیر مال میں زکوۃ کی مقدار قلیل اور معمولی ہوا کرتی ہے۔

(۳) برتنے کی معمولی معمولی چیزیں جس کے دینے میں نہ مالی بوجھ ہو، نہ مشکل ہو، جیسے ڈول، کلہاڑی، ہانڈی، موبائل کا چارجر، لائٹر، اس طرح کی چیزوں میں عام طور پر بخل نہیں کیا جاتا اور ایسی چیز مانگنے کو عیب بھی نہیں کہتے۔

(۴) عاریت مراد ہے۔

(۵) جس سے کسی کو روکنا شرعاً حلال نہ ہو جیسے پانی، نمک۔

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ○

اَرَءَیۡتَ الَّذِیۡ یُکَذِّبُ بِالدِّیۡنِ ؕ﴿۱﴾ فَذٰلِکَ الَّذِیۡ یَدُعُّ الۡیَتِیۡمَ ۙ﴿۲﴾ وَ لَا یَحُضُّ عَلٰی طَعَامِ الۡمِسۡکِیۡنِ ؕ﴿۳﴾ فَوَیۡلٌ لِّلۡمُصَلِّیۡنَ ۙ﴿۴﴾ الَّذِیۡنَ ہُمۡ عَنۡ صَلَاتِہِمۡ سَاہُوۡنَ ۙ﴿۵﴾ الَّذِیۡنَ ہُمۡ یُرَآءُوۡنَ ۙ﴿۶﴾ وَ یَمۡنَعُوۡنَ الۡمَاعُوۡنَ ٪﴿۷﴾

اللہ تعالیٰ کے نام سے (میں شروع کرتا ہوں) جن کی رحمت سب کے لیے ہے، جو بہت زیادہ رحم کرنے والے ہیں۔

کیا تم نے اس شخص کو دیکھا ہے جو (قیامت میں) بدلہ ملنے کو جھٹلاتا ہے ﴿۱﴾ سو وہ یہی شخص تو ہے جو یتیم کو دھکے دیتا ہے ﴿۲﴾ اور مسکین کو کھانا دینے کی ترغیب تک نہیں دیتا ﴿۳﴾ پھر بڑی خرابی ہے ان نمازیوں کے لیے ﴿۴﴾ جو اپنی نماز سے غفلت برتتے ہیں① ﴿۵﴾ جو دکھاوا کرتے ہیں ﴿۶﴾ اور (روزمرہ کے برتنے کی) معمولی چیز بھی نہیں دیتے② ﴿۷﴾

---

① (دوسرا ترجمہ) جو اپنی نماز کو بھلا بیٹھے ہیں۔ یعنی قضا کر دیتے ہیں، نماز کی پرواہ نہیں کرتے ہیں، پڑھی تو پڑھی، نہ پڑھی تو نہ پڑھی، نماز میں سستی کرتے ہیں، نماز فوت ہونے پر افسوس نہیں کرتے، نماز نہ پڑھنے پر عذاب سے نہیں ڈرتے نماز پڑھ بھی لیوے تو ثواب کی امید نہیں رکھتے۔

② (دوسرا ترجمہ) اور وہ زکوۃ بھی نہیں دیتے۔ (زکوۃ کل مال کی معمولی مقدار ہے پھر بھی نہیں دیتے)۔



سورة الكوثر (المكية)

اٰیاتھا:۳۔رکوعھا:۱۔

یہ سورت مکی ہے،اس میں تین (۳) آیتیں ہیں۔سورۃ عادیات کے بعداورسورۃ تکاثر سے پہلے پندرہ (۱۵) نمبر پرنازل ہوئی۔

کلمات اورحروف کی تعداد میں سب سے چھوٹی سورت ہے۔

اس سورت کے شروع میں نبی کریم ﷺ کوثر عطا کیے جانے کا تذکرہ ہے۔

کوثر سے مراد:

(۱) خیر کثیر یعنی حکمت، یا ہر قسم کی دینی، دنیوی، حسی، معنوی نعمتیں، یا نبوت، یا قرآن اس سے مراد ہے۔

(۲) جنت کی ایک نہر یا حوض جو قیامت کے دن نبی کریم ﷺ خصوصی طور پر عنایت کیا جائے گا،اسی پر آپ کا منبر مبارک ہوگا،اس کا پانی دودھ سے زیادہ سفیداور شہد سے زیادہ میٹھا ہوگا،اس کا ایک گھونٹ بھی پینے والا کبھی پیاسا نہیں ہوگا۔

دنیا میں نبی کریم ﷺ نے انسانیت کوایک معنوی حوضِ کوثر یعنی رشد وہدایت کے سمندر سے سیراب فرمایا تو آخرت میں حوضِ کوثر سے خوش نصیبوں کو سیراب فرمائیں گے،اللھم اسقنا من حوضہ،امین۔

حدیث میں ہے کہ معراج کی رات میں بھی کوثر نہر نبی کریم ﷺ دکھائی گئی،جس کے کنارے موتیوں کے خیمے تھے،اس کا پانی مشک سے زیادہ خوشبودار۔جبرئیل امینؑ نے عرض کیا: یہ وہی کوثر ہے جو اللہ نے آپ کو عطا کیا ہے،اس کی سب سے بڑی خوبی یہ ہوگی کہ نبی کریم ﷺ اپنے نورانی ہاتھوں سے اپنی امت کو اس کے پانی سے سیراب فرمائیں گے۔

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ○

اِنَّاۤ اَعۡطَیۡنٰکَ الۡکَوۡثَرَ ۞

فَصَلِّ لِرَبِّکَ وَانۡحَرۡ ۞ اِنَّ شَانِئَکَ ہُوَ الۡاَبۡتَرُ ۞

اللہ تعالیٰ کے نام سے (میں شروع کرتا ہوں) جن کی رحمت سب کے لیے ہے، جو بہت زیادہ رحم کرنے والے ہیں

(اے نبی!) یقیناً ہم نے تم کو کوثر عطا کردی ہے① ﴿١﴾ لہٰذا تم اپنے رب (کا شکر ادا کرنے) کے لیے نماز پڑھو اور قربانی کرو ﴿٢﴾ یقیناً جو تمھارا دشمن ہے اسی کی جڑ کٹی ہوئی ہے② ﴿٣﴾

---

① دوسرا ترجمہ:۔ بہت زیادہ بھلائی (١) (جیسے: نبوت، قرآن، شفاعت وغیرہ)۔ (٢) جنت کا ایک حوض جو محشر میں ہوگا، اس پر آسمان کے ستاروں کی مقدار میں برتن رکھے ہوں گے، اور بڑی بات یہ ہے کہ حضور ﷺ دست بابرکت سے سیراب فرمائیں گے **اللھم اجعلنا منھم بفضلک وکرمک** (٣) اسی طرح وہ تمام بھلائیاں بھی اس میں شامل ہے جو حضور ﷺ کے طفیل اس امت کو ملی ہے اور ملتی رہے گی۔ ② (دوسرا ترجمہ) جس کی نسل آگے نہیں چلے گی (تیسرا) جس کا نام ونشان نہیں رہے گا۔



سورۃ الکافرون (المکیۃ)

ایاتہا:۶۔رکوعہا:۱۔

یہ سورت مکی ہے،اس میں چھ(۶) آیتیں ہیں۔سورۂ ماعون کے بعد اور سورۂ فیل سے پہلے اٹھارہ(۱۸) نمبر پر نازل ہوئی۔

اس سورت میں کافروں سے خطاب ہے کہ ایک مسلمان اپنے مذہب کی خصوصی روایات کو کبھی ترک نہیں کرسکتا۔کفر کے معنیٰ لغت میں چھپانے کے آتے ہیں،کافر فطری تقاضائے ایمان کو چھپاتا ہے، ایک کفر شرعی ہوتا ہے جس میں ایمان کا انکار ہے۔کفر کا ایک مطلب ہے نعمت کی ناشکری۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے طواف کے بعد دو رکعت میں سورۂ کافرون اور اخلاص تلاوت فرمائی،فجر سے پہلے اور مغرب کے بعد کی سنتوں میں پہلی رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد سورۂ کافروں اور دوسری رکعت میں فاتحہ کے بعد سورۂ اخلاص پڑھا کرتے تھے۔

رات کو بستر پر لیٹتے وقت بھی سورۂ کافرون تلاوت فرماتے۔حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو بھی اس کی تاکید فرمائی۔ایک حدیث میں ہے کہ یہ سورت کفر اور شرک سے براءت ہے۔ایک حدیث میں ہے کہ ایک مرتبہ سورۂ کافرون پڑھنے سے ربع قرآن کی تلاوت کا ثواب ملتا ہے۔

سورۃ النصر (المکیۃ) ایاتہا:۳۔رکوعہا:۱۔

یہ سورت مدنی ہے،ایک روایت ہے کہ حجۃ الوداع کے موقع پر ایام تشریق میں منیٰ میں یہ سورت نازل ہوئی۔بعض کہتے ہیں کہ فتح مکہ سے پہلے نازل ہوئی۔اس میں تین (۳) آیتیں ہیں۔سورۂ حشر یا سورۂ توبہ کے بعد اور سورۂ نور سے پہلے ایک سو تین (۱۰۳) یا (۱۱۴) نمبر پر نازل ہوئی۔

سورت کی پہلی ہی آیت میں اللہ کی نصرت کا تذکرہ ہے۔

اس سورت کا ایک نام ''سورۃ التودیع'' بھی ہے،اس کے نزول پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ سمجھ لیا کہ یہ میرے لیے پیغام الوداع ہے اور اسی کے بعد نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ حجۃ الوداع دیا،ایک حدیث میں اس سورت کو بھی ربع قرآن کہا گیا ہے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

قُلْ يٰۤاَيُّهَا الْكٰفِرُوْنَ ۙ﴿۱﴾ لَاۤ اَعْبُدُ مَا تَعْبُدُوْنَ ۙ﴿۲﴾ وَلَاۤ اَنْتُمْ عٰبِدُوْنَ مَاۤ اَعْبُدُ ۚ﴿۳﴾ وَلَاۤ اَنَا عَابِدٌ مَّا عَبَدْتُّمْ ۙ﴿۴﴾ وَلَاۤ اَنْتُمْ عٰبِدُوْنَ مَاۤ اَعْبُدُ ؕ﴿۵﴾ لَكُمْ دِيْنُكُمْ وَلِيَ دِيْنِ ﴿۶﴾

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

اِذَا جَآءَ نَصْرُ اللّٰهِ وَالْفَتْحُ ۙ﴿۱﴾ وَرَاَيْتَ النَّاسَ يَدْخُلُوْنَ فِيْ دِيْنِ اللّٰهِ اَفْوَاجًا ۙ﴿۲﴾ فَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ وَاسْتَغْفِرْهُ ؔؕ اِنَّهٗ كَانَ تَوَّابًا ﴿۳﴾

اللہ تعالیٰ کے نام سے (میں شروع کرتا ہوں) جن کی رحمت سب کے لیے ہے، جو بہت زیادہ رحم کرنے والے ہیں

(اے نبی!) تم کہہ دو: اے (سچائی کا انکار کرنے والے) کافرو! ﴿۱﴾ تم جن (معبودوں) کی پوجا کرتے ہو میں ان کی پوجا نہیں کرتا ﴿۲﴾ اور تم اس (اللہ تعالیٰ) کی عبادت نہیں کرتے جن کی میں عبادت کرتا ہوں ﴿۳﴾ اور (آئندہ بھی) جن کی (معبودوں کی) پوجا تم کرتے ہو میں ان کی پوجا کرنے والا نہیں ﴿۴﴾ اور تم اس (اللہ تعالیٰ) کی عبادت کرنے والے نہیں جس کی عبادت میں کرتا ہوں ﴿۵﴾ تمھارے لیے تمھارا دھرم ہے[۱] اور میرے لیے میرا دین ہے ﴿۶﴾



اللہ تعالیٰ کے نام سے (میں شروع کرتا ہوں) جن کی رحمت سب کے لیے ہے، جو بہت زیادہ رحم کرنے والے ہیں۔

(اے نبی!) جب اللہ تعالیٰ کی مدد اور فتح آجاوے ﴿۱﴾ اور تم لوگوں کو دیکھ لو کہ وہ اللہ تعالیٰ کے دین میں فوج در فوج داخل ہو رہے ہیں ﴿۲﴾ تم اپنے رب کی حمد کے ساتھ تسبیح کرو اور اس سے مغفرت مانگو! یقیناً وہ (اللہ تعالیٰ) بہت معاف کرنے والے ہیں ﴿۳﴾

---

[۱] مسلمانوں کے علاوہ دوسرے بہت سارے لوگ اپنے مذہب کے لیے "دھرم" کا لفظ استعمال کرتے ہیں، اس عرف کو سامنے رکھتے ہوئے یہ ترجمہ کیا گیا ہے۔

سورۃ اللھب (المکیۃ)

اٰیاتھا: ۵۔ رکوعھا: ۱۔

یہ سورت مکی ہے، اس میں پانچ (۵) آیتیں ہیں۔ سورۃ فاتحہ کے بعد اور سورۃ تکویر سے پہلے چھ (۶) نمبر پر نازل ہوئی۔ اس سورت کی پہلی ہی آیت میں ابولہب کا تذکرہ ہے۔

لہب: آگ بھڑکنا، دھوئیں اور غبار کو بھی لہب کہتے ہیں۔ عبدالعزیٰ بن عبدالمطلب بہت حسین آدمی تھا، آگ کے شعلے کی طرح اس کا چہرہ چمکتا تھا، اسی لیے اس کی کنیت ابولہب ہوگئی۔ نبی کریم ﷺ کے نبوت کا انکار کرنے کی وجہ سے جہنمی ہوا۔ ابولہب کنیت سے اس کا جہنمی ہونا بھی ظاہر ہو رہا ہے۔

اس سورت کا ایک دوسرا نام "سورۃ المسد" بھی ہے: ابولہب کی بیوی جس کا نام اروی تھا، حسن وجمال کی وجہ سے ام جمیل کہلاتی تھی۔ موج ایک قسم کی گھاس ہوتی ہے جس میں سے رسی بنائی جاتی ہے اس رسی کو عربی میں مسد کہتے ہیں۔ ابولہب کی بیوی اپنے گلے میں ہار پہنا کرتی تھی، بخل کی وجہ سے یا آگے چل کر فقر کے حالات کی وجہ سے جنگل سے لکڑیاں لاد کر لایا کرتی تھی وہی اس کے گلے کے لیے پھندا بن گئی۔ گلا گھونٹا اور تڑپ تڑپ کر مر گئی۔ محل حسن محل عذاب بن گئی۔

اس سورت کا ایک نام "تبت" بھی ہے، اس لفظ سے یہ سورت شروع ہوتی ہے، یعنی ابولہب کے دونوں ہاتھ ٹوٹ گئے، وہ تباہ و برباد ہوگیا۔

سورۃ الاخلاص (المکیۃ) اٰیاتھا: ۴۔ رکوعھا: ۱۔

یہ سورت مکی ہے، اس میں چار (۴) آیتیں ہیں۔ سورۃ ناس کے بعد اور سورۃ نجم سے پہلے بائیس (۲۲) نمبر پر نازل ہوئی۔

اس سورت میں اخلاص کے ساتھ اللہ کی خالص عبادت کی دعوت دی گئی ہے اور یہی اخلاص انسان کے لیے عذاب سے خلاصی کا ذریعہ ہوتا ہے۔ سورۃ اخلاص کو ایک بار پڑھنے سے ایک تہائی قرآن پڑھنے کا ثواب ملتا ہے۔ اس سورت کی محبت جنت میں لے جانے والی اور اللہ کی محبت دلانے والی ہے۔ دس مرتبہ پڑھنے سے جنت میں ایک محل بنتا ہے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

تَبَّتْ يَدَآ اَبِيْ لَهَبٍ وَّتَبَّ ۝ مَآ اَغْنٰى عَنْهُ مَالُهٗ وَمَا كَسَبَ ۝ سَيَصْلٰى نَارًا ذَاتَ لَهَبٍ ۝ وَّامْرَاَتُهٗ ۭ حَمَّالَةَ الْحَطَبِ ۝ فِيْ جِيْدِهَا حَبْلٌ مِّنْ مَّسَدٍ ۝

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ۝ اَللّٰهُ الصَّمَدُ ۝ لَمْ يَلِدْ ڏ وَلَمْ يُوْلَدْ ۝ وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ ۝

اللہ تعالیٰ کے نام سے (میں شروع کرتا ہوں) جن کی رحمت سب کے لیے ہے، جو بہت زیادہ رحم کرنے والے ہیں۔

ابولہب کے دونوں ہاتھ ٹوٹ جائیں اور وہ ہلاک ہو جائے ﴿۱﴾ اس کا مال اور اس کی کمائی اس کے کچھ کام نہیں آئی ﴿۲﴾ وہ عنقریب (مرتے ہی) ایک بھڑکتے شعلوں والی آگ میں داخل ہوگا ﴿۳﴾ اور اس کی بیوی بھی جو سر پر جلانے کی لکڑی اٹھا کر لاتی ہے ﴿۴﴾ اس کی گردن میں خوب مضبوط بٹی ہوئی رسی ہوگی ① ﴿۵﴾



اللہ تعالیٰ کے نام سے (میں شروع کرتا ہوں) جن کی رحمت سب کے لیے ہے، جو بہت زیادہ رحم کرنے والے ہیں۔

(اے نبی!) تم (لوگوں کو) کہہ دو: وہ اللہ تعالیٰ ایک ہے ﴿۱﴾ اللہ تعالیٰ کسی کے محتاج نہیں ہیں اور سب ان کے محتاج ہیں ﴿۲﴾ ان کی کوئی اولاد نہیں ہے اور وہ (اللہ تعالیٰ) کسی سے پیدا نہیں ہوئے ہیں ﴿۳﴾ اور اس (اللہ تعالیٰ) کے جوڑ کا کوئی نہیں ہے ② ﴿۴﴾

---

① آخرت میں جہنم کے طوق سلاسل اس کی گردنوں میں پڑے ہوں گے، اور دنیا میں بھی اسی طرح ایک رسی گلے میں پھنس گئی جو موت کا سبب بنی، ''گردن'' عورت کے لیے محل حسن ہے، جہاں خوب صورت ہار پہن کر زینت کی نمائش کرتی ہے، اس عورت ام جمیل کے لیے محل زینت محل عذاب ہو گیا۔

نوٹ: ابولہب اور اس کی بیوی کا مفصل واقعہ خطبات محمود جلد: ۸ میں ملاحظہ فرمائیں۔

② (دوسرا ترجمہ) اللہ تعالیٰ کے برابر کوئی نہیں۔

سورة الفلق (المدنية)

آیاتها: ۵۔ رکوعها: ۱۔

یہ سورت مدنی ہے، بعض حضرات کہتے ہیں کہ مکی ہے، اس میں پانچ (۵) آیتیں ہیں۔ سورۃ فیل کے بعد اور سورۃ ناس سے پہلے بیس (۲۰) نمبر پر نازل ہوئی۔

سورت کی پہلی ہی آیت میں لفظ فلق آیا ہے۔ فلق کا معنی آتا ہے "پھاڑنا" اور صبح کی روشنی سیاہی کے پردے کو پھاڑ کر نکلتی ہے اس لیے اس کو فلق کہتے ہیں۔ فلق کا ایک معنی ہے مخلوق اور مخلوق عدم کے پردے کو پھاڑ کر وجود میں آتی ہے اس لیے اس کو فلق کہتے ہیں۔

آخری ان دونوں سورتوں کو فرض نماز میں پڑھنا نبی کریم ﷺ سے ثابت ہے۔

سورة الناس (المدنية)

آیاتها: ۶۔ رکوعها: ۱۔

یہ سورت مدنی ہے، بعض حضرات کہتے ہیں کہ مکی ہے، اس میں چھ (۶) آیتیں ہیں۔ سورۃ فلق کے بعد اور سورۃ اخلاص سے پہلے اکیس (۲۱) نمبر پر نازل ہوئی۔

اس سورت میں پانچ مرتبہ لفظ "ناس" آیا ہے۔

بعض حضرات کے نزدیک ناس کا ماخذ "نسی" یعنی بھولنا ہے، حروف کی جگہ بدل کر ناس بنایا؛ گویا انسان نسیان سے ہے جس کا ظہور ہوتا ہی رہتا ہے۔

بعض کا کہنا ہے کہ: نوس سے ہے جس کا معنی ہے "لہریں مارنا، مضطرب ہونا" اور یہ دونوں چیزیں انسانوں میں مختلف طریقوں سے دیکھنے میں آتی رہتی ہے۔ جب لفظ ناس سے خطاب کیا جائے تو اس سے وہ لوگ مراد ہوتے ہیں جن میں مخاطب ہونے کی صلاحیت ہو۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

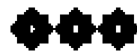
قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ ۙ﴿۱﴾ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ ۙ﴿۲﴾ وَمِنْ شَرِّ غَاسِقٍ اِذَا وَقَبَ ۙ﴿۳﴾ وَمِنْ شَرِّ النَّفّٰثٰتِ فِي الْعُقَدِ ۙ﴿۴﴾ وَمِنْ شَرِّ حَاسِدٍ اِذَا حَسَدَ ﴿۵﴾

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ ۙ﴿۱﴾ مَلِكِ النَّاسِ ۙ﴿۲﴾ اِلٰهِ النَّاسِ ۙ﴿۳﴾ مِنْ شَرِّ الْوَسْوَاسِ ۥ الْخَنَّاسِ ۙ﴿۴﴾ الَّذِيْ يُوَسْوِسُ فِيْ صُدُوْرِ النَّاسِ ۙ﴿۵﴾ مِنَ الْجِنَّةِ وَالنَّاسِ ﴿۶﴾

اللہ تعالیٰ کے نام سے (میں شروع کرتا ہوں) جن کی رحمت سب کے لیے ہے، جو بہت زیادہ رحم کرنے والے ہیں۔

(اے نبی!) تم (لوگوں کو) کہہ دو کہ میں صبح کے رب (اللہ تعالیٰ) کی حفاظت لیتا ہوں ﴿۱﴾ ان کی پیدا کی ہوئی ہر چیز کی برائی سے ﴿۲﴾ اور اندھیری رات کے شر سے جب (اس کا اندھیرا) چھا جاوے ﴿۳﴾ اور ان عورتوں کے شر سے جو گرہوں میں (سحر کے کلمات پڑھ پڑھ کر) پھونک مارتی ہیں① ﴿۴﴾ اور (ہر) حسد کرنے والے کے شر سے جب وہ حسد کرنے لگے ﴿۵﴾



اللہ تعالیٰ کے نام سے (میں شروع کرتا ہوں) جن کی رحمت سب کے لیے ہے، جو بہت زیادہ رحم کرنے والے ہیں۔

(اے نبی!) تم کہہ دو: میں حفاظت لیتا ہوں سب لوگوں کے رب کی② ﴿۱﴾ سب لوگوں کے بادشاہ کی ﴿۲﴾ سب لوگوں کے معبود کی ﴿۳﴾ اس وسوسہ ڈالنے والے (شیطان) کے شر سے جو پیچھے چھپ جاتا ہے③ ﴿۴﴾ جو لوگوں کے دلوں میں وسوسہ ڈالتا ہے ﴿۵﴾ چاہے وہ جنوں میں سے ہو یا انسانوں میں سے ہو ﴿۶﴾

---

① سحر کرنے والے مردوں کی بھی جماعت ہوتی ہے۔ ② رب: جو ابتدا ہی سے انسان کے لیے تدبیر و اصلاح کرے، ہوا سے بارش، بارش سے کھیتی، کھیتی سے غذا، غذا سے منی کا نطفہ، پھر رحمِ مادر کے تمام مراحل ہر جگہ اللہ تعالیٰ کی شانِ ربوبیت کارفرما ہے، پھر یہ اصلاح و تدبیر کا سلسلہ زندگی بھر جاری رہتا ہے اور یہ اصلاح و تدبیر کا سلسلہ چند خصوصی افراد کے لیے نہیں، تمام انسانوں بلکہ اپنی تمام مخلوق کے لیے ہے۔ ③ انسان ذکر کرتا ہے تو شیطان پیچھے چلا جاتا ہے، اور ذکر سے غفلت کرتا ہے تو شیطان آ کر وساوس ڈالتا ہے۔

یہ میرے رب کی نوازش ہے کہ جنھوں نے حیرت انگیز ترتیب سے اس بے علم و عمل کمزور بندے سے اپنی کتاب قرآنِ مجید کے ترجمہ اور حواشی کا کام کروالیا۔

زبان، دل، قلم اس کا شکرادا نہیں کرسکتا

بس: **اللهم لا نحصی ثناء علیک انت کما اثنیت علی نفسک**

بس درخواست یہ ہے کہ جس طرح اپنے فضل وکرم سے یہ کام کروالیا فضل وکرم فرما کر اس کو قبول فرمالیجیے۔

اپنے بندے بندیوں کے لیے ہدایت کا، خیر کا، قرآن فہمی کا، قرآن پر عمل اور اشاعت کا ذریعہ بنادیجیے۔

حضرت نبیٔ کریم ﷺ کے لیے اور خود بندے کے لیے اور گھر والوں کے لیے اور والدین اور اساتذہ کے لیے اور اس کارِ خیر میں کسی طرح کا تعاون کرنے والوں کے لیے اور پوری امت محمدیہ کے لیے صدقۂ جاریہ بنادیجیے۔

اے اللہ تعالیٰ! اپنا فضل فرما کر قبولیت سے مالامال فرمادیجیے اور اس کو مقبول بنادیجیے۔

آپ کی کتاب کا حق ہم ادا نہیں کرسکتے، کوتاہیوں سے درگذر فرمادیجیے۔

اہلِ قرآن میں شمولیت کا ذریعہ بنادیجیے۔

ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم، وتب علینا یا مولانا انک انت التواب الرحیم

وصلی اللہ علی سیدنا محمد وعلی الہ وصحبہ وعلی من تبعھم باحسان الی یوم الدین



مؤلف کی دیگر مساعیٔ جمیلہ

نمبر شمار	اسمائے کتب	لغت
۱	عرفات کی دعائیں اور اعمال	گجراتی
۲	ظہورِ مہدی	اردو، گجراتی، ہندی، انگریزی
۳	ہر مسلمان مرد وعورت کے لیے ضروری مسنون دعائیں	گجراتی
۴	خاص خاص فضیلتوں والی مسنون دعائیں	اردو، گجراتی، ہندی، انگریزی
۵	مختصر سیرتِ نبوی ﷺ پہلا حصہ (اسٹوڈنٹس کے لیے)	گجراتی
۶	ہندستان کی جنگ آزادی اور جمعیتِ علمائے ہند (زیرِ طبع)	گجراتی
۷	احمدیہ قادیانی جماعت کا تعارف	گجراتی
۸	ترتیب مبادیاتِ حدیث	اردو
۹	ماہِ رمضان کو وصول کرنے کا جامع مختصر نسخہ	گجراتی
۱۰	عیدالاضحیٰ مسائل وفضائل (پمفلٹ)	گجراتی
۱۱	مرزا غلام احمد قادیانی کی شخصیت کا تعارف	گجراتی
۱۲	مرزا غلام احمد قادیانی کے متضاد دعوے	گجراتی
۱۳	قادیانی غیر مسلم (دیوبندی، بریلوی، غیر مقلد اور جماعتِ اسلامی کے علما کے فتاوی)	گجراتی
۱۴	ختمِ نبوت، قرآن وحدیث کی روشنی میں	گجراتی
۱۵	دیکھی ہوئی دنیا (اول، دوم)	اردو
۱۶	خطباتِ محمود (اول تا ہشتم)	اردو

۱۷	دینی بیانات (اول تا ہشتم)	گجراتی
۱۸	مسنون وظائف	اردو، گجراتی
۱۹	منتخب مسنون دعائیں	اردو
۲۰	بیعت	اردو، گجراتی
۲۱	آسان حج	گجراتی
۲۲	اسلام کا امن اور شانتی کا پیغام	گجراتی، ہندی
۲۳	حج کے پانچ ایام	گجراتی
۲۴	ممبئی سے مکہ مکرمہ	گجراتی
۲۵	زیارت مدینہ منورہ	گجراتی
۲۶	مختصر عرفات کے اعمال اور دعائیں	اردو
۲۷	مکتب کے بچوں کے لیے منتخب مسنون دعائیں	اردو، گجراتی ہندی
۲۸	تذکرۂ قاریان بارڈولی	اردو
۲۹	حضرت شیخ الہندؒ اور ریشمی رومال	گجراتی
۳۰	مسلمانوں کا خزانہ	گجراتی

نوٹ: انٹرنیٹ پر: بخارا، مسجد اقصی، ترکی، اسپین، طائف وغیرہ اسفار کی کارگزاری اور دیگر علمی بیانات اور سورت میں ہونے والی ہر پیر کی قرآن مجید کی تفسیر کی مجلس اور جلالین شریف کا درس اور مکاتب میں تعلیم کا انوکھا آسان سہل طریقہ یہ سب چیزیں دیکھنے اور سننے کے لیے حسب ذیل ویب سائٹ کا استعمال کریں:

WWW.NOORANIMAKATIB.COM

اس ویب سائٹ پر بہت ساری کتابیں مفت میں ڈاؤن لوڈ بھی کرنے کی سہولت ہے۔

